فہرست مضامین کتاب حقیقت گلزار صابری زنانہ کا

مضمون	نمبر صفحہ
دیباچہ	۲
احوال انتہاے نتائج حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علی احمد صابر صاحب رحمتہ اللہ علیہ —	۹
بیان انتقال کیفیات عرفان حقیقت محمدیہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم —	۱۱
وجہ تالیف کتاب —	۲۳
احوال حجوب اور پیش خبری ہر دو حضرات اعلی حضرت مخدوم دوجہان اور حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی رحمتہ اللہ علیہم	،،
احوال پیش خبری ہر دو حضرات اعلی حضرت مخدوم پاک اغیاث ہند اور حضرت غوث پاک قطب عالم کا بموجب ارشاد حضرت سرور عالم صلعم	۲۶
احوال صاحب مجاز ہوسے بہ بشارت حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کا —	۳۶
مختصر احوال از ولادت تا بلوغت حضرت غوث پاک قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ —	۴۰
حضرت غوث پاک کے والد ماجد قبلہ کا آپکو بخوف اعدا جیلان سے بغداد شریف لیجانے کا حال —	۴۳
حضرت غوث پاک کا اپنے والد ماجد سے بیعت توبہ حاصل کرنے اور محبوبیت کی پیش خبری سننے کا بیان	۴۵
احوال مجاہدات وخلافت حضرت غوث پاک اور کیفیت وصال حضرت سید ابو صالح صاحب والد ماجد —	،،
احوال حضرت غوث پاک کا ایکسال مطلق کھانا اور خدا کے ہاتھ سے کھانا کا مستعمل ہونا اور وجہ کہ شیطانسے محفوظ رہنا	۴۶
حضرت غوث پاک کا ایک برس صائم رہنا بہر بغداد شریف مین تشریف لانا اور خضر علیہ السلام کا آپکے پاس آنا	۴۸
حضرت غوث پاک قطب عالم کا حضرت شیخ ابو سعید مبارک سے خلافت کا حاصل کرنے کا بیان	۵۰
احوال عقد شرعی حضرت غوث پاک قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ —	۵۲
حضرت خاتون پاک کا عالم جبروت مین حضرت غوث پاک سے حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کی ولادت کی پیش خبری دینیکا حال	۵۴
حضرت شاہ عبد الوہاب صاحب صاحبزادہ کلان حضرت غوث پاک قطب عالم کی ولادت اور خلافت کا بیان	۵۵
احوال نجابت حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی	،،
احوال ولادت ونسبت حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب صاحبزادہ شاہ عبد الوہاب صاحب کے فرزند اور حضرت مخدوم پاک کے والدین	۶۲

ذکر سلسلۂ رشیدیہ و جلیلیہ حنفیہ علویہ روح جذبیہ یعنی اقطاب وغیرہ	٦۴
ذکر خلافت حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی رح اور آپکا بغداد شریف میں تشریف لانا	٦٦
حضرت غوث پاک اور حضرت خواجہ غریب نواز رح کی ملاقات ہوکر باہم ترکیب تلاوت حرز یمانی شریف کے القاب کی تکمیل فرمانا	٦٧
احوال بیعت توبہ و ارشاد حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولیا الارواح رحمۃ اللہ علیہ	٦٩
حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا بغداد شریف سے روانہ ہونا	٧٠
احوال خلافت حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب خلیفہ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ	٧٣
بیان تعریف عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت فرمودہ حضرت غوث پاک قطب عالم رح	٧۴
حضرت شاہ منور علی صاحب رح کا حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب رح گجراتی سے خلافت کلی پانا اور نسب نامہ حضرت شاہ منور علی صاحب رح - اور حضرت شاہ منور علی صاحب رح کا حضرت غوث پاک سے بیعت توبہ حاصل کرنیکا بیان	٧٥
حضرت شاہ منور علی صاحب کو حضرت غوث پاک کا ساڑھے چھ سو برس کی عمر عطا کرنا اور شاہ منور علی صاحب رح کو حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب رح کی پیش خبری دینا اور حضرت غوث پاک کے وصال فرمانے کا حال	٧٦
حضرت شاہ منور علی صاحب رح کا بحکم حضرت شاہ دولہ صاحب بغداد شریف سے الہ آباد کو آنا	،،
حضرت شاہ دولہ صاحب کا بغداد شریف سے شہر احمد آباد گجرات کو آنا	٧٧
حضرت شاہ منور علی صاحب رح کا حضرت شاہ عبد الکریم صاحب رح عرف ملا فقیر اخون صاحب کو خلافت کلی سے سرفراز فرمانا	،،
احوال حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رح والد ماجد حضرت مخدوم پاک رح کا بغداد شریف سے ہرات میں پہونچنے کا	٧٨
اور حضرت بابا صاحب رح کی والد ماجد کو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رح کے آنے کی بشارت دینا اور انکی نکاح کی سفارش فرمانا	٧٩
حضرت محمد ابو القاسم گرگانی رح کا حضرت ابو العثمان مغربی رح سے خلافت حاصل کرنے اور تقریباً بارہ سو برس کی عمر ہونیکا بیان	،،
حضرت شاہ عبد الکریم صاحب رح کا حضرت شاہ محمد ابو القاسم گرگانی رح سے خلافت کلی پانا	٨١
حضرت عبد الرحیم صاحب رح کا ہمشیرہ جناب بابا صاحب رح سے نکاح ہونا اور بعد نکاح مع اہلخانہ ہرات کو جانا	٨٢
حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رح کا عبد الوہاب گیلانی کو خلافت دینا اور حضرت شاہ عبد الوہاب صاحب رح کا بغداد سے	٨٣

اپنے فرزند حضرت عبدالرحیم صاحبؒ کے پاس تبرکات وغیرہ کا ارسال فرمانا	
ایام حمل میں حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کے انوار لایزالی کا ظہور کرنا	۸۳
حضرت غوث پاک کا عالم امثال میں والدۂ مخدوم صابر صاحبؒ کو حضرت مخدوم پاک کی ولادت باسعادت کا مژدہ دینا	۸۸
حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الله الارواح سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کا تولد ہونا - اور حاجی برہان کا فی النار ہونا	۸۹
احوال عجیب وغریب ہنگام ولادت باکرامت حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ	۹۰
حضرت مخدومؒ پاک کا یوم ولادت سے چھ چھ مہینے چالیس روز مطلق دودھ نہ پینا - دیگر کوائف ایام شیرخواری	۹۳
حضرت مخدومؒ پاک کا ایام طفولیت میں سانپ کو دو ٹکڑے کر کے داخلان خاندان صابریہ کو زہر سانپ سے امن کرنا	۹۵
حضرت مخدومؒ پاک کے حالت طفلی میں صبر کے احوال عجیبہ	رر
احوال وصال حضرت شاہ عبدالرحیم صاحبؒ والد ماجد حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ	۹۸
حضرت مخدومؒ پاک کا بعد وفات والد ماجد اپنے کے ایک برس خاموش رہنا اور دیگر خوارق	۱۰۰
چانول پختہ کا بوجہ صبر حضرت مخدومؒ پاک کے عجیب وغریب خرقہ	۱۰۱
حضرت مخدوم دوجہاںؒ کا حضرت بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہونیکا دلچسپ حال	۱۰۳
حضرت مخدومؒ پاک کا بیعت توبہ اور اجازت سے جناب بابا صاحبؒ کے دست حق پرست پر مشرف ہونا	۱۰۴
حضرت مخدوم صاحبؒ کا بارہ برس لنگر شریف تقسیم کرنا اور آپ مطلق نکھانا	۱۰۶
تفصیل اجناس لنگر شریف	۱۰۷
احوال حضرت بابا صاحبؒ کے تین صاحبزادوں کے انتقال کرنیکا بوجہ بے ادبی کرنے خدمتمیں حضرت مخدوم پاکؒ کی	۱۰۸
حضرت مخدوم صاحبؒ کی والدہ ماجدہ صاحبہ کا ہرات سے آنا اور آپکو لاغر دیکھکر کہ ۱۲ برس لنگر تقسیم کیا اور آپ کچھ نوش نفرمایا حضرت بابا صاحب سے شکایت کرنیکا عجیب حال	۱۰۹
حضرت مخدوم پاکؒ کے عقد مناکحت اور عروس کو سوختہ کردینے کا حال	۱۱۳
احوال حضرت بادشاہ دوجہان مخدومؒ کو نانکان کے بیعت توبہ وحوالت کا	۱۱۵

۱۱۵	ذکر بیعت توبہ حضرت سید نظام الدین صاحب بابا اولیٰ رحمۃ اللہ علیہ
〃	بیان ظہور ولایت حضرت مخدوم جہان رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہر ہونیکا عجیب دلچسپ حال
۱۱۸	حضرت مخدوم پاک رح کا بیعت امارت و ارشاد سے خاندان چشتیہ عالیہ میں مشرف ہونیکا بیان
۱۱۹	حضرت مخدوم پاک رح کو خطاب ظاہری و باطنی ملنے کا بیان
۱۲۲	احوال حضرت مخدوم صاحب رح کے کلیر کو تشریف لیجانیکا مع علیم اللہ ابدال کے
۱۲۳	حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم صاحب رح کا کلیر میں داخل ہوکر جامع مسجد کلیر میں تعلیم و ارشاد فرمانا
۱۲۴	حضرت مخدوم پاک رح سے رئیس کلیر کا منحرف ہونا۔ اور آپکے عجیب و غریب خرقہ کا ظاہر ہونا
۱۲۵	حضرت مخدوم پاک رح کا منکرین کلیر کے انکار کو بخدمت حضرت بابا صاحب رح اطلاع دینا اور حضرت بابا صاحب رح کا مہر و دستخطی استفتا بھیجنا۔ اور استفتا کو قاضی تبرک کا چاک کرنا۔ اور اوسپر حضرت مخدوم پاک رح کا صبر فرمانا
۱۲۹	چاک شدہ استفتا حضرت بابا صاحب کی خدمت میں بھیجنے کا اور بجواب اوسکے حضرت بابا صاحب رح کا اتمام حجت کے لئے ہدایتنامہ بنام ذموان رئیس کلیر کے نام تحریر فرمانا
۱۳۰	حضرت بابا صاحب رح کے نامہ مبارک کو ذموان رئیس کلیر کا چاک کرنا اور کفر آمیز جواب لکھنا۔
۱۳۲	حضرت مخدوم پاک رح کا بدست علیم اللہ ابدال نامہ مبارک چاک شدہ کو جناب بابا صاحب رح کی خدمت میں ارسال کرنا
۱۳۳	حضرت بابا صاحب رح کا ذموان رئیس کلیر او قاضی تبرک کے نسب نامے دفتر کلیر سے طلب کرنا
۱۳۴	بعد اتمام حجت حضرت بابا صاحب رح کا قہر مخدومی کی اجازت دینا اور جلال مخدومی رح کا شروع ہونا
۱۳۵	کلیر میں زلزلہ آنیکا حال اور جنابہ نصرت ساحرہ کا سحر کرنا
۱۳۶	مسجد کلیر کے رکوع میں آنے۔ اور تمام نمازیوں کو زمین کے پکڑ لینے کا اور اوسمیں جنابہ اولیا کا بھی قہر مخدومی میں شامل ہونا
۱۴۲	قہر مخدومی رح سے اولیائے معصر کے نزول کیفیت ہو جانیکا بیان
۱۴۳	حضرت بابا صاحب رح کا معرکہ کلیر کو قلمبند کرانیکا اور اس حال کے مشتہر کرنے کی اولاد حنیفی قدوسی کی نسبت پیشین گوئی فرمانا۔ اور شرح جامع مسجد کلیر کا حال

۱۴۳	احوال خلفاے جناب باباصاحبؒ و دیگر عارفین حضار محفل جناب باباصاحبؒ کا حضرت مخدومؒ پاک کی مزاج پرسی کو حاضر ہونیکا
۱۴۶	قہر الٰہی کا خطہ کلیر پر نازل ہونا۔ اور جلال مخدومی کا جوش پر آنا ۔
۱۴۹	اسماء اجنۂ متعینۂ درگاہ و عرش پناہ حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۱۵۳	حضرات خلفاے جناب باباصاحبؒ کا کلیر سے واپس آکر حضرت باباصاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہونا اور قہر مخدومی کا بیان کرنا اور اسحال کو قلمبند کرنیکی ہدایت فرمانا اور نسبت مشتہر کرنے بیان ہذا کے اولاد قادریہ و چشتیہ حنفیہ کی نسبت مشتہر بھی دینا
۱۵۴	حضرت باباصاحبؒ کا اپنے خلفا کو مکتوب کتاب کبریۃ الوحدت تصنیف حضرت غوث پاکؒ کا معائنہ کرانا جسمیں تمام پیشینگوئی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا مرقوم ہے
۱۵۵	اور رابعہ مکتوب کتاب احدیت المعارف تصنیف حضرت خواجہ غریب نواز معین الدینؒ کا دکھانا۔ جسمیں تمام پیشینگوئی بیان حضرت مخدومؒ پاک کے مع دیگر احوال بتخانہ کلیر کے قلمبند تہا ۔
۱۵۶	سید امام الدین صاحبؒ کا جنکا مزار کلیر شریف میں ہے، اور امام صاحب کے نام سے مشہور ہیں مفصل بیان
۱۵۸	حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا سرہانے مزار سید امام الدین صاحبؒ کے سینگ بوسرخ کا انتخاب جنات کے بنا بر حفاظت جسم مقدس حضرت مخدومؒ پاک کے قبل سے بحفاظت اجنہ رکھوا دینیکا حال
،،	آبادی کلیر کا ابتدائی تاریخی حال یعنے سنہ ۲۶۲ء عہد راجہ کرم پال سے اسلام تک
۱۶۰	احوال شاہ دہلی کا آتش قہر کلیر کے خوف سے بحضور جناب باباصاحبؒ عرضی ارسال کرنیکا
۱۶۱	احوال حضرات اولیاء معصر ہفت اقالیم کا بنا بر مزاج پرسی حضرت مخدوم پاکؒ کے آنیکا
۱۶۶	بیان خلافت جناب باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۷	احوال خلافت حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۰	احوال حضرات اولیاے ہمعصر باقیماندہ ہفت اقالیم کا حضرت مخدوم پاک کے مزاج پرسی کو حاضر ہونیکا
۱۷۱	حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایتؒ کا خدمت میں حضرت مخدوم پاک کے حاضر ہوکر بیعت توبہ و خلافت و ارشاد سے مستفیض ہونا ۔ اور بحکم جناب مخدومؒ پاک کے پاکپٹن شریف کو جانا اور آپکا نسب نامہ
۱۷۹	احوال حضرت مخدوم صاحبؒ کے مزاج پرسی کو حضرات اولیاے ہمعصر باقیماندہ ہفت اقالیم کے حاضر ہونیکا

۱۸۴	جناب بابا صاحب کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کو جمیع تبرکات معنونہ اور مکتوبات مفوضہ وغیرہ کا عطا فرمانا اور جناب بابا صاحبؒ کا دربارہ اشاعت احوال مخدومی اسپ اولاد جنفی قدوسی کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ سے پیشگوئی فرمانا
۱۸۵	احوال وصال جناب بابا صاحبؒ - ذکر ازواج و اولاد جناب بابا صاحب
۱۸۶	جناب بابا صاحب کے خلفا اور مریدوں جن و انس و اقطاب کے احوال و تعداد
۱۸۷	احوال حضرات ولایت روح جذبیہ ممتاز کردہ جناب بابا صاحب رح
۱۸۸	احوال دفینہ ازواج حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رح
۱۸۹	حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کا پاکپٹن شریف سے پیران کلیر شریف کو روانہ ہونیکا حال
۱۹۰	حضرت سلطان نظام الدین صاحب اقطاب دہلوی کا پاکپٹن میں آکر جناب بابا صاحبؒ کے دفینہ ثان کرنیکا حال
۱۹۱	ذکر حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کا پاکپٹن سے اور حضرت سلطان نظام الدینؒ صاحب کا دہلی سے حضرت مخدوم صاحبؒ کی حضور میں حاضر ہونیکا - اور کیفیت خلافت کلی حضرت خواجہ شمس الدین صاحب رح
۱۹۲	حضرت مخدوم پاک کا حضرت خواجہ شمس الدینؒ صاحب کو شاہ ولایت کرنے کا حال
۱۹۶	احوال حضرت سلطان نظام الدین صاحبؒ کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب سے تعلیم اجازت کیفیت روح جذبیہ کے لینے کا
۱۹۷	حلیہ مبارک حضرت مخدوم پاک رح
۲۰۰	احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کا حضرت مخدوم پاک سے تعلیم پانیکا - اور جناب مخدوم صاحبؒ کے اوقات شبانہ روز کا مشرح بیان
۲۰۳	احوال حضرت سلطان نظام الدین صاحب کے عریضہ سے ایک برات کا جو زیر اوغیہ قضا کر دیگئی تھی رہائی پانا
۲۰۵	احوال حضرت سلطان نظام الدین صاحبؒ کی محبوبیت کا بحکم حضرت مخدوم پاک رح
۲۰۹	احوال حضرت سلطانجیؒ کو حضرت خواجہ قطب صاحبؒ کا جناب بابا صاحب کے پائی انداز کو بہشتی دروازہ تعمیر کرنیکا ارشاد فرمانا
۲۱۰	احوال پیشین خبری فرمودہ حضرت خواجہ قطب صاحبؒ نسبت تعمیر دروازہ بہشتی واقع پاکپٹن شریف
۲۱۱	احوال تیاری مزار روضہ منورہ جناب بابا صاحبؒ اور حضرت سلطانجی صاحبؒ کے لنگر شریف کا شروع ہونا
۲۱۲	احوال خطرہ ہائے حضرت سلطانجی صاحبؒ کے قلب میں نسبت حضرت مخدوم پاک کے خطرہ پیدا ہونیکا
۲۱۳	احوال اوقات شبانہ یوم کے نماز اور خورد و نوش حضرت مخدوم صاحبؒ کا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کی تعلیم کا

۲۱۷	احوال حبس کبیر یعنی چھ برس قبر مین رہنا حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ شمس الارض شاہ ولایت کا
۲۲۱	احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کا حبس کبیر سے باہر آنے کا
۲۲۴	احکامات وصیت آمیز حضرت مخدومؒ پاک کے - اور سوالات حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کے
۲۳۲	احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کا بحکم حضرت بادشاہ دو جہان مخدومؒ پاک کے قلعہ آمیر کو جانیکا اور علاء الدین غوری کو آمیر کی لڑائی مین فتح دلوانیکا
۲۳۹	احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کا آمیر سے کلیر آنیکا اور حضرت مخدومؒ پاک کی وفات اور تکفین اور نماز جنازہ اور حسب ارشاد مقدس کے آس پاس دو سنگ سرخ ایستادہ کرکے کلیر سے روانہ ہونیکا
۲۴۴	احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کا صحرائی فرخارین پہونچکر بیدار ہونیکا اور سیر کرتے ہوئے پانی پت شریف پہونچنے کا اور شمشیر قہاری کھومنے کا آغاز اور تعداد خوارق جناب مخدومؒ صابر کا بیان کرنا
۲۵۰	احوال حضرت شاہ جلال الدین صاحبؒ قلندر ثالث کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کی خدمت مین حاضر ہونے کا اور بیعت امامت وارشاد سے خاندان صابریہ چشتیہ مین مشرف ہونے کا
۲۵۲	احوال حبس کبیر حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث رحمۃ اللہ علیہ
؍؍	احوال خشک بجلی گرانا حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کا
۲۵۳	احوال وفات حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ
۲۵۴	احوال حضرت شاہ عبد الحق صاحبؒ ردولوی کا بمقام پانی پت حضرت شاہ جلال الدین صاحبؒ کبیر الاولیا قلندر ثالث کی خدمت مین حاضر ہونیکا اور بیعت توبہ وخلافت وامامت وارشاد سے مع دیگر مراتب کے ممتاز ہونیکا
۲۵۷	احوال حضرت مخدوم شاہ عبد الحق صاحب کا واسطے لینے توشہ کے کلیر شریف کو جانیکا
۲۶۰	احوال حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحبؒ ردولوی زندان پیر کے حبس کبیر چھ ماہ کل دیگل کا
۲۶۲	احوال حضرت شاہ عبد الحق صاحبؒ کے خرقہ سے مردہ کا زندہ ہونا اور توشہ کا شہرت پذیر ہونا
۲۶۳	احوال وفات حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث رحمۃ اللہ علیہ
۲۶۴	احوال عقد نکاح اور تولد فرزندان اور پیشین خبر صادر ہونا مجذوب کی حضرت شاہ عبد الحق صاحبؒ سے

احوال حضرت اسمٰعیل صاحبؒ اور مخدوم صفی اللہ صاحبؒ کا مخدوم شاہ عبدالحق صاحبؒ سے فیضیاب ہونیکا	۲۶۵
احوال ولادت اور بیعت اور خلافت کاملی حضرت شاہ مصطفےٰ عارف حق بطن اولیاءؒ کا	۲۶۶
احوال نکاح اور حبس کبیر حضرت شاہ مصطفےٰ عارف حقؒ کا اور وفات علیم اللہ ابدال کی اور حاضر ہونا بخدمت جلال الدین ابدال کا	۲۶۸
احوال خوارق اور وفات حضرت مخدوم شاہ عبدالحق صاحبؒ کا	۲۶۹
بیان آداب مزار مقدس حضرت شیخ عارف کامل عالی العزم والمرتبہ نسبت دار محمدی	۲۷۰
احوال ولادت و بیعت و خلافت کاملی و حبس کبیر حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب الور محمد جیو صاحب	۲۷۲
احوال بشیر خبری حضرت شاہ عبدالقدوس صاحب گنگوہی مجدد و قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ	۲۷۴
احوال بیعت اور خلافت کاملی حضرت مشکلکشائے بندگی شاہ عبدالقدوس گنگوہی مجدد قطب عالمؒ کا	״
احوال حبس کبیر حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب الور محمد جیو صاحب کا اور وصال فرمانا حضرت شاہ مصطفےٰ عارف حق صاحبؒ کا	۲۷۸
خرقہ عجیبہ حضرت مخدوم شاہ عبدالحق صاحبؒ کا یعنی آپ انتقال فرما کر چالیس برس زندہ رہے اور پھر انتقال فرمایا	״
احوال حبس کبیر اور روانگی حضرت قطب عالم صاحبؒ بجانب گنگوہ اور بیعت خلافت حضرت شاہ جلال الدین تھانیسریؒ	۲۷۹
احوال وفات حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب الور محمد جیو صاحب کا اور حضرت قطب عالم صاحب کے بجسم روحانی حاضر ہونیکا	۲۸۰
حضرت قطب عالم صاحب کا ایک وقت میں ستر جگہ بجسم موجود ہونیکا دلچسپ احوال	״
احوال حضرت قطب عالم صاحب کی محفل میں بموجب حکم حضرت مخدومؒ پاک کے جمال الدین ابدال کے حاضر ہونیکا	۲۸۲
احوال بیعت نکرنے عجیب النسا کا خلفائے حضرت قطب عالم صاحبؒ سے بباعث نہونے فیض حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم پاک کے اور جمال دیکھنا بیچ آئینہ اور غائب ہو جانے حضرت قطب عالم صاحبؒ کا	۲۸۷
حضرت قطب عالم صاحبؒ کا اپنے خلفائے سے بارہ معرفت خدا سوال فرمانا اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب تھانیسریؒ کا معرفت آمیز جواب دینا	۲۸۹
احوال حضرت قطب عالم صاحبؒ کے خرقہ اور چادر میں آجانیکا۔ اور عجیب النسا کی گنگوہ میں آنیکا۔ اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب تھانیسریؒ کا بعطائے تبرکات مخصوص الاجازۃ کاملی ہونیکا ۔ اور اولیاء عام خلق اللہ کا بنابر دفینہ ثانی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند کے [illegible] زمین سوختہ سے ادھر حاضر ہونے کا	۲۹۳

۳۰۱	احوال حضرت قطب عالم صاحبؒ کا ہمراہی اولیائے ہمعصر بنابر دفینہ ثانی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم پاکؒ کے کلیر شریف کو جانیکا ۔ اور عبدالرزاق جھنجھانوی کا باانکار شرکت دفینہ ثانی کے باطن مسخ ہو جانیکا
۳۰۳	بیان تمغہ قدوسیہ یعنی انقطاع آستین
۳۰۴	احوال کل حضرات اولیاء وغیرہ کا جسم مبارک حضرت مخدوم پاکؒ کو معائنہ کرنا
۵	حضرت قطب عالم صاحبؒ کا وعظ فرمانا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے اپنے اولیا کی نسبت پیش خبری فرمائی ہے کہ سات معجزے جو اور انبیا علیہم السلام سے وقوع میں نہ آئے وہ میری امت کے اولیا سے بصورت خوارق ظہور میں آوینگے اور اون ساتون خرقونکی تفصیل
۳۰۷	ہنگام دفینہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم پاکؒ کے عجیب عجیب اسرار کا معائنہ میں آنا ۔ اور ارواح مطہرات کا شریک ہونا
۳۱۴	احوال حضرت قطب عالم صاحبؒ کے ایک روز مراقب رہنے کا ۔ اور مزار مقدس حضرت بادشاہ دوجہان پر چوبی بنگلہ بنواکر گنگوہ شریف کو روانہ ہو جانیکا
۳۱۵	احوال منفرت منکرین کلیر کیواسطے قطب عالم صاحبؒ کا ہاتھ اوٹھانا اور اوسکا عجیب معرکہ ۔
۳۱۷	احوال حضرت قطب عالم صاحبؒ کے گنگوہ پہونچکر محفل راگ میں حال وجد طاری ہونے اور خاندان چشتیہ میں راگ فاش ہونے کا
۳۱۸	احوال حضرت قطب عالم صاحبؒ کے ہمراہ کلیر شریف جانیکا اور روضہ شریف پختہ بنوانے کا
۳۲۰	احوال مختصر خلافت اور معمول جاری ہونے خرقہ اعنی حضرت شاہ جلال الدین صاحب پانی پتی اور حضرت شاہ نظام الدین بلخی
۳۲۱	اور حضرت شاہ ابوسعید صاحب گنگوہی ۔ اور حضرت شاہ محمد صادق صاحب گنگوہی اور حضرت شاہ شیخ داؤد صاحب
۳۲۳	اور حضرت شاہ ابوالمعالی صاحبؒ اور حضرت میران سید شاہ بھیکہ صاحب اور حضرت شاہ عنایت صاحب اور حضرت شاہ عبدالکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہم ۔
۳۲۴	اور حضرت میان غلام شاہ صاحب اور حضرت پیر دستگیر شفیع خیا شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد
۳۲۵	اور فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب ہذا ۔ اور نسبت فقیر کے پیشین گوئی فرمانا ہادی برحق کا

۳۴۸	احوال اعتراض کرنے مولوی محمد ربانی اور مولوی احمد یمانی فاضلون کا مجلس عام بغداد شریف مین روز ملاقات حضرت محبوب سبحانی صاحب اور حضرت خواجہ غریب نواز کے۔ اور سوالات معترضین پر جو درباره ارادت و خلافت تھے دونون حضرات کے جواب دینے کا
۳۴۹	احوال عجیبہ ہر دو خاندان حنفیہ ولایت روح جذبیہ وصفات کشف کو لی وہبی کا حضرت ادم ع سے اسدم تک جسمین قطب غوث و تد بدل نقیب رقیب نجیب وغیرہ کا شرح بیان ہے
۳۷۱	احوال خلفاے فقیر مولف کتاب ہذا
۳۷۹	احوال حضرت خواجہ غریب نواز کے ہندوستان مین رونق افروز ہونیکا۔ اور بضمن بیان ہذا حکمرایان ہندوستان کا از راے پتھورا تا ایندم ہر ایک بادشاہ کا تاریخی بیان اور ہر ایک بادشاہ کے عہد مین جو حضرات اولیاے خاندان صابریہ عالیہ و قادریہ و نظامیہ و حنفیہ کے تھے اونکا تاریخی احوال اور جس تسلسل سے بادشاہ بقاعدہ باطنی حکمران اور معزول کئے جاتے ہین اونکا دلچسپ بیان۔
۳۸۲	احوال خلافت کلی حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین اوشی بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ
۴۲۲	احوال صدور خوارق عجیبہ بمزار مقدس حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ
۴۲۹	تقریظ
۴۳۴	فضائل تلاوت کتاب حقیقت گلزار صابری
۴۳۸	قطعات تاریخ انطباع کتاب ہذا
۴۴۱	رسالہ برزخیہ
۴۵۱	رسالہ وصل عرفان محمدی
۴۶۱	رسالہ فیضان حسنیہ در بیان کہیج غدش

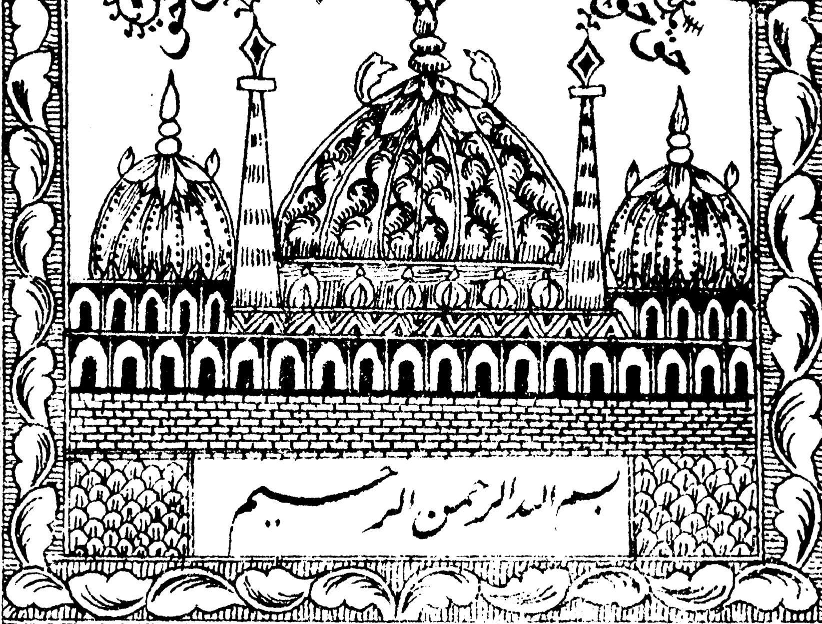
إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

کتاب مستطاب مشتمل حالات حضرت بادشاہ دو جہاں مخدوم علاؤالدین علی احمد صاحب صابر کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء موسوم به

حقیقت گلزار صابری

من تالیف لطیف مرشد برحق ہادی مطلق رہنمائے شریعت و حقیقت حضرت بادشاہ دو جہاں مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی قدوسی امروہی

در مطبع حسنی واقع رامپور مطبوع گردید



حضرت مخدوم مخدوم جہانیان غوث اعظم قطب الاقطاب زمان

حمد اوس ذات صانع ذو الجلال کو ثابت ہی کہ جسنی عالم وجوب مین اپنی صفات کو
ساتھہ انوار ذاتی بحکم نَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي کے مرصع او مزین کرکے
عالم امکان مین اپنی مخلوق کو ساتھہ اولیای عظام بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ
رَبِّهِمْ کے زیب اور زینت دیکے اوسے مقصود کہلایا گیا ہی اور نعت اوس صفات
ذو الجمال کو تحقیق ہے کہ جو عالم ارواح مین مسجود ملایک ہوکر عالم ناسوت مین بحکم
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ
بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۝ کے مقصود اور مطلوب ہر ایک نفس مقدس کا ٹہرایا گیا ہی او
مدح لایق ہی اون انفاس بالاختصاص کو کہ جنہونے وَفِي أَنفُسِكُمْ
أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ سنکر اپنی نفس نفیس بالتخصیص کو خلعت روحانیت کا

بموجب هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ کے پہنا کر مرتبۂ صفاتِ
حقیقی کا حاصل کرکے واصل ذات بحت سے ہو کر مقام لا علمی میں موجود شمار کیے گئے ہیں
اِنَّ فِیْ جَسَدِ الْاٰدَمِ لَمُضْغَةً وَفِی الْمُضْغَةِ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ
قَلْبٌ وَفِی الْقَلْبِ رُوْحٌ وَفِی الرُّوْحِ سِرٌّ وَفِی السِّرِّ
خَفِیٌّ وَفِی الْخَفِیِّ اَخْفِیٌّ وَفِی الْاَخْفِیِّ اَنَا جب
حضرت سرورِ کائنات خلاصۂ موجودات مفخر مخلوقات صاحب مقام قَابَ قَوْسَیْنِ
اَوْ اَدْنٰی احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مژدہ لَوْلَاكَ لَمَا
خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کا سنکر حدیث اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالْخَلْقُ
كُلُّهُمْ مِّنْ نُّوْرِیْ کی نوید طالبان دیدار کو بحکم نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِيْدِ کی سنائی اور اپنی آپ اَحْمَدُ بلا میم اور عَرَبُ بلا عین
فرما کر خود ساتھ صورت روحانی اور حقیقت معنوی کے باطن میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کے ظاہر ہو کر حدیث لَحْمُكَ لَحْمِیْ وَدَمُّكَ دَمِّیْ وَجِسْمُكَ
جِسْمِیْ وَرُوْحُكَ رُوْحِیْ کی خصوصیت لگا کر بر سر مجلس عام بحکم
لَا یَعْرِفُ اللّٰهَ اِلَّا اَنَا وَعَلِیٌّ وَلَا یَعْرِفُنِیْ اِلَّا اللّٰهُ وَعَلِیٌّ وَلَا
یَعْرِفُ عَلِیًّا اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَا سنا دیا اور مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ
اور اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ
الْبَابَ کی تعلیم تسلیم سے ہدایت صراط مستقیم کی فرما کر حَیَاتُ النَّبِیِّ کا مرتبہ قدیم
اپنی ذات خاص پر متحقق کر لیا اور خطاب وَمَنْ سَلَكَ عَلٰی طَرِیْقِیْ
فَهُوَ اٰلِیْ اور لقب عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کا

نسبت جملہ صحابہ کرام و اولیا کرام کے مختص فرما کر طریقہ مرشدی و مسترشدی اور پیری و مریدی کو
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ کی ہدایت سے
بحکم وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ کے تا یوم القیام جاری کیا اور ہر ایک کو حصہ دولت عرفان
وَمَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ کا بموجب وعدہ وَاللّٰهُ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِیْنَ کے علی الدوام عطا فرمایا **منجملہ** ان حضرات بابرکات ناہجان مناہج شریعت
وسالکان مسالک طریقت منزل رسیدگان ولایت معرفت عارفان اسرار حقیقت فضیلت یافتگان اِیَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ خصوصیت داران وَاللّٰهُ
یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ تاجداران خلعت وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ
بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ واقامت ورزیدگان یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ
وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ خطاب داران وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَى
الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ منصب یافتگان وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا
یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ رہبران منزل فَاَیْنَمَا
تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ پرہیزگاران وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ مشتاقان وعدہ
الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ خاصان
خصوصیت فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ بہرہ مندان
یُّؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا
وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ تارکان شوکت وجاہ زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ
الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ
حُسْنُ الْمَاٰبِ کے یہ **دو حضرات** سلالۂ خاندان مصطفوی سلالۂ دودمان مرتضوی

قدوۂ سالکین طریق چشتیہ اسوۂ خاصان فریق اتقیہ صدر نشین مجلس لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ یَحْسَبُھُمُ الْجَاھِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُھُمْ بِسِیْمٰھُمْ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۃ تاجدارِ محفل اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰہِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَھُمْ لِلّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ماہ سپہر کرامت مہر فلک ہدایت کعبۂ ارباب جہد و ریاضت قبلۂ اصحاب زہد و رشادت محبوب سبحانی مخدوم انامی برہان الفضلاء سلطان الاولیاء وسیلہ بار یابان قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ط وظیفہ برگزیدگان کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ ۃ عنوان سرنامۂ امامت خاتم اسناد ولایت امیر دبیران قضا و قدر موجود لصفات رحیمی و قہر افسردہ تاج بخشایان عالم ناسوت شاہنشہ فیض کشایان مقام ملکوت افضل الفضلاء اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ط اکمل الکملاء وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ط باعثِ عروج مرتبہ جبروت و موجب حصول درجات لاہوت و ہاہوت ناز فرمائے حضرت وحدت راز افشائے جناب احدیت یکہ تاز میدانِ لامکان شہباز بلند پرواز سدرۃ المنتہائے عرفان زبدۂ واعظان فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۵ عمدۂ واقفان لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط معدن جود و سخا منبع حلم و حیا دستگیر عاصیان سراپا تقصیر شفاعت خواہ ہر صغیر و کبیر چارہ ساز دردمندانِ ظاہر و باطن معاونت پرواز گرفتاران رنج و محن سردار صفوف اصفیا ہادی گروہ اتقیا دلیل المتحیرین کفیل الطالبین نقادہ واصلان رب العلمین وسادہ نشین عاشقان خدا مین رہنمائی کاملان با صدق و یقین ہدایت فرمائے عارفان کاملین شہنشاہ دارین خسرو خسروان کونین یعنی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح

سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ وجناب قطب ربانی غوث الصمدانی
شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین
حسنی حسینی قدس سرہ العزیز کہ نتیجہ آفرینش ہژدہ ہزار عالم کے ہین ۔

حضرت مخدوم مخدوم جہان
مظہر شان جلال کردگار
کیا ہی ان دونون مین رنگ آمیز ہے
دونون یہہ آپس مین مغز و پوست ہین
رنگ و بو انکا گل یکرنگ ہے
انکی نسبت سے ٹپکتی ہی مزید
گلشن توحید کے گلچین ہین یہہ
موسی عمران کے یہہ ہمراز ہین
دونون صاحب مظہر تکمیل ہین
رنگ سے انکے جہان رنگین ہوا
مغربی و مشرقی ان کے غلام
یہ الوہیت کے دونون ہین چمن
وہ دو طالب اسکے یہہ مطلوب ہے
جام اون کے کو پلادیتا ہی یہہ

غوث اعظم قطب الاقطاب زمان
غوث اعظم عارف باللہ ہین
عطر صورت بوئی معنی ریز ہے
فیض سے ان کے کہلے گلزار ہین
راز انکا آتش یک سنگ ہے
ہین یہہ دو سر الہی کے ظہور
گلبن تفرید کے گلچین ہین یہہ
ہمدگر یہہ نغمہ ایک ساز ہین
کاملیت مین یہہ بے تمثیل ہین
رنگ سے انکی جہان رنگین ہوا
او رجنوبی اور شمالی لاکلام
رازدار انکی نسب کا ہے حسنؔ
وہ محب ہین اسکے یہہ محبوب ہے

حضرت صابر علی عالی تبار
غوث اعظم مرشد دلخواہ ہین
غیب گہہ سے یہہ خدائی سنت دو ہین
فقر سے انکی رشادت وار ہین
نسبت بیرنگی ذات وحید
ہین یہہ دو نور نبی کے شمع نور
وادی ایمن کے یہہ شہباز ہین
الغرض آپس مین ہم آواز ہین
بو سے انکی مغز عالم ہے تتار
بو سے انکی نافہ دار چین ہوا
کچھ بیان ہوتا نہین مجھ سے حسنؔ
دانہ کار انکی حسب کا ہے حسن
فقر اونکی کو جلادیتا ہے یہہ

احوال اخفائی حال حضرت مخدوم دوجہان

حضرات صوفیان صافی نہاد پاک سرشت اور راویان احوال کاملان حق پرست کا اس امر پر اتفاق ہے کہ احوال کیفیات ظاہری اور باطنی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند قدسنا اللہ تعالی باسرارہم الاقدس کا مفصل دستیاب نہین ہوا جو زیب افزای صفحہ تحریر ہوتا باعث اس کا گوشگذار

شائقان اخبار و سامعان محبت شعار کیا جاتا ہے کہ ہر ایک حضرات بابرکات عارفان علو العزم و المرتبہ صاحب نسبت شہنشاہی و لایت خمسہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس امر کو ربط انضباط فرمایا ہی کہ ایک کتاب مین کیفیات باطن اور ایک کتاب مین حالات ظاہر تحریر فرما کر ارباب باطن کو کتاب کیفیات باطن مرحمت فرمائی اور اصحاب ظاہر کو کتاب کیفیات حالات ظاہر کی عنایت کی **چنانچہ** احوال ظاہر ہر ایک بزرگ کا گوش زد ہر ایک خاص و عام کے ہے اور کیفیات باطن ہر ایک جناب کی گوشہ نشین خاطر ہر ایک صاحب کیفیت باطن کے **اسی وجہہ** سے اکثر فضائل اور مراتب **جناب قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی** رحمتہ اللہ علیہ جد امجد حضرت مخدوم صاحب موصوف کے بہی مسرت افزای خاطر معتقدان راسخ الاعتقاد نہین ہوئی **حضرات بزرگان دین متین** متقدمان اور متاخرین ہر ایک خاندان مشتقہ سلاسل خلفای راشدین حضرت سرور کائنات خلاصہ موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم مین سے ہر ایک حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت اور علو العزم و المرتبہ اور شہنشاہ ولایت حمان اور امام الائمہ اور امام امام الائمہ نے اپنی اپنی خاندان مین ایک کو اپنے خلفائے کاملین سے گوہر نایاب معرفت اور در بے بہائی عرفان حقیقت کا ساتہہ تمام و کمال مرتبہ امامت اور اجازہ اور خلافت اور ارشاد و تعلیم و تلقین کیفیت باطن کے مع جملہ اسناد خلافت نامجات معتبرہ اور اوراد منضبطہ کے اور شجرات متحققہ اور تبرکات ملبوسات وغیرہ دیگر اشیائی ہر قسم اور مکتوبات مندرجہ کیفیات باطن احوال صدور حالات شبانہ روز نام بنام ہر ایک پیران عظام سلسلہ اجازت فرمودہ کے عطا فرما کر خطاب صاحب مجاز مرفوع الاجازت کا مرحمت فرمایا ہے **اور دیگر حضرات** طالبان خدا کو لقب امام الخلفا یعنی امام الائمہ اور امام اور خلفا کا عنایت کرکے صرف ایک سند حسب مضمون متبع اونکی کے اور ایک ایک شجرہ جس سلسلہ مین اونکو صاحب مجاز کیا لطف فرمایا ہے **اور منجملہ** اون حضرات صاحبان مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان کے **حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب گنگوہی قطب عالم دستگیر**

سلطان التارکین قدس سرہ العزیز اور جناب شاہ عبد الکریم صاحب قطب الدارین عرف ملا فقیر اخون صاحب فدوسی الحنفی

مصطفیٰ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کہ آن دونون حضرات والا صفات نے ہر ایک خاندان منسوبہ صاحبان مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ شہنشاہ ولایت حامل صفات سلاسل مشتقہ خلفا راشدین جناب اشرف المخلوقات احسن الموجودات حضرت مجتبیٰ احمد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم مین جمیع صاحبان مجاز مرفوع الاجازت اپنی اپنی زمانہ سے اوس گوہر تابدار معرفت اور لعل عالمتاب عرفان حقیقت کو ساتھہ تمام و کمال مراتب بیعت امامت اور حوالت اور اجازت اور ارشاد کے مع دقائق اور نکات مستمرہ اور شروط اور قیود مرعیہ و جملہ اسناد خلافت ناجات معتبرہ اور راہ اور راہ منضبطہ اور شجرات متحققہ اور تبرکات ملبوسات وغیرہ و دیگر اشیاء ہر قسم اور مکتوبات مندرجہ کیفیات ظاہر اور باطن ہر ایک حضرات پیران عظام کے سلاسل مرفوع الاجازت مین حاصل فرمایا ہے اور ہر ایک بزرگ اجازت فرمانیوالے نے وقت اجازت دینے کے یہ کلام زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ ہمکو تین واسطہ سے خبر اس امانت تفویض کرنیکی بنام تمہاری حکم بحکم معلوم ہوتی چلی آئی ہے ۵

نسبت مرفوع جسکو ہو حصول
ای حسن بخشی بارشاد قبول
دی کتاب راز فقر چاردہ
راز چودہ خانوادہ کا کھلا
جو علی احمد کا ہی داخل طریق
زود تر ہو زود تر قطب فرید
جو طلسم آباد خانہ وا کرے
یہہ نظارت ہی خوش آئی لا کلام
ہین یہ گلزار نبوت کی بہار
ہے ہماری واسطے جام سرور
ہے وہ اس ارشاد نامی کا رسول
اوس شہ ہذا ید اللہ شان نے
نور مین روشن تر از صد مہر و ماہ
دام صابر کے بحکم کردگار
اوس سعادت کیش کا حق ہی رفیق
جسکی قسمت مین ہے اونکا انتسا
سلسلہ مخدوم کا برپا کرے
قادری نسبت ہی محبوبی سرشت
رنگ و بو انکا ہی محبوبی بکار
نقشبندی ہی ہمارا ہی طریق
حقتعالے نے ہمین چودہ طریق
اوس شہنشاہ اقدس آن نے
دلپہ جب اوس نور سے آئی ضیا
ہم سحر گاہ ازل سے ہین شکار
اس طریقے مین جو ہو طالب مرید
وہ سپہر فقر کا ہے آفتاب
ہے نظامی سلسلہ اپنا نظام
عاشق و معشوق ہین پیران چشت
غوث اعظم کی غلامی کا حضور
خوب خوش آیا ہمین ہے یہہ فریق

مصطفیٰ آباد عرف رانی پور
ضلع رائے بریلی

نقشبندی سرخوش ذوق فنا
ذوق ہی دلمین ہمارے حسب حال
سلسلہ شاہ اویسی ہی حسن
بوجہتا وہ ہی کہ جسکو غور ہے
رنگ ہر ایک کا بظاہر غیر ہے
کوئی سرمست شراب صاف ذات
کوئی اپنی بود کی کرتا ہی سیر
کوئی دلقی کا خراب تام ہے
کوئی بندہ مظہر ارشاد کا
ذکر ہے اوسکا بحد بے شمار
راز کی یہہ بات بس اے حسن سے

بیخبر بیخویش از فکر سوا
نسبت شاہ مدار مست ہے
روز اول سے ہمارا ہی چمن
الغرض ہر ایک کا ہی رنگ غیر
گرچہ باطن گاہ مین ایک سیر ہے
کوئی پابند شہادت گاہ ہے
کوئی اپنی آپ کو سمجھے ہے غیر
کوئی قم کا مست احیائی بکام
ناز پرور اس خدا کی داد کا
اتقیا اور اصفیا ہر دم حسن
اس بیان سے بند کر اپنا دہن

سہروردی کبرویہ سے کمال
ہے ہمارے گلستان کی رنگ و بو
نسبت ہر خانوادہ اور ہے
ہر نسب پرداز کا آہنگ غیر
کوئی مست بادۂ ذات و صفات
کوئی غیب الغیب سے آگاہ ہے
کوئی سبحانی کا مست جام ہے
طور پر کوئی ترانی کا شکار
فکر کے اوسکے طریقے سو ہزار
دیکھتے رہتے ہین یہہ پہولا چمن

اور علی الخصوص اون دونون حضرات بابرکات والاصفات نے اس خاندان منبع العرفان سلسلہ عالیہ قدوسیہ **صابریہ چشتیہ** کو کہ منصب شہنشاہی ولایت حمان صفات اولوالعزم والمرتبہ مرفوع الاجازت کا اس خاندان فیض بنیان مین بوجوہ کاملہ متحقق ہے اس تسلسل فیض مسلسل شجرہ سے حاصل فرما کر تا بقیائے عالم جاری فرمایا ہے **ابیات**

جس چمن مین چارسو سنبل نہو
اوس چمن کو کون شائق جائے ہے
زلف کب معشوق کے رخسار پر
روی رنگین نقش ایجابی نگار
صابریہ سلسلہ ایک جام ہے
یہہ طریقہ سر بسر انوار ہے

یہہ چمن ہے سیرگاہ کاملان
جس چمن مین رنگ بوئے گل نہو
زینت رخسار ہی گیسوئے یار ہے
مستغنی ہے دعوی تکرار پر
اس چمن کا پہول پہولا اے حسن
نام صابر اسم اعظم تام ہے
رنگ و بوی نو بتازہ سے حسن

یہہ چمن ہے جلوہ گاہ واصلان
اوس چمن کی سیر کسکو بہائے ہے
خوبی گلزار ہے سنبل بہار
زلف مشکین بوی امکانی بکار
احمد صابر شہنشاہ زمن
صابریہ سلسلہ گلزار ہے
صابریہ سلسلہ پہولا چمن

حضرت مخدوم شاہنشاہ فقر — بادشاہ فقر مہر و ماہ فقر
صاحب سرمایۂ جذب و سلوک — تاجدار و تاج بخشائے ملوک
خاندان فقرا اون کے نور سے — جلوہ فرما ہی زیادہ طور سے
مہر احمد ہے نبوت کی بشیر — مہر صابر ہے ولایت کی خبیر
احمد صابر نسب دار نبی — زینت سجادۂ مولا علی
ہین جو وہ مہر ولایت شانہ زیب — ہین وہی ابتک اثر بخش نہیب
لا فتا الا کی تیغ آبدار — گنج شکر کے خلیفہ نامدار
مست ہین گنجشکر کے جام سے — جام سے حضرت کے اچھے نام سے
قطب دین کا فقر خوش آیا اونہین — آپ کا جلوہ بہت بہایا اونہین
شاہ احمد ہی جہان کے بادشاہ — رہنمائی راہ صاف لا الٰہ
حضرت خواجہ معین الدین سے — فقر کے واقف ہوی آئین سے
غوثی و قطبی جنہون کی داد ہے — داد ہی امداد ہی ارشاد ہے
تا قیامت یہہ طریق بے نظیر — غوثی و قطبی کا ہوئیگا بشیر
غوثی و قطبی و ابدالی کا نور — اس طریقے مین رہیگا بالضرور
یہہ طریقہ ہی پسند مصطفے — سلسلہ ہے یہ پسند مرتضی
اس چمن کا باغبان مولا علی — اس چمن کا غنچہ و گل ہر دلی
دیدہ بینا جسی بخشی الٰہ — وہ علی احمد کا دیکھے عز و جاہ
ای حسن جو ہی پژند ہو بدوش — اس طریقہ کا وہی ہے گلفروش
گلفروشی اس طریقہ کی مدام — ای حسن تجھپر تعین ہے لا کلام

جو ہوا مخدوم صابر کا غلام
دستگیر اوسکے ہوئے بارہ امام

بیان انتقال کیفیات عرفان حقیقت محمدیہ صلعم

رمز دانایان حقیقت و رازداران معرفت جانو اور آگاہ ہو کہ حضرت رسالت پناہ مہبط اسرار سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى مورد انوار فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو گوہر نایاب معرفت اور دُر بے بہای عرفان حقیقت کا کہ حضرت مولا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اس خاندان مین خلفائے راشدین اپنی سے عطا فرمایا ابیات مولف

مصطفی ہے صورت معنی نگار	معنی صورت فروش کردگار
مصطفی ہے جلوۂ دار شہود	مصطفی ہے سر بسر سرِّ وجود
مصطفی ہے بادشاہِ کائنات	مصطفی ہے شاہ شاہانِ جہات
مصطفی شانِ شیون اوّلی	مصطفی نور تعین آخری
مصطفی کے راز سے حیرت بکار	آجتک ہی جبرئیل رازدار
جب سے دیکھا معاملہ دستار کا	بادہ خور ہی حیرت اسرار کا
مصطفی کا راز ہے رازِ خدا	مصطفی کا سر ہے سرِّ کبریا
مصطفی کیواسطے دونون جہان	مصطفی کیواسطے ہی کن فکان
مصطفی اسرار غیب الغیب ہے	مصطفی انوار حق لاریب ہے
جب خدا نے مصطفی پیدا کیا	مصطفی پر آپ کو شیدا کیا
غیب ہے دار شہادت مین خدا	مصطفی کی شان مین ہے رونما
نام احمد اوّلین سرکار مین	ہے محمد آخرین دربار مین
ماہ نور کردگار دوجہان	احمد مرسل ہے بے ریب وگمان
احمد مرسل تجلّی ظہور	احمد مرسل سراپا نور نور
احمد بے میم نور ذات ہے	احمد بے میم طور ذات ہے
احمد مرسل تجلّی صفات	احمد مرسل صفات اک ذات

احمد بے میم ہی نورِ اله — احمد بے میم ہے طورِ اله
احمد مرسل نہایت پایہ دار — احمدِ مرسل ہدایت سایہ دار
اول و آخر ظہورِ احمدی — ظاہر و باطن حضورِ احمدی
نورِ احمد نورِ شمع راہ ھُوَ — نورِ احمد جلوۂ درگاہِ ھُوَ
نورِ احمد کا جھمکتا ہی تمام — نور احمد کا چمکتا ہی تمام
نور احمد کا یہ فرش و عرش ہے — نور احمد کا یہ عرش و فرش ہے
نور احمد کا ہدایت کار ہے — نور احمد رشد کا دربار ہے
نورِ احمد گر نہوتا جلوہ گر — کون دیتا حضرتِ حق کی خبر
نور احمد جلوۂ کونین ہے — نورِ احمد مایۂ دارین ہے
نور احمد رہنمائی مستقیم — نور احمد رنگ گلزار نعیم
نور احمد جلوہ بخشِ عرش گاہ — نور احمد شمع نور لا الٰہ
نور احمد نام زد وحدت ہوا — نور احمد مشعلِ کثرت ہوا
نور احمد سے منور دو جہان — نور احمد ہے محلِ کن فکان
نور احمد مشعلِ راہ طریق — نور احمد رہنمائے ہر فریق
نور احمد سے منور ماہتاب — نور احمد سے مجلی آفتاب
یہ تن خاکی ہے طورِ احمدی — یہ دلِ صافی ہے نور احمدی
نور احمد مشعلِ ایمان ہے — نورِ احمد جلوۂ عرفان ہے
نور احمد نور اللہ الصمد — نور احمد مشعل افروزِ احد
کب احد احمد میں ہے رنگِ دوئی — دور تر ہے اس سے آہنگ دوئی
یہ تجلی متعدد بالذات ہے — یہ تجلی سایۂ ایک رات ہی
رات سے اسجاد اپنی حسن — ہی بہر صورت ہوئیت کا وطن

جب ہویت غیب سے بہر ظہور — آئی وحدت مین تجلی بخش نور
اپنی جلوہ پر جو ڈالی ایک نظر — ہوگئی فے الفور خود سے بیخبر
جب خودی مین آکے دیکھا آپکو — آپ کو پایا رسول راز کو
نام اوسکا احمد مرسل کیا — سب کمال اپنا اوسی او سدم دیا
بس ہوا معلوم یہہ اس راز سے — اس تجلی نیاز و ناز سے
ناز ہی صورت گر شان نیاز — ناز سی ظاہر ہوئی آن نیاز
عاشق و معشوق ہین ایک راز بخش — ہین یہہ دو ایک نغمہ اک آواز بخش
باطن و ظاہر ہین دونون ایکطرا — رنگ بخش جلوہ ناز و نیاز
حسن ہردم شمع ناز افروز ہے — عشق ہر ساعت نیاز آموز ہے
حسن و عشق آپسمین دونون جلوہ زیب — جلوہ فرما وینگے تا روز حسیب
حسن صورت عشق معنی کا چمن — اپنی اپنی رنگ پر ہے ای حسن
شاہ غیبی حضرت وحدت مین آ — آپ اپنی آپ پر شیدا ہوا
نسبت احمد کہ الا اللہ ہے — کب بہلا اوس سے ہر ایک آگاہ ہے
مصطفی مین جب ہوئے فانی علی — تب ہوئے وہ پیشوا ہر ولی
اس فنا کے باب مین خیر البشر — دی گئے ہین لحمک لحمی سے خبر
لحمک لحمی روحک روحی یاد کر — آپ کو اس یاد سے دل شاد کر
شغل برزخ کو نچھوڑ ای نیکخو — ہے یہی شغل عجائب شغل ہو
مصطفی کو اوسنی پایا ای حسن — جسنی بوجھا پیر کامل کا سخن

اوس غواص بحر معرفت نے وہی دُرِ نجف شاہوار عرفان روحی حضرت امام خواجگان خواجہ حسن بصری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفائے کبیر اپنی سے مرحمت فرمایا اور اوس شناور دریائے حقیقت نے وہی

اس خاندان مین خلفاے عظام اپنی سے عنایت فرمایا اور اوس آشنای بحر حقیقت نے وہی دُر آبدار عرفان روحی
حضرت خواجہ فضیل بن عیاض صاحب موسی صفات رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفاے سعید
اپنی سے بخشش فرمایا اور اوس مسند نشین شریعت نے وہی گوہر شاہوار عرفان روحی حضرت خواجہ سلطان
ابراہیم بن ادہم بلخی صاحب محیط العناصر رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفائی اکمل اپنی سے عطا فرمایا
اور اوس شہنشاہ اقلیم طریقت نے وہی لولوی بے نظیر عرفان روحی حضرت خواجہ سدید الدین
حذیفۃ المرعشی رکن الکعبہ رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفاے عزیز اپنی سے مرحمت فرمایا اور اوس
کریم دولت معرفت نے وہی دُر بینظیر عرفان روحی حضرت خواجہ امین الدین صاحب ہبیرۃ البصری
سپہر دلایک رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفاے کبار اپنی سے لطف فرمایا اور اوس فرمانروای مملکت معرفت نے
وہی لولوی تابدار عرفان روحی حضرت خواجہ علو ممشاد صاحب دینیوری کون آباد رحمۃ اللہ علیہ کو
اس خاندان مین خلفاے راشدین اپنے سے مرحمت فرمایا اور اوس تخت نشین مسند کرامت نے وہی گوہر مکنون عرفان روحی
حضرت خواجہ ابو اسحاق صاحب شامی سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفاے سعید
اپنی سے عنایت فرمایا۔ اور اوس جلوہ فرما تخت ولایت نے وہی دُر بے بہای عرفان روحی حضرت خواجہ ابو احمد
صاحب ابدال اولین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفای گرامی اپنی سے مرحمت فرمایا
اور اوس مسند آرای مملکت شریعت نے وہی لولوی جان بخش عرفان روحی حضرت خواجہ محمد زاہد
مقبول چشتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفای رشید اپنی سے عطا فرمایا اور اوس
تاجدار تخت حقیقت نے وہی دُر یکتای عرفان روحی حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف صاحب
چشتی سرمدی رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفای گرامی اپنی سے بخشش فرمایا۔ اور اوس شاہ تخت
آرای کرامت نے وہی لولوی مفخر عرفان روحی حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی
صاحب شہنشاہ الارواح رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفای عزیز اپنی سے مرحمت فرمایا
اور اوس تخت نشین ولایت حقیقت نے وہی گوہر عدیم النظیر عرفان روحی حضرت خواجہ حاجی شریف
زندنی صاحب نفی القضا معلق رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفاے کاملین اپنی سے

عنایت فرمایا - اور اوس دُرّة التاج ولایت نے وہی دُرِ بے بہائی عرفان روحی حضرت خواجہ[16] عثمان ہارونی صاحب چشتی تکفیر الخلاصی تکبیر الامانی رحمتہ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفائے عظام اپنی سے عطا فرمایا - اور اوس تاج بخش خسروان ملک معرفت نے وہی گوہر نایاب عرفان روحی حضرت[17] خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفاعت امر رحمتہ اللہ علیہ کو اسخاندان عالیشانمین خلفای رشید اپنی سے عنایت فرمایا - اور اوس شہنشاہ مملکت کونین نے وہی لولوی شاہوار عرفان روحی حضرت قطب الاقطاب خواجہ[18] قطب الدین صاحب بختیار کاکی دہلوی اولین الارواح رحمتہ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفائے سعید اپنی سے مرحمت فرمایا - اور اوس تاجدار اقلیم حقیقت نے وہی دُر اشرف عرفان روحی حضرت خواجہ[19] شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب قطب عالم مسعود العالمین اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفای رشید اپنی سے عنایت فرمایا اور اوس تاج بخش مسند نشینان معرفت نے وہی گوہر بے نظیر عرفان روحی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم[20] علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ کو اسخاندان مین خلفائے عظام اپنی سے مرحمت فرمایا

اشعار حضرت مؤلف قدس سرہ

حضرت مخدوم شان لا الہ
پردۂ عظمت پہ رکھتی ہین نگاہ

محو ذات کبریا لیل و نہار
بوستان فقر احمدؐ کی بہار

وہ فرید الدین کے سرو چمن
گنجشکر کے چمن کے یاسمن

فقر قطب الدین کے چادر بدوش
وہ معین الدین کے نسبت فروش

سیکڑون اونکی کراماتین جلی
لکھہ گیا ہی ہر زمانہ کا ولی

رشد اونکا فقر کا گلزار ہے
فقر اونکا وادی تاتار ہے

حضرت صابر علاء الدین کو
ای فقیر و بوجھہ لو تم بوجھہ لو

حضرت صابر ہین سر ذات ہو
حضرت صابر ہین خود آیات ہو

حضرت صابر جلال اللہ ہین	حضرت صابر جمال اللہ ہین
حضرت صابر تجلی زیب نور	حضرت صابر ہین یا ھُو کے ظہور
شان اونکی جلوہ بخش حیدری	آن اونکی ذو الفقار صفدری
ہند اونکے رشد سے ایمان بکار	ہفت اقلیم اونسے ہے رنگین بہار
فیض سے اونکے مگس سرمایہ دار	ہر پر پشہ ہمائی سایہ دار

اوراوس گوہر بخش اقلیم حقیقت نی وہی دُرِ مکنون عرفان روحی حضرت خواجہ شیخ شمس الدین[21] صاحب ترک پانی پتی شمس الارض شاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ کو کہ اور کوئی خلیفہ بجز او نحضرت کے نہ تہے اس خاندان مین نوازش فرمایا - اوراوس شہنشاہ مملکت ولایت نے وہی گوہر شاہوار عرفان روحی حضرت شاہ جلال الدین[22] صاحب پانی پتی کبیر الاولیا قلندر ثالث رحمتہ اللہ علیہ کو کہ اور خلیفہ اس جناب سے بہی نہین ہوے اس خاندان مین کرم فرمایا - اوراوس بادشاہ تخت نشین ولایت نے وہی گوہر بے نظیر عرفان روحی حضرت مخدوم شاہ شیخ نور الحق احمد عبد الحق[23] صاحب ردولوی زندان پیر رحمتہ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفای سعید اپنی سے عطا فرمایا - اوراوس شہنشاہ ملک معرفت نے وہی لولوئی بہا عرفان روحی حضرت شاہ شیخ عارف جیو[24] صاحب بطن لولایت کو اس خاندان مین خلفا عزیز اپنی سے لطف فرمایا اوراوس شہریار مسند ولایت نے وہی دُرِ شاہوار عرفان روحی حضرت شاہ کمال الدین محمد عبد النبی[25] محمد جیو صاحب عیسیٰ روحی رحمتہ اللہ علیہ کو اس خاندان مین کہ اور کوئی خلیفہ ان حضرت سے نہوی مرحمت فرمایا - اوراوس تخت نشین مملکت نے وہی گوہر بے مانند عرفان روحی حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس[26] صاحب گنگوھی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین رحمتہ اللہ علیہ جد امجد فقیر مولف کتاب ھذا کو اس خاندان مین کہ اور کوئی خلیفہ اس جناب سے بہی نہوے عنایت فرمایا - اور چونکہ اس جناب نے مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت کا جملہ خاندان مین حاصل کیا کہ مجتہد تعلیم اور مجدد کیفیت باطن کے ہین اسوجہہ سے اس صدر نشین چار بالش ولایت نے جملہ کیفیات مرتبہ شہنشاہی ولایت کے سے شاہ [27] [illegible]

اس خاندان مین اور سہروردی خاندان حنفیہ علوی اور چند سلاسل مین تعلیمات کیفیات ولایت روح
جذبیہ کے انواع الواع کے تصرفات سے حضرت شاہ شیخ عبد الحمید صاحب عرف شیخ زین اولین ولایت
روح جاذبیہ رحمۃ اللہ علیہ فرزند کلان اپنے یعنی جد امجد اس فقیر مولف کتاب ہذا کو ساڑھے سترہ سو خلفائے
راشدین اپنے سے لطف فرمایا۔ اور حضرت شاہ شیخ جلال الدین صاحب ممدوح نے وہی لولوء عدیم المثال عرفان روحی
٢٨ حضرت شاہ نظام الدین صاحب بلخی وجد سلطان رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین
بہی ایک خلیفہ اوس جناب سے ہوی کرم فرمایا۔ اور اوس سریر آرای ولایت طریقت نے وہی گوہر مفخر عرفان روحی
حضرت شاہ شیخ ٢٩ ابو سعید جیو صاحب گنگوہی دیت رسول رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفائے
عزیز اپنے سے عنایت فرمایا۔ اور اوس گوہر نثار خزائن معرفت نے وہی در بے بہای عرفان روحی حضرت
شاہ شیخ ٣٠ محمد صادق جیو صاحب گنگوہی صادق مثال رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین
کہ اون حضرت سے بہی اور کوئی خلیفہ نہ تہے مرحمت فرمایا۔ اور اوس صاحب جاہ و جلال مسند حقیقت نے
وہی گوہر گیتی افروز عرفان روحی حضرت شاہ ٣١ شیخ داؤد جی صاحب گنگوہی رحیم دل
رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفا سعید اپنے سے عنایت فرمایا۔ اور اوس شہنشاہ ولایت شریعت نے
وہی در شاہوار عرفان روحی حضرت ٣٢ شاہ ابو المعالی صاحب صدی انبیٹہوی رحمۃ اللہ علیہ کو
اس خاندان مین خلفائے کبیر اپنے سے لطف فرمایا۔ اور اوس خسرو ملک طریقت نے وہی گوہر یکتا عرفان روحی حضرت سید
٣٣ محمد سعید صاحب عرف میران سید شاہ بہیکہ صاحب فی الواجد اوجود
رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفائے عظام اپنے سے عطا فرمایا اور اوس شاہ کونین نے وہی لولوئے بے نظیر عرفان روحی
حضرت شاہ ٣٤ عنایت جیو صاحب بہلولپوری ذو القوۃ المتین رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین
خلفای رشید اپنے سے کرم فرمایا۔ اور اوس شہریار مسند کرامت نے وہی لعل جہان افروز عرفان روحی حضرت
٣٥ شاہ عبد الکریم شاہ صاحب قطب الدارین عرف ملا فقیر اخون صاحب مصطفےٰ آبادی
جد امجد فقیر مولف کتاب ہذا کو اس خاندان مین خلفائے عظام اپنے سے
مرحمت فرمایا۔ اور چونکہ یہہ جناب بے مثل حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب گنگوہی

قطب عالم دستگیر سلطان التارکین رحمۃ اللہ علیہ کے اپنی زمانہ مین حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم
والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان صفات بعضے خاندان عجیبہ اور اپنی خاندان نسبی حضرت شاہ عبد المجید
صاحب عرف شیخ زین اولین ولایت روح جاذبیہ فرزند کلان حضرت قطب عالم صاحب موصوف مین مرتبہ
صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان صفات پر امام مجتہد عصر مستفیض ہین
اوس داور نعمت ہاہی کو نینی وہی لعل درخشان عرفان روحی مع جملہ کیفیات شہنشاہی ولایت بالوف
الوان تلوین مراتب باطن و تعلیمات کیفیات ولایت روح جذبیہ بقنوف تصرفات قوت باطن اور جمیع تبرکات مفاوضات
معنونہ حضرات پیران عظام جمیع سلاسل کے حضرت لی مع اللہ گاہ میان غلام شاہ صاحب
معصوم قطب زمانی مصطفے ابادی رحمۃ اللہ علیہ فرزند کلان اپنی کو کہ عموی شفیق اس
کفش بردار مؤلف کتاب کے تہے خلفائی گرامی اپنی سے جملہ خاندان مین عنایت فرمایا۔
اور اوس فیاض ذو اختصاص نے وہی لعل عالمتاب عرفان روحی مع جملہ کیفیات باطنی اور مناصب شہنشاہی
ولایت اور مفاوضات معنونہ موصوفہ بالا کے جناب پیر و مرشد ہادی برحق خضر قافلہ سالکان سلسلہ
مجددی نوح کشتی نشینان واسطہ محبوبی پشت و پناہ مرتبہ قطب الاقطابی شرافت دستگاہ درجہ غوثیت و افرادی
ادیب دبستان ملکوت شمع شبستان جبروت لامع تجلیات لاہوت مستغرق بادہ سرور ہاہوت مظہر جامع مظاہر
جمع الجمع مرجع کاملان توکل و قنع عیسی مردگان عشق الٰہی موسی سائلان دیدار حقیقت آگاہی بادہ محویت
حضرات مجاذیب قوت جاذبہ اقطاب رقیب و نجیب خلیل کعبہ اصحاب حقیقت وکیل حوصلہ ارباب معرفت ۔
امام حضوری خوانان مصلہ ولایت ملک العلام مفتیان وسادہ طریقت با شریعت ساقی تشنگان بادہ
توحید باقی بہ بقای ذات واجب التفرید معنی اغنیای اَلْغِنَاءُ غَنِيُّ النَّفْسِ مُعْطِی عطاء اللہ
بَس بَاقِی هَوَس مورد صفات الوہیت مصدر شان واحدیت نردبان بام حضرت وحدت
نسیم گلستان حضرت احدیت پیر دستگیر روشن ضمیر حضرت شاہ محمد امیر صاحب صاحب حق
قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کو خلفائی رشید اپنی سے جملہ خاندان مین عطا فرمایا۔
اور اوس امیر دو جہان نامی جاودان نے وہی لعل درخشان عرفان روحی مع جمیع کیفیات

الوان تلوین باطن اور مناصب شہنشاہی ولایت حمان صفات اور مدارج مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ بعطائے جمیع مفاوضات معنویہ یعنے اسناد خلافت نامجات معتبرہ اور شجرات متحققہ اور تبرکات متبرکہ اور مکتوبات مندرجہ احوال ظاہری اور کوائف باطنی بدقائق و نکات مراتبات امامت اور حوالت اور اجازت لبشرو طا مستمرہ و قیود مرعیہ بموجب حکم حضرت سرور کائنات مفخر موجودات احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے خلفائی کبیر اپنی سے جملہ خساندان مین اس کفش بردار **فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی مشرب قدوسی نسب حنفی مذہب مؤلف کتاب ہذا** کو مرحمت فرمایا - اور اس بہرہ مند نعمت ہائے دارین نے وہی لعل جہان افروز عرفان روحی اپنی خلفا کو بحکم حضرت الحق ہادی مطلق مع جمیع حفظ مراتب و لوازمات موصوفہ و مراسمات ممدوحہ کے عطا فرمایا اور آیندہ کو بھی بامر باطن طالب صادق و اصل مرشد کو عنایت کرتا رہیگا

نظم مؤلف نامدار

صوفیان صاف دل صافی نہاد ‌ عارفان پاک طینت پاک زاد

جانتی ہین شیخ کو دریائے ھُو ‌ بوجہتے ہین شیخ کو صہبائی ہُو

شیخ ہے صورت نمائے احمدی ‌ شیخ ہے معنی فروش سرمدی

جسکو ہو دیدار احمد کا خیال ‌ آئنہ اوسکا ہے مرشد کا جمال

مظہر مرشد ہے مرآۃ رسول ‌ مظہر مرشد ہی آیات رسول

ای فقیر و مرشد کامل ہے کیا ‌ مرشد کامل ہے نور مصطفے

روز و شب ارشاد کا پابند ہو ‌ ہر زمان تبلیغ سے خورسند ہو

دولت ارشاد ہو اوسکے نصیب ‌ ہو علم اوسکا بمیدان حبیب

آپ احمد صورت مرشد بنا ‌ طالبون کی واسطے ہے رونما

جسنی بوجہا مرشد آگاہ کو ‌ اوسنی بوجہا احمدؐ و اللہ کو

شیخ ہی سر ھُو بنی نور ھُو ‌ نور ھُو سر تا قدم منظور ھُو

صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم
جل جلالہ و عم نوالہ

مظہر مرشد کہ رشد آثار ہے | احمدِ بے میم کا اسرار ہے
مظہر شیخ اجل ہے طورِ حق | جسم خاکی شیخ کا ہی نورِ حق
شیخ کامل کو نہ سمجھو غیر ذات | شیخ کامل ہے رسالت کی صفات
شیخ ہے ہر ہفت منزل کا بشیر | شیخ ہی رازِ الٰہی کا خبیر
جو حقیقت شیخِ دین کی پا گیا | وہ حقیقت ذو المتین کی پا گیا
مرکز خاکی ہے تا عظمت سرا | دیکھہ لو نورِ محمد جا بجا
شیخ کامل سے لگاؤ دھیان تم | پست سے بالا اوڑو ہر آن تم
شیخ کو اس نو سرا مین پاؤ تم | منزل اسفل سے بالا جاؤ تم
گر بقا منظور ہے تجکو فنا | شیخ کی صورت مین تو ہو جا فنا
شیخ مین جو مرد فانی ہو گیا | یہہ سمجھہ لو تم وہ باقی ہو گیا
اس طلسم شیخ سے آگاہ ہو | اس سمجھہ سے عارف باللہ ہو
شکل برزخ سے خدا پاؤ گی تم | شغل برزخ سے صفا پاؤ گے تم
ای فقیرو شغل برزخ کی شراب | مست کر دیوی گی تمکو یہ شراب
شغل برزخ جب کرو گے چند روز | آپ ہو جاؤ گے تم برزخ فروز
جبکہ اس شغلِ عجب مین آؤ گے | آپ کو خود آپ مرشد پاؤ گے
جب اثر بخشی گا یہہ شغلِ عجیب | یک بیک ملجائیگا تمسے حبیب
جسنے مرشد آپ کو پایا حسن | وہ ہوا انوارِ احمد کا چمن
یہ سمجھہ ہے کیمیائے منتہی | یہ سمجھہ ہے دولتِ ہر مبتدی
یہ سمجھہ ہے نشئہ ہر اصفیا | یہ سمجھہ ہے مستی ہر اتقیا
ہم ہین ای طالبو یہ کہہ چکے | حق نما ہو گے بجز اس شغل کے
شیخ کی شکل گدائی مین حسن | رنگ دکھلاتا ہے وہ گل پیرہن

گرچہ وہ ہر رنگ و بو سے پاک ہے ۔۔۔ پر تجلی گاہ اوسکی خاک ہے

جب محمدؐ کو حسن سے ربط دو ۔۔۔ نام تم پوچھو گے میرا دوستو

جب محمدؐ اور حسن مل جائینگے ۔۔۔ نام میرا اہل دانش پائینگے

ہے یہ ایک سرّ الٰہی کا ظہور ۔۔۔ پوچھنا اسکا ہی طالب کو ضرور

اس معمہ کو بتوفیق خدا ۔۔۔ پاگیا عبد الرؤف باصفا

دوسرے فاروق نے پایا اسے ۔۔۔ جاذب اوسکو ہوگیا سرپاؤن سے

تیسرے احمد حسن نے پالیا ۔۔۔ شیخ کی صورت مین جذبہ پالیا

چوتھی صورت شیخ بن بیٹھا رفیق ۔۔۔ جذب مین جاکر ہوا ایسا غریق

پاک طینت پاک دل بیدار تھے ۔۔۔ صاف باطن تھے بہت ہوشیار تھے

ایک مدت تک رہی پابند جذب ۔۔۔ بیخبر بیخویش سالے چند جذب

بھول بیٹھے چون و چند بیچ خیال ۔۔۔ دیکھتے رہتے تھے شان ذوالجلال

غیر مرشد سب بھولا بیٹھے تھے وہ ۔۔۔ اپنی ہستی کو مٹا بیٹھے تھے وہ

غیر حق اونکو نہین دکھلائی تھا ۔۔۔ جو مظاہر اونکے آگے آئی تھا

شیخ کی صورت مین وہ آئینہ وار ۔۔۔ دیکھتے تھے جلوۂ پروردگار

خورد و نوش و پوش سے بیزار تھے ۔۔۔ فکر و ذکر یار مین خود یار تھے

جب ہوا فیض نبوت دستگیر ۔۔۔ خوش کیا سب نے سلوک دلپذیر

ایکشب مجھکو ہوا حکم الله ۔۔۔ تو خلیفہ کر حسن انکو بگاہ

باندہ دی پٹکے خلافت کے بسر ۔۔۔ دیر مت کر دے خلافت زود تر

ہین یہ شایان خلافت ای حسن ۔۔۔ ان سے پھولیگا رشادت کا چمن

گلشن ارشاد کے گلچین ہین یہ ۔۔۔ صاحب ارشاد آن و این ہین یہ

الغرض مینی بحکم ذوالجلال ۔۔۔ زود تر لکھکر خلافت کی مثال

بارگاہِ حضرت صابر میں جا	بیٹھ پائین مزارِ حق نما
خرقۂ بخششی باندھے عمامے بسر	کردیئے اپنے خلیفے زود تر
یا الٰہی یہہ خلیفے با صفا	ہوئیں مقبول جناب کبریا

سبب تالیف کتاب

ایکروز حضرت پیر و مرشد ہادی برحق نے ارشاد فرمایا کہ ایکہزار سال ظہور صفات ظَاہِرُ کا ہوتا ہے اور اوس مدت میں حضرات اولیائے عظام اوس زمانہ کو کیفیات ظاہری یعنے خرقہ عادت علی التواتر بوضاحت عام صادر ہوتی ہیں اور کیفیت باطنی عرصہ درازمین کمال و تمام حاصل ہوتی ہے ۔ اور ایکہزار برس صفات بَاطِنُ کا ظہور رہتا ہے اوس عرصہ میں اولیائے کرام اوس زمانہ کو کیفیت باطن جلد بکمال و تمام وصول ہوتی ہے اور خوارق بوضاحت خدام خاص سرزد ہوتی ہیں اسواسطے عروج زمانہ صفات بَاطِنُ میں احوال حضرات زمانہ صفات ظَاہِرُ کا گوش زد خاص و عام کیاجاتا ہے تا چنانچہ یہ فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب ھذا حالات وجوب اور امکان اور اعیان ثانی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صابر کلیری قطب عالم اغیاث ہند نعمم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمتہ اللہ علیہ ۔ اور جناب قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی قدس سرہ العزیز کا تین سو مکاتیب نظاب یعنی کتب معتونہ سے بسعیت تمام و محنت لاکلام کہ تاریخ ۹ جمادی الاولی سنہ ۱۲۷۶ ہجری روز جمعہ بعد نماز جمعہ سے آخر ماہ ذی حجہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری تک فقیر نے اخذ کرکے بعبارت سلیس و نظم مرغوب چوبیس برس میں مرتب و موزون کیا بنام نہاد حقیقت گلزار صابری کے زیب بخشی اور زینت افزای صفحہ تحریر کرتا ہی شائقان احوال اور سامعان محبت خصال کو سرگرم اتحاد بناتا ہے

احوال وجوب اور پیش خبری ہر دو حضرات اعنی حضرت مخدوم دوجہان اور حضرت محبوب سبحانی قطب زمان رحمتہ اللہ علیہم

۱ ۔ حضرت صادق صاحب کشف العالین رحمتہ اللہ علیہ مکتوب نظاب کشف الغیوب تصنیف اپنی میں

تحریر فرماتے ہین کہ شب جمعہ تاریخ گیارہوین ماہ رجب ۱۳۴۹ھ ہجری کو مین تلاوت درود شریف وہابی مین
مشغول تہا اور قریب نصف شب کے گذر چکی تہی کہ خلاف عادت غلبہ نوم کا نہایت طاری ہوا ہر چند
چاہتا تہا کہ بقدر معمول تلاوت کر لی جاوے لیکن کسیطرح غلبہ نوم سے نجات نہین ملی لاچار ہو کر طرف
کیفیت باطن کے متوجہ ہوا اوسوقت باطن سے الہام ہوا کہ ترک کرو اس تلاوت کو اور رجوع
ہو جاؤ طرف عالم رویا کے کہ معائنہ اسرار عجیبہ کا ہونیوالا ہے اور اوسی کیفیت مین عالم ملکوت منکشف
ہوا اور بہت جلد عالم ملکوت سے عالم جبروت مین گذر ہوا ایک **باغ** دیکہا کہ لمعات انوار شاخ و برگ
ہر ایک درخت کے تجلیات طور سے مشابہ ہے۔ اور **بہار** فرحت خیز وہان کی روح کو ایسی تر و تازگی
بخشن رہی ہے کہ اوسکے سرور سے کیفیات عرفان تعلی فرما رہے ہین اور **صف ملائکہ** اپنے اپنے
محلیہ تسبیح اور تحمید مین مشغول ہین اور **ارواح** حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام
منتظر کسی ایسی امر کے ہین کہ جسکے انکشاف پر مقدرت حاصل نہین اور **ارواح** حضرات اولیا
رحمۃ اللہ علیہ (جو عالم ناسوت سے رحلت فرما چکے تہے) بزبان حال فرما رہی ہین کہ کاشکے ہم بہی یہ کیفیت عالم
حیات مین حاصل کرتے اور **ارواح** حضرات اولیا (جو عالم ناسوت مین تشریف رکہتے تہے) اونپر
یہہ حال طاری ہے کہ ایک لحظہ کسیکو ایک حال پر قرار نہین طرفۃ العین مین کسیکو مرتبہ حضرت
وحدت سے ساتہہ ایسی کیفیت لطیف کے وصل ہوتا ہے کہ اوسیوقت ہر ایک بصورت حضرت حبیب خدا
احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے ہو کر
فنافی الرسول ہو جاتے ہین اور ایک سانس لینے کے بعد اوس حال سے فراغ ہونے نہین پاتا کہ مرتبہ
حضرت احدیت صرف مین ایسی کیفیت عجیب سے قرب ہوتا ہی کہ عالم ناسوت مین حضرت شیخ کی تعلیم
مطلع ہو کر ایک مدت سے مشتاق اور متمنی اوس تجلی ذاتی کے ہو رہے تہے اور **ارواح** حضرات
اولیائے زمانہ استقبال کو کہ جو بعد اوس زمانہ کے عالم امکان مین تشریف لانیوالے تہے کیفیت مرتبہ
میثاق کی تجدید ہو رہی ہے یہہ حال دیکہکر مینے ایک جگہہ تامل کیا کہ **حضرت انس**
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پاس آکر مجہسے فرمایا کہ حضرت

سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تمہاری منتظر ہین اور وہانپر
یہانسے زیادہ عجائبات کا مشاہدہ ہوگا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ مجہکو اپنی ہمراہ
لیگئے دیکہا **ایک موتی کا خیمہ** ایستادہ ہے اور اوسمین تخت تجمل بچہا ہے اوس تخت تجمل پر حضرت سرور
کائنات مفخر موجودات **احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم**
تشریف فرما ہین اور گیارہ حضرات اہلبیت عظام اور صحابہ کرام مین سے حاضر ہین مجہکو دیکہکر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے **ارشاد فرمایا** کہ ای فرزند تین روز کے بعد تو بہی ہمارے
پاس آجائیگا مگر معائنہ اور مشاہدہ اس عالم کا عالم ناسوت مین قلمبند کرکے آنا چاہئے یہہ ارشاد
سنکر مین آداب بجالایا اور قصد بیٹہنے کا کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجہکو اپنے
سامنے تخت مبارک کے بٹہلایا تہوڑی عرصہ مین دیکہا کہ محفل چار طرف بیٹہی ہوئی ہے اور دو ارواح
مقدسہ آگی پیچہے آتے آتے قریب تخت مبارک کے آپہونچین جو **روح اطہر** کہ آگی تہی اوسمین
لون سفید مثل الماس کے منور تہا اور دوسری **روح اقدس** جو پیچہے تہی اوسمین لون
سرخ مثل یاقوت کے لمعان تہا **پہلی روح** کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہ الفاظ زبان
مبارک سے فرماکر اپنے سیدہے زانو پر بٹہالیا **وَالتَعظُغامُ المُسعُطِق** اور **دوسری روح**
کو یہہ الفاظ فرماکر اپنی اولٹے زانو پر بٹہالیا **عمخدم ویلحدب امصی** اور حضرت امام
حسن اور امام حسین رحمۃ اللہ علیہم کیجانب خطاب کرکے فرمایا کہ **قُرۃُ العینین**
جسوقت ہم سب نے محضر نامہ تمہاری شہادت پر خوشنودی مہرین لگادی تہین عالم خیال پریشانی
امت مین جبرئیل امین نے خوش خبری سنائی تہی کہ ان دونون شہیدون کی اولاد مین دو
ارواح ساتہہ شان جمال اور جلال کے پیدا کیجاوینگی جنکے باعث تاقیام عالم مستحکمی اسلام کی ہوگی
اور وہ دونون ارواح مقدسہ یہی ہین جو روح کہ سیدہی زانو پر بیٹہی ہے صاحب مقام فنا فی الرسول
کی ہے کہ مرتبہ غوث کہلایا جاتا ہے بنوت شان رحم کی ہے نام اسکا عالم ناسوت مین
غوث پاک قطب عالم ہوگا اس روح کو میرے جسم سے مناسبت ہے اس سے ارشاد

عظیم ظہور مین آویگا اور یہہ روح جو اولٹی زانو پر بیٹھی ہے ظہور اسکا بعد غوث پاک قطب عالم کے ہوگا نام اسکا **مخدوم علی احمد صابر** ہوگا اسکو مرتبہ لاہیتکا اتم حاصل ہوگا کہ ولایت نشان قہر کی ہے اس سے تخریب منکران اور حاسدان دین کی ہوگی یہ فرماکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تخت کے نیچے تشریف لائے اور مجکو حالت نوم سے افاقہ ہوا **ابیات مؤلف**

حضرت جعفرؓ امام صدق قال	یون روایت کرتے ہین حال امثال
ایک شب مین مست فکر کردگار	صورت تصویر تہا حیرت بکار
بیتحاشا اوس شب اسرار مین	اوس شب صورت نمائی یار مین
نسبت شیخ اجل سے مست ہو	مین گیا ناسوت سے جبروت کو
مین گیا دربار خاص شاہ مین	جلوہ گاہ حضرت **اللہ** مین
اوس تجلی نے دکہائی ایک پہبن	رنگ و بوی ذات کا پہولا چمن
اوس چمن کی یہہ خیابانین بہار	لوٹتی پہرتی ہے مثل بادہ خوار
شاخ گلکی گل پرستی دیکہہ دیکہہ	نرگس شہلا کی مستی دیکہہ دیکہہ
دیکہہ دیکہہ اوس باغ کی شاخین ہری	دیدۂ بینا مین بینائی پڑی
یہ سمجہہ آئی کہ یہ گلشن نہین	یہہ گل و غنچہ نہین سوسن نہین
یہ گلستان طلسمات **الہ**	**احمد** بے میم کی ہے بارگاہ
اس چمن کا سنبل و گل ہے وہی	اس چمن کا ساقی و مل ہے وہی
اس چمن کی ہے وہی باد صبا	اس چمن کا ہی وہی غنچہ کہلا
اس چمن کا لالہ و ریحان وہی	اس چمن کا نرگس حیران وہی
اس چمن کا یاسمین و یاسمین	اس چمن کا نسترین و نسترن
سب اوسیکی بو سے ہین بودار تن	سب اوسیکے سیم سے سیمین بدن
سرو بالا اوسکی چہب دکہلائی ہے	قمری اوسکا وصف ہردم گائی ہے

[illegible] [illegible]

سوسن اوسکے نطق سے گویا ہوئی | اوسکا نیلی گون لباس آرا ہوئی
کون سوسن آپ ہی سوسن ہے وہ | اپنی خم سے نیلگون دامن ہے وہ
اس چمن مین جو بنفشہ زار ہے | اوسکی بوئی زلف سے بودار ہے
ہے اوسیکے رنگ سے رنگین بہار | ہے اوسیکی بو سے یہہ عالم تتار
آپ ہی وہ گل زمین باغ ہے | آپ ہی وہ غنچہ چین باغ ہے
آپ ہی وہ سبزہ گلزار ہے | آپ ہی وہ لالہ کہسار ہے
آپ کو اوسنے کیا صاحب سریر | دوسرے کو کردیا نامی وزیر
آپ کو معراج بخشا عرش کا | آپ کو جلوہ دکہایا فرش کا
آپ کو بخشا نبوت کا نظام | آپ کو بخشا ولایت کا سلام
کوئی ابدال اور کوئی اوتاد ہے | وہ بہی اوسکی یہہ بہی اوسکی داد ہے
داد سے وہان ایکجہان دلشاد ہے | یاد سے اوسکے ہر ایک آباد ہے
شان احیائی کوئی دکہلای ہے | قُم باذنِ اللہ کوئی فرمائی ہے
لیس فی دلقی کسیکا قال ہے | شور سبحانی کسیکا حال ہے
کوئی وہان منصور حق گفتار ہے | آپ ہی خود شکل چوب دار ہے
صورت و معنی کسیکا نور ہے | معنی و صورت کسیکا طور ہے
شیخ کے کعبہ مین تہا یہ سب حضور | برہمن کے دیر مین یہہ سب ظہور
کوئی تہا دلشاد اوسکے ذکر مین | کوئی تہا سرمست اوسکی فکر مین
ذکر اوسدم سر بسر دریا خروش | فکر اوسدم خم بخم معنی بجوش
حسن اوسکا جلوہ رخسار ہے | عشق اوسکا آتشِ گلزار ہے
عاشق و معشوق اوسکا نام ہے | بی نیازی ناز اوسکا جام ہے
آپ حاکم آپ وہ محکوم ہے | آپ ناظم آپ وہ منظوم ہے

آپ قاصد آپ ہی مقصود ہے — آپ شاہد آپ ہی مشہود ہے
آپ کو اوسنی کیا قطب زمان — آپ کو اوسنی کیا غوثِ جہان
آپ کو رتبہ امامت کا دیا — آپ کو رتبہ اجابت کا دیا
ایک کو بخشا خطاب صابری — ایک کو فرمایا غوثِ اعظمی
آپ کو اوسنی کیا صاحب جلال — آپ اپنے کو کیا صاحب جمال
صورت و معنی بہم آرا ہوے — رنگ و بوی گل بہم پیرا ہوے
صورت و معنی اوسیکا نور ہے — آپ ہی وہ نور آپ ہی طور ہے
آپ مرشد آپ مسترشد ہے وہ — شاہ بیحد آپ شاہ حد ہے وہ
یاد سے اوسکے ہو غافل حسن — گر تجھے منظور ہے شاہ زمن
یاد اوسکی ہر نمط بہبود ہے — یاد اوسکی ہر نمط مقصود ہے
ایک نے صحرا مین جا کہکر کرلی — پالیا بیساختہ ربُّ الجلیل
روز و شب کیا صبح ہی کیا شام ہے — فضل عالیشان اوسکا عام ہے

حضرت امام جعفر صادق صاحب کشف العالمین رحمۃ اللہ علیہ نے نسبت اُن دو کلمات مرقومہ بالا کے تحریر فرمایا ہے کہ یہہ زبان ملکوت ہے عارف کو جب مقام جبروت حاصل ہو جاتا ہے تو خود بخود عالم مثال مین یہہ گفتگو شروع ہو جاتی ہی اور یہ زبان ملکوت عالم ناسوت مین کسی طالب کو تعلیم نہین ہوتی ہے خود عالم جبروت مین ملکا جواب سوال کا ہو جاتا ہے اور مطلب اون باتونکا بیداری مین بطور اثر کے خاطر پر رہتا ہی اور بعض اوقات کچھہ الفاظ بھی یاد رہ جاتے ہین **فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری** خدمت مین سامعان احوال اور رفاریان کتاب صدق مقال کے گذارش کرتا ہے کہ **عالم مثال** اصطلاح حضرات پیران عظام مین اوس مرتبہ کا نام ہے کہ جو مرتبہ عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حامل صفات پر بعہ مرتبہ **قد صدقت الرویا** کے صادر ہوتا ہے اور اب ہی عالم جبروت مین جب ان دونون حضرات

ممدوح موصوف کی ارواح مقدسہ تشریف فرما ہوتی ہین اوسوقت تمام ارواح قدسیہ اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم کی یہی یہی الفاظ زبان سے کہتی ہوئی تعظیم کو اوٹھہ کہڑی ہوتی ہین جسکا جی چاہے اور دوست کو طلب ہو یا اسمین سیطرح کا شک تصور کرین بموجب طریقہ تعلیم کے مشغول ہوکر مشرف اور مستفیض ہوجائین اور جس شب حضرت امام جعفر صادق صاحب کشف العالمین رحمۃ اللہ علیہ کو یہہ معائنہ اور مشاہدہ رویت نبوی ق سیکی ہوا تہا جتنی حضرات اولیا رحمۃ اللہ علیہم کہ اوس زمانہ مین بقید حیات تشریف فرماتہے۔ سب حضرات کو اسیطرح رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حاصل ہوئی تہی کہ ایک سر مو کم و بیش نہین ہے تیسرے روز حضرت امام جعفر صادق صاحب کشف العالمین رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ حضرت وحدت یعنی حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین وصل ہوا یعنے اس عالم سے رحلت فرمائی جتنے حضرات بابرکات اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم شریک محفل تہے اور جو جو حضرات نواح قریب و بعید سے آستانہ بوسی کو حاضر ہوئے ہر ایک صاحب شرفیافتہ رویت ایک دوسرے سے یہی احوال متفق اللفظ والمعنی بیان فرماتے تہے چنانچہ تمامی حضرات والاصفات نے اس معاملہ کا نام مثال عجیبہ وحدت قرار دیا ہے۔ اور حضرت امام موسی کاظم صاحب گرفتن اسرافیل رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب شق البدر تصنیف اپنی مین اور حضرت عبد اللہ محض نے مکتوب نطاب شہود الاسرار غیبی تصنیف اپنی مین اور حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی صاحب محیط العناصر رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب غربت الحسرت تصنیف اپنی مین اور حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب صفات وحدت تصنیف اپنی مین۔ اور حضرت داؤد طائی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب فقر المامور تصنیف اپنی مین۔ اور حضرت خواجہ بایزید بسطامی طیفور شامی سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب مدینۃ الاخرت تصنیف اپنی مین۔ اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان ابن ثابت سراج الامت رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب بدیع شائق تصنیف اپنی مین اور حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب مثال الکبیر تصنیف اپنی مین اور حضرت خواجہ فضیل بن عیاض صاحب موسی صفات رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب حقیقت المعانی

تصنیف اپنی ہین - اور حضرت **عبداللہ** علمبردار صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب لی العجیب تصنیف اپنی ہین اور حضرت خواجہ **امین الدین** عبدالازل صاحب شامی رحمتہ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب قران المغرص تصنیف اپنی ہین - اور حضرت خواجہ **عین الدین** صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب حیم الوجوب تصنیف اپنی ہین اور حضرت سید **موسےٰ جون** صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب کلیم المرغوب تصنیف اپنی ہین یہی مضمون معائنہ اور مشاہدۂ رویت مثال غیبیہ وحدت کا متفق اللفظ والمعنی تحریر فرمایا ہے - چونکہ یہ جملہ مکتوبات معتبرہ کیفیات باطنی مفاوضات معنونہ حضرات اساتذہ سے جو حضرت پیر و مرشد برحق نے اس کفشبردار اپنے کو مرحمت فرمائی ہین یہہ احوال نقل کیا گیا ہی - اور **مخفی نرہے** کہ مکتوب نطاب اصطلاح صوفیہ مین کتاب باطنی حضرات کاملین کو کہتے ہین جسمین شب و روز کے احوال اور کیفیات اور تعلیم و ہدایت اور طریقہ ارشاد ظاہر و باطن و دیگر خوارق و اسرار باطن منکشفہ و اصدار احکام سروری صلعم تحریر کیے جاتے ہین اور اس قاعدہ مقررہ اور ضابطہ منظبنہ کے آجتک عارفان صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت پابند ہین اور ہر شیخ خانا ان حمان صفات اور نیز عارف مرفوع کے مکاتیب قلمبند ہین پس کوئی صاحب دہوکہ نہ کہائین مکتوب نطاب کو خط یا مجموعہ خط نہ تصور فرمائین مکتوب نطاب مشرح کتاب مندرجہ کیفیات ظاہر و باطن سے مراد ہے -

احوال پیش خبری ہر دو حضرات اعنی مخدوم دوجہان اور حضرت غوث پاک قطب عالم رحمتہ اللہ علیہم کا بموجب ارشاد حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ہفت خلفای راشدین سلسلہ تعلیم باطنی حضرت سرور کائنات احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین سے کہ ان ہی حضرات والا صفات سے تعلیم طریقت مین سلسلے جاری ہین - حضرت **ابابکر صدیق** رضی اللہ تعالی عنہ نے مکتوب نطاب شہاب المعرفت تصنیف اپنی مین اور حضرت **عمر** فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے مکتوب نطاب مجاہدۃ الوحدت تصنیف اپنی مین اور حضرت **عثمان** ابن عفان جامع القران رضی اللہ تعالی عنہ نے مکتوب نطاب کلیات الحیات تصنیف اپنی مین - اور **حضرت**

علی مرتضی مشکلکشا کرم اللہ وجہہ نے مکتوب نطاب قوی القربت تصنیف اپنی مین اور حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مکتوب نطاب طبال المعظم تصنیف اپنی مین۔ اور حضرت عبد العزیز بن حارث
مکی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مکتوب نطاب قوی القربت اور کتاب ظاہری اجمال الکرامت تصانیف اپنی مین۔
ایک روایت پیش خبری حضرت غوث پاک قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ
اور جناب مخدوم علی احمد صابر صاحب قدس سرہ العزیز کی متفق اللفظ والمعنی
تحریر فرمائی ہے اور حضرت بلال ابدال رضی اللہ تعالی عنہ کہ صاحب مکتوب نہین ہین
اس باعث سے بحوالہ حضرات صاحب مکاتیب تحریر کیا جاتا ہے کہ شب جمعہ تاریخ تیرہوین
ماہ ربیع الاولی سنہ ہجری کو حضرت رسالت پناہ احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نماز عشا سے فارغ ہوکر ہمکو اپنی ہمراہ لیکر جانب مسقط روانہ ہوئے قریب پانچہزار قدم کے
جاکر ایک درخت کیکر کا تہا اوسکے نیچے قیام کیا اور وہان تین درخت خرمہ کے باہمدگر اسقدر فصل سے
تہے کہ شرق سے غرب کو ستر قدم اور غرب سے شمال کو سینتیس قدم اور شمال سے شرق کو پندرہ قدم تہوڑی عرصہ تک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بتفریح خاطر فیض مآثر کے اوسی جائے محدود مین پہرتے رہے
حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ تعلیم طریقت کی
بعد آپکے کسطرح پر مسلوک رہیگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدای تعالی نے مجھسے وعدہ
کرلیا ہے کہ تیری امت بہ برکت وجود اولیا تیرے سلسلہ تعلیم طریقت کے ہرگز پریشان نہوگی۔ اور تہوڑی
دیر تامل فرماکر ارشاد کیا کہ جو تعلیم تمکو فرمائی گئی ہے اوس سے جداگانہ دو طرح پر تعلیم طریقت کی
تا بقیام عالم جاری رہیگی اور ہر ایک مجدد اپنی اپنی زمانہ کا بموجب حکم الہام باطن کے تجدید یہ
ایک دوسری تعلیم کی کیا کریگا کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ کا مرتبہ اوسکو حاصل ہوگا۔
گاہے طالب کو اسفل طبیعت سے مرتبہ حضرت ذات احدیت صرفہ تک سیر عروجی اور گاہی طالب کو
مرتبہ حضرت ذات احدیت صرفہ سے اسفل طبیعت تک سیر نزولی کی تعلیم ہوگی جبطالب کو مرتبہ حضرت ذات
احدیت صرف سے اسفل طبیعت تک تعلیم کیجاوی بار اول مرتبہ ذات بار دوم مرتبہ حیات

بار سوم مرتبہ علم - بار چہارم مرتبہ ارادہ بار پنجم مرتبہ قدرت بار ششم مرتبہ فعل بار ہفتم مرتبہ اثر فعل کا سمجھایا جائیگا اور جس طالب کو مرتبہ اسفل طبیعت سے حضرت ذات احدیت صرفہ تک ہدایت کیجاویگی بار اول مرتبہ اثر فعل بار دوم مرتبہ فعل بار سوم مرتبہ قدرت بار چہارم مرتبہ ارادہ بار پنجم مرتبہ علم بار ششم مرتبہ حیات بار ہفتم مرتبہ ذات کا دکہلایا جاویگا اور حصول قرب بعضون کو بوہب اور بعضون کو بکسب ہوا کریگا کسیکو ابتدا مین عدم مجازی کی رویت ہو جایا کریگی اور رد بعد قادر ہوجانیکے کعبہ حقیقی کا طواف کریگا - روح اوسکی کبہی عرش سے فرش پر اور کبہی فرش سے عرش پر سیاح ہوگی اور نزول کیفیت مین القا ہوا کریگا اور عروج کیفیت مین مرتبہ الہام کا حاصل ہوگا اور کسیکو ابتدا مین عدم حقیقی کی رویت ہوا کریگی اور رد بعد قادر ہو جانیکے نماز پنجگانہ بجسم کعبہ مجازی مین ادا کریگا مولف کتاب فقیر شاہ محمد حسن صابری گذارش کرتا ہے کہ زیادہ تشریح ایسے صاحب کیفیتون حال کی سوائے تعلیم حضرات عارف مرفوع الاجازت کے اورکو ممنوع ہے اس باعث سے مخفی رکہی گئے

نظم مؤلفہ

گرچہ احمد آشکارا ہی حسن — لیک احمد کا سمجھنا ہے کٹھن
ہان وہ سمجھے گا کہ جسنی ہفتگاہ — طے کیے ہوئین بعون لا اله
گاہ اول آخرین دار ظہور — گاہ دویم ہے ملایک کا حضور
گاہ سویم نام زد فعلی سرائے — گاہ چہارم فاعلیت رونما
گاہ پنجم مجمع الانوار نام — گاہ ششم نور بیرنگی تمام
گاہ ہفتم دور تر از کیف و کم — دربیان آید نہ آید در رقم
ہے وہ منزل گاہ حیرت کی سرا — فکر پہنچتی ہی وہان آیات لا
عقل عاقل کب وہانپر جای ہے — دہیان سے بہی اوسکی حیرت آہی ہے
عالم ہو کی وہ منزل گاہ ہے — وہان حسن اطلاق بہی گمراہ ہے
قید اطلاق اضافت خواہ ہے — دور تر اس قید سے وہ ماہ ہے

کوئی وصف اوس سے نہین کہتا ہی کام ❊ ہی وہ سب اوصاف سے یکسو خرام
ہان اضافت گاہ خلقی مین حسنؔ ❊ اوسکے اوصافون کا پہولا ہی چمن
یہہ نگارین خانۂ تصویر خلق ❊ یہہ طلسم آراستہ تعمیر خلق
حضرت آدم ہے اصل شش جہات ❊ حضرت آدم ہی شاہِ کائنات
اصل آدم بارگاہ نور ہے ❊ جلوۂ ثانی بماہ طور ہے
سیر گاہِ احمدِ بے میم ہے ❊ جلوہ گاہ یا وتاؤ جیم ہے
پیر کامل کو سمجہہ جب جاؤ گے ❊ پیر کامل آپ تم ہو جاؤ گے
جب تجلی آئینہ دکہلائی گی ❊ تب سمجہہ تمسکو خدا کی آئی گی
اس تجلی مین جلا دو آپ کو ❊ اس تجلی مین مٹا دو آپ کو
اس مٹانیسے خدا کو پاؤ گے ❊ بے تشبیہہ مصطفے کو پاؤ گے
یعنی اپنی اصل کو آئینہ سان ❊ رو نمائی خلق پاؤ گے میان
پیر کامل کی تجلی سے حسنؔ ❊ مثل نور ہوگا تمہارا تن بدن

اور پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجکو خوب تحقیق ہے کہ جب خالق ارواح نے علم ازل مین روحونکو چار صف مین قایم کرکے **اول** صف مین انبیا علیہم السلام اور **دوم** صف مین اولیا آور **سوم** صف مین تابعین اور تبع تابعین اور **چہارم** صف مین عوام الناس کی روحونکو کہڑا کیا تہا اور حکم **فَاسْجُدُوْا** کا دیا تہا تو **روح غوث پاک** قطب عالم نے صف اولیا سے بڑہ کر میرے کف پا پر سجدہ کیا تہا کہ جبرئیل امین نے اوسکو پہر و نپر اوٹہا کر اوسیکی جگہہ صفِ اولیا مین پہونچا دیا وہانپر اوسنی یعنی روح غوث پاک قطب عالم نے میرے کف پا کے تصور پر سجدہ کیا اسیطرح تینون مرتبہ یہی معاملہ ہوا مگر یہہ راز سوائے عارف کے اونکی سمجہہ مین نہ آویگا - **اور روح مخدوم علی احمد صابر** نے صف اولیا سے بڑہ کر **حضرت اسماعیل** کے پاس سجدہ کرنا چاہا تہا کہ جبرئیل امین نے اوسکو بہی پہر و نپر اوٹہا کر اوسکی جگہہ پر صف اولیا مین پہونچا دیا

اور دوسری مرتبہ پہر صف اولیا مین سے بڑہ کر پاس حضرت یوسف علیہ السلام پیغمبر کے سجدہ کرنا چاہا تہا
کہ جبرئیل امین نے پرون سے اوٹہا کر اوسکی جگہہ پر پہونچا دیا اسیطرح تین مرتبہ یہی امر ہوا غوث پاک
قطب عالم کو پہر مصطفوی قریب پیشانی کے کہ محل لطیفہ مصطفوی مقام نبوت یعنی مرتبہ فنا فی
الرسول کا ہی عطا ہوئی کہ وہ لطیفہ اول غوث پاک قطب عالم کو روشن ہوگا اور مخدوم علی احمد
صابر کو پہر ولایت کے پس پشت نیچے سیدہی شانہ کے جگر کے اوپر کہ محل لطیفہ روح مقام ولایت مرتبہ
فنا فی اللہ کا ہی مرحمت ہوئی کہ وہ لطیفہ اول مخدوم علی احمد صابر کو منور ہوگا۔
حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے التماس کیا کہ یا رسول اللہ صلعم ان دونون ارواح
مقدسہ کا ظہور کس زمانہ مین ہوگا اور اونکی کیا کیفیت ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ یہ دونون اولاد علی مرتضیٰ مین حسنی حسینی ہونگی اور ان جیسا کوئی مجدد نہوگا۔ اور
علی مرتضیٰ سے ورد حرز شریف سیف اللہ کا اجازت باجازت بترکیب عنقریب زدنی
ساتہہ صفات جلالی اور جمالی کے پہونچیگا اور تا بقیام عالم انکی اہل خاندان کے ورد مین رہیگا اور ظہور
غوث پاک قطب عالم کا زمانہ ۱۷۱ سنہ ہجری مین ہوگا اور شان رحم اور قہر کی برابر ہوگی
اور ظہور مخدوم علی احمد صابر کا اولاد مین غوث پاک قطب عالم کے زمانہ
۵۹۲ سنہ ہجری مین ہوگا اور شان قہر زیادہ رحم سے ہوگی۔ اور یہہ دونون جسکو چاہینگے اول
ہی مرتبہ مین حضرت واحدیت سے آشنا کرکے بار دوم حضرت وحدت سے مستفیض کرا کر بار سوم
حضرت احدیت صرفہ مین محبوبیت نامہ حاصل کرا دینگے۔ اور انہی تینون مقامات مین طالب کو سیر
الی اللہ اور فی اللہ اور من اللہ اور مع اللہ کا سیاح کرکے ہر چہار قلب یعنی نیلوفرت
اور صنوبر اور ابوت اور مدور کو منور کرا دینگے اور ہر ایک شیخ وقت [illegible]
پابند اس امر کا ہوگا کہ جبتک طالب کی گردن پر قدم غوث پاک قطب عالم [illegible]
مخدوم علی احمد صابر کی [illegible] ہر دوم [illegible]
کہ لیگا کسی طالب صاحب مجاز [illegible]

امامت کا عطا نہین کیا کریگا اور طالب خلافت نامہ امامت کا پائی ہوئی کو جب بمقام فنافی الرسول کے تمام کمال کو پہونچیگا خود ہی قدم غوث پاک قطب عالم کا گردن پر اور مُہر مخدوم علی احمد صابر کی خلافت نامہ امامت پر عالم جبروت مین معائنہ اور مشاہدہ کریگا۔ اور شیخ وقت ہر زمانہ کا بدون معائنہ اور مشاہدہ ان دونون امر کے دیگر چند قسم کی خلافتون مین سے طالب کو اپنی سلسلہ مین صاحب مجاز کرنیکا مختار ہوگا۔

ابیات من تصنیف مؤلف کتاب ہذا

احمد مختار کا جاہ و جلال — ہے یہہ ملک کون کا سبب قیل و قال
حق تعالی یہہ بشکل احمدی — کون مین لایا ظہور سرمدی
اوس تجلی شہودیکا نظام — احمد بے میم پر رکہا تمام
یعنے اپنے حُسن کے جلوی ہزار — دیکہکر وہ ہوگیا خود بیقرار
نام اوسکا احمد اعلی کیا — آپ کو اوس حُسن پر والا کیا
اوس نظارت گاہ عالیجاہ مین — فرق کیا ہے احمد و اللہ مین
وہ وجوبی مرتبہ ہے ای عزیز — وہ تمیز غیر سے ہے بے تمیز
منزل امکان کہ ہے امکان سرا — واجب و ممکن ہے اسجا رونما
وہ تعین اولی علمیہ — یہہ تعین آخری حلمیہ
جلوہ اول کہ ہے نور آلہ — بوجہتے اوسکو ہین احمد بارگاہ
بارگاہ اوس سید مختار کی — بارگاہ ہے حضرت جبار کی
تو حسن سر رکہہ نبی کے دین پہ — تو حسن قایم ہو اس آئین پہ
توہی مرفوع الاجازت کا فقیر — فقر تیرا ہے صراط دلپذیر
احمد مرسل کی برزخ ہے علی — ہوگئے بس ساری ولیون ولی
الغرض مسہ ولایت کا حصول — شیخ کی برزخ سے ہوتا ہی وصول
جو فنافی الشیخ سے آگاہ ہو — وہ حسن باللہ فنافی اللہ ہو

جب اِلَی اللّٰہ سے فراغت ہو فتا | سیر فِی اللّٰہ کیون نہو پہر رونما
سیر یہہ دونون عروجی دستگاہ | خم بخم مستی فروش لَا اِلٰہ
منزل ناسوت سے لیجائے ہین | عالم لاہوت کو پہونچائی ہین
کیف انکا جذبۂ دلخواہ ہے | ذوق انکا نفی عالیجاہ ہے
کوئی اس مستی مین آثاری سرائے | خوش سمجہہ لیتا ہے دائم اپنی جائے
کوئی بڑہ کر منزل روحی چمن | دلنشین دلخواہ سمجہا ہی حسنؓ (رضی اللہ عنہ)
واحدیت کوئی اور وحدت کوئی | وادی یَا ھُوْ و اَحدیّت کوئی
یہ عروج یگانہ دل پسند | بالیقین یہہ ہین ولایت کی کمند
یہ سبہی سرمایہ اجمال ہے | جذبہ توحید کا یہہ حال ہے
اس سے ہے حاصل دولت خاص فنا | طالبون کے ہاتہہ آتی ہی فتا
جب مَعَ اللّٰہ اور مِنَ اللّٰہ ہو وصول | تب بقا کے پہول ہوتی ہین حصول
یہہ تعلقدار ہین تفصیل کے | یہہ نظارت بخش ہین تکمیل کے
ہین یہہ گلزار نبوت کی بہار | رنگ و بو انکا ہی محبوبی بکار
جب تلک ان دو سے سیر آگہ نہین | سالک بے راہ ہے بر راہ نہین
راہ رو وہ ہی کہ ہو اس راہ پر | اس رہ احمدؐ پہ ہو اوسکی نظر (صلی اللہ علیہ وسلم)
یہ طریق احمدیؐ ہے ای حسنؓ (صلی اللہ علیہ وسلم) | رنگ احمدؐ کا ہی یہہ پہولا چمن (صلی اللہ علیہ وسلم)
اس چمن کے پہول پہولے امتیاز | ہان تمیز آراستہ ہین حسب راز
یہہ رہ احمدؐ ہے اس رہ کو نچہوڑ (صلی اللہ علیہ وسلم) | دیکہہ ہرگز دیکہہ یہہ رشتہ نہ توڑ
ہی یہ امکانی و ایجابی مثال | پر سمجہنا ہے اسی سرمست حال
رنگ امکانی نہو تا گر حسنؓ (رضی اللہ عنہ) | کب بہلا ایجاب کا کہلتا چمن
یہہ چمن زار شہادت سر بسر | غیب ایجابی کی دیتا ہے خبر

شام ہے ساقی کی زلف مشکبا	صبح ہے رخسار رنگین کی بہار
ہم جمال اللہ کا پیتے ہین جام	ہر گہڑی ہر روز و شب ہر صبح و شام
ہم فقیرون کو اسی کا شوق ہے	ہم فقیرون کو اسیکا ذوق ہے
ہم فقیرونکا ہی یہہ خُم و سبو	ہم فقیرونکا ہی یہہ ساقی ھُوَ

احوال صاحب مجاز ہونی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا

اور بعد اتمام اس سب تعلیم ہدایت اور ارشاد باطنی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے حضرت **علی مرتضی** کرم اللہ وجہہ کو اپنی سامنی بٹہلا کر بیعت امامت اور ارشاد سے اپنی ہاتہہ پر مشرف فرمایا اور کلاہ مبارک اپنی اوڑہائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتہہ سے باندہا اور خرقہ پہنایا اور مثال بمضمون مراتب باطنی حضرت مشکلکشا **علی مرتضی** کرم اللہ وجہہ کو مرحمت فرمایا اور خطاب باطنی حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا سب کو سنا دیا اور تنہا لیجا کر بعد اتمام کیفیت باطنی کے اجازت تلاوت دعا حرز یمانی شریف کی کہ ملقب **بسیف اللہ وسلطان الاوراد** ہے بتعلیم ترکیب ثنی معنوی قیومی روحی شان جلال اور جمال کی عنایت فرمائی اور ارشاد کیا کہ **ایکہزار** فائدی اس حرز کے مجکو جبرئیل امین سے معلوم ہوئی ہین اور باقی فائدی کو معلوم ہو جاوینگے۔ اور قبل اس اجازت کے **حضرت علی مرتضی** کرم اللہ وجہہ اس حرز موصوف کو بہ ترکیب نظری تلاوت فرمایا کرتے تہے اور سرور اس دعائی ماثورہ کا نام نامی حرز مرتضوی شریف قرار دیا گیا ہی۔ من بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے **حضرت ابابکر صدیق** رضی اللہ عنہ کو واسطے تعلیم باطن کے اوسی طرح سامنی اپنی بٹہلا کر بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف فرما کر کلاہ مبارک اپنی اوڑہائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتہہ سے باندہا اور خرقہ پہنایا اور مثال بمضمون مراتب باطنی حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے عطا فرمایا اور خطاب باطنی حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا سبکو سنا دیا اور تنہا لیجا کر بعد اتمام تعلیم کیفیت باطن کے اجازت اسم ذات کی عنایت فرمائی اور رحیداوراد بہی مرحمت کیے **بعد ازان** آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے **حضرت عمر فاروق** رضی اللہ تعالی عنہ کو واسطے تعلیم باطن کے اوسیطرح اپنی سامنی بٹہلا کر

بیان حصول خلافت باطنی حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ

واضح ہو کہ یہ حالات حصول خلافت باطنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہین اور جس ترتیب سے ان کی باطنی خلافتوں کی تکمیل ہوئی تہی اوسیطرح اس فقیر مولف کتاب نے نقل کیا ہے تقدیم و تاخیر اسماء حضرات صحابہ کرام دیکہکر شبہہ نہ لائین اور نہ فقیر کو متہم بنائین فقیر مولف ... قائل ہے

بیان حصول خلافت باطنی حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ

کیفیت حصول خلافت باطنی حضرت عمر فاروق

بیعت امامت اور ارشاد سے اپنی ہاتھہ پر مشرف فرماکر کلاہ مبارک اپنی اوڑہائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتھہ سے باندہا
اور خرقہ پہنایا اور مثال مضمون مراتب باطنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کے عنایت فرمایا اور خطاب باطنی حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کا سب کو سنادیا اور تنہا لیجا کر بعد اتمام کیفیت باطنکے اجازت تلاوت درود شریف وہبی کی مرحمت فرمائی
اور ارشاد کیا کہ تم اور تمہارے اہل طریقت ہم سے بہ برکت اس درود **وھبی** کے عالم رویا اور مثالمین ہمکلام ہوا کرینگے
بعدہٗ حضرت سید عالم صلعم نے **حضرت عثمان** جامع القران رضی اللہ عنہ کو واسطے تعلیم باطنکے اوسیطرح اپنی سامنے
بٹہلا کر بیعت امامت اور ارشاد سے اپنی ہاتھہ پر مشرف فرماکر کلاہ اپنی اوڑہائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتھہ سے باندہا اور خرقہ
پہنایا اور مثال مضمون مراتب باطنی حضرت عثمان جامع القران رضی اللہ تعالے عنہ کے عطا فرمایا اور خطاب باطنی
حضرت عثمان جامع القران رضی اللہ تعالے عنہ کا سبکو سنادیا اور تنہا لیجا کر بعد اتمام تعلیم کیفیت باطنکے اجازت
کلام اللہ شریف کی عنایت فرمائی اور ارشاد کیا کہ تمہاری سلسلۂ تعلیم طریقت مین صاحب باطن کو ترقی
کیفیت باطن کی **قران مجید** کی تلاوت سے ہوا کریگی **اور جو حافظ** بحصول تمہاری شجرہ
اجازت کے تلاوت کیا کریگا وہ خدا سے ہمکلام ہوگا **اور جو ناظرہ خوان** بحصول اس شجرہ
اجازت کے قرأت کیا کریگا اوس سے خدا ہمکلام ہوگا **اور صاحب عمل** زکات اور نصاب کا بہی آیات
قران شریف سے بغیر اجازت اس شجرہ تمہارے نام کے حصول کمال و تمام اثر دعوت عمل اور حفاظت رجعت سے
محروم ہوگا **من بعد** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے **حضرت انس بن مالک**
رضی اللہ تعالی عنہ کو واسطے تعلیم باطن کے اوسیطرح اپنی سامنے بٹہا کر بیعت ارشاد سے
اپنی ہاتھہ پر مشرف فرماکر سب حاضرین کے جلسہ مین صاحب مجاز فرمایا اور مثال مضمون مراتب باطنی
اونکی کے مرحمت فرمایا اور خطاب باطنی اونکا سب کو سنادیا اور تنہا لیجا کر بعد اتمام تعلیم کیفیت باطن کے
گیارہ نام آپنی تعلیم فرمائے اور اجازت اونکی مرحمت کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے نے گیارہ بار
تلاوت کرنیسے ذکر سلطان جاری ہوگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے
سلسلۂ تعلیم طریقت مین صاحب باطن کو گیارہ روز کے اعتکاف مین القا اور الہام اور ذکر سلطان بموجب
اپنی استعداد کے جاری ہوا کریگا اور عامل اس اسما کو مکاشفات ارضی اور سماوی حاصل ہوجائینگے

ذکر عطاے خلافت باطنی حضرت عبدالعزیز مکی رضی اللہ عنہ

بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **حضرت عبدالعزیز مکی** جن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بنا بر تعلیم
باطن کے اوسیطرح اپنے سامنے بٹھاکر بیعت ارشاد سے مستفیض فرماکر سب حاضرین کے جلسہ مین صاحب
مجاز فرمایا اور مثال بمضمون مراتب باطنی اونکے عنایت فرمایا اور خطاب باطنی اونکا سب کو سنادیا اور
تنہا الیجاکر بعد اتمام تعلیم کیفیت باطن کے اجازت دعاء سریانی کی عطا فرمائی اور ارشاد کیا کہ تمہاری اہل
طریقت کو کفایت مہمات ظاہری و باطنی اس دعاے ماثورہ کی تلاوت کی برکت سے حاصل ہوا کریگی اور
ترکیب صفات جلال او جمال کی اس دعا مین تعلیم فرمادی **الغرض** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہہ سب ہدایات تعلیم ہدایت اور ارشاد باطن کے طے فرما چکے تو جن خرمونپر کہ فاتحہ فرمائی تہی تقسیم فرماکے
ہوے واپس تشریف لائے اور حضرت ام المومنین بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دولتسرا مین تشریف لیگئے
اور یاران سب حضرات نے اپنی اپنی مسکن پر قیام فرمایا **فقیر مؤلف کتاب شاہ محمد حسن صاحب صابری**
کو حضرت پیر و مرشد نے منجملہ تبرکات مفاوضات معنونہ حضرات پیران عظام جملہ سلاسل اجازت یافتہ
یہہ چہیون **خلافت نامجات** [illegible] و مجلسات اور اجازت اوراد موصوفہ بالا اور قواعد
بیعت امامت اور ارشاد مرحمت فرمائی ہین [illegible] بہ فقیر کے ضبط اوقات مین ہے اور مختصر **احوال**
گیارہ اسماء کا گذارش کرتا ہے کہ وہ ہر ایک اسم مبارک گیارہ گیارہ حروف سے مرکب ہین اسطرح
کہ تین حرف بادی اور تین حرف آبی اور دو حرف خاکی اور تین حرف آتشی اور یہہ گیارہ اسماے مبارک
مسلم بجز حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ جامع صفات اس خاندان قدسیہ کے
اور کے گوش زد نہین ہوے ہین صرف ایک اسم کو حضرت امام جعفر صادق صاحب کشف العالمین رحمۃ اللہ علیہ نے
قواعد علم جفر مین ضم فرمادیا ہے کہ وہ اسم اعظم ہی شاذ و نادر کسی حاکم علم جفر کو میسر ہوا ہے اور حکام اہل جفر اوس
اسم مبارک کو اسم اعظم تحریر کرتے ہین بغیر اوسکے علم جفر مؤثر نہین ہوتا اور یہہ **فقیر مولف کتاب**
پہر خدمت مین ارباب صدق مقال کے گذارش کرتا ہے کہ اس احوال تعلیم کیفیت باطنی حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو
اختلاف خلافت ظاہری حضرات صحابہ عظام مین کسی محل اور موقع پر بطور سند اور دلیل کے اخذ نفرماوین کیونکہ
ظاہر نام سراسر اختلاف کا اور باطن نام سراسر اتفاق کا ہی اور **حضرت سید الطائفہ**

شیخ ابو القاسم جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے بہی مکتوب نطاب سر الامانی تصنیف اپنی مین ذکر اس جلیہ عالیہ کا بحوالہ مکتوبات نطابیہ صوفہ بالاکے اسیطرح پیرا رقام فرمایا ہے جو کہ تحریر کیا گیا ان حضرت مکرم معظم کو بہی جنیدیہ سلاسل منسوبہ حضرات علو العزم و المرتبون مین حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت اپنے زمانے سے مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ شہنشاہ ولایت حمان صفات کا حاصل تہا

اسباب مولف کتاب ہذا

احمدؐ و جنیدؒ کی سنت کا خیال — فرض ہی ہر مشربی پر حسب حال

سنت احمدؐ طریق راستان — سنت جنیدؓ صراط پاستان

تو حسنؓ ہے مست توحید شہود — تو بہی آل نبی پر پڑہ درود

تیرا توحید شہودی جام ہے — تیرا تعلیم رشادت کام ہے

جانب تفصیل رو رکہتا ہی تو — جانب تکمیل رو رکہتا ہی تو

روح پاک احمدؐ مختار سے — جسم صاف سید ابرار سے

رات دن رہتا ہی تجھکو کاروبار — شغل ہے تیرا ہی لیل و نہار

کفش برداری کی خدمت ہی تجھے — بس اسی خدمت سے عظمت ہے تجھے

ہی وہی فیض کرامت آج بہی — ہے وہی طرز امامت آج بہی

نسبت حضرت سے ہم سرمست ہین — نسبت تجہے ہان نسبت پر اب ہست ہین

یہہ مقام دلنواز احمدی — سر بسر رکہتا ہی بوی سرمدی

اس چمن کی بو سے مستی آئی ہے — بو سے اسکے خود پرستی جائی ہے

صاحب اسرای کی یہہ تعلیم ہے — احمدؐ بے میم کی تفہیم ہے

نسبت احمدؐ جسمی منظور ہے — اوس امام دین کا یہہ دستور ہے

یہہ علم ارشاد شاہ دین ہے — یہہ ظہور نور ماہ دین ہے

مشرب احمدؐ ہمین بہایا ہے بس — بس ہمین یہہ طور خوش آیا ہی بس

ہم اسی جام ہدایت کے ہین مست | لوگ کہتے ہین ہمین مستِ الست
ہم ہمیشہ رشد کا کرتے ہین کام | خلق کو ارشاد کا دیتے ہین جام
رتبۂ اول مین ہم دلشاد ہین | قید این و آن سے ہم آزاد ہین
نسبت ہو بس ہمارا جام ہے | بیخودی یکسر ہمارا کام ہے
پیتے رہتے ہین شراب بیخودی | کہاتے رہتے ہین کباب بیخودی
یہ عنایت شاہ کی ہی ای **حسن** | یہہ کسی آگاہ کی ہی ای **حسن**
ہی وہی آگاہ جو سرمست ہے | **احمدِ** مقبول کا پابست ہے
مستحب و فرض و سنت کا چمن | دیکہتا رہتا ہی تو ہردم **حسن**
رشد کے بازار کو رکہہ گرم تر | اس دکان کو ہیچ کہہ مت سرد کر
شیخ کی نسبت کا یہہ آثار ہے | شغل برزخ کا یہی گلزار ہے
شیخ کیا ہی شیخ ہی شان خدا | شیخ کیا ہی شیخ ہی آن خدا
برزخ شیخ اجل اسرار ہے | مظہر شیخ اجل انوار ہے
شیخ وہ جو ساتھہ دین تفصیل کا | یعنے اس منزل کو تکمیل کا
رنگ برزخ کا جسے حاصل نہین | وہ فقیر حق طلب کامل نہین
تیری پیران طریقت کا **حسن** | تنہا ہی اور یہی رستہ ہے **حسن**

مختصر احوال فرحت اشتمال ولادت باسعادت تا بلوغت حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ابو صالح موسی جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد آپ کے مکتوب نطاب زبدۃ الحقیقت تصنیف اپنی مین تحریر فرماتی ہین کہ **غوث پاک قطب عالم** مدت ستر مہینے حمل مین رہے روز انعقاد حمل سے آٹھہ مہینے کے بعد آپکی والدہ ماجدہ کو کہ وہ بھی ایک عارفہ کاملہ تہین ایک روز قریب [illegible] مثل الماس کے چمکتا معلوم ہوا اور گاہ گاہ اوس نور مین سے شعلے

نکلتے باہر پیشانی کے نظر آتے اور بعضی وقت ناگہان بجلی سی آنکہون کے سامنے چمک جاتی تہی نو ماہ کامل یہی حال رہا اور چالیس روز قبل آپ کی ولادت سے جناب والدۂ مکرمہ کے کان مین آواز نور اللہ ہون آتا تہا جب غور کیا جاتا تو معلوم ہوتا کہ جو بچہ حمل مین ہے یہ اوسکے ذکر الٰہی کی آواز آتا ہی **شب یکشنبہ سلخ رمضان ۴۷۱ھ** ہجری مین وقت نماز تہجد کے آپکی والدہ صاحبہ کے درد زہ شروع ہوا مین اوسیوقت واسطے لانے دایہ کے جیلان سے گیلان کو روانہ ہوا اور دروازہ کوٹہہ مکان کا باہر بہتیر سے بجوف اعدا بند کرا دیا جب مین دایہ مسماۃ سمومہ بنت جفان قوم صدیقی مریدہ اپنی کو ہمراہ لایا تو دروازہ کوٹہہ مکان کا کہلا ہوا پایا اور پہر مین عجب طرحکی روشنی اور خوشبو دیکہی کہ ابر آسمان پر چہایا ہوا ہے اوس ابر مین سے ایک ایک ٹکڑہ ابر کا سا جدا ہو کر آتا تہا اور دروازہ کوٹہہ مکان مین منور ہو کر جاتا تہا اور تہوڑی عرصہ مین پہر واپس آسمان کو چلا جاتا تہا مین والدۂ غوث پاک قطب عالم سے پوچہا کہ کون تمہاری پاس دروازہ کہولکر آیا ہی اونہون نے جواب دیا کہ عقب تمہارے پہر آرہی لڑکا پیدا ہوا خود بخود دروازہ مکانکا کہل گیا اور **ابر کا سا ٹکڑا** دروازہ مین سے آتا ہی اور منور ہو کر جسم لڑکے کو ہم آغوش کر کے واپس چلا جاتا ہے خوشبو اور خنکی اور روشنی از حد اوسکے باعث ہو جاتی ہے جیسا کہ تمنے ملاحظہ کیا ہی **ابیات مولف کتاب**

اب حسن درویش سے اید و سنو — حال کچہہ کچہہ **غوث اعظم** کا سنو
یہہ خبر دیتا ہے ہندی ستّرہ — تہی حمل داری مہینے ستّرہ
اس تعین ماہ مین مادر ہزار — دیکہتی تہین نور پاک کردگار
جہجہاتا نور پیشانی پہ گاہ — گہہ شکم پر جسم نورانی پہ گاہ
گہہ چمک جاتا تہا بجلی کی طرح — گاہ دیکہہ جاتا تجلّی کی طرح
گاہ مثل خور درخشانی بکار — سامنے آنکہون کے تہا آشکار
سنتی تہین مادر بوقت جہر یون — ذکر غوث پاک نور اللہ ہون
جب تعین ماہ کامل کا ہوا — تب حمل جنبش مین حامل کا ہوا

وہ مہینا تہا مسمی ماہ صوم　　تہی شب آخر ترقی بخش قوم
غوث اعظم شاہ عالیجاہ کی　　ماہ رمضان عاشق اللہ کی
تہی ولادت سال اسعد سال نیک　　بعد ہجرت چار صد ہفتاد ایک
وقت آخر شب تہجد گاہ تہا　　اہل دل کا دل خدا آگاہ تہا
اوس شب آخر مین وہ قطب ظہور　　پیٹ سے مادر کے نکلے مثل نور
بطن مادر سے ہوی جب رونما　　مثل مہر و مثل مہتاب سما
جسگہڑی جسم سے ہوئے مولود شاہ　　آسمان سے نور برسا تا بگاہ
نور سے اونکی ہوا روشن جہان　　خاک سے تا ہفت سقف آسمان
تہی ولادت یا ظہور نور تہا　　خطۂ بغداد مثل طور تہا
نور وہ نور نبی تہا جلوہ گر　　نور وہ نور علی تہا جلوہ گر
آسمان سے شاہباز آنے لگے　　اسطرف سے اوسطرف جانے لگے
کوئی پیغام الٰہی لای تہا　　کوئی باتین شاہ کی پہونچای تہا
شب شبہ تہی تہی شب شب نور آلہ　　نور تہا اوسکا ظہور عز و جاہ
دیکہنے کو اوسکے آتے تہے بغور　　آسمان سے سب ملایک دوڑ دوڑ
اوس شب معراج مین پیدا ہوے　　دیکہہ اون کی شکل سب شیدا ہوے
آسمان کے سہ زمین کے شاہ تہے　　جلوۂ حق نور ذات اللہ تہے
قطب عالم غوث اعظم کا خطاب　　حضرت اللہ سے پایا شتاب
نقل ہے جب کی ولادت کی شمار　　لفظ عاشق کی ٹہی ہر سو پکار
عاشق اللہ تہے وہ قطب دین　　اسلئے عاشق ہے تاریخ تعین
شاہ کی ہوی ولادت پر نثار　　وادی جیلی ہے اور نسبت تبار
تہے وہ فرزند حسن بے قیل و قال　　مادر اونکی تہین حسینی با جلال

سید ابرار کی اولاد سے تہے — صاحب ہر رشد و ہر ارشاد تہے
شاہ اولاد حسنؑ ہین ای حسینؑ — شہ ولایت کے چمن ہین ای حسنؑ

اور دایہ نے حضرت غوث پاک قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ کو ناف بریدہ اور غسل کیا ہوا پایا اور
باوضو ناف بریدہ کو ڈورے سے باندہا اور کفنی حضرت عبد اللہ محض رحمتہ اللہ علیہ
کے خرقہ مین سے پہنائی جو کہ تبرکات مفاوضہ معنونہ مین تہا او سوقت صبح ہو چکی تہی پہر آمد و شد
ابر کے ٹکڑون کی موقوف ہو گئے صبحکو نام سید عبد القادرؒ قرار دیا اور اوسی روز سے
تا مدت شیر خواری ہر روز آواز یا حبیب باوقات مختلف گرد و پیش سے مسموع ہوتا تہا ہر چند خیال کیا
لیکن کوئی آواز دینے والا تحقیق نہین ہوا اسیطرح کی صداہا خوارق عجیبہ ہر روز صادر ہوتے رہتے تہے
چنانچہ آپ ۳ سال کی عمر مین شہرۂ آفاق ہو گئے **اشعار مؤلف**

حال اوس طفلی مین اونکا تہا عجیب
کوئی کہتا ہی فلک کہتا تہا یہہ
اس لقب سے نام لیتا تہا مدام
جلوہ فرما تہین کرامت صد ہزار

غیب سے سنتی تہے اکثر یا حبیب
کوئی کہتا ہی کہ جبریلؑ رہا
روز و شب ہر لحظہ ہر دم صبح و شام
خرق عادت کے گل گلزار سے تہے

کوئی کہتا تہا ملک کہتا ہے یہہ
فرش پر آکر جب کلم کبریا
الغرض طفلی مین ہر لیل و نہار
ہر کرامت کے نمایش دار تہے

آپکے والد کا آپکو بخوف عدد جیلان سے بغداد لیجانے اور مرید کرنیکا حال

حضرت سید ابو صالح موسی جنبلی دوست رحمتہ اللہ علیہ والد ماجد حضرت غوث پاک قطب عالمؒ کے مکتوب مخاطب
زبدۃ الحقیقت تصنیف اپنی مین ترقیم فرماتے ہین کہ جب حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبد القادر
جیلانی حسنی حسینیؓ کی عمر تین سال کی ہوئی آپکی کرامات او نسب کا شہرہ سنکر ایک شخص ہر ہر
نام اولاد ابو سفیان مین سے درپی ہلاکت ہم تینون کے گیلان مین ہوا اور یوسف بن قلوان
گیلانی نے آکر مجہکو خبر دی باستماع اس خبر کے جو مین اپنی مکانپر آیا تو والدہ سید عبد القادر جیلانی
نے مجہہ سے بیان کیا کہ لڑکا بار بار کہتا ہی کہ بغداد کو چلو مینی بہی خبر یوسف بن قلوان گیلانی کی بیان کی غرض
اوسی شب سب اسباب مکان مین چہوڑ کر ہم تینون وقت شب کے بغداد کو روانہ ہوے اثناء راہ مین

ایک قافلہ کو فیوض کا کہ حج سے مشرف ہوکر بغداد کو جاتے تہے ملاقی ہوا ایک بزرگ حضرت علاؤالدین
بن حضرت یعقوب کہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت علاؤالدین صاحب سے محمود بیعت
خاندان اویسیہ مین حاصل تہی اس قافلہ مین تہے حضرت علاؤالدین صاحب موصوف کو حضرت غوث پاک قطب عالم
سید عبدالقادر کے چہرہ پر تجلیات انوار کے مثل چاند چودہوین شب کے نظر پڑے کہ وہ روشنی لطیفہ
مصطفوی کی تہی بعد ایک سانس لینے کے دوسری سانس مین چمکتی تہی حضرت علاؤالدین صاحب کو
حضرت یعقوب پیرومرشد والد ماجد اپنی کا قول یاد آیا کہ احوال حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر
جیلانی حسنی حسینی سے مطلع ہوچکے تہے اوس روشنی کو پہچانکر کجاوہ شتر اعرابی پر سے مع عیال و اطفال اپنی کے
اوتر پڑے اور مجہسے ملاقی ہوکر فرمانے لگے کہ آپ کجاوہ پر سوار ہوجائین مینی بخیال اخفای احوال اپنی کے
نہایت عجز و انکسار سے عذر کیا اون حضرت نے اپنا راز باطن مجہسے بیان کیا اور باعث بے سروسامانی کا
دریافت کیا اور مجہہ سے احوال سنکر فرمایا کہ دس آدمی اس قافلہ مین ہی اوس قوم کے ہین لیکن آپ بموجب
کہنے میرے کے قبول کرین چنانچہ حضرت علاءالدین صاحب موصوف نے باآرام تمام مجکو بغداد تک
پہونچادیا اور تمام راستے غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر جیلانی کی خدمت زیادہ
ازحد کرتے تہے اور ترقی کیفیت باطن کی مذاق حاصل فرماتے تہے اور بغداد پہونچکر غوث پاک حضرت
قطب عالم سید عبدالقادر جیلانی کو بنابر **تحصیل علوم ظاہر** کے پاس حضرت مولوی
شمس الدین صاحب بن عمادالدین بن زبیر بن داؤد ہنکاری بن صفی اللہ
بن کلیم احمد بن **خواجہ عبدالواحد بن زید** رحمتہ اللہ علیہ کے مکتب کو بہیجا مولوی شمس الدین صاحب
موصوف حضرت **خواجہ ابوالحسن علی ہنکاری** صاحب سے مرید اور تعلیم باطن حاصل کیے ہوتے تہے
دس برس کی تحصیل علوم ظاہر مین حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر قابل درس
پڑہانیکے ہوگئے **ایکروز** مجہسے کہا کہ اب وہ فتنہ جیلان سے فرو ہوگیا ہی وطن کو تشریف
لیچلیے مین بموجب حکم حضرت غوث پاک قطب عالم کے جانب وطن کے عازم ہوا اور جیلان پہونچکر
مکان کا اسباب خصومت اعدا سے لٹ گیا ہوا دیکہا **پانچ برس** تک وہان ہی تحصیل

حضرت غوث پاک کا بعمر ۱۸ سال اپنی والدہ سے بیعت ہونا اور خلافت پانا اور درجہ محبوبیت نبی حسنی کا حال

اور تدریس علم ظاہر مین مشغول رکہا اور اس حالت تحصیل علم مین ہی اکثر خوارق جلی ہر ایک خاص و عام نے معائنہ کیے - جب **غوث پاک قطب عالم** سید عبد القادر جیلانی رحمۃ کی عمر **اٹہارہ سال** کی ہوئی بموجب حکم الہام باطن روز دوشنبہ تاریخ سترہوین ماہ رجب **۴۸۸ھ** ہجری کو وقت نماز عصر کے **بیعت توبہ** سے اپنی ہاتہہ پر خاندان **حسنیہ جدیہ** اپنے مین مشرف کیا اور **مثال خلافت** صاحب مجاز مع جملہ خلافت نامجات اور تبرکات اور ملبوسات اور مکتوبات نطاب حضرات پیران عظام سلسلہ کے حسب معمول تفویض کر دیئے اور کیفیت باطن مین لطائف ستہ تعلیم کیے اور ترکیب اسم ذات کی مفصل سمجہادی اور طرف ترقی کیفیت باطن کے متوجہ کرادیا اور تلاوت **درود شریف** کی اجازت عطا کی اور بموجب ہدایت **حضرت عبد اللہ حنبلی** رحمۃ اللہ علیہ پیر و مرشد اور والد ماجد اپنے کے **غوث پاک قطب عالم** سید عبد القادر جیلانی رحمۃ سے کہدیا کہ **حضرت ابو سعید مبارک ابن علی مخزومی** حسنی جدی رحمۃ اللہ علیہ سے تمکو بیعت خلافت اور امامت اور ارشاد حاصل ہوگی اور درجہ محبوبیت کا بہی بطفیل حضرت ممدوح کے تمکو نصیب ہوگا اور مکتوبات نطاب حضرات پیران عظام مین سے حضرت عبد اللہ محض رحمۃ کے مکتوب نطاب مین جو پیش خبری تحریر تہی معائنہ کرادی -

مختصر احوال مجاہدات و خلافت حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی مکتوب نطاب کربت الوحشات تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ بعد حصول شرف بیعت توبہ کے میرے والد ماجد حضرت سید ابو صالح موسی جنگی دوست حنبلی رحمۃ اللہ علیہ ایکسال عالم حیات مین تشریف فرما رہے روز پنجشنبہ تاریخ گیارہوین ماہ ذیقعدہ **۴۸۹ھ** ہجری مین بعد نماز ظہر کے رحلت فرمائی - چہہ مہینے بعد وفات اپنی حضرت والد ماجد کے جیلان مین قیام کیا - چالیس دینار لیکر اپنی والدہ معظمہ کی خدمت سے جدا ہوکر روانہ ہوا **اول** کعبہ شریف کو پہونچا اور وہان سے بیابان عراق مین سیاح رہا اور وہان سے ساتوین تبت پر کہ یہی پہاڑ چلہ گاہ حضرات سے خالی تہا پہونچکر تین چلہ سوا سوا کرور اسم ذات کے

چہہ چہہ برس کے عرصہ مین بموجب ارشاد حضرت والد ماجد اپنی کے ادا کیئے **اٹھارہ برس روزہ**
خرمہ سے افطار کیا اور بعد فراغ خدا سے عہد کیا کہ جبتک تو اپنی ہاتہہ سے مجکو نہین کہلائیگا کوئی چیز اکل و شرب
مین نہین لاؤنگا چنانچہ ایکسال کامل مطلق زبانپر کچہہ نہین رکہا ایکروز شیطان علیہ اللعن نے مثل برق سفید کے
نور نا بمد نگاہ محیط کردیا اور آواز دیا کہ عبد القادر ہمنے تیری عبادت کو مقبول کرلیا مینے
متعجب ہوکر خیال کیا کہ مین واسطے خدا کے ہاتہہ سے کہانے کے متعہد ہون قبولیت عبادت کا خواستگار
نہین شاید یہ دہوکہ شیطانی ہے یکایک باطن سے **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی**
العظیم ٭ زبانپر آگیا اور وہ سفیدی یک لخت زائل ہوگئی بعد چالیس روز کے اس واقعہ
ایکروز قریب نماز فجر کے مین مراقب بیٹہا ہوا تہا کہ آواز کان مین آیا کہ ای عبد القادر طعام
نوش کر کہ خدا اپنی ہاتہہ سے کہلاتا ہے مینے دہوکا شیطانی سمجہکر
مطلق التفات نہین کیا جب چار مرتبہ یہی آواز سنا اور ہونٹون کو لقمہ طعام کا محسوس ہوا
آنکہہ کہولکر دیکہا تو کوئی چیز نظر نہ آئی مگر ہونٹون کو کہیر لگی ہوئی تہی اوسکو رومال سے صاف کرکے پہر
مراقب ہوگیا اور آنکہین بند کرلین **پہر اوسیطرح** آواز کانمین آیا آنکہین کہولکر دیکہا
تو ایک تجلی آنکہون کے سامنے سے غائب ہوتی معلوم ہوئی پہر آنکہین بند کرکے مراقب ہوگیا
پہر اوسیطرح کا آواز سنا اور آنکہین کہولکر دیکہا تو ایک ہاتہہ مین لقمہ کہیر کا نظر آیا اور پہر وہ
ہاتہہ بہی غائب ہوگیا مینے دہوکا سمجہکر لاحول پڑہی اور آنکہین بند کرکے مراقب ہوگیا پہر اوسیطرح
کا آواز سنا کہ ای عبد القادر **یہہ دہوکہ شیطان کا نہین ہے جو لاحول سے**
دفع ہوجاوی مینے آنکہین کہول کر دیکہا تو ایک جسم اور ہاتہہ مین لقمہ کہیر کا دیکہا
ایک نظر دیکہنے نہین پایا تہا کہ وہ بہی غایب ہوگیا - مینے دہوکہ نفس کا سمجہکر آنکہین
بند کرلین اور مراقب ہوگیا **پہر اوسیطرح** آواز سنا کہ ای عبد القادر **یہہ دہوکہ**
نفس کا بہی نہین ہے جب تک اس لقمہ طعام کو نوش نہین کریگا تجکو کچہہ
معائنہ نہوگا یہہ آواز سنکر مینے بسم اللہ شریف پڑہی اور رب واسطے لقمہ طعام کے وا کیے جب

حضرت غوث اعظم کا اٹھارہ برس روزہ رکہنا اور اپنے ہاتہہ سے کہانیکا تعہد ہونا اور دہوکہ شیطانی سے محفوظ رہنا

اقمہ کہیر کا دہن مین آگیا آنکھین کہولکر دیکھا تو حضرت ابو سعید مبارک ابن علی مخدومی صاحب
رحمتہ اللہ علیہ کی صورت تجلی اثاری صفاتی کے عجیب کیفیت سی نظر آئی اور کلمات زبان ملکوت مین بامدد گیر ہوے
کہ میرے والد ماجد نے واسطے اسہی وقت خاص کے تعلیم فرمادی تہی فقیر مؤلف کتاب شاہ محمد حسن صابری
گذارش کرتا ہے کہ کیفیت دہوکہ شیطان اور رہدنہ کہانیکا اور حضرت ابو سعید مبارک ابن
علی مخدومی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے کہانا کہلانیکا سوائے عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ
شہنشاہ ولایت کے کہ جسپر یہہ امر گذر گیا ہو اور کے سمجہنے کے لایق نہین ہے یہہ تینون کیفیات
طفیل حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی
رحمتہ اللہ علیہ کے اب ہی ہر ایک عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت پر گذر
جاتا ہے یہہ امر کچہہ اسقدر مقامات عالیہ مین سے نہین ہے کہ عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت کو گمان مایوسی کا خاطر پر آوے اور حضرت ابو سعید مبارک
ابن علی مخدومی صاحب رحمتہ اللہ علیہ مکتوب نظاب بحر النبوت تصنیف اپنی مین تسطیر فرماتے
ہین کہ مجکو بعد نماز مغرب شب دوشنبہ گیارہوین محرم سنہ ۵۱۰ ہجری کو الہام ہوا کہ ایک دہیت
ہمارا ہمارے ہاتہہ سے کہانیکا مشتاق ہے اور ایک سال کامل سے کچہہ نہین کہایا ہے نہ کچہہ پیا ہے صرف شغل
نوری ملکوتی مین مصروف ہے یہہ حکم باطن سنکر مین اوسیوقت مکان سے روانہ ہوا میری زوجہ نے
دیکہکر دریافت کیا کہ بموجب حکم باطن کے شاید کسیطرف کو جاتی ہین اوسروز کہیر میرے گہر پکی تہی میری زوجہ نے
دستر خوان مین باندہ کر مجہے لاکر دی کہ مین دروازہ سے قریب ستر قدم کے باہر چلا گیا تہا اور
اسم اعظم جنیدیہ قلب روحی سے تلاوت کرنا شروع کیا قریب نماز صبح کے پہنچا
تبت ساتوین پر پاس حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبد القادر جیلانی حسنی
حسینی کے پہونچکر تعمیل حکم الہام کی بجا لایا اور بعد طعام کہلادینے کے سید عبد القادر کو بموجب
تعلیم حضرت ابو الحسن علی ہنکاری صاحب رحمتہ اللہ علیہ پیر و مرشد اپنی اور موافق پیش خبری محررہ
مکتوب نظاب سر الامانی تصنیف حضرت سید الطائفہ شیخ الشیوخ ابو القاسم جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ

اور مکتوب نطاب جواہر اعظم تصنیف **حضرت** علاؤ الدین ابو الفرح طرطوسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیگر جمیع حضرات پیران اعظام اپنی سلسلہ کے مینی بیعت امامت سے اپنی ہاتھہ پر مشرف کیا اور کیفیت باطن کی بطور طریقے اپنی سلسلہ کے تعلیم فرمائی اور کیفیت باطن تعلیم فرمائی ہوئی اونکے وال بزرگوار کو موقوف کراکر ترکیب جاری ہونے سلطان الاذکار کے سے مشرف کیا اور جس پتھر پر کہ **غوث پاک** قطب عالم سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے تین چلہ اسم ذات کے ادا کیے تھے وہان سے اوٹھاکر دوسری پتھر پر کہ فاصلہ تحقیق پانچ قدم کے ہے بٹھا دیا اور احکام بار فراغ ہو جانے کے سے بہی مطلع کرکے بغداد کو واپس چلا آیا **فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری** گذارش کرتا ہے کہ اس عاجز نے بہی اون دونون پتھرون پر یہ احوال کندہ دیکھا ہی اور بموجب تحریر مکاتیب کے سب معاملات حضرات کے پتہ پر معائنہ کیے ہین اور ساتوین تبت کا سیاح رہا ہی **حضرت غوث پاک** قطب عالم سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی مکتوب نطاب کریۃ الوحدت تصنیف اپنی مین ترقیم فرماتی ہین کہ مین ایک سال کامل اوسی جگہہ تعمیل تعلیم مین مشغول رہا ایک درخت سیب کا قریب میرے قدرت الہی سے پیدا ہو گیا تہا وقت عصر کے ڈالی اوسکی جہکتے جہکتے قریب میرے دہن کے آجاتی تہی اور وقت مغرب کے خود بخود سیب ٹوٹ پڑتا تہا ایک سال کامل اوسی سیب سے روزہ افطار کیا جب بموجب حکم حضرت پیر و مرشد کے ذکر سلطان کو جاری پایا شب **سہ شنبہ** بعد افطار روزہ اوس جگہہ سے اوٹھکر جانب بغداد کے روانہ ہوا۔ تاریخ تیرہوین ۱۳ ماہ صفر **۱۱۰۵** ہجری کو روز سہ شنبہ قریب نماز اشراق کے بغداد مین پہونچکر مسجد جامع کے برج عجمی مین مقیم ہوا اور نماز اشراق وہین ادا کی **حضرت خضر علیہ السلام** مجہسے آکر ملاقی ہوی اور فرمایا کہ بموجب **حکم الٰہی** حاضر ہوا ہون جو کچہہ کہیئے بجا لاؤن مینی جواب دیا کہ صرف حضرت پیر و مرشد کو میرے حاضر آنے کی اطلاع ہو جائی اور التماس کیا جاوی کہ بطفیل دستگیری حضور کے تعمیل حکم کی بجا لایا اور ما حصل بموجب ارشاد کے مجہکو نصیب ہوا۔ **حضرت خضر علیہ السلام** نے مجہسے سوال کیا کہ **یا شیخ** تمنے خدا سے عہد کیا تہا کہ مین تیرے ہاتہہ سے کہاؤن گا پہر انجام اوسکا کیا ہوا مینے سب حال گذرا ہوا اوس روز کا بیان کیا **حضرت خضر علیہ السلام** نے فرمایا کہ یہہ تینون صفتین خدا نے واسطے میرے

حضرت غوث …

حضرت غوث پاک کا بغداد مین تشریف لانا

حضرت غوث …

احوال … حضرت خضر علیہ السلام

خاص کی ہین **ایک** مکاشفہ احوال زمانہ ماضی و مستقبال ہر ایک اشیار کا **دوسرے**
نگاہ کا میری یہہ حال ہے کہ جس سمت کو نظر کرتا ہون تا کنارہ زمین صاف نظر آتا ہی اسیطرح تحت فوق مین
ہی جہانتک چاہتا ہون دیکھہ لیتا ہون **تیسرے** جس عضو کو منظور رہوتا ہی دکہاتا ہون اور
پوشیدہ کر لیتا ہون - آج ہم تمہارے حضرت شیخ سے روبرو تمہارے دریافت کرینگے اور دیکھینگے کہ وہ کسطرح
ہماری سامنی اپنی جس عضو کو چاہتی ہین ظاہر کرتے ہین اور جب چاہتی ہین غایب کرتے ہین یہہ کہکر **حضرت**
خضر علیہ السلام **حضرت ابو سعید مبارک ابن علی مخذومی** صاحب پیر و مرشد کے مکانکو
روانہ ہوئے اور تہوڑے عرصہ مین واپس آکر فرمانے لگے کہ وہ مکانپر تشریف نہین رکھتے ہین کہین کو گئے
ہین مینی جواب مین کہا کہ وہ کون جگہہ ہے کہ جہان کا جانا آپ کو معلوم نہین یا آپ وہان پہونچ نہین
سکتے ہین یہ جواب سنکر حضرت خضر علیہ السلام خاموش ہو کر چلے گئے اور تین روز تک میری پاس
تشریف نہ لائے **فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری** کو ایک شعر کسی عاشق کا
یاد آیا ہی جو اس محل پر حسب حال ارشاد جناب غوث پاک **قطب عالم** سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی
کے تحریر کرتا ہے **ع** اوسکے کوچہ مین گذر ہی تو بہٹکنے پہرتے + حضرت خضر اہی آپنے دیکھا کیا ہے
حضرت ابو سعید مبارک ابن علی مخذومی صاحب رحمتہ اللہ علیہ مکتوب نطاب بحر النبوت تصنیف
اپنی مین ارقام فرماتے ہین کہ روز جمعہ بعد نماز چاشت تاریخ سترہوین ماہ صفر **۱۱ھ** ہجری کو حضرت خضر
میرے مکانپر مجہسے ملاقی ہوا اور بہت متعجب اور متحیر ہو کر مجہسے دریافت فرمانے لگے کہ آپ کہان تشریف لیگئے تہے
مینی جواب دیا کہ مین تو اپنی حجرے سے کہین نہین گیا تہا جناب ایزد باری تعالے سے مینی وعدہ کیا تہا کہ جسوقت سید
عبد القادر غوث پاک قطب عالم بفضل و عنایت تیری تعمیل تعلیم سے کامیاب ہو کر آویگا
مین تین روز کا روزہ طی کا شکریہ مین ادا کرونگا شب **سہ شنبہ** مجہکو اوسکے آنیکا علم ہوا صبح سے ادای
روزہ طی مین متوجہ ہو گیا تہا آپ کو اسقدر تعجب اور تحیر کا کیا باعث ہے مجہہ سے کچہہ امر ضروری آپ کو ارشاد
فرمانا ہی **حضرت خضر علیہ السلام** نے فرمایا کہ جسوقت سید عبد القادر غوث پاک
قطب عالم جامع مسجد کے برج عجمی مین آکر مقیم ہوئے ہین بموجب حکم الہی اونکی پاس گیا اور ملاقات کرکے

پوچھا کہ جو کچھہ کہئے بجالاؤن اونہون نے جواب مین صرف آپ کو اطلاع ہوجانیکے واسطے بعجز و شکر گذاری مجھہ سے کہا مین آپکے مکانپر آکر مستفسر ہوا معلوم ہوا کہ صبح سے آپ کہین کو تشریف فرما ہوی ہین وقت شام کے آکر پہر مینی دریافت کیا تب بہی یہی جواب دیا کہ ابتک تشریف نہین لاے چنانچہ صبح **چہارشنبہ** سے اسوقت تک مینی کوئی جگہہ ناسوت مین اور کوئی مقام ملکوت مین باقی نہین چہوڑا اور بسعی ہر چہ تمامتر ہر عالم مین ڈہونڈہا لیکن کہین قیاس اور گمان اور وہم نے بہی آپ تک رسائی نہ کی جو آپ تک پہونچتا شام **پنجشنبہ** کو پہر آپکے مکانپر آکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ابہی کہانا کہا کر دو مریدون کے ہمراہ کہین کو تشریف لیگئے ہین اوسوقت سے ابتک آپ کی تلاش مین سعی بے فائدہ کر کے عاجز آکر آپ سے ملاقی ہوا ہون **حضرت** ابوسعید مبارک ابن علی مخزومی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب بحر النبوت مین تحریر فرماتے ہین کہ **حضرت خضر علیہ السلام** اور سید عبد القادرؒ سے جو گفتگو ہوئی تہی اوسکا مجھکو علم ہوگیا تہا یہہ گفتگو حضرت خضر علیہ السلام کی سنکر اور مسکرا کر مین خاموش ہوگیا اور اون حضرت نے بہی مجھہ سے کچھہ زیادہ دریافت نفرمایا اور مینی کاغذ مثال کا جسکو اہل ظاہر خلافت نامہ تعبیر کرتے ہین روبرو حضرت خضر علیہ السلام کے تحریر کیا اور بجای گواہی دستخط اونکی بہی تحریر کراے **اور وقت نماز جمعہ** کلاہ اور عمامہ اور خرقہ ہمدست حضرت خضر علیہ السلام کے اپنے ہمراہ جامع مسجد مین لایا مجھکو دیکھکر **سید عبد القادرؒ** قدمبوس ہوا اور مین اوس سے ہم آغوش اور بعد فراغ نماز جمعہ برج عجمی مین **مجلس حضرات اولیای ہمعصر** اعنی حضرت[1] نجم الدین احمد کبیر فردوسی صاحب مکتوب نطاب ضمیمہ نصرت - اور حضرت[2] خواجہ قطب الدین مودود چشتی صاحب مکتوب نطاب صور المفرح اور **حضرت**[3] خواجہ حاجی شریف زندنی صاحبؒ مکتوب نطاب نوید وحدت اور **حضرت**[4] خواجہ عثمان ہارونی صاحب مکتوب نطاب عقدۃ الوحدت اور **حضرت**[5] ابو نجیب سہروردی صاحب مکتوب نطاب کریم القطب اور **حضرت**[6] خواجہ عبد الخالق غجدوانیؒ صاحب مکتوب نصیح الوجوب اور **حضرت**[7] خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی صاحب مکتوب نطاب کشف القلب اور **حضرت**[8] عماد الدین صاحبؒ اور **حضرت**[9] امام احمد غزالی طوسی ملقب بہ زین الدین صاحب مکتوب نطاب قرۃ العینین اور **حضرت**[10] شیخ محی الدینؒ غزنوی مرید حضرت شہاب الدین صاحب اور **حضرت**[11] شہاب الدین صاحب

ذکر خلافت حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا

اسمای اولیای

بن نور الدین اور حضرت خواجہ احمد یسوی صاحب اور حضرت شیخ ابو ذکریا بن مسعود اور حضرت شیخ ابو سعید قیلوی اور شیخ قضیب البان موصلی اور شیخ حماد دباس صاحب مکتوب بالسعید اور شیخ احمد بن مبارک اور حضرت شیخ مجد الدین صاحب بغدادی اور حضرت شیخ سبحان صاحب اور شیخ اسحاق بن احمد اور قطب الدین بن حسام الدین اور حضرت عبد الرحمن بن کریم الدین اور جلال الدین بن فخر الدین اور حضرت ابو العباس صاحب خراسانی اور شیخ عبد اللہ بن یوسف اور شیخ غریب بن احمد شوقی اور شیخ عبد السلام بن عبد الرحمن اور شیخ ضیاء الدین بن اسحاق بغدادی اور شیخ محمود بن جعفر بغدادی اور شیخ اسود قدم بن علیم الدین بغدادی سے **ترتیب دیگر غوث پاک قطب عالم سید عبد القادر** جیلانی کو اپنی ہاتہہ پر بیعت **حوالت اور ارشاد** سے مشرف کرکے کلاہ اپنی اوڑہائی اور عمامہ اپنی ہاتہہ سے باندہ کر خرقہ پہنا دیا **اور مثال خلافت بخطاب قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی** کی اہل مجلس کو سنا کر عطا فرمایا اور بعد فراغ معانقہ اور مبارکباد اہل محفل کے شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی کو اپنی مکان پر ہمراہ لایا اور **فاتحہ تقدیم** کا سامان مکان پر مہیا تہا اوسیر وزدہ فاتحہ اونکو مرحمت کر دی اور کہا یا کہ اسی تاریخ تمہارا اس عالم سے سفر ہوگا اور گیارہ روز بعد اس معاملہ کے ہینے بغداد مین قیام کیا اس عرصہ مین تمام اسناد خلافت نامجات اور مکتوبات نطابع اوراد اور اد ضبط اوقات شبانہ روز اور دیگر تبرکات ملبوسات وغیرہ قسم ہرایک حضرات پیران عظام سلسلہ کے جو مجہکو مفاوضات معنونہ مین حاصل تہے تفویض کرکے فہو اللہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان صفات مثل اپنی کیا اور بجائے خود ولایت مملکت بغداد پر کہ تخت گاہ نوشیروان کی تہی قائم کر دیا ۔ اور بتاریخ اٹہائیسوین ماہ صفر **۵۱۱ھ** ہجری روز سہ شنبہ کو مین تنہا بغداد سے کوفہ کو روانہ ہوا اور گیارہ روز مین پہر کوفہ سے مع علیم اللہ ابدال کے بغداد مین واپس آیا اور **علیم اللہ ابدال** کو بعمر سال دوازدہ مین تہا شیخ محی الدین سید **عبد القادر** جیلانی کے سپرد کر دیا اور علیم اللہ ابدال سے کہدیا کہ تم نامزد انہین مجہکے تہی ۔ اور مین دوسرے روز بتاریخ آٹہوین ماہ ربیع الاول **۵۱۱ھ** ہجری روز شنبہ کو اہل و عیال اپنے ہمراہ لیکر **بغداد** سے **ہنکار** وطن اپنے کو روانہ ہوا ۔

حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مکتوب خطاب کریمۃ الوحدین تحریر فرماتے ہین کہ بعد تشریف لیجانے حضرت پیرو مرشد جناب ابو سعید مبارک ابن علی مخذومی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حسب الہدایت بتاریخ نوین ماہ ربیع الاول سنہ ۵۱۱ ہجری شب دوشنبہ کو بموجب حکم حضرت ممدوح کے عقد نکاح میرا ساتھ بی بی حلیمہ صغری بنت سید یوسف بن سید یونس بن سید شرف الدین اولاد حضرت امام زین العابدین صاحب صبر القیام رحمۃ اللہ علیہ کے منسلک ہوا اور گیارہ محرم راز میر صوفیان صافی نہاد سوائے عوام الناس کے یعنے شیخ ضیاء الدین بن اسحاق بغدادی۔ اور شیخ محمود بن جعفر بغدادی۔ اور شیخ اسود قدم بن علیم الدین۔ اور عمر بن فارض۔ اور شیخ عبد قریشی بن شیخ رحمت اور شیخ محمد بن ابی نصر۔ اور شیخ احمد بن عبد العزیز۔ اور شیخ علی محمد بن محمود۔ اور شیخ قیام الدین بن سیف الدین اور شیخ سیلان بن عزیز الدین۔ اور شیخ عبد الرحیم بن ابو العلے شریک تہے اور اوسی روز سے تبلیغ احکام تعلیم طریقت یعنے امامت اور ارشاد پر جان و دل مستعد رہا کہ کوئی کام عزیز تر بجز اس ہدایت اور ارشادت سے اپنی اوپر پسند نکیا تہا

نظم مولف

جب شبابی عمر کو پہونچے وہ شاہ ۔ ہادی عالم ہوئی تا مہر و ماہ
رشد اونکا جلوہ بخشش عام تہا ۔ ہند سے تا ملک روم و شام تہا
جب سے حضرت کی ہوئی بغداد جا ۔ ہر بشر عارف ہوا بغداد کا
جوق جوق آتی تہے جنّی روز و شب ۔ بیٹہتے تہے سامنی با صد ادب
فیض کا اونکی کہلا گلزار تہا ۔ رشد کا اون کے لگا دربار تہا
راز اونکا تہا تمامی راز حق ۔ زانکہ تہے وہ شاہ دین دمساز حق
یک نگاہ لطف سے اونکی مرید ۔ غوث ہوتا تہا کوئی قطب سعید
کوئی ابدالی کا رتبہ پائی تہا ۔ کوئی اوتادیکا لقمہ کہائی تہا
کوئی اوس تعلیم سے ہوتا رقیب ۔ اہل خدمت ایک نجیب و ایک نقیب

ذکر عقد نکاح حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

سب رجال اللہ تھے اونکی مطیع — سب خدا آگاہ تھے اونکے مطیع
جلوہ گر ہوتا کسی پر نور حق — کوئی ہوتا آن مین تہا طور حق
سیر کرتا تہا کوئی آثار کی — سونگہتا بو تہا وہ اوس گلزار کی
کوئی لاہوتی سرا کی سیر کر — آپ سے ہو جائی تہا وہ بیخبر
کوئی سالک کوئی مجذوب الہ — کوئی دونون حال پر رکہتا نگاہ
کوئی جَمعُ الجَمع کا پاتا مقام — کوئی اَلفَرقِی کا ہونا بادہ شام
ذکر سُلطانِی تو اوسکا عام تہا — یہہ صدا تو ہر کسیکا جام تہا
از برائی ہر مرید ہوشیار — مُصطفائی تہا لطیفہ نوردار
فیض قلب اپنا جسی پہونچای تہے — ہفتمین منزل پہ اوسکو پای تہے
روحِ پاک حضرتِ دو کون سے — آشنا ہوتا تہا اونکے عون سے
عون اونکی عون پاک مصطفٰے — عون پاک مصطفٰے و مرتضٰی
رشد اونکا رشد حیدرؑ ہو بہو — رشد اونکا رشد احمدؐ ہو بہو
تہے اونہون کے پشت پر بارہ امام — رشد کا اپنی پلاتے تہے وہ جام
مصطفٰے و مرتضٰی کے تہے حبیب — فیض اونکا تہا رہیگا تا حسیب
رشد اونکی نام سے نامی ہوا — ماہ اون کے جام سے جامی ہوا
مہر اون کے جام سے سرمست ہی — چرخ اونکی آستان سے پست ہے
جسپر اونکا پرتوا پڑ جائے ہے — سب لطائف سے نمائش پای ہے
ہر لطیفہ کی فنا با وضع خاص — رونما ہوتی لطیفہ زا اختصاص
ذکرِ ہُوَ ہو جای تہا پیدا شتاب — صاف اوٹھ جاتا تہا غفلت کا نقاب
جلوہ فرما جب فنا ہو جائے تہے — روی خوب اپنا بقا دکہلای تہے
یہہ فنا اور یہہ بقا ہر روز و شب — دیکہتا تہا ہر مرید با ادب

وادی ایمن کی نارِ دل نواز / وادیِ بغداد سے رکھتی تھی راز

ہر طرف وہان لی مع اللہ کی صدا / جلوہ فرماتی تھے ہر صبح و مسا

مسکن حضرت ہوا جب سے وہان / سر زمین خلد ٹھہرا وہ مکان

خلد کو دیکھا نہو بغداد دیکھ / یاد جنت کی وہان کی یاد دیکھ

خامۂ چوبی کہان رکھتا ہی تاب / جو کری شہ کی فضیلت کا حساب

صاحب لولاک نے فرمایا / رشد کا کر ای حسن روشن دیا

اب خیال رشد رہتا ہی حسن / کھل رہا ہی اب ہمارا ہی چمن

نسبت سلطان اسرای کی ہر آن / ہر زمان ہر لحظہ دکھلاتی ہے شان

کام رہتا ہی ہمین تعلیم سے / خالق کی تعلیم سے تفہیم سے

مرشدہ ہی مسند رشدی ہی تیرا کام / آن ہی تیری امامت کا مقام

پیش خبری حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ ولادت حضرت شاہ عبد الوہاب صاحب حسب جد امجد جناب موصوف رحمتہ اللہ علیہم

حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ مکتوب لطائب ربانی تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ بعد چند ماہ کے عقد نکاح سے ایک شب عالم جبروت مین حضرت سیدۃ النساء **فاطمۃ الزہرا** رضی اللہ تعالی عنہا نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ای **غوث پاک** قطب عالم خدای عزوجل نے مجکو عوض مین **حسنؑ اور حسینؑ** کے ایک تجھکو اور دوسرے مخدوم **علی احمد** صابرؒ کو عطا فرمایا تھا قریب ہے کہ وہ **عبد الوہاب اور عبد الرحیم** فرزند ان فرزند تیری سے ظہور کرے صبح کو مینی مکتوبات لطائب **حضرت امام جعفر صادق صاحب کشف العلمین اور حضرت امام موسی کاظم صاحب گرفتن** اسرافیل رحمتہ اللہ علیہم اور جمیع حضرات پیران عظام سے احوال پیش خبری کا معائنہ کیا اور جس روز رشتہ کو **سیف الدین عبد الوہابؒ** نے شکم مادر مین قرار پایا تھا مین اوسکی جانب

ذکر خلافت وغیرہ حضرت شاہ سیف الدین سید عبد الوہاب و دیگر خبر دادن ... حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ

ایشت نہیں کرتا تہا اور اوسی روز سے اکثر اوقات الہام اور القا سے پیش خبریان مخدوم علی احمد صابر کی صادر ہوا کرتی تہین اور مین اونکو قلمبند کرتا جاتا تہا چنانچہ بتاریخ سترہوین ماہ شعبان سنہ ۵۱۲ ہجری کو شب پنجشنبہ درمیان مغرب و عشا کے شاہ سیف الدین **عبد الوہاب** تولد ہوا اور گیارہ سال مین بحمد اللہ علوم ظاہری کو بہی تحصیل کر چکے کہ پہر خود درس پڑہایا کرتے تہے اور جب شاہ سیف الدین **عبد الوہاب** کی عمر چودہ سال کی ہوئی بتاریخ نہم ماہ رمضان المبارک سنہ ۵۲۶ ہجری کو بروز یکشنبہ وقت سہ پہر عقد نکاح اونکا بموجب حکم باطن ساتہہ مسماۃ **شاہ بی بی** بنت سید عثمان بغدادی بن سید عبد اللہ بن سید اسمعیل بن سید شمس الدین اولاد حضرت امام محمد باقر صاحب حیات المعصوم رحمۃ اللہ علیہ کے منعقد کر دیا۔ اور بعد ایکسال کے جب عمر اونکی پندرہ سال کی ہوئی بتاریخ انیسوین ماہ جمادی الثانی سنہ ۵۲۷ ہجری کو بروز سہ شنبہ وقت عصر کے **بیعت توبہ** سے اپنی ہاتہہ سے مشرف کر کے تعلیم کیفیت باطن سے فیضیاب کیا اور ترقی کیفیت باطن مین متوجہ کر دیا عرصہ چار سال مین قرب حضرت واحدیت سے مستفیض ہو گئے اور مراتب مستلزمہ قرب حضرت واحدیت کے حاصل کر چکے بتاریخ ۲۲ بائیسوین ماہ رجب سنہ ۵۳۱ ہجری کو روز شنبہ وقت عصر کے مجلس عام مین اپنی ہاتہہ سے **بیعت امامت و ارشاد** سے اور نیز ہر دو خاندان حنفیہ علوی و ولایت روح جذبیہ اور خاندان طوسیہ مین مشرف کر کے کلاہ اپنی اوڑہا کر عمامہ سبز اپنی ہاتہہ سے باندہ کر خرقہ پہنا دیا اور **مثال خلافت** کے اہل مجلس کو سنا کر صاحب مجاز کر دیا اور مقدمات مندرجہ مکتوب نطاب کریمۃ الوحدت کے معائنہ کرا دیئے اور یہہ مکتوب بہی اون کے تفویض کر دیا۔

احوال محبوبیت حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی شافعی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب مکتوب نطاب مصور الودود تصنیف اپنی مین تسطیر فرماتے ہین کہ بتاریخ سترہوین ماہ ربیع الاول سنہ ۵۳۶ ہجری کو شب جمعہ پہر رات گذری تہی کہ آواز رجال الغیب کے متواتر کان مین آنی لگی لیکن تفصیل اوس گفتگو کی سمجہہ مین نہین آتی تہی اور سب ابدال

درجہ اعلی اور ادنی اور اوسط کے ہر ایک طرف جلد جلد آتی جاتے تہے یہی جس کسی سے اون دونون گروہ
مین سے ملاقات کرکے پوچہا کہ تم آج کس سعی انجام کار مین مصروف ہو کسینی مفصل بیان نکیا اور یہہ کہا کہ آپکو ابتک
باطن سے اطلاع نہین ہوئی آپ جلد متوجہ عالم ملکوت کو ہوئین یہہ گفتگو سنکر اول مین کشف الصور مین
مشغول ہوا دیکہا یہی کہ جمیع نقبا۔ نجبا۔ رقبا۔ ابدال۔ اوتاد۔ اغیاث۔ اقطاب۔ ہمہ تن متوجہ طرف کیفیت
باطن کے ہورہے ہین اور منتظر ہین کہ دیکہیے کیا بذریعہ القا و الہام کے حکم صادر ہوتا ہی اور حضرات
اولیائی سالکین کو اسقدر غلبہ سکر اور صحو اور فنا اور بقا کا ہو رہا ہے کہ کاہی سیر فی اللہ
مین مست حال اور کاہی سیر مع اللہ مین آدنی مقال ہو رہے ہین اور حضرات مجاذیب
بادہ وحدت کا یہہ حال ہے کہ ہر ایک اپنی اپنی حال کا سرما ہو رہا ہے مجکو بہی اوس عروج کیفیت کشف الصور
مین استغراق ہو گیا عالم ملکوت مین دیکہا تو ملائکہ جوق جوق فراہم ہو کر عالم جبروت مین پاس گروہ گروہ
ارواح کے جاکر باہمدیگر نوید اور تہنیت کے نغمے سناتی ہین اور رفرط فرحت اور انبساط سے مراسم شادمانی
بجالاتے ہین تہوڑے عرصہ مین ایک شور و غل برپا ہوا کہ ہر ایک بشکل تصویر بحال خود سکتہ مین ہو گیا
اس عرصہ مین ایکجانب سے روشنی نمودار ہوئی اور اوس روشنی مین تخت یکسر سطحہ الماس کا
آتا ہوا معلوم ہوا اور اوس تخت الماس کی شعاع انوار کا پرتو بہت دور تک منور کرتا جاتا تہا اور
دور سے اوس تخت پر معلوم ہوتا تہا کہ کوئی اور بہی پاس حضرت سرور انبیا احمد مجتبی محمد
مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے بیٹہے ہوی ہین اور
جب امتیاز کرنیکے فاصلہ پر وہ روشنی اور تخت آیا تو شناخت کیا جاتا تہا کہ حضرت قطب ربانی
غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی
سید ہی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے بکمال تجمل حسن و جمال تشریف فرما ہین اور جب قریب وہ
روشنی اور تخت آپہونچا تو صرف حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی
حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ تخت جلال پر بتجلی حسن و جمال رونق افروز نظر آنے لگے جب وہ روشنی اور تخت اس
طرف سے اوسطرف کو اسیطرح گذر گیا تو ہر ایک کو بکیفیت مرقومہ بالا معائنہ اور مشاہدہ ہوا اور شور و غل

تہنیت کا برپا ہو گیا اور وہی ہنگامہ شور و غل میں مجکو جو اس عالم امکان کے پیدا ہوی بیدار ہوکر
دیکھا تو تمام جسم اپنا اوسیطرح منور پایا کہ جسطرح وقت برابر آنے تخت کے انوار شعاع سے منور ہو گیا تھا
اور نقیب ہر شہر و دیار کا بآواز منادی کر رہا ہے الٰہی بحرمت قطب ربانی غوث
الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی
محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ اور ابدال
جابجا حکم رسانی میں مصروف ہیں اور رقیب نقیب نجیب اوتاد غوث اقطاب رجال الغیب ان احکامات
کی تعمیل میں مستعد اور سرگرم ہو رہے ہیں جب مجکو خیال وقت کا ہوا تو پہچانا میں کہ وقت تہجد کا جو معمول
میرا تھا قضا ہو گیا ہی مضطرب ہو کر جلد نماز تہجد سے فارغ ہوا اور بعد نماز تہجد مجکو خیال ہوا کہ حضرت
موصوف کے حجرہ مبارک کے قریب جا کر دیکھنا چاہیئے کہ وہاں کیا کیفیت ہے جب قریب حجرہ مبارک کے پہونچا
دیکھا کہ دیواروں حجرہ میں سے شعاع انوار کی جسطرح کہ عالم جبروت میں تخت پر لمعان دیکھی تھیں نکل
رہی ہیں لیکن تھوڑی تھوڑی کم ہوتی جاتی ہیں چند عرصہ میں باہر دیواروں کے کچھہ اثر روشنی کا باقی نرہا
جب میں قریب کواڑوں حجرہ مبارک کے جا کر دیکھا تو اندرون حجرہ مبارک کے نہایت ہیبت اور جلال سے
روشنی انوار کی لمعان اور تاباں ہے تھوڑے عرصہ میں کم ہوتے ہوتے حضرتؒ کے بستر مبارک پر نور افشان
باقی رہی چند عرصہ کے بعد حضرتؒ کے جسم انور پر تجلی باقی رہی اور پھر کم ہوتے ہوتے قریب پیشانی کے
کہ محل **لطیفہ مصطفوی** کا ہی منور رہا او سوقت اسقدر ہیبت اور جلال حضرتؒ کے
جسم مبارک سے معلوم ہونے لگا کہ کھڑے رہنی کی تاب نہ آئی بے اختیار وہاں سے چلا آیا اور خدام
حضرتؒ کو جنہیں تعلیم باطن کی حاصل ہو چکی تھی جا کر دیکھا تو **بعض** بیخود بیٹھے ہیں اور **بعضی** بیخود اس
لیٹے پائے **بعضوں** کے چاروں قلب منور اور **بعضوں** کے لطائف ستہ متجلی تھے
بعضوں کے شعاع انوار محل لطائف سے باہر نور افشان ہیں اور **بعضوں** کے محل لطائف
چمک رہی ہیں یہہ احوال دیکھکر میں اپنی بستر پر آ گیا اور اپنی ضوابط میں مشغول ہو گیا اور بعد نماز
صبح ہر ایک خدام اور ہمنشینان حضرت سے کہ زیادہ خدمتی سے تھے متحیر اور متعجب باہمدیگر

اس معائنہ اور مشاہدہ رویت کی گفتگو کرتے تہے اور اکثر نے مجہسے اکر دریافت کیا مینے یہی احوال مذکورہ بیان کیا او روقت طلوع آفتاب سے جمیع حضرات نقبا و رقبا و نجبا و ابدال و اغیاث و اقطاب و رجال الغیب اور سردار جنات اور حضرات اولیاء سالکین اور مجاذیب کا آستانہ کرامت نشانہ پہ حاضر ہونا شروع ہوا جب حضرت ممدوح عام دربار مین تشریف فرما ہوئے ہر ایک صاحب حاضرین مین سے بموجب اپنی اپنی مراتب کے آداب بجالاکر فیضیاب ہوئے جب گفتگو حضرات تشریف لانیوالون سے خوب تحقیق ہوگیا کہ آج شب کو حضرت بخطاب **محبوب سبحانی** ملقب ہوکر زیب افزای وسادہ شہنشاہی کونین کے ہوی **ہم سب خدام** حاضرین بارگاہ نے بہی قدمبوس ہوکر نذرین گذرانین تین روز تک یہی حال رہا اس عرصہ مین کوئی صاحب باطن کسی جگہہ کا باقی نہین رہا جو حاضر محفل نہین ہوا کسواسطے کہ عروج کیفیت باطن کا حصول قدمبوسی پر حصر تہا چنانچہ تمامی حضرات سالکین ہمعصر کے مکتوبات نطاب سے مرقومہ ذیل سے یہہ امر ثابت ہے **اشعار مولفہ**

کہہ حسن اب یہان بیان حال کر — صورت و معنی مین قیل و قال کر
نور احمد تہا وہان مشعل فروز — بے ضیا تہی جسکے آگے شمع روز
اوس مقدس نور نور اللہ سے — دل ہوا روشن بسا تر ماہ سے
نور وہ نور الٰہی تہا عیان — جس سے روشن تہا زمین آسمان
نور امکان پردۂ ایجاب ہے — پر مثال موج و سطح آب ہے
سطح آبی آب سے کب غیر ہے — آب و تاب آب بہر سیر ہے
موج ہے آرائش بحر قدیم — بوجہتا ہے اسکو ہر مرد سلیم
گرچہ موج و آب حادث ہی بذات — لیک ہے یہہ آب دریا کی صفات
یہہ مثال خوب دل مین سوچ لو — مت خدا سے غیر احمد کو کہو
حسن و عشق ہردم بصد ناز و نیاز — عاشق و معشوق کا رکہتی ہی راز
ایک نور افروز معنائی وجوب — ایک صورت زیب نور شکل خوب

صلی اللہ علیہ وسلم

دونون ہین نور شہود احمدی — دونون ہین طور وجود احمدی

رَبِّ اَرِنِی لَن تَرَانِی گو وہی — طور و برق طور یہہ دونون وہی

ذات ہی ایک اور صفاتین بیشمار — ایک گلبن کہل رہے ہین گل ہزار

آپ سنبل آپ ہی کاکل ہے وہ — آپ ہی عارض ہے آپ ہی گل ہے وہ

آپ غنچہ آپ ہی ہے گل شبیہہ — آپ گلبن آپ ہی بلبل شبیہہ

آپ گل کیواسطے بلبل ہوا — آپ بلبل کے لیے وہ گل ہوا

سنبل و ریحان بنایا آپ کو — آپ ہی ہر گل مین پایا آپ کو

اس چمن کا باغبان خود باغ ہے — خود سمن خود لالۂ پر داغ ہے

یہہ چمن رنگ دوئی سے پاک ہے — یہہ ضیا زنگ دوئی سے پاک ہے

ایک سلطانِ احد کا نور ہے — ایک تجلی صمد کا طور ہے

صورت و معنی کا ایک اور رنگ ہے — غور سے دیکہو تو ایک ہی رنگ ہے

تاج و تخت اپنے لیے پیدا کیا — آپ اوسپر آپ کو شیدا کیا

وہ تجلی ریز سلطان وجود — غیب سے آیا بدرگاہ شہود

اپنا حسن لایزالی دیکہنے — اپنے ابروئی ہلالی دیکہنے

آپ اپنی عشق کا مستِ شراب — آپ اپنی حسن کا شعلہ نقاب

اوس شہ وحدت نے جب چاہا ظہور — واحدیّت مین کیا اپنا حضور

جنبش اول کہ ہے نور ظہور — خود بخود وہہ ذات ساقی بہا حضور

صلی اللہ علیہ وسلم

خود احد وحدتین آ احمد ہوا — بیخودی کو چہوڑ کر با حد ہوا

جب وہ وحدت سے بڑہا کر ایک قدم — وَاحِدِیَّت مین اوٹہا لایا عَلَم

وادی ایجاب سے بڑہ کر دو گام — منزل امکان کیا اپنا مقام

وَاحِدِیَّت سے بکثرت گاہ مین — لام پایا میم اِلَّا اللہ مین

آئینہ احمد نے لیکر ہاتھہ مین … غور فرمائی جو اپنی ذات مین

دیکھکر اپنا یہان جاہ وجلال … آپ سے آپ ہی لگا کرنے سوال

کون ہون مین کون ہے نوای ظہور … نور تو کسکا ہی مین کسکا ہون نور

یہہ حکومت گاہ کسکی آن ہے … یہہ تجلی گاہ کس کی شان ہے

کون ہے اس منزل تصویر مین … کون ہی اس گلشن تنظیر مین

الغرض اپنی نہاد غیب سے … ہو گیا آگاہ اس لاریب سے

آپ وحدت جلوۂ کثرت مین آ … اپنا جلوہ دیکھتی ہی جا بجا

گر نہوتی کثرت وحدت فروش … کاہے کو آتا نظر وحدت کا جوش

وحدت وکثرت ہی باہم آشنا … دوسرے کو آپ اپنا رونما

ہے جہان کثرت وہان وحدت بہی ہے … ہی جہان وحدت وہان کثرت بہی ہے

غیب گہ سے تا بہ ناسوتی سرا … آپ ہی وہ جلوہ گر ہے جا بجا

آپ کو باصد شیون دلربا … احمد مرسل مین پایا رونما

یہہ بہی اوسکا ملک صورت زاد ہے … اوسکے معنی سے صور آباد ہے

جب پسند آئی اوسی صورت سرا ہے … جب خوش آئی یہہ طلسم آباد جا ہے

اس چمن اس وادیٔ زیبا مین آ … آپ اپنا آپ کو مرشد کیا

بے تعینی سے تعین مین آپ آ … آپ ہی اپنی ہوا صورت نما

جلوۂ امکان اوسیکی شان ہے … نور ایجابی اوسیکی آن ہے

عالم امکان اوسی کا نور ہے … یہہ تجلی بہی اوسیکا طور ہے

آپ اپنی رنگ کے جلوے ہزار … دیکھتا رہتا ہی ہر لیل و نہار

یہہ تجلی کب سمجھہ مین آئی ہے … عقل اس جاگہہ پہ دہوکا کہائی ہے

یہہ عجب ایک جلوۂ اسرار ہے … یہہ عجایب عالم انوار ہے

رضی اللہ عنہ	ہاں وہ بصورت ہی بیشک ای حسن راز یہہ راز الہی ہے حسن		یہہ یہہ صورت ہی اوسی کی ہی پھبن یہہ لطیفہ سر شاہی ہی حسن	رضی اللہ عنہ

فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری گذارش کرتا ہی کہ **حضرت** نجم الدین احمد کبیر فردوسی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب ضمیمہ نصرت اور[۲] **حضرت** عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب مخشی غیب اور[۳] **حضرت** محمد ابو القاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نوایح ظہرت نا اور[۴] **حضرت** شیخ احمد لیبسوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب محمود غضروف اور[۵] **حضرت** خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب فصیح الوجوب اور[۶] **حضرت** خواجہ احمد بن حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نطاب طور البصیرت اور[۷] **حضرت** مجد الدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب لسان لوحدت اور[۸] **حضرت** قطب الدین بن حسام الدین انطاکی رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نطاب لحان الواحدیت اور[۹] **حضرت** جلال الدین بن فخر الدین رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نطاب خفیف الوجوب اور[۱۰] **حضرت** ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب کریم القطب اور[۱۱] **حضرت** ابو زکریا بن مسعود رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نطاب حقیقت النوم اور[۱۲] **حضرت** شیخ ابو سعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب خفی اللطیف اور[۱۳] **حضرت** شیخ شہاب الدین مقتولی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب تذکرۃ الانوار اور[۱۴] **حضرت** شیخ شہاب الدین بن نور الدین رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نطاب بحر الصدور اور[۱۵] **حضرت** خواجہ حسن انداقی مرید حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نطاب تفسیر الالوان اور[۱۶] **حضرت** شیخ ابو العباس خراسانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب ابرۃ المعرفت - اور[۱۷] **حضرت** شیخ عبد السلام بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب نیرۃ المعلوم - اور[۱۸] **حضرت** شیخ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب غرد س الوحدت اور[۱۹] **حضرت** شیخ الاسلام احمد جام رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب صور الوجود - اور[۲۰] **حضرت** شیخ عبد اللہ بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب کنز الرحمت

[21] اور حضرت شیخ غریب بن احمد شوقی رجال الغیب رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب عتیق اللون۔ [22] اور حضرت شیخ ضیاء الدین بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب جلائی نظرت۔ [23] اور حضرت شیخ محمود صاحب بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب خشونت الوحدت۔ [24] اور حضرت شیخ محمد بن ابی نصر رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب شرف الوجود [25] اور حضرت شیخ احمد بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب کلیم الواحدیت۔ [26] اور حضرت قیام الدین بن سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب امین الوحدت۔ [27] اور حضرت شیخ سبلان بن عزیزالدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب شفیع الحرمت۔ [28] اور حضرت شیخ عبدالرحیم بن عبدالعلے رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب کوکب القامر۔ [29] اور حضرت شیخ بدیع الدین عرف شاہ مدار صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب الوہیت اسمی اور حضرت سید اجمل امجد ابدال بہرائچی روحی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب ما نورہ سبحان نے اپنی اپنی مکتوبات نطاب مین احوال معائنہ اور مشاہدہ اپنی اپنی کا معاملات مفصلہ محررہ بالا مین متفق اللفظ والمعنے تحریر فرمایا ہے اور یہ جملہ مکتوبات نطاب معتبرہ کیفیات باطنی حضرت پیر و مرشد ہادی برحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کفش بردار اپنے کو مرحمت فرمائی تہے۔

احوال ولادت و خلافت حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب والد ماجد حضرت مخدوم علی احمد صاحب صابر رحمۃ اللہ علیہم و تعلیم کیفیت باطن سلسلہ حنفیہ روح جذبیہ کشف کونیہ صفاتی

حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب مصوّر الوجود تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ گیارہوین ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۴۵ ہجری کو روز دوشنبہ وقت سہ پہر کے فرزند ارجمند عبدالرحیم عبدالسلام تولد ہوے۔ روز اول سے آثار مجذوبیت کے پائی گئے۔ جب عمر لایق مکتب بہجنی کی ہوئی اسقدر حواس درست نہ پاکر تعلیم علم ظاہر کی عمل مین آئی اکثر غیب کا احوال حالت جذبہ میں زبان پر آجاتا تہا کہ بموجب اوسکے ظہور مین آتا تہا اور یہ بھی بموجب معمول حضرت

قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد **سید عبد القادر جیلانی** محبوب سبحانی
کریم الطرفین حسنی حسینی قبلہ و کعبہ اپنی کے ابتدای حمل سے عبد الرحیم عبد السلام فرزند اپنی کو کبھی پشت نہین کی
اور اکثر اوقات حضرت والد ماجد قبلہ رحمۃ اللہ علیہ میرے فرزند عبد الرحیم عبد السلام کو اپنے کنار شفقت مین
لیکر پشت کو بوسہ دیتے او سوقت اون حضرت ممدوح کو وجد ہو جاتا تہا اور بے اختیار
فرماتے **الحمد للہ** اور جب حضرت موصوف عبد الرحیم عبد السلام کو فرماتے میرے
مست مجنون جلالی - یہہ سنکر عبد الرحیم عبد السلام حضرت محتشم کی گود مین سے اوٹھکر
بہاگ جاتے تہے اور بعض اوقات عبد الرحیم عبد السلام پر شدت غلبہ کیفیت جذب کی اسقدر
ہوتی تہی کہ شطحات متواتر زبان سے صادر ہوتے تہے - جب **عمر عبد الرحیم** عبد السلام کی
اٹھارہ سال کی ہوئی بتاریخ سترہوین ماہ ذی الحجہ **سنہ ۵۸** ہجری کو بروز سہ شنبہ وقت
مغرب کے حضرت قبلہ و کعبہ میرے جناب معزی الیہ نے اپنی حضور مین بٹہلا کر عبد الرحیم عبد السلام کو میرے
ہاتہہ پر بیعت توبہ اور امامت اور ارشاد سے ایکوقت مین مشرف فرما کر کیفیات
باطن ہر دو خاندان حنفیہ علوی یعنے حضرت محمد حنیف صاحب فرزند علی مرتضی کرم اللہ وجہہ
کی تعلیم سے مستفیض کرا دیا یعنے کلاہ اپنی اوڑہا کر عمامہ سبز اپنی ہاتہہ سے سر پر باندہ
اور خرقہ پہنا دیا اور ایک پٹکہ سرخ کمر سے باندہ کر مثال خلافت صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو الدرجہ
والمرتبہ اہل مجلس کو سنا کر عطا فرمائی - عبد الرحیم عبد السلام اوسیوقت سے طرف ترقی کیفیت
باطن کے متوجہ ہوا اور غلبہ جذب ازلی خلقی نے اور زیادہ تعلی پکڑی حواس و شکیب و خرد نے مفارقت
کی تیرہ روز کے بعد بتاریخ یکم محرم **سنہ ۵۹** ہجری کو شب پنجشنبہ وقت تہجد کے **یا ھو یا من
ھو یا من لیس لہ الا ھو** زبان سے کہتے ہوئی اور گریبان چاک کرتے ہوئے
ایک طرف کو دوڑتے چلے گئے تہوڑی دور تک نظر آئی پہر نگاہ سے غائب ہو گئے یعنے
بموجب حکم حضرت قبلہ و کعبہ اپنی کے علیم اللہ ابدال کو واسطے نگرانی احوال کے اونکی ہمراہ کر دیا
فقیر مؤلف کتاب شاہ محمد حسن صابری مختص تفصیل اون دونون خاندان حنفیہ علوی

گذارش کرتا ہی کہ ایک سلسلۂ رشیدیہ حضرت عبد الرشید صاحب شمالی فرزند
حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب موصوف سے مشتق ہوکر حضرت مولانا
شمس تبریز صاحب رح کو پہونچا اور بعد چند واسطون کے حضرت سید
احمل صاحب رح سے حضرت ابو الحسن علی ہنکاری کو حاصل ہوا اس تسلسل سے
حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر
جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ ہی اس کیفیت سے فیضیاب ہین حضرات اس
سلسلے کے صاحب کیفیت روح جذبیہ خدمات نقبا۔ نجبا۔ ابدال۔ اوتاد۔ اغیاث اقطاب پر مامور
ہوتے ہین۔ اور حضرات رجال الغیب ہی کہ شمار مین تین سو گیارہ نفر ہین اسی سلسلہ سے متعلق ہین۔
دوسرا سلسلہ جلیلیہ حضرت عبد الجلیل صاحب شرقی فرزند حضرت
محمد حنیف صاحب ممدوح سے منفک ہوکر حضرت عبد اللہ علمبردار رح کو حاصل ہوا اور بعد
چند واسطون کے حضرت جو زسراج صاحب سے حضرت شیخ ابو الحسن علی
ہنکاری صاحب موصوف کو پہونچا۔ اس توسل سے حضرت قطب ربانی
غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر
جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ زیب افزای اس سلسلہ کے ہوی اور
حضرات اس سلسلہ کے مجذوب صاحب کیفیت ولایت صفاتی اور کشف کونی کے ہوتے ہین نظم دلکش مولف

صاحب ارشاد جب ہو جاؤ گی	تب رہ غوثی و قطبی پاؤ گے
فوجداری غوث کا دربار ہے	روز و شب یہہ کار اوسکا کار ہے
قطب دیوانی کچہری کا نظام	اپنی حسب حال کرتا ہی مدام
وہ کچہری یہہ کچہری نامدار	دایم ان دو سے رہیگی برقرار
کوئی قصبہ کوئی شہر اے ہوشیار	غوث سے نہ قطب سے خالی شمار
انتظام خلق ان دو کار سے	ہے ہمیشہ ان تعلقدار سے

گرچہ ہین رتبہ مین سب نامی بنام | لیک رکھتی ہین وہ ان دونو سے کام
یعنی ان دونون کے زیر دست ہین | ہین یہہ بالا اور انسے پست ہین
روز و شب ان دو کے پاس آتے ہین وہ | جو یہہ کہتے ہین بجا لاتے ہین وہ
سب ہین نایب یہہ دو ہین اونکی نیب | یہہ رہیگا نظم تا روز حسیب
جب یہہ صورت یکقلم اوٹھہ جائیگی | بیگمان بیشک قیامت آئیگی
یہہ طریقہ ہی نظام کردگار | ذمہ دار سید عالی تبار
یہہ جو ہی کثرت سراے دلپذیر | یہہ جو ہی بزم شیونات کثیر
ایک آدم سے ہوی آدم ہزار | ایک گیسو مین پڑی ہین خم ہزار
ایک دریا لاکھہ موجین رونما | سیکڑون تارے کھلے ہین ایک سما
ایک پیڑ اوسمین جڑی پتے ہزار | ایک دفتر اوسمین ہین ورق ہزار
آئنہ خانے مین جا کر دیکھہ لو | بتکدہ مین آنکھہ اوٹھا کر دیکھہ لو
ایک صورت کی ہزارون صورتین | ایک مورت کی ہزارون مورتین
ایک دریاے قدم کی موج ہے | آپ سلطانِ قدم کی فوج ہے
یہہ شیونات حدوثی بیشمار | ہین اوسی شاہ قدم کے جلوہ دار
آپ ساقی آپ رند بادہ نوش | آپ صوفی دلق و سجادہ بدوش
زید اوسکے عکس کا مرآت ہے | عمر اوسکے وصف کی آیات ہے
جسطرف دیکھو اوسی کا نور ہے | زید عمرو بکر اوس کا طور ہے
بادشاہ دو جہان اللّٰہ ہے (جل جلالہ) | حکم مین جسکے یہہ مہر و ماہ ہے
مظہر مرشد ظہور ذات ہے | حضرت اللّٰہ کی آیات ہے (جل جلالہ)
کوئی اوسکے فضل سے گردون خرام | کوئی اوسکے حکم سے ہامون نظام
کوئی اوسکے ذکر مین ناسوت سیر | کوئی اوسکی فکر مین لاہوت سیر

کوئی ایجابی وطن کی سیر مین ذکر مین اوسکے کوئی سرجوش ہے یاد سے اوسکی نہو غافل حسنؔ	کوئی امکانی چمن کی سیر مین فکر مین اوسکے کوئی مدہوش ہے ذکر سے اوسکے نہو غافل حسنؔ

احوال ملاقات فرحت آیات
حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہندالولی شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ کا
حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ سے
اور حضرت خواجہ غریب نواز کا بیعت توبہ ارشاد سے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ کو ممتاز کرنا

احوال خلافت

مکاتیب نطاب مفصلہ ذیل مین متفق اللفظ والمعنی تحریر ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی صاحب مکتوب نطاب احدیت المعارف ہتاریخ گیارہوین ماہ شوال المکرم سنہ ۵۶۱ ہجری کو بروز جمعہ وقت نماز ظہر جامع مسجد قصبہ چشت مین بحضوری حضرات اولیاے ہمعصر حضرت خواجہ عثمان ہارونی صاحب تکفیر الخلاصی و تکبیر الامانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب عقدۃ الوحدت سے ساتھہ شروط مرعیہ و قیود مستمرہ کے بیعت امامت و ارشاد سے خاندان چشتیہ مین مستفیض ہوکر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان صفات ہوے اور بعطاے خطاب شہنشاہ ہندالولی شفاعت امر اقلیم ہند کو ارسال فرمائی گئے ۔ اور بتاریخ بائیسوین ۲۲ ماہ ذی حجہ سنہ ۵۶۹ ہجری کو بروز سہ شنبہ وقت نماز ظہر کے حضرت خواجہ غریب نواز ممدوح مع حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولین الارواح صاحب مکتوب نطاب قربت الوحدت کے بغداد شریف مین پاس حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی صاحب مکتوب نطاب

کربنۃ الوحدیۃ کے تشریف لائی پانچ روز اور سات ساعت قیام پذیر رہے اس عرصہ مین ترکیب تلاوت
دعائی حرز یمانی شریف یعنے حرز مرتضوی ملقب بسیف اللہ وسلطان
الاوراد کی کہ جو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے بہ برکت تلاوت اس دعائے ماثورہ کے
روز عطائے مثال خلافت بتاریخ تیرہوین ١٣ ماہ ربیع الاول سنہ ١٠ ہجری شب جمعہ کو بعد نماز عشا
غوثی معنوی اور قیومی روحی حضرت جناب سرور انبیا احمد مجتبیٰ
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے حاصل فرما کر
ہر دو ترکیب تلاوت حرز موصوف کی ساتہہ کمال اور تمام کیفیت باطن کے حضرت امام خواجگان
خواجہ حسن بصری صاحب کو بروز عطائے مثال خلافت بتاریخ انیسوین ١٩ ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ٢٢ ہجری
روز جمعہ وقت ظہر مرحمت فرمائی تہین اور حضرت خواجہ حسن بصری صاحب نے بہ ترکیب غوثی معنوی حضرت
خواجہ حبیب عجمی صاحب کو بروز عطائے مثال خلافت بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول سنہ ٤٧ ہجری روز دوشنبہ
وقت عصر کے عطا فرمائی اور بہ ترکیب قیومی روحی حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید صاحب
کو بروز عطائے مثال خلافت تاریخ نوین ٩ ماہ صفر سنہ ٥٣ ہجری کو بروز پنجشنبہ وقت عصر کے مرحمت فرمائی
چنانچہ حضرت خواجہ حبیب عجمی صاحب سے یہ حرز شریف بہ ترکیب تلاوت غوثی معنوی
اجازت باجازت حضرات صاحبان اجرائے ہر شش خانوادے کے حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی
شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رضی اللہ عنہ
رحمۃ اللہ علیہ کو پہونچا تہا۔ اور حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے
یہہ دعا ماثورہ سیف اللہ سلطان الاوراد بہ ترکیب تلاوت قیومی روحی اجازت باجازت
حضرات عارفان اجرائے ہر پنج خانوادون کے حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری
شہنشاہ ہند الولی شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہوئی تہی دونون حضرات اعلو العزم المرتبہ
مجتہدین تعلیم اور مجددین کیفیت باطنی نے بموجب حکم الہام باطن اور ارشاد حضرات پیر و مرشد اپنی اپنی کے
تکمیل ترکیب تلاوت غوثی معنوی اور قیومی روحی دعای ماثورہ کے

حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ترکیب یکجا بہم کر کے حرز یمانی تلاوت شریف کی ہے جیسا فرمایا

باہم بگیر فرمائی یعنی حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر
جیلانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت ترکیب تلاوت غوثی معنوی
حرز موصوف کی حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہندالولی شفاعت امم رحمۃ اللہ علیہ
کو مرحمت فرمائی اور حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہندالولی
شفاعت امم رحمۃ اللہ علیہ نے ترکیب تلاوت قیومی و دوحی دعا موصوف ہے
کی حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی
کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت کی اور ارشاد فرمایا کہ اول طالب صاحب کیفیت باطن کو
اس پانچ طرح کی ترکیب سے تلاوت سیف اللہ کی تعلیم کرنا مناسب اور مصلحت ہے اومین سے ایک نوع نظری ہے
جو حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ قبل حصول اجازت ترکیب تلاوت قیومی دوحی اور غوثی
معنوی دعا کے موصوف کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور ہر ایک عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علوالعزم والمرتبہ قاری اس حرز مرتضوی کے قبل حصول اجازت ترکیب تلاوت قیومی دوحی
اور غوثی معنوی کی نظری ناسوت مین تلاوت فرماتے چلے آئی ہین دوسری نوع ملکوتی
تیسری نوع جبروتی چوتھی نوع لاہوتی پانچوین نوع ہاہوتی۔ بعدہ کو ترکیب تلاوت
قیومی دوحی اور غوثی معنوی سے کامیاب کیا جائے۔ بعدہ اور ارشاد فرمایا کہ عارف صاحب
مجاز مرفوع الاجازت علوالعزم والمرتبہ جسکو تعلیم کیفیت باطن مرتبہ شہنشاہی ولایت حمان صفات
سے بہرہ حاصل ہوگا وہ ان ساتون انواع مین سے جس نوع کو جب چاہیگا بہ ترکیب جلالی
اور گاہی بہ ترکیب جمالی اور گاہی بہ ترکیب مشترک تلاوت کیا کریگا اور اپنی
کیفیت باطن مین قوت قویہ اور طاقت علویہ حاصل کریگا۔ ازان بعد حضرت قطب ربانی
غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین
حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب خطاب موصوفہ بالا مندرجہ احوال پیشین خبری حضرت مخدوم
علی احمد صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت خواجہ صاحب موصوف کو معائنہ کرائے

اور باہم مشورت فرماکر چند امور منقح فرمائی کہ تفصیل اونکی احوال حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ مین اپنی اپنے محلپر تحریر ہوگی - اور ان جلسون مین حضرت [١] شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب صاحبزادہ کلان حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب مصور الودود - اور [٢] حضرت شاہ تاج الدین ابو بکر عبد الرزاق صاحب صاحبزادہ دوم حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب نعیم المجاز - اور [٣] حضرت شاہ کبیر الدین شاہ دولہ صاحب خلیفہ حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب تحفۃ الارواح - اور [٤] حضرت شاہ منور علی صاحب الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب فقر العفیف - اور [٥] حضرت نجیب الدین مغربی بن احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب ابن الخبیر - اور [٦] حضرت ابو اسحاق بن واحد قرشی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب مظہر طریقت - اور [٧] حضرت شیخ ضیاء الدین بن فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب سر جلالی اور [٨] حضرت سید محمد تہامی بن سید امام الدین بغدادی صاحب مکتوب نطاب صعود نعمت - اور [٩] حضرت عبد الجلیل بن عبد الصمد صاحب مکتوب نطاب بعید شہاب اور [١٠] حضرت قطب الدین بن حسام الدین انطاکی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب الجان لواحدیت اور [١١] حضرت شیخ محمد بن عبد القدوس اوشی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب صلابت قدم - اور [١٢] حضرت ابو سعید بن نعمت اللہ یثربی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب شوکت روح - اور [١٣] حضرت شیخ شہاب الدین مقتول رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب تذکرۃ الانوار - اور [١٤] حضرت سید علاء الدین بن محمد ترمذی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب مطول - اور [١٥] حضرت عبد الرحیم ... بن فضل رحمۃ اللہ علیہ اور [١٦] حضرت شیخ احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت ... جلسوں محفل اقدس کے تھے

اور بتاریخ بیستم ماہ ذی الحجہ ٥٩٠ھ ... حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند اولیٰ شفاعہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ کو باجلاس محفل حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین

ابو محمد سید **عبد القادر** جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر
جمیع حضرات اولیای ہمعصر مسبوق الذکر مفصل الصدر وغیرہم کے اپنی ہاتہہ پر بیعت **تو بہ**
اور ارشاد سے خاندان چشتیہ عالیہ مین بہ تبدیل ولایت اغیانی مشرف
فرماکر بقیود مرعیہ و شروط مستمرہ متعلقہ کیفیت ہذا کے ممتاز فرمایا۔ **اور ادوسی روز**
دونون حضرات والا صفات **بغداد شریف** سے نہضت فرمای **دہلی** ہوے اور
ہر ایک صاحب حاضرین محفل نے ہردو احوال مندرجہ بالا کو اپنی اپنی مکتوبات نطاب مین خوب مفصل و
مشرح متفق اللفظ و المعنی تحریر فرمایا ہے **اور از انجملہ** مکتوبات نطاب مفصلہ بالا مین ایک تذکرہ
سوال کرنے مولوی **محمد دمانی** اور مولوی **احمد یمانی** علمای فاضل منکران طریقت کا بابت
اعتراض سلسلہ تعلیم طریقت کے معاملات اور معمولات مین ہردو حضرت شہنشاہان وقت سے تحریر
کردہ دونون حضرات ممدوح نے بجوابات مستحکم اون دونون علمای فاضل کو معقول اور خاموش کرکے داخل
سلسلہ بیعت طریقت کے کیا اور یہہ دونون منجملہ **اٹہارہ علما** حاسدان حضرت قطب ربانی
غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے
نہایت علامہ تھے اور یہہ **اٹہارہ علما حاسدین** اونٹونپر سوار ہوکر نواح بغداد شریف مین
ہر روز گشت کیا کرتے تھے اور جو لوگ بنابر حصول قدمبوسی حضرت ممدوح کے بغداد کو آتے ہوی اونکو
راستہ مین ملتے تہے اونکو بہکاکر واپس کردیتے تھے **فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری**
گذارش کرتا ہی کہ ان عالمونکا مفصل تذکرہ اور جو جوابات مستحکم اونکو دی گئے ہین اونکا مفصل
حال مکاتیب نطاب مین قلمبند ہے چونکہ وہ بیان طویل ہے اور بوجہہ طوالت لطف بیان مین خلل واقع ہوتا
تہا اسوجہہ سے یہانپر نہین لکہا گیا اس کتاب کے آخر مین اس تذکرہ کو خوب مفصل تحریر کیا ہی جو ناظرین کے
ملاحظہ سے گذریگا اور ہر ایک اوس سے لطف وافر اوٹہادیگا **اور یہہ بہی واضح رہی کہ**
حضرت پیر و مرشد جناب **امیر دوجہان** رحمۃ اللہ علیہ نے اس کفشبردار مولف کتاب کو وہ سب
مکتوبات نطاب اور مراتب تکمیل ترکیب تلاوت **حرز مرتضوی ملقب بسیف اللہ**

ابیات مولف

وسلطان الاوراد کے مرحمت فرمائے تھے

پھر حسن کچھ غوث الاعظم کا بیان / بار دیگر کر کہ ہو شیرین زبان

ذکر سے آتی ہے سرمستی شتاب / فکر سے آتی ہے خود رستی شتاب

حضرت خواجہ معین الدین حسن / بھائی خالا زاد کا سنجی وطن

دونوں صاحب ایک جسم کے ہیں بہار / ربط ہی آپس میں اون کے بیشمار

ہیں بہار گل زمین احمدی / احمدی ہیں رنگ و بوی احمدی ہے

بھائی ہیں آپسمیں دونوں شاہ دین / ہاں برادر ہیں یہہ دونوں ماہ دین

خواجہ اجمیر و محی الدین ہرا / یہہ گہر رکھتے ہیں راز کردگار

چشمہ شاہی ہے انکا ہم طناب / فیض سے ان کے زمانہ فیضیاب

احمد بے میم کے دلبند ہیں / بو تراب شاہ کے فرزند ہیں

قطب عالم غوث انکا نام ہے / ہفت اقلیم اون کے زیر دام ہے

دام ارشادی انہونکا عام ہے / روم و ہند و سیستان و شام ہے

جس کسی پر ایک نظر پڑہ جای ہے / فرش سے تا عرش وہ اوڑ جای ہے

غوثی و قطبی کی بخشش عام ہے / انکی جانب سے یہہ صبح و شام ہے

حضرت عالی ہیں آکر صبح و شام / جنیوں کے شاہ کرتے ہیں سلام

آگہی انکی جسے ہووی نصیب / بادشہ ہوویگا نا روز حسیب

پر یہہ دولت ای حسن کمیاب ہے / ہر ستارہ کب بھلا مہتاب ہے

راز اللہ سے ہر ایک آگاہ کب / ہر ستارہ جلوہ بخشش ماہ کب

سرخوشوں سے پوچھلو کیف شراب / ماہیوں سے پوچھلو سر حباب

گل کی خوبی بلبلوں سے پوچھہ لو / بلبلونکی آہ و زاری گلوں سے پوچھہ لو

راز سے رکھتے خبر ہیں راز دار / یہہ لطیفہ ہے سبہو نپر آشکار

بوجہ اللہ کی یہی مقصود ہے	دانش مولا ہی بہبود ہے
جسنے پہچانا خدای پاک کو	زیر پا رکہتا ہی وہ افلاک کو
یہہ دعا ہی ورد جسکا صبح و شام	بہاگتا رہتا ہی اوس سے غم تمام
یہہ دعا سیف الہی ہی حسن	اس دعا سے بہاگتا ہی اہرمن
لا فتا الا علی لا سیف کو	روز و شب صبح و مسا پڑہتی رہو
جو سحرگاہ ازل سے ہی سعید	جو دم اول سے ہی مرد حمید
راز مخفی سے وہی آگاہ ہے	اپنی وقت خاص کا وہ شاہ ہے
شاہ ہی وہ مثل مہر و ماہ ہے	ماہ ہی وہ عارف باللہ ہے
وہ بشر منصور سر بر دار ہے	وہ جنیدؒ و شبلیؒ و عطارؒ ہے
جسنی پہچانا خدا کو ای حسن	ہے وہ اپنی وقت کا شاہ زمن

احوال خلافت ہای ہر سہ حضرات اعنی حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب کا حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی سے اور حضرت شاہ منور علی صاحب کا حضرت شاہ دولہ صاحب موصوف سے اور حضرت شاہ عبد الکریم صاحب کا حضرت شاہ منور علی صاحب رحمۃ اللہ علیہم سے خلافت پانا

حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب کتاب کرنیۃ الوحدت تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ اونتیسوین ماہ رجب **۲۱ سنہ** ہجری کو روز پنجشنبہ بعد مغرب کے بیٹے **سید کبیر الدین شاہ دولہ** بن حضرت سید موسی جنگی دوست محمد جنیدی حقیقی اپنی کو **بیعت توبہ** سے اپنی ہاتہہ پر مشرف کرکے تعلیمات کیفیات باطنی سے بہرہ مند فرمایا اور ترقی کیفیت باطن مین متوجہ کردیا۔ اور **بتاریخ** نوین ماہ ذیقعدہ **۴۵ سنہ** ہجری کو بروز دوشنبہ بعد عصر کے محفل عام مین اپنی سامنی بٹہا کر

بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف کرکے کلاہ اپنی جو مجکو میرے پیر و مرشد
حضرت ابوسعید مبارک ابن علی مخذومی رحمتہ اللہ علیہ نے وقت
عطاے مثال حسب صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ کے میری سر پر اپنی ہاتہہ سے اوڑہائی تہی
اور یہہ کلاہ متبرک اسیطرح حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے حضرت
پیر و مرشد تک پہونچی تہی اپنی ہاتہہ سے شاہ دَولہ کے سر پر اوڑہائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتہہ سے
باندہ کر خرقہ پہنادیا اور مثال خلافت بخطاب قطب الاسرار حبیب کے اہل مجلس کو
سنا کر مرحمت فرمائی۔ اور تمامی اسناد خلافت نامجات معتبرہ اور شجرات متخففہ اور مکتوبات
نطاب مفاوضہ اور ملبوسات معنونہ اور اوراد منضبطہ یعنے لوازمات مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم و المرتبہ کی عطا فرمائی اور عبد الغفور ابدال کو خدمت مین مامور کردیا اور منود علی کو
لایق مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ کا سمجہکر سپرد کردیا۔

حضرت سید کبیر الدین شاہ دَولہ صاحب قطب الاسرار حبیب رحمتہ اللہ علیہ
ملتو نطاب تحفتہ الارواح اسرار غوث اکبر الکبیر تصنیف اپنی مین ترقیم فرماتے ہین کہ مین بائیس برس کی عمر مین تاریخ
اونیسوین ۱۹ ماہ رجب سنہ ۵۲۱ھ کو بروز پنجشنبہ بعد مغرب کے بیعت توبہ سے حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی
شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین
حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتہہ پر مشرف ہوا اور تعلیمات کیفیات باطن سے بہرہ مند ہوکر طرف ترقی باطن کے مصروف ہوگیا
ستائیس ۲۷ سال کے بعد اونچاس ۴۹ برس کی عمر مین بتاریخ نوین ماہ ذیقعدہ سنہ ۵۴۸ھ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت عصر کے
جلسہ عام مین بیعت امامت اور ارشاد سے حضرت ممدوح کے دست حق پرست پر مشرف ہوا اور جناب موصوف نے
ارشاد فرمایا کہ قایم رہنا سلسلہ کا موقوف ہے استحکام نسبت مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم
و المرتبہ پر اور صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ مراد ہے اوس طالب
کامیاب مرتبہ ماذونی اور مجاز سے کہ جسنی اپنی حضرت شیخ کو از روی صورت اور معنی کے جانا ۱
اور پہچانا ۲ اور بوجہا ۳ اور دیکہا ۴ اور پایا ۵ ہو اور حقیقت ذاتیہ اور ماہیت صفاتیہ حضرت شیخ کو

پہونچکر خیالات غیریت شیونات اضافی اور ثبوتی اور انتفائی ہستی حضرت شیخ سے دور کر دیا ہو

اور **تجلیات** آثاری اور وجوبی اور امکانی کو مظہر جامع صورت اور معنی حضرت شیخ سے دیکھ چکا ہو

اور برزخ جامع حضرت شیخ مین از روی صورت اور معنی کے فنای ثلاثہ حاصل کرکے اپنا او از آپ سن چکا ہو

یعنی مراتب **سمیع بصیر علیم** کے طی ہوگئے ہون اور اوس طالب کے حضرت شیخ نے اور اوس

طالب نے بہی **قدم** میرا عالم جبروت مین اپنی گردن پر دیکہا ہو اور مثال خلافت مرتبہ امامت اور ارشاد

بر مہر **مخدوم علی احمد صابر** کی معائنہ کی ہو اور حضرت **شیخ** نے عالم ناسوت مین اپنے

فیضان تعلیم لسانی سے ہر ہر مرتبہ کے آداب احکام آثار اصطلاح حسنات سیئات اذکار

اشغال افکار اسرار سے واقف کرکے نکات انکیس طرح کے جعیت اور دقائق چارگونہ امامت سے

کامیاب فرماکر خلفائی حضرت جناب سرور کائنات اشرف المخلوقات **احمد مجتبی محمد مصطفی**

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین سے جس کسی حضرت کے نام مبارک سے سلسلہ تعلیم طریقت کا متعلق ہو

اونکے نام سے اپنی نام تک جملہ اسناد خلافت ناجات اور شجرہ مع شجرات متفرقہ اوس شجرہ او تبرکات

ملبوسات وغیرہ اور مکتوبات کیفیات ظاہر و باطن ہر ایک حضرات پیران عظام سلسلہ اجازت فرمودہ کے

عطا فرماتی ہون۔ اس صورت مین ضرور ہوگا کہ وہ عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العرفان

والمرتبہ غلبہ فنا اور بقا اور صحو اور سکر کی مستی مین اپنی ہستی محو ہو رہے گی۔ بلکہ تجلی صعودی اور

ہبوطی سے بہرہ مند ہوکر اپنی زمانہ کا ابو الوقت ہوگا چنانچہ مجہہ سے نوا اور بجہہ سے **مولود علی**

یہہ فرماکر حضرت معزی الیہ کو کیفیت حال کی طاری ہوگئی اور یہ اشعار زبان عربی

لسان الہام بیان سے صادر ہونے لگے ہ

أتاني حضرت التقريب وحدي	يبصرني وحسبي ذو الجلال
وكل ولي له قدم	وإني على قدم نبي بدر الكمال
مريدي لا تخف واش ذاتي	غزوم قاتل عند القتال

چنانچہ مجہہ الہامی فرمان فیض بنیاد کے تاریخ سترہوین ماہ ربیع الاولی ۱۲۸۵ہ ہجری کو

ذکر خلافت شاہ منور علی صاحب

بروز دوشنبہ وقت عصر کے آستانہ کرامت نشانہ پر مجلس عام مین **منور علی** کو اپنی رو برو
بٹھا کر بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف کرکے وہی **کلاہ متبرکہ** جو حضرت پیر و مرشد ممدوح نے
تحکم مرحمت فرمای تھی اپنی ہاتھ سے سر پر اوڑھا کر عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندھا اور خرقہ پہنایا اور مثال
خلافت بخطاب **نفس فقدانی** کا بزبان ملکوتی کے حاضرین مجلس کو سنا کر مع جملہ اسناد خلافت نامجات
حضرات پیران عظام اور تبرکات ملبوسات وغیرہ اور شجرات اشتقاق سلاسل اور اوراد ضبط اوقات
شبانہ روزہ اور مکتوبات مندرجہ کیفیات ظاہر و باطن یعنے مسلزمات مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازۃ کے
عطا فرما اور ولایت **الہ آباد** ملک پورب کی نامزد کرکے ارسال کر دیا اور عبد الغفور ابدال کو
خدمتین مامور کیا اور ایک طومار جسمین خوارق عجیبہ ابتدا حمل سے تا بہ ایکسو ایک برسکے عمر تک
جو کچھ حضرت پیر و مرشد جناب قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد **سید عبد القادر**
جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ سے صادر ہوئی تھے یعنی دیدہ اور شنیدہ
پانچہزار ایکسو ستانوے شمار کرکے تحریر کئے تھے مع نقل مکتوب نطاب کریمۃ الوحدت کے
منور علی کو تفویض کر دی اور بعضے احکامات زمانہ استقبال سے مطلع کر دیا

نسب نامہ حضرت شاہ منور علی صاحب

حضرت شاہ منور علی صاحب بن سید عبد اللہ بن سید عبد الرحمن
بن سید عثمان بن حضرت سید الطائفہ شیخ الشیوخ ابو القاسم
جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حقیقی ہمشیرزادہ حضرت ضیاء الدین ابو نجیب
عبد القاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب نطاب فقر العفیف اپنی تحریر فرمائے
کہ مین اٹھائیس ۲۸ برس کی عمر مین بتاریخ اکیسوین ۲۱ ماہ ذی حجہ **۱۹ھ** ہجری کو بروز یکشنبہ بعد نماز مغرب کے
حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید **عبد القادر** جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین
حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت **توبہ** سے مشرف ہو کر بائیس ۲۲ برس **وضو** کرانیکی **خدمت**
پر مامور رہا **بتاریخ** ستائیسوین ۲۷ ماہ شوال **۴۱ھ** ہجری کو بروز چہارشنبہ بوقت ظہر کے
حضرت ممدوح کو وضو کرا رہا تھا مینی عرض کیا کہ یا حضرت **آب حیات** کی کیا کیفیت ہے

بوقت وضو حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کا شاہ منیر علی صاحب کو ساڑھی چھہ سو برس کی عمر عطا فرمانا اور عجیب حال اور تصرف عظیم ۔

جسکے نوش کرنیسے حضرت خضر علیہ السلام کو حیات ابدی حاصل ہوئی حضرت ممدوح نے ایک
جرعہ آب اپنی سیدھے ہاتھہ مین لیکر ارشاد فرمایا کہ اس وقت فقیر کے
ہاتھہ مین ساڑھی چھہ سو برس کی عمر کا آب حیات ہی تو
نوش کرلے یعنی اوسیوقت نوش کرلیا اوسوقت میری عمر پچاس برس کی تہی اور اوس روز سے
گاہ گاہ مجکو کسی خدمت کے انجام دینی کو اور جگہہ بہی ارسال فرمادیا جاتا تہا اور بتاریخ نوین ماہ
ذیقعدہ ۵۴۰ھ ہجری روز دوشنبہ وقت عصر سے حسب الحکم جناب ممدوح کے حضرت
سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب گجراتی کی خدمت مین سرگرم رہا۔

بیان وصال حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

اور بتاریخ سترہوین ماہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ ہجری کو قبل از نماز جمعہ حضرت
قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر
جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے قرب حضرت ذات تقدس و تعالیٰ مین وصال
فرمایا یعنی اس عالم سے رحلت کی۔ سولہ برس کے بعد حضرت سید کبیر الدین
شاہ دولہ صاحب گجراتی قطب الاسرار حبیب رحمۃ اللہ علیہ نے بتاریخ سترہوین ماہ ربیع الاول
۵۷۷ھ ہجری کو روز دوشنبہ وقت عصر کے مجکو مرتبہ تکمیل کیفیت باطنی پر کامیاب فرماکر بیعت امامت
اور ارشاد سے بلوازم و مراسم مرعیہ مستمرہ مذکورہ بالا کے مستفیض کرکے صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم والمرتبہ مثل اپنی فرمادیا۔ اور ارشاد کیا کہ جب مخدوم علی احمد صابر کا زمانہ عروج ولایت کا
ہو اور تمکو باطن سے خبر ملے اوسیوقت سو اجلد دعای حرز یمانی شریف سیف اللہ
اپنی کے اور کلاہ مبارک معنونہ کے اور کچھہ اپنی پاس مت رکہنا جملہ تبرکات مفاوضہ ہمارے سمت
عبد الغفور ابدال کے ارسال کردینا اور حرز مرتضوی شریف سلطان الاوراد اور کلاہ
متبرک نسبت حلیہ ایک شخص ولایتی اولاد حنفی کا بتلاکر اوسکو مرحمت کردینی کے احکام سے
مطلع فرمادیا۔ اور مجکو الہ آباد کو ارسال کردیا اور خود بہی حضرت سید کبیر الدین شاہ
دولہ صاحب قطب الاسرار حبیب رحمۃ اللہ علیہ بموجب حکم

شاہ وجیہ الدین کا گجرات میں تشریف لانا ۱۲

حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے بغداد شریف مین حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ کلان کو صاحب سجادہ کر کے بلدہ احمد آباد ملک گجرات مین تشریف لے آئے۔

حضرت شاہ منور علی صاحب کا حضرت شاہ عبد الکریم صاحب کو خلافت دینا اور بعد تفویض تبرکات معنونہ انتقال فرمانا ۱۲

حضرت شاہ عبد الکریم صاحب عرف ملا فقیر اخون صاحب مصطفے آبادی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطابہ جب الوجود تصنیف اپنی مین تسطیر فرماتے ہین کہ مین بموجب حکم الہام باطن کے بتاریخ ہفدہم ماہ ربیع الآخر ۱۰۹۹ سنہ ہجری کو بروز چہارشنبہ وقت نماز اشراق کے الہ آباد پہونچا حضرت شاہ منور علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے قدمبوس ہوا۔ اون حضرت نے اپنی کمال پیشانی کو پوٹ کر مجھے دیکھکر ارشاد فرمایا کہ ای ولایتی بہت انتظار کرایا دو روز کی دیر ہو گئی۔ یعنی وہ تبرکات جو حضرت شاہ منور علی صاحب ممدوح نے بدست عبد الغفور ابدال کے کلیر شریف کو ارسال کر دیے تھے اور جکلو حضرت شاہ عنایت جیو صاحب ذو القوۃ المتین بہلول پوری نے بتاریخ پنجم ماہ رمضان المبارک ۱۰۶۷ سنہ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت عصر کے وقت صاحب مجاز مرفوع الاجازت کرنے کے مع دیگر جملہ مفاوضات معنونہ اپنی خاندان صابریہ کے مرحمت فرمائی تھے پیش کیے۔ اور ایک پہر کامل تحلیہ مین گفتگو تعلیم باطن کی باہم رہی چنانچہ وقت زوال کے حضرت شاہ منور علی صاحب نے وہی کلاہ معنونہ حضرات پیران عظام سلسلہ اور جلد حرز یمانی شریف اپنی تلاوت کی کہ یہی جلد حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسینی حسنی رحمۃ اللہ علیہ کی تلاوت مین تھی اور مکتوب نطابہ بفقیر العضیف مذکور جملہ کیفیت باطن اپنی کا مرحمت فرما کر ارشاد کیا کہ ہمسے علیحدہ جا کر چندے توقف کرو تھوڑے عرصہ مین حاضر ہونا مین حضرت کے پاس سے باہر چلا آیا اور نماز مغرب سے فارغ ہو کر پھر حضرت موصوف کی خدمت مین حاضر ہوا۔ حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ تم ہمارے دفینہ کے بعد یہان سے رخصت ہونا اور میری پیشانی پر بوسہ دیکر اپنی پیشانی سے پیشانی ملا کر کیفیت باطن کی مرحمت فرمائی اور جان بحق تسلیم کی بعد نماز عشا اور حضرت کی خدمت غسل اور دفینہ سے فراغ

حاصل کر کے مصطفے آباد کو واپس آیا اور غلام شاہ معصوم قطب زمانی فرزند اپنی کو ان تبرکات اور تعلیمات باطنی سے مشرف کیا فقیر مؤلف کتاب شاہ محمد حسن صابری گذارش کرتا ہے کہ حضرت لی مع اللہ گاہ میان غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت پیر دستگیر مولائی و مرشدی شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کو وہی کلاہ مبارک اور وہی جلد حرز مرتضوی شریف سیف اللہ کی مع جملہ تبرکات مفاوضہ کے مرحمت فرماکر احوال گوش بگوش اور کیفیت سینہ بسینہ آگاہ کیا اور حضرت امیر دوجہان رحمۃ اللہ علیہ نے اس غلام کفشبردار مؤلف کتاب شاہ محمد حسن صابری چشتی قادری حنفی کو وہی کلاہ مبارک معنونہ اور وہی جلد حرز یمانی شریف حرز مرتضوی سیف اللہ سلطان الاوراد مع جمیع تبرکات مفاوضات معنونہ کے احوال تعلیم اور کیفیت باطن سے مستفیض فرمایا

احوال حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب والد ماجد حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالت سلوک مین ہرات پہونچنے کا

حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب مصور المودود تصنیف اپنی مین ارقام فرماتے ہین کہ گیارہ مہینے کے بعد بروز عید اضحی ۵۹۵ ہجری کو شب سہ شنبہ قبل نماز عشا کے علیم اللہ ابدال نے واپس آکر بیان کیا کہ حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب شہر ہرات مین چند روز سے پہونچے ہین اور شیخ محمد بن اسحاق صاحب نے بموجب مضمون خط مرسلہ مولوی محمود صاحب عرف سلیمان کے اپنی مکانپر بتعظیم و تکریم ٹھیرایا ہے اور اب طبیعت پر جذب کا غلبہ نہین ہے تحصیل علوم ظاہری کا بھی خیال کرتے ہین اور حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب مکتوب نطاب انوار الشہود تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ مین تاریخ پنجم ماہ ذی حجہ ۵۹۵ ہجری کو روز چہار شنبہ وقت نماز ظہر کے شہر ہرات مین داخل ہو کر ایک مکانپر جا کر کھڑا ہوا محمد بن اسحاق صاحب مکان نے مجھسے نام میرا پوچھا اور پھر نام آبا و اجداد میرکا دریافت کیا اور مجھکو اپنی مکانپر بکمال تعظیم و تکریم ٹھیرایا اور خط بنام مولوی محمود عرف سلیمان صاحب اولاد حضرت امیر المومنین سیدنا عمر فاروق ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ ساکن بلدہ کھوٹووال

ضلع ملتان کے اس مضمون کا ارسال کیا کہ میری خوبی قسمت سے حضرت عبد الرحیم عبد السلام بلا سعی اور تلاش کے مجھکو میسر ہو گئے ہیں بموجب تحریر آپ کے اپنی مکان پر اونکو فخر دارین سمجھکر ٹھہرایا ہے۔

چند روز ہوئے حضرت محمد ابن اسحاق صاحب نے مجھہ سے بیان کیا کہ آج حضرت **مولوی مسعود صاحب** یعنے **شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب** مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کے خط سے دریافت ہوا کہ وہ لڑکی والی بنر گوار **حضرت مولوی محمود عرف سلیمان صاحب** تمہارے میسر آجانے کی خوشخبری سنکر ادائی شکریہ خدائی عزوجل مین جان بحق تسلیم ہو گئے اور انہین حضرت مرحوم و مغفور نے خط سابق مین تحریر فرمایا تہا کہ مینی ایک شب **خواب** مین دیکہا تہا کہ حضرت سید الانبیا شہنشاہ دوسرا **احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم** مجھہ سے ارشاد فرماتے ہین کہ عبد الرحیم اولاد **غوث پاک قطب عالم** شہر ہرات مین آتا ہی نکاح اوسکا ساتھہ اپنی **دختر ساجدہ** نام ملقب بہ **بی بی خاتون جمیلہ** کے منعقد کرنا بموجب اس حکم معائنہ رویت سروری کے مولوی صاحب مرحوم مغفور نے مجھکو واسطے تلاش تمہاری کے تحریر کیا تہا اور ابہی وہ لڑکی تین برس کی عمر مین ہے۔

حضرت شیخ محمد بن اسحاق صاحب مکان مکتوبات نطاب ارکان الشہود تصنیف اپنی مین۔ اور **حضرت** محمد ابو القاسم گرگامی صاحب تواریخ ظہرت نامہ مین تحریر فرماتے ہین کہ ہمنی **حضرت عبد الرحیم** عبد السلام صاحب قدس سرہ کو قبل ہو جانے شادی عقد نکاح اون کے کے دس برس اپنی پاس رکہا اور اس عرصہ مین حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب تحصیل علوم ظاہر مین فضیلت حاصل کر چکے

فقیر مؤلف کتاب شاہ محمد حسن صابری مختصر احوال حضرت **محمد ابو القاسم** گرگامی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اس محل پر حسب ضرورت بیان کرتا ہے کہ **حضرت شیخ ابو العثمان مغربی** رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب و دو دنامہ تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ مجھہ سے دو خلیفہ ہمنام تعلیم کیفیت باطن سے فیضیاب ہوے ایک محمد ابو القاسم گرگامی سلسلہ طیفوریہ اور انسیہ مفرد مین۔ اور دوسرے ابو القاسم کرمانی یعنے کشمیری **سلسلہ جنیدیہ** مین

ملعقم حضرت بابا صاحب حضرت بابا صاحب حضرت عبد الرحیم والا کو حضرت لڑکی کی نسبت زوجیت خواب مین دیا

حضرت محمد ابو القاسم گرگامی کو حضرت ابو العثمان مغربی رحمۃ اللہ سے خلافت حاصل و نسبت عجیب غریب حال

اور محمد ابوالقاسم گرگامی کو کہ تین سو چونسٹہہ برس کی عمر مین اگر مجہہ سے طالب ہوئے مینی ایک ہی
روز مین بتاریخ ششم ماہ ربیع الاخر سنہ ۷۶۴ ہجری کو بروز چہار شنبہ بعد نماز اشراق کے اپنے
ہاتہہ پر بیعت توبہ اور اجازت اور وکالت اور امامت اور ارشاد سے خاندان النسبیہ
مفرد مین مشرف کرکے کلاہ اپنی سر پر اوڑہا کر اور عمامہ سبز اپنی ہاتہہ سے باندہ کر خرقہ
پہنا دیا اور مثال خلافت مع جملہ اسناد خلافت ناجات اور تبرکات اور اوراد اور مکتوبات
خطاب اپنے اور حضرات پیران عظام سلسلہ موصوفہ کے عطا کرکے صاحب مجاز مرفوع الاجازت
مثل اپنی کر دیا۔ اور محمد ابوالقاسم گرگامی میری خدمت گذاری مین مصروف رہا مینے مدت
مدید سے ایک بو یام سنگ زرد ایکدرعہ مربع کا ترشا ہوا واسطے اپنی پانی پینی کے مقرر کر لیا تہا اور
عہد مستحکم کر لیا تہا کہ اس مقدار سے زیادہ پانی اپنی عمر باقیماندہ مین نوش نہین کرونگا اور
معمول یہہ رکہا تہا کہ بعد فراغ اوراد منظبطہ اپنی کو اوس بو یام کے پانی پر ہر روز دم کر دیتا تہا
اور بقدر مناسب اوس مین سے نوش کر لیتا تہا اور اوس بو یام لوگون کی نگاہ سے پوشیدہ
دیوار مین رکہا تہا بعد عرصہ سات برس عہد کرنے کے روز جمعہ کو مینی حالت بیداری مین دیکہا کہ
حضرت سرور کائنات اشرف المخلوقات احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
ساتہہ انوار وحدت کے تشریف لائے اور اوس بو یام مین سے قدری پانی نوش فرما کر تہوڑے
پانی کی کلی اوسی بو یام مین ڈال دی اور مجہہ سے ارشاد فرمایا کہ ای عثمان یہہ پانی واسطے
تیرے آبحیات ہے مینی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم جو کچہہ قید مینے اپنی نفس پر مقرر کر رکہی ہین
زیادہ عمر تک اوسکا تحمل مجہہ سے ہو سکیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ جسکو تو چاہیگا اوسکے واسطے بہی آبحیات باطن کا ہو جائیگا اتفاقاً ایکروز بتاریخ
شب برات سنہ ۷۶۳ ہجری کو روز یکشنبہ بعد نماز عصر محمد ابوالقاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر
وہ بو یام آب حیات کا آگیا اور نادانستہ اوسنی ایک جرعہ آب اوس بو یام مین سے نوش کر لیا
اور مجہکو الہام باطن سے معلوم ہوا اوسیوقت مینی محمد ابوالقاسم گرگامی کو تکمیل تعلیم کیا

باطن سے جس طرح پر کہ میرے ارادہ مین ایک راز عجیبہ اسس بویام آب کے مخفی رکہنی مین تہا مستفاد نکرکے کہدیا

کہ جو کچہہ جناب باری کو منظور تہا وہ آج ظہور مین آیا یعنے تمکو **عمر زیادہ** معنوی و روحی قیومی آج

بارگاہ خالق حقیقی سے مرحمت ہوئی اور اوسیوقت بینی **محمد ابوالقاسم گرگامی** کے حق مین

حضرت ذات احدیت سے استدعا کی کہ **یا واھب العطایا** آج سے بفضل و عنایت اپنے سے

محمد ابوالقاسم گرگامی کو ساتہہ ترقیات مراتب باطنی کے از دیاد محبت اپنی مین مستغرق رکہیو

اوسکے سلسلہ کو تا بقیام عالم جاری رکہیو **حضرت محمد ابوالقاسم** گرگامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی

تواریخ ظہرت نامہ مین ترقیم فرماتے ہین کہ میرے ایکسو سترہ ۱۱۷ نکاح ہوے جب زوجہ حاملہ ہوتی اور لڑکا پیدا ہوتا

وہ لڑکا اور زوجہ دونون فوت ہو جاتے تہے اسیطرح ایکسو سترہ ۱۱۷ اولاد بہی ساتہہ مادر اپنی کی فوت ہوئین

بعد کو بموجب حکم الہام باطنی کے نکاح کرنا موقوف کیا اور جب **عبد الرحیم عبد السلام** کو اپنی ہمراہ

بلا کے لیہو تو وال علاقہ دیپالپور ضلع ملتان کو بموجب طلب مولوی مسعود ملقب بہ حضرت شاہ شیخ

فرید گنجشکر بابا صاحب قطب عالم اغیاث ہند مسعود العالمین کے اونکی شادی کرنیکو

لیگیا تہا اوسوقت میری عمر کئے سو برس کی تہی **فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری** گذارش

کرتا ہی کہ میرے جد امجد حضرت **شاہ عبد الکریم صاحب** قطب الابرار عرف ملا فقیر اخوند صاحب

رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت **محمد ابوالقاسم** گرگامی رحمۃ اللہ علیہ نے بتاریخ انیسوین ۱۹ ماہ ذیقعدہ

سنہ ۶۵ ہجری کو بروز دوشنبہ قریب دو پہر کے **پانچوین تبت** پر بقیہ دستمرہ او شہرو حامع عیبہ

مرقوم الصدر کے صاحب مجاز مرفوع الاجاز علو العزم و المرتبہ او سی خاندان النسبیہ مفردین مع دیگر سہ

خاندان علویہ عباسیہ النسبیہ قریبہ مین مثل اپنی ممتاز فرمایا اور مثال خلافت مع جملہ اسناد خلافت

ناجات اور جملہ اوراد مع گیارہ ۱۱ اسمار متبرکہ جو حضرت سرور کائنات اشرف الموجودات احمد مجتبی

محمد مصطفے صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے **حضرت انس بن**

مالک رضی اللہ تعالی عنہ کو مرحمت فرمائے تہے عنایت کیے۔ اور اشغال اور تبرکات اور مکتوبات

کیفیات ظاہر و باطن کے مرحمت فرما کر کیفیت باطنی تمام و کمال لطف فرمائے اور چند روز

حضرت ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ کا ایکسو سترہ ۱۱۷ نکاح [illegible]

حضرت عبد الرحیم صاحب عبد السلام صاحب [illegible] سے باطن [illegible]

حضرت ملا عبد الکریم [illegible] کا حضرت محمد ابوالقاسم صاحب سے خلافت پانا

بیان معائنہ مزار حضرت ابوالقاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت موصوف جد امجد میرے جناب محمد ابوالقاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین رہے۔ اکثر احوال عجیب اوس جناب معظم الیہ کے اپنی مکتوب نطاب حب الوجود مین تحریر فرمای ہین بیان اونکا اس جگہہ مناسب نہین اور خود بھی اس خاکسار طریقت مؤلف کتاب ہذا نے تربت پُر انوار قریب جلوہ گاہ حضرت جنید بغدادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سمت جنوب کو مزار مقدس حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحب موصوف معائنہ کیا تعویذ مزار مبارک پر اونکا نام شیخ محمد ابوالقاسم گرگامی مرید حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ عباس علمبردار رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت ابوالعثمان مغربی کندہ ہے۔

احوال نکاح حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب والد ماجد حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ و کیفیات عجائب ایام حمل

حضرت شاہ عبدالرحیم کا کھو ٹو وال مین داخل ہونا

حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب کے مکتوب نطاب انوار الشہود تصنیف اپنی مین۔ اور حضرت محمد بن اسحاق کی مکتوب نطاب ارکان الشہود تصنیف اپنی مین۔ اور یہی مضمون حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی تواریخ طہرت نامہ مین تحریر فرماتی ہین کہ بتاریخ گیارہوین ماہ محرم ۵۷۱ھ ہجری کو بروز سہ شنبہ حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ مع علیہم اللہ ابدال کے حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی ہمراہ واسطے نکاح کے بلدہ کھو ٹو وال علاقہ دیپالپور ضلع ملتان کو حسب الطلب حضرت مولوی مسعود ملقب بہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کے روانہ ہوی بزور ولایت تیسرے روز بلدہ کھو ٹو وال مین پہونچے اور بتاریخ سترہوین ماہ جمادی الاخر ۵۷۱ھ ہجری کو شب پنجشنبہ وقت عشا کے

بیان نکاح حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ

تقریب عقد نکاح کا انصرام و انجام ہوا۔ اٹھارہ مہینے وہانپر مہمان رہے۔ بعدہ تینون صاحب مع اہلخانہ حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب کے منزل بہ منزل شہر ہرات مین تشریف لے آئی اور حضرت محمد بن اسحاق صاحب کے مکانپر بدستور سابق مسکن گزین ہوے شبانہ روز ارشاد تعلیم طریقت مین حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب مصروف

حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب سے حضرت عبد الوہاب گمانی کی خلافت

حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب کا بغداد شریف سے تبرکات کا آنا

رہتے تھے اسی عرصہ مین بتاریخ اونیسوین ماہ ربیع الاولی ۱۲۵۹ھ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت
عصر کے عبد الوہاب گمانی حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحبؒ سے داخل سلسلۂ تعلیم طریقت کے
ہوکر اپنی حقیقت کے طالب ہوئے بیالیس روز کے بعد مثال خلافت صاحب مجاز مرفوع الاجازت
مع جملہ اسناد خلافت ناجات اور تبرکات اور مکتوبات نطاب اور اوراد اشبانہ روز کے حضرت عبد الرحیم
عبد السلام صاحبؒ نے اونکو مرحمت فرمائے حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مکتوب نطاب انوار الشہود مین تحریر فرماتے ہین کہ علیہم التحیۃ ابدال کو جو میرے ہمراہ حضرت قبلہ وکعبہ دارین
شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مامور فرما دیا تھا معرفت علیم اللہ ابدال کے
احوال خیریت اپنی کا حضرت موصوف کے پاس ارسال کیا کرتا تھا اور وہان کے احوال اور اشیاء معنویہ حضرت
ممدوح اور تعلیم کیفیات باطنی سے اکثر سرفراز ہوتا رہتا تھا اسیطرح جو کچھ اسناد خلافت ناجات اور تبرکات
اور اوراد اور مکتوبات نطاب مجھکو حضرت صاحب تجلی مرفوع الاجازت فرمانے کے حضرت شاہ
سیف الدین عبد الوہاب صاحبؒ نے مرحمت کیے تھے اور بحق حالت غلبہ جذب مین وہان چھوڑ آیا تھا
سب میرے پاس آگئی۔ اس عرصہ مین مکتوبات نطاب حضرات اساتذہ یعنے پیران عظام سے پیش خبری
احوال ولادت مخدوم علی احمد صابرؒ کی ساتھہ تفصیل ہرگونہ کیفیات ظاہر و باطن کے
معائنہ کرکے پیش خاطر رکھی۔ اور سبزوار مین ساتھہ عقد نکاح کے منسلک ہوا تھا نور سرخ مثل یاقوت
درخشان کے میری پشت مین تا ام الدماغ زیر و بالا آتا جاتا معلوم ہوتا تھا اوس وقت مجھپر ایک
کیفیت عجیب طاری ہو جاتی تھی چنانچہ بتاریخ گیارہوین ماہ ربیع الاخر ۱۲۵۹ھ ہجری کو شب
جمعہ وہ نور سرخ میرے صلب سے منتقل ہوکر بطن مادر مخدوم علی احمد صابرؒ مین قرار پذیر ہوا
اور اوس شب وہ نور سرخ نہایت جلد جلد پے در پے زیر و بالا کو آتا جاتا تھا کہ ایک لمحہ قرار
تھا بعد نماز تہجد کے حضرات ابدال اور رجال الغیب میرے پاس آکر مبارکبادیان دینے لگے۔ اور
صبح کو حضرات رقبا۔ نجبا۔ نقبا۔ اغیاث۔ اقطاب۔ ہر ایک شہر و دیار افواج کے بعض بعض
اور اکثر بقوت روحانی کہ ان حضرات کو ستر جگہہ ایک صورت سے پہرنیکا اختیار حاصل

حضرت مخدوم صابر رحمۃ اللہ علیہ انوار الٰہی کا ظہور ہے

ہوتا ہی واسطے مبارکباد دینی کے میرے پاس تشریف لائی اور اسیطرح حضرات اولیای ہمعصر بہی جو مرتبہ سلوک مین سے تہے تشریف لاکر مراسم تہنیت اور مبارکباد کے ادا فرماتے تہے

ابیات

حضرت مخدوم دارائی جہان ‏— حضرت مخدوم مولائی جہان
حضرت مخدوم صحرائے ہدایت ‏— حضرت مخدوم خضر رہنما ست
حضرت مخدوم ہین ایک نور پاک ‏— نور سی اونکی دو عالم تابناک
ماہ اونکی نور سے روشن چراغ ‏— مہر اونکی تاب سے زرین ایاغ
وہ وجوبی نور کے ہین جلوہ دار ‏— مہر وہ ہین نور امکانی بکار
حضرت مخدوم فرزند رسول ‏— حضرت مخدوم دلبند بتول
یہہ نبی آخر زمان کے ماہ ہین ‏— یہہ علی کے دلبر دلخواہ ہین
یہہ حسینی رنگ کے رنگین چمن ‏— یہہ حسن کے باغ کے شاخ سمن
عاشق اللہ و معشوق خدا ‏— زیب بزم مرتضی و مصطفی
فاطمہ بی بی کے وہ دلبند ہین ‏— بوترابی شاہ کے فرزند ہین
باپ اونکی سید عالی نسب ‏— تہے بہر صورت حسینی خوش لقب
جذبہ سافج ہین گرچہ طاق تہے ‏— اس صفت مین شہرۂ آفاق تہے
تہے سلوک فقر کے بہی بادشاہ ‏— اسطرف بہی چشم وا تہی ہیچگاہ
غیب سے وقت نماز با صواب ‏— منزل پنجم سے آتے تہے شتاب
باپ دادا سے نسب دار حسینؑ ‏— تہے حسب مین بہی امیر نشتین
مادر اوس زیبائی ماہ وطین کی ‏— تہی بہن بابا فرید الدین کی
تہے وہ کسکے بہانجے روشن ضمیر ‏— حضرت صابر علاؤ الدین فقیر
بہانجے حضرت فرید الدین کے ‏— پیر و مرشد ہند و سندہ چین کے
منزل اول جناب شاہ کے ‏— وادی تقدیس ہے اللہ کے

وادی اتقا یہی ہے صحرائے ہو — منزل تقدیس سے پیدا ہو
عالم ہو سے ادھر آنے لگے — اپنا جلوہ سب کو دکھلانے لگے
نور تہا وہ نور جسکو دیکھکر — بیخبر ہو جائے تہا جن و بشر
دی تہی اللہ نے جسے دلکی نگاہ — دیکھتا تہا اونمین وہ نور آلہ
بعد ساعت ایک تجلی دلکشا — غیب سے والد کو ہوتی رونما
جس طرح ابر سیہ سے بے نقاب — چاردہ کا مہ نکل آوے شتاب
اوس تجلی کے اثر سے سربسر — باپ ہو جاتے تہے اون کے بیخبر
بیخودی کے بعد ہو حیرت بکار — بر زبان لائے کہ یا پروردگار
یہہ لطیفہ ہے کہ یہہ فرزند ہے — یہہ دقیقہ ہے کہ یہہ دلبند ہے
غیب سے آئی صدا اے دلنواز — یہہ **علی احمد**ؒ کا ہے سربستہ راز
جب گئے ماہ ربیع اول کے روز — یازدہ حسب شمار ای دلفروز
پنجشنبہ شب شب آخر صلوٰۃ — وقت نور مشعل اعز صفات
صلب والد سے بہ بطن والدہ — جلوہ فرمایا جو ماہ چاردہ
عالم ارضی و اہل آسمان — سب مبارکباد کو آئے وہان
صبح اول سے **حسن**ؓ صابر کا نام — ورد ہے تیرا بدل ہر صبح و شام

حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کمتوب بخطاب انوار الشہود مین تحریر فرماتے ہین کہ جس روز سے **مخدوم علی احمد صابر**ؒ نے حمل مین قرار پایا تہا اوسی روز سے ہر ایک حضرت سالکان راہ حقیقت اور مجاذیب بادہ وحدت کو اسقدر مقام عروج کیفیت باطن کا حاصل تہا کہ کبہی کسے متقدمین کے احوال سے بہی یہہ عروج سنا نہین گیا اور **بارہ مہینے نو روز** مدت حمل مین ابتدا سے انتہا تک یہی احوال رہا کہ اکثر اوقات شب کو اور بعضے روز دن کو بہی جوق جوق حضرات رقبا و نجبا و نقبا و ابدال و اغیاث و اقطاب و رجال الغیب اور حضرات سالکین ہمیر مکانیہ

تشریف لاتے اور مخدوم علی احمد صابر کسیطرف مونہہ کر کے بیٹھہ جاتے اور بیان کرتے کہ جسروز سے زائش شہنشاہ مسند ولایت کا ظہور شروع ہوا ہے ایسی کیفیت عجیبہ کے آثار باطن مین صادر ہوتے ہین کہ اونکا بیان ہو نہین سکتا دل ہی اوس مذاق باطن کا سرور اوٹہاتا ہے اور جسطرح پرکہ مجکو قبل قرار پانے حمل سے نور اپنی پست مین زیر و بالا آتا جاتا معلوم ہوتا تہا اوسیطرح والدہ مخدوم علی احمد صابر کو نور سرخ مثل یاقوت درخشان کے اکثر زیر ناف اور گاہے پس پشت اور پر سینہ کے شانہ کے جگر کے نیچے آتا جاتا نظر آتا تہا اور اکثر خواب مین لوگونکو مخدوم علی احمد صابر سے باتین کرتے دیکہتے تہین اور جو کچہہ مخدوم علی احمد صابر اونکو جواب دیتا تہا گاہی تمام گفتگو یاد رہتی تہی اور کبہی کچہہ فراموش ہو جاتے تہے اور بیشتر اوس گفتگو مین حضرات باتین کرنیوالون کو اپنی حاجات ظاہر اور باطن کے روا ہو جانیکا سوال ہوتا تہا اور کبہی مخدوم علی احمد صابر نے کسی سائل کا سوال رد نہین کیا اور مینے بہی اکثر حضرات اہل باطن کی زبان سے یہہ گفتگو بگوش خود سنی کہ ہم ایک مشکل اہم ضیقی باطن مین مبتلا تہے شب کو عالم مثال مین چند روزہ بچہ نے ہمسے باعث تردد اور تفکر کا دریافت فرما کر اوس ضیقی باطن سے نجات بخشی۔ اور جب بارہ مہینے مدت حمل کو گذر گئے اور نو روز باقی رہے والدۂ مخدوم علی احمد صابر نے شب کو جہر کرنے مین جانب جگر سے آواز ظہوق دالله ہون سماعت کر کے مجہہ سے بیان کیا مینے الحمد لله کہکر مبارکباد دی اور بیان کیا کہ یہہ آواز ذکر روح مخدوم علی احمد صابر کا ہے اور مکتوبات نطاب حضرات پیران عظام مین یہہ پیش خبری تحریر ہے چنانچہ نو ۹ روز تک وہ آواز اوسیطرح روز بروز زیادہ ہوتا رہا

ابیات مؤلف

حضرت مخدوم ہین مخدوم خلق	خلق ناظم آپ ہین منظوم خلق
نور ہے اون دل و جان کی غذا	نور ہے اون کی شبستان کے ضیا
روح و دل اونکا سراپا نور تہا	نور تہا مشعل فروز طور تہا

مادر خوشوقت حیرت زا ہوئین | نور مثل ماہ سرتاپا ہوین
نور سرخ آنکھون سے اوٹھتا دیکھتین | عضو عضو اپنے پہ پہرتا دیکھتین
گاہ مثل مہر اپنی ناف پر | دوش پر گہ گاہ زانو صاف پر
گاہ ہو جاتا تہا وہ طفل حسین | گاہ فرماتا تہا وہ تعلیم دین
گہ ہوتی نور کے مشعل فروز | گہ اضافی نور سے روشن ہر روز
جہر کرنے مین سنا مادر نے یون | ذکر اوس شہ کا ظہور اللہ ہون
واسطے اوس دید کے شام وسحر | اوسطرف رہتا تہا قطبون کا گذر
اکثر سے ابدال آتے تہے وہان | رتبہ دار رجال جاتے تہے وہان
جو معجز اوس بارگاہ سے آتی تہا | عارف باللہ وہ ہو جاتی تہا
شاہ دین کا اسم اعظم نام ہے | روز وشب مشکلکشائی کام ہی
جو کسی مشکل مین وہان پہنس جاتی تہا | نام حضرت کا زبان پر لاتی تہا
مین حسن کس سے کہون اسرار کو | کوئی بہی سنتا نہین اس ساز کو

بیان کیا

حضرت شاہ عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمتہ اللہ علیہ مکتوب کتاب انوار الشہود مین تحریر فرماتے ہین کہ تین روز پیدا ہونے مخدوم علی احمد صابر مین باقی رہے تہے کہ ایک شخص مولوی برہان حاجی حاسد بن منعم بن اقواص بن شیخ حفص بن شیخ عظیم الدین بن شیخ عماد بن مسلم بن احمد شوقی رجال الغیب کہ چارسو اوناسی برس کی عمر مین فوت ہوا اور محفل حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد ۴۷۹ سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ مین اکثر حاضر ہوا کرتے تہے مولوی برہان حاجی حاسد مذکور اسباب تجارت کا شہر ہرات مین لایا تہا مجہکو دیکہکر اور پہچانکر خدمت میرے جد امجد کی کرنے لگا اور پہلے ہی اسی مولوی برہان حاجی نے بغض وحسد سے دو کتابین الوہیت ـ تکوینین ـ نام میرے جد امجد موصوف کی توہین مین تصنیف کی تہین اور وہ کتابین اہل روافض نے بطور دلیل کے اپنی پاس رکہی تہین اور مولوی برہان حاجی مذکور دریے

مرحوال مولوی برہان حاجی اور اوسے حسد و تصنیف کا بیان

ہلاکت اور ایذا رسانی میری کے ہوا اور مین اس تردد مین غمگین و ملول اپنی مکان مین آیا **والدہ مخدوم علی احمد** صابر نے مجہسے باعث ملال کا دریافت کیا مینی احوال مفصل بیان کیا کہ یہان سے ایران قریب ہے اور اہل ایران میرے جد امجد کے دشمن ہین تیرے یہان بیٹے کا حال سنکر دشمن ہلاکت ہو جاوینگے یہہ احوال سنکر **والدہ مخدوم** علی احمد صابر نے معائنہ رویت شب کا بیان کیا آپکو غمگین پاکر کہا جاتا ہے ورنہ خود بخود کہنے کی ممانعت ہوگئی تہی **آج** شب کو ایک بزرگ نے مجہسے عالم مثال مین فرمایا کہ نام میرا **غوث پاک** قطب عالم ہے تجکو بشارت دیتا ہون کہ شب پنجشنبہ کو تجہسے فرزند سا تہہ شان تمہارے کے پیدا ہوگا نام اوسکا **مخدوم علی احمد صابر** ہے اور عبد السلام کہہ سکے دشمن خدا کا **مخدوم علی احمد صابر** کے پیدا ہوتے ہی ہلاک ہو جائیگا اور تمام حاسدین ملک ایران کے قلب پر اس ہلاکت کی ہیبت سے عبرت ہو جائیگی یہہ **نوید** روح افزا سنکر مین خوش ہوا اور ادا سے شکریہ جناب باری مین چار رکعت صلوۃ الصلوۃ ادا کین **اشعار مؤلف**۔

والدِ صابر کو دیکھہ اندوہ گین
والدہ صابر کی فرمانے لگین

عرض کرتی ہون نوید جان فزا
آج شب مین مجکو یہہ رویا ہوا

بیخودی جبدم ہوئی میرے نصیب
گوش مین آیا یہہ آواز حبیب

اب کوئی دم مین وہ مہرِ عرش گاہ
جلوہ فرما ہوئیگا بر فرش گاہ

اسم اوس طفل صداقت مند کا
نام اوس سلطان چون وچند کا

صابر و مخدوم اسکا نام ہے
انتظام ہند اسکا کام ہے

تجکو یہہ فرزند قطب روزگار
ہو مبارک ای فقیر نامدار

نام سے اوسکے کیا آگہ تجہے
اس مسمی کی بتائی رہ تجہے

قطب ہے یہ قطب اس سے نونہال
فیض پاوینگے بفضل کردگار

جب کہ پیدا ہوئیگا وہ بادشاہ
غیب سے ہوگی صدائے **اِلّا اللہ**

اوس خدا آگاہ کی شانِ جلال
فرق منکر کو کریگی پائمال

سُنتے ہی یہ بانگ بشریٰ وَدُودْ | والد و مادر بجا لائے سجود
دونوں یہہ کہنے لگے ای کردگار | یہہ عنایت سے بحدِ بیشمار
شکر اس دادِ الٰہی کا ادا | کب بھلا ہمسے ادا ہوگا خدا
ای خداوندِ کریم خستگان | دستگیر ما ہمہ پابستگان
ہر کرا خواہی کُنی قطب زمان | ہر کرا خواہی کُنی غوثِ جہان
غوث و قطب از تو کمال آموختہ | ہر دو از نورِ تو نور افروختہ
نورِ تو فرزند ما را نور داد | بر رخ او دولتِ عرفان کشاد
کردہ او را تو ماہِ نور بخت | ساختی او را تو شاہ تاج و تخت
تو ولایت آنِ او بنمودہ | تو ولایت شانِ او فرمودہ
تو رسانی قوتِ او ہر صبح و شام | سید ہی از نورِ خود آب و طعام
حضرتِ مخدوم کی جس پر نگاہ | ہو حسن کیونکہ نہ وہ خورشید ماہ

احوال ولادت باکرامت اور شیرخواری حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب اور مولوی برہان حاجی حاسد کے قتل ہونے کا

حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب خطاب انوار الشہود مین تحریر فرماتے ہین کہ ایک شب قبل ولادت پہلے وقت جہر کے آواز بہت واضح ظہور اللہ ہون سماعت کیا جاتا تہا بتاریخ انیسوین ماہ ربیع الاولی سنہ ۵۹۲ ہجری کو شب پنجشنبہ وقت تہجد کے پہر رات باقی رہی مخدوم علی احمد صابر تولد ہوئے۔ اور اوسیوقت بلا تامل ایک طرفۃ العین ہے کے برق خشک آسمان سے باواز لا الہ مولوی برہان حاجی حاسد کے سر پر گری کہ اوسیوقت گردن قلم ہوگئی ایک سانس لینے کی بہی فرصت نملی فی الفور فی النار والسقر ہوا جب نزول اس قہر الٰہی کی خبر ایک سے دوسرے کو ہو کر شہرت پذیر ہوئی تمام شہر ہرات پر زلزلہ ہوگیا اور رہر اقلیم اور شہر و دیار مین جو اس خبر ہیبت اثر سنتا تہا مبہوت متحیر ہوجاتا تہا اور اس واقعہ صولت طراز ہیبت پرداز کو سنکر اکثر وانشوجہ

حضرت مخدوم صاحب کا پیدا ہونا اور وقوع بیان حاجی کا ... فی النار ہونا

اون کتابونمیر عمل رکہتی تہے میرے پاس حاضر ہوکر داخل سلسلہ تعلیم طریقت کے ہوے

ابیات

حضرت مخدوم صابر محوذات ۔۔۔ محوذات و واقف سر صفات

حضرت مخدوم ہین سیف نبی ۔۔۔ ذُوالفقارِ لَافَتَا اِلّا علی

تیغ احمد سیف بران الہ ۔۔۔ بادشاہ دوجہان عظمت پناہ

شان اونکی ذوالفقار لایزال ۔۔۔ تیغ اونکی جلوہ بخش لایزال

ہیبتش چون تیغ ہیبت می کشند ۔۔۔ تاج ہوش از ہوشمندان می برد

صاحب شمشیر برانی ہین وہ ۔۔۔ ہیبت افزا قوم ایرانی ہین وہ

اونکی شمشیر جلالی کا نشان ۔۔۔ کمترین رکہتا ہے مہر آسمان

قہر اونکا سایۂ قہر خدا ۔۔۔ لطف اونکا ظل لطف مصطفےٰ

باغبانِ گلشن ہو ہین حسنؑ ۔۔۔ گل بدامانِ ہمہ اُو ہین حسنؑ

حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب لطائف انوار الشہود مین تحریر فرماتی ہین کہ جسوقت مسماۃ مصری بنت طباف بن ہاشم بن ابراہیم بن شیخ جمیل بن شیخ ابوالعباس بن احمد عربی دایہ نے مخدوم علیؓ احمدؒ صابرؒ کو دیکہا تو سر مبارک کعبۃ اللہ کیجانب تہا دایہ نے واسطے غسل دینے کے بغیر وضو جو قصد ہاتہ لگانیکا کیا آگ قاہرہ جسم مین پیدا ہوئی کہ اوسکی سوزش سے توبہ کرکے خائف علیحدہ کہڑی ہوگئے والدہ مخدوم علیؓ احمدؒ صابر نے ہدایت کی کہ ای دایہ تجکو معلوم نہین کہ یہہ لڑکا اولاد حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمدؐ سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے اور اسکے پیش خبری سے ایکدفہ مرتب ہے جلد وضو کر اور صلوٰۃ استغفار پڑہ کر واسطے غسل کے ہاتہ لگا دایہ نے بموجب تعلیم کے تعمیل کی اور مخدوم علیؓ احمد صابرؒ کو بعد غسل کے کفنی پارچہ متبرکہ حضرت جدامجد ممدوح سے پہنائی اور گود مین لٹایا مخدوم علیؓ احمدؒ صابر نے جو نظر جانب آسمان کے واکی اور جو ہین نگاہ چہت مکانپر پڑی فی الفور ایک آواز شدید بلند ہوا اور چہت پختہ اوس مکان کی شق ہوگئی حضرت محمدؐ بن اسحاق صاحب مکان نے وہ آواز

حالات عجیب وغریب بیچ ولادت باسعادت حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ

ہیبت ناک سنکر والدۂ مخدوم علی احمد صابر نے باواز کہا کہ ای دختر نیک اختر جلد لڑکے کو
مکان سے باہر لے آ کہ مکان زمین پر گرا چاہتا ہی اس گفتگو مین تہے کہ چہت پختہ مکان کے اوپر کو اوٹہکر
پس پشت مکان کے جا پڑی آسمان صاف نظر آنے لگا اور ابر کے سے ٹکڑے رنگ سرخ مثل یاقوت
لمعانکے آسمان سے آتے اور جسم مقدس مخدوم علی احمد صابر کو ہم آغوش کرکے آسمان کو
چلے جاتے تہے اور اون ٹکڑون مین سے روشنی اور خوشبو نہایت لطیف ساری مکان مین محیط
ہوگئی اور تہوڑے عرصہ مین وہ خوشبو اور روشنی تمام شہر مین پہیل گئی اور لوگون کے دماغ معطر ہوگئے
چنانچہ حضرت محمد ابوالقاسم گرگانی صاحب اوس روشنی اور خوشبو کو سمجہکر اپنے مکان سے
میرے پاس تشریف لائی اور مجہہ سے فرمایا کہ دیکہو تو آسمانپر کیا تجلی ہو رہی ہے مینے ہی نوید ولادت
مخدوم علی احمد صابر اور آمد ابر کے سے ٹکڑون کی بیان کی اور دکہلا ئی صبح تک یہی حال
رہا اور وقت طلوع آفتاب سے حضرات رجال الغیب اور ابدال اور نقبا اور نجبا اور رقبا
اور اغیاث اور اقطاب حضرت مخدوم علی احمد صابر کے دست و پا کو بوسہ دیکر
شرفیاب ہوتے تہے اور حضرات سالکین پیشانی مبارک اور قلب منور کو چومتی تہے اور اوس کیفیت
لازوالی مین مست ہوکر وجد کرتے تہے نظم دلچسپ از مؤلف

مولد حضرت علی احمد کا حال
جب رہے ماہ ربیع اولی کے روز
پنجشنبہ شب شب آخر زمان
رات تو وہ شب شبون کی تاج تہی
آسمان سے پارۂ سرخ سیاہ
ابر ہے یا نور ہے نور عجیب
بوی خوش آنے لگی ہر سمت سے
عرش سے جب فرش پر آئی وہ

اب لکہا جاتا ہی بر قدر مجال
یازدہ حسب شمار ای دلفروز
وقت نور مشعل ناز نہان
رات وہ مثل شب معراج تہی
رونما ہوکر کے آتی متصل
یہہ عجائب راز ہی راز غریب
عطر آگین تہے دماغ ہر ایک کے
نور کا چہنکے تلاشی مہر و ماہ

منزل مخدوم تھی عرش بریں ۔ گرچہ ظاہر مین ہوئے فرش بریں
ایکدم مین عرش کے سیاح تھے ۔ دوسرے دم فرش کے سیاح تھے
نور تہا وہ نور پاک کردگار ۔ طور سے جسکا دل آئینہ دار
سب کو اس خوش نام پر آئین ہوا ۔ نام **مخدوم علیؒ احمدؐ** رکھا
قطب مادر زاد اون کا نام ہے ۔ انتظام خلق اون کا کام ہے
تن برنگ روح تہا آئینہ دار ۔ جلوۂ حق تہا بدن سے آشکار
بو تھی اونکے جسم کی عطر نعیم ۔ ہاتھہ مین اون کے خذف دُرِّ یتیم
بھیم پیشانی کو حضرت کے نظر ۔ لام سے کرتی تھی خُرم سر بسر
عظمت حق تھی جبین سے رونما ۔ ہیبت **اللہ** تھی اونکی لقا
روح و دل اونکا مقام ذو الجمال ۔ جسم اونکا مظہر شان جلال
جو ہین واکی شاہ نے اپنی نظر ۔ سقف خانہ کو گرایا فرش پر
صدمۂ قہر نگہ سے گھر کی چھت ۔ آئی بر فرش زمین جھٹ پٹ الٹ
حضرت مخدومؒ کی درگاہ پر ۔ تہا بہر ساعت ملایک کا گذر
جو ولایت ملک کے سلطان تھے ۔ اکثر ہی اوسدن ولی مہمان تھے
کاملان ارض و اہل آسمان ۔ ہر گھڑی رکہتے تھے آمد شد وہان
اہل دل ایسے جو وہان پر جاتے تہا ۔ محو ذات بحت وہ ہو جاتے تہا
مست ہو جاتا تہا وہ توحید سے ۔ شاد ہو جاتا تہا وہ تفرید سے
کوئی **سبحانی** کا نغمہ برزبان ۔ کوئی **دلقی** کا ترانہ برزبان
جلوۂ **اللہ** تہا دیکھو جدہر ۔ دیکھنے جاتے تھے سب اہل نظر
مقدم حضرت سے تہا آفاق مست ۔ اس مقید گھہ سے تا اطلاق مست
گر ہو تا وہ ظہور ذو الجلال ۔ کب نظر آتا ہمین ہو کا جمال

دیکھنی کو اون کے بینا چاہئی — بوجھنے کو اون کے دانا چاہئے
ہم فقیرون کو ہی ہر شام و پگاہ — اوس جناب ذات افرین نگاہ
ہر سخن اپنا ہی عرفان و نگاہ — ہر سخن اپنا ہی راز لا الٰہ
گر نہو باور حسن سے پوچھ لو — نل کا راز دل دمن سے پوچھ لو

حضرت عبدالرحیم عوابد السلام صاحب رحمتہ اللہ علیہ مکتوب خطاب انوار الشہود مین تحریر فرماتے ہین کہ مخدوم علی احمد صابر نے چھہ مہینی چالیس روز کامل شیر والدہ نوش نہین کیا اثار تہیہ[۱۵] صبر و قناعت کے روز اول ہی سے شروع ہوے بجہت شیر نوش نکرنیکے پستان والدہ مخدوم علی احمد صابر پر ورم ہو گیا تہا اور بانتظار اس امر کے کہ شاید کل کے روز شیر نوش کرین علاج بند ہو جانے شیر کا نہین کیا جاتا تہا اور بخیال اسکے کہ کوئی فعل اوس اسعد السعدا کا حفاظت ذات دافع البلیات سے خالی نہین تہا تدبیر شیر نوش کرنیکی بہی عمل مین نہین آئی۔ بتاریخ سلخ ماہ ذیقعدہ سنہ ۹۲ھ ہجری کو وقت نماز مغرب کے بینی بموجب حکم عالم مثال کے چار رکعت نماز صلوٰۃ الصلوٰۃ شکریہ ادائ اثار صبر مین ادا کین اور مخدوم علی احمد صابر کے چہرہ منورہ پر بوسہ دیکر اکیس مرتبہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ مدد باذن اللہ تلاوت کرکے مخدوم علی احمد صابر کے قلب پر دم کر دیا مخدوم علی احمد صابر نے ببرکت اس اسم اعظم کے شیر نوش کیا اور ایکسال کامل یوم ولادت سے مخدوم علی احمد صابر نے یہہ معمول رکہا کہ ایکروز بعد شیر نوش فرمایا کرتے تہے اور ایکروز صابر صایم رہا کرتے تہے جب مخدوم علی احمد صابر دوسری سال مین شروع ہوے دو روز کے بعد تیسرے روز شیر نوش کیا کرتے تہے اور دو روز صابر صایم رہا کرتے تہے

ابیات مرغوب تصنیف مؤلف

یہہ روایت ہی ز پیران قدیم — یہہ لکہا دیکہا بتاریخ فخیم
چہل دن شش ماہ وہ نور ظہور — شیر مادر سے رہے از بسکہ دور
جسکہ مادر کو ہوا خوف وفات — روبسوی حق ہوئین وہ نیکذات

[۱۵] اثار تہیہ اصطلاح صوفیہ ہے اور ظہور فعل ازلیہ اس سے مراد ہے ۱۲

بولین ای میرے خدای کارساز / ای رحیم خالق ای بندہ نواز
شیر سے یہ طفل بس بیزار ہے / زندگی اسکی بہت دشوار ہے
غیب سے آئی صدا ای سوگوار / شیر کے پینے سے ہی یہہ دور دار
یہہ ملک سیرت ظہور کردگار / کہانے پینے سے نہین کہانا ہی کار
یہہ تجلی الہی کا طعام / کام مین لاتا ہی اپنی صبح و شام
نور اسکا قوت ہی یہہ نور ہے / یہہ تجلی خدا کا طور ہے
تو فقط حیران ہے شش ماہ سے / کام رہتا ہی جو تیرا آہ سے
این پسر تا ماند اندر دار جسم / تا خبر آمد اندرین گلزار جسم
جز خیال ذکر و غیر از فکر نوش / پاک دارہ خویشتن را از خورد و نوش
مست ہوگا یہہ مئی عرفان سے / پہیر لیگا موہنہ یہ آب و نان سے
آب و نان اسکا خدا کی دید ہے / خورد و نوش اسکا خدا فہمید ہے
یہہ ولایت زیب قطبیت شہرت / یہہ ہویت دوسیت غوثیت سرشت
ہان بصورت ہی بشر پر ہے ملک / وہ ملک جسکے ہین تابع نہہ فلک
قدسیون سے بس بالاتر آن ہے / کہانے پینے مین شباہت شان ہے
کب فرشتے اسکا رتبہ پاسکین / بے اجازت اوسکے ذرہ تک آسکین
آدمی کو کیا فرشتی سے قیاس / نور ہین وہ یہہ ربوبیت اساس
مرد کامل راز دار کردگار / کب فرشتون سے بہلا ہو ہم شمار
شوق ہو جسکو حسن سے پوچہہ لو / راز یہہ اوسکے سخن سے بوجہہ لو
ای حسن بس یہہ خدا کی داد ہے / یہہ جو تیرا صابری ارشاد ہے
فیض تیرا فیض ہے مخدوم کا / اسلیئے ہی فیض تیرا دہوم کا

حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب بطالب انوار الشہود مین تحریر فرماتے ہین کہ

کہ ہر روز دو چار خوارق عجیبہ مخدوم علی احمد صابرؒ سے صادر ہو جاتے تھے چنانچہ ایکروز بتاریخ ساتوین ماہ ربیع الآخر ۵۹۴ھ ہجری کو بروز سہ شنبہ مین بعد نماز صبح کے مراقب بیٹھا ہوا تھا کہ ایک سانپ میرے اوپر آ پڑا مینے آنکھین کہولکر دیکھا تو سانپ مہیب شکل سر سے دُم تک دو ٹکڑے چیرا ہوا پڑا ہے ایک ٹکڑا ترپ کر اوسمین سے میرے اوپر آیا ہے اور دوسرا ٹکڑہ زمین مین پڑا ہوا ہے اور مخدوم علی احمد صابرؒ پاس اوسی ٹکڑہ سانپ کے جو چیرا ہوا تھا بیٹھے ہوئی ہین مینے والدہ مخدوم علی احمد صابر کو خواب سے جگایا اور دونون ٹکڑے سانپ کے معائنہ کرائی والدہ مخدوم علی احمد صابرؒ نے بیان کیا کہ ابہی مَین خواب مین دیکہہ رہی تہی کہ مخدوم علی احمد صابرؒ مجہسے کہہ رہا کہ آج سے کوئی سانپ میرے اہل خاندان کو نہین کاٹیگا اور نہ زہر سانپ کا کسی پر مؤثر ہوگا مینے بادشاہ سانپون کو مار ڈالا ہے اور تمام سانپ روی زمین کے مجہہ سے خائف ہو کر عہد کر گئے ہین بعد خواب سُن لینے کے مَین وہ دونون ٹکڑے سانپ کے باہر لایا اور حضرت محمد بن اسحاق صاحبؒ اور حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحبؒ اور شیخ ابو البرکات صاحبؒ اور شیخ ابو عبد اللہ صاحبؒ اور شیخ ابو مسعود صاحبؒ وغیرہ صاحبون کو معائنہ کرائے اور اکثر اشخاص پہچاننے والون سانپون نے علامت بادشاہ سانپونکی اوسکے جسم پر بیان کی اور جب مخدوم علی احمد صابر تیسری برس مین شروع ہوئے خود بخود شیر نوش کرنیسے باز رہے اور یہہ معمول رکہا کہ تین روز کے بعد جو تہے روز نان روغنی نخود اور جَو کی بقدر ضرورت نوش کر لیا کرتے تہے اور چوتہی سال شروع ہوتے ہی مخدوم علی احمد صابرؒ کی زبان کہلی بتاریخ اکیسوین ۲۱ ماہ ربیع الاولی ۵۹۶ھ ہجری کو بروز دوشنبہ قبل نماز فجر کے مخدوم علی احمد صابرؒ نے خواب سے بیدار ہو کر باواز کہا لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ مَین اوسوقت حسب معمول قدیم نام اپنی جد امجد کا تلاوت کر رہا تہا اِلٰہی بحُرْمَتْ قُطْبِ رَبَّانِی غَوْثِ الصَّمَدَانِی شَیْخ مُحْیِ الدِّیْنِ اَبُوْ مُحَمَّدْ سَیِّدْ عَبْدُ الْقَادِرْ جِیْلَانِی مَحْبُوْبِ سُبْحَانِی مَدَدْ بِاِذْنِ اللّٰہِ یَا مَقْصُوْدُ یہہ آواز مخدوم علی احمد صابر کا سنکر تبسم کرتا ہوا سجدہ شکر مین مشغول ہوا اور چار رکعت صلوٰۃ الصلوٰۃ ادا کین اور موہنہ جانب بغداد شریف کر کے دعا کی کہ الٰہی شکر ہی تیرا

حضرت مخدوم پاک کے ایام طفلی مین سانپ کے دو ٹکڑے کر ڈالنا اور قبل ازین سانپ کا نکلنا اور سانپونکا مغفور کر دینا بیبیان

حضرت مخدوم صابر کی زبان مبارک سے اللہ تعالیٰ حالت طفلی مین صحیح الجواز عجیبہ

کہ تونی مخدوم علی احمد صابر کی زبان سے اول کلمہ موجودگی کا کہلوایا اور تونی اپنی رویت سے مشرف فرمایا۔ چوتھی سال کامل اکثر یہی کلمہ زبانپر رہا اور وقت روکہنے اوس کلمہ کے مخدوم علی احمد صابر پرحال طاری ہوجاتا تھا اور سات وقت مخدوم علی احمد صابر سجدہ جانب کعبۃ اللہ کے کیا کرتے تھے۔ اول صبح کو۔ دوم دوپہر کو۔ سوم سہ پہر کو۔ چہارم عصر کو پنجم مغرب کو ششم عشا کو ہفتم تہجد کو اور مخدوم علی احمد صابر شب کو بہت کم سوتے تھے اور سوتی مین یکایک چونک پڑتے تھے اور اوس وقت رنگ چہرہ منور کا الوان تلوین سے بدل جاتا تھا

اشعار آبدار

حال صابر کچھ بیان ہوتا نہین — راز مخفی ہے عیان ہوتا نہین
خامہ جسدم ہاتھ مین لیتا ہون مین — خامہ کہتا ہی یہان بے پا ہون مین
سرکے بل چلنے ہی شق ہوتا ہون مین — کثرت حیرت سے فق ہوتا ہون مین
راز یہہ وہ ہی کہ اسکی حد نہین — اسکے اندازہ کا شد و مد نہین
فکر حیرت کا رہے اس راہ مین — محو ہے اس منزل دلخواہ مین
مست تھے صابر مئی توحید سے — مست تھے صابر سبوی دید سے
گلشن تقدیس اونکی سیرگاہ — تھا زبان پر اونکی ہردم لا اله
جام اونکا کلمہ ہو حب تھا — کام اونکا شان ہو کا دید تھا
فکر پایا ہو نے اونہین بیخود کیا — جام توحید انا الحق بھر دیا
دیدۂ توحید جب سے وا ہوا — دید حق ہر سوا نہین پیدا ہوا
فکر ہو اون کے گلستان کی صبا — ذکر ہو اونکی لطافت کی صفا
گاہ تھے بیتاب تاب عشق سے — گاہ بیخود تھے شراب عشق سے
منزل تفرید تھا اونکا مقام — وادی تجرید تھا اونکا مقام
ایک مستی مین ہزار اطوار تھے — ایک ہستی مین ہزار آثار تھے
لی مع اللہ ہی اونہین کا حال تھا — ما عبدنا ہی اونہین کا قال تھا

رنگ بیرنگی کے وہ پابند تھے | قید بے قیدیسے وہ خرسند تھے
شاہ ممکن ہر زمان با صد لسان | حضرت واجب کا کرتے تھے بیان
دبّ آدنی سے ہمیشہ کام تھا | بادۂ صاف تدانی جام تھا
نور اونکا دیکھتا ہی وہ بشر | حضرت صابر کی جسپر ہو نظر
نظم سے اونکی جہان آباد ہے | رشد سے اونکی زمانہ شاد ہے
سانپ دو ٹکڑے کیا مخدوم نے | ہمکو ایمن کردیا مخدوم نے
سلسلے مین اونکی جو داخل ہوا | بالیقین وہ عارف کامل ہوا
جو ولی انکا تعلق گیر ہے | وہ ولی بس صاحب شمشیر ہے
جسکو پہونچا سلسلہ مخدوم کا | شاہ ہی وہ ہند سندہ و روم کا
بادہ گلرنگ اس گلزار کا | جام آتش ریز اس خمار کا
ساقی یاھو پلاتا ہی ہمین | ہر گھڑی ہر دم چھکاتا ہی ہمین
یہہ سبو ہمکو دیا مخدوم نے | بیخبر ہمکو کیا مخدوم نے
بھول بیٹھا ہی تو اپنا تن بدن | آپ کو سمجھا ہے تو یا ہو حسن
اب تجھے منظور صابر نے کیا | خاک تھا تو نور صابر نے کیا
حضرت صابر نے تجھکو شہ کیا | حضرت صابر نے تجکو مہ کیا
شکر اس امداد صابر کا مدام | چاہیئی ہر لحظہ ہر دم صبح و شام

احوال و وفات حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب والد ماجد حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب

حضرت محمد ابوالقاسم گرگانی صاحب تواریخ ظہرت نامہ تصنیف اپنی مین اور حضرت محمد بن اسحاق صاحب مکانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب ارکان الشہود تصنیف اپنی مین اور حضرت شیخ بہاء الدین صاحب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب لسان الوحدت تصنیف اپنی مین - اور حضرت شیخ سعد الدین صاحب مرید شیخ نجم الدین صاحب رازی مکتوب نطاب ارض الوجوب تصنیف اپنی مین - اور حضرت شیخ نجم الدین صاحب رازی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب

حریص القربت تصنیف اپنی ہین اور حضرت شیخ جمال الدین صاحب بن جلال الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ مکتوب بخطاب ہمات الوریار تصنیف اپنی ہین اور حضرت شیخ فرید الدین صاحب عطار رحمتہ اللہ علیہ مکتوب بخطاب الممان الغریب تصنیف اپنی ہین - اور حضرت عبد الوہاب صاحب گمانی رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب مکتوب بخطاب شرف النعمت تصنیف اپنی ہین متفق اللفظ والمعنے تحریر فرماتے ہین کہ ہر روز آٹھہ پہر مین دو بار مرتبہ رنگ چہرۂ منور مخدوم علی احمد صابر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا یکایک ازحد سرخ ہوجاتا تہا اور کف دہن مبارک پر آجایا کرتا تہا اور ایک پہر کامل غافل رہا کرتے تہے اوس حالت مین اگر کوئی حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کو ہاتہہ لگا دیتا تہا معًا تمام جسم مین آگ پیدا ہوجاتی تہی کہ اوسکی سوزش سے وہ شخص بہی بیتاب ہوجاتا تہا اور جب حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کو حواس پیدا ہوتے اول یہہ کلمہ زبان مبارک سے صادر ہوتا تہا - شکر الحمد للہ یا غوث الاعظم دستگیر اور جب حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کی عمر پانچ برس کے پورے ہونین دو روز باقی رہی تہے کہ بتاریخ سترہوین ماہ ربیع الاولی ۵۹۷ھ ہجری کو روز دوشنبہ بعد نماز ظہر کے حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب کے درد زیر ناف شروع ہوا - اور مدام ترقی درد کی ہونے لگی اوس وقت حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب کی زبان مبارک پر یہ کلمہ جاری تہا یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئًا للہ مدد باذن اللہ - یہہ احوال شدت درد کا دیکہکر حضرت عبد الوہاب گمانی صاحب ممدوحہ بالا اور حضرت محمد ابو القاسم گرگانی صاحب اور حضرت سید عبد اللہ صاحب بن احمد اور حضرت سید یاسین صاحب بن شرف الدین اور حضرت سید ابو الفضل صاحب بن شمس الدین صحرائی حاضران وقت نے باہم مشورہ کرکے حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے پاس حاضر ہوکر کہا کہ تمہاری والد ماجد کے زیر ناف درد بہت شدت سے ہو رہا ہے دعا کیجے کہ آرام ہوجائے - حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب نے جواب مین ارشاد فرمایا کہ سواری حضرت رسول مقبول کی تیار ہو رہی ہے آسمانون کے شور اور غل کا آواز میرے کان مین آرہا ہے میرے والد کو دار دنیا سے خلعت پہنا کر لیجاوینگے دعا سے کچہہ حاصل نہوگا - جس وقت کہ حضرت مخدوم علی احمد

حضرت مخدوم پاک بعمر پنج سال اپنی والد ماجد کے انتقال کی خبر دینا - اور بعمر چار سال ایک پہر غافل رہنا اور اوسمین نشانی جلالی عجیب و غریب اسرار کا ظاہر ہونا

رحلت حضرت عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ

صاحب کی زبان معجز بیان سے یہہ کلام صادر ہو چکا اوسیوقت روح مطہر حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب نے جسم مبارک سے مفارقت فرمائی اور اپنی حقیقت سے واصل ہوے۔ نہایت خوشبو لطیف سے گھر معطر ہو گیا تہوڑی عرصہ مین بہت دور دور وہ خوشبو محیط ہو گئی۔ حضرت ابو احمد[۳] بن اسحاق صاحب برادر کلان حقیقی حضرت محمد بن اسحاق صاحب کے مکان موصوفہ بالا کا مکان اوس جگہہ سے دو ہزار قدم فاصلہ پر تہا چونکہ اون حضرت کو حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب قدس سرہ سے نہایت اتحاد قلبی تہا مجرد دماغ مین پہونچنی اوس خوشبو کے دل مودت منزل مضطرب ہوا اور وہ خوشبو اون کو طرف کوی محبت کے کہینچ لائی تمام راستہ مین ہر ایک شخص کو باہم گر اوس خوشبو کے دریافت کا مستفسر پایا جب حضرت ابو احمد[۳] صاحب ممدوح حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر تشریف لائے اوس بلبل گلبن محبت کو گل مقصود حضرت احدیت سے ہم آغوش ہو کر عطر افشان دیکہا گلچین وار جعد سنبلین اون کے سے گلہای حسرت چینکر کف افسوس سے بہر اور دستۂ ریحان پنجۂ مژگان سے سنوار کر نرگس حیران اپنی خونابۂ جگر سے لالہ وار داغدار کر کے جہڑنے اور صرصر آہ سرد پر درد سے زبان کو برگ سوسن کے مانند بادای مضمون اس شعر کے متحرک کرنے لگے ع

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد + روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد ۔

یعنے انہی حضرت نے حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دیا ہے اور بمزید تقاضای محبت اون حضرت نے حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گیسوہای ژولیدہ تابدار او باہم پیچیدہ چون شب ہجر دراز کو اپنی ہاتہہ سے شانہ کیا ہی اور حضرت **عبدالوہاب** گمانی صاحب ممدوح خلیفہ حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شریک انجام خدمت کے ہوی اور حضرت **حسام الدین** صاحب جنکے مکتوب نطاب صباح۔ اور حضرت شیخ **رضی الدین** صاحب نے حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو قبر مین اوتارا۔ اور **جنازہ** کے ساتہہ سوای چودہ[۱۴] حضرات موصوف الصدر شرکای ہنگامہ انتقال کے پندرہ[۱۵] حضرات سالکین مفصلہ ذیل قریب و بعید سے سوای صدہا عوام الناس کے نماز جنازہ اور دفینہ مین تشریف لا کر شریک ہو گئے تہے جنکے اسمای مبارک یہہ ہین

بیان جنازہ و دفینہ حضرت عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ

[۱] **حضرت شیخ** بہاء الدین صاحب [۲] **حضرت** عثمان صاحب بن داود [۳] **حضرت شیخ** صدر الدین صاحب

حضرت خواجہ یعقوب بن ایوب حضرت شیخ موسیٰ حضرت ابو البرکات بن احمد حضرت شیخ عبد المجید بن شیخ ابو العباس حضرت شیخ عبد اللہ حضرت ابو العلی بن محمود حضرت شیخ ابو مسعود بن احمد حضرت شیخ شمس الدین بن شہاب الدین حضرت شیخ قاسم بن عثمان حضرت شیخ نصیر الدین بن عبد القادر حضرت شیخ ابو بکر بن احمد حضرت شیخ عبد الکریم بن عمر بن ابراہیم اور **قبر شریف** حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیرون ہرات کے جانب شمال سے عرض شہر سے شہر کے پہلو مین چونتیس قدم کے فاصلہ پر واقع ہے۔

احوال حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کا بعد وفات والد ماجد کے اور بعد ظہور خوارق عجیبہ کے پاک پٹن شریف کو جانے کا

حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تواریخ ظہرت نامہ مین اور چند حضرات موصوفہ بالا اپنی اپنی مکتوبات بانطاب مرقوم الصدر مین تحریر فرماتے ہین کہ بعد دفینہ حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے **حضرت مخدوم علی احمد** صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایکسال خاموش رہے کسی سے کلام نفرمایا اور جب کوئی صاحب حضرات مذکورہ بالا مین سے یا دیگر حضرات اہل باطن حاضر ہوکر اوس سال بہر کے عرصہ مین کسیوقت شبانہ روز مین حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کو بوسہ دیتی تہی معاً وجد فرماکر غافل ہوجاتے تہے کسیکو ایکساعت مین اور کسیکو دو ساعت مین اور بعضون کو ایک پہر کامل مین ہوش ہوتا تہا اور بعض حضرات نے معمول رکہا تہا کہ ہر روز تشریف لاکر حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیتے تہے اور دولت استغراق حاصل فرماتے تہے جب چہہ سال عمر حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب مین شروع ہوئی کیفیت حالت غلبہ جذب کی طاری ہوگئی ایکسال کے بعد جو اس عالم امکان کے طبیعت اقدس پر صادر رہے تہے کسی کسی بات کا جواب سائلون کو دیدیتے اور بعض وقت جو کچہہ ضرورت ہوتی والدہ صاحبہ سے طلب فرمالیتے تہے جب **ساتوین سال** مین شروع ہوے نہایت عسرت سے گذر اوقات ہونی لگی لیکن حضرت والدہ صاحبہ مکرمہ معظمہ جناب مخدوم علی احمد صابر صاحب کی کسی سے اپنی احوال کی اطلاع نفرماتی تہین چوتہے یا پانچوین وقت نان خشک میسر آجاتی تہی

احوال مقام قبر حضرت عبد الرحیم عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم پاک کا ایکسال خاموش رہنا اور حضرات اہل باطن کا شرف یاب ملازمت ہوکر مستفیض ہونا۔

حضرت مخدوم صابرؒ کے وقت تہجد مہیب آواز ظہور اللہ ہونیکا بیان

اور حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ آٹھ پہر مین ایکمرتبہ بعد مغرب کے تھوڑا پانی نوش فرمایا کرتے
یا بشرط میسر آجانیکے اوسیوقت قدرے نان خشک تناول فرمالیا کرتے تھے اور شب کو زمین پر
بغیر کوئی چیز کا بچھونا بچھائے آرام فرمایا کرتے تھے حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحبؒ
شب کو پاس حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کے مکان مین ہوا کرتے تھے اکثر بعد نماز تہجد کے آواز
مہیب ظہور اللہ ہون سماعت فرماتے تھے جب تفحص آواز ادہر اودہر معائنہ فرماتے کوئی
آواز دینی والا نظر نہ آتا اور حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کو بجای
مقررہ زمین پر آرام فرماتے ہوئی پاتے اور بعضے وقت یہہ قیاس ہوتا کہ یہہ آواز اندرون مکان سے سنا
گیا ہے بتفحص آواز اندرون مکان کے تشریف لیجا کر بیٹھہ جاتے تھے تو اوسیطرح کا آواز باہر مکان سے مسموع
ہوتا تھا اور حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ بحال خود اوسیجگہہ استراحت فرماتے ہوتے تھے
چنانچہ حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحبؒ نے وہ آواز مردمان خانہ حضرت محمد بن اسحاق صاحب مکان
اور حضرت والدہ صاحبہ مکرمہ معظمہ حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ وغیرہ چند مرد و عورت ہمسایہ کو
سنوایا مگر کسیکی سمجھہ مین نہ آیا کہ یہہ آواز کسکا ہے اور کہان سے آتا ہے جب حضرت مخدوم
علی احمد صابر صاحبؒ کی عمر شریف سات برس کی پوری ہوگئی تو وہ آواز موقوف ہوگیا اگر کسیوقت
تذکرہ مردمان خانہ مین گفتگو اوس آواز کی باہم ہوتی حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ شرماکر
خاموش ہوجاتے اور تبسم فرماتے ایکروز شب جمعہ کو بعد نماز عشا حضرت مکرمہ و معظمہ والدہ صاحبہ
جناب مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ نے حضرت محمد ابو القاسم صاحب گرگامی کو طلب فرماکر
چانول نہایت لذیذ اور خوشبودار پکے ہوئے کھلائی اور بیان کیا کہ مجھپر بباعث عسرت کے اکثر دو وقت کا فاقہ بھی
ہوجاتا ہے آج صبح کے وقت مخدوم علی احمد صابر نے مجھسے کہا تھا کہ آج مجکو شدت گرسنگی کی ہے کچھہ کھانا
کھلا دیجئے دوپہر تک مینے حیلہ حوالہ سے ٹالا اور ہر چند ترکیب میسر آنے طعام کی عمل مین آئی مگر اتفاق سے ایکدانہ
میسر نہوا اور سوال کرنیکو طبیعت نچاہی جب مخدوم علی احمد صابر نماز ظہر کی ادا کرکی میری پاس آئے
شدت گرسنگی سے نہایت بیتاب تھے مینے اونکی اطمینان کیواسطے دیگچی گلی مین صرف پانی آگ پر رکھدیا

چانول پختہ غیبی و خوشبودار کا ظاہر ہونا

جب مخدوم علی احمد صابرؒ مجہسے کہانا طلب کرتے مین کہدیتی تہی کہ ابہی کہانا تیار نہین ہوا ہے
آخرکار مخدوم علی احمد صابرؒ نے بعد نماز مغرب کے مجہسے نہایت بیتاب ہوکر کہا کہ اب ہمکو کچہہ ابہی کہلا دیجیے یہہ
کہکر مخدوم علی احمد صابرؒ خود اوس ہانڈی کو دیکہکر کہنے لگے کہ چانول پک گئی ہین آپ
مجہکو جلدی سے کہلا دیجیے مین پکجانا چانولونکا سنکر نہایت متحیر ہوئی جاکر دیکہا تو چانول پکی ہوئے پائی
چنانچہ ابہی مخدوم علی احمد صابر کو کہلا کر فارغ ہوئی ہون اسواسطے آپسے گذارش کرتی ہون کہ
مخدوم علی احمد صابر اب قابل فیضیابی تعلیم باطن کے ہے اگر آپ کی رائی مین مناسب ہو تو
مخدوم علی احمد صابر کو پاس حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم
اغیاث ہند ماموں اسکے کے پہونچا دیجیے حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحب نے وہ چانول حضرات
ہمنشینان صحبت کو دکہلائے اور سب حضرات نے وہ چانول تبرکاً نوش فرمائے اور سب حضرات کی رائے
حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے پہونچا دینے پر متفق ہوئی غرض سامان سفر فراہم کرکے
حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحب جناب والدہ صاحبہ مکرمہ معظمہ حضرت مخدوم علی احمد
صابرؒ صاحب کو مع حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے اپنی ہمراہ لیکر بلدہ اجودہن عرف پاکپٹن
ضلع دیپالپور علاقہ ملتان کو روانہ ہوا اثنای راہ مین علیم اللہ ابدال حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحب سے
ملاقی ہوکر کہنے لگے کہ اگر حکم ہو تو مین جناب شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو
آپکے تشریف لانیکی اطلاع دون حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحب نے علیم اللہ ابدال سے دریافت
کیا کہ روز وفات حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تم کس خدمت پر مامور ہوگئی تہی
آج خبر گیر حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے ہو علیم اللہ ابدال نے جواب دیا کہ مجہکو
ہمیشہ خدمت مین رہنی کا حکم تہا اور اب بموجب حکم باطن کے ظاہر ہوا ہون اور اب تا بہ زیست حضرت
مخدوم علی احمد صابر صاحب کی خدمت سے جدا ہونیکو گوارا نہین کرتا حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحب
نے علیم اللہ کو ہمراہ رکہا غرض بتاریخ پچیسوین ۲۵ ماہ شعبان ۶۰۰ھ سنہ ہجری کو روز چہارشنبہ وقت
عصر ... اسم اعظم جنید یہ پاک پٹن شریف پہونچے اوس ہنگام مین حضرت

شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو بیعت امامت اور ارشاد
مرتبہ کیفیت باطن شہنشاہی ولایت سے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی صاحب
اولیٰ الارواح کے ہاتھہ پر صاحب مجاز مرفوع الاجازت ہوئی دو برس کامل گذر گئے تہے حضرت
مخدوم علی احمد صابر صاحب کو جسوقت اونکی والدہ صاحبہ مکرمہ معظمہ نے حضرت شاہ شیخ فرید
گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی گود مین بٹہلایا ایک حالت جذب اور عجیب
کیفیت سے حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب پر طاری ہو رہا تہا اول ہی کلمہ حضرت مخدوم
علی احمد صابر صاحب کا حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند
سے یہہ ہوا کہ آج سے تین برس کے بعد میرے جد امجد کا وصال ہو جائیگا حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر
بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے فرمایا ای فرزند دلبند تمنے کیسے پہچانا کہ حضرت شاہ
سیف الدین عبد الوہاب صاحب جد امجد تمہارے کا آج سے تین برس کے بعد وصال ہوگا وہ
بغداد شریف مین تشریف فرما ہین تم یہان میرے پاس ہو حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب
نے جواب دیا کہ اسوقت مینی اپنی قلب کو دیکہا تہا صورت میرے والد بزرگوار کی میرے سامنی آگئی اور
اوس صورت نے تین اونگلیان اپنی دست راست کی میری سامنی اوٹہائین اس اشارہ سے
دلالت ہون کی معلوم ہوتی ہی حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے
جناب مخدوم علی احمد صابر صاحب کو اپنی سینہ فیض گنجینہ سے لگایا اوسوقت حضرت ممدوح کو
بہی حال وجد طاری ہوگیا اوس حالت وجد مین یہہ کلمات نسبت حضرت مخدوم علی احمد
صابر صاحب کے صادر ہوتے تہے مَرْحَبًا فَرْزَنْدْ عَلِي اَحْمَدْ صَابِرْ بَطْنُ الْوَلِي بَطْنُ
الْوَلِي بَطْنُ الْوَلِي اور کمال حالت استغراق کیفیت حال وجد مین حضرت شاہ شیخ
فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے تین اونگلیان
اپنے سینہ سے ہاتہہ کی حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے قلب پر رکہکر تین مرتبہ توجہ فرمائی
ہوئی فرمایا کہ تین توجہ سے حامل ذات ہونگے جب حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب

مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو حال وجد سے افاقہ ہوا حضرت والدہ صاحبہ جناب مخدوم علی احمد صابر صاحب
نے اپنی بہائی سے عرض کیا کہ مین اس لڑکے کو آپ کی غلامی کیواسطے حاضر لائی ہون آپ اسکو
اپنی غلامی مین قبول فرماوین حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم
اغیاث ہند نے اپنی ہمشیرہ کے جواب مین ارشاد فرمایا کہ مین تمہارا نہایت احسانمند ہوا کہ تمنے مجکو
ایسا سعادتمند فرزند لاکر دیا ہے گہ اگر ہر موی بدن میرے زبان ہو کر شکر خداوند کریم کا تمام عمر ادا کرین
تب بہی ایک شمہ شکر عنایت الٰہی کا ادا نہو سکے گا۔ اس بادشاہ دو جہان کی بیشی خبری سے مطلع ہو چکا
ہون لیکن تین برس کے بعد تعلیم طریقت سے انکو فیضیاب کرونگا اس عرصہ مین تحصیل علم ظاہر
کی بہی ضرور ہے چنانچہ حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحب اور جناب والدہ صاحبہ مکرمہ
معظمہ حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے تین برس تک حضرت شاہ شیخ فرید
گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کے مکان پر مہمان رہے اور ہر روز خوارق عجیب
حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب سے صادر ہوتے معائنہ کرتے تہے۔

احوال حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کا بعیت توبہ اور اجازت سے حضرت باباصاحب کے ہاتہہ پر مشترف ہونیکا

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند مکتوب نطاب سر العبودیت
تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ مخدوم علی احمد صابر نے تین برس کامل روزہ طی کا ادا کیے چوتہے روز بقدر
ضرورت کے طعام نوش کیا اور سوا اسکے اور بہی جو کچہہ معمولات اور حالات طفولیت کے مینے اپنی ہمشیرہ کی
زبان سے اور حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحب کے ارشاد سے سنی تہے وہ ہی معمولات اور حالات
بچشم خود بہی معائنہ کیے اور تین برس مین مجہہ سے علوم ظاہر مین اسقدر تحصیل کیا کہ دوسرا لڑکا
چہہ برس مین بہی اسقدر تحصیل نہین کر سکتا شب یکشنبہ تاریخ اکیسوین ماہ شوال سنہ ۶۰۳
ہجری کو جہہ سے عالم مثال مین حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحب جدامجد مخدوم علی احمد
صابر نے ارشاد فرمایا کہ ہم مخدوم علی احمد صابر کو تمہارے سپرد کرتے ہین مینے بیدار ہو کر

علیہم السلام ابدال کو واسطے مزاج پرسی حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحبؒ کے بغداد شریف کو روانہ
کیا اور خود اپنی حجرہ مین معتکف ہوگیا بتاریخ پچیسوین ماہ شوال ۷۰۳ھ ہجری مرقوم الصدر شب پنجشنبہ کو بعد
نماز تہجد کے حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحبؒ نے میری پاس حجرہ معتکفہ مین تشریف لاکر ارشاد فرمایا کہ آج مین بعد
نماز تہجد کی سو گیا تہا عالم مثال مین حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحبؒ کے نماز جنازہ مین شریک ہوا ہون
اور آج تمام شب مخدوم علی احمد صابرؒ پر غالبہ کیفیت جذب کا نہایت شدت سے طاری رہا اور روز پنجشنبہ بعد نماز ظہر کے
علیہم السلام ابدال نے بہی حاضر آکر احوال رحلت فرمانے حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحبؒ کا بیان کیا کہ مین بعد دفن
ہوجانے حضرت کے نماز اشراق وہان پڑہ کر یہان کو روانہ ہوا ہون چنانچہ اوسی روز قبل نماز مغرب کے مینی
مخدوم علی احمد صابر کو اپنی ہاتہہ پر بیعت توبہ اور اجازت سے ہر دو خاندان حنفیہ علوی کی تعلیم سے مشرف کیا اور
عزیز الدین[1] پسر خود اور شاہ فخرالدین[2] بن غیاث الدین اور ابوالحفص[3] بن عمر اور حضرت مظفر جمال[4] بغدادی اور شیخ
عبدالقادر بن حسن بغدادی اور شیخ محمد[5] بن عیسی ملتانی اور شیخ ابوالقاسم[6] بن عمر بن مسعود اور بدرالدین[7] بن شمس الدین
اور شیخ عبدالسلام[8] بن مکارم اور شیخ داؤد[9] بن عثمان اور شیخ عبدالرحیم[10] بن غیاث اور شیخ شہاب الدین[11] شیرازی
ابوالعلی اور شیخ ابوالحسن[12] کردویہ اور شیخ احمد منیر[13] بلخی اور شیخ ابوبکر[14] بن احمد اور شیخ محمد شاہ[15] اور شیخ محمود[16]
بن شیخ مسمل اور شیخ ابوالقاسم[17] بن مسعود بن داؤد بہنڈاری لنگر اور حضرت محمد ابوالقاسم[18] گرگامی صاحب تواریخ
ظہرن نامہ اور حضرت شیخ ابوالغیث[19] جمیل یمنی صاحب مکتوب نطاب عین البقا اور حضرت ابوالحسن[20] جوسقی صاحب مکتوب نطاب
فصیح الوہاب اور حضرت علی[21] بن ادریس یعقوبی صاحب مکتوب نطاب حضرۃ الحق اور حضرت یونس[22] بن یوسف احمد
صاحب مکتوب نطاب بطن الوجود اور حضرت عبدالقادر[23] بن حسن بغدادیؒ صاحب مکتوب نطاب عیان السعید سے
محفل ترتیب یکر اشیا مفصلہ ذیل پر کہ وجیہ الدین سوداگر بن شیخ رکن الدین بن علاؤالدین سیستانی کشمش
ستانوی مثقال اور نخود بریان مقشر دو صد رطل خرمائی مدنی پانصد عدد میری نظر کو لائے تہے فاتحہ
کر کے تقسیم کر دی گئی اور سرور مخدوم علی احمد صابر نے بہی اپنا حصہ نوش کیا تہا اور جب بعد نماز مغرب کے
مین اندرون مکان کے گیا مجہہ سے میری ہمشیرہ یعنے والدہ مخدوم علی احمد صابرؒ نے رخصت چاہی اور
کہنے لگین کہ بہائی میرا صابر ہونکانا ہی بعد بارہ[12] برس کے اگر زندہ رہی تو ہرات سے پہر یہان آکر اسکی

خصوصیت حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی کا حضرت عبدالوہاب صاحب کے انتقال کی خبر دینا

احوال بیعت حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شادی کرونگی مینی دونون امور پر تبسم کیا اور مخدوم علی احمد صابر کو اونکی والدہ کے روبرو بلاکر حکم دیا کہ صبح سے تم لنگر مساکین اور فقرا کو تقسیم کیا کرو یہ حکم سنکر والدہ مخدوم علی احمد صابر صاحب نہایت خوش ہوئین اور مخدوم علی احمد صابر ایک پہر تک روتی رہے صبح کو والدہ مخدوم علی احمد صابر کی محمد ابو القاسم گرگامی صاحب رحمۃ اللہ کے ہمراہ ہرات کو روانہ ہوئین۔

احوال حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے لنگر تقسیم کرنیکا

حضرت شیخ فضل الرحمن صاحب برادر عموزادہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کے مکتوبات بطالب الخطیب تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ چھبیسوین ۲۶ ماہ شوال سنہ ٦٠٣ ہجری کو بعد نماز اشراق کے مخدوم علی احمد صابر نے لنگر تقسیم کیا اور یہہ معمول رکہا کہ نماز اشراق پڑہ کر لنگر تقسیم کرنیکو حجرہ سے باہر آیا کرتے تہے اور بعد لنگر تقسیم کر دینی کے ایک حجرہ مین دروازہ بند کرکے تنہا رہا کرتے تہے اور شغل نوری کیا کرتے تہے اور بعد نماز مغرب کے پہر لنگر تقسیم کرنیکو باہر تشریف لاتے تہے اور بعد تقسیم کر دینی لنگر کے اوسی حجرہ مین دروازہ بند کرکے تنہا رہتے اور بعد لنگر تقسیم کر دینی کے لنگر خانہ مین یہہ دعائے نوری ایکمرتبہ باواز تلاوت کرکے اپنے حجرہ مین چلے جاتے تہے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡ لِّيۡ نُوۡرًا فِيۡ قَلۡبِيۡ وَنُوۡرًا فِيۡ قَبۡرِيۡ وَنُوۡرًا فِيۡ سَمۡعِيۡ وَنُوۡرًا فِيۡ بَصَرِيۡ وَنُوۡرًا فِيۡ شَعۡرِيۡ وَنُوۡرًا فِيۡ بَشَرِيۡ وَنُوۡرًا فِيۡ لَحۡمِيۡ وَنُوۡرًا فِيۡ دَمِيۡ وَنُوۡرًا فِيۡ مُخِّيۡ وَنُوۡرًا فِيۡ عِظَامِيۡ وَنُوۡرًا فِيۡ بَيۡنِ يَدَيَّ وَنُوۡرًا مِّنۡ خَلۡفِيۡ وَنُوۡرًا عَنۡ يَّمِيۡنِيۡ وَنُوۡرًا عَنۡ شِمَالِيۡ وَنُوۡرًا مِّنۡ فَوۡقِيۡ وَنُوۡرًا مِّنۡ تَحۡتِيۡ وَسَلَّمَ حَقًّا هُوَ

اور روز تقسیم کرنے لنگر کے کسینی مخدوم علی احمد صابر صاحب کو کوئی چیز کہاتے اور پیتے نہین دیکہا تاریخ گیارہوین ماہ ذیقعدہ سنہ ٦٠٣ ہجری مرقومہ صدر روز جمعہ کو مجہی مکاشفہ مین معلوم ہوا کہ مخدوم علی احمد صابر اپنی حجرہ مین تنہا رہی ہین اوس روز اونکی والدہ کو تشریف لیگئے ہوئے پندرہ روز کا عرصہ ہوا تہا جب مخدوم علی احمد صابر صاحب لنگر تقسیم کرکے اپنے حجرہ مین تشریف لیجانے لگے مین بہی ہمراہ ہوگیا اور مینے دریافت کیا کہ آپکے رہنیکا کیا باعث ہے مخدوم علی احمد صابر صاحب نے جواب دیا کہ مجہکو سلوک کے

حذف ہوجانیکا رنج ہی کہ خداوند کریم نے دنیا سے علیحدہ کردیا کوئی بندگان خدا مین سے سوائے اولیا اور رجال الغیب کے ہمارے پاس نہ آویگا اور ارشاد تمام عالم مین کشادہ نہوگا اور مرتبہ سلوک کا غلبہ جذب سے کم حاصل ہوگا بلکہ غلبہ کیفیت جذب کا ابہی سے شروع ہوگیا ہے خدا خیر کری یہہ جذبہ کیا رنگ لاتا ہے مگر الحمد للہ اپنے رضائے مولا از ہمہ اولی یہہ جواب سنکر بنظر حرج اوقات مین حجرہ سے باہر چلا آیا اور مخدوم علی احمد صابر صاحب نے دروازہ حجرہ کا بند کرلیا اور صرف لنگر کا مسمی عمر بن اسحاق بن داؤد بن اصغر بن محمود بن صفی الدین بن سلیمان بن داؤد الطائی رحمتہ اللہ علیہ کہ سردار بلدہ سرخس ضلع خراسان کا تہا سال تمام کے خرچ کا حساب کر کے جمع ایکسال کی پیشگی ارسال کردیتا تہا تاریخ پانچوین ماہ محرم سنہ ۶۰۱ ہجری روز پنجشنبہ سے لنگر شروع ہوا تہا اور ہر روز نخود یکصد رطل جو دو صد رطل عدس یکصد رطل برنج ششصد رطل گندم پانصد رطل گوشت بز دو صد رطل نمک لاہوری یکصد مثقال روغن زرد پانصد مثقال کی تعداد سے دونون وقت مین لنگر پخت ہوتا تہا اور یہہ وزن متعدد تین سو نفر مساکین اور مہمان اور خدام بارگاہ کو دونون وقت کافی ہوجاتا تہا فقیر مؤلف کتاب شاہ محمد حسن صابری گذارش کرتا ہے کہ ہر ایک عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ اس سلسلہ عالیہ کو یہہ شغل نوری اور دعای ماثورہ کی اجازت سینہ بسینہ چلی آتی ہے کسی عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ اس سلسلہ کیفیت باطن شایان مرتبہ شہنشاہی ولایت نے دیگر حضرات خلفائے رشید یا صاحب مجاز مرفوع الاجازت دیگر سلسلہ کو تعلیم نہین فرمایا ہے حضرت پیر و مرشد امیر دو جہان رحمتہ اللہ علیہ نے اس غلام کفش بردار کو بہی اس دولت فخیم اور نعمت عظیم سے سرفراز فرمایا ہے مجملاً تشریح احوال اس شغل نوری اور دعائے ماثورہ کی تحریر کیجاتی ہے کہ یہ شغل شریف مثل آبحیات ابدی کے ہے شاغل اس شغل لطیف کا انوار حق سبحانہ تعالے سے شکم سیر رہتا ہے اور صورت حضرت شیخ کی بانوار حضرت وحدت کی ہر وقت تحت سے فوق تک روبرو شاغل کے محیط رہتی ہی اور ایک پہر کے بعد معاینہ تجلی حضرت احدیت صرف کا ہوتا رہتا ہے اسی شغل نوری کے باعث حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب نے ترک خورد و نوش

تفصیل رطل سیر شریف

فرما دیا تہا او رجسم مبارک کو مرتبہ قوت لبشریکا حاصل تہا او راحوال اور آثار مرقومۂ بالا حضرت ممدوح سے
علی التواتر صادر ہوتی تہی او ر بافضال او ر عنایت اون حضرت موصوف کے تا بقیام عالم ہرایک عارف صاحب
مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ اس سلسلہ عالیہ کا بمجرد متوجہ ہونے طرف ورزش اس شغل کے
اطوار او ر آثار موصوفہ بالا سے بقدر ترقی ورزش شغل کے بہرہ مند ہوتا رہیگا کہ یہہ شغل ہی لوازمات
کیفیت باطن مرتبہ شہنشاہ ولایت مین سے ہے صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم
والمرتبہ کو چند عرصہ کی ورزش کاملہ مین اسقدر مقدرت حاصل ہو جاتی ہی کہ بوقت مشغول ہونے اس شغل کے جسم
شاغل کا بجز شعلہ لمعات انوار تقدس کے دیکہنے والے کو نظر نہین آتا ۔

احوال وفات تین صاحبزادون حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کا

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند مکتوب کتاب سر المعبود میں تصنیف اپنی مین تحریر
فرماتی ہین کہ مین اکثر بموجب حکم الہام باطن کے واسطے تبلیغ احکام طریقت کے سفر گزین ہوا کرتا تہا ایکمرتبہ جو سفر سے ہکایا
آیا تو معلوم ہوا کہ بتاریخ ستائیسوین ماہ محرم الحرام سنہ ۶۱۰ ہجری کو روز سہ شنبہ وقت زوال کے نعیم الدین
پسر میرا کہ بعمر تین سال کے تہا مخدوم علی احمد صابر کے حجرہ کے قریب آکر کیواڑ و نکے روزن مین سے جہانکنے لگا
اوسیوقت خون استفراغ مین ڈالکر فوت ہو گیا اور بتاریخ یکم صفر سنہ مذکور کو قریب نماز جمعہ کے
فرید بخش فرزند میرے کہ بعمر ایک سال کے تہا اتفاقاً سامنی حجرہ مخدوم علی احمد صابر کے چند قدم کے
فاصلہ سے اوسطرف کو مونہہ کر کے پیشاب کر دیا ایک بچہو قوم جبرا رہ او سکے ڈنک مارا کہ ہر بن مو سے خون جاری
ہو گیا اور ایک پہر کے عرصہ مین جان بحق تسلیم ہوا مینی یہہ دونون واقعے سنکر خدامون کو سخت ہدایت کی کہ
تم نہین جانتی ہو کہ **مخدوم** علی احمد صابر شمشیر برہنہ ہے جو کوئی اسکے قریب ہوگا وہ ہلاک ہو جائیگا
اور جسپر اسکی نظر پڑ جاویگی وہ ہدف ناوک قضا ہوگا جسوقت وہ حجرہ سے باہر تشریف لایا کری کوئی اوسکے سامنی نہ جایا
کرو یہہ حکم سنکر سب خادم خائف ہو کر متنبہ ہو گئے **گیارہ روز** کے بعد بتاریخ بارہوین صفر
سنہ صدر روز دو شنبہ کو فرزند **عزیز الدین** نے کہ بعمر بائیس ۲۲ سال کے تہا بغیر اجازت

مخدوم علی احمد صابرؒ کی لنگر خانے میں جاکر ابو القاسم بھنڈاری سے کہا کہ آج ہم لنگر تقسیم کرینگے ہر چند ابو القاسم بھنڈاری نے فہمایش کی کہ یہہ خدمت حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کی ہی اور وہ حضرت بھی اب جلد تشریف لانیوالے ہین تم بغیر اون حضرت سے اجازت حاصل کئے اس خدمت مین دخل نکرو مگر عزیز الدین نے فہمایش ابو القاسم بھنڈاری وغیرہ حاضرین وقت کو نمانا اور جواب دیا کہ ہمارے باپ کا لنگر ہے تم ممانعت کیون کرتے ہو یہہ کہہ کر لنگر تقسیم کرنے لگے ابو القاسم بھنڈاری نے ایک حصہ چھپا کر واسطے تقسیم کرنے حضرت مخدوم علی احمد صابرؒ کے رکھدیا عزیز الدین نے بعد لنگر تقسیم کر دینے کے وہ حصہ بھی ابو القاسم بھنڈاری سے چھین کر تقسیم کر دیا اور جاکر اپنی والدہ محترمہ الفت نا مشہ شیخ ذکریا سندہی سے کہنے لگا کہ روزمرہ مخدوم علی احمد صابر لنگر تقسیم کیا کرتے تھے آج ہم لنگر تقسیم کر آئے والدہ صاحبہ عزیز الدین نے جواب مین کہا کہ خدا خیر کرے ابھی وہ دیر کے تو قفا کر چکے ہین تو نے یہہ کیا غضب کیا یہہ گفتگو ہو رہی تہی کہ مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ حسب معمول قدیم حجرہ سے باہر آئی اور ابو القاسم بھنڈاری سے حصے تقسیم کرنیکو طلب کئے ابو القاسم بھنڈاری نے عرض کیا کہ حضرت آج میان عزیز الدین بہائی آپکے تقسیم لنگر کر گئے ہین مخدوم علی احمد صابر نے دریافت کیا کہ کوئی حصہ بھی باقی رہا ہے ابو القاسم بھنڈاری نے عرض کیا کہ حضرت کوئی حصہ باقی نہین رہا مخدوم علی احمد صابر نے کہا کہ وہ موذی باقی رہ گیا معا یہ کلمہ زبان مخدوم علی احمد صابرؒ سے صادر ہوتے ہی روح عزیز الدین کے جسم سے پرواز کر گئی اوسوقت میان عزیز الدین اپنی والدہ سے ہمکلام تہے ختم کلام ہونے نہ پایا تہا کہ روح پرواز کر گئی گہر مین کہرام برپا ہوا سننے والے یہ سنکر کہا کہ موذی کیون خدمت مقررہ مخدوم علی احمد صابرؒ مین بلا اجازت دخیل ہوا تہا کیے کا ثمرہ حاصل کیا

احوال جناب والدہ صاحبہ حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے ہرات سے آنیکا اور حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے عقد نکاح کا

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند گلکتو نطالب سیر النبوت تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے مین کہ علیم اللہ ابدال نے والدہ مخدوم علی احمد صابرؒ کے پاس شہر ہرات مین جا کر تینون امور واقعات کی خبر کی اور والدہ مخدوم علی احمد صابرؒ کی یہہ حال سنکر واسطے عذر اوا کرنیکے وہان سے

ساتھہ علیم اللہ ابدال کے یہان کو روانہ ہوئین بعد طی مسافت منزل بمنزل کے بتاریخ اونیسوین ۱۹ ماہ جمادی الاول ۶۱۰ سنہ ہجری مرقوم الصدر کو روز جمعہ وقت عصر کے والدہ مخدوم علی احمد صابر مع علیم اللہ ابدال کے میری مکان پر پہونچین **مخدوم علی احمد صابر** کو دیکھکر مجھسے رو کر کہنے لگین بہائی مینی تو تمسے بہت عاجزی عرض کیا تہا کہ میرے صابر کو بہو کا نرکہیو تمنے اوسکی عوض مین ایکروز بہی کہانیکو نہین دیا اور میرے بیٹے کو سات برس بہوکا مارا۔ مینی جواب مین کہا کہ تمہارے سامنی مخدوم علی احمد صابر کو حکم تقسیم لنگر کا دیدیا تہا والدہ مخدوم علی احمد صابر نے **مخدوم علی احمد صابر** کو میرے سامنی طلب کرکے دریافت کیا کہ تمکو تو سارے لنگر کے تقسیم کرنیکا اختیار دیدیا تہا تمنے کہانا کیون نہین کہایا مخدوم علی احمد صابر نے جواب دیا کہ لنگر تقسیم کرنیکی خدمت پر مامور فرمادیا تہا کہانیکی اجازت عطا نہین فرمائی تہی جو مین لنگر مین سے کہانا کہاتا یہ جواب سنکر مینی والدہ مخدوم علی احمد صابر سے کہا کہ ای ہمشیرہ عزیزہ خدای عزوجل نے **مخدوم علی احمد صابر** کو واسطے کہانیکے پیدا نہین کیا ہی تمکو خود معلوم ہے جو کچھہ مخدوم علی احمد صابر نے **ایام شیرخواری** صبر اختیار کیا ہے اور تمکو عالم رویا ہی احکام پیش خبری **مخدوم** علی احمد صابر کی عظمت اور فضیلت کی معلوم ہو چکی ہین اور اب مین پہر تمکو بعضے احوال سے جو عالم ظہور مین آنیوالے ہین جاہ و جلال مخدوم علی احمد صابر سے مطلع کرتا ہون

نظم نتیجہ افکار گہربار مولف والاتبار

شہ علاء الدین اسکا نام ہے | انتظام ہند اسکا کام ہے

نسبت تسلیم **قطب الدین** ہے | مایۂ تفہیم **قطب الدین** ہے

فقر مین گنجشکر کا فخر ہے | شاہ اجمیری کے گہر کا فخر ہے

جب اسال بنجہ و ہشت آئیگا | ملک کلیر کی خلافت پائیگا

اسکی پاکی خاک سے کلیر شہر | نور ارشادی سے ہوگا جلوہ گر

یعنے اوس شہر صفا آباد کے | خاک سے آویگی بو ارشاد کی

جو یقین سے اوسطرف کو جائیگا | عارف باللہ وہ ہو جائیگا

اور اب شمس الدین اسکا شمس تاب | جلوہ فرماویگا تا روز حساب

نور اس شمس الہدیٰ کا شمس زیب ۔ رشد کا تابان رہیگا تا حسیب
اس خدا آگاہ کی شانِ جلال ۔ تیغ کہینچیگی وہانپر چند سال
بعد مدت وہ جلالِ باکمال ۔ جلوہ فرما ویگا باشانِ جمال
غرق اسکا شہر کلیر ہوئیگا ۔ جسم پاک اسکا وہانپر سوئیگا
چتر اسکا سایۂ دستِ نبیؐ ۔ تاج اسکا مایۂ فقرِ علی
یہہ حسنؑ کے باغ کا سرو بلند ۔ یہہ حسینی قصر بالا کا کمند
بادۂ ارشاد کا ساقی ہے یہہ ۔ مرشدِ ہر فردِ آفاقی ہے یہہ
پیر و مرشد ہے جوان و پیر کا ۔ ہادیِ اطلاق ہے تاثیر کا
مہ۔ اسکے نور سے روشن چراغ ۔ سبزہ اسکے جام سے مست ایاغ
نفی کل کے شغل مین شام و پگاہ ۔ غرق ہی دریای فکر لا الٰہ
موتہہ پہیر ابیٹھا ہی نان و آب سے ۔ آنکہہ دہو بیٹھا ہے فکر خواب سے
آپ کو بہولا ہے ذکر دوست مین ۔ دوست ہو بیٹھا ہی فکر دوست مین
جب سے ہے محوِ جمال اونکا حسنؑ ۔ ہوگیا باللّٰہ یہہ شاہِ زمن
کون سی اقلیم ہے جس جا نہین ۔ فقر حضرت کا وہان چرچا نہین
جب حضور جلوۂ تشہید سے ۔ یعنے انوار جہان کے دید سے
حضرت صابر لقب پاتے فراغ ۔ بادۂ توحید کا پیکر ایاغ
وادی مفتم کو اوڑجاتے تہے وہ ۔ آپ کو یا ہُو صفت پاتے تہے وہ
اِس طرف سے اوسطرف جاتے کبہی ۔ اوس طرف سے اِس طرف آتے کبہی
آپ کو بہولے تہے یادِ دوست مین ۔ دوست تہے خود اتحادِ دوست مین
ای فقیر وفائش کہتا ہی حسنؑ ۔ ہر طرف پہولا ہے برزخ کا چمن
فرش سے تا عرش برزخ کا ظہور ۔ دیکہہ لو گر ہے تمہین کچھ بہی شعور

شیخ کی برزخ کا ہر فرد جہان — حال و قال اپنے ہی کرتا ہی بیان
نسبت مرشد کرو پیدا شتاب — تا کہ دیکھو اس چمن کی آب تاب
اس چمن کی دید امداد الہ — اس چمن کی دید ہی داد الہ
عالم تشہید ہے اسکا گواہ — لا شئ توحید ہی اسکا گواہ
جب فنا تم پیر مین ہوجاؤ گے — غیب سے حاضر خدا کو پاؤ گے
شغل برزخ کا نہین پایا پتا — کیا ہوا اتمکو فقیرو کیا ہوا
باطن مرشد سے تم آگاہ ہو — آن واحد مین گدا سے شاہ ہو
کہہ چکا تم سے حسن راز نہان — تہا نہان ہر کر چکا ہر عیان
نسبت حضرت سے جو منسوب ہے — وہ خدائے پاک کا محبوب ہے
اسم اعظم اسم حضرت جان لو — یہ حسن کہتا ہی اسکو مان لو
ان کا ہم نام ای نقشیہ دیان لو — حق اسی سمجھو اسی حق جان لو
کیا کہون مین کچھ کہا جاتا نہین — راز دل کا بر زبان آتا نہین
نا شنو کہنا ہیں کا بہتر نہین — یہ طریق احمد و حیدر نہین
تو امامت کا ہے پابند ای حسن — تو رشادت سے ہے خرسند ای حسن
ذوق رکہتا ہی بجان و دل تمام — آپ پیتا ہی پلاتا ہے یہ جام
نام جب حضرت کا یاد آجاتا ہے — روح ہفتم چرخ پر اوڑ جاتی ہے
جنکو اونسے نسبت پیری ہوئی — دور اونسے حجاب دلگیری ہوئی
وہ چمن زیب ہدایت ہین حسن — وہ گلستان عنایت ہین حسن
ہم فقیرونکا ہی یہ نغمہ شراب — ہم فقیرونکا ہی یہ صہبائے ناب

حضرت شاہ شیخ فرید گنج شکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند مکتوب لکتاب سر العبودیت تصنیف
... تسلیم فرماتے ہین کہ چند روز کے بعد والدہ مخدوم علی احمد صابر نے مجہہ سے سوال عقد نکاح مخدوم

علی احمد صابر کا میری دختر خدیجہ بیگم عرف شریفہ بنت بی بی خاتون دختر سلطان غیاث الدین سے کیا
مینے ہرچند فہمایش کی کہ مخدوم علی احمد صابر قابل شادی کے نہین ہے اسکو غلبہ کیفیت جذب سے
استغراق فرصت نہین ملتی ہے کہ حواس عالم امکان کے اسپر طاری ہوئین اور مخدوم علی احمد صابر مراسم زوجیت
کے بجا لاوے والدہ مخدوم علی احمد صابر نے جواب مین کہا کہ مین بیوہ ہون اور مخدوم علی احمد صابر یتیم ہے
اس باعث سے تمکو اپنی دختر کا عقد مخدوم علی احمد صابر کے ساتھہ خوش نہین آتا یہ گفتگو سنکر مینے
اجازت رسوم نسبت کی دی اور کہدیا کہ تمکو اختیار ہے چنانچہ بتاریخ اکیسوین ماہ شوال المکرم
سنہ ۶۱۳ ہجری یکروز چہارشنبہ قبل نماز مغرب کے نکاح مخدوم علی احمد صابر کا منعقد ہوا شب کو والدہ
مخدوم علی احمد صابر نے خلاف معمول مخدوم علی احمد صابر کے حجرہ مین چراغ روشن کیا اور دلہن کو حجرہ
مین پہونچا دیا اور خود دروازہ حجرہ پر بیٹھی رہین اور عروس اندرون حجرہ کی بحضور مخدوم علی احمد صابر
دست بستہ کہڑی رہی جب وقت تہجد کے مخدوم علی احمد صابر کو مراقبہ فنا سے فرصت ملی
مخدوم علی احمد صابر نے دیکہکر عروس سے کہا کون عروس نے جواب دیا کہ مین آپ کی زوج
ہون مخدوم علی صابر نے کہا کہ خدا تو فرد ہے زوج سے کیا کام اوسی وقت زمین سے آگ پیدا ہوئی
کہ تمام جسم عروس کا جلکر خاک کی ڈہیری ہوگیا والدہ مخدوم علی احمد صابر نے یہ گفتگو سنکر چاہا
کہ جاکر مخدوم علی احمد صابر کو فہمایش کرون زنجیر حجرہ کی کہولکر جانے مین یہ امر طے ہوگیا اندرون حجرہ سے [illegible]
مخدوم علی احمد صابر کے پشت پر دونون ہاتہ مارے اور کہا کہ مین تیرے مامون کو کیا جواب دونگی
مخدوم علی احمد صابر نے کہا کہ مینے کیا کیا والدہ مخدوم علی احمد صابر نے جواب دیا کہ مینے تیرا نکاح
اپنی تیرے مامون کی دختر سے منعقد کیا تہا اور عروس کو تیرے حجرہ مین لائی تہی تو نے اوسکو جلا یا
خاک کی ڈہیری موجود ہے مخدوم علی احمد صابر نے جواب مین کہا کہ مجکو بالکل علم
اس امر کا نہین ہے اوسی روز سے والدہ مخدوم علی احمد صابر کی عارضہ بخار مین بیمار ہوئین کہ آخر کو دق
ہوگئی تہی بتاریخ دوم ماہ محرم سنہ ۶۱۴ ہجری یکروز جمعہ بعد مغرب کے والدہ مخدوم علی احمد صابر کی
استفراغ کرنے مین جان بحق تسلیم ہوئین صبح شنبہ کو جب مخدوم علی احمد صابر واسطے [illegible]

تقسیم کرنیکے اپنے حجرہ سے باہر آئے ابوالقاسم بہنڈاری نے عرض کیا کہ شب کو حضور کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوگیاہی اور جنازہ کہوڑوال کو واسطے دفن ہونیکے جاتا ہے حضور بہی نماز جنازہ مین شریک ہوئین

مخدوم علی احمد صابر نے جواب دیا کہ مجہکو لنگر خدا سے زیادہ والدہ عزیز نہین ہین وہان جناب باباصاحب کا ہونا کافی ہے اور لنگر تقسیم کرکے جو مخدوم علی احمد صابر اپنے حجرہ مین چلے گئے تو پہر اونکو استغراق سے فرصت نہین ملی جو لنگر تقسیم کرنیکو حجرہ سے باہر آتے روز شب برات سنہ ۶۱۱ہجری مرقوم الصدر یوم جمعہ تک ابوالقاسم بہنڈاری نے لنگر تقسیم کیا۔ تیرہ سال سات مہینے گیارہ یوم لنگر تقسیم ہوا۔ بعد اسقدر عرصہ کے عمر بن اسحاق موصوف الصدر عہدہ سرداری بلدہ سرخس ضلع خراسان سے موقوف ہوکر میری خدمت مین حاضر آیا اور طالب تعلیم کیفیت باطن کا مجہہ سے ہوا۔ قبل سرفرازی عہدہ سرداری کے مجہہ سے ساتہہ شرف بیعت توبہ کے فیضیاب تہا۔

احوال حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کی بیعت حوالت خاندان چشتیہ مین حاصل کرنیکا اور سید نظام الدین صاحب بدایونی کی بیعت توبہ کا اور حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے مہر ولایت سے افشاے عام ہونیکا

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند مکتوب خطاب سر العبودین تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ یوم وفات والدہ سے مخدوم علی احمد صابر نو سال کامل اوسی حجرہ سے باہر نہ آئی اور نہ جائے نشست قدیم اپنی سے اوٹہے ایک ہی جگہہ ایک نشست پر بیٹہے رہے بتاریخ سترہوین ماہ محرم سنہ ۶۲۳ ہجری کو روز پنجشنبہ بعد نماز اشراق کے مین مخدوم علی احمد صابر کے حجرہ مین بموجب حکم الہام باطن کے گیا دیکہا استغراق ساتہہ محویت فنا تامہ کے حاصل ہے مینی اونکے کان مین سات مرتبہ کلمہ اثبات کا باآواز کہا تب طبیعت مخدوم علی احمد صابر کی مرتبہ فنا سے طرف بقا کے متوجہ ہوئی اور آنکہین کہولکر دیکہا چند لحظہ بعد مین آداب بجالائے اور مین اونکو ہمراہ اپنی حجرہ سے باہر لایا اور واسطے استقلال طبیعت کے جلسہ مین بٹہلایا وقت عصر کے کچہہ کچہہ جو اس عالم امکان کے طبیعت پر جلوہ بخش ہوئے بعد نماز

احوال بیعت توبہ و ارادت حضرت مخدوم صابر رحمۃ اللہ علیہ

عصر کے محفل حاضرین سے بترتیب دیگر مخدوم علی احمد صابر کو اپنی ہاتھ پر بیعت توبہ اور حوالت سے خاندان
چشتیہ عالیہ مین مشرف فرما کر کیفیت باطن مرتبہ سلوک کی تعلیم سے مستفیض کیا صرف کلاہ اپنی یادگار دی اور خرقہ
پہنا دیا اوس روز سے مخدوم علی احمد صابر پر شبکو استغراق کمال و تمام کے ساتھ رہتا تھا اور دیکھو
میرے پاس صحبت گزین ہوکر حضرت احدیت صرفہ سے مرتبہ اسفل طبیعت تک ہر ایک مرتبہ کے آداب احکام
آثار اصطلاح حسنات سیئات اذکار اشغال افکار اسرار میری تعلیم لسانی سے حاصل کیا کرتے تھے اسی عرصہ

ذکر بیعت توبہ حضرت سید نظام الدین بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

مین بتاریخ بائیسوین رجب ۶۴۶ھ ہجری کو روز پنجشنبہ بعد نماز چاشت کے سید نظام الدین بدایونی بمقام
دہلی تخمیناً چودہ برس کی عمر مین میرے پاس آئے پانچ روز کے بعد بتاریخ ستائیسوین ماہ مذکور سنہ صدر
روز شنبہ بعد نماز مغرب کے مینی اپنی ہاتھ پر بیعت توبہ سے خاندان چشتیہ عالیہ مین مشرف کرکے تعلیم طریقت سے
مستفید کیا سید نظام الدین دس روز بعد حصول بیعت کے میرے پاس قیام کرکے پھر دہلی کو واپس روانہ ہوئے

بیان معہود بیعت حضرت مخدوم صابر کے تکمیل تعلیم

ایکسال کے بعد پھر میرے پاس حاضر ہوکر تکمیل تعلیم کیفیت باطن مین بدل و جان متوجہ ہوا اور مخدوم علی احمد
صابر بدستور مرقومہ بالا ستائیس برس تعلیم لسانی میری سے مراتبات شہنشاہی ولایت کیفیت باطن کے
تحصیل کرتے رہے بتاریخ چوبیسوین ماہ رمضان ۶۵۰ھ ہجری کو شب پنجشنبہ بعد نماز تہجد کے مینی عالم مثال مین

۹۵ عالم مثال اس عالم علو ... عجیبہ مراد ہے

معائنہ کیا اپنے حضرت شیخ یعنے جناب خواجہ قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ
نے مجھ سے فرمایا کہ مخدوم علی احمد صابر کو جلد لیکر چلو مینے عالم مثال ہی مین مخدوم علی احمد صابر کو حجرہ مین سے
اپنی ہمراہ لیا اور دست بستہ اپنی حضرت قبلہ و کعبہ کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا تھوڑی عرصہ مین عالم ملکوت سے

۹۶ بیان عالم جبروت مراد عالم ارواح ہے

طرف عالم جبروت کے عروج ہوا تا بہ نگاہ چہار طرف انوار سرخ مثل یاقوت کے درخشان تھے اور تمامی حضرات
سلسلہ چشتیہ عالیہ کے اور دیگر جمیع سلاسل تعلیم جذب سلوک کے متقدمین اور متاخرین سے ساتھ جسم روحانی
کے گرد و پیش حضرت جناب سرور کائنات اشرف المخلوقات احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ
واصحابہ وسلم کی محفل مین تشریف فرما ہین میرے حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ دارین نے مجھکو اور مخدوم علی احمد
صابر کو روبرو تخت مبارک کے کھڑا کر دیا اور مینے بموجب ارشاد اپنی حضرت کے مخدوم علی احمد صابر کو روبرو تخت
مبارک کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے لیگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے مخدوم علی احمد صابر کے

پشت پر طرف صدیقی شانہ کے بوسہ دیا اور زبان مبارک سے ارشاد فرمایا هٰذَا وَلِيُّ اللّٰه پھر مبنی اوسی جگہ
بوسہ دیا اور کہا هٰذَا وَلِيُّ اللّٰه پھر میرے پیر و مرشد جناب قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولیٰ الارواح نے
پھر تمام حضرات اولیاء عظام اور صحابہ کرام نے اوسی طرح بوسہ دیا اور فرمایا هٰذَا وَلِيُّ اللّٰه اور
بعد تمامی حضرات حاضرین مجلس اقدس کی گروہ ملائکہ نے اوسی طرح بوسہ دیکر ہر ایک نے جدا جدا باواز کہا هٰذَا
وَلِيُّ اللّٰه جب میرے کان میں شدت سے آواز مبارکباد آیا آنکھیں کھولکر دیکھا تو انوار لَيْلَةُ الْقَدْر
سے معاینہ ہوئے پھر آکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ لَيْلَةُ الْقَدْر کے آثار کیفیت کا عروج ہو رہا ہے وہاں سے
سیدھے مخدوم علی احمد صاحب کے حجرہ کے پاس آکر دیکھا کہ دروازہ حجرہ کا خلاف معمول کھلا ہوا ہے اور مخدوم علی احمد صاحب
مراقبہ فنا میں بدرجہ اتم مستغرق ہیں اور انوار ہر رنگ و قوت رنگ سے تمام باہر بہتر منور اور بشر افشاں ہو رہا ہے
اور حضرات رقباء و نقباء و نجباء و ابدال و اقطاب و اغیاث و رجال الغیب اور بادشاہ جہات
مخدوم علی احمد صاحب کی پشت منور کو بوسہ دی رہی ہیں اور باواز فصیح هٰذَا وَلِيُّ اللّٰه
کہہ رہے ہیں اور صبح سے بفاصلہ منفصلہ ہر ایک حضرات سالکین ہمہ تن تشریف فرما ہونے لگے اول مجھکو
مبارکباد دیتی اور پھر مخدوم علی احمد صاحب کا طواف کر کے اونکی پشت متبرکہ کو بوسہ دیتے اور هٰذَا وَلِيُّ اللّٰه
فرماتے اور جب معاینہ میرے کے اپنا مشاہدہ عالم مثال اور وصال کا بیان فرماتے تھے چنانچہ بعض حضرات نے
بموجب میری استدعا کے قیام قبول فرمایا یعنی میرے مکان پر مہمان رہے اور بعض حضرات بباعث کار ضروری کے قیام نہیں
کیا [illegible] رخصت ہوئے [illegible] خلافت اور اعلان عام [illegible] مخدوم علی احمد صاحب سے پھر تشریف لائے اور تقریب مجلس
منعقد بحکم الہام باطن کیا چنانچہ بموجب حکم الہام باطن کے بتاریخ چودھویں ماہ ذی الحجہ سنہ ۶۵ ہجری کو
روز پنجشنبہ بعد نماز عصر کے حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی صاحب مکتوب بلقب کریم الهمم اور حضرت حمید الدین صوفی
سوالی ناگوری صاحب مکتوب بلقب نعیم اسود اور حضرت شاہ منور علی صاحب الہ آبادی صاحب مکتوب بلقب فقر العصیف اور
حضرت شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار صاحب مکتوب بلقب الوہبیت اسمی اور حضرت شیخ بہاؤ الدین
زکریا ملتانی صاحب مکتوب بلقب معین العلم اور حضرت محمد ابو القاسم گرگانی صاحب تواریخ ظہر شاہ اور حضرت
شیخ صاحب مکتوب بلقب غیب السامیہ اور حضرت ابو محمد مرجانی صاحب مکتوب بلقب امین الغروب اور

حضرت شیخ عبداللہ بلبانی صاحب مکتوب بلقاب صوت العقد اور حضرت [10] علیس مغربی اسود خطاب صاحب مکتوب
بلقاب اسودی ظہور اور حضرت [11] سید شرف الدین خلیفہ حضرت شاہ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق صاحب
مکتوب بلقاب طور المنور اور حضرت [12] شیخ عفیف الدین ملتانی صاحب مکتوب بلقاب حسن کثرت اور حضرت [13]
شیخ ابو محمد صاحب بن شیخ صباح صاحب مکتوب بلقاب شہرۃ المرغوب اور حضرت [14] شیخ صدر الدین مرید حضرت اوحد الدین
کرمانی صاحب مکتوب بلقاب سجود الودود اور حضرت [15] شیخ سعد الدین مرید حضرت نجم الدین رازی صاحب مکتوب بلقاب
اہل الوجوب اور حضرت [16] شیخ نجم الدین رازی صاحب مکتوب بلقاب حریص القربت اور حضرت [17] شیخ نجیب الدین
بن علی بزغش صاحب مکتوب بلقاب قطب الافکار اور حضرت [18] ابوالحسن بن علی محمد صاحب مکتوب بلقاب
مقرون السبحان اور حضرت [19] شیخ شرف الدین عرف عمر بن فارض الحموی مصنف قصیدہ بردہ صاحب مکتوب بلقاب
سیف الودود اور حضرت [20] ابواسحاق مغربی صاحب مکتوب بلقاب رونق الحق اور حضرت [21] شیخ
ابو الغیث جمیل یمنی صاحب مکتوب بلقاب عین البقا اور حضرت [22] شیخ سیف الدین صاحب باخرزی صاحب مکتوب بلقاب
اقتدار العزیمت اور حضرت [23] شیخ جمال الدین احمد جوزقانی صاحب مکتوب بلقاب جہر الواحد اور حضرت [24] شیخ
شمس الدین عرف محمد بن علی مالک مرید شیخ ابوبکر مجاز مرفوع الاجازت سلسلہ بافیہ طبریزی صاحب مکتوب بلقاب
حقیق الوجوب اور حضرت [25] شیخ نور الدین بن عبد الرحمان اسفری صاحب مکتوب بلقاب غیوۃ الوحدت اور حضرت [26] سید علی
ہمدانی صاحب مکتوب بلقاب مراۃ الوجود مصنف اوراد فتحیہ اور حضرت [27] شیخ حسن بلغاری صاحب مکتوب بلقاب فاروق
اور حضرت [28] مولانا جلال الدین رومی صاحب مکتوب بلقاب مباحث الوحدت اور حضرت [29] شیخ حسام الدین جنبلی صاحب
مکتوب بلقاب صباح اور حضرت [30] سلطان الدین صاحب مکتوب بلقاب محبت الحق اور حضرت [31] سید اجمل بہرائچی صاحب
مکتوب بالنور سبحان اور طالبان خدا داخلان سلسلہ اپنی اور صد ہا عوام الناس سے مجلس شام ترتیب دیکر
سب حضرات موصوفہ بالا کی جانب خطاب کیا کہ اس فقیر کو معلوم نہیں کہ میری روح نے عالم ارواح میں دو
سجدے کیے ہیں یا ایک۔ یہ قول میرا سنکر سب حضرات مجلس خاموش ہو رہے اور مخدوم علی احمد صابر
بموجب دستور اور معمول کے میری نعلین لیے ہوے باہر مجلس سے باادب کہڑے ہوتے تھے اور سید نظام الدین بدایونی
پیچھے اون کے باادب کہڑے ہوے تھے مخدوم علی صابر نے سید نظام الدین بدایونی سے دریافت کیا

کہ جناب باباصاحبؒ کیا ارشاد فرماتے ہین سید نظام الدین بدایونیؒ نے بیان کیا اور
مخدوم علی احمد صابرؒ نے مجہسے اجازت چاہی اور بعد حصول اجازت دست بستہ عرض کی کہ اس خادم کو
خوب یاد ہے جسوقت ارواح صف بصف کہڑی ہوئین تہین یہہ خادم سیدہی طرف جناب کے کہڑا ہوا تہا جب حکم
فَاسْجُدُوْا کا ہوا یہہ خادم بزور ولایت صف انبیا علیہ السلام والصلوۃ علی نبینا مین پاس حضرت
اسماعیل علیہ السلام کے پہونچکر سجدہ کرنا چاہتا تہا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجہکو اپنی پرون پر اوٹہا کر پاس
جناب کے سجدہ مین لاڈالا جب بار دوم حکم فَاسْجُدُوْا کا ہوا یہہ خادم پہر بزور ولایت صف انبیا علیہ
السلام والصلوۃ علی نبینا مین پاس حضرت یوسف علیہ السلام کے پہونچکر سجدہ کرنا چاہتا تہا کہ حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے مجہکو اپنی پرونپر اوٹہا کر پاس جناب کے لاڈالا اسی طرح تین مرتبہ یہی معاملہ ہوا یہہ معاملہ بیان کر کے
مخدوم علی احمد صابرؒ خاموش ہو گئے پہر مینے مخدوم علی احمد صابرؒ سے دریافت کیا کہ کوئی وجہہ ثبوت معاملہ اس
کی ہے مخدوم علی احمد صابرؒ نے عرض کیا کہ نشان پر ہائے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے درمیان
شانون اس خادم کے موجود ہین مینے مخدوم علی احمد صابرؒ کی پشت پر سے خرقہ اوٹہا کر معائنہ کیا نیچے
سے دو شانہ کی پشت جگہ کے اوپر کہ محل لطیفہ روح مقام ولایت مرتبہ فنا فی اللہ کا ہی بطور مہر کے
خط مدور مین هٰذا وَلِیُّ اللہ تحریر ہے اول مینے اوس مہر ولایت کو بوسہ دیا اور زبان سے
هٰذا وَلِیُّ اللہ کہکر حضار مجلس سے کہا کہ یہہ نسبت مہر شانہ مخدوم علی احمد صابرؒ کے ہونی
حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی رحمۃ اللہ علیہ سے
منتقل ہو کر آئی ہے پہر تمام حضرات اولیائے عظام حاضرین مجلس نے بموجب معائنہ رویت خاتم جلالی عیسی کے
مہر ولایت کو بوسہ دیکر هٰذا وَلِیُّ اللہ کہا اور بعضے حضرات پر حال طاری ہو گیا بعد حضرات اولیا
تمام عوام الناس حاضرین مجلس نے اوسی طرح مہر ولایت کو بوسہ دیا اور هٰذا وَلِیُّ اللہ سب نے باواز کہا
جب تمام حاضرین مجلس فیضیاب ہو چکے مخدوم علی احمد صابرؒ کو مینے اپنے سامنے بٹہلا کر بعیت امامت
اور ارشاد سے خاندان چشتیہ عالیہ مین اپنی ہاتہ پر مشرف فرمایا اور کلاہ اپنی اوڑہا کر عمامہ سبز اپنی ہاتہ سے
باندہکر مثال خلافت بمضمون ولایت شہر کلیر مع کل اقلیم ہند کے سب حاضرین مجلس کو سنا کر خطاب

احوال خطاب بہاری ظاہری و باطنی حضرت مخدوم صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ

خطاب باطنی قطب عالم اغیاث ہند الاجلال شاہ مخدوم علی احمد صابرؒ سے جب سب حضرات اولیائے ہمعصر کو مطلع کیا اور رسم ظاہری بمثال خلافت مین بالقاب **بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا** رح کے تحریر کیا اور بے اختیار میری زبان سے نکلا کہ علم ظاہری اور باطنی میرا علی احمد صابر لیچلا اور علم دل بہی بالکل مینے اسکو دیدیا اور ساتہ آثار شہد خالص کا شربت فاتحہ ہوکر تقسیم ہوا اور بعد فاتحہ کے قوالون نے راگ شروع کیا تہا کہ طبیعت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین علی احمد صابر** ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ پر غلبہ کیفیت حال کا جلوہ بخش ہونے لگا مصلحتاً اوسوقت راگ موقوف رکھا گیا شب کو مجلس تخلیہ مین راگ سنا گیا **اشعار آبدار مؤلف**

حضرت بابا فرید پاک ذات ۔۔۔ مرجع حاجات اہل شش جہات
یون روایت کرتے ہین صابر کا حال ۔۔۔ شب قدر رکھے مینے یہہ دیکھا مثال
مجھہ سے فرماتے ہین شیخ رہنما ۔۔۔ لیچلو صابر کو پیش **مصطفا**
نور سرخ از حد فزون تہا جلوہ گر ۔۔۔ تہی مرتب محفل **خیر البشر**
تخت پر تہے جلوہ گر **خیر الورا** ۔۔۔ لطف سے پاس اپنے **صابر** کو بلا
پشت پر **مخدوم** کے بوسہ دیا ۔۔۔ اور پہر **هٰذا ولی اللہ** کہا
پہر بجالا وہین مین وہ طریق ۔۔۔ بعد میرے اور سب اہل فریق
قدسیون نے بہی بصد عجز و نیاز ۔۔۔ اور ملایک نے بہی باصد امتیاز
تہنیت کا شور اک برپا کیا ۔۔۔ فخر **قطب الدین** کا چرچا کیا
جاگ کر **مخدوم** کو دیکھا جو وہان ۔۔۔ جلوہ **انی انا اللہ** تہا عیان
باطن **مخدوم** نے جلوہ کیا ۔۔۔ رتبہ شب قدر کو دونا کیا
حضرت ابدال او غوث و رقیب ۔۔۔ اور رجال الغیب اور قطب نقیب
چومتے تہے پشت **صابر** کو تمام ۔۔۔ کرتے تہے **هٰذا ولی اللہ** کلام

اصبح سے سب سالکان خوش صفات | بوسہ لیکر دیکھتے تھے صاف ذات
جب ہوا الہام باطن کا حکم | عام محفل دیکھے ترتیب ایک ہم
پھر صابر کی دکھائی سب کو تاب | ہوگئی سب خلق اوس سے فیضیاب
مہر صابر تھی ولایت کی بشیر | مہر احمد تھی نبوت کی خبیر
حضرت مخدوم آیات عجیب | حضرت مخدوم مرآۃ حبیب
دو جہان کے حضرت صابر ہین شاہ | یعنے ان دو لیست و بالا کے ہین ماہ
عالم وحدت کے وہ سلطان ہین | ملک کثرت بھی اونہون کی شان ہین
فرد امکانی کے وہ سردار ہین | خاصہ کونی سے وہ بیزار ہین
مظہر شان صفا ہین بوجہہ لو | مطلع شمس الہدی ہین بوجہہ لو
وہ نبی اللہ کے دلبند ہین | وہ بتول پاک کے فرزند ہین
نور اونکا مشعل دشت یمن | فیض اونکا مخبر فیض حسن
رشد اونکا شمع دربار حسین | رشد سے اونکی منور نشئتین
آسمان رشد کے وہ ماہ ہین | وہ خدا کے راز سے آگاہ ہین
وہ یہہ مظہر ہین کہ کچھہ اونکا بیان | کر نہین سکتی ہی کلک دو زبان
ہین وہ ہر خمسہ ولایت کے خبیر | ہر فنا و ہر بقا کے ہین بشیر
مسند قطبی کے نور افروز ہین | رتبہ غوثی کے گنج اندوز ہین
سب رجال الغیب ہین اونکی غلام | سیکڑون ابدال اونکی مست جام
صورت اونکی آیت قرآن سے ہے | معنی اونکا معنی یزدان ہے
وحدت و کثرت سے وہ آگاہ ہین | رازدار حضرت اللہ ہین
خواب خورد و نوش سے رہتی تھے دور | لم یلد لم یولد کے تھے ظہور
وہ صفات اللہ تھے بیشک و ریب | دور تھے اونسے حداثت کیش عیب

عجب

تہے جو وہ قطب فرید پاک ذات ۔ ہو صفات اللہ کی اونکی صفات
جلوہ فرما تہے بدرگاہ وجود ۔ دیکھتے تہے سیر گلزار شہود
بادۂ تشبیہ پیتی تہے کبہی ۔ ساغر توحید پیتے تہے کبہی
گاہ تہا شہر بقا اون کا مقام ۔ سرزمین لا فنا اونکا مقام
حضرت خلاق خلاقی پرست ۔ خلق کار کہتا ہے آئینہ بدست
یہہ مرقع صورت تشبیہ کا ۔ ہے اوسیکی معنی تفرید کا
یہہ شیون حادثیہ بارگاہ ۔ ہی ہر ایک ان سے قدامت کا گواہ
کون ہے اوسکی سوا کونین مین ۔ غیر اوسکے کون ہے دارین مین
آپ واجب آپ ہی ممکن ہے وہ ۔ رات بہی آپ ہی ہے آپہی دن ہے وہ
آپ عابد آپ وہ معبود ہے ۔ آپ ساجد آپ وہ مسجود ہے
آپ دریا آپ موج آب ہے ۔ آپ کشتی آپ ہی گرداب ہے
جب ہوا اس بہید سے آگاہ وہ ۔ آپکو کہنے لگا اللہ وہ
نام اپنا احمد مرسل کیا ۔ مونہہ پر اپنی میم کا او جہل کیا
رفتہ رفتہ دار ناسوتی کی سیر ۔ دیکھنے آیا بصد اشکال غیر
سیر اسکی دیکھنے دو چار روز ۔ رہ گیا وہ دلربائے دلفروز
لن ترانی کا تماشا دیکھنے ۔ طور پر آیا وہ آنکہین سینکنے
رب ارنی کی شراب صاف تر ۔ طور پر پی کر ہوا خود بیخبر
آپ آیا اپنی صورت گاہ مین ۔ آپ آیا منزل دلخواہ مین
اس فضا کی سلطنت بہائی اوسے ۔ اس چمن کی سیر خوش آئی اوسے
آپ اپنی شان کا طالب ہوا ۔ آپ مغلوب آپ ہی غالب ہوا
موج تلو ماہیت دریا ہی ایک ۔ ہین شجر بسیار پر صحرا ہی ایک

ایک آتش ہی اگر سو سنگ ہین | ایک صدا ہے گرچہ سو مردنگ ہین
صورتین بسیار پر آدم ہے ایک | سو ہزار آواز ہین پر دم ہے ایک
فعل واحد حرکت فعلی ہزار | ایک صورت کی کذائی بے شمار
برگ گل تو چند ہین پر گل ہے ایک | گرچہ پر بسیار پر بلبل ہے ایک
آپ ہی شیرین ہے اور فرہاد آپ | آپ تیشہ دایۂ بیداد آپ
آپ کو قیس برہنہ کیا | آپ کو اپنے لیے لیلے کیا
کون نل تہا نام تہا کسکا دمن | دیکھتا تہا آپ وہ اپنی پھبن
نالۂ شبگیر اوسکا راگ ہے | آہ آتشبار اوسکی آگ ہے
آپ ہے وہ گریۂ شبنم بکار | آپ ہی وہ خندۂ جام نگار
اس شیونات کذائی کو حسنؑ | احمد بے میم کا سمجھو چمن
یعنے اس دار شہادت مین عیان | ہر طرف صابر کا پہولا گلستان
نام شہ کا اسم اعظم تام ہے | آپ کا حاجت روائی کام ہے
نام حضرت کا زبان پر لاؤ تم | قید نفسانی سے چہٹی پاؤ تم
جسکسیکا کچھ گیا ہو مال گم | نام حضرت کا اوسی بتلاؤ تم

احوال حضرت مخدوم صاحبؒ کے کلیر کو تشریف شریف لیجانے کا اور مسجد کے لوٹ دینے کا

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند مکتوب نطاب سر العبودیت اور حضرت سلطان المشایخ نظام الدین محبوب الٰہی مکتوب نطاب مقناطیس لوحارت تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین تاریخ چند رہوین ماہ ذی حجہ سنہ ۶۵۰ ہجری مذکور الصدر روز دوشنبہ کو بعد نماز فجر کے جناب حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح کلیر کو تشریف لیگئے رضی اللہ علیہ ابدال خدمت مین ہمراہ تھے اور ایکروز کے عرصہ مین

اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتے ہوئے بتاریخ سولہوین ۱۶ روز سہ شنبہ کو بعد نماز ظہر کے شہر کلبرگہ مین داخل ہو کر
مسماۃ گلزادی بنت عبد الصمد بن عبد الواحد بن قطب الدین انصاری کے مکان پر قیام پذیر ہوئے اور مسماۃ
گلزادی یگانہ کو کا ایک فرزند بعمر چھتیس ۳۶ سالگی مسمی بہاؤالدین بن ہارون احمد بن اسحاق بن کمیل شاذلی
بن شیخ ابو سعید قیلوی کا تہا اور ہمسایہ مین اوسکے ایک روغنگر جمال نامی مع ہفت فرزند کے جانب
مشرق مکان گلزادی کے رہتا تہا اور جانب جنوب کو مکان نعمتہ بنت محمد یار کا تہا اور جانب غرب کو دروازہ
مکان کا تہا اور شمال کی جانب مکان عموزادہ قاضی تبرک کا نہایت عظیم الشان تہا جو بیعت منکر تہا مگر مسماۃ نعمتہ
بنت محمد یار یہہ اور سب اہل مکان اور ہمسایہ حضرت ممدوح کو دیکہتے ہی بدل وجان معتقد ہو گئے بعد نماز عصر
حضرت موصوف جامع مسجد شہر کلبرگہ مین تشریف لیجا کر حاضرین مسجد کو ہدایت فرمانے لگے اوسوقت مسجد مین
زن و مرد قریب دو ہزار نفر کے موجود تہے شیخ بہاؤالدین اور جمال روغنگر مع ہفت فرزندان ہمراہیان
حضرت ممدوح باواز حاضرین مسجد سے کہا کہ ای لوگو یہہ حضرت اقطاب زمانہ مین تم سبکو لازم ہے کہ ان حضرت
عالیمرتبت سے بیعت کر کے مقاصد دینی و دنیوی حاصل کرو لیکن حاضرین مسجد مین سے کسی نے بیعت قبول نکی
روز دوم بتاریخ سترہوین ۱۷ روز چہارشنبہ کو وقت نماز فجر کے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم
علاؤالدین علی احمد صابر صاحب ختم الله الارواح سلطان الاولیا نے جامع مسجد شہر کلبرگہ مین تشریف
لیجا کر حاضرین مسجد کو ہدایت تعلیم طریقت کی فرمائی اوسوقت زن و مرد قریب پانچہزار نفر کے مسجد مین
حاضر تہے سب حاضرین نے بیعت سے انکار محض کیا اور جواب مین کہا کہ ہمارا پیر کلام مجید ہے اور امام ہمارا قدیم
قاضی تبرک کوفی (بن ہوتک بن صعو طی بن قاسم بن حفص بن ہارون بن منیر بن عماد بن حمان
کہ یہہ نسب نامہ اولاد یزید سے مشتق ہے) مقرر اور مامور ہے خلاف رای اوسکے ہم کیونکر کسی کو امام اور اپنا پیر
گردانین اور دستور قدیم مین رخنہ ڈالین حضرت بادشاہ دوجہان نے جواب مین اونکی ارشاد فرمایا
کہ فقیر اپنی حضرت پیر و مرشد سے خلافت نامہ تم لوگونکا امام ہونیکا بحطاب سلطان الاولیا کے حاصل کر کہتا
اس دلیل سے ہدایت تعلیم طریقت کی کرتا ہے یہہ جواب سنکر سب حاضرین مسجد خاموش ہو گئے اور مسجد سے باہر آکر
اس امر کو مشہور کیا یہانتک کہ قاضی مذکور کو خبر ہوئی اور قاضی نے قیام الدین ... ...

بن داؤد بن جالف بن فحوان بن نوبانک بن عشیر العصر بن اجفان بن مروان بن سفیان بن حارث رئیس کلیر سے جاکر بیان کیا کہ ایک شخص دعوی امامت کا رکہتا ہے اور جامع مسجد مین جاکہ نماز مین خلل ڈالتا ہے اور دستور یہہ تہا کہ ذموان رئیس کلیر مع امرا و ارکان سلطنت روز جمعہ جامع مسجد مین آکر پیچھے قاضی تبرک مذکور کے نماز جمعہ ادا کیا کرتا تہا اور فیصلہ معاملات اور مقدمات خاص اور عام کا قاضی مذکور کی رائے سے ہوتا تہا

بتاریخ اونیسوین روز جمعہ کو ذموان رئیس کلیر حسب معمول جامع مسجد مین آیا اور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ بہی قبل آنے ذموان رئیس شہر کلیر کے جامع مسجد مین تشریف فرما تہے ذموان رئیس شہر کلیر نے حضرت موصوف رح سے سوال کیا کہ اگر تم اقطاب ہند اور ہمارے امام ہو تو ہماری بکری رنگ سبز نہایت قد دار خوبصورت عرصہ تین مہینے سے غائب ہو گئی ہے تم اوسکو بتلا دو کہ وہ کسکے پاس ہے اوسوقت ہمکو یقین ہو گا کہ بیشک تم اقطاب ہند ہو پہر ہم سب تمہارے پیچھے نماز پڑہینگے اور تمکو اپنا امام گردانینگے اور تمسے بیعت بلا شبہہ قبول کرینگے حضرت بادشاہ دوجہان رح نے اوسیوقت عالم ارواح کیطرف متوجہ ہو کر ہاتہہ اوٹہایا اور فرمایا کہ بکری کے کہانیوالو حاضر آؤ ایک لحظہ گذرنے نہین پایا تہا کہ ستائیس آدمی شہر کلیر مین نہایت سراسیمہ و پریشان سامنے حضرت ممدوح کے حاضر ہو گئے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رح نے اون لوگون سے فرمایا کہ تمنے بکری ذموان رئیس شہر کلیر کی کسجگہہ ذبح کر کے کہائی ہے اوسکا احوال بیان کرو اون لوگون نے انکار محض کیا حضرت ممدوح رح نے ارشاد فرمایا کہ ابہی پردہ فاش ہوئے جاتا ہے بہتر ہے کہ خود ہی بیان کر دو اون لوگون نے بقسم بکری کے کہانیسے انکار کیا اور کہا کہ آپ ہمارا پردہ فاش کر دین حضرت بادشاہ دوجہان رح نے ذموان رئیس کلیر سے ارشاد فرمایا کہ تو اپنی بکری کا نام لیکر آواز دی ذموان رئیس کلیر نے حرمنہ نام لیکر آواز دیا اون لوگون کے شکم مین سے جدا جدا آواز آیا کہ مین اس اسقدر ان لوگون کے شکم مین ہون ان لوگون نے مجکو وقت نصف شب کے کنارہ چاہ صُدرق پر ذبح کیا تہا اور استخوان و پوست میرا چاہ صُدرق مین پتہر باندہ کر ڈالدیا ہے اور میرا گوشت بہونکر کہایا ہے یہہ آواز ذموان رئیس کلیر نے سنکر عرض کیا کہ جناب بیشک

آپ اقطاب ہند مین ہین قاضی تبرک نے رئیس کلیر کے کان مین کہا کہ یہ جادوگر ہے جادو کے زور سے
یہہ امر وقوع مین آیا ہے تم بہی بہک گئے دموان رئیس کلیر نے باغوا قاضی تبرک کے حضرت سے کہا کہ تم اقطاب
ہند نہین ہو جادوگر ہو حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا نے تبسم فرماکر ارشاد کیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج سنت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس
خاصی کی ادا ہوئی یہہ فرما کر جائے مسجد سے مکان کلانزادی پر تشریف لے آئی اور یہ چاہ صدق
کا یہہ تحریر ہے کہ صدق نامی کوچہ مین دموان رئیس کلیر نے ایک چاہ نہایت عمیق کہدوایا تہا کہ بانصد درعہ
پانی نکلا تہا جسپر رئیس کلیر کا عذاب ہوتا تہا وہ اوس چاہ مین ڈالدیا جاتا تہا بتاریخ بیسوین ۲۰ روز شنبہ کو
حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
نے بطریقہ اطلاع احوال کا بدست علیم اللہ ابدال کے پاکپٹن شریف کو جناب شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب
مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی خدمت مین ارسال فرمایا ہمروزہ وہ عرضی حضرت بابا صاحب ممدوح کے ملاحظہ مین
گذری ملاحظہ فرماکر ارشاد کیا کہ مخدوم علاء الدین علی احمد صابر نے حد سے زیادہ ضبط کیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ خدا کا
خوف ملحوظ خاطر رہا اور حضرت سلطان المشائخ نظام الدین محبوب الٰہی سے ارشاد فرمایا کہ تم احوال
گذرا ہوا وہان کا زبانی علیم اللہ ابدال کے اپنی مکتوب نطاب مین مفصل تحریر کرتے رہو روز دویم بتاریخ اکیسوین ۲۱
روز یکشنبہ کو بعد نماز اشراق بموجب حکم حضرت سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
استفتا بحوالہ حدیث اور آیۃ کے تحریر فرماکر اور حاضرین محفل کی مہر سے مزین کر کے تیسرے روز بدست
علیم اللہ ابدال کے قاضی تبرک کے پاس کلیر کو ارسال فرمایا علیم اللہ ابدال نے ہمروزہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی خدمت مین حاضر ہو کر وہ استفتا ملاحظہ مین گذرانا
اور بتاریخ تیئسوین ۲۳ روز شنبہ کو وہ استفتا قاضی تبرک کے ہاتہہ مین دیدیا بتاریخ چوبیسوین ۲۴ روز
چہارشنبہ کو قاضی تبرک نے اوس استفتا کو چاک کر کے اوسکی پشت پر یہہ جواب تحریر کیا کہ ہمارا پیر کلام مجید ہے
اور امامت ہماری قدیم سے چلی آتی ہے تمہارے خلیفہ کو تمہارے کہنے سے کیونکر اپنا امام گردانین تمکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حکم ہوتا ہی اگر ہمکو حضرت نبی المختار صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حکم ہو تو ہم

تمہاری خلیفہ کو امام اپنا گردانین قول تمہارا ہمارے یقین کرنیکو کافی نہین اور بہ بیعت صفرت بن قحوا کے پاس
حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ ارواح سلطان الاولیا کے
قریب دوپہر کے پہونچادیا حضرت ممدوح نے سروقد تعظیم استفتا کی کر کے سر مبارک پر رکہا اور لانیوالے سے فرمایا کہ بہائی
تم قاضی صاحب سے جاکر کہنا کہ استفتا چاک کرنیسے تمکو کیا حاصل ہوا اگر بغیر چاک کیے ہوئے فقیر کے پاس ارسال کردیتی
تو کیا ہوتا خیر تم نے میرے مولا کے کتبہ کو چاک کیا ہی مینے تمہارے سب کے نام لوح محفوظ سے چاک کرڈالے بموجب
کہنے فقیر کے آج کا روز تحریر کرلو کہ نام تم سب اہل کلیر کے مع زمین کلیر سوختہ ہوگئے
روز قیامت تک تم سوختہ ہوتے رہوگے۔ **اشعار آبدار**

حضرت بابا فرید الدین نے / اور نظام الدین خوش آئین نے

اپنی تصنیفات مین ہر یک قرین / یہہ لکھا ہی حال سلطان زمین

جب خلافت نامہ ملک کلیر / آی لیکر شہر کلیر مین دلیر

شہر والون کو کہا سن لو شتاب / قطب عالم زیب ہے میرا خطاب

اس زمین ہند کا ہون شاہ مین / مظہر شان جلال اللہ ہون (جل جلالہ)

شیخ میرے نے مجھی بہیجا یہان / حکم تم میرا بجا لاؤ بجان

حکم میرا حکم ہے حکم خدا / حکم میرا حکم حکم مصطفے (صلعم)

مین خلیفہ ہون خدا میرا گواہ / راہ میری پر چلو ہے راست راہ

دین ودنیا سی رہوگی شادکام / خوش رہوگے دونون عالم مین مدام

مین تمہارا پیر تم میرے مرید / یہہ مریدی ہی تمہین ازبس مفید

بات یہہ خوش بات ہی سنلو بگوش / یہہ نہو تمپر بلا کٹ لائی جوش

تمپہ جب قہر خدا آجائیگا / پہر نہ کوئی ایک چہٹی پائیگا

قہر میرا قہر ہے قہر جلیل / مین خلیل حق ہون حق میرا خلیل

شان سے میری چمکتا ہی جمال / تیغ سے میری جہلکتا ہی جلال

ہین خدا کے راز سے آگاہ ہون | مین بحق سیف جلال اللہ ہون
کلمہ محفوظ میری بات ہے | عزرئیل ہر وقت میری سات ہے
یہہ خبر پہونچی رئیس شہر کو | دعوی قطبی سے ہی ایک نام جو
اور کہتا ہی کرو بیعت قبول | تم عدول حکم سے ہو گے ملول
چند باری مسجد جامع مین جا | بات کرتا یہہ سخن اوسنی کہا
روز جمعہ اوس رئیس شہر نے | معجزے حضرت سے چاہے دیکہنے
جب دئی حضرت نے خرقے بہی دکہا | قاضی تہبرک نے جادوگر کہا
اور بابا ایک سے ہی جب سخن | بادشاہ دوجہان کا ای حسن
آخر الامر ایکدن لاچار ہو | اون شرارت کیش سے بیزار ہو
تہا جو وہ مرد علیم اللہ نام | ساری ابدالون کے فرقہ کا امام
حضرت بابا کو ایک لکہکر جواب | یہہ کہا ابدال سے لیجا شتاب
شیخ سے جا کہہ کہ ہین یہہ سب بخیل | انپر اب واجب ہوا قہر جلیل
حکم کیا ہی اس خلافت کیش کو | حکم کیا ہی اس مزاج اندیش کو
آپ کا رہتا ہی بس مجہکو خیال | یہہ نہو خاطر پہ کچہہ آوی ملال
یہہ پیام بادشاہ دوجہان | لیگیا جسدم علیم اللہ وہان
یہہ عریضہ دیکہہ اوس آگاہ نے | شیخ عالیجاہ شاہنشاہ نے
یہہ کہا ای مرد ابدالی خطاب | ٹہہر کوئی دن کہ تا پاوی جواب
یہہ عریضہ اوس شہ تمکین کا | یہہ عریضہ شہ علاؤالدین کا
احمد بے میم کو پڑہکر سناؤن | جو جواب اوس بادشاہ دین سے پاؤن
جب تجہی کہہ دون کہ یہہ حکم جناب | اس عریضہ کا ہے تو لیجا شتاب
الغرض شیخ طریق آئین نے | حضرت بابا فریدالدین نے

باعجاز تہا یہ ختم الانبیا — ہم بایما ے جناب کبریا
ایک محضر آیت قرآن سے — ہم حدیث وہم و صد برہان سے
لکہدیا مرد علیم اللہ کو — دیدیا اوس قاصد آگاہ کو
وہ اودہر سے برق وش باتیز گام — شہ علاء الدین کو لایا پیام
باہزاران کورنش تسلیم سے — یہہ کہا آکر شہ اقلیم سے
ہی یہ محضر اوس طریق آئین کا — حضرت بابا فرید الدین کا
قاضی تبرک کو دکہلاتا ہون مین — سنکر ونکے پاس پہونچاتا ہون مین
شاید اسکو دیکہکر ڈرجائین وہ — راہ دین آئین پر آجائین وہ
حضرت بابا ن مضمون یہ لکہا — از حدیث ونص برہان خدا
تم اامت سے نہ اوسکی آو باز — تمسے خوش ہوگا خدائی بی نیاز
دین ودنیا پاوگے اسلام سے — ذوق عقبی پاوگے انجام سے
دیکہہ لو اس محضرے تسطیر کو — سنلو اس میری پہلی تقریر کو
یہہ تمہارے حق مین سب تریاق ہے — یہہ تمہین سب دولت آفاق ہے
قاضی شیطان نے اوسکو چاککر — لکہدیا انکار بیجا زود تر
پاس حضرت کی اوسے پہونچا دیا — آتش قہری کو اور دونا کیا
شاہ نے باحرمت وصدق وصفا — محضر بابا کو آنکہون سے لگا
چاک محضر دیکہکر اوس شاہ کو — طیش آیا اوس جلال اللہ کو
اونکی شامت سے اونہین آگاہ کیا — زور قدرت اپنا اونسے کہدیا
ضبط فرمایا جوش نی ای حسن ع — حضرت بابا کو خوش آیا سخن

حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الارواح سلطان الاولیاء
اوسی روز بتاریخ چوبیسوین روز چہارشنبہ کو بعد نماز ظہر کے اپنی عرضی کی ساتہہ وہ استفتا چاک کیا ہوا

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی خدمت مین بدست علیم اللہ ابدال
کے ارسال فرمایا چنانچہ ہمروزہ علیم اللہ ابدال نے حضرت بابا صاحب ممدوح کے خدمت مین پہونچکر عرضی مع استفتا
ملاحظہ مین گذرانی اور سب احوال مکاتیب لطاب مین تحریر کرادیا حضرت بابا صاحب موصوف نے علیم اللہ ابدال سے
ارشاد فرمایا کہ ٹھہرو جواب دیا جائیگا اور اپنی حجرہ مین تشریف لیگئے تیرہ روز کے بعد بتاریخ ساتوین ماہ
محرم ۱۵۱ ہجری کو روز شنبہ وقت فجر کے باہر تشریف لائے اور ایک نامہ بنام ذموان رئیس کلیر کے اس مضمون کا
تحریر فرمایا کہ تجھکو خدا ے عزوجل نے رئیس والی شہر گردانا ہے تجھکو لازم ہی کہ تو اول بادشاہ جہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ سے
بیعت قبل کر اور بحصول شرف بیعت تجھکو رویت جناب سرور کائنات اشرف الانبیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہو اگر بگی اور احکام دین اور سرور عالم کے تجھکو آیا کرینگے مگر بغیر بیعت حاصل کیے یہ
ہرگز نصیب نہو گا اور قاضی صاحب کیطرف بھی تحریر ہی عرض کیا ہے کہ مخدوم صابر میری کی اطاعت
کرو کہ اطاعت مخدوم کی عین اطاعت خدا اور رسول کی ہی اور اگر انحراف میری مخدوم صابر سے کروگے تو نزدیک
خدا اور رسول کے منکر شمار کیے جاؤگے کہ تمکو نہین معلوم ہے کہ مخدوم صابر میرے دین تمہارے سب نام لوح محفوظ سے
منسوخ کر دیے ہین اگر تم میرے مخدوم صابر کی فرمانبرداری نکروگی تو تم پر صفات قہاری کا نزول ہو جائیگا
ابھی میری مخدوم صابر کے اختیار مین اگر چاہینگا تمکو صفات قہر سے اسمین کھینچیگا اور یہہ وہ بادشاہ دو جہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا ہی کہ جسکا باپ حضرت شاہ عبد الرحیم
عبد السلام اور دادا حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب اور پردادا جناب قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین
ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ ہی تم مخدوم صابر میری کو اپنی اولاد علی
سمجھکر اطاعت کرو یہہ بھی تو حکم رسول خدا کا ہے اَکْرِمُوا اَوْلَادِیْ اَلصَّالِحُوْنَ لِلّٰہِ وَ
الطَّالِحُوْنَ لِیْ تم صرف کلام مجید کو پیر اپنا گردانتی ہو اور آل نبی کی امامت سے انکار کرتے ہو اپنی آیتکو
بمقابلہ آل نبی امام بیان کرتے ہو اب اگر اطاعت مخدوم صابر میری سے انحراف کروگی تو قیامت تک پشیمان
ہو اکروگی خدا نے کلام مجید مین صریح حکم فرمایا ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

بعد ختم کرنے نامہ کے مہر اپنی لگا کر علیم اللہ ابدال کے ہاتہہ پاس ذموان رئیس کلیر کے ارسال فرمایا ہمروزہ وہ نامہ علیم اللہ
ابدال نے بعد نماز عصر کے ذموان رئیس کلیر کو پہونچا دیا اوسوقت قاضی تبرک بہی مجلس رئیس مین حاضر تہا جب رئیس نے
نامہ کہولکر پڑہا علیم اللہ ابدال سے دریافت کیا کہ تم کب پاکپٹن سے یہان کو روانہ ہوئے تہے علیم اللہ ابدال نے
جواب دیا کہ نماز ظہر کی حضرت شاہ شیخ فریدگنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کے ساتہہ پڑہی تہی اور عصر کی
نماز جناب بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الارواح سلطان الاولیا کے ساتہہ ادا کر کے
تمہارے پاس نامہ لایا ہون یہ گفتگو سنکر ذموان رئیس کلیر نے علیم اللہ ابدال سے کہا کہ اللہ تعالے نے تمکو کمال سرعت رفتار عطا
کی ہے اور اس تیز رفتاری کا کیا باعث ہے علیم اللہ ابدال نے جواب دیا کہ مجہکو بطفیل حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے یہہ مرتبہ حاصل ہوا ہے کہ مطیع اونحضرت عالی
مرتبت کا ہون اگر تم بہی اطاعت اوس جناب حقیقت انتساب کی بجالاؤ تمکو بہی ہزارہا مراتب مقامات عالیہ باطن کے
کشادہ ہوجاوین یہہ ایک ادنی مرتبہ مجہکو حاصل ہے قاضی تبرک نے رئیس شہر سے کہا کہ آپ کا کدہر خیال ہے یہہ بالکل سحر باطل
ان باتون پر مطلق توجہ نفرمانا چاہیے ورنہ اطلاق کفر کا تمپر آجائیگا ذموان رئیس کلیر باغوائے قاضی تبرک کے
عقیدہ سرعت رفتار علیم اللہ ابدال سے منحرف ہوکر کہنے لگا کہ اگر خدا کو کافر کرنا منظور ہے تو ہم کافر ہوجاوینگے اور
اگر مسلمان رہنا مصلحت ہے تو مسلمان رہینگے ہمکو ڈراتی ہو کہ لوح محفوظ سے تمہارا نام سوخت کر دیگے اگر لوح محفوظ سے نام
دور ہوجائے تو کچہہ آثار اوسکی مرتب ہوتے یہہ سب باتین غلط ہین قاضی تبرک نے ذموان رئیس شہر کو صلاح دی کہ اس
نامہ کو چاک کر کے اونکے خلیفہ کے پاس بہیجدو اور لکہدو کہ جیسا ہوگا دیکہا جاویگا باغوائے قاضی تبرک ذموان رئیس شہر کلیر نے
اپنے ہاتہہ سے نامہ چاک کر کے جواب قاضی کا بتلایا ہوا تحریر کر دیا اور علیم اللہ ابدال کے ہاتہہ واپس کیا **نظم مؤلف**

حضرت **مخدوم** شاہنشاہ نے	واقف اسرار ذات اللہ نے
پھر علیم اللہ کو بھیجا شتاب	دیر مت کر جلد بھیجا جواب
مرشد آگاہ کی کیا ہی رضا	شیخ عالیجاہ کی کیا ہی رضا
ہاں تمامی دشمنان دین کو	چھوڑ دون یا بھیجدون سبھین کو
قاضی جیسے دین سکے ہمراہ ہین	یہہ تمامی بدروش گمراہ ہین

محضر با عریضۂ شاہ کا
حضرت بابا فرید روزگار
بعد تیرہ روز کے نامہ لکھا
اوسمین مضمون تہا بہ تدلیل کتاب
مینے بہیجا ہی علاء الدین کو
تم امامت کو کرو اوسکی قبول
نطق اوسکا نطق ہی نطق خدا
مصطفی کی مہر اوسکی بات ہی
یہہ جو کچہہ مینے لکھا ہی بادلیل
یہہ تمہاری واسطے اکسیر ہے
خاک مین مت آپ کو پہونچاؤ تم
یہہ جو ہی نسخہ پیر تم پڑہ لو اسے
یہہ تمہارا تاج سر ہے جان لو
ورنہ جو قسمت مین ہے تم پاؤگے
مان لو ای مرد مان خود فروش
لوح محفوظی مین با حکم خدا
قہر درویش ہست بس قہر خدا
سنت احمد ادا کرتا ہون مین
بعد ختم نامہ مہر اپنی لگا
جلد ہو رخصت علیم اللہ چلا
سرعت رفتار اوس ابدال سے

شیخ کو ابدال نے جاکر دیا
دیکھکر از بس ہوی حیرت بکار
حکم باطن سر بسر انشا کیا
با حدیث و باکتاب مستطاب
شیخ کامل احمدی آئین کو
تم امامت سے نہو اوسکے ملول
قول اوسکا قول قول مصطفی
مرتضی کی بات اوسکی بات ہی
ہی یہی حکم خداوند جلیل
دین و دنیا کی یہی تدبیر ہے
اس جہالت فاش سے باز آؤ تم
دیدۂ بیدار پیر دہر لو اسے
یہہ جو مین کہتا ہون اوسکو مان لو
تا قیامت خوب تر پچہتاؤگے
قہر صابر کو نہ لاؤ تم بجوش
کرچکا ہی نام تم سبکے جدا
تیغ درویش ہست تیغ مصطفی
تمکو دوزخ سے جدا کرتا ہون مین
اوس علیم اللہ کو نامہ دیا
اوس رئیس شہر کو نامہ دیا
ہوگیا وہ معتقد اس حال سے

قاضی تبرک نے پھر اغوا کیا ‏ ‏ ‏ اوسکو راہ راست سے بہکا دیا
چاک کر نامہ کہا ہم کیا کرین ‏ ‏ ‏ کیا غرض ہی کیون امام اپنا کرین
بہیجدو اسکو **علاء الدین** کو ‏ ‏ ‏ بہیجا یون وہ **فرید الدین** کو
ہم امامت کے نہین ہین معتقد ‏ ‏ ‏ ہمکو ان باتون سے بس آتی ہی ضد
بس کلام اللہ ہمارا پیر ہے ‏ ‏ ‏ خوش ہمین آئی یہی تدبیر ہے
رشد سے غیرونکے ہم بیزار ہین ‏ ‏ ‏ آپ ہی ہم رشد کے سردار ہین
تہے شقاوت کیش وہ اور بدچلن ‏ ‏ ‏ رحمت **صابر** سے محروم ای حسن

حضرت **بادشاہ دوجہان مخدوم** علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے اوسی شب بتاریخ **اٹہوین** شب چہارشنبہ کو بعد نماز تہجد کے اپنی عرضی کے ساتہہ وہ نامہ چاک کیا ہوا بدست علیم اللہ ابدال خدمت مین **حضرت** شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہنا کے ارسال فرمایا اور **عرضی** مین یہہ مضمون تہا کہ حضرت **فقیر** پر نہایت صدمہ ہے اور ہر وقت الہام ہوتا ہے حضور انور کو تمام حال روشن ہے جلد اس صدمہ عظیم سے رہائی فرمائیے ورنہ فقیر کی بیماری طول پکڑ جائیگی اور علاج کرنا سخت مشکل ہو جائیگا آیندہ حضور انور کو اختیار ہی جو چاہے سو کریں بندہ کو خدا سے کیا چارہ ہے آیۃ **تعز من تشاء وتذل من تشاء** لقط اور علیم اللہ ابدال سے تاکید فرمائی کہ آج شب مین کیفیت جواب اس عریضہ کا لے آنا زیادہ ایک پہر سے توقف مت کرنا علیم اللہ ابدال بموجب ارشاد حضرت ممدوح کے عرصہ ایک ساعت مین جناب باباصاحب موصوف کی بارگاہ مین پہونچے عریضہ اور وہ نامہ چاک کیا ہوا ملاحظہ مین گذرانا اور زبانی عرض کیا کہ حضور مجکو حکم تہا کہ ایک پہر سے زیادہ توقف نکرنا اب جو حکم جناب کا ہو بجالاؤن **حضرت باباصاحب** ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ تم ابہی واپس روانہ ہو جاؤ اور جلد نسب نامہ قاضی تبرک اور ذمہ وار رئیس کلیر کا چاہیے پاس لاؤ اوسوقت حکم دیا جائیگا اور اوسپر عمل کرنا علیم اللہ ابدال اوسیوقت یہہ پیغام لیکر کلیر کو روانہ ہوے اور عرصہ دو ساعت مین حاضر آکر حضرت **بادشاہ دوجہان مخدوم** علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی ہمتمع جواب گذارش کیا **حضرت** ممدوح نے اوسیوقت شیخ بہاؤ الدین کو یاد فرماکر

ارشاد فرمایا کہ نسب نامہ قاضی کا اور نسب نامہ رئیس کلیر کا کسی طور پر معلوم ہو سکتا ہی اوسنے عرض کیا کہ دفتر سے
معلوم ہو سکتا ہے میں ابھی جاتا ہوں بموجب حکم حضرت موصوف کے وہ شخص روانہ ہوا اور دفتر میں جاکر معلوم کرنے لگا
دفتری نے یہہ خبر مخفی طور سے قاضی کو پہونچا دی کہ ایک شخص تمہارا اور رئیس شہر کا نسب نامہ معلوم کرتا ہے خدا جانے
کیا سحر پہونچاویگا قاضی نے تب رئیس کلیر کو جاکر اطلاع کی بموجب حکم رئیس شہر کے اوس شخص کو قید کر لیا حلیمہ عورت نے
یہہ امر بازار بین سنکر حضرت **بادشاہ دوجہان مخدوم** علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ
الارواح سلطان الاولیا کی خدمت میں عرض کیا **حضرت ممدوح** نے اوسیوقت علیم اللہ ابدال کو حکم دیا
کہ ہمارے آدمی کو جلد قید سے چھوڑا لاؤ اور دفتر سے تمام نسب نامے نکال لاؤ علیم اللہ ابدال نے دفتر میں جاکر
کل نسب نامے لوگوں کے نکال لیئے اور قید خانہ سے اوس شخص کو اپنی ہمراہ لے آئے حضرت **بادشاہ دوجہان**
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے دونوں کے نسب نامے
حضرت علیم اللہ ابدال کے ہاتھ جناب شیخ **فرید** گنجشکر **باباصاحب** مسعود العالمین قطب عالم اغیاث
ہند کی خدمت میں ارسال فرما دیا ہے ساعت میں علیم اللہ ابدال نے **پاکپٹن شریف** پہونچکر حضرت باباصاحب
ممدوح کی خدمت میں گذران دیئے اور اپنی طرف سے عرض کیا کہ حضور مجکو آج کیا حکم ہے **حضور انور** کے پاس حاضر
رہوں یا **حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم** علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان
الاولیا کی خدمت میں واپس جاؤں **حضرت باباصاحب** موصوف نے علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ تمکو کیوں
اسقدر ہراس ہے اور اسوقت تمہارے قلب پر کیا القا ہو رہا ہے علیم اللہ ابدال نے عرض کیا کہ حضرت میرے قلب پر یہہ القا
ہوا ہے کہ زمین کلیر پر قہر خدا کا نازل ہونیوالا ہے مجکو خوف ہے کہ کہیں میں بھی قہر خدا میں مبتلا نہو جاؤں
حضور میرے حال پر کرم فرماویں اور پہلے میری تسلی کردیں بعد کو حضور انور جواب تحریر فرماویں میری عمر ایکسو باون
برس کی ہوئی آجتک میرے باطن میں ایسا ہراس کبھی طاری نہیں ہوا **حضرت باباصاحب** موصوف نے علیم اللہ
ابدال کے پشت پر دست شفقت رکھا اور ارشاد فرمایا کہ تو سپرد میرے مخدوم کی ہے تجکو خوف کرنا نہیں
چاہیے جبکہ تو جواب لیکر جائیگا میرا مخدوم اول تیری تسکین بخوبی تمام کردیگا بعد تیرے مطمئن ہو جانے کے
جو کچھ ہونیوالا ہے وہ ہوگا اس گفتگو میں علیم اللہ ابدال کا یہہ حال تہا کہ تمام جسم رعشہ سے کانپتا تہا اور چہرہ زرد

بشواری صادر ہوتا تہا اور بجز عجز وانکسار کے اور کچھ زبان پر نہیں آتا تہا جناب بابا صاحب
مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے علیم اللہ ابدال کا یہہ حال دیکھکر ارشاد فرمایا کہ تو میرے مخدوم کا نام ورد زبان
رکھہ تیری مشکل آسان ہوجاویگی علیم اللہ ابدال نے بموجب ارشاد جناب بابا صاحب موصوف کے نام حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا زبان اور دل سے جاری کیا معًا نام مبارک کے برکت سے
تسلی قلب اور تشفی روح علیم اللہ ابدال کی بخوبی ہوگئی اس عرصہ مین وقت نماز مغرب کا قریب ہوگیا چنانچہ بتاریخ
آٹھوین ماہ محرم سنہ ۶۵۱ھ روز چہارشنبہ کو نماز مغرب ادا کر کے علیم اللہ ابدال حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب
مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی خدمت سے نامہ لیکر کلیر کو روانہ ہوے اور قریب نماز عشا حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رح کی خدمت مین حاضر ہوئے
اور نامہ متبرکہ حضرت عالیمنزلت کے ملاحظہ مین گذرانا حضرت ممدوح نے اول نامہ عالیہ کو بوسہ دیکر کشادہ
کیا اور ارشاد فرمایا کہ بروز واللہ الواحد القہار کی شان کا زمانہ قریب آپہونچا علیم اللہ ابدال نے
عرض کیا کہ حضرت مجھکو کیا حکم ہے حضور کے پاس یہہ غلام کسطرح ٹہر سکیگا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم
علاؤالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ میرا نام تجھکو کفایت کریگا اور تو
میری پشت کے پیچھے امن مین رہیگا سوا میرے پس پشت کے اور جگہہ امن نہوگی اور فرمایا کہ تو پشت میری کو اپنے
آغوش مین لیکر مس کر لے علیم اللہ ابدال نے بموجب حکم کے بآداب تعمیل کی پھر حضرت ممدوح نے نامہ گرامی کو علیم اللہ ابدال سے
پڑھوایا تحریر تہا کہ مخدوم میرے یہہ شہر تیری چہیری ہی چاہی تو ماس کہا او چاہی دودہ
پی سوا اس کلمہ کے اور کچھہ تحریر نہ تہا بتاریخ نوین ماہ محرم صبح پنجشنبہ کو حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاؤالدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ورد سیف اللہ حرز یمانی شریف حرز مرتضوی
سلطان الاوراد کو بہ ترکیب قیومی روحی تلاوت فرمایا اور آسمان کیطرف دم کر دیا اور بتاریخ دسوین ماہ محرم
سنہ ۶۵۱ہجری صبح جمعہ کو حضرت موصوف نے ورد ممدوح کو بہ ترکیب غوثی معنوی تلاوت فرما کر زمین کیطرف دم کر دیا
ایکساعت کے بعد زمین نے بطور زلزلہ کے جنبش کی علیم اللہ ابدال نے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاؤالدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی جناب مین عرض کیا کہ شہر کلیر مین ایک عورت نیک بخت ہوتا رہتی تہی

جنکا نصرت نام سات سَو برس کی ہے اوسکو امین بیماری حضرت مولوی رضی نے ارشاد فرمایا کہ علیم اللہ یہہ عورت فتنہ
عظیم پیدا کریگی اس عورت کے سبب سے ابہی تو آگاہ نہین ہے یہہ عورت پانی مین آگ لگا دینی والی ہے نصف شہر تو اس عورت
کے سبب سے مردود ہوگیا ہی اور نصف شہر قاضی اور رئیس کے سبب سے علیم اللہ ابدال نے خائف ہوکر عرض کیا کہ حضرت
غلام کی خطا معاف ہوجیی نادانستہ اوس عورت فتنہ انگیز کے بارہ مین گذارش کیا حضور انور کو اختیار ہے خداوند کریم جو چاہین
سو کرین حضرت محمد روح نے ارشاد فرمایا کہ تیری خطا معاف کی تو شاد رہیگا میری پشت کے پیچھے رہو دیکھہ تو خداوند
کریم کیا قہر کا طوفان لاتا ہے بعد تہوڑی عرصہ کے پہر زمین کو زلزلہ ہوا تب مخلوق کلیر مین چرچا ہوا جب ایک پہر دن
چڑہا پہر زمین کو جنبش ہوئی رئیس کلیر نے قاضی تبرک کو طلب کر کے کہا کہ آج ایک پہر کے عرصہ مین تین مرتبہ زمین کو
جنبش کیون ہوئی ہے قاضی مردود نے جواب دیا کہ مجھکو بہی تعجب ہے ذموان رئیس کلیر نے کہا کہ مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ شاید
اقطاب ہند نے اپنا زور دکھلایا ہے چلو اونکی پاس حاضر ہوکر تائب ہوجاوین ایسا نہو کہ شہر تباہ ہوجاوے اور وہ صاحب سچ کہتے تہے
کہ مین اقطاب ہند ہون قاضی تبرک نے جواب دیا کہ آپ عورت جنکا نصرت ساحرہ کو بلا کر دریافت کر لین ذموان رئیس کلیر نے
اوس ساحرہ کو طلب کر کے کہا کہ آج زمین پر کیون جلد جلد زلزلہ برپا ہوتا ہے یہہ گفتگو ہو رہی تہی کہ پہر چوتہی مرتبہ
زمین کو جنبش ہوئی عورت ساحرہ نے بیان کیا کہ صاحب یہہ سحر کیا ہوا اونکا ہی کہ جو اپنی آپ کو اقطاب ہند کہتے ہین اگر حکم ہو
تو یہہ عورت بہی سحر سے گیارہ بار زمین کو جنبش دے سکتی ہے چنانچہ اوسیوقت اوس عورت ساحرہ نے طلسم کر کے گیارہ
مرتبہ زمین کو جنبش دی کہ فی الواقع وہ زلزلہ نہ تہا مگر لوگونکی علم مین جنبش معلوم ہوتی تہی یہہ سحر عورت کا دیکھکر رئیس کلیر اور
قاضی کی تسلی ہوگئی اوسوقت رئیس کلیر کے محفل مین چار سو باون ۴۵۲ سردار چنڈول نشین حاضر تہے اور قاضی کے ہمراہ
اونیس فاضل اجل محفل رئیس مین آئی تہے سب کہنے لگے کہ ساحر امامت کا دعوی کری ہم ساحر کو کسوجہہ سے اپنا امام کہین
القصہ تا باذان نماز جمعہ سات مرتبہ زمین کو زلزلہ ہوا اذان نماز جمعہ سنکر تمام علما مذکور ہمراہ قاضی تبرک اور
تمام سردار چنڈول نشین ہمراہ ذموان رئیس کلیر کے جامع مسجد کو روانہ ہوئے اور حضرت بادشاہ دو جہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا بہی پہلے سے مع علیم اللہ ابدال اور
شیخ بہاء الدین کے جامع مسجد مین تشریف لاکر مصلہ امام پر رونق افروز ہوگئی تہی جب ذموان رئیس کلیر اور قاضی
تبرک اپنی اپنی ہمراہیون کے ساتھہ اور تیرہ ہزار ۱۳۰۰۰ عوام الناس نمازی جامع مسجد مین آپہونچی اور قاضی تبرک مصلہ

امام کے قریب آیا اوسوقت حضرت بادشاہ دوجہانؒ نے یہہ ہدایت فرمائی کہ اگر آج ہی تم مجکو اپنا امام گردانتے ہو تو خیر ہے ورنہ روز قیامت تک پشیمان ہوا کروگے اور صورت مغفرت کی بہی ہرگز حاصل نہوگی آیندہ تمکو اختیار ہے قاضی تبرک مردود نے جواب دیا کہ تم بار بار کیون فرماتے ہو ہمکو تمہارے پیچہے نماز پڑہنا ہرگز منظور نہین تم مصلہ ہمارا چہوڑ دو اور جو کچہہ تمکو کرنا ہے آج کرلو ہمنے بہی ایک عورت ساحرہ تمہارے مقابلہ کو موجود کرلی ہے اگر تم کسیطرح کا سحر ہمپر کروگے وہ عورت تمپر ایسا سحر کریگی کہ پہر تمکو اوس سحر سے نجات نہوگی یہہ جواب سنکر حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا مصلہ امام سے پیچہے اوٹہہ کہڑے ہوئے اوسوقت دو شخص ضعیف العمر نے کہ ایک جانب شمال اخیر صف اول مین اور دوسرا جانب جنوب اخیر صف اول مین کہڑے تہے باواز بلند عرض کرنے لگے کہ حضرت تم اولیا ہو اور حضرت کی امامت کے مقر ہین ہم بہی اسوقت زمین مسجد نے پکڑ لیا حضرت موصوفؒ نے ارشاد فرمایا کہ تمنے اول روز اسطرح پر اقرار ہماری امامت کا کیون نہین کیا اب خبر کا مارا ہوا مردود ہوتا ہے گو کیسا ہی اولیا ہو اور حضرت بادشاہ دوجہانؒ علیم اللہ ابدال اور شیخ بہاؤ الدین کو اپنی ہمراہ لئے ہوئے داخل مسجد سے صحن مسجد مین تشریف لائے شمس مردود نے اپنی مصلہ پر جگہہ ندی یہانتک کہ مسجد کی سیڑہیون سے علحدہ تشریف لے آئے شیخ بہاؤ الدین اخیر سیڑہی کی صف مین واسطے نماز کے کہڑا ہوگیا اور علیم اللہ ابدال حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے پس پشت دست بستہ باادب کہڑے ہوگئے جب سب اہل جماعت مسجد رکوع مین گئے حضرت موصوف نے زمین مسجد کو ارشاد فرمایا کہ تو بہی رکوع کرکے ان سبکو یہانسے تحت الثری کو لیجا کہ روز قیامت تک یونہی چلے جائین بعد حشر کے انسے جواب پوچہا جائیگا کہ تمنے میرے مخدوم کی نافرمانی کیون کی تم ہمیشہ دوزخ مین ہوگے ہرگز نجات نہ ملیگی بموجب فرمان حضرت ممدوح کے زمین مسجد کی رکوع مین آئی جسطرح زمین مسجد اوپر آگیا وہ سب لوگ نمازی مسجد مین تہے مسجد وسیط اوٹہہ ہوئی سب لوگونکو تحت الثری کو لیگئی اور بیماری شہر کی جل گئی اور تمام شہر مین تہلکہ برپا ہوگیا اور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی زبان سے یَاھُوْ یَامَنْ ھُوْ یَامَنْ لَیْسَ اِلَّاھُوْ ھُوْ حَقْ حَقْ صادر ہوتا تہا تمام روئے زمین کے حضرات نقبا صاحب ولایت

روح جذبیہ متعینہ ہر شہر و دیار افواج نے باآواز روح منادی کر کے ہر جگہہ اس واقعہ ہیبت طراز کو مشتہر کر دیا اور بعض لوگ باہر مسجد کے کہڑے تھے جنہونے یہہ حادثہ دیکہا متوحش ہو کر بے اختیار بہاگا اور مسماۃ گلنزادی بہی یہہ حادثہ سنکر بہاگتی ہوئی گہر سے وہان آپہونچی اور **حضرت ممدوح** سے رو کر عرض کرنے لگی کہ آپکا غلام شیخ بہاؤ الدین میرا بیٹا بہی اس مسجد مین نماز کو آیا تہا **حضرت موصوف** نے ارشاد فرمایا کہ سیڑہی اخیر کے نیچے آگیا ہے جا کر نکال لے مسماۃ گلنزادی نے عرض کیا کہ حضرت مجہسے سیڑہی کیونکر اوٹہائی جائیگی حضرت **بادشاہ دوجہان مخدوم** علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے علیم اللہ ابدال سے ارشاد فرمایا کہ ہمارا نام لیکر شیخ بہاؤ الدین کو سیڑہی کے نیچے سے نکال دو بموجب حکم کے علیم اللہ ابدال نے سیڑہی اخیر کے پاس آکر کہا کہ حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا حکم ہے **ای زمین تو** شیخ بہاؤ الدین کو نجات دے یہ کہکر پہر سیڑہی اخیر کا اوٹہایا اور شیخ بہاؤ الدین کو کہ نصف جسم اوسکا زمین مین دہس چکا تہا نکال لیا **حضرت ممدوح** نے شیخ بہاؤ الدین کو اوسکی مادر مسماۃ گلنزادی کے سپرد کر کے ارشاد فرمایا کہ ہمکو بارہ پہر عبدیت خاص ہے جو تیرے قریب یگانہ ہون سبکو اپنی ہمراہ بارہ کوس سے زیادہ بہگا کر لیجاؤ نہیں تو بارہ کوس کے گرد مین تمکو بہی کہیں امن نہیں ملیگی آتش قہر مین جلکر خاک ہو جاؤ بموجب حکم کے مسماۃ گلنزادی نے چہہ نفر مرد و زن یعنے مسماۃ آمنہ اور حلیمہ اور نعمتہ اور بہاؤ الدین وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر فرار کیا اور جد بارہ کوس سے نکلگئی اسعرصہ مین **حضرت موصوف** بہی مکان گلنزادی قیام گاہ اپنی پر سے علیم اللہ ابدال کے تشریف لے آئے اور مخلوق شہر نے حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے پاس حاضر ہو کر عاجزی کرنا شروع کیا علیم اللہ ابدال اون لوگون کو حضرت ممدوح کی پاس جانے نہین دیتے تہے اور یہہ کہدیتے تہے کہ اب تمہارا عجز مقبول نہین ہے زمانہ گذر گیا جب مخلوق شہر نے یورش کیا **حضرت موصوف** مع علیم اللہ ابدال کے مکان گلنزادی قیام گاہ اپنی سے تشریف لیگئے اور کہین ایک جگہہ قیام فرمانہ ہوئی ایک پہر کے بعد واقعہ مسجد کے حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے حضرت اطلاع واقعہ مذکور کا جناب شاہ شیخ **فرید گنجشکر بابا صاحب** مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی خدمت میں بہیجا

ارسال فرمایا اور ارشاد کیا کہ جب تو واپس آوی میرا نام تلاوت کرتے ہوے آنا اور میرے سامنے ہرگز مت آنا نہین تو جل جاویگا میرے پس پشت تجکو امان ملیگی اور جو کچھہ مین کہا کرون ویسا ہی کیا کرنا یہہ ہدایت سنکر علیم اللہ آداب بجالائے اور پاکپٹن شریف کو روانہ ہوے **اشعار آبدار مؤلف**

حضرت مخدوم شاہ کن فکان ۔ **بادشاہ** بادشاہان جہان

دیکھکر نامہ **فریدالدین** کا ۔ اپنی **بابا احمدی** آئین کا

یون علیم اللہ سے فرمانے لگے ۔ اسکو پہونچا پاس میرے شیخ کے

حکم جب ہوا اوس سے کر آگاہ مجہے ۔ دیر مت کرنا زیادہ پہر سے

اس طرح سے آمد و شد چند بار ۔ ہو چکی ابدال کی جب بیشمار

طیش مین آکر **فریدالدین** نے ۔ **مصطفیٰ** اور مرتضیٰ آئین نے

لکھدیا شقہ بمضمون تمام ۔ بھیجدی **مخدوم** کو اپنی حسام

کہا یا ہے تیری **پہیری** یہہ پیام ۔ **ماس** کہایا و دودہ پی ہے انتقام

جنکتین تو دین کی سمجھا چکا ۔ محضر دین **نبی** پڑہا چکا

یہہ نجالت کینش سب بدبخت ہین ۔ بدسگالی مین نہایت سخت ہین

مرکز ہفتم زمین ہے انکی جا ۔ بیحیا ہین بس نہایت بیحیا

یہ نہ سمجھے تمکو ای **صابر علیؑ** ۔ **تو ہی** شمشیر **علیؑ تیغ نبی**

میری جانب سے تجہے پہونچا جواب ۔ رای تیری رای ہی رای صواب

یہ علیم اللہ فرمان جدید ۔ جسگہڑی لایا بہ تحریر **فرید**

با ادب ابدال سے لیکر کہا ۔ کیا لکہا ہے ای علیم اللہ بتا

بعد با صد عجز و تسلیم و سلام ۔ یہہ کہا حضرت سے ای میرے امام

آپکو بابا نے بخشا اختیار ۔ آپ کے قبضہ مین ہے یہہ سب دیار

اس صحیفہ مین یہی مسطور ہے ۔ جو تمہین منظور ہے منظور ہے

الغرض حضرت نے سنکر شاد کام ۔۔۔ پڑھ کے سیفی معنوی روحی تمام
روز جمعہ جلکے باصد احترام ۔۔۔ یہہ کیا ہر ایک کو ارشاد عام
اب مجھے ارشاد حضرت آچکا ۔۔۔ شیخ اعظم کا اشارہ پاچکا
مان لو میری امامت مان لو ۔۔۔ نائب اللہ مجکو جان لو
یہہ ہدایت کرکے شاہ باصفا ۔۔۔ شاہ عالم احمد صابر علا
دلمین کر قصد امامت شاد شاد ۔۔۔ جائی آن بے دین امام بد نہاد
باصد آئین ہدا اجلاس کر ۔۔۔ پھر ہدایت کی وہین بار دگر
بولے ای بدقسمتو دن آج ہے ۔۔۔ مسجد سنگین تمہارا تاج ہے
حشر تک تمکو دہائی جائی گی ۔۔۔ یہہ تمہین سجین کو پہونچائی گے
ای شریرو سنکر آئین دین ۔۔۔ دہنستی جاؤ گی سبھی زیر زمین
اس رئیس شہر سے کہدو کہ آج ۔۔۔ میری بیعت سے رہیگا تیرا راج
قاضی تہرک کا نہ لو تم کہا ۔۔۔ یہہ نہین قاضی ہے یہہ ہے یہہ بلا
تمکو دوزخ کو لیے جاتا ہے یہہ ۔۔۔ زیر تغتم ارض پہونچاتا ہی یہہ
کیا ہوا اس شہر کے سردار کو ۔۔۔ دوست سمجھا ہی جو وہ اس مار کو
بچ رہو اس قاضی بیدین سے ۔۔۔ دور رہا گو بد ترین آئین سے
مانتا جو یہہ نہین حکم اللہ ۔۔۔ یہہ تمہارا شہر کرتا ہے تباہ
یہہ مجھے ساحر بتاتا ہے شریر ۔۔۔ سحر کی باتین سناتا ہی شریر
سخت بیدین ہے نہایت بدمزاج ۔۔۔ کھو چکا سردار اپنی کا راج
ہانک دو اسکو تم اپنے شہر سے ۔۔۔ شہر سے کیا بل تمامی دہر سے
قاضیِ بدکیش نے مارا تمہین ۔۔۔ طبقۂ سجین مین گارا تمہین
منت کرو یہہ بد سگالی مت کرو ۔۔۔ قاضیِ بیدین انسےہون بہت سنو

جب رئیس کلیری سب آگئے
شیخ نے مجکو دیا ہے اختیار
لطف میرا چاہتا ہے باربار
طبع قہر آمیز کہتی ہی ہر آن
شان میری شانِ ذو البطش الشدید
قہر میرا جوش مین مت لاؤ تم
روبق دہوتی جاؤگی بدغار کو
قہر درویش است قہر کردگار
قاضی تبرک ہی امامِ بدسگال
ہند کا سلطان مجکو جان لو
تم امامت کو کرو میری قبول
سخت پچتاؤگے تا روز جزا
باربار آتا ہے جبریل امین
ای علاء الدین جناب کردگار
یہ زمین ہند تیری ہی مطیع
اس زمین کو حکم کر ای شاہ دین
ایک نے مانی نہین گفتار شاہ
کون سنتا تہا وہ سب بے دین تہے
جب نمانا ایک نے کہنا حسن
آخر الامر اس سخن سے شاہ دین
یہہ کہا ای بدسگالو شیخ خشم

[illegible]

حضرت شیخ اجل کہنے لگے
سارے کلیر یہ حکم کردگار
تا اخیر آباد رہوی یہہ دیار
میٹ صابر ان شہر بد کا نشان
موم میرے ہاتہہ مین سنگ و حدید
جہل سے اپنی ذرا باز آؤ تم
لقمۂ آتش وہان نار کو
راست واندا ین سخن با ہوشیار
مت کرو اسکے امامت کا خیال
ہندیون کی جان مجکو جان لو
مت کرو اس بات سے میری عدول
قعر کو جاؤگے تا روز جزا
ہر گہڑی لاتا ہے حکم ذو المتین
دی چکا تمکو یہان کا اختیار
ہند کیا بل سندہ ہی تیرے مطیع
بہیجدے تو تا انہین زیر زمین
سچ نہ سمجھے نطق گوہربار شاہ
سب وہ نالائق سجّین تہے
آگ مین اپنا جلایا تن بدن
طیش مین آکر ہوے چین بر جبین
آچکا اللہ کا تم پر ہے خشم

۲ جبرئیل نام فرشتگان کا ہی اور متعلق بابا جیو حضور کو لیگئے

اپنی اپنی جا پہ تہا بیٹہا بخیل — آخر صف کو گئے شاہ جلیل

جلد آئے جبرئیل پاسبان — یہہ کہا آکر کہ ای شاہ جہان

بہیجدو انکو یہہ ہفتم زمین — ہی یہی اب تمکو حکم ذو المتین

جب رکوع حال مین تہے بہیجا — شہ نے فرمایا کہ مسجد تو بہی آ

جب گئے سجدے مین وہ مردان خام — بہیجا بی دین بے ایمان تمام

شاہ بولے جلد با حکم ودود — تو بہی کر ای مسجد جامع سجود

جب کہا حضرت نی ای مسجد اولٹ — گر پڑی بس کہتے ہی حضرت جہٹ

تختہ زیرین بہ بالا آگیا — گرد سے گردون پہ جالا آگیا

شور ہائی ہائے کا ہر سو اوٹہا — ہر بشر بولا الٰہی کیا ہوا

ایک بوڑہیا بہاگ کر بارہ جیل — بجلگئی ہمراہ فرزند جمیل

کچہ نہ پوچہو اوس گہڑی کا دولہ — تہا زمین ہند مین ایک زلزلہ

زلزلہ ایسا کہ سب حیران تہے — خوف سے گویا تن بیجان تہے

کوئی کہتا تہا کہ یارب کیا ہوا — آج یہہ بہونچال کیون برپا ہوا

کوئی کہتا تہا قیامت ہے احسن — ساعت ختم امامت ہے حسن

کوئی کہتا تہا کہ کیا ہی دہرین — کوئی غوث و قطب آیا شہر مین

کوئی کہتا تہا خدا جانی یہ کیا — فکر مین آتا نہین ہے ماجرا

کوئی کہتا تہا غضب کی شان ہے — ہندیون کے مرگ کا سامان ہے

کوئی کہتا تہا کہ ہے قہر خدا — فرشیون پر گرپڑا چرخ دوتا

اوس زمانہ کے شناسان الست — عارفان کاملان حق پرست

یہہ لگے کہنے کہ ای مردان ہند — ای رئیسان زمین چین و سند

یہہ جلال حضرت صابر علی — آج کلیر پہ با حکم نبی

قاضی کلیر پہ مسجد گر پڑی	اوسکی شامت اوسکے سر پر آ پڑی
شاہ عالم نے بحکم ذوالمتین	کلیریون کو کیا زیر زمین
وہ نہ سمجھے قدر مخدوم فرید	وہ نہ بوجھے شان معصوم فرید
سب گرفتار تحیر ہے حسن	اپنی حالت ہے تغیر ہے حسن

احوال سب اولیائی ہمعصر کی نزول کیفیت ہو جانیکا اور حضرت مخدوم صاحب کی مزاج پرسی کو حاضر ہونیکا اور آتش قہر سے زمین کلیر جلنی کا

حکایت حضرات مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ بتاریخ دہم ماہ محرم ۶۵۰ ہجری روز جمعہ بعد واقعہ اولٹ جانے جامع مسجد کلیر قریب عصر علیہم الابدال حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاءالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے پاس سے جب عریضہ اطلاع احوال کا ایلچی پاک پٹن شریف مین پہونچے وقت نماز عشا کا قریب تہا دیکہا کہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی خدمت فیضدرجت مین حضرات مفصلہ ذیل واسطے شریک ہونے نماز جنازہ حضرت قطب الدین الغیث جمیل یمنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حاضر ہین کیونکہ انتقال اون حضرت کا وقت واقعہ جامع مسجد کلیر قبل نماز جمعہ کے حضرت بابا صاحب موصوف کے مکان پر ہوا تہا حاضر ہین اور سب حضرات حاضرین محفل حضرت بابا صاحب ممدوح سے عرض کر رہی ہین کہ جب سے واقعہ اولٹ جانے جامع مسجد کلیر کا القا والہام ہیبت التیام ہم سب کے قلب پر ہوا ہے مرتبہ نزول کیفیت باطن کا طاری ہے اور جبتک کہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاءالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا گوش اور زبان پر رہنا ہے دلکو چین اور آرام ہوتا ہے ورنہ دل بیقرار ہو جاتا ہے یہہ بیان سنکر جناب شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم غیاث ہند نے ارشاد فرمایا کہ یہہ باعث عروج علو العزمی مرتبہ شہنشاہی ولایت بادشاہ دوجہان مخدوم علاءالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا ہے آج تمام حضرات اولیا ہمعصر صاحب خدمت ولایت ہفت اقلیم اور ہر طرح کی کیفیت باطن والونکو وقت ہونے الہام واقعہ اولٹ جانے جامع مسجد کلیر سے مرتبہ نزول کیفیت باطن کا ہو گیا ہی اور زیارت حاضر ہو کر مزاج پرسی کر آنے سے مخدوم کے کسیکو پایہ عروج کیفیت باطن کا ہرگز حاصل نہو گا اور سیوا اوسوقت تہا نیش خلفا اپنون کو معرفت ابدال کے

احوال مسجد جامع کلیر

عطا فرمایا یہ گفتگو ہو رہی تہی کہ علیم اللہ ابدال نے عریضہ لایا ہوا اپنا حضرت بابا صاحب ممدوح کے پیشکش کیا اور بابا
ادب بجا لاکر بیٹھ گئے جناب بابا صاحب موصوف نے بہزاران فرحت و انبساط لفافہ کہولکر عریضہ ملاحظہ فرمایا اور سب خلفا
سے جو حاضرین محفل سے ارشاد فرمایا کہ علیم اللہ ابدال سے تم سب حضرات احوال گزشتہ کلیر کا مع نقشہ جامع مسجد کے اپنی اپنی
مکاتبات مین مفصل تحریر کر لو اور جب اجودہن کو جاؤ تو وہان کا احوال بہی بشرح تحریر کرنا کہ بذریعہ ان سب تحریرون کے
احوال میرے مخدوم کا من اوله الی آخرہ اوسکے خلیفہ کے پاس جمع کیا جاویگا اور ساڑہی سات سو برس یہ حال مخفی رہیگا
اور بعد کو اوسی سلسلہ صابریہ کا ایک مجدد جو اولاد حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ سے ہوگا اپنی زمانہ اجتہاد مین اسکو شایع اور
مشتہر کریگا چنانچہ بعد بیان کرنے احوال گذشتہ کلیر کے علیم اللہ ابدال بعد نماز عشا وہان سے روانہ ہوے اور سب حضرات
نے نقشہ جامع مسجد کلیر کا اسطرح پر اپنی اپنی مکتوبات خطاب مین تحریر فرمایا ہے کہ بلندی مسجد کی زمین سے
فرش نماز تک گیارہ گز اور اوسکے سیڑہیان اوپر چڑہنے کی تہین اور ایک دروازہ کلان اوپر اون
سیڑہیون کے تہا اور راہ مین دروازہ پر ایک نشان نہایت بلند زرین لباس کہڑا کیا ہوا تہا اور فرش
مسجد مین سنگ یشب کے مصلے اور ان مصلون کے سنگ متصل کی تحریرین تہین اور عرض فرش بیرونی
کا سو گز تیرہ گرہ کا تہا اور طول فرش بیرونی کا دو سو گز نو گرہ کا تہا اور در محراب ابدالان مسجد کے
تیرہ تہی اور عرض فرش درونی کا پچاسی گز تہا اور طول فرش درونی چہیانوے گز تیرہ گرہ کا تہا
اور منبر سنگ یشب یاقوت نگار طلائی و مینا کار عرض مین سوا گز اور طول مین تین گز کا تہا اور گنبد کلان
بالاے بام تین تہے جنپر کلس نقرئی و طلائی مرصع مینا کار چڑہی ہوئی تہے اور کنگورے خورد و کلان بالای بام ہر چہار جانب
ایکسو پانچ تہے جنپر نقرئی و طلائی مینا کار کلس چڑہی ہوئی تہی اور در و دیوار اندرون مسجد پر بہی نقش و نگار سنگہائے
رنگین کے تہے اور ایک حوض درمیان فرش بیرونی مین طولا سات گز اور عرضا چار گز کا تہا اور ظروف غسل
اور وضو زر سرخ و سفید اور ہر ایک قسم کے موجود اور غسلخانے فرش بیرونی مسجد کے پہلو مین تین تہی اور بہت سی جگہہ و
نشان اولیٹ ما مسجد کے بہی مکتوب خطاب مین تحریر ہے مگر فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب
بباعث امتناع کے تحریر نہین کرتا مگر حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
ختم الله الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ کے مسکن شریف مسجد سے بہت فصل سے تہی کیونکہ حضرت ممدوح

گوشہ شہر میں جلوہ بخش تھے اور مسجد جامع وسط شہر میں واقع تھی اور بتاریخ گیارہوین ماہ محرم سنہ [illegible]ھ روز شنبہ کو بعد نماز صبح کے حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بدر الدین صاحب سجادہ فرزند اکبر صاحب ملقب بلقب نقوش فریدی کو بجائے خود اور بائیس ۲۲ یا چھبیس ۲۶ خلفا یعنی حضرت مولوی بدر الدین اسحاق صاحب خویش جناب بابا صاحب ملقب بلقب برہان الولایت اور حضرت شیخ دینار وحمید اصغر صاحب ملقب بلقب معرفت حق اور حضرت شیخ زین الدین دمشقی صاحب ملقب بلقب معروف حمید اور حضرت شیخ علی محمد شکر ریز صاحب ملقب بلقب وحدت سعید اور حضرت شیخ علی غیاث شکار باران صاحب ملقب بلقب کمال القدرت اور حضرت شیخ علی حسین پالکوٹی صاحب ملقب بلقب جمال واحدت اور حضرت شیخ محمد سراج الدین صاحب ملقب بلقب احصار قلب اور حضرت شیخ عارف دہنی ویا صاحب ملقب بلقب حدود ربانی اور حضرت شیخ جمال اللہ عاشق کابلی صاحب ملقب بلقب عشر و بیان وحدت اور حضرت نجم الدین متوکل برادر حقیقی جناب بابا صاحب ممدوح صاحب ملقب بلقب قصص الوحدت اور حضرت شیخ احمد عارف سیستانی صاحب ملقب بلقب قیام احدیت اور حضرت شیخ احمد ذکریا سندہی صاحب ملقب بلقب مواحدین ساجد۔ اور حضرت شیخ صدر الدین دیوانہ جنکو بوجہ کیفیت جذب کے پاکپٹن شریف مین زبین بالنوالا کہتے ہین اور یہ بزرگ حضرت بابا صاحب کے تھوک دہنی سے فاضل ہو گئے تھے اور انکے ملقب بلقب کا نام وحدت العرش ہی۔ اور حضرت سید محمد مقیم کرمانی صاحب ملقب بلقب غفران عبدی اور حضرت شیخ شہاب الدین غزنوی صاحب ملقب بلقب متجلی واحدیت اور حضرت مولانا احمد فصیح الدین لکہنوتی صاحب ملقب بلقب دقایق حبیب اور حضرت شیخ حافظ عبد اللہ شاہ صاحب ملقب بلقب سیر و حدت اور حضرت شیخ نیاز الدین منتخب برادر شیخ برہان غریب صاحب ملقب بلقب اقول الحبیب اور حضرت شیخ محمد یوسف صاحب ملقب بلقب شمشیر قربت اور حضرت برہان الدین صوفی ہانسوی صاحب ملقب بلقب حقیقت الباعث اور حضرت محمد جمال الدین بدری صاحب ملقب بلقب اکبر الواحدیت اور حضرت محمد شاہ نظام غوری صاحب ملقب بلقب مصروف الفواد اور حضرت مولانا محمد نعیم ملتانی صاحب ملقب بلقب مناقب الوحید اور حضرت مولانا علی قادر بہاری صاحب ملقب بلقب درو غم حسرت اور حضرت سلیمان محمد نیشاپوری صاحب ملقب بلقب اتصال الحبیب اور حضرت شیخ حمید الدین سگانی عارف صاحب ملقب بلقب وحدت بازغہ اور باقی

احوال خلفا اور فضلا حضرت بابا صاحب ...

دیگر حضرات **حاضرین محفل** یعنی حضرت شیخ ابو محمد بن شیخ صباغ صاحب مکتوب نطاب شہرۃ المرغوب اور حضرت
شیخ صدر الدین صاحب مرید اوحد الدین کرمانی صاحب مکتوب نطاب سبیح الودود اور حضرت شیخ سعد الدین صاحب
مرید حضرت شیخ نجم الدین رازی صاحب مکتوب نطاب ارفع الوجوب اور حضرت شیخ نجیب الدین صاحب بن علی برغش صاحب
مکتوب نطاب قطب الافکار اور حضرت شیخ ابو الحسین صاحب بن علی محمد صاحب مکتوب الطاب مقرون السبحان اور حضرت شاہ
شرف الدین عرف عمر بن فارض الحموی مصنف قصیدہ بردہ صاحب مکتوب نطاب سیف الودود اور حضرت شاہ ابو اسحاق
مغربی عرف ابراہیم بن علی صاحب مکتوب الطاب رونق الحق اور حضرت شیخ سیف الدین ماخرزی صاحب مکتوب نطاب اقتدار
الذیبت اور حضرت شیخ شمس الدین عرف محمد بن علی مالک مرید شیخ ابو بکر مجاز مرقوع الاحاجات سلسلہ بابیہ تبریزی صاحب
مکتوب نطاب عقیق الوجوب اور حضرت شیخ نور الدین بن عبد الرحمن اسفرائنی صاحب مکتوب نطاب غیور الوحدت اور حضرت شیخ حسن بلغاری
صاحب مکتوب نطاب فاروق الصمد اور حضرت سید علی ہمدانی مصنف اوراد فتحیہ صاحب مکتوب نطاب مرآۃ الوجود اور حضرت
شیخ محمود مزدقانی صاحب مکتوب نطاب ابیض الوحدت اور حضرت شیخ حسام الدین جنبانی صاحب مکتوب نطاب صباغ اور حضرت
شاہ سلطان الدین صاحب مکتوب نطاب محبت الحق اور حضرت مولانا جلال الدین رومی صاحب مکتوب نطاب بیاض الوحدت اور
حضرت شیخ فضل الرحمان برادر عمہ زاد جناب بابا صاحب موصوف صاحب مکتوب نطاب نظیر الخطیب اور حضرت خواجہ
رکن الدین صاحب بن احمد سعید صاحب مکتوب الطاب امیر الوجود اور حضرت شاہ ابو نعیم صاحب بن صدر الدین صاحب مکتوب نطاب
نوم الوجوب کو **واسطے** مزاج پرسی حضرت **بادشاہ دو جہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا بمراد شرف اندوزی عروج کیفیت باطنی کے روانہ طرف کلیر کے فرمایا اور بموجب حکم حضرت بابا صاحب مرید ان سلسلہ
چشتیہ کو تلاوت کرنا شروع کیا اور علیم اللہ ابدال جو حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث
کی خدمت فیض درجت سے احوال گذشتہ کلیر کا تحریر کروا کر روانہ کلیر کو ہوئے تھے وقت نماز تہجد کے حضرت بادشاہ
دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی خدمت میں جا حاضر ہوئے دیکھا کہ حضرت
ممدوح ایک جگہہ قیام نہیں فرماتے ہیں علیم اللہ ابدال نے آداب بجا لا کر احوال جناب شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب
مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی مجلس اقدس کا گذارش کیا حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ علیم اللہ اب ہم سے عالم ...

کیفیت بہہ انکر عالم وجوب مین عرض کردیا کرنا اور بتاریخ بارہوین ماہ محرم سنہ ٦٥١ھ ہجری مرقوم الصدر شب یکشنبہ کو
جو عرصہ بارہ پہر جامعیت خاص کا تمام ہوا وقت نماز تہجد کا تہا اس عرصہ مین مخلوق کلیر کی حضرت کو ڈہونڈہتی ہی
مگر کسی شخص نے اسقدر عرصہ تک حضرت موصوف کو کہین نہین پایا جب حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی کیفیت باطنی حالت عبدیت خاص سے نجات فرمایا اور
حضرت ممدوح مکان مسمی گلزاری پر تشریف لائے اور جس جگہہ اب مزار مقدس حضرت موصوف کا ہی یہہ جگہہ اول سے روز
جنا طرفیض ماثر تہے کہڑے ہوے علیم اللہ ابدال دست بستہ پس پشت مبارک کے حاضر تہے اس عرصہ مین درخت گولر اور
ایک فاختہ آشیانہ دار درخت کو لیے کہ وہ **درخت گولر** اب بہی بارگاہ عرش پناہ مین موجود ہے اور ایک قطعہ
زمین نے کہ جای اقامت **حضرت موصوف** سے سات قدم غرب کو اور سترہ قدم شرق کو اور انیس ١٩ قدم شمال کو
اور اکیس قدم جنوب کو تہی اور ایک مقبرہ حسب سید امام الدین صاحب جو اولاد حضرت غوث پاک قطب عالم سے اور مرید
حضرت خواجہ غریب نواز سے ہنگام فتح کلیر شہید ہو کر دفن ہوے تہے واسطے محفوظ رہنی کی آتش قہر سے سایل ہوے حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ تم
چارون آتش قہر سے محفوظ رہو گے یہہ وعدہ فرما کر حضرت موصوف رو بقبلہ اور پشت طرف شرق کے فرمای ہوے
قریب درخت گولر کے آکر اقامت فرمائی اور علیم اللہ ابدال درخت گولر سے سینہ لگا کر اور حضرت ممدوح کی جانب مونہہ کر کے
کہڑی ہوگئے حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا نے درخت گولر سے پشت مبارک لگا کر دست چپ سے ڈالی درخت گولر کی پکڑلی اور دست
راست کی انگشت شہادت مٹہی بند کر کے علم کرلی اور ہاتہہ برابر قلب کے لاکر نگاہ جانب آسمان کے فرمائی
تہوڑی عرصہ تک اسیطرح کہڑے ہوے استغراق مین رہے جب کیفیت تمام وکمال غالب ہوگئی یک بیک بے اختیار دونون
ہاتہہ نیچے کو آگئے اور نگاہ مبارک جانب آسمان سے آنکہین بند ہو کر علیحدہ ہوے اور اوسی حال مین حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا درخت گولر سے جانب غرب کے **تشریف**
لیگئے اور جای اقامت پر کہ جہان اب مزار مقدس ہے جا کر کہڑی ہوے تہوڑی دیر ٹہر کر آنکہین کہولین جو ہین نگاہ قہرآمیز
زمین پر پڑی جای اقامت سے سات قدم کے فاصلہ پر آتش قہر کی اندرون زمین سے نکلی اور قطعات زمین اور

درخت گولر اور فاختہ مذکورہ کو چھوڑکر چہار طرف ہر ایک شی کو جلاتی ہوئی بہت جلد حد بارہ کوس پر پہونچ گئی
اور پھر آسمان پر شعلے آتش قہر کے جلنے لگے بمجرد مشتعل ہونے آتش قہر کے یک لخت تمام مخلوق کلبہ اور کل مکانات اور حیوانات
اور درخت وغیرہ جنگل خاکستر ہوگئے فرصت ایکدم لینے کی کسیکو نہ ملی اور حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ اوسیطرح روبقبلہ پس پشت ہٹتی ہوی پاس درخت
گولر کے تشریف لے آئے اور بدستور مرقومہ بالا کھڑی ہوکر نگاہ جانب آسمان کے فرمائی اور چار سانس لینے کے بعد پھر
اوسیطرح جاے اقامت پر تشریف لیگئے اور نگاہ قہر آمود زمین پر ڈالی اوسیطرح آگ زمین سے نکلکر ما محفوظہ کو چھوڑکر
حد بارہ کوس مین چہار طرف جلاتی ہوی چلی گئے اور پھر شعلے آسمان کو جانے لگے اور **حضرت ممدوح** اوسیطرح متصل
درخت گولر کے آکھڑی ہوئے **علیٰ ہذا القیاس** شبانہ روز مین چھہ ہزار مرتبہ بفاصلہ چار چار سانس کے
اوسیطرح آگ قہر کی زمین سے نکلتی تھی اور بارہ کوس کی حد مین چہار طرف زمین کو جلاتی تھی اور شعلے آسمان کو بلند
ہوتے تھے اسیطرح چہار روز کامل بلا کم و بیش یہی حال رہا اور بتاریخ پندرہوین ماہ محرم **سنہ ۶۵۱** ہجری مذکور روز
چہار شنبہ کو وقت نماز عصر کے حضرات خلفاے جناب بابا صاحب موصوف و حاضرین محفل **حضرت** شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب
مسعود العالمین قطب عالم غیاث ہند کے قریب حد بارہ کوس زمین سوختہ آپہونچے جب **حضرات** موصوف الصدر نے
زمین حد بارہ کوس کی مثل تنور کے گرم پایا اور کسیکو پاؤن رکھنے کی تاب نہ آئی سب حضرات ممدوح الصدر بموجب ہدایت
حضرت شاہ شیخ فریدالدین گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم غیاث ہند کے نام حضرت بادشاہ دوجہان **مخدوم** علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ کا باواز بلند پڑھنے لگے تھوڑی عرصہ مین اون سب حضرات کے قلب پر القا ہوا
کہ تم سب لوگ جانب شرق کے مونہہ کرکے یہان آؤ سب حضرات نے بموجب القاء الہام باطن کے مونہہ طرف مشرق کے
کرکے زمین سوختہ حد بارہ کوس مین پاؤن رکھا بمجرد پاؤن رکھنے کے سب حضرات کے پیرونپر آبلے پڑہ گئے
اور سب حضرات الغیاث الغیاث پکارنے لگے اس عرصہ مین علیم اللہ ابدال پاس حضرات موصوف الصدر کے
آپہونچے اور کہنے لگے کہ تمنے پاؤن جانب شمال کے رکھا تھا اسباعث سے آتش قہر نے جلایا اب تم سب حضرات میرے ساتھ چلو
اور آنکھین بند کرلو اور نام حضرت **بادشاہ دوجہان مخدوم** علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیاؒ کا تلاوت کرتے رہو چنانچہ چند عرصہ مین سب حضرات قریب نماز مغرب کے

زیر درخت گولر پشت حضرت موصوف کے پہونچگئے دیکھا کہ چہرۂ مبارک **حضرت ممدوح** کا جانب آسمان کے ہے
ایک ساعت کامل نگاہ آسمان پر رہی بعد ایک ساعت کے بدستور مرقومہ بالا جائے اقامت پر پہونچکر نگاہ قہر آلود زمین پر ڈالی
سوا جائے محفوظہ اور سب زمین مثل شمع کے روشن ہو کر جلتی ہوئی حد بارہ کوس پر جا پہونچی اور شعلے
آسمان پر جلنے لگے اور آواز مثل گرجنی رعد کے بلند ہوا حضرت **بادشاہ دو جہان مخدوم** علاء الدین علی احمد
صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا بدستور مسطورۂ بالا متصل درخت گولر کے تشریف لے آئے
اور ارشاد فرمایا **یاھو یامن ھو یامن لیس لھو الا ھو** اور پھر فرمایا **لا لا لا لا** اوسوقت
علیم اللہ ابدال نے پشت مبارک سے عالم وجوب مین عرض کی کہ سب حضرات **خلفا** اور حاضرین مجلس اقدس جناب
شاہ شیخ فرید گنجشکر **بابا صاحب** مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کے حضور انور کی مزاج پرسی کو
حاضر ہوے ہین **حضرت ممدوح** نے باواز بلند فرمایا **الحمد للہ بالحق** اور پھر فرمایا **لا لا لا**
اور نظر مبارک جانب آسمان کے فرمائی یہ کلمات سنکر علیم اللہ ابدال نے سب حضرات کی خدمت مین گذارش کیا کہ ابھی
ستے تشریف [illegible] مین آیا جا بارہ کوس پر ابھی پہنچا دون اور سب حضرات شرفیافتہ عروج کیفیت باطنکو
[illegible] ہمراہ ابدال پشت مبارک سے بطور مرقومہ بالا روانہ ہوا اور عرصہ ایک ساعت مین بارہ کوس سے باہر پہونچا کر واپس گئے
اور یہہ سب حضرات [illegible] تھوڑے سے فاصلہ پر ٹھہر گئے نماز عشا سے فارغ ہو کر باہم گر حصول شرف بابہ
عروج کیفیت باطنی [illegible] شکرانہ ادا کرتے ہوی روانہ ہوا چاہتی تھے دیکھا کہ ابدال جانب ملک طوس سے
آرہا اور اوسکی ہمراہ بہت سمار [illegible] اقسام اقسام کا کھانا لئے ہوسے ہین ابدال نے ان سب حضرات کی خدمت
مین گذارش کیا کہ [illegible] تشریف [illegible] تناول فرمائی جب ابدال موصوف سب حضرات سے ملاقی ہوسے دریافت
کیا کہ [illegible] حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم **علاء الدین علی احمد صابر صاحب** ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا [illegible] ملاحظہ [illegible] یہان [illegible] اور علیم اللہ ابدال کی خیریت سنے ہی [illegible] فرمائی
[illegible] احوال ابدال ممدوح نے سب حضرات کو طرح طرح کا کھانا
[illegible] شاہ شیخ فرید گنجشکر **بابا صاحب** مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی بہت فیصد رحمت مین
[illegible] ابدال نے تسلیمات عرض کی تہی اور گذارش کیا ہے کہ مین آج سے

اسماء اجنہ

سع یا قصد نضر اجنہ کے جنکے نام یہہ ہین اسماء اجنہ ۱ فرقون ۲ قوذون ۳ مریون
۴ وضغون ۵ طقتون ۶ ضحادون ۷ باغزون ۸ قطمون ۹ جغدون ۱۰ شلغون
۱۱ فقمون ۱۲ اشاودون ۱۳ اطقمون ۱۴ ابرشاغ ۱۵ امعدایہ ۱۶ اطغمات ۱۷ اطغماشی
۱۸ عوق ۱۹ اشغدی ۲۰ داغی ۲۱ عطوی ۲۲ اشوغوس ۲۳ ددقوہ ۲۴ عغدو
۲۵ موقش ۲۶ فروجبش ۲۷ صغرش ۲۸ بطغاش ۲۹ خرصغ ۳۰ بدغودا
۳۱ نطرون ۳۲ فقبون ۳۳ مومق ۳۴ قعواد ۳۵ باغودا ۳۶ ممواض
۳۷ جغفور ۳۸ خنفوف ۳۹ دفغوط ۴۰ قنشغومہ ۴۱ صمون ۴۲
معمان ۴۳ ناضجون ۴۴ الغقون ۴۵ طورش ۴۶ قاطلش ۴۷ میاخغ
۴۸ غوضغ ۴۹ سغفاج ۵۰ عومش ۵۱ گاغون ۵۲ لمغوش ۵۳ سوغط
۵۴ بدیغوش ۵۵ نمغوش ۵۶ موبغیام ۵۷ عغوش
۵۸ فرمجنش ۵۹ جوسش ۶۰ فافون ۶۱ قفروغ
نمرت ۶۳ سراغ ۶۴ اغموش ۶۵ جبرقون
اعنش ۶۷ قوموبط ۶۸ سانخجون ۶۹ مضاجش
طغوش ۷۱ طماغ ۷۲ دغفورش ۷۳ لغیاش
۷۴ معرفش ۷۵ لغلوش ۷۶ قمراش ۷۷ دقمش
۷۸ بجاعش ۷۹ برنجغ ۸۰ نغنوش ۸۱ ودغوش
۸۲ زودغش ۸۳ تغبوش ۸۴ جمجمش ۸۵ جمجموغ
۸۶ فغلق اوج ۸۷ فتاجمش ۸۸ غواقط ۸۹ قمبورش
۹۰ ثبودغشی ۹۱ جرفوش ۹۲ سقافش ۹۳ غاروت
۹۴ عقاجش ۹۵ جمعغوش ۹۶ نضغومہ ۹۷ عنیدماق
۹۸ فقعادض ۹۹ بالغدم ۱۰۰ ہمر یفنش حضرت شاہ

عبدالرشید صاحب شمالی فرزند حضرت محمد حنیف صاحب علوی صاحب کیفیت و لایت روح جذبیہ کے حکم سے واسطے
خدمتگذاری حضرات جناتان کے مقرر ہوا ہوں جو صاحب حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ کی مزاج پرسی کو تشریف لاوینگے میں اونکی خدمت
بجالاونگا اور کہانا کہلایا کرونگا حضور بہی میرے حال کے مددگار رہین کہ آتش قہر سے مع جنات کے محفوظ
رہون سب حضرات ممدوح الصدر نے ارشاد فرمایا کہ تم نام حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ کا تلاوت کرتے رہو۔ جمال الدین ابدال نے عرض کیا کہ بغیر اجازت
نام مبارک کسطرح تلاوت کر سکتا ہون یہہ گفتگو ہو رہی تہی کہ علیم اللہ ابدال بہی اس مجمع مین آپہونچے اور جمال الدین
ابدال سے ملاقی ہو کر کہنے لگے کہ حضرت بادشاہ دوجہان **مخدوم** علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیاؒ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اور تمہارے ساتہ کے جن ہمارا نام تلاوت کرین کسیکو آتش قہر تکلیف
نہین دیگی اور اپنی ہمراہی جنات کو ممانعت کردو کہ نادانستہ زمین سوختہ حدپارہ کوس مین قدم نرکہین کہ
سوختہ ہو جائینگے یہہ حکم سناکر علیم اللہ ابدال واپس گئے اور یہہ سب حضرات جمال الدین ابدال سے
رخصت ہو کر **پاک پٹن شریف** کو روانہ ہوگئے **اشعار آبدار مؤلف**

ہی روایت یہہ کہ وہ مسجد خراب ۔۔۔ جسمین تہی وہ مردمان پر عذاب
اسقدر تہے وہ باندازِ شمار ۔۔۔ جس مین پڑہتے تہے مصلے دس ہزار
جسگہڑی وہ ہو گئی زیر زمین ۔۔۔ یہہ خبر پہونچی بہند و سندہ و چین
شہر نارِ قہر سے جلنے لگا ۔۔۔ زلزلہ ہو نچال کا چلنے لگا
چند فرسنگ آگ بالا ہو گئی ۔۔۔ خاک کلیر مثل تانبہ ہو گئی
اوسگہڑی **مخدوم** سے مانگی پناہ ۔۔۔ فاختہ گولر زمینون نے پناہ
نارِ قہری سے بچے چارون بحال ۔۔۔ دیکہتے تہے **شاہ عالم** کا جلال
حضرت **مخدوم** کا پڑہتی تہے نام ۔۔۔ اس وظیفہ سے بچے سے لاکلام
سالکان **پاک ہمعصرِ فرید** ۔۔۔ خدمتِ **صابر** مین آئی بہر دید

جب وہ آئی حد بارہ کوس پر — تہم گئے دہشت سے سر پر پانہ دہر
ہوگئے حیران اوس آتش سے سب — نام پڑہتی تہی بوضع خوش ادب
یہہ لگے کہنے کہ ای شاہ زمان — ای امیر کون ای شاہ جہان
کسطرح ہم آپ کی جانب کو آئین — کونسی صورت سے ہم باذن بڑ آئین
آئی ہین باحکم باباجیو شتاب — از برای پرسش حال جناب
حکم جو فرمائی لائین بجا — جائین واپس یا کہڑے رہوین بجا
بعد دیری غیب سے آئی صدا — یہہ صدا یہہ بانگ یہہ خوشتر ندا
جس گہڑی حضرت کی جانب جاؤگے — آتش قہری سے سب جل جاؤگے
ہان اگر دیدار حضرت کا ہی شوق — پای بوس شاہ کا رکہتی ہو ذوق
شرق کیجانب کو پیرا اپنا رکہو — اسم اعظم شاہ کا ہر دم پڑہو
سنکے یہہ آواز غیبی ایک ایک — بر طریق عجز بر انداز نیک
جانب حضرت کیا سب نے خرام — تہرتہراتے کانپتے باعجز تام
تہا جو خدمت مین وہ ابدالی بکار — لے گیا ہمراہ باصد افتخار
جب ہوے نزدیک حضرت شاہ کے — اوس شہ راز خدا آگاہ کے
دیکہتی ہی صورت شان جلال — ہوگئی تصویر وش بے قیل و قال
آتش قہری بہڑکتی تہی وہان — تیغ مخدومی جہمکتی تہی وہان
اکثری مخدوم کا تہا یہہ کلام — ہو و یا من ہو و یا ہو ہو مدام
گاہ حق حق گاہ ہو ہو ورد تہا — گاہ یا من او وا وا ورد تہا
گاہ در سرمستی حال جلال — لا الہ لا الہ حسب حال
گاہ لا لا لا و لا لا کی صدا — تہی جناب شاہ کی سیف صدا
گاہ تہی سیاح دریای شہود — گاہ تہے سیاح بیدای وجود

کہہ ہویت کی سرا ہین ای حسن
پہر علیم اللہ نے فرصت کو پا
پاس سے حضرت فرید الدین کے
واسطے پرسش مزاج پاک کے
اونکو بہیجا فرید پاک نے
شاہ نی الحمد للہ کہدیا
الغرض یہہ سب لیے از دیار شاہ
جبکہ پہونچے حد بارہ کوس پر
ایک ابدال از ریاستگاہ طوس
کو صفت جنات سے آیا وہان
پہر جمال الدین نے یہ پوچھا سوال
خدمتی بندہ علیم اللہ جو تہا
سب لگے کہنے کہ ہان پڑہتا ہی نام
ہم سبہونکو او سنے با آداب تام
گر نہ پڑہتے نام حضرت ہم فریق
حال حضرت دیکہہ حیران ہوے
جب اجازت دی علیم اللہ نے
وہ جمال الدین ابدالی بکار
نام حضرت کا وظیفہ خوان ہوا
فرد فرد جن بہہ پڑہتے تہے وہ نام
خدمت بابا مین جب پہونچے تمام

منزل علین البقا مین ای حسن
خوف سے ڈر سے اشارہ ہے کہا
آئی ہین خدمت مین شاہ دین کے
بادشاہ ہفت ارض و ہفت افلاک کے
حضرت بابا وحید پاک نے
اور پہر لا و حق حق کو پڑہا
آتش قہار سے پاکر پناہ
وہ گروہ عارفان با خبر
سرگروہ جنیان و طوس و روس
اور خدمت وہ بجالایا بجان
کہدو مجہہ سے اوس شہ عالی کا حال
آتش قہار سی وہ بہی بچا
بیٹہہ کے پیچہے اوسی بخشا مقام
اسم حضرت سے بچایا لاکلام ؏
نار سے بے شبہہ ہو جاتی حریق
ہیبت حضرت سے ہم بیجان ہوے
اوس خدامت کار حق آگاہ نے
وہ گروہ جنیہ کا فوجدار
صاحب کیفیت عرفان ہوا
ہر گہڑی ہر لحظہ ہر دم صبح و شام
گنجشکر کو کیا سب نے سلام

گنجشکر نے کیا ست سوال — طہہ کہو میرے علاء الدین کا حال
آپکے باعث سے ای بابا فرید — ہان ہوا حاصل ہمین اوس شہ کا دید
حضرت مخدوم کے شان جلال — تھی تجلی بخش ہر وضع کمال
ہر طرف روشن ہوئی وہ نار قہر — وہ جھمکتی تیغ آتش بار قہر
اوس بھڑکتی آتش قہار مین — ہم رہی محفوظ اوس دربار مین
ایک جمال الدین ابدالی بکار — خدمت مہمان نوازی مین تیار
گرم خدمت صابری دربار ہے — حضرت صابر کا خدمتگار ہے
نام پڑھتا ہے وہ ہر دم شاہ کا — اوس خدا آگاہ شاہنشاہ کا
نام حضرت کا پڑھیگا جو حسن — کب اوسے چھیڑیگی آفات زمن

احوال خلفا او حاضرین مجلس جناب باباصاحب کا حضرت مخدوم صاحب سے بمقام کلیر شریف شرفیاب ملازمت ہوکر حضرت باباصاحب کی خدمت مین آنیکا اور پیشین خبری مندرجہ مکتوبات نطاب کربت الوحدت اور احدیت المعارف سے مطلع ہونے کا

حضرت سید نظام الدین بدایونی اپنی مکتوب نطاب بمقناطیس الوحدت مین تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ الکیسوین ماہ محرم سنہ ۶۵۱ ہجری روز شنبہ وقت نماز ظہر کے کل حضرات موصوفہ بالا شرفیاب حصول فیض عمرہ باطن ہوکر چھہ روز کے بعد حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین پہونچے قدمبوس ہوکر احوال معاینہ کیا ہوا گذارش کیا حضرت باباصاحب ممدوح نے سنکر دو رکعت نماز شکرانہ ادا فرمائی اور الحمد للہ فراکر شتاربا ہادی تلاوت کیا اور سب حضرات سے بتاکید ارشاد فرمایا کہ احوال دیدہ و شنیدہ و معاینہ کیا ہوا اپنے اپنے مکاتیب نطاب مین قلمبند کر لو جب مخدوم میرے کو مرتبہ سلوک کا حاصل ہوگا یہہ سب احوال مندرجہ مکتوبات نطاب اوسکے خلیفہ کے سپرد کیا جائیگا اور ساڑہی سات سو برس تک یہہ حال مکتوبات نطاب

مخفی و پوشیدہ رہیگا اور بعد انقضای مدت مذکورہ ہمارے اس سلسلہ کا ایک مجدد وقت اپنی کیفیت عروج باطن مین جو اولاد امام اعظم **ابو حنیفہ** سراج امت رحمۃ اللہ علیہ سے ہوگا اس احوال مخفی کو بحکم الہام باطن ظاہر کریگا بعد و سب حضرات اعنی خلفا و جضار مجلس جناب بابا صاحب رح نے حضرت بابا صاحب سے عرض کیا کہ حضرت زین علم یہ مقدر قیامت تک باطل ہو جائیگا کیا سبب تھا حضرت بابا صاحب موصوف نے سنکر تبسم فرمایا اور نظام الدین بابا تم اس کو کتب مثل **انیس الارواح** تصنیف حضرت خواجہ **معین الدین حسن** سنجری چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ و مثنوی شریف فاضل امیر رحمۃ اللہ علیہ و مکتوب نامی کتاب **کبریۃ الوحدۃ** تصنیف حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد **سید عبد القادر جیلانی** محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ معائنہ کراد و کہ یہہ حضرات اوس بشیر خبر کو دیکہکر تسکین حاصل کرین اور اس بیان عجیبہ کو بہی اپنی اپنی مکاتیب نقلاب مین قلمبند کرلین چنانچہ بموجب ہدایت حضرت بابا صاحب کے میں اول مکتوب نظام کبریۃ الوحدۃ معائنہ کرایا جسمین حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے یہہ **پیش خبری** تحریر فرمائی تہی کہ مخدوم **علی احمد صابر** کا ہند مین قریب **۵۹۲ھ** ہجری کے ظہور ہوگا اور پرورش پاکر طریق چشتیہ مین خلافت حاصل کرکے بت پرستون کے شہر مین قایم ہو جائیگا اور اوسکے قہر سے وہ ساری زمین جلکر خاک سیاہ ہو جائیگی اور پہر انتقال کے بعد قریب **۶۹۰ھ** ہجری سے اوسکا جسم دو پتہر ون کے درمیان مین قایم رہیگا جو صاحب انصاف اری حرز مرتضوی قیومی روحی کا ایک معجزہ ہوگا اور حضرت عزیر علیہ السلام کے معجزہ کے بدل مین یہہ کرامت عزیری شمار کیجائیگی جسکے بارہ مین حضرت سردار انبیا **شہنشاہ دوسرا** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرما چکے ہین (اس فرمان عالی کو حضرت بندگی عبد القدوس گنگوہی قطب عالم ہنگام دفینہ حضرت مخدوم صاحب بالتفصیل ظاہر کرینگے) اور مخدوم **علی احمد صابر** کا دفینہ قریب **۹۰۰ھ** ہجری کے ایک علو العزم والمرتبہ مجدد زمانہ خاندان صابریہ چشتیہ کے دست حق پرست سے جو اولاد مین حضرت امام اعظم **ابو حنیفہ** سراج امت رح سے ہوگا عمل مین آئیگا اور حال مخدوم علی احمد صابر کا ہماری زمانہ سے عرصہ بعید نوسو برس کے بعد بکیفیت ظہور ہونا ظاہر ہین ایک مجدد وقت اوسی سلسلہ صابریہ کا کہ وہ بہی اولاد حضرت امام اعظم **ابو حنیفہ** رح

سراج امت سے ہوگا اس راز مخفی کو افشا کریگا اور وہ زمانہ قریب حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہونیوالا ہے اور اوس احوال
راز مخفی کو افشا کریگا کیونکہ ظہور باطن مین سبب یہہ ہوگا کہ منکرون کی ظاہر و باطن سے سرکوبی ہو اور اسلام
ترقی پاوے اور طرح طرح کے فتنے ہفت اقلیم مین ظہور مین آوینگی اور ۱۳۰۰ھ ہجری کے بعد آغاز ۱۴۰۰ھ ہجری سے یہہ امر
باطن سے مرتبہ ظہور مین آوینگے اور عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ کو اسکا علم آتا رہیگا اور سوا
اوسکے اور متقلدین اوسکے کے کوئی اسکا علیم نہوگا اور اقطاب اور اغیاث تمام روی زمین آغاز ۱۴۰۰ھ
مین مشترک قہر اور رحم کے ہونگی اور روی زمین پر ابدال نزول بہت کم کرینگے اور تمام عالم کے دنیادار اونکو
نقیب اور نجیب۔ اور اخیار بد دعا کرینگے اور دنیادار اون کے ایمان سلب ہو جاوینگے مگر وہ دنیادار جو
عارف مرفوع سے واسطہ رکھتے ہونگے اور شغل نوری مین شبانہ روز باجازت شیخ کامل مصروف ہونگی سلب ایمان سے
ایمن محفوظ رہینگے اور اوسکے حکومت ستارہ عطارد و مریخ سے ہوا کریگی کہ وہ ستارے متعلق غوث قہری اور رحم
مشتری قطب کے ہی اور قریب وسط ۱۴۰۰ھ ہجری کے وسط مین حسد کثرت سے ظہور پکڑی اور بغض بھی بکثرت ہوا اور
گناہ کبیرہ بہت اور صغیرہ کم ظہور مین آوین اور اوس زمانہ کے عارف صاحب مجاز بہی کذب گوئی مین بکثرت مشغول ہین
اور مثالین عارفونکی خفیف وضعیف ہونگی اور شیخ وقت اون کے اونکو ہرگز ہرگز نہین سمجھینگے ہان اگر مرفوع الاجازت فقیر کی
روبرو علامین غیر جو مثال ظاہر کرینگے اور وہ ازروی قوت باطن اوسکو سمجھینگے اور جواب تسلی آمیز دینگے اور فقرای
مرفوع کی نوبت یہانتک ہوگی کہ بموجب قول مبارک حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دنیا کو بچا دین اخفیا
کرینگے۔ لمعہ حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نظام حدیث المعارف تصنیف حضرت خواجہ
معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفاعت ام رحمۃ اللہ علیہ معائنہ کرایا جس مین حضرت خواجہ
غریب نواز موصوف ترقیم فرماتے ہین کہ کمال احمد بغدادی ابدال درجہ دوم میری خدمت مین معین تہا بتاریخ سترہوین ماہ محرم سنہ ۶
ہجری کو بروز جمعہ بعد نماز اوستی مجھکو آکر خبر دی کہ مین آج جانب شمال اوپر خدمت کے گیا تہا اثنار راہ مین نہایت عظیم الشان
بت خانہ دیکھنے مین آیا کہ تمام ہندوستان مین ایسا بتخانہ نہوگا اور اوسمین چاندی سونے کے بت مرصع بجواہرات بکثرت
ہین اور کفر کی نہایت شدت ہے اور اوسمین ہزار ناقوس بہہ نکے جاتے ہین اور مسلمان کا وہان نام نہین ہے امیدوار ہون کہ وہانکا
کفر توڑا جاوے اور کفار قتل کیے جاوین حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتی ہین کہ یہی ابدال موصوف سے

یہہ خبر سنکر اوسیوقت ایک خط مشتمل بر ہدایت ترویج اسلام سلطان قطب الدین غلام سلطان شہاب الدین غوری والی دہلی کو بدست سید امام الدین مرید اپنی کو ہمراہی نظام محمود ابدال کے دہلی کو روانہ کیا سید موصوف مع ابدال اللہ کو اسم اعظم چشتیہ روحی تلاوت کرتے ہوی بتاریخ اونیسوین ۱۹ ماہ محرم ۶۰۴ہجریکو بروز یکشنبہ وقت نماز فجر کے شاہ دہلی کی خدمت مین پہونچے بادشاہ اونسے بتعظیم پیش آیا اور میرے خط کو دست بستہ کہڑے ہوکر سنا اور تین تعظیمی سجدے شکرئیہ بجانب اجمیر شریف ادا کیے اور اوسیوقت تعمیل حکم مین مصروف ہوگیا اور قیام الدین عرف دہموان صوبہ شمالی کو طلب کر کے حکمدیا کہ دو دستہ سواران جرار اور تین دستہ پیادون اور چار دستہ شتر سوار زنبورکون کے ہمراہ لیجاکر کفار اور بت پرستون کو جہنم واصل کرو اور بت خانہ کی جگہہ اوسی بنا پر جامع مسجد قایم ہوجاوے اور سونے چاندی کے بتون کے آفتابے وضو کیواسطے تیار ہوجائین اور کسی عالم فاضل عربی یار وحی وہان مقرر کیا جاوے اور تمکو تمام علاقہ مع ہردوار گڈی تک معاف کیا تم جاو وہان اسلام قایم کرو اور بعد فیروزی ہمکو اطلاع دو یہہ حکم سلطانی سنکر قیام الدین عرف دہموان صوبہ شمالی نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ جہان پناہ سپہ سالار عساکر شاہی کون سا سردار مقرر کیا جاوے بادشاہ نی کہا کہ سید امام الدین کو جو سید شہاب الدین بن حضرت شاہ عبد الرزاق صاحب صاحبزادہ دوم حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہین اور مرید حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہندالولی شفاعت اثر کے ہین اونکو سپہ سالار مقرر کرو چنانچہ حسب الحکم بادشاہ موصوف سید امام الدین صاحب ممدوح مع افواج بادکو کلیر کو روانہ ہوے اور بادشاہ نی بکمال عقیدت ایک عرضی بمضمون روانگی فوج مع تمامی کیفیت متعلقہ اوسکے فقیر کو ارسال کی اور مین اس احوال کو سنکر نہایت خوش ہوا اور شکر حق سبحانہ تعالے ادا کیا اور بعرصہ دس روز مین بروز دوشنبہ نماز ظہر کے قریب فوج سلطانی نے ڈونگر پور ڈاکسنی جو کلیر سے قریب تہا پہونچکر سامان جنگ سے اپنے تئین آراستہ کیا دوسرے دن بروز سہ شنبہ وقت عصر بعد نماز کے افواج شاہی نے شہر پر حملہ کیا داخل شہر ہوکر جسنے اطاعت کی اور اسلام قبول کیا اوسکو امن دی اور جسنے اسلام سے منحرف ہوکر مقابلہ کیا اوسکو تیغ بیدریغ کیا پانچ روز معرکہ جدال و قتال گرم رہا اس ہنگامہ مین بہت سے کفار قتل ہوے اور اکثر بن مین جو قریب تہا فرار ہوگئے اور ایک لاکہہ دو ہزار مرد و زن و بچہ مشرف باسلام ہوکر محفوظ و مامون رہے اور باطمینان تمام اونکو بود و باش کی اجازت دی گئی اور اوس عظیم الشان بتخانہ پر قبضہ کر کے اوسکی عمارتون کو توڑ کر صرف چار دیواری قایم رکہی اور فرش سنگ لیشب کو پلٹ کر جامع مسجد قرار دیا اور بہت سا خزانہ کفار غازیان اسلام کے قبضہ میں آیا اور ہنگام مذکور فوج ایک سردار جسکا نام [illegible] بت پرست نے جو ایک بلند برج مین پوشیدہ تہا اوس

ظالم خونخوار نے حضرت سید امام الدین صاحب سپہ سالار لشکر سلطانی کے ایک تیر ایسا تاک کر مارا کہ وہ اونکے قلب پر لگا
تیر کہاتی ہی آپ لا الہ الا اللہ کہکر گہوڑے سے گر گئے اور وہین جام شہادت نوش کیا ذمواں صو بہ مذکور نے یہ واقعہ
دیکہکر اوس کافر کو گرفتار کر کے اپنی ہاتہ سے قتل کیا اور حضرت موصوف کے یکبیک شہادت پر کمال تاسف ہوا اور اوسی
برج مین آپکو دفن کر کے مقبرہ بنوا دیا جو ابتک موجود ہے ان تمام واقعات سے بالتفصیل ذمواں صوبہ نے بذریعہ عرضداشت سلطان قطب الدین دہلی
دہلی کو مطلع کیا اور نیز تحریر کیا کہ یہان کفرستان تہا اب خدا نے اسلام قائم کیا تعلیم و تلقین دین کیواسطے چند علما کی ضرورت
ہے سلطان قطب الدین والی دہلی نے بفور ملاحظہ عرضداشت **علمائی اجل دہلی** سے مولوی نظام احمد بدخشانی
اور مولوی طہار شفیع رومی - اور مولوی فرخندہ بینی عربی - اور مولوی محمد اسحاق شامی - اور مولوی نیاز اللہ کرم ایرانی
اور قاضی احمد درانی - اور قاضی بہادر علی ترکستانی - اور قاضی بہاؤ احمد بلخی - اور قاضی محمد احمد اصفہانی اور
قاضی بشیر الدین بخاری - او قاضی تبرک کوفی - اور شاہ محمد کبیر سندہی - اور شاہ برہان احمد سورتی
اور شاہ سبحان فوقانی - اور شاہ کریم احمد بغدادی - اور مرزا مراد بیگ مغل اور مرزا مختار محمد مغل - اور مرزا
محمد نعیم مغل اور مرزا سلیمان احمد مغل اونیس فاضلونکو ذمواں رئیس کلیر کے پاس بہیجدیا اور وہی عرضداشت بجنسہ مع
اسمائے علما سلطان نے اس فقیر کے ملاحظہ کو ارسال کی فقیر فتح اسلام کو سنکر خوش ہوا لیکن سید امام الدین کے
شہید ہونے پر مرتبہ اعتبارات مین کہ وہ میرا مرید اور اولاد اخی مکرم حضرت غوث پاک قطب عالم سے تہا افسوس ہوا
مگر انچہ رضا مولا از ہمہ اولی حضرت خواجہ غریب نواز موصوف نے اپنے مکتوب نصاب احدیت المعارف مین ترقیم فرماتی ہین کہ وقت
کلیر فتح ہونیکے احوال سے فقیر مطلع ہوا اوسیوقت یہ بیان مینے اپنی مکتوب نصاب مین قلمبند کر لیا اور قطب الدین کوبہی ہدایت
کی کہ تم ہی اس حال کو اپنی کتاب باطنی مین مندرج کر لو بموجب میری ہدایت کے قطب الدین نے اس حال کو تحریر کر لیا
پہر فقیر کو احوال پیش خبری **مخدوم علی احمد صابر** مندرجہ بالا مرقومہ حضرت غوث پاک قطب عالم یاد آیا
اوسیوقت فقیر نے مکتوب نصاب قربت الوحدت تصنیف حضرت غوث پاک قطب عالم طلب کر کے خود بہی معائنہ کیا اور
قطب الدین بابا سے کہا کہ پیش خبری مخدوم علی احمد صابر کو تم بہی اپنے مکتوب انساب مین تحریر کر لو مطلع رہو کہ
وہ مخدوم تمہارے سلسلے طریقہ مین ہوگا جسکی پیش خبری مین ایک دفتر عظیم قلمبند ہے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوب نصاب قربت الوحدت مین تسطیر فرماتے ہین کہ احوال

ع
یہان کیمبیہ
وقت مین
دیوان امام صاحب
... مشہور ہے
اونکا صرف انتقال
بیان بہی
حضرت خواجہ
غریب نواز
رحمۃ اللہ علیہ
کشف مین
معلوم ہے
اسکے علاوہ
لوگ مشہور
کرتے ہین وہ
افواہ ہی
قابل اعتبار
نہین ۱۲

پیش ہونے مخدوم علی احمد صابر مندرجہ بالا مرقومہ حضرت غوث پاک قطب عالم مکتوب نطاب کریۃ الوحدت مین لکھا
مین نہایت خوش ہوا بعدہ حضرت خواجہ غریب نواز نے ارشاد فرمایا کہ قطب الدین بابا جلد اسکی تعمیل کرو مینے فوراً
دو پتھر سرخ کلان برابر جو ہر ایک عرض مین اڑہائی گز اور طول مین تین گز کے تھے خلفای اجنہ مین سے چار جنات کو طلب کیا
اور ایا کہ یہہ دونون پتھر سید امام الدین کے مزار کے سرہانے شمال کی جانب لیجا کر رکھ دو اور اپنی اولاد مین سے دو ایک آدمی
اونکی حفاظت کیواسطے مقرر کرکے ہدایت کر دو کہ وہ اونکی نگہبان رہین اور جب ان پتھرونکو علیم اللہ ابدال
طلب کرین وہ وہین لیجائین اور جس جگہہ وہ کہین اوسی جگہہ اونکو رکھدین اور اسمین سر مو تفاوت نہ
ہو ورنہ وہ جلاکر خاک سیاہ کردی جاوینگے چارون اجنہ نے اوسیوقت میرے حکم کی تعمیل کی اور دونون پتھر سید امام الدین
کے سرہانے رکھکر چند اجنہ اونکی محافظت کیلیے مقرر کرکے اونکو میری جانب سے بخوبی ہدایت کردی بعدہ آکر مجھے علم دیا
مینے اپنی ہادی برحق حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کردیا اور اس حال کو اپنی مکتوب نطابیہ
مین بہی درج کر لیا حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند اولی شفاعت امم
اپنی مکتوب نطاب حدیث المعارف مین ارقام فرماتے ہین کہ جسوقت عرضداشت قیام الدین عرف ذموان فاتح کلیر کی
بمضمون فتحیابی شہر کلیر سلطان قطب الدین والی دہلی کے پاس پہونچی اوسنی وہ عرضداشت فی الفور میرے پاس
بہیجدی جسکو اوپر تحریر کر چکا اور اوسیوقت سلطان نے ذموان فاتح کلیر کو لکہا کہ آبادی کلیر کا مفصل حال لکھو
اسکو کسنے آباد کیا اور کون کون اسپر حکمران رہا اسکے جواب مین ذموان نے بذریعہ عرضداشت مرقومہ ذیل آبادی اور حکمرانی
کلیر کا حال نہایت تحقیق اور بہت اعتبار سے والی دہلی کو یہہ لکہا عالیجاہا فرمان سلطانی کے پہونچنے سے ہمعصرون مین
عزت دوچند ہوئی لیکن کمال متحیر تہا کہ اسکی تحقیقات کامل کیونکر ہو اور بوصول حالات معتبر فرمان سلطانی کے تعمیل
کسطرح عمل مین آوی آخر الامر بیاوری اقبال سلطانی ایک برہمن دہرم ناتہہ نامی جو مذہب ہنود کا بڑا کامل
پنڈت تہا اور ایکسو ستانوی ١٩٧ برس کی عمر رکہتا تہا میرے ہاتہہ لگا داخلی فوج اسلام کیوقت جب بڑی بتخانہ پر قبضہ
کیا تو یہہ پوجا کر رہا تہا اسکو میرے مسلمان کرکے قید کر لیا جب فرمان سلطانی پہونچا تو اسنی کہا کہ اگر تم مجھکو رہا
کردو تو کلیر کا تاریخی حال نہایت مفصل و معتبر تاریخ بکرماجیتی سے مین تمکو تحریر کر دونگا مینے اوسکو رہائی بخشی اور
اوسنے معہ چند حالات تاریخی کلیر نہایت صداقت سے لکھکر پیش کیے جو بلا حذف و زیادت کیواسطے ملاحظہ حضور کے ارسال کرتا ہون

آبادی
کلیر کا ابتدائی
تاریخی حال

اور وہ یہہ ہین واضح رای بادشاہ عالیجاہ ہو کہ واقع سمت ۳۴۰ مطابق سنہ ۲۸۳ عیسوی مین راجہ
کرمپال نے اسکو آباد کیا اور نام اسکا ہردوار گدہی پہیگ رکہا اور گنگا کی دہار کے قریب ۵۲ کوس
تک اسکی آبادی تہی اور بت پرست باشندون سے اس شہر کو آباد کیا اور اوسمین ایک عظیم الشان بتخانہ
تعمیر کیا جسمین سونے چاندی کے تین ہزار ۳۰۰۰ اور پتہر کے ایکہزار بت تہے من بعد سمت ۳۵۵ مطابق سنہ ۲۹۸ع مین بکرمپال
عرف بالمکپال فرزند کرمپال مذکور نے اپنی عہد حکومت مین بتخانہ عظیم الشان کو اور رونق دی اور بتونپر لاکہون
روپیہ کا جواہرات جڑوا دیا اور ہمیشہ سات ہزار مہنت اور ایکہزار پچہتر ۱۰۷۵ برہمنون کو لیکر اس عظیم الشان بت خانہ مین
پوجا کو آیا کرتا تہا اور اوسی سال سمت مذکور مین گوکل چند نامی مہنت کو بتخانہ عظیم الشان کا گدی نشین کیا
اور پانچہزار ۵۰۰۰ فوج سوار و پیادہ کی اوسکی خبرگیری کو مقرر کی۔ ازان بعد سمت ۵۴۸ مطابق سنہ ۴۹۱ عیسوی
مین راجہ مادہو سین نے گوکل چند مہنت کو قتل کر کے بت خانہ عظیم الشان پر قبضہ کیا اور اپنی برادر زادہ جودہا سین
کو بجای گوکل چند مہنت کے بت خانہ عظیم الشان کا گدی نشین کیا اور اوس نگر کا نام کوکٹ ہردوار
دیوت قرار دیا اور بتخانہ عظیم الشان مین بہت سے عمارتین بنا کر اوسکو اور ترقی دی اور اوس وقت
یہہ شہر ۴۵ کوس کے گرد مین آباد تہا۔ پہر سمت ۹۵۸ مطابق سنہ ۹۰۱ عیسوی مین راجہ سلکن ولد گوپال
رئیس دہلی نے اپنی عہد حکومت مین اس شہر کوکٹ ہردوار دیوت کو خوب لوٹا اور بت خانہ عظیم الشان کو کسی قدر
بہی جلا دی اور اپنی ہمشیرہ زادہ کنور چندرپال کو گدی نشین کر کے اس شہر کا نام کہڑکا دیوت
ہردوار رکہا اوس سمت مین یہہ شہر چودہ ۱۴ کوس کے گرد مین آباد تہا اور بت خانہ بدستور قایم تہا بعدہ
سمت ۱۱۶۳ مطابق سنہ ۱۱۰۶ عیسوی اور سنہ ۵۰۰ ہجری کو راجہ کہیرپال داہد کنکو نے اپنی عمو زاد بہائی کلیانپال
کو بتخانہ کہڑکا دیوت پر گدی نشین کیا اس گدی نشین نے اپنی عہد مین از سر نو اس شہر کو رونق دی اور
پہاڑون سے سورج پرستون کو بلا کر آباد کیا مگر اسنی گویا بتخانہ کو ویران کر دیا کہ بتخانہ کے بتونکو جو چاندی
سونیکے تہے اور جواہرات مین مرصع تہے خزانہ مین داخل کر لیا صرف بتخانہ کی عمارت اور اوسمین پتہرون کے ایکسیقدر
متعدد بت سونے چاندی کے پوجا کیواسطے چہوڑ دی کہ برہمن لوگ پوجا کرین اور اس شہر کا نام بجای
کہڑکا دیوت کے اپنی نام پر کلیپر نام رکہا اور سمت ۱۲۶۲ مطابق سنہ ۱۲۰۵ عیسوی اور سنہ ۶۰۲ ہجری مین

اس شہر کو تمنے فتح کیا اور حضرات اہل اسلام کے قبضہ مین آیا اب دیکھیئے تمہارے بعد اسپر کسکا قبضہ ہوتا ہے فقط
جب یہ تاریخی حال ذموان رئیس کلیر کا مرسلہ سلطان قطب الدین والی دہلی کے پاس آیا اوسنے اسکو نقل کر کے
بجنسہ میرے پاس ارسال کیا فقیر اپنی مکتوب لطاب اور **قطب الدین** بابا کے مکتوب لطاب اور دیگر حضرات
موجودہ کے کتب باطنی مین قلمبند کرادیا الغرض حضرات **خلفائی** اور حاضرین محفل حضرت شاہ شیخ **فرید**
گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو اس حال پیشین خبری حضرت مخدوم علی احمد
صابر صاحب کو دیکھکر نہایت فرحت و تسکین ہوئی اور سب حضرات اپنے اپنے مسکنو نکو تشریف لیگئے

احوال شاہ دہلی کا آتش قہر کلیر کے خوف سے بحضور حضرت باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ عرضی ارسال کرنیکا اور آپکا تشفی آمیز جواب عطا فرمانیکا

حضرت شیخ المشائخ سید نظام الدین بدایونی رحمتہ اللہ علیہ مکتوب لطاب مقناطیس الوحدت تصنیف اپنی مین تحریر
فرماتے مین کہ جسوقت **حضرت باوشاہ دوجہان مخدوم** علاءالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ
الارواح سلطان الاولیا رحمتہ اللہ علیہ نے منکران کلیر کو مع مسجد جامع کے سجین کو پہونچایا اور زمین کو حدبارہ
کوس تک جلایا اوسوقت سلطان ناصر الدین محمود شاہ والی دہلی حکمران **تخت ہندوستان تھا**
اوسنے تباہی اور واقعہ کلیر کو سنکر بخوف ہیبت وجلال مخدومی کے اپنی وزیر اعظم کو مع ایک عرضی کے حضرت شاہ
شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت سراپا برکت
مین ارسال کیا او **بتاریخ** تیئیسوین ۲۳ ماہ صفر **۱۵۱ سنہ** ہجری روز پنجشنبہ کو بوقت صبح وزیر اعظم دہلی حضرت
باباصاحب ممدوح کے حضور مین حاضر ہوا اور عرضی بکمال ادب وتعظیم ملاحظہ عالی مین گذرانی جسمین بادشاہ نے لکھا تھا
کہ حضرت عالی مین واقعہ کلیر سنکر نہایت خائف و پریشان ہون اور راتدن مجکو خوف رہتا ہے کہ مبادا قہر
او جلال مخدومی مین بشکل ذموان معافیدار کلیر کے مین بہی نہ آجاؤن مجھے اپنی حفظ وحمایت مین لیجی اور کوئی تدبیر ایسی
بتایئے کہ مین اس آفت اور قہر الٰہی سے محفوظ رہون اور خاطر پریشان کو طمانیت حاصل ہو حضرت باباصاحب
رحمتہ اللہ علیہ نے ازراہ خلق محمدی بادشاہ دہلی کو تسکین آمیز اور تسلی بخش جواب عطا فرمایا اور اجازت فرمادی کہ تو میرے
مخدوم صابر کا نام ہر نماز پنجگانہ کے بعد گیارہ مرتبہ تلاوت کیا کر آتش قہر اور جلال مخدومی سے محفوظ اور امن رہیگا

اور نیز بادشاہ کو ارقام فرمایا کہ ظاہراً تو اور باطناً یہ فقیر اسباب کا انتظام کریگا کہ تو اور تیری اولاد اور ارکان
دولت تیرے بلکہ کوئی متنفس اوس زمین سوختہ کیطرف جانیکا ارادہ نکری اگر احیاناً کوئی اودہر جائیگا آتش قہر سے
جل جائیگا اور یہ فقیر عنقریب **سید نظام الدین** رح بدایونی کو بمقام دہلی مقرر کرکے ارسال کرتا ہی وہ بہی
باطناً اسکا بخوبی انتظام رکھیگا اور تو بہی اپنی اولاد مین اسباب کی وصیت کر دیجو کہ کوئی شخص کلیر کیطرف جانیکا
ارادہ نکری کیونکہ یہ جلال میرے **مخدوم صابر** کا آج سے تخمیناً **سنہ ۹۰۰** ہجری تک قائم رہیگا اور بعد کو نشان
جلال کا ظہور ہوگا اور مزار شریف بہی اوسکا تعمیر ہو جائیگا یہہ جوابی فرمان حضرت باباصاحب رح موصوف کا وزیر اعظم دہلی کو
لیکر واپس آیا اور سلطان ناصر الدین محمود شاہ والی دہلی تعمیل حکم باباصاحب رح مین مصروف ہوگیا اور اس بادشاہ نے
بیس برس قصر سفید رای پتھورا واقع دہلی مین بادشاہت کی سال جلوس ہی کا **سنہ ۶۴۳** ہجری مطابق سنہ ۱۲۴۵ء
کے ہی آخر بتاریخ گیارہوین ماہ جمادی الاول **سنہ ۶۶۴** ہجری مطابق سنہ ۱۲۶۵ عیسوی اس بادشاہ نے وفات پائی

احوال بتاریخ مختلف تشریف لائے حضرات اولیا ہمعصر کا واسطے مزاج پرسی حضرت مخدوم صاحب کی اور حصول شرف پایہ عروج کیفیت باطنی کے

مکاتیب حضرات مشروح الصدر اور حضرات معاصر ذیل متفق اللفظ والمعنی تحریر ہی کہ من ابتدا سے **تاریخ**
دسوین ماہ محرم سنہ ۶۵۱ ہجری مرقوم الصدر روز جمعہ واقع تباہی کلیر سے لغایت اخیر ماہ محرم **سنہ ۶۶۰** ہجری تین ہزار ۳۴۷۶
چار سو چہتر اولیا صغیر و کبیر اوس زمانہ کے ہفت اقلیم سے واسطے فیض اندوزی عروج ترقیات مقامات کیفیت
باطنی اپنی کی اور مزاج پرسی حضرت **بادشاہ دو جہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صابر ختم الارواح حبیب اللہ
سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوی اور ہر ایک صاحب زیادہ اپنی حوصلہ سے
فیضیاب بمقاصد ظاہرہ و باطن کے ہوکر اپنی اپنی مساکن کو تشریف لیگئے **فقیر شاہ محمد حسن صابری** مؤلف کتاب کے
پاس نام اون حضرات کی بتفصیل سلاسل اور کیفیات کی مکاتیب مین تحریر ہین بباعث طول مضمون کتاب نام
اون سب حضرات کے تحریر نہین کرتا صرف اسماء حضرات علو العرفان اور حضرات اہل مکاتیب پر اکتفا کرتا ہی اور احوال
معاً اون حضرات کا بموجب تحریر مکتوبات نظام اون حضرات کے نقل کرتا ہی کہ **بتاریخ** اونیسوین ۱۹ ماہ محرم **سنہ ۶۵۱**
ہجری مرقوم الصدر روز دوشنبہ کو وقت نماز ظہر کے **حضرت شاہ ابو المکارم فاضل صاحب**

مکتوب نطاب مواصلت صوری مرید حضرت شاہ قطب الدین ابو الغیث جمیل منی صاحب کہ بعد فراغ فاتحہ مقررہ وصال اپنے حضرت پیر و مرشد کے پاک پٹن شریف سے روانہ ہوکر عرصہ پانچ روز مین بموجب اجازت حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کے اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتے ہوئے حد بارہ کوس پر پہونچے اور بکستور مرقومہ بالا بوساطت علیم اللہ ابدال کے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے دیدار فائض الانوار اور مزاج پرسی سے شرف یاب بایہ عروج کیفیت باطن اپنی سے ہوکر واپس آئے اور جمال الدین ابدال سے بعد انجام خدمت مہمانداری رخصت ہوکر پاک پٹن شریف کو چلے گئے اور بتاریخ پانچوین ماہ جمادی الاول ۶۵۱ھ ہجری کو روز پنجشنبہ قریب نماز عصر کے حضرت شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار صاحب مکتوب نطاب الوہیت اسمی نے حضرت سید اجمل محمد بہرائچی صاحب مکتوب نطاب مانوزہ سبحان خلیفہ اپنی کو مع سید جلال عبد القادر اور سید مبارک ابدالون کے اسم اعظم مداریہ تعلیم کرکے حضرت جناب شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی خدمت مین پاک پٹن شریف کو روانہ کیا اور جناب بابا صاحب ممدوح نے تینون صاحبون کو اسم اعظم چشتیہ کی اور نام مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی اجازت دیکے کلیر شریف کو ارسال فرمایا عرصہ تین روز مین قریب نماز عصر کے سرحد بارہ کوس پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت مہربانی کی بجالائے اور علیم اللہ ابدال بدستور معمول مرقومہ بالا تینون حضرات کو حضرت موصوف کی خدمت مین لیگئے اور بعد مزاج پرسی اپنی حضرت پیر و مرشد کیطرف سے واپس آئے اور احوال جناب ممدوح کا بموجب تحریر بالا کے معائنہ کیا جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر اپنی حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین روانہ ہوئے اور بتاریخ گیارہوین ماہ رجب ۶۵۱ھ ہجری مرقوم الصدر روز شنبہ بعد نماز فجر کے حضرت شاہ منور علی صاحب الہ آبادی صاحب مکتوب نطاب فقر العضیف نے بموجب ارشاد حضرت سید کبیر الدین صاحب عرف شاہ دولہ گجراتی پیر و مرشد اپنے کے جنکا ذکر پہلے تحریر ہو چکا ہے عبد الغفور ابدال کو مع اشیائے مفاوضات باطنی اسم اعظم قادریہ تعلیم فرماکر حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی خدمت مین پاک پٹن شریف کو روانہ کیا عرصہ دو دستا مین پہونچکر جناب شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کے قدمبوس ہوئے حضرت

بابا صاحب ممدوح نے عبدالغفور ابدال کو اسم اعظم چشتیہ اور تمام متبرک حضرت بادشاہ جہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا تلاوت کرنے کی اجازت دیکر اسی وقت
کلیر شریف کو ارسال کردیا وقت نماز ظہر عبدالغفور ابدال قریب چند بارہ کوس زمین سوختہ کی پہونچے دیکھا کہ
آسمان زمین وہان کے مثل تنور آہنی کے آتش قہر سے تفتان ہو رہا ہے یہ حال دیکھکر عبدالغفور ابدال اپنی روش
پرواز سے باز رہے اور آہستہ آہستہ اسم مبارک تلاوت کرتے چلے وقت عصر کے عرصہ مین چند بارہ کوس پر پہونچے
اور اوسی روز بتاریخ تیرھوین ماہ رجب سنہ ۶۵۱ ہجری مرقوم الصدر روز دوشنبہ کو وقت ظہر کے حضرت
شاہ نجم الدین رازی صاحب مکتوب بخطاب معاون خاص القربت بھی چند بارہ کوس پر پہونچے تھے جمال الدین ابدال دونون
صاحبون کی خدمت بجالائے اور بعد نماز عصر دونون صاحب بوساطت علیم اللہ ابدال بدستور
محررہ بالا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیاء کی خدمت مین پہونچے اور بعد مزاج پرسی کے اشیاء مفاوضہ پیشکش کرکے واپس رخصت
ہوئے علیم اللہ ابدال نے وہ اشیاء مفاوضات کو بموجب حکم حضرت ممدوح کے اپنی پاس امانت رکھا عبدالغفور ابدال جمال الدین
ابدال سے واپس آکر ملاقی ہوئے تب دریافت ہوا کہ اب چند روز سے آتش قہر کی غلبہ کے ساتھ شرر افشان
ہو رہی ہے بعد دریافت احوال کے عبدالغفور ابدال روانہ الہ آباد کے ہوئے اور بتاریخ اونیسوین ماہ شعبان
سنہ ۶۵۱ ہجری مرقوم الصدر روز پنجشنبہ کو وقت ظہر کے حضرت احمد بن اسحاق صاحب
مکتوب بخطاب کعبۃ الاقوال اور حضرت محمد بن اسحاق صاحب مکتوب بخطاب ارکان الشرع ہوئے اور حضرت شاہ
محمد ابوالقاسم گرگانی صاحب تواریخ ظہرت نامہ کو شہر ہرات سے واسطے مزاج پرسی حضرت
بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے ارسال فرمایا تھا چند بارہ
کوس پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت میزبانی کی بجالائے بعد نماز عصر بدستور مرقومہ بالا مزاج پرسی کرکے واپس آئے
احوال حضرت ممدوح کا حسب مذکورہ بالا دیکھا اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر پاک پٹن شریف کو روانہ ہوئے
اور بتاریخ اونیسوین ماہ شوال سنہ ۶۵۲ ہجری روز جمعہ کو باوقات مختلف حضرت شاہ بہاؤالدین زکریا
ملتانی صاحب مکتوب بخطاب معین العلم ملتان سے اور حضرت شیخ حمید الدین صاحب صوفی سعدی ناگوری صاحب

اصفہان سے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے دیدار لامع الانوار اور مزاج پرسی کے شوق مین اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتے ہوئی تیرہ روز عرصہ مین حد بارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت مہمانداری کی بجالائے حضرت شیخ حمید الدین ممدوح قبل آنے علیم اللہ ابدال کے اپنی حضرت شیخ یعنی حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اوشی چشتی اویسی الارواح کا نام تلاوت کرتے ہوئی حد بارہ کوس زمین سوختہ کے اندر روانہ ہوئے تھوڑی عرصہ مین علیم اللہ ابدال نے اگر دیکھا کہ تشبیہ اون حضرت کی بالکل سوخت ہوگئی ہے صرف روح باقی ہے اور قوت روحانی سے کہ مرتبہ فعل کا ہے چلے آرہی ہین علیم اللہ ابدال نے اپنی ہمراہ لیجاکر استغاثت کمالیت عبودیت مین موجود کرکے اور موقع پاکر گذارش کیا روح حضرت حمید الدین ناگوری صاحب حضور انور کے مزاج پرسی کو حاضر ہوئی ہے حضرت ممدوح نے فرمایا الحمد للہ یا حق پھر علیم اللہ ابدال نے عرض کی کہ یہ حضرت اپنے حضرت شیخ کا نام تلاوت کرتی ہوئے حد بارہ کوس مین چلی آئی تھے تشبیہ ان حضرت کی بالکل سوخت ہوگئی ہے اور روح اونکی بالفعل موجود ہے اس بارہ مین کیا حکم ہی حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ حد بارہ کوس سے باہر پھر تشبیہ اونکو عنایت ہوجاویگی علیم اللہ ابدال روح حضرت شیخ حمید الدین ناگوری کو احاطہ باطن مین محیط کئے ہوئے حد بارہ کوس سے باہر لے آئی قادر حقیقی نے بموجب فرمان حضرت مخدوم صاحب موصوف کے دوبارہ وجود عطا کیا صفت احیائی کا ظہور ہوا اوسوقت زبان مبارک حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا مثل حضرت عیسی علیہ السلام کے تہی اور ولایت عیسوی کا ظہور تہا علیم اللہ ابدال اور جمال الدین ابدال خدمت مین مصروف رہے جب تمام و کمال ہوش و حواس عالم امکان کے طبیعت پر پیدا ہوگئی علیم اللہ ابدال سے کیفیت اپنی پہونچنے کی دریافت فرمانے لگے چنانچہ اپنی مکتوب نطاب نعیم اسود مین تحریر فرماتی ہین کہ مجھکو زندگی دوبارہ مرحمت ہوئی اور بعد نماز عصر کے علیم اللہ ابدال حضرت شاہ بہاؤالدین ذکریا ملتانی صاحب کو واسطے مزاج پرسی کے اپنی ہمراہ لیگئے اور حسب معمول واپس ہوئی بہرجاگئی پہر دونون صاحب جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر اپنی اپنی مساکین کو روانہ ہوگئے اور بتاریخ ساتوین ماہ ربیع الاول ۶۵۳ ہجری کو روز سہ شنبہ وقت نماز ظہر کے حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی صاحب مصنف حزب البحر صاحب مکتوب نطاب کریم البحر اور حضرت خواجہ

ابو محمد مرجانی صاحب مکتوب نطاب ابین الغروب حد بارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچی جمال الدین
ابدال خدمت میزبانی کی بجالائے بدستور معمول مرقومہ بالا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی خدمت میں واسطے مزاج پرسی کے حاضر ہوکر واپس آئی اور
احوال جناب ممدوح کا بطور مرقومہ بالا معائنہ کیا اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر جائی قیام کو تشریف لیگئے
اور بتاریخ سترھوین ماہ ربیع الآخر ۶۵۳ ہجری کو روز جمعہ وقت زوال کے حضرت شاہ شرف الدین
صاحب مکتوب نطاب طور المنور مرید حضرت شاہ عبد الرزاق صاحب صاحبزادہ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ
محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے سر حد بارہ کوس
زمین سوختہ پر پہونچی جمال الدین ابدال خدمت مہمانداری کی بجالائے اور بدستور مرقومہ بالا کے حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے مزاج پرسی سے مشرف ہوکر احوال
بطور مرقومہ بالا معائنہ کرکے واپس روانہ ہوئے اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر بغداد کو تشریف لیگئے اور
بتاریخ انیسوین ۱۹ ماہ شعبان ۶۵۴ ہجری کو روز پنجشنبہ وقت نماز ظہر کے حضرت شاہ عبد الوہاب
صاحب مکتوب نطاب عمرۃ الحدود مرید حضرت شاہ شرف الدین صاحب ممدوح بالا حد بارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچے
جمال الدین ابدال خدمت میزبانی کی بجالائے بعد نماز عصر بموجب دستور مرقومہ بالا کے مزاج پرسی حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
سے مستفیض ہوکر احوال بطور قدیم معائنہ کرکے واپس آئے اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر تشریف لیگئے
اور بتاریخ انیسوین ۱۹ ماہ شوال ۶۵۴ ہجری کو روز دوشنبہ وقت سہ پہر کے حضرت شیخ علی الخیار صاحب
مکتوب نطاب غیب الماموربن شیخ عثمان احد بارہ کوس پر پہونچی جمال الدین ابدال خدمت مہمانداری کی بجالائے
اور بدستور محررہ بالا مزاج پرسی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ
الارواح سلطان الاولیا سے مستفیض ہوکر احوال حسب معمول قدیم معائنہ کرکے واپس آئی اور جمال الدین ابدال
سے رخصت ہوکر تشریف لیگئے اور بتاریخ ساتوین ماہ ربیع الآخر ۶۵۵ ہجری کو روز یکشنبہ بعد نماز ظہر کے
حضرت شاہ تاج الدین صاحب مکتوب نطاب سرور الفرقان مرید حضرت شاہ نور الدین صاحب

خلیفہ حضرت شاہ عبدالوہاب صاحب گمانی خلیفہ حضرت شاہ عبدالرحیم عبدالسلام صاحب والد ماجد حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے خراسان سے پیادہ پا آہ و زاری کرتے ہوئے صابرہ کوس زمین سوختہ پہ پہونچے جمال الدین ابدال خدمت مہمانداری کی بجا لائے اور حسب معمول قدیم مزاج پرسی سے کامیاب بقا صابر ہو کر واپس آئے اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہو کر طرف ہرات کے روانہ ہو گئے

احوال خلافت حضرت سید نظام الدین محبوب الٰہی سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کا

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب سعود العالمین قطب عالم غیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب سر العبودیت تصنیف انکی ہیں اور دیگر حضرات مفصلہ ذیل اپنی اپنی مکاتیب میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اوشی چشتی اوامین الارواح صاحب مکتوب نطاب قربت الوحدت نے بتاریخ یکم ماہ رمضان المبارک سنہ ۵۹۸ ہجری کو روز جمعہ وقت صبح کے شہر دہلی میں حضرت شیخ محی الدین عربی صاحب مکتوب نطاب ایۂ حقیقت اور حضرت شیخ فریدالدین عطار صاحب مکتوب نطاب گمان الغریب اور حضرت قاضی حمیدالدین ناگوری صاحب مکتوب نطاب لطن البطون اور حضرت شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار صاحب مکتوب نطاب الوہبیت اسمی اور حضرت سید اجمل محمد بہرائچی صاحب مکتوب نطاب بالثورہ سبحان اور حضرت محمد ابوالقاسم گرگانی صاحب تواریخ ظہرت نامہ اور حضرت شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی صاحب مکتوب نطاب کریم القطب اور حضرت محی الدین رسولی صاحب مکتوب نطاب اسرار المدرج اور حضرت شیخ عمادالدین یاسر اوندلسی صاحب مکتوب نطاب مخشی غیب اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی صاحب مکتوب نطاب اوراد ظہرت اور حضرت شیخ محی الدین بغدادی صاحب مکتوب لسان الواحدت اور حضرت شاہ جلال الدین شامی صاحب مکتوب نطاب سنبل الوجود اور حضرت شیخ نجم الدین احمد کبیر صاحب مکتوب نطاب ضمیمہ نصرت اور حضرت شیخ رضی الدین علی لالا صاحب مکتوب نطاب وارث الخلایق اور حضرت شیخ ابوالحسن کبرودیہ صاحب مکتوب نطاب قصص الواحدیت اور حضرت شیخ عبداللہ قریشی ہاشمی صاحب مکتوب نطاب غیور الشوکت اور حضرت شاہ بدرالدین غزنوی صاحب مکتوب نطاب کنز خلوت اور حضرت خضر رومی صاحب مکتوب نطاب حسین الغفروف اور حضرت شاہ معصوم صاحب مکتوب نطاب اشغال الواحدیت اور حضرت شیخ حمیدالدین صوفی سعدی ناگوری صاحب مکتوب نطاب نعیم اسود اور حضرت

بیان خلافت حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب سعود العالمین قطب عالم غیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ

احمد شاہ غزنوی صاحب مکتوب نظاب جارث الوجود اور حضرت اکبر سلطان شاہ ملتانی صاحب مکتوب نظاب نور المسرور اور
حضرت شاہ طیور طوسی صاحب مکتوب نظاب سمیع الوہاب اور حضرت شیخ عبد اللہ صاحب مکتوب نظاب نور الافکار اور
حضرت شیخ نعمت شاہ صاحب مکتوب نظاب کبیر القدم اور حضرت شاہ وہی شاہ صاحب مکتوب نظاب سخطوط الصور
اور حضرت قادر نامور شاہ صاحب اور حضرت شاہ نجم الدین دہلوی صاحب سے مع دیگر عوام الناس کے محفل ترتیب
دیکر حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو اپنی ہاتھ پر بیعت امامت اور حوالت اور
ارشاد سے مشرف کر کے کلاہ اپنی اوڑھا کر عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری
اجمیری چشتی شہنشاہ ہند الولی شفاعت امر صاحب مکتوب نظاب اتحاد المعارف کے قدموں پر رکھدیا اور
حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو سامنے حضرت ممدوح کے بٹھلایا
حضرت موصوف نے ایک پیچ پٹکہ یعنی عمامہ سبز کا حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند
کے سر پر ڈالا اور پھر حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اوشی اولیاء الارواح
رحمۃ اللہ علیہ سے بند ہوا یا اور خرقہ مبارک پہنا کر مثال خلافت کی بخطاب باطنی عطا فرمائی اور خبر دی کہ ایک مخدوم
اور ایک محبوب تم سے فیضیاب ہونیوالے ہیں اور اوسیوقت حضرت قطب الاقطاب صاحب
موصوف نے جملہ اشیاء مفاوضات مسنونہ اور مکتوبات نظاب اپنی اور حضرات پیران سلسلہ اور تبرکات ملبوسات وغیرہ
اور اسناد خلافت نامجات اپنے اور حضرات پیران عظام شجرہ کے حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب
مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو مرحمت فرمائے اور شامل اپنی سلسلہ عالیہ چشتیہ میں صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم والمرتبہ کر دیا موجب اس ارشاد فیض بنیاد کے بتاریخ دوم محرم ۶۵۷ ہجری کو روز چہار شنبہ
وقت عصر کے حضرت بابا صاحب ممدوح نے حضرت سید نظام الدین بدایونی کو محفل حضرات اولیاء یعنی
حضرت شاہ نجم الدین متوکل صاحب مکتوب نظاب قصص الوحدت برادر حقیقی حضرت بابا صاحب اور حضرت شاہ فضل الرحمن صاحب
مکتوب نظاب نظیر الخطیب برادر عموزاد حضرت بابا صاحب اور حضرت مولوی بدر الدین اسحاق صاحب مکتوب نظاب بحر
الولایت داماد حضرت بابا صاحب اور حضرت خواجہ رکن الدین بن احمد سعید صاحب مکتوب نظاب امیر الوجود اور حضرت
شاہ ابو نعیم بن صدر الدین صاحب مکتوب نظاب نوم الوجود اور دیگر عوام الناس سے ترتیب دیکر بمقام پاک پٹن شریف

ذکر احوال خلیفہ حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے ہاتھ پر بیعت حوالت اور امامت اور ارشاد سے مشرف کر کے کلاہ اپنی اوڑہا کر عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندہ کر خرقہ پہنا دیا
اور **مثال خلافت بخطاب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی** کی عطا فرما کر
احکامات مستلزمہ مرتبہ حاصل ہونیوالے محبوبیت سے کامیاب کیا اور القاب باطنی سے سب حاضرین محفل کو مطلع کر دیا
اور ارشاد فرمایا کہ میرے سینہ کا علم نظام الدین لیجلا اور **محمد افضل** ابدال کو حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین
صاحب اقطاب دہلی کی خدمت میں مامور کر کے اوسیوقت مثال خلافت کو بدست ابدال موصوف کے حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی خدمت میں ارسال فرمایا۔
علیم ابدال نے حسب معمول قدیم موقع پا کر حضرت ممدوح کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت باباصاحب رح ممدوح نے
حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی کی مثال خلافت حضور انور کے ملاحظہ کو ارسال فرمائی ہے
حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء
نے **الحمد للہ** ارشاد فرمایا اور سیدہی جانب مثال خلافت کی پیشانی پر انگشت شہادت دست راست سے
نقطہ **الف** تحریر فرما دیا کہ بخط سبز اوس جگہہ الف تحریر ہو گیا علیم اللہ ابدال نے محمد افضل ابدال سے احوال
بیان کر کے مثال خلافت سپرد کر دی محمد افضل ابدال نے اوسی شب بوقت نماز تہجد کے واپس آ کر حضرت شاہ شیخ
فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی خدمت میں مثال خلافت پیشکش کی اور احوال
گذارش کیا حضرت **باباصاحب** ممدوح نے بخط سبز الف لکہا ہوا دیکہکر بوسہ دیا اور اوسیوقت حضرت سید
نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی کو اپنے پاس طلب فرما کر مثال خلافت مرحمت فرمائی اور صبحکو
واسطے جانے دہلی کے اجازت دی اور ارشاد فرمایا کہ سلطان ناصر الدین محمود شاہ والی دہلی کے باطن سے معاون اور
مددگار رہنا کہ وہ قہر مخدومی سے محفوظ رہی اور ظاہر باطن سے اسباب کا بہت اہتمام رکہنا کہ حد بارہ کوس زمین سوختہ
کلیر کیجانب کوئی جانے نپائی اور بادشاہ مذکور کو بہی ہدایت کرنا کہ وہ بہی ظاہر سے انتظام و ہدایت کر دی کہ کلیر زمین
سوختہ کیجانب کوئی شخص جانے نپائی اگر جائیگا تو جلکر خاک سیاہ ہو جائیگا اور تمہاری سلطنت میں خلل واقع ہوگا
حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی صاحب مکتوب نظاب مقناطیس الوحدت نے
حضرت باباصاحب رح موصوف اور مثال خلافت کا طواف کر کے مثال خلافت کو بوسہ دیکر سر پر رکہا اشعار موقف

گنجشکر دو جہان کے شاہ ہین — چرخ قطبیت کے مہر و ماہ ہین (رحمۃ اللہ علیہ)

اولین تاریخ رمضان سعید — تہی دو کم ششصد سے جو بابا فرید (رحمۃ اللہ علیہ)

روز جمعہ پس نماز عصر گاہ — شہر دہلی مین کہ ہی وہ دین پناہ

رتبۂ تحویل سے ہو جہرہ تاب — بیعت ارشاد سی ہو بہرہ یاب (رحمۃ اللہ علیہ)

ٹپکہ سر سبز سی ہو شاد کام — دست کاکی سے ہوئی بابا امام (رحمۃ اللہ علیہ)

یون روایت ہے ز پیران طریق — یون سنا جاتا ہی از اکثر فریق (رحمۃ اللہ علیہ)

ایک بار فوالامعین الدین نے — اور باندہا قطب خوش آئین نے (رحمۃ اللہ علیہ)

دونون شاہو نکو کری شاہی عطا — گنجشکر کو دی ز شکر صفا

کلمۂ ارشاد فرمانے لگے — وعظ معنی زاد فرمانے لگے

منتظر ہو دو حقیقت کیش کے — وہ بیان مین رہ و طریقت کیش کے (رحمۃ اللہ علیہ)

ایک مخدوم بقا اندیش کے — ایک محبوب فنا اندیش کے (رحمۃ اللہ علیہ)

پیر و مرشد سی سنا تہا یہ کلام — تجہہ سے دو ہوئینگے سلطان انام (رحمۃ اللہ علیہ)

ایک مخدوم ایک محبوب ای فرید — اپنے اپنے حال مین ہر ایک مزید

آخر الامر ایکدن نے مسعود نے — بہرہ مند دولت مقصود نے (رحمۃ اللہ علیہ)

دی خلافت شہہ نظام الدین کو — صاحب راز طریق آئین کو (رحمۃ اللہ علیہ)

اندرن مضمون مثال نور تاب — لکہا سلطان المشائخ کا خطاب

الغرض قرطاس تمثیل نظام — بادشاہ ہر فریق خاص و عام (رحمۃ اللہ علیہ)

بادساطتہا ہے ابدالان حال — اوسکو بہیجا پاس شاہ ذو الجلال

عرض کی جاکر علیم الدین نے — دست بستہ خادم درگاہ نے (رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت بابا نے بہیجی ہے مثال — شہہ نظام الدین کے ہر حسب حال (رحمۃ اللہ علیہ)

دیکہہ شہہ نے نامہ اوس آگاہ کا — لکہدیا اوسپر الف اللہ کا

شہ نظام الدین و حضرت شاہ | وہ الف رونق فروش مہر و ماہ
دیدۂ بینا سے اپنی چوم کر | رکھ لیا سر پر بطور تاج زر
وہ مثال فقہ بابا کی لکھی | وہ مثال خط مخدومی کہ تھی
تاج تھا سلطان کونین کا | تاج تھا محبوبی دارین کا
شہ نظام الدین محبوب الٰہ | کیوں نہ ہوئیں صاحب تاج و کلاہ
شہ نظام الدین کا ایسا نصیب | صبح میثاقی سے ہونا تھا نصیب
حضرت بابا کے دو فرزند ہیں | حضرت بابا کے دو دلبند ہیں
ایک علاء الدین شاہ کن فکاں | ایک نظام الدین شاہ دو جہاں
دونوں وہ اک وحشت کے تھے پاسباں | دونوں وہ اک شاہ کے ہمراز ہیں
تھا یہی حکم خداوند مجید | پاس طبع حضرت بابا فرید
ان حسن راز خدائی بوجھ لو | ہے یہ شان کبریائی بوجھ لو

احوال حضرات اولیاء ہمعصر کا حضرت مخدوم صاحب کی مزاج پرسی کو حاضر ہونا

مکاتیب حضرات مفصلۂ ذیل میں تحریر ہے کہ بتاریخ ستائیسویں ماہ ربیع الثانی ۸۵۵ھ ہجری کو روز شنبہ بعد زوال کے حضرت لبیل مغربی اسی خطاب صاحب مکتوب خطاب اسود کے ظہور اور حضرت جمال الدین احمد جونو قانی صاحب مکتوب خطاب جہر الواحد حد بارہ کوس پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت مہمانداری کی بجا لائے اور حسب دستور قدیم بوساطت علیم اللہ ابدال کے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ کی مزاج پرسی سے فیضیاب ہو کر اور احوال حسب سابق کے معاینہ کر کے واپس آئے اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہو کر جائے قیام اپنی کو تشریف لیگئے اور بتاریخ گیارہویں ماہ رمضان ۸۶۵ھ ہجری کو روز دوشنبہ باوقات مختلف حضرت سید علی حسن صاحب سبستانی مکتوب خطاب امیر الاکبر اور حضرت سید محمد صاحب کوفی حسینا مکتوب خطاب لوح الارواح اور حضرت سید حسن صاحب ترقندی صاحب مکتوب خطاب جوز لبطی اور حضرت محمد محی الدین صاحب بغدادی حسنا مکتوب خطاب سبحان السر

مریدان حضرت شاہ ابو صالح صاحب خلیفہ حضرت شاہ عبد الرزاق صاحب صاحبزادہ جناب قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی مقامات سے تشریف لاکر دوبارہ کوہ سرزمین سوختہ پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت میزبانی کی بجا لا اور بوساطت علیم الابدال ان کے بعد نماز عصر حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الله الارواح سلطان الاولیا کی مزاج پرسی سے مستفید ہوکر احوال بدستور سابق معائنہ کرکے واپس آئے اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر تشریف لیگئے اور بتاریخ اٹھائیسویں ماہ شعبان ۶۵۸ھ روز دوشنبہ کو وقت زوال کے حضرت شیخ عبد اللہ لعبانی صاحب ابن اوحد الدین صاحب ملقب بلقب غوث القادریہ دوبارہ کوہ زمین سوختہ پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت میزبانی کی بجا لائے اور بدستور قدیم مزاج پرسی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا سے مستفیض ہوکر احوال حسب معمول قدیم معائنہ کرکے واپس آئے اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر تشریف لیگئے اور بتاریخ اونیسویں ماہ شوال ۶۵۸ھ کو روز چہارشنبہ بادقات مختلف حضرت سید علاء الدین صاحب ملقب بلقب عزیز الحق اور حضرت سید یحییٰ صاحب ملقب بلقب انوار الوجوب اور حضرت سید موسیٰ بغدادی صاحب ملقب بلقب سعید العین اپنے اپنے مساکن سے روانہ ہوکر دوبارہ کوہ زمین سوختہ پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت مہمانداری کی بجا لائے اور حسب معمول قدیم حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی مزاج پرسی سے فیضیاب ہوکر احوال موجب دستور قدیم محررہ بالا کے معائنہ کرکے واپس آئے اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر اپنی اپنی مقامات ومساکن کو تشریف لیگئے۔

احوال حضرت مخدوم صاحب کی خدمت میں جناب خواجہ شمس الدین صاحب کی حاضر ہونیکا

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت ترک پانی پتی صاحب ملقب بلقب فردوس الوجود تحریر فرماتے ہیں کہ نام قدیم اور نسب نامہ میرا یہ ہے مولوی شمس الائمہ الحلوان بن سید ابو الفتح محمد بن سید احمد بن سید ناصر الدین بن سید حامد بن سید حمزہ بن سید عبید الدین بن سید محمد احمد بن سید یعقوب العابد بن سید علی الاشعر بن سید حسن بن سید علی بن حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین سید الشہدا بن حضرت

علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور ولایت ترکستان میں بلد طراز وطن میرا تھا اور باسٹھ[62] برس کی عمر میں وطن مالوفہ اپنے سے
مع اکیس[21] فضلاء ہم نشین اپنی یعنی [1] علی سلطان الدین بن جعفر اور [2] جلال الدین بن علی قادر اور [3] محمد شاہ بن
احمد کبیر الدین اور [4] جلال الدین بن عماد الدین اور [5] عبد الدین حسین اکبر اور [6] سید حامد بن محمود اور [7] سید ہاشم بن
جمال الدین اور [8] سید کریم الدین بن عظیم شاہ اور [9] سید سبحان بن احمد شاہ اور [10] سید اکرم بن علی محمد کبیر اور سید
[11] افضل شاہ بن صدر الدین اور [12] محمد عبد اللہ بن برہان الدین اور [13] محمد قائم بن محمود قاسم اور [14] محمد اسلم بن سراج الدین
اور [15] محمد مصطفےٰ بن ابراہیم بغدادی اور [16] محمد شاہ بن محمد بخاری اور [17] محمد احمد بن مقبول اللہ بغدادی اور
[18] سید قطب الدین بن زین الدین بغدادی اور [19] سید ابراہیم الدین بن نور الدین بغدادی اور [20] محمود احمد بن ناصر الدین اور
[21] ابو سعید بن نعمت اللہ بغدادی کے **طلب خدا میں** روانہ ہو کر **بتاریخ** گیارہویں ماہ ذی الحجہ **۵۸۶** ہجری کو
روز شنبہ وقت عشاء کے پاک پٹن شریف میں حاضر ہو کر حضرت شاہ شیخ **فرید گنجشکر بابا صاحب**
مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند سے قدمبوس ہوئے اور ہم سب نے سوال کیا کہ ہم سب کو داخل طریق سلسلہ بیعت
صحیحہ کا فرمائی جناب بابا صاحب موصوف نے ارشاد فرمایا کہ اب فقیر کے پاس تمہارا حصہ نہیں ہے تمکو لازم ہے کہ میرے
بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے پاس جاؤ
اگر خدا چاہی گا اور جس کسی صاحب کا حصہ ہوگا مخدوم میرا اوسکو دیدیگا یہہ سنکر ہم سب اوس شب کو وہان ٹھہری
صبحکو بتاریخ بارہویں[12] ماہ مذکور روز چہارشنبہ روانہ کلیر شریف ہوئے ستائیس[27] روز کے عرصہ میں بتاریخ نویں[9]
ماہ محرم **۵۸۶** ہجری کو روز شنبہ قریب نماز ظہر کے حد بارہ[12] کوس زمین سوختہ پر پہونچے جمال الدین
ابدال خدمت مہمانداری کی بجالائے ہم سب نے جمال الدین ابدال سے متحیر ہو کر دریافت کیا کہ ہمنے راستہ
میں سنا ہے کہ حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیاء کی حضور تک کوئی انسان نہیں جاسکتا ہے ہم کیونکر قدمبوس ہونگے جمال الدین ابدال نے تسلی کی
اور کہا ذرا آرام کرو اب علیم اللہ ابدال آنیوالی ہیں اس گفتگو میں تھے کہ علیم اللہ ابدال آپہونچے اور ہم سب کو اپنی
ہمراہ اسم مبارک حضرت **بادشاہ دوجہان مخدوم** علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیاء کا تلاوت کراتی ہوئے لیچلے اور وقت نماز عصر کے پس پشت حضرت ممدوح پہونچکر کھڑی ہوگئے

اور دیکہا کہ جناب موصوف اولٹی ہاتہہ سے ڈالی درخت گولر کی پکڑی ہوئے اور سیدہی ہاتہہ کی مٹہی بند اور انگشت شہادت
برابر قلب کے علم کئے ہوئے اور نگاہ جانب آسمان کے فرمائی ہوئے تشریف رکہتے ہین اور ہیبت شان قہر اور جلال کی ایسی قدر
تمام جسم مبارک سے پرتو فگن ہے کہ آنکہہ اوٹہا کر دیکہنے کی تاب نہین آتی ہے **بائیس دن** کامل یہی حال معائنہ کیا ہے چند
علیہم اللہ ابدال ہماری اطلاع کرنیکو عالم وجوب مین متوجہہ ہوتے تہے لیکن بائیس دن تک اطلاع کرنیکا یارا ہوا اور بائیس روز تک
آگ قہر کی بہی فرو رہی اور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین علی احمد صابر صاحب** ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا بہی اوسیطرح بطور مرقومہ بالا راست کہڑی ہوئی تہی کہ جنبش بہی نہین فرماتی تہے اسعرصہ مین ہم آدمی
میری باختلاف عرصہ واپس روانہ ہوگئے کہ کوئی **شخص** سوا میرے اون لوگون مین سے وہان نہین رہا اور جو کچہ مین حقیقت
بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو ہر وقت
دیکہا رہتا تہا مجہکو مطلق خواہش خورد و نوش کی اور غلبہ نوم کا اسعرصہ مین کبہی نہوا تئیسوین روز بتاریخ
ماہ صفر **۶۹۰** ہجری کو روز پنجشنبہ وقت نماز صبح کے **حضرت** بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد
صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو حواس عالم امکان کے پیدا ہوئے اور زبان مبارک سے
فرمایا کہ **شمس الدین** رح تجکو جناب باباصاحب نے بہیجا مینے عرضکیا کہ حضور انور کو خبر دینا
کرون **حضرت** بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے زبان
مبارک سے ارشاد فرمایا کہ **خدا کا شمس آسمان پر ہے اور فقیر کا شمس زمین پر** اور
بیعت توبہ اور ارشاد سے ہر دو خاندان حنیفہ علوی یعنی حضرت **محمد حنیف** صاحب فرزند حضرت علی کرم اللہ وجہہ
مین (یہہ دونون سلسلے صاحب کیفیت ولایت روح جذبیہ کے ہین اور ان دونون سلسلہ عالیہ کا مفصل حال فقیر
کتاب اسی کتاب کے آخر مین تحریر کریگا اس محل پر بنظر طوالت نہین لکہا) مشرف فرماکر ارشاد فرمایا کہ **شمس الدین**
تین روز یہان رہ کر پاس جناب باباصاحب کے جا اور تعلیم ظاہر سے بہی مستفیض ہوکر اور خدمت جناب باباصاحب
کی بخوبی تمام انجام دیکر اور تمامی اسناد خلافت نامجات اور تبرکات اور ملبوسات و مکتوبات وغیرہ اور اد منضبطہ شبانہ روز کے حاصل
کرکے جب جناب باباصاحب اسعالم سے رحلت فرماوین میرے پاس حاضر ہونا اور حضرت باباصاحب کو کسی طرح کی تکلیف نہونے دینا اور
پاس علیہم اللہ ابدال ہر روز کی خبرین پہونچایا کریگا بعد اس ارشاد فرمادینے کے حضرت **بادشاہ دوجہان**

احوال بیعت حضرت شمس الدین

مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الله الارواح سلطان الاولیاؔ کو پہر استغراق ہو گیا بتاریخ
تیسری ماہ محرم کو سنہ صدر روز جمعہ کو قریب نماز مغرب کے جناب ممدوح نے مجہہ سے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین یہان آؤ مین موجب
ارشاد عالی کے پس پشت مبارک سے جانب دست راست کے حاضر ہوا اوسوقت جناب موصوف نے خاندان چشتیہ عالیہ مین بیعت توبہ
سے اور ارشاد سے مشرف فرماکر ارشاد کیا کہ **شمس الدین** تم واپس آنکے اسی کیفیت باطن کی ترقی مین مشغول رہنا اور مرتبہ جمع
تمکو کیفیت باطن سلاسل ولایت الارواح مجذوبیہ کی تعلیم ہوتی رہیگی تم تعلیم سلوک کی جناب بابا صاحب سے حاصل کر لاؤ اور
پہہ حقیقت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین علی احمد صابر صاحب** ختم الله الارواح سلطان الاولیاؔ
کو اوسی حال سے کہڑی ہو کے استغراق ہو گیا چنانچہ مین بموجب ارشاد جناب ممدوح کے تین روز حضور مین حاضر رہا چوتہی
بتاریخ پانچوین صفر **۶۵۹ھ** ہجری مرقوم الصدر کو روز یکشنبہ بعد نماز فجر کے جناب موصوف کو بجا معمول قدم اقامت
فرما دیکہا جانب پاک پتن شریف کے روانہ ہوا اور میرے سامنے کسی روز آگ قہر کی شرر افشان نہین ہوئی جہگہ مین جمال اہل
ابدال سے رخصت ہو کر ایک منزل پر پہونچ گیا تہا دوسرے دن حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد**
صابر صاحب ختم الله الارواح سلطان الاولیاؔ نے معرفت علیم الله ابدال کے حکم بہیجا کہ شمس الدین سے جا کر کہدو کہ
اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتا ہوا چلا جا عرصہ تین روز مین جناب بابا صاحب کی خدمت فیضدرجت مین پہونچ جاویگا اور زبان
علیم الله ابدال کے سنا کہ بعد جدا ہونے کے مین زمین سوختہ سے باہر نکل آئے میرے کے بدستور سابق آتش قہر کی مشتعل
ہونے لگی یہہ حکم پہونچا کر علیم الله ابدال واپس روانہ ہوا اور مین تعمیل حکم قضا توام مین مشغول ہوا تین روز کے
عرصہ مین **بتاریخ** آٹھوین روز چہارشنبہ کو وقت مغرب کے جناب شاہ شیخ **فرید گنجشکر بابا صاحب**
مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی خدمت مین پہونچکر آداب بجالایا اور قدمبوس ہوا جناب بابا صاحب ممدوح نے ارشاد
فرمایا کہ شمس الدین تم کیون میرے مخدوم کے پاس سے چلے آئے مینے عرض کیا کہ بموجب حکم کے قدمبوسی کو حاضر ہوا ہون
اب جیسا حکم ہو بجا لاؤن جناب بابا صاحب موصوف نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے پاس خدمت مین رہا کرو دنکو
لکڑیان جنگل سے لایا کرو اور اوسکو فروخت کر کے خور و نوش کیا کرو ابہیان جو لوگ موجود ہین اسیطرح اوقات
گذاری کیا کرتے ہین دنکو ریاضت اور شبکو **الله الله** اور بعضے روز لکڑیان بہی میسر نہین آتی ہین تو فاقہ
بہی ہو جاتا ہے یہہ ارشاد سنکر مینے چلہ سال کامل اوسیطرح سے جناب بابا صاحب کی خدمت بجا لاکر انجام کیا

اور نیز بی علیم اللہ ابدال سکے ہر روز احکام حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا سے بہی مطلع ہوتا رہتا تہا اور سنتا تہا کہ چار سال کامل بدستور سابق چند بارہ گوشہ زمین سوختہ مین آتش قہر کی سوزان رہی اور مرتبہ روح سے کیفیت باطن سلاسل ولایت و ارواح جذبہ کی تعلیم پاتا رہا

اب نسب نامہ باسم اولین — شمس دین کا بوجہہ باصد یقین
شیخ دین شمس الائمہ نام تھا — مشتہر در ہند و روم و شام تھا
تھے ابوالفتح محمدؐ کے پسر — تھے وہ احمدؐ شاہ کے نور بصر
ناصر الدین اونکے بابا تھے حسنؒ — اونکے بابا حامد شاہؒ زمن
اونکے بابا حضرت محمودؒ تھے — فاضلون کی منزل مقصود تھے
تھے محمدؐ احمدؐ پس اونکے پدر — مہر و مہ سے تھے نہایت مشتہر
تھے وہ عبد اللہ کے بیٹے سعید — شاغل اوراد و قرآن مجید
تھے وہ مقبول الٰہی کے پسر — تھے اونہون کے شہ علی اشقر پدر
باپ اونکے سید عالی حسن — باپ اونکے تھے علی شاہ زمن
وہ پسر تھے جعفر صادق امام — تھے وہ باقر کے پسر شاہ انام
تھے امام زین کے بیٹے سعید — وہ حسینی شہ امام ذوالمجید
نور چشم فاطمہ بنت رسول — رنگ و بو افروز گلزار بتول
جنکے بابا تھے علی بادشاہ — واقف سربستہ راز الٰہ
یون روایت ہی کہ شمس الدین ترک — بر ادای خاص و بر آئین ترک
ہمرہ اکیس فاضل خوش طراز — طالب بیعت ہوے باصد نیاز
ملک ترکستان سے پٹن مین آ — پھر بیعت پیش بابا سر جھکا
حضرت بابا نے فرمایا کہ جاؤ — میرے مخدوم جہان کو دیکھہ آؤ
کہدیا تم جاؤ سب مخدوم پاس — آتش قہری سے مت رکھو ہراس

اوس سے بیعت کا کرو ملکر سوال
تم سبھی پہونچا ہیگا وہ خوش خصال
سب بحکم شاہ دین ہو کر روان
وہان ملاقی ہو جمال الدین سے
یہہ لگے کہنے کہ کیونکر جائین ہم
پاس حضرت کی ہمین کر دی رسا
حیرت آراد یکہہ سب مشتاق کو
یہہ کہا حضرت کا نام جلوہ تاب
ساتہہ کر دونگا علیم اللہ کے
وہ تمہین ہمراہ خود لیجائیگا
پاس خاص حضرت بابا فرید
الغرض ابدال مذکور آن کر
شاہ اوسدم جانب عرش برین
تا حد بائیس دن شاہ جہان
صورت تصویر ایستادہ رہے
دیکہکر یہہ حال ہمراہی تمام
بعد از بائیس دن شاہ زمن
دیکہکر بولے کہ شمس الدین آ
دیکہکر شایان بیعت کا تجہے
الغرض کر بیعت تو یہ کہا
تو زمین پر وہ فلک پر مہر مہر

دست بستہ با ہزاران عجز و قال
فیض سے اپنی کریگا شاد حال
حد نار قہر تک پہونچی بجان
اوس فقیر ابدال خوش آئین سے
کسطرح اوس نار سے بچ جائین ہم
اے جمال الدین کوئی صورت بتا
اوس گروہ طالب خلاق کو
پڑہتی پڑہتی جاؤگی تم سب شتاب
اوس خوش ابدال خدا آگاہ نے
پاس حضرت کے تمہین پہونچائیگا
ہو میسر تمکو پابوس وحید
لیگیا نزدیک شاہ دادگر
چشم بکشادہ کہڑی تہے بر زمین
شاہ عالم بادشاہ لامکان
بر سبیل سرخوش بادہ رہے
کر گئے سب خود بخود ہر جا خرام
منزل روحی سے آسودہ بدن
لایق ارشاد خوش آئین آ
حضرت بابا نے بہیجا تہے ابہی
شمس ہے جبتک کہ ہے شمس سما
جلوہ فرمائیگا تا روز اخیر

شمس گردون ہی صفات کردگار — شمس میر انور ذات کردگار
شمس ترکستان خدا کا بھید ہے — شمس گردون چرخ کا خورشید ہے
شمس میرا ہی ہویت کا ظہور — شمس چارم آسمان اسکا ہی نور
گو سمجھا ہی تجھے ای شمس دین — تو ہی شمس جلوہ بخش والمتین
تو خدا کی راز سے آگاہ ہے — تو بلا شک عارف باللہ ہے

قصہ کوتاہ بعد بیعت شاہ نے — حضرت مخدوم عالیجاہ نے
شمس دین سے یہ کہا ای شمس دین — ای فروغ چرخ ای نور زمین
تین دن رہ پاس میرے ای سعید — پھر بجا لا خدمت بابا فرید
حضرت بابا سے حرز اللہ سیکھ — مانگ جاکر حضرت بابا سے بھیک
حضرت بابا تجھے سمجھائینگے — جانب صحرا تجھے لے آئینگے
علم باطن تو تجھے حاصل ہوا — علم ظاہر کا مزا جب کر اوٹھا
جب جناب حضرت بابا فرید — جائینگے نزد خداوند وحید
اوسگھڑی تجھکو یہان بلوائینگا — جانب اقصی تجھے پہونچاوینگا
روز دویم وقت مغرب شاہ نے — ہادی آفاق عالیجاہ نے
خاندان چشت مین بیعت کیا — چشتیہ شجرہ و یا شہ نے پڑھا
اور فرمایا کہ تو ای شمس دین — دیکھ لے صورت کو میری بالیقین
مست ہین مستی سے میرے خاص و عام — دور مین ہر چار سو ہی میرا جام
مرشد کامل فقیر بے نظیر — ہین فرید الدین میرے دستگیر
پیر اونکے قطب دین اوشی نسب — شہرۂ آفاق ہین کاکی لقب
پیر اونکے خواجہ ہند الولی — پیشوائی ہر نقی و ہر تقی
پیر اونکے خواجہ عثمان ہین — خواجگان مین کیا ہی عالیشان ہین

پیر اونکے حضرت حاجی شریف | صد چمن آرائش صدر عفیف
پیر اونکے خواجہ مودود چشت | تازہ تر نخل ثمر دار بہشت
پیر اونکے خواجہ یوسف نام | وادی توحید ہے جنکا مقام
خواجہ زاہد محمد نامدار | پیر اونکے ہین ازل سے آشکار
پیر اونکے احمد ابدالی خطاب | صاحب فیض رشادت انتساب
پیر اونکے تھے ابو اسحاق نام | ہر رئیس شام تھا اونکا غلام
پیر اونکے خواجہ ممشاد تھے | دانش اللہ سے دلشاد تھے
مشا امین الدین ہبیرہ خوش کلام | پیر تھے ممشاد کے با احترام
اور ہبیرہ بصری کے پیر دل | تھے سدید الدین حذیفہ مرعشی
پیر اونکے حضرت ابراہیم تھے | مایہ دار رایۂ تسلیم تھے
پیر اونکے شہ فضیل باکمال | پیر اونکے عبد واحد مستحال
پیر اونکے تھے حسن بصری امام | رونق سجادۂ فقر تمام
پیر اونکے تھے علی مرتضیٰ | وصف ہی جنکا کلام لافتیٰ
مظہر پاک علی مرتضیٰ | تھا تجلی بخش شان مصطفیٰ
مصطفیٰ تھے پیر اوس سلطان کے | اوس شہ شاہان عالیشان کے
اور بھی بیعت کے سب دستو خاص | شہ ادا فرما چکے با اختصاص
الغرض حسب حکم شاہ دین | جانب پٹن گئے شمس زمین
حضرت بابا سے بہرہ مند ہو | دولت پابوس سے خرسند ہو
حضرت بابا نے پوچھا کر بیان | چھوڑ کر مخدوم کو آیا کہان
کیون اوہو ہے اسطرف آیا ہی تو | میرے صابر کی خبر لایا ہی تو
عرض کی اے شاہ شاہان جہان | آپکے صابر نے بھیجا یہان

کہدیا مجکو کہ جا بابا کے پاس — رہ کوئی دن حضرت اعلی کے پاس
رسم و راہ صحو مین چالاک ہو — جذبہ سا فرج سے دامن پاک ہو
شغل و اوراد طریقت یاد کر — دل اسلوک بندگی سے شاد کر
شرع احمد کا طریقہ سیکہ لے — احمد مرسل کے در سے بہیک لے
جب جناب حضرت بابا فرید — جا وہ فرمائینگے برعرش مجید
بعد ازان تو پاس میرے آئیو — میری خدمت سے فوائد پائیو
حضرت صابر کی ہے جسپر نگاہ — کیون نہ روشن ہو وہ مثل مہر و ماہ
جسپہ ہے سایہ علاء الدین کا — شاہ ہی وہ ہند و سندہ و چین کا
احمد صابر کا جو فرزند ہے — جو علاء الدین کا دلبند ہے
غوث گر کہیے اوسی تو ہی بجا — قطب گر فرمائیے تو دور کیا
صابری جسپر ردائے جاہ ہی — رتبۂ ابدالیہ وہ پائے سے
جو علاء الدین علی پر ہے نثار — رشد اوسکا تا قیامت برقرار
مہر و ماہ ہمکو کیا مخدوم نے — بادشاہ ہند و سندہ و روم نے (قدس سرہ)
اے حسن تو ہی رشادت کا وزیر — فیض تجہ سے پائینگے خورد و کبیر

احوال حضرت مخدوم صاحب کے مزاج پرسی کو حضرات اولیاء معاصر کے حاضر ہونیکا

مکاشفات حضرت مفصلا ذیل مین تحریر ہے کہ بتاریخ سترہوین ماہ جمادی الاول ۶۵۹ ہجری یکروز شنبہ وقت ظہر کے حضرت شیخ شہاب الدین صاحب رح ملقب بخطاب الوان موسی مرید حضرت شاہ شمس الدین عبدالعزیز صاحب زادہ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی کے بغداد سے تشریف لاکر جادبارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت میزبانی کی بجالائے اور بموجب دستور قدیم کے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الله الارواح سلطان الاولیاء کے مزاج پرسی سے فیضیاب ہوکر اور احوال آتش قہر کا بدستور معاینہ کرکے واپس تشریف لائے

اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر تشریف لیگئے اور بتاریخ سترہوین ماہ رجب سنہ ۶۵۹ ہجری کو روز
یکشنبہ بعد ظہر کے حضرت شیخ عفیف الدین ملتانی ہمراہ مکتوب نطاب حضرت النور ملتانی سے تشریف لاکر صدبارہ کوس
زمین سوختہ پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت میزبانی کی بجالائے اور حسب معمول قدیم مزاج پرسی حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء سے کامیاب ہوکر
واپس تشریف لائے اور احوال شرر افشانی آتش قاہرہ کا بطور محرر بالا معائنہ کیا اور جمال الدین ابدال سے رخصت
ہوکر تشریف لیگئے اور بتاریخ گیارہوین ماہ شعبان سنہ ۶۵۹ ہجری کو روز پنجشنبہ وقت ظہر کے
حضرت شیخ شمس الدین بن افلح شامی صاحب بمکتوب نطاب ہبوط الدرک مرید حضرت علی الحداد خلیفہ
جناب قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی کے صدبارہ
کوس زمین سوختہ پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت میزبانی کی بجالائے اور بعد نماز عصر حسب دستور مرقومہ بالا علیم اللہ ابدال انہی کے ہمراہ
بہ تلاوت اسم مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء
کے لیچلے اور حسب قاعدہ قدیم پشت کے پیچھے کھڑی ہوکر معائنہ کیا کہ نگاہ حضرت ممدوح کی جانب آسمان کے ہے اور دست
چپ سے ڈالی گولر کی پکڑی ہوے ہے اور دست راست کی مٹھی بند اور انگشت شہادت برابر قلب کے علم ہی کیساتھ عنایت کے بعد
یک بیک دونون ہاتھ چھوٹ کر نیچے کو آگئے اور حضرت موصوف تا بجائے اقامت کہ جہان اب مزار مقدس ہے تشریف لیگئے
اور نگاہ قہر آگین زمین پر ڈالی معاً آگ قہر کی زمین سے نکلکر سوا جائی محفوظہ کی چہار طرف کی زمین کو صدبارہ کوس تک جلاتی ہوئی
چلی گئی اور آواز مثل کڑکنی رعد کی برپا ہوکر شعلے آتش قہر کے آسمانکو جانے لگے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء اسیطرح رو بقبلہ اور پشت جانب شرق کی فرمائی ہوجانب آفتاب کے
مستعمل درخت گولر کے تشریف لاکر کھڑی ہوگئے اور زبان مبارک سے فرمایا یا ھُو یا من ھُو یا من لیس لہ ھُو
الا ھُو اور پھر فرمایا آہ آہ آہ آہ علیم اللہ ابدال نے اوسوقت موقع پاکر عالم وجوب مین
پیش شاہ پشت مبارک سے عرض کیا کہ حضرت شمس الدین بن افلح شامی مرید حضرت شیخ علی الحداد صاحب کے حضور انور کے مزاج پرسی کو حاضر
ہوئے ہیں حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان
الاولیاء نے ارشاد فرمایا الحمد للہ یا حق اور پھر آہ آہ آہ فرماکر نگاہ جانب آسمان کے فرمائی علیم اللہ ابدال

اون حضرتکو اپنی ہمراہ چدبارہ کوس سے باہر والپس لے آئی اور حضرت شمس الدین صاحب موصوف جمال الدین ابدال سے رخصت
ہوکر تشریف لیگئے **فقیر مؤلف کتاب شاہ محمد حسن صابری** گذارش کرتا ہی کہ اٹھہ برس کا حضرت
بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد** صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا حال اسیطرح ہوتا رہا
کہ شبانہ روز مین چھہ ہزار مرتبہ بفاصلہ چار سالنس کے زمین چدبارہ کوس آتش قہر سے جلایا کیئے اور کسی عارف صاحب جاہ
ومرتبت کیفیت ولایت ملک ہفت اقلیم کو بغیر حصول شرف مزاج پرسی اوس حضرت والا مرتبت بادشاہ دوجہان
موصوف الصدر کے ترقی عروج کیفیت باطن کے حاصل نہین ہوئی اور بغیر تلاوت اسم اعظم نام متبرک حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد** صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے کسی صاحب نسبت لطیف کو انوار سے
حضوری سلامتی میسر نہ آئی اور تمامی مکاتیب لطایف حضرت موصوف الصدر مین تحریر ہے کہ واقعہ عظیم تباہی کلیر سے حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو مرتبہ **شہنشاہی** ولایۃ
ملک ہفت اقلیم کا حاصل تہا مگر کبہی حضرت موصوف کو اسطرف خیال بہی نہین ہوا چنانچہ آج بہی جس کسیکو حضرات
صاحب کیفیت باطن بہرہ یابان مقام دایرہ ولایت مین سے جو **قبض کیفیت** ہو نہ دکہلاتا ہے بجہز تلاوت اسم
اعظم موصوف یعنی نام مبارک حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا اور حصول شرف آستانہ بوسی اوس دربار گوہر عرفان کی عروج کیفیت باطن کا
حاصل ہوکر دایرہ نبوت مین گذر ہوجاتا ہی اور حضرات رقبا ونقبا ونجبا وابدال واغیاث واقطاب رجال الغیب بہی
واسطے حصول ترقی قوت روح جذبیہ اپنی کی ہر روز حاضر آستانہ کرامت نشانہ کے ہوکر کامیاب ہوتے ہین طالب صادق
کو جناب فیضمآب سے آنکہین باطن کی مرحمت ہوجاتی ہین وہ اون لوگون کو وہان پہچانتا ہے اور اس خاندان معدن العرفان
شرف یافتہ کو الف مرتبہ علو العزمی شہنشاہی ولایت مین ہر ایک عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت کو اسم
مبارک باطنی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا
سینہ بسینہ تعلیم ہوتا چلا آتا ہی چنانچہ داخلان طریق اس سلسلہ عالیہ کو اسم ظاہر واسطے فلاح دولت ظاہر اور اسم باطن
واسطے افتتاح کیفیت باطن کے عقدہ کشائی ہرگونہ حاجات صوری اور معنوی کا ہوتا ہی

اشعار مؤلف

نام حضرت اسم اعظم ہی حسن ؑ
پڑہنی والونکو ہی کیا غم ای حسن ؑ

تا م حضرت جو زبان پر لائے گا
جو نہیں دریائے عرفان کا غریق
اس وظیفہ کا طریقہ اور ہے
ہم غلام شاہ ہین شاہی نصیب
ہم علاء الدین کے ہین رازدار
ہر طرف سے اولیائے آن زمان
جو علاء الدین کا پڑہتے تھی نام
اونکی جانب سب گئے سر کو جھکا
پشت کی جانب اسی سب پای سے تھے
خدمت عالی کے سب پابند تھے
حضرت مخدوم کا خدمت گذار
جو علاء الدین کا خدمتگار ہے
حضرت مخدوم کا پابند ہے
اور ہی ایک نام ہی سلطان کا
ہی وہ دردِ ہر ولی ہر زمان
جانتا ہی وہ بالہام خدا
راز ہی اسکا چھپانا چاہیے
اسم ہی وہ اسم ذاتِ کبریا
لوح محفوظی ہی وہ مرقوم ہے
حال حضرت کا مبین ہے وہ نام
اوسکے پڑہنے سے زبان جلجاتی ہے

جو وہ جیمین لائیگا سو پائیگا
جانتا ہے کب وہ پڑہنے کا طریق
پوچھ لے ہمسے جسی کچھ غور ہے
ہم مرید اونکو ہے آگاہی نصیب
ہم علاء الدین کی خدمت گذار
پرسش احوال کو آئی بجان
کیفیت سے وہ ہوئے تھے شادکام
عارفانِ کاملانِ حق رسا
ورنہ ایک ایک سامنے جلجاتی تھے
دولت حضرت سے سب خورسند تھے
خوش رہیگا تا دم روزِ شمار
اس طریقہ کا خلافت دار ہے
راز سے اونکی حسن خورسند ہے
اوس شہنشاہ مکانی آن کا
حسب ایمائی خداوند جہان
ہم بار گشاد جنابِ مصطفی
ہر کسی کو کب بتانا چاہیے
جامع ذات و صفاتِ کبریا
کاملوں ہی کو ملا حسن معلوم ہے
جانتا ہی کب اوسی ہر مرد خام
بے تحاشا بے خودی آجاتی ہے

بس بھولا دیتا ہی وہ تشبیہ کو | سے لے اوڑی ہے عالم تنزیہ کو
خاص خادم کو بتاتی ہین حسن | روح کو پڑھکر سناتی ہین حسن
صابریون کا وہ حزر تام ہے | اسطریقہ پر اجازت عام سے ہے
اسطلسماتی سرا کی سیر مین | اس شباہت کا ہشرو خیر مین
ہم مریدونکو بہ ترتیب ظہور | ہم غلامون کو یہ تعلیم حضور
جلوۂ وحدت دکھاتی ہین کبھی | گلشن کثرت دکھاتی ہین کبھی
ہزبان مسترشد ان کی بارگاہ | دیکھنے کو جاوہ فرماتی ہین شاہ
نور سے اپنے ہمین کرتے ہین شاد | دور کرتے ہین سیاہی نہاد
ای حسن تیرا یہ جلوہ دلنواز | ہی علاء الدین کا گلزار راز
تو علاء الدین کا دلبند ہے | تو علاء الدین کا فرزند ہے
رشد تیرا تا قیامت برقرار | فقر تیرا تا جرا دولت بکار
خاندان چاردہ کا تو امام | بادۂ توحید کا ہی مست جام
شغل برزخ کا تجھی بس شوق ہے | اس عجائب شغل کا بس ذوق ہے
ذوق تیرا دلنواز ہر مرید | تیرا ہر طالب ہوا قطب فرید
مست ھو تیرا جو ہر معصوم ہے | یہ طفیل حضرت مخدوم ہی
دست تیرا دست ہی دست رسول | تو قبول اللہ تیری مسترشد قبول
تو حسن اپنی سمجھ پر رہ مقیم | ذات مرشد کو سمجھ لے بس قدیم
نام پڑھتا رہ ہمیشہ شاہ کا | یعنی اپنی مرشد آگاہ کا
حضرت مخدوم نے صورت مین آ | ہاتھ تیرا ہاتھ مین اپنے لیا
کہدیا تجھسی کہ اسصورت سے کام | ہر گھڑی ہر لحظہ رکھ ہر صبح شام
ای حسن تیرا طریقہ تا جرا | گرم تر رہویگا حسب الدعا

احوال وفات حضرت بابا صاحب کا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کے تبرکات لانیکا

مکاتیب حضرات مفصلہ ذیل مین تحریر ہی کہ بتاریخ سوم ماہ محرم سنہ ۶۶۴ ہجری یکو روز شنبہ بعد نماز فجر کے حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض کو اپنی پاس پاکپٹن مین طلب فرماکر مکتوب لقب سر العبودیت تصنیف کیفیات باطن اپنی کا مع دیگر جمیع مکاتیب لقب حضرات پیران عظام اپنی سلاسل کے اور اوراد منضبطہ اوقات شبانہ روزہ اور تبرکات و ملبوسات وغیرہ مع خرقہ مبارک حضرت سرور انبیا احمد مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو روز عطائے [illegible] حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مرحمت فرمایا گیا تہا اور حضرت علی مرتضی نے خواجہ حسن بصری صاحب کو [illegible] خلافت عنایت فرمایا تہا اور اسیطرح دست بدست وہ خرقہ متبرک حضرت بابا صاحب کو نصیب ہوا تہا [illegible] ارشاد خلافت نامجات حضرات پیران عظام اپنی شجرہ چشتیہ کے اور مکاتیب لقب حضرات تشریف [illegible] حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا [illegible] احوال حضرت ممدوح کا جو بمعائنہ کے تحریر تہا اور اون حضرات صاحب مکاتیب لقب نے [illegible] حضرت فرمائی ہنگام رحلت اپنی اپنی مکاتیب لقب جناب بابا صاحب موصوف کی [illegible] حضرت شیخ بدر الدین صاحبزادہ کلان حضرت بابا صاحب مکتوب لقب نقوش فریدیہ اور [illegible] اور تصنیف حضرت بابا صاحب مکتوب لقب قصص الوحدت اور حضرت مولوی بدر الدین اسحاق [illegible] حضرت بابا صاحب مکتوب لقب برہان الولایت اور حضرت شیخ فضل الرحمن برادر عموزاد حضرت بابا صاحب مکتوب لقب [illegible] المخطیب اور حضرت خواجہ رکن الدین بن احمد سعید صاحب مکتوب لقب امیر الوجود اور حضرت شاہ ابو نعیم [illegible] صاحب مکتوب لقب الوجوب اور دیگر عوام الناس کے مرحمت فرمائے حضرات حاضرین محفل نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض کو مبارکباد دی اور حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے ایک نامہ بنام نامی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے متضمن کیفیات بعلو زبان ملکوت مین تحریر فرماکر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض صاحب مکتوب لقب فردوس الوجوب کے سپرد کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ شمس الدین تم اپنی مکتوب لقب مین نسبت اس نامہ کے تحریر کر دینا کہ یہہ نامہ بجز خلیفہ

صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ اپنی خاندان کے اور شخص کو نہ دکھلایا جاوے نہ امورات اس نامہ سے کسیکو اطلاع دیجاوے اور پھر ارشاد فرمایا کہ شمس الدین جو جو اولیا ہمعصر میرے بادشاہ دو جہان مخدوم **علاء الدین علی احمد صابر** صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی مزاج پرسی سے کامیاب ہوآئی ہین پروقت رحلت فرمانی کے اسعالم سے مکتوب بخطاب اپنا جمیع احوال معائنہ کیا ہوا تحریر ہوگا تیرے پاس بھیجدینگے اس امر مین ایک راز مخفی ہے زمانہ ولایت کیفیت باطن مین اعلان اس احوال کا کیا جائیگا **مجدد صاحب مجاز** مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ خاندان قادریہ او صابریہ کا جو اولاد **امام اعظم** ابو حنیفہ سے ہوگا بعد ساڑہی سات سو برس میرے کے تکمیل اس اعلان کی کریگا او تبرکات خاندان قادریہ کے علیم الدابدال کے پاس امانت رکھے ہین وہ بہی تیرے پاس جمع ہونگے بعد اس ارشاد کے جناب بابا صاحب ممدوح نے حضرات حاضرین محفل سے ارشاد فرمایا کہ آج ہم اسعالم سے رحلت کرینگے تہوڑی عرصہ مین شدت درد سر کی دمبدم ترقی پذیر ہوئی جب وقت نماز مغرب کا ہوا جناب بابا صاحب موصوف نے نماز مغرب کی ادا فرمائی بعد نماز مغرب کے استغراق ہوگیا بیدار ہو کہ حاضرین سے دریافت فرمایا کہ مینے نماز مغرب کی ادا کرلی ہے حاضرین محفل نے التماس کیا کہ حضور انور نے نماز مغرب کی ادا فرمالی ہی حضرت شاہ شیخ **فرید گنجشکر بابا صاحب** مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے ارشاد فرمایا کہ دیکھا چاہئی اور ادائے نماز مغرب کی ادا فرمائی بعد نماز پہر دوبارہ استغراق ہوگیا تہوڑی عرصہ مین بیدار ہو کر پہر حاضرین سے دریافت فرمانے لگے کہ مینی نماز مغرب کی ادا کرلی ہے حاضرین نے گذارش کیا کہ حضور نے دو بار نماز مغرب کی ادا فرمائی ہے **جناب بابا صاحب** ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ دیکھا چاہئی اور تیسری مرتبہ پہر نماز مغرب کی ادا فرمائی نماز ہی مین استغراق ہوگیا اور اوسی حالت نماز مین **بتاریخ** پانچوین ماہ محرم **سنہ ٦٦٤** ہجری کو کہ دوشنبہ کا دن گذر کر شب سہ شنبہ شروع تہی بعد نماز مغرب اور قبل از نماز عشا حضرت بابا صاحب نے حضرت احدیت صرفہ مین وصال فرمایا **حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب** مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب سر العبودیت تصنیف اپنی مین تحریر فرماتی ہین کہ اس فقیر کی تین بیبیان تہین بی بی **اول** کا نام نجیب النسا تہا جو شیخ زکریا سندہی کی ہمشیرہ تہین انکے بطن سے چار فرزند نعیم الدین ۔ عزیز الدین ۔ سلطان الدین فرید بخش تولد ہوے ۔ بی بی **دوم** کا نام بی بی خاتون تہا جو سلطان غیاث الدین بلبن کی دختر تہین انکے بطن سے

تاریخ انتقال حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ذکر ازواج مطہرہ و اولاد کرام حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سات فرزند کرم الدین یہ شیرخوار فوت ہوگئے فہیم الدین۔ شہاب الدین۔ بدر الدین۔ نظام الدین یعقوب
عبد اللہ شاہ۔ اور پانچ دختر فاطمہ۔ شریفہ۔ ہاجرہ۔ زینب۔ مستورہ۔ تولد ہوئین بی بی سوم کا نام کلثوم تھا
جو بادر نصر اللہ تھین انکے بطن سے تین فرزند۔ شفیع محمد۔ خضر فرید شاہ۔ یوسف احمد پیدا ہوئے حضرت بابا صاحب موصوف
اپنی مکتوب نصاب سر العبودیت مین تحریر فرماتی ہین کہ جسقدر اس فقیر کے فرزند پیدا ہوسے اوسمین منجانب اللہ تمہید جاری ہوگیا
رہا تہا کہ فقیر کو اول الہام باطن سے ہوتا کہ فرید آجکی شب تم بی بی کے پاس جاؤ تمسے قطب پیدا ہوگا فقیر بحکم الہام
باطن بی بی کے پاس جاتا اور بعد دس مہینے کے لڑکا پیدا ہوتا تمام فرزند اسیطرح بحکم الٰہی پیدا ہوے اور مرتبہ قطبیت پر ممتاز
کیے گئے اور دخترون کی نسبت القا ہوتا کہ فرید آج تم بی بی کے پاس نہ جاؤ پہر دن کے وقت جاؤ تمسے لڑکی
فردوسی پیدا ہوگی جو اوسکی صورت کو دیکہیگا قطعی جنتی ہوجائیگا اسیطرح پانچ دختریں تولد ہوئیں اور اون سب کے
دیکہنے والے جنتی ہوئے عیان راچہ بیان حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین حسن قطب اقطاب دہلی رحمۃ اللہ علیہ
اپنی مکتوب نصاب مقامات الوحدت مین اسیطرح فرماتے ہین کہ حضرت بابا صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے چودہ فرزند
ہوئے ہمین ایک نکتہ تہا کیونکہ چودہ ولایت ظلی اور چودہ ہی ولایت اصلی محمدی صلعم کے اسیطرح حضرت بابا صاحب
موصوف کے چودہ فرزند قطب ہوئے اور چودہ رکہی ہوین حضرت بابا صاحب پیدا رکہی رہے مثل حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
اور حضرت بابا صاحب موصوف کو مرتبہ فنا فی الرسول کا اتم حصل تہا خلفا اور مریدون جن والنس کی
نسبت حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب قطب العالمین قطب عالم اغیاث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب
سر العبودیت تصنیف اپنی مین ترقیم فرماتے ہین کہ اس فقیر سے بہتر ہزار جن وانس مرید اور خلفا اور اقطاب ہوئے جنکی تفصیل
یہ ہے جنات مرید اور خلیفا کی کل تعداد باون ہزار ۵۲۰۰۰ تہی جنمین سے بتیس ہزار خلیفہ اور بیس ہزار مرید ہوئے اون
خلفا اور مرید جنات مذکورہ مین دس ہزار ۱۰۰۰۰ خلفا اور بیس ہزار مرید گروہ امانت شاہ جنو ملا سے تہے اور انسان
مرید اور خلفا کی کل تعداد نو ہزار ۹۰۰۰ تہی انمین دو خلیفہ اکبر ایک حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا اور دوسرے حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین
محبوب الٰہی اقطاب دہلی اور کچھ خلفاء اصغر اور کچھ صاحب مجاز اور باقی مرید ہوئے اور اقطاب گیارہ ہزار ہوئے
جنکے کل میزان جن وانس مرید و خلفا و اقطاب کی بہتر ہزار ۷۲۰۰۰ ہوئی علاوہ اونکے اس فقیر سے پچیس ۲۵ ہزار

حضرت بابا صاحب کے خلفاء و مریدین جن وانس و اقطاب کی تعداد

احوال حضرات ولایت روح جذبیہ جنہون نے کہ بروز حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اغیاث اور تین سو ابدال اور چھپن ہزار نقبا اور پچاسی ہزار نجبا اور ستر ہزار رجبیون اور چوبیس ہزار اونکے نائب ہوتے جنکے کل میزان دو لاکھ چھیاسٹھ ہزار تین سو ہوتے ہین اور یہ حضرات ولایت روح جذبیہ کے اس خاندان عالیہ مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہی ولایت مین حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے اس فقیر تک اور فقیر سے نیچے کے مراتب حضرت امام مہدی علیہ السلام تک بموجب فرمان حضرت سرورعالم صلعم کے ہر ایک شیخ وقت سے اوسی تعداد کے موافق ہوتے چلے جاوینگے اور اوپر ہفت اقلیم کے تقسیم ہوتے رہینگے اور جب یہ ہو چکینگے تب ہی قیامت آجاویگی یاس احوال حضرات ولایت روح جذبیہ کو **فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری** نے تاریخ آئینۂ تصوف تالیف اپنی مین قلمبند کر دیا ہے اوران جمیع حالات مذکورہ کو حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی نے اپنے مکتوب لطائف احدیت المعارف مین اور حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اوشی اولیس الارواح رح نے اپنے مکتوب لطائف قربت الوحدت مین اور حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے اپنے مکتوب لطائف سر الغیبوبیت مین اور حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین محبوب الہی اقطاب دہلی نے اپنی مکتوب لطائف مقناطیس الوحدت مین اور حضرت خواجہ شمس الدین حبیب اللہ عرف میان شمس الارض شاہ مولایت نے اپنی مکتوب لطائف فردوس الوجوب مین اور حضرت صاحبزادہ بدر الدین صاحب سجادہ نشین جناب بابا صاحب نے اپنے مکتوب لطائف نقوش فریدی مین اور دیگر خلفائے جناب بابا صاحب نے اپنے اپنے مکتوبات لطائف متفق اللفظ والمعنی قلمبند فرمایا ہے حضرت خواجہ شمس الدین حبیب اللہ عرف میان شمس الارض مکتوب لطائف فردوس الوجوب تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ جس شب کو حضرت بابا صاحب نے حضرت احدیت صرفہ مین وصال فرمایا اوسوقت ہر چند تمام حاضرین بارگاہ نے سعی کی کہ شب کو سامان دفینہ جمع کر رکھین صبحکو اہتمام دفینہ ہو جائیگا لیکن بباعث کمال عسرت کے کسیکو کچھ میسر نہوا کہ ساتا چھپا ہوتا لاچار ہو کر مینے شب کو التوا رکہا کہ تختہ پاسے سنگ یعنے سنگ موسی کے جنپر سیر بالاکمر یکفیدہ تھا اور اونکو ایک شخص محمد عظیم نام سوداگر بن محمد افضل نذر کر گیا تہا وہ موجود تھے صبحکو قبل اذان نماز ہمسایہ مین سے ایک عورت ضعیفہ مسماۃ عمدہ بن غیاث الدین بن محمود جونہ قالن نے حضرت خواجہ شمس الدین حبیب اللہ عرف میان شمس الارض کو آواز دیا کہ بیٹا شمس الدین میرے پاس آو حضرت موصوف حسب الطلب اوسکے پاس تشریف لیگئے اوس ضعیفہ نے ایک تہان پارچہ کا حضرت ممدوح کو دیا حضرت موصوف نے فرمایا کہ ابھی تک ہمکو کوئی حکم باطن سے نہین ہوا ہے ہم کیونکر اسی پارچہ کا لباس مبارک

بیان عجیبہ بپاس لباس حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بناسکتی ہین تب اوس ضعیفہ نے بیان کیا کہ مین نے یہہ تہان باوضو و رجمعہ کو سوت کاتکر سفید باف نماز گذار سے بعوض بنوایا ہے
اور واسطے اپنی کفن کے رکہا تہا آج شبکو مینے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب
ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا ہمشیرزادہ جناب بابا صاحب کو خواب مین دیکہا کہ مجہسے فرماتی ہین تم یہہ تہان حضرت
کرتی ہو اسکی کیا قیمت لوگی مینے عرض کیا کہ اسکی قیمت مین جنت لونگی حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ تم یہہ تہان میرے
حضرت بابا صاحب کے لباس منور کیواسطے شمس الدین شمس الارض کو بلاکر دیدو مین تمکو بعیوض اسکے پانچ جنتین دونگا
اور وہ پانچون جنتین مجکو معائنہ بہی کرادین ہین اور مینے اسکی قیمت بہی وصول کرلی ہی اسواسطے تمکو بلاکر یہہ تہان دیتی ہون

اشعار مولف	احمد صابر سے نسبت کو بڑہاؤ	گل زمین باغ رضوان مفت پاؤ
حضرت مخدوم نور حق سرشت	جسکو چاہین بخش دین ہشت بہشت	صد جنت عارفون کی شان ہے
باغ رضوان عارفون کی آن ہے	جسنے اپنی اصل کو بوجہا حسن	بالیقین وہ ہوگیا شاہ زمن

جب حضرت **خواجہ شمس الدین** صاحب شمس الارض نے یہہ حکم اوس ضعیفہ سی سنا اوس تہان کو لیلیا
لیکن **حضرت** سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی اقطاب دہلی رحمۃ اللہ علیہ کی عدم
موجودگی کے باعث متفکر تہے کہ حضرت شیخ نجم الدین صاحب متوکل برادر حقیقی جناب بابا صاحب اور جناب صاحبزادہ
بدرالدین صاحب فرزند جناب بابا صاحب اور مولوی بدرالدین اسحاق صاحب داماد حضرت بابا صاحب نے صلاح دی کہ تا
آنے حضرت سلطان المشائخ سید **نظام الدین** صاحب اقطاب دہلی کے جسد مقدس حضرت بابا صاحب کو
زمین کے سپرد کرو مینے بصلاح حضرات موصوف کے بآداب تمام اپنی ہاتہہ سے لباس تیار کیا اور اپنی ہاتہہ سے جسد اطہر کو
غسل دیکر لباس پہنایا اور بعد نماز اشراق بروز سہ شنبہ **تاریخ** چہٹی ماہ محرم **سنہ ۶۶۴** ہجری کو نماز جنازہ بر رونق
افروزی ارواح مقدسہ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مع حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم
اجمعین ادا ہوئی جس مین تمام حضرات رجال الغیب اور ابدال اور رقبا اور نجبا اور نقبا اور اغیاث اور اقطاب
اور جمیع اہل ولایت روح جذبیہ اور جنات اور جنود ہا اور اتباعہا اور یہہ فقیر شمس الدین شمس الارض اور حضرت
نجم الدین صاحب متوکل اور مولوی بدرالدین اسحاق صاحب اور صاحبزادہ بدرالدین صاحب شریک تہے
اور یہہ نماز باطنی اول ادا کرکے جسد مقدس کو گوشہ زمین متبرکہ کے (جہان اب مقبرہ کلان صاحبزادہ صاحب

احوال وفات حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

واقع ہے اوس سے شرقی جانب) سپرد کیا اور بوقت نماز چاشت باطنی نماز جنازہ اور دفینہ حضرت باباصاحب سے
انفراغ حاصل کیا بعد دفینہ تمام حضرات رجال الغیب اور ابدال اور رقبا اور نجبا و نقبا اور اغیاث اور اقطاب اور دیگر
اہل ولایت روح جذبیہ طواف جائے مدفونہ جسد مقدس کا کر کے فیضیاب کوائف باطنی کے ہوتی تہی اور حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے علیم اللہ ابدال و جمال الدین
ابدال کو مع یکصد نفر جن متعینہ چہار کوس کو بہی ارسال کردیا تہا بعد شرف اندوزی طواف مزار مقدس کے
جمال الدین ابدال مع یکصد نفر جن کے واپس گئے اور علیم اللہ ابدال نے حضرت خواجہ **شمس الدین** صاحب شمس الارض
سے عرض کیا کہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان
الاولیا نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم چار روز بعد دفینہ حضرت شاہ شیخ **فرید گنجشکر باباصاحب** مسعود العالمین
قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس پر خدمت بجالا کر ہمارے پاس حاضر ہونا چنانچہ علیم اللہ ابدال
بہ حکم پہونچا کر واپس گئے اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض **بتاریخ** دہم محرم **سنہ ۱۲۸۲** ہجری کو
روز یکشنبہ بعد نماز فجر کے کلیر شریف کو روانہ ہوے دو روز کے عرصہ میں چہار کوس زمین سوختہ
پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت بجالائے اور احوال شرافشانی آتش قہر کا اس عرصہ چار سال میں بہی بخوب
عرصہ اٹہ سال قبل تشریف آوری حضرت خواجہ **شمس الدین صاحب** شمس الارض کے جسطرح پر
تحریر ہوچکا ہے حضرت خواجہ صاحب موصوف نے جمال الدین ابدال سے سنا اس گفتگو میں تہے کہ علیم اللہ ابدال
حضرت خواجہ صاحب موصوف کے پاس حاضر ہوئے اور احوال بدستور مرقومہ بالا بیان کیا

احوال حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی کا پاک پٹن شریف کو جاکر حضرت باباصاحب کا دفینہ ثانی کرنا و وہاں سے دہلی کو واپس آکر حضرت مخدوم صاحب کے پاس جانیکا اور حضرت مخدوم صاحب کا خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض کو خلافت دینے کا

مکتوبات نطاب مرقومہ ذیل میں تحریر ہے کہ حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی صاحب مکتوب نطاب
مقناطیس الوحدت سے **بتاریخ** سوم ماہ محرم **سنہ ۱۲۶۲** ہجری کو بروز دوشنبہ وقت بعد نماز اشراق کے

بموجب الہام باطنی کے محمد افضل ابدال کو واسطے دینے مبارکباد و تفویض تبرکات وغیرہ و اسناد معنونہ حضرت بابا صاحب رحمۃ
کے اور اپنی مکتوب نطاب مقناطیس الوحدت کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض کو طرف ملک پٹن شریف کے
روانہ کیا اور خود حضرت سلطان المشائخ صاحب ممدوح مدت اکیس روز قبل سے معتکف تھے محمد افضل ابدال نے
کو سرور مبارکباد دی اور مکتوب نطاب بمقناطیس الوحدت دیکر واپس آنے میں توقف کیا بعد تین روز کے محمد افضل ابدال بتاریخ
چھٹی محرم روز سہ شنبہ کو بعد نماز مغرب واپس دہلی میں آئے اور مفصل حال وصال فرمانے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا
حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اوطاب دہلی سے بیان کیا حضرت سلطان المشائخ صاحب موصوف
سنتے ہی پوشیدہ طور سے کہ حجرہ بھی بدستور بند رہا اسم اعظم چشتیہ تلاوت فرماتے ہوئے ساتویں محرم کو
روز چہار شنبہ پاکپٹن شریف کو روانہ ہوئے اور بہ برکت اسم اعظم چشتیہ نویں محرم کو بروز جمعہ بوقت صبح
احوال دفینہ بہنوئی حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ — وہاں داخل ہوئے اور آپ نے بالقای باطن اول ہر چہار دیوار ہی روضہ شریف کے بطور بنیاد کے قایم کیں اور دسویں
محرم کو بروز شنبہ وقت عصر جسد مقدس حضرت بابا صاحب کو جا دفن سے باوات تمام نکالکر دوبارہ جنازہ کی نماز پڑھی
جسمیں جناب بابا صاحب کے بہت سے خلفاے انسان و جنات و دیگر اشخاص خاص و عوام الناس کے شریک تھے بعدہ حضرت
سلطان المشائخ صاحب موصوف نے حجرہ خاص میں جہاں حضرت بابا صاحب شب و روز مشغول بخدا رہتے تھے
اور جسجگہ اب مزار معلے واقع ہے دفن کیا دفینہ ثانی کیواسطے جنوبی دروازہ روضہ شریف سے جو کہ اب بہشتی دروازہ
مشہور ہے جنازہ مدفن میں داخل ہوا اور خشت لائے پختہ و خام سے جنپر بہت سے قرآن مجید ختم کیے گئے تھے مقبرہ
شریف تعمیر کیا اور تختہ ہاے سنگ موسی جو موجود ہیں کورہ دیے گئے اور باندازہ کو دیوار سنگ سرخ و خشت پختہ سے
قریب دو درعہ اور ہر چہار طرف ایک ایک درعہ بلند کر کے بنیاد مرقد شریف قایم کر دی اور جناب میاں بدرالدین صاحب
صاحبزادہ کے دستار سجادگی باندھکر بتاریخ گیارہویں محرم روز یکشنبہ وقت بعد نماز مغرب مخفی طور سے
دہلی کو واپس روانہ ہوئے اسم اعظم چشتیہ تلاوت فرماتے ہوئے بتاریخ بارہویں محرم روز دوشنبہ وقت نصف شب بمقام
دہلی اپنے حجرہ میں داخل ہو گئے اور حجرہ بدستور بند کر لیا اور کسیکو آپ کے پاکپٹن شریف جانیکا علم نہ آیا بعد
سجادہ نشین درگاہ عرش پناہ حضرت بابا صاحب کے چاہا تھا کہ روضہ شریف ہم تیار کر لیں لیکن ہونے سے نہو سکا ہر دو
عمارت تعمیر ہوتی اور گر پڑتی مجبور ہو کر چھوڑ دیا بعدہ حضرت سلطان المشائخ صاحب موصوف نے حسبکہ بیان

تک ایسکا تعمیر کیا اور یہہ تمامی احوال **مکتوب** نطاب فردوس الوجوب تصنیف حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض رح **اور** مکتوب نطاب **بقعا** طیس الوحدت تصنیف حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی
اور مکتوب نطاب نقوش فریدی تصنیف حضرت صاحبزادہ بدر الدین صاحب فرزند سجادہ جناب بابا صاحب **اور** مکتوب
نطاب قصص الوحدت تصنیف حضرت شیخ نجم الدین صاحب متوکل برادر حقیقی جناب بابا صاحب **اور** مکتوب نطاب بیان الوحدت
تصنیف مولوی بدر الدین اسحاق صاحب داماد حضرت بابا صاحب رح مین مفصل مندرج ہے اور **بتاریخ** بارہوین محرم
ہجری روز دوشنبہ کو بعد نماز تہجی کہ شب سہ شنبہ تھی حضرت سلطان المشائخ سید **نظام الدین صاحب**
اقطاب دہلی نے حضرت شیخ **نصیر الدین** رح صاحب مکتوب نطاب حقیقت البحر اور حضرت شیخ **عثمان** رح صاحب مکتوب نطاب
عزیز المشہود کو تنہا اعتکاف مین اپنے پاس طلب فرماکر حکم دیا کہ **سموسہ** پندرہ انار اور گاگ پانسو عدد لیکر تم رواں
کلیر شریف سکے ہوجاؤ اور رسم عظم چشتیہ تلاوت کرتے جاؤ مگر یہان کسیکو تمہارے جانیکا علم نہو اور محمد افضل ابدال
کو طلب کرکے ارشاد فرمایا کہ **بتاریخ پندرہوین** ماہ حال روز پنجشنبہ کو سوا سن کچہری قبولی یعنی
فریدی سوا سو طباق گلی مین باحتیاط تمام لگاکر بدست خلیفہ اکبر جناب کے حضرت **بادشاہ دو جہان**
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی خدمت مین پہونچا دینا اور **بتاریخ**
بارہوین ماہ محرم **سنہ ٦٦٥** ہجری مرقوم الصدر روز سہ شنبہ کو بعد نماز ظہر کے حضرت خواجہ **شمس الدین**
صاحب شمس الارض مع علیم اللہ ابدال کے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کا تلاوت کرتے ہوئے حضرت ممدوح کی خدمت مین حاضر ہوئے اور با آداب زیر درخت گولر پشت مبارک
کہڑے ہوگئے مگر علیم اللہ ابدال کو تین روز تک موقع اپنے حاضر ہونیکی اطلاع کرنیکا میسر نہوا **بتاریخ پندرہوین**
ماہ مذکور روز پنجشنبہ معینہ سابق کو بعد نماز چاشت حضرت سید **نظام الدین صاحب** سلطان المشائخ اقطاب
دہلی بھی اوس جگہہ تشریف فرما ہوئے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض سے ملاقی ہوکر اوسیطرح باادب کہڑے
ہوگئے اور علیم اللہ ابدال کو ارشاد فرمایا کہ تم شیخ نصیر الدین اور شیخ عثمان کو حد بارہ کوس زمین
سوختہ سے یہان حضور مین لے آؤ اور محمد افضل ابدال جو کچھہ اشیا لایا ہو وہ بھی لے آوے علیم اللہ ابدال نے حد بارہ
کوس پہونچکر حضرت شیخ نصیر الدین صاحب اور حضرت شیخ عثمان صاحب کو جمال الدین ابدال منتظر پایا کہا اسی عرصہ مین

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض کا ولایت کلیر شریف مین آنا

حضرت سلطان المشایخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی کا تشریف لانا اونکا بیان

محمد افضل ابدال بہی اشیائی مذکورہ لیکر آپہونچے عالیم الابدال سب حضرات کو اپنی ہمراہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ کا نام تلاوت کرتی ہوئے زیر درخت گولر کے پس پشت مبارک لے آئی یہہ سب حضرات بہی باادب کہڑی ہو گئے بعد نماز ظہر کے علیم الابدال نے موقع پاکر عالم جذب مین گذارش کیا کہ حضرت خواجہ **شمس الدین** صاحب شمس الارض اور حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب بلوی حاضر آئی ہین حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو حواس عالم امکان کے پیدا ہوئے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ بہائی کا مزاج اچہا ہے حضرت سید **نظام الدین** سلطان المشائخ اقطاب بلوی نے گذارش کیا کہ حضور کی عنایت سے کامیاب ہون پہر **حضرت** بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین تم آئے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض نے عرض کیا غلام حاضر ہوا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد** صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین سامنی آؤ تمہین صاحب مجاز مرفوع الاجازت شاہ ولایت کیا **حضرت خواجہ شمس الدین** صاحب شمس الارض شاہ ولایت دست بستہ جانب راست سے حضور مین آئے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد** صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو استغراق ہو گیا تہا تہوڑی عرصہ مین پہر **حضرت ممدوح** نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین تبرکات مین سے ہمارا عمامہ مبارک نکال لاؤ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے جا تبرکات مین عمامہ مبارک صندوقچہ نکال لیا اور دونون ہاتہون مین لیکر باادب سامنی کہڑی ہوگئے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد** صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو حالت استغراق مین پایا تہوڑے عرصہ مین حضرت موصوف کو حواس پیدا ہو واسطے مشرف کرنے بیعت امامت اور ارشاد کے حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ نے اپنا سیدہا ہاتہہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کیجانب بڑہایا اوسیوقت جلد حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب بلوی نے عمامہ مبارک اپنی ہاتہونمین لے لیا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے دست مبارک کو بموجب قاعدہ مستمرہ مریدی کے اپنی دونون ہاتون مین لے لیا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد** صابر صاحب

ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے کلمات بیعت امامت اور ائمۃ الامامت کے عبارت ملکوت مین زبان مبارک
سے ارشاد فرمائے اور حضرت سید **نظام الدین** صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی عمامہ متبرک اپنے دونون
ہاتھون مین لیے ہوئے جانب دست راست کہڑی رہی جب حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کلمات موصوفہ بالا فرما چکے اور کیفیت باطن شہنشاہی ولایت بمرتبہ تمام وکمال
علو العزمی کے حضرت خواجہ **شمس الدین صاحب** شمس الارض شاہ ولایت کے باطن مین مستولی ہوگئی اور وقت
حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی نے عمامہ متبرک دونون ہاتھون مین رکہا ہوا پیش کیا
حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے
سیدہے ہاتھ سے وہ عمامہ حضرت خواجہ **شمس الدین صاحب** شمس الارض شاہ ولایت کے سر پر رکھکر
ایک پیچ اپنے سیدہے ہاتھ سے ڈالا کہ اوسی حال مین استغراق ہوگیا اور ہاتھ سیدہا حضرت **بادشاہ دوجہان**
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا حسب معمول قدیم انگشت شہادت
علم ہوکر برابر قلب کے جا ٹہرا اور اوٹہا ہاتھ جناب ممدوح کا کسی امر مین ڈالی درخت گولر سے علیحدہ نہین ہوا تہا اور حضرت
سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی اوسیطرح پر عمامہ دونون ہاتون مین لیے ہوئی کہڑے رہے
غیب سے عمامہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کے سر پر بندہ گیا مگر دونون صاحب اوسی جگہ
باادب کہڑی رہی تہوڑی عرصہ مین حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ
الارواح سلطان الاولیا کو حال استغراق سے افاقہ ہوا تب اوٹہا ہاتہ درخت گولر سے جدا ہوا تو اوسمین ہاتہہ مین کاغذ قصب الزر پر لکہا
موجود تہا وہ نشان خلافت حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان
الاولیا نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو مرحمت فرمائی حضرت موصوف نے نشان خلافت کو بوسہ دیا
اور آنکہون سے لگایا حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے
علیم اللہ ابدال کو حکم دیا کہ تم نشان کو پڑہکر سناؤ علیم اللہ ابدال تعمیل حکم بجا لائے عبارت [illegible] زبان ناسوت بمضمون
خطاب باطنی اور القاب اسم ظاہری دو سطر اور عبارت زبان ملکوت [illegible]
خلافت سنانے کے حضرت بادشاہ دوجہان [illegible]

استغراق طاری ہوگیا اور حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی نے بحکم حضرت مخدوم صاحب کے مثال خلافت حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض پر گواہی تحریر فرمائی بعدہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت اور سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی نے اشیائے مفصلہ بالا پر فاتحہ کین حضرت شیخ نصیر الدین صاحب مکتوب نطاب حقیقت البحر اور حضرت شیخ عثمان صاحب مکتوب نطاب عزیز المشہود بھی شریک فاتحہ کے ہوے اوسوقت تمام حضرات نقبا و نجبا و رقبا و ابدال و اقطاب و اغیاث و رجال الغیب و قوم اجنہ شرف یافتگان بیعت وہانپر موجود تھے بعد فراغ فاتحہ حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی اور حضرت شیخ نصیر الدین صاحب اور حضرت شیخ عثمان صاحب نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو مبارکباد دی اور گروہ حاضرین قوم اجنہ وغیرہ مین شور وغل مبارکباد کا برپا ہوا اور آسمانپر گروہ ملائکہ مین صدائے مبارکباد بلند تھی کہ سب حاضرین سنتے تھے

اشعار نتیجہ فکر مولف

حضرت شمس زمین و آسمان / تاج بخشائی سلاطین جہان

یون روایت کرتے ہین انکا حال / دولت جاوید کے پانے کا حال

قصہ کوتاہ از پس سال چہار / حضرت بابا گئے دار القرار

ہان کوئی دن حسب ظاہر تھے یہان / اب وہان پہونچے کہ اول آئے جہان

مین وہان سے اور علیہم الرحمۃ شغیر / خدمت حضرت مین آئی مثل تیر

شاہ کو پایا بدستور قدیم / محو ذات حضرت رب العلیم

دونون ہم خدمت گذار شاہ دین / شاہ کے پیچھے کھڑے تھے بر زمین

خوف سلطانی سے حیران ہوگئے / ہیبت حضرت سے بیجان ہوگئے

اور سلطان المشائخ شہ نظام / تیسرے دن آئے با صد احترام

پس وہ ساعت علیم اللہ نے / اوس کمر بستہ مزاج آگاہ نے

خبر جب کی حضرت پیشوائے شاہ کا بہا / ای سر آرائی ہفتم آسمان

شہ نظام الدین و شمس الدین پیا / شہ نصیر الدین مع جنت غفیر

رحمۃ اللہ علیہ

حاضر درگاہ عالیجاہ ہین ۔۔۔ منتظر ارشاد حکم شاہ ہین
یہہ خبر سن حضرت مخدوم نے ۔۔۔ صو مین آ جذب سے معصوم نے
یہہ کہا بہائی نظام الدین تم ۔۔۔ خوش رہے از بس ہو خوش آئین تم
شہ نظام الدین کو لے در جواب ۔۔۔ آپ کے دیدار سے خوش ہون جناب
الغرض پیش نظام الدین ولی ۔۔۔ واقف راز خفی و ہم جلی
نسخۂ ارشاد کو انشا کیا ۔۔۔ لکہدیا نام اوسمین شمس الدین کا
وقت بیعت شمس کو فرمادیا ۔۔۔ سنلے ای پیر کے مرید باصفا
شمس جب تک ہے فلک پیر تابدار ۔۔۔ رشد تیرا ہے رہیگا برقرار
تو ہی شمس الدین ہے رشادت کا امام ۔۔۔ مرشد و مسترشدی کا کر نظام
تجہسے ہوگا رشد کا روشن چراغ ۔۔۔ تو پلا ویگا امامت کا ایاغ
آسمان کا شمس ہے شمس جلیل ۔۔۔ تو زمین کا شمس ہے بے قال و قیل
آسمان کے شمس کو لازم فنا ۔۔۔ میرے شمس الدین کو دائم بقا
شمس گردون چار دن صورت فروش ۔۔۔ شمس میرا دائمی معنی بجوش
شمس گردون نور اسکا ہی بکار ۔۔۔ شمس میرا نور ایجابی نکار
آسمان کا شمس زیب شش جہات ۔۔۔ شمس میرا نور بخش کائنات
شمس نے یہ سنتے کہی شمس دین ۔۔۔ شمس ہونگے تا دم روز پسین
جو یقین سے پاس تیرے آئیگا ۔۔۔ عارف باللہ وہ ہو جائے گا
کلمۂ طیب کی شمشیر نسیب ۔۔۔ پنجۂ قدرت کی ہوگی تیرے زیب
سائلانہ پاس تیرے آئی جو ۔۔۔ دولت دین اور دنیا پائی وہ
جو خلافت کے طریقے تہے ادا ۔۔۔ شاہ عالم نے کئے اونکو عطا
حضرت بابا سے جو کچہہ لائے تہے ۔۔۔ حضرت بابا سے جو کچہہ پائے تہے

حضرت مخدوم نے لیکر وہ سب ۔۔۔ بخشے شمس الدین کو باصد طرب
اور خلافت نامۂ غیبی لکھا ۔۔۔ تہا جو وہ گولر کی ڈالی سے ملا
اوس مثال غیب کو بخشا اونہین ۔۔۔ دیدیا بس رتبۂ اعلیٰ اونہین
شمس دین شمس علاء الدین نے ۔۔۔ صاحب رشد طریق آئین ہوے
جو نظام الدین لاتے ہے نیاز ۔۔۔ فاتحہ اوسپر ہوئی باصد طراز
کیا خوش آئین طریقت ہی حسن ۔۔۔ سلسلہ ہے یہ طریقت کا چمن
تیری باطن مین رہیگا ای حسن ۔۔۔ تاقیامت نور سلطانِ زمن

احوال حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت سے اجازت تعلیم کیفیت ولایت روح جذبیہ باطن کے لینے کا اور حلیہ حضرت مخدوم صاحب کا

مکاتیب مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ بعد فراغ فاتحہ حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی صاحب مکتوب نطاب بقناطیس الوحدت حسب الحکم حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کے منجملہ احکامات لوازمات مراتب محبوبیت مین سے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت سے اجازت تعلیم کیفیات باطن ہر دو خاندان حنفیہ علوی متعلقہ ولایت روح جذبیہ کے کہ تشریح اور تفصیل ان ہر دو خاندان کی احوال تعلیم کیفیت باطن حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ مین تحریر ہو چکی ہی حاصل فرمائی اور اجازت تعلیم ترکیب تلاوت حرز یمانی شریف سیف اللہ حرز مرتضوی سلطان الاوراد غوث سعودی وقیومی روحی کی کہ تفصیل اور تشریح اسکی بہی احوال ملاقات حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند اولی شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت محبوب سبحانی صاحب موصوف الصدر مین تحریر ہو چکی ہی حاصل فرمائی اور اجازت تلاوت ترتیب صابری کی بہی اسم عمل سریع التاثیر کی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب

ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ کو حضرت واحدیت اور حضرت وحدت اور حضرت احدیت مرتبہ
ہنگام شرف اندوزی تعلیم لسانی حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہندؒ
کے آٹھ روز قبل محفل جبکہ امامت سے ہوئی تھی حاصل فرمائی اور اوسیوقت بموجب الہام باطن کے حضرت سید
نظام الدین سلطان المشائخ اقطاب دہلویؒ نے حضرت شیخ نصیر الدین صاحب مکتوب نطاب حقیقت البحر خلیفہ اپنی کو کیفیت
روح جذبیہ ولایت باطن خاندان رشیدیہ حنفی علوی کی تعلیم فرمائی کہ حضرات اس سلسلے کے خدمات قباء و نقبا
و نجبا و ابدال و اوتاد و اغیاث و اقطاب و رجال الغیب ہر ہر شہر و دیار افواج مین مامور ہوتی ہین اور حضرت شیخ
عثمان صاحب مکتوب نطاب عزیز المشہو خلیفہ اپنی کو کیفیت باطن ولایت صفات کشف کونی خاندان جلیلہ حنفی
علوی کی تعلیم فرمائی کہ حضرات اس سلسلے کے مجذوب ہوتے ہین اور اوسیروز بعد فراغ نماز عصر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایتؒ اور حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلویؒ نے باہم شورہ کرکے
حلیہ مبارک حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحبؒ ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
کا تحریر فرمایا میانہ قد راست قامت لاغر و نحیف جسم بزرگ سر اور تمام سر پر بال سیاہ کہ وہ بال ایام
طفولیت سے کبھی ترشوائے نہین گئے تھے اور کبھی شانہ بھی اونمین کیا نہ تھا پہن و بزرگ گوش فراغ اور بلند
پیشانی کشادہ دراز ابرو سیاہ چشم نہایت دراز و آبدار بلند بینی چہرہ عرض و طول مین متوسط عارض نور افشان
باریک لب تنگ دہان کشادہ و متوسط دندان باریک زبان نہایت خوش الحان اور زیر زنخدان موی
محاسن نہایت باریک اور ملایم اور سیاہ و دراز گردن کشادہ شانہ بزرگ پہن سینہ دراز دست پہن پنجہ
طویل انگشت ناخن نہایت صاف و آبدار باریک کمر درمیان سینہ کے ناف تک موی سیاہ باریک پشت مبارک نیچے سیدھے
شانہ کے جگر کے اوپر مہر ولایت بخط باریک و مدور جس مین لفظ ھذا ولی اللہ بخط جلی تحریر تھا
پائی مبارک راست و نہایت موزون اور پنجہ پا بھی طول مین نہایت موزون انگشت پا باریک و طویل
اور لباس مبارک مین صرف تہبند اور خرقہ ہوتا تھا اور بغیر رنگ گل ارمنی کے کبھی لباس تشریف نہین فرمایا
اور تا قیام پاک پٹن شریف گاہ گاہ سر مبارک پر کلاہ یا عمامہ اور بھی روز تشریف آوری کلیر کبھی کوئی چیز
سر پر نہین رکھی اور یوم ولادت سے کبھی نعلین نہین پہنی اور زمین زیر کف پاے مبارک سے

حلیہ مبارک حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم صاحب

لمعات انوار تابان رہتی ہے کہ نگاہ کام نہین کرتی تھی

نظم نتیجہ فکر مولف

ای حسن تم حلیۂ صابر لکھو   راز باطن کے تئین ظاہر لکھو
تا کہ ہو خوانندہ صابر کتاب   اس بیان واقعی سے بہرہ یاب
ہی قد و قامت میانہ جلوہ ساز   ہی نہ کوتاہ اور نہ ہی قامت دراز
قامت حضرت الف دکھلائی تھا   راز اولمکا کب سمجھ مین آئی تھا
ہی قد و قامت جناب شاہ کا   اک الف اسرار الا اللہ کا
قد زیبا وہ کہ جسکی روبرو   سرو اور شمشاد تھی بی آبرو
ہی وہ خط استوائی ماہ کا   قد نہین وہ ہی الف اللہ کا
ہی نحیف و زار حضرت کا وجود   ایک ہی ادا مین نمایان سب شہود
گلشن تفکیر سے حضرت کا تن   صورت تصویر ہے حضرت کا تن
بوی تن ہے طبلۂ عطر و گلاب   موی تن نکہت فروش مشک ناب
ہر بن مو سے صدائے ذکر ہے   ہر رگ تن سے ندائے ذکر ہے
فرق تھا مانند نجم آسمان   چشمۂ لاہوت ہے اوس سے روان
صورت زیبا ہے وہ از حد بروں   نور جسکے سامنے ہو سرنگون
تھی جبین شاہ دین وہ نور تاب   جس سے روشن ماہتاب و آفتاب
نور ماہ و مہر کو روزہ شمار   نور حضرت تا بذات کردگار
آنکھ وہ جسپر کہ وہ پڑ جائی ہے   دولت کونین بیشک پائی ہے
عارض و بینی تماشا گاہ ہین   کیا کہون مین جلوۂ اللہ ہین
چہرۂ زیبائی حضرت نور حق   نور حق کہ طور حق منظور حق
رنگ ہی مثل رنگ کشت زعفران   زعفران از رنگ شان بخشد نشان
زعفرانی رنگ رشک زعفران   روبرو جسکے خجل ہے ارغوان

زعفرانی رنگ حضرت گلفروش — دیکھنے والے کے لب کہوتا ہے ہوش
ریش عنبر زیب ہے مشک تتار — چہرۂ رنگین ہے رشک صد بہار
گردن و شانہ طلسم آباد ہے — طبع جسکی دیکھنے سے شاد ہے
دفتر عرفان حق بردر بغل — معرفت سے جسکے حیران اکمل
سینۂ حضرت ہی صندوق صفا — جسمین ہے گنج صفات کبریا
قلب حضرت چشمۂ عرفان ہے — روح حضرت جلوۂ عرفان ہے
صدر حضرت منبع نور الله — نور سے جسکے ہے روشن مہر و ماہ
ماہ اونکے مہر سے ہی جلوہ گر — مہر ہے اونکی ضیا سے دیدہ ور
جلوۂ شان الٰہی کا ظہور — ہی سراپائی جناب باحضور
سر حق ہین حضرت عالی جناب — ذات بر حق ہین بحق رو در نقاب
تہا لباس ازار منی گل آشنا — رنگ خرقہ جلوۂ صندل نما
کیا کہون حضرت کی شان و آن کا — ہے کہان رتبہ مجھے پہچان کا
کیا بیان ہو شاہ عالی جاہ کا — کیا بیان ہو اوس خدا آگاہ کا
جسنی دیکھا شاہ کو دیکھا خدا — جسنے پایا شاہ کو پایا خدا
کیا لکھون شہ کی گدائی کا بیان — لکھہ نہین سکتا ہی خامہ دو زبان
وصف حضرت دور ہی تحریر سے — نعت حضرت ہے برون تقریر سے
آئنہ وش مین یہان حیران ہون — شل خامہ قالب بے جان ہون
دلمین جب آتا ہی حضرت کا خیال — بھول جاتا ہون اوسیدم قیل و قال
اسطرف سے اوسطرف جاتا ہون مین — کیا کہون تجھکو اور بہجاتا ہون مین
نشۂ توحید آتا ہے مجھے — صاف دیوانہ بناتا ہے مجھے
نسبت حضرت سے جو آگاہ ہے — وہ حسن بالله ولی الله ہے

احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کا حضرت مخدوم صاحب سے تعلیم پانیکا اور حضرت مخدوم صاحب کی اوقات شبانہ روز کا مفصل و مشرح بیان

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکتوب لطاب فردوس الوجوب تصنیف اپنی مین تحریر فرماتی ہین کہ بعد تحریر حلیہ مبارک کہ نماز مغرب سے عشا تک قلم بند ہوگیا تہا حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب علوی محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے عزم دہلی کیا وقت رخصت حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے فرمایا کہ برادر آپکو تو حضرت بابا صاحب محبوب الٰہی کر چکے ہین اور تم خدا کے محبوب ہو اور مین تمکو اہی سے کہتا ہون کہ بہائی محبوب الٰہی تم رخصت ہوتی ہو بہتر ہی خدا حافظ یہ مژدہ سنکر حضرت سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی مع خلفا موصوف کے دہلی کو تشریف لیگئے اوسوقت سے تین روز کامل حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو استغراق کامل رہا بتاریخ اٹہارہوین ماہ محرم ۶۵۶ہجری مرقوم روز دوشنبہ کو بیکبار چاشت حضرت ممدوح نے مجکو آواز دیا مین عرض کیا غلام حاضر ہے اور پس پشت مبارک سے جانب دست راست حضرت موصوف کے آکہڑا ہوا اور نامہ زبان ملکوت جو حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ نے مجکو وقت تفویض تبرکات روز وصال فرمانی اپنی کے مرحمت فرمایا تہا ملاحظہ مین گذرانا حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین اس نامہ کو بموجب حکم حضرت بابا صاحب کے تم اپنی پاس بحفاظت رکہو اور علیم اللہ ابدال کے پاس جو تبرکات تفویض ہین وہ ہی اپنی پاس رکہو علیم اللہ ابدال نے اوسیوقت بتبرکات مفاوضہ برسلہ حضرت شاہ منور علی صاحب الہ آبادی کو بدست محمد عوض ابدال بہ واقعہ یتاہی کلیہ وصول ہوئے تہے اور تبرکات اور مکتوبات لطاب اور اسناد وغیرہ حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ جد امجد اور حضرت شاہ عبد الرحیم عبد السلام صاحب والد بزرگوار حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے یوم وصال حضرت شاہ عبد الرحیم عبد السلام صاحب موصوف سے علیم اللہ ابدال کے پاس تفویض تہے

حضرت سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی کا تشریف لیجانا دہلی کو اور ...

مجکو سپرد کردی حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء نے چند امور کیفیت باطن سے تعلیم لسانی اپنی سے مجکو فیضیاب فرمایا اور ارشاد کیا کہ شمس الدین جو کلمہ ہماری زبان سے صادر ہوا کری اوسکو تم تحریر کرلیا کرو اور نام اوس مکتوب لطائف کا صحیفہ بیان صابری رکہو چنانچہ اوسی روز سے مینی مکتوب لطائف صحیفہ بیان صابری مین جو کچہہ زبان مبارک سے الفاظ صادر ہوتی تہی تحریر کئے اور احکام کہ میری نسبت صادر ہوتی تہی مین اپنی مکتوب لطائف مین تحریر کرلیتا تہا چنانچہ **حضرت** خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکتوب لطائف فردوس الوجوب تصنیف اپنی مین ترقیم فرماتی ہین کہ **بتاریخ** نوین ماہ ذی حجہ **سنہ ۶۶۴** ہجری روز جمعہ بوقت صبح صادق مجکو جناب مخدوم صاحب قطب عالم حسب اغیاث الاغیاث ہژدہ ہزار عالم رحمۃ اللہ علیہ کا حکم ہوا کہ **شمس الدین بابا** تو علیم اللہ ابدال سردار ہفت اقلیم ابدالان سے امر کردی کہ وہ جمال الدین ابدال سے کہدے کہ تو مع یکصد نفر جنات اپنی کے ہر چہار طرف حد بارہ کوس زمین سوختہ کے مقرر اور نگہبانی رکہہ کہ سوای حیوان چرند اور پرند کے کوئی قسم انسان اور جنات کے یہان نہ آنی پاوے اور علاوہ چرند اور پرند وغیرہ کے اگر کوئی ذی روح قریب ہوکر بہی گذرے تو معاً اوسکی گردن توڑ کر دریا گنگ مین ڈال دیا جاوے اور معرفت علیم اللہ ابدال کے شمس الدین بابا تجہی علم آجایا کرے

دوسرا حکم بعد کو حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء نے علیم اللہ ابدال کی نسبت فرمایا کہ تم جلد جاکر امانت شاہ بادشاہ جنات کو ہماری جانب سے امر کردو کہ تم اپنی وزیر اعظم کو مع افواج پیادے اور سواران تعدادی ستاسی ہزار کے جانب دہلی روانہ کرو کہ وہ دہلی مین جاکر دریا جمن پر رہا کری اور ہر روز وزیر اعظم دربار برادر سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ محبوب الٰہی مین حاضر ہوکر اور ہر روز برادر محبوب الٰہی سے عرض کیا کرے کہ حضرت جو حکم ہو بجالاؤن اور جو برادر محبوب الٰہی حکم امر کرین وہ فی الفور اوسکی تعمیل کرکے خواجہ شمس الدین شمس میرے کو معرفت جمال الدین ابدال خبر کردیا کرے

بعدہ **تیسرا حکم** یہہ فرمایا کہ **بابا شمس ارضی** تو جمال الدین ابدال کو یہہ حکم پہونچادی کہ وہ ہر روز دو سبوچہ گلی اور ایک آفتابہ نو تیار دریا سے بہروا کر لایا کرے علیم اللہ ابدال کے حوالہ کردیا کرے اور علیم اللہ ابدال اون دونون سبوچون گلی اور آفتابہ کو زیر درخت گولر رکہدیا کرے

اور تو شمس الدین بابا اوس پانی کو وضو اور غسل مین صرف کر لیا کر بعد صرف ہوجانے پانی کے اون تینون
ظروف کو توڑ ڈالا کر اور جبتک تو تعلیم پاوے ہر روز اسیطرح کاربند رہنا **چوتھا حکم** یہہ فرمایا کہ
شمس الدین بابا تو علیم اللہ ابدال سے کہدے کہ کاغذ و روشنائی اور قلم و دوات کا حکم بنام قطب شمالی کے
بہیجا دے کہ وہ معرفت ابدال سعید اکرم کے تیرے پاس جبکہ تجکو ضرورت ہوا کرے آجایا کرے **پانچوان حکم**
یہہ فرمایا کہ ای پسر شمس بابا ملک طوس سے دو ابدال اول درجہ کے مسمیان شرف جمال اور حسام کمال نرسلے
عبد الرشید صاحب سردار کہ روح حاجبیہ کے پوشاک مرقومہ ذیل فقیر کیواسطے دسوین دن لالا کرینگے تو
جمال الدین ابدال کو مع تبات کے ہدایت کردے کہ وہ اندر حد کے آنیکے بالغ ہون **تفصیل پوشاک** یہہ ہے
خرقہ گل ارمنی رنگ کا ایک عدد بلا قطع کیا ہوا تیار بطور کفنی سوا تین گز کا **تہبند صابری** یعنی گیروی
بہیجہال کیکر سے رنگا ہوا ایکعدد ڈہائی گز کا **کلاہ صابری** مدور بلا قطع کی ہوئی تیار ایکعدد
حضرت خواجہ شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت تحریر فرماتے ہین کہ جبتک حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء اس عالم مین
جلوہ افروز رہے یہہ تینون پارچے متواتر دسوین روز آتے رہے اور جب یہہ نو تیار پوشاک آتی تہی تو
پوشاک مستعملہ حضرت **بادشاہ دوجہان** مجکو عطا فرما دیتے اور جب دوسری پوشاک مجکو مرحمت ہوتی
تو پہلی پوشاک کو بحکم **حضرت بادشاہ دوجہان** ممدوح کے جائے محفوظہ قریب مزار حضرت
امام الدین صاحب کے دفن کر دیتا تہا **فقیر شاہ محمد حسن صابری مولف کتاب** گذارش
کرتا ہے کہ جو کچہ تبرکات حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو عطا ہوئی تہی دبدست ہوتے
ہوے حضرت پیر و مرشد برحق نے اس فقیر دارا پنی کو مرحمت فرمائی ہین اور **حضرت خواجہ** شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت اپنے مکتوب لطائف فردوس الوجوب مین تحریر فرماتے ہین کہ روز خلافت پانے سے آتش قہر کی کسی روز تیرہ
افشان نہوتی ہوئی صرف ایک آواز مثل گرجنے رعد کے جیسا بعد جلانے آتش قہر کے ہوا کرتا تہا گاہ گاہ برپا ہوجاتا
اور **حضرت** بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء بدستور
ہر روز صالحہ مساوی اپنی بائین ہاتہ سے ڈالی جبت گولر کی پکڑے ہوے اور سیدہے ہاتہ سے مٹہی بند کرکے انگشت شہادت

برابر قلب کے علم فرمائے ہوئے حالت استغراق مین کہڑے ہوگئے تشریف رکہتے تہے اور پہر زوال آفتاب حضرت ممدوح علیہ الرحمہ
کے جو پس پشت جگر کے نیچے سے دائے شانہ کے کہ محل لطیفہ روح کا ہی ہر وقت اوس پہر منور مین سے ضیائے انوار
اسقدر لامع ہوتی رہتی تہی کہ شبکور روشنی اوسکی زیادہ تر از روز شب افروز رہتی تہی اور دنکو کبہی تموز
آفتاب کی محسوس نہین ہوتی تہی ہر وقت خنکی مثل ماہ ایام بہار کے اعتدال پر رہتی تہی صبحکو جب وقت
نماز کا ہوتا مین آذان کہتا اوسوقت حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا ارشاد فرماتے کہ شمس الدین شریعت بہی کیا اچہی چیز ہے کہ حضور سے باز
مین لے آتی ہے یہہ ارشاد فرماکر حضرت موصوف مجکو امام کر دیتے اول رکعت نماز ہی مین حضرت ممدوح کو استغراق ہو جاتا تہا
پانچون وقت نماز کی اسیطرح اتفاق ہوتا تہا اور روز خلافت سے یہہ معمول ہوگیا تہا کہ تیسری روز حضرت موصوف کو حال
استغراق سے افاقہ ہوتا تہا تا بقیام حواس حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا مجکو مرتبہ اسفل طبیعت سے حضرت ذات احدیت مرتبہ تک ہر ایک تہر کی
آداب احکام آثار اصطلاح حسنات سیئات اذکار اشغال افکار اسرار تعلیم فرماتے تہے اور گاہ گاہ حالت
قیام حواس عالم امکان کے حضرت ممدوح ارشاد فرماتے کہ شمس الدین کچہہ موجود ہی مین گولریا ثابت پیش کش کر دیتا
حضرت موصوف دو ایک گولریا ہونٹون مین دباکر تہوک دیتے مین اون گولرونکو تبرکا اپنے پاس جمع کر لیتا تہا اوسوقت
حضرت موصوف ارشاد فرماتے کہ شمس الدین خدا مین اور بندہ مین اتنا ہی فرق ہے کہ بندہ کہاتا ہے اور خدا
مبرا و منزہ کہانے سے یہہ ارشاد سنکر مجکو بہی وجد ہو جاتا تہا اور اوسی وجد مین حالت
استغراق طاری ہو جاتی تہی جب افاقہ ہوتا وقت نماز آذان کہتا تہا

احوال حضرت سید نظام الدین حبیبنا محبوب الٰہی کی عریضہ سے ایک برات مقیدکی رہائی کا

مکاتیب مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ بتاریخ اونیسوین ماہ ذیقعدہ سنہ ۷۹۶ ہجری کو شب یکشنبہ پہر رات گئے
ایک برات نظیر الدین بن عیاض الدین بن محمود بن محمد علی بن شیخ حسن بن شیخ سراج الدین کی کہ نظیر الدین
دولہ برات کا نبیرہ حضرت شیخ عثمان صاحب خلیفہ اول حضرت سید نظام الدین حبیبنا محبوب الٰہی کا تہا برات اوسکی
اتفاقا آراستہ ہوکر احدرین شوختہ سے بارہ کوس کے فصل پر جانب جنوب کے جاتی تہے جسکا مسکن مبارک حضرت بادشاہ

دوجہان سے چوبیس کوس کا فاصلہ تہا) جا پہونچی اور آواز نقارہ کا از روی باطن گوش زد حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ کے ہوا حضرت ممدوحؒ نے چشم
مبارک وا فرماکر ارشاد کیا کہ شمس الدین یہہ کیا آواز ہی حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایتؒ نے
عرض کی حضرت یہہ آواز نقارہ کا ہی کسیکی برات جاتی ہے حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین تم کیفیت جنفیہ سے
تعرف کرکے صرف ہمت اپنی سے پیالہ گلی مجمع برات کا تصور کرکے اوپر ٹانک دو کہ چہار جانب مجمع برات کے پہاڑ حائل ہوجائیں
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایتؒ نے تعمیل حکم کی فرمائی چار روز پیالہ گلی اوسیطرح رکہا رہا
مجمع برات کو راستہ کسیطرف میسر نہ آیا لاچار ہو کر مجمع برات نے جائے محصور مین قیام کر دیا اور اوس مجمع برات کا پیشین خیمہ جو
قبل محصور ہوجانے مجمع برات سے آگی چلا گیا تہا ہر جگہہ انتظار پہونچنی برات کا کرتا تہا جب سعی اور تجسس کر کے سراغ
مجمع برات سے مایوس ہوگئے تب وہ لوگ بعجلت تمام حضرت سید نظام الدین صاحبؒ محبوب الٰہی سلطان المشائخ اقطاب
دہلی کی خدمت مین پہونچے اور احوال عرض کیا حضرت موصوف نی ارشاد فرمایا کہ کل تمہاری برات آجاویگی آجکے روز
تم یہان توقف کرو اور حضرت ممدوح نے اوسیوقت ایک عریضہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ کی خدمت مین اور ایک نامہ حضرت خواجہ شمس الدین
صاحب شمس الارض شاہ ولایتؒ کی خدمت مین بدست محمد افضل ابدال کے کلیر شریف کو ارسال فرمایا اور محمد افضل
ابدال کو تاکید فرمائی کہ بہت جلد جواب لے آؤ محمد افضل ابدال نے عرصہ ایکساعت مین پہونچکر عریضہ اور نامہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایتؒ کی خدمت مین پیش کیا عریضہ مین تحریر تہا کہ حضرت ان لوگونسے خطا ہوئی معاف فرمائی جاوے
اَلْاِنْسَانُ مُرَكَّبٌ مِّنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْيَانِ بعد ملاحظہ عریضہ اور نامہ کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ
شمس الارض شاہ ولایت نے پیالہ گلی اوٹہا لیا مجمع برات کی سامنی سے چہار طرف کے پہاڑ علٰیحدہ ہوگئے اور محمد افضل
ابدال نے اوسیوقت مجمع برات مین پہونچکر تاکید ہدایت کردی کہ شہر دہلی تک کسیطرح کا باجہ ہرگز نہ بجی ایکبار
بپاس خاطر حضرت سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی سلطان المشائخ اقطاب دہلویؒ کے تمکو نجات ہوگئی ہی اور
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے جواب نامہ کا تحریر فرماکر بدست محمد افضل ابدال حضرت
سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی سلطان المشائخ اقطاب دہلویؒ کی خدمت مین ارسال فرمایا تحریر تہا کہ

واردات تباہی کلیتہً تا بقیامت فراموش ہونیکے قابل نہین ہے اور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو اسوقت جذب کمال لاحق حال تہا مضمون عریضہ کا بوقت فرصت گذارش کرونگا حضرت ممدوح کو ہر روز دن سات پہر جذب رہتا ہے اور ایک پہر سلوک اسعرصہ مین مجکو تعلیم کیفیات باطنی کی فرمائی جاتی ہی بوقوع ایسے امور کے پہر آتش قہر شرر افشان ہوجائیگی اور سلوک عرصہ ایک پہر کا موقوف ہوجائیگا جب محمد افضل ابدال جواب لیکر حضرت سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی سلطان المشائخ اقطاب دہلوی کی خدمت فیضدرجت مین پہونچا اوسوقت حضرت شیخ نصیر الدین صاحب مکتوب لقاب حقیقت البحار اور حضرت شیخ عثمان صاحب مکتوب لقاب عزیز المشہود خدمت مین حاضر تہے تحریر فرماتے ہین کہ حضرت پیر و مرشد کو نامہ ملاحظہ فرماتی مین عرق آگیا تہا اور رنگ مبارک حضرت کا مثل زعفران کے ہوگیا تہا ایک ساعت کامل یہہ حال رہا اور اوسیوقت حضرت پیر و مرشد ممدوح نی ترتیب صابری تلاوت فرماکر طرف کلیر شریف کے تسلیمات بجالائے بعد ایک ساعت کے رنگ حضرت موصوف کا مثل لعل بدخشان کے دہکنی لگا او حال وجدان طاری ہوگیا ایک ساعت کامل حال کیفیت وجدان طاری رہا اور سب حاضرین پر بہی کیفیت حال وجدانی کی مستولی رہی بعد افاقہ حضرت سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی سلطان المشائخ اقطاب دہلوی نے ایک تختہ کاغذ سفید آٹہہ تہ فرماکر سائل کو عنایت فرمایا اور ارشاد کیا کہ شہر دہلی سے بفاصلہ ایکفرسنگ کے راستہ برات پر جاکر اس کاغذ کو کشادہ کرنا مجمع برات کا تمکو ملجائیگا لیکن یاچہ ہرگز نہ بجی عالم خاموشی کا رہی چنانچہ بموجب ارشاد حضرت ممدوح کے ظہور ہوا اور مجمع برات کا اپنی مکان پر آرام آپہونچا

احوال حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی کے محبوبیت کا بحکم حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مکاتیب حضرات مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہما مکتوب لقاب فردوس الوجوب کو بتاریخ سترہوین ماہ ربیع الثانی سنہ ۶۸۱ ہجری کو روز یکشنبہ صبح ایک کیفیت عجیبہ مین محویت تامہ حاصل تہی بعد نماز عصر کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے چہرہ منور پر آثار انوار ذاتی کے صادر ہوتے معائنہ کئے اور خود اونکو استغراق طاری ہوگیا اوسی حالت استغراق مین حضرت

خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کے قلب پر القا ہوا کہ سید نظام الدین **محبوب الٰہی** ہو
اور الہام بصورت روحانی **حضرت بابا صاحب** کے سامنے آکر حضرت ممدوح نے فرمایا کہ ہم آج مخدوم
صابر کی صورت میں موجود ہو کر تمکو تجلی آثار ذاتی کا معائنہ کرائینگے اور امر محبوبیت کا اجرا کردینگے یہہ
شطحی امر یہ ہے مخدوم صابر کے تو اپنی مکتوب نظاب میں قلمبند کیا ہے جو کوئی ہوم جاتا ہے کہ ظہور ہونیوالا ہے **حضرت** خواجہ
شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو حالت استغراق سے بخوبی افاقہ نہیں ہوا تہا کہ **حضرت بادشاہ**
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الدلارواح سلطان الاولیا کی زبان مبارک سے شطحیہ صادر ہوا
کہ ہمنے اوسکو محبوب کیا اور بعد صادر ہونے اس کلمہ شطحیہ کے کیفیت صدور انوار کے حضرت **بادشاہ**
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الدلارواح کے جسم اطہر پر تعلی پذیر ہوئی یہانتک
کہ حضرت خواجہ **شمس الدین** صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے تجلی آثاری کو بچشم ظاہر **حضرت** ممدوح کی
صورت انور پر معائنہ کیا جسطرح پر حضرت **موسیٰ** علیہ السلام والصلوۃ علی نبینا کو مرتبہ صعقا کا تجلی
طور پر حاصل ہوا تہا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو اوسوقت مقام **فنا فی اللہ** کا
بدرجہ اتم حاصل ہوا کہ حواس ظاہری و باطنی کے مطلق جل گئے تہے اکتالیس ۴۱ روز حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت کی جسم مبارک پر کوئی حرکت نہ رہی شاہ سید لکائی ہوئی ایک حال پر کہٹرے رہی علیم اللہ ابدال حضرت ممدوح کو جان
بحق واصل سمجہکر دفن کرنا چاہتے تہے اپنے حضرت موصوف کے پشت کے نیچے جسم علیحدہ کئے ہو منتظر کہڑے رہے کہ جسم مبارک حضرت
کو اسے جلا ہوا تہو نہ لیلیا جاو اکتالیسویں روز عصر کیوقت حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم الدلارواح سلطان الاولیا نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت
کا نام لیکر آواز دیا اوسوقت بیساختہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کے زبان سے جواب صادر ہوا
کہ غلام حاضر ہے یہہ جواب عرض کرکے حضرت موصوف کو حواس عالم امکان کے پیدا ہونے شروع ہوئے جب بخوبی اوس
حال سے افاقہ ہوگیا علیم اللہ ابدال نے عرض کیا کہ حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ محبوب الٰہی ہوئے
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے جواب میں فرمایا الحمد للہ بعد تہوڑے عرصہ کے حضرت
موصوف کو بعد اوس کا جو قبل حالت بیہوشی کے معائنہ فرمایا تہا یاد آیا تحریر فرماتے ہیں کہ تجلی طور ہی سے وہ تجلی

زیادہ صاعقہ بار تھی اور حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی صاحب مکتوب بخطاب بعین العلم اور حضرت خواجہ
عارف ریوگرہی صاحب مکتوب بخطاب ابر رحمت اور حضرت شیخ سلطان ولد قدس صاحب مکتوب بخطاب
موالید نعم اور حضرت شیخ حسام الدین حنبلی صاحب مکتوب بخطاب صباح اور حضرت شیخ عبدالرحمان صاحب
بن علی برغش صاحب مکتوب بخطاب زیب المومنین اور حضرت امیر حسینی سادات صاحب مکتوب بخطاب مجموع الحزر اور
حضرت صدرالدین محمد صاحب مکتوب بنامہ خلد اور حضرت شیخ عفیف الدین ملتانی صاحب مکتوب بخطاب عشرۃ النور
اور حضرت شیخ سعدی شیرازی صاحب مکتوب بخطاب بدر العجائب اور حضرت شیخ مظفر اوندلوسی صاحب مکتوب ب
خطاب صفات الحریق اور حضرت حسن بلغاری صاحب مکتوب بخطاب سریع المنور اور حضرت ابو محمد مرجانی صاحب
مکتوب بخطاب ابن الغروب اور حضرت شیخ شمس الدین محمد بن احمد صاحب مکتوب بخطاب سر عظمت اور حضرت
شیخ عماد الدین صاحب مکتوب بخطاب مخمور السرور اور حضرت شیخ سلیمان ترکمان صاحب مکتوب بخطاب قطب الاحکام اور
حضرت سید علی صاحب موعظمی صاحب مکتوب بخطاب نور البرہان اور حضرت نور الدین عبدالرحمن اشقرانی صاحب مکتوب بخطاب
غیور وحدت احوال حاضر ہونے اپنے کا بھی عرصہ مختلف میں واسطے مزاج پرسی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم الدالارواح سلطان الاولیا کی تحریر فرماتے ہیں اور یہی سب حضرات ممدوح اپنے اپنے مکاتبہ
مفصل بالا میں تحریر کرتے ہیں کہ بتاریخ سترہویں ماہ ربیع الثانی سنہ ٦٨ ہجری روز یکشنبہ مرقوم الصدر
کو بعد نماز عصر کے ہمارے قلب پر یکایک القا ہوا کہ حضرت سید نظام الدین سلطان المشائخ محبوب الٰہی ہوا ور
اور قبل اس القا ہونے سب حضرات کو عرصہ مختلف میں قبض کیفیت باطن بدرجہ اتم طاری تھا اور بمجرد ہونے اس الہام کیفیت
باطن وجدانی کے سب حضرات کو عروج کیفیت بطون اسقدر حاصل ہوا کہ کبھی ایسا عروج تمام عمر میں نہوا تھا اور اسوقت سے سب حضرات کو
اشتیاق ہوا کہ دیکھئے عالم وجوب میں تفصیل اس حال کی کیا معائنہ ہوتی ہے اور دمبدم ہر ایک حضرات کی
طبیعت پر حال استغراق غالب ہوتا چلا آتا تھا اور ہزارہا طالبان خدا اسوقت سے تا بہ نصف شب ہر ایک
حضرات اولیا کے ہاتھ پر ہر ایک جگہ شرف بیعت سے مشرف ہوئے چنانچہ تمامی حضرات موصوف الصدر کا یہ قول متفق ہے
کہ ہم جن لوگوں کو مدت مدید سے ہدایت طریقت کی کیا کرتے تھے اور وہ لوگ ہم پر طعن کیا کرتے تھے اس
عرصہ میں وہ لوگ بھی خود بخود حاضر آکر بمنت طالب تعلیم طریقت کے ہو کر بیعت طریقت سے مستفیض ہوگئے

اور بعد نصف شب آمد و شد حضرات ابدال و رجال الغیب کی اسقدر تہی کہ ایک لحظہ کسیکو ایک جگہہ قرار نہ تہا
صدہا حضرات رقبا و نقبا و نجبا و ابدال و اغیاث و اقطاب و رجال الغیب جو اپنی اپنی عہدہ سے معزول تہے
اپنی اپنی عہدہ و نیز بعروج کیفیت باطن خدمات پر مامور ہو گئے اور ہر ایک حضرات اولیا و سالکین کو بعد نصف شب کے
حال استغراق اسدرجہ غالب تہا کہ اکثر حضرات کے معمولات جو کبہی مدت عمر مین ناغہ نہین ہوئے تہے اونشہ عروج کیفیت مین
قضا ہوگئے اور ہر ایک حضرات ممدوح الصدر کو اونشہ کیفیت عروج مین عرفان باقسام چند در چند بتعداد مختلف الوان
تلوین کے کیفیات سے قرب حضرت وحدت مین باثار غریبہ و انوار عجیبہ حاصل ہوئی کہ تا نماز صبح کسیکو اوس حال سے افاقہ نہوا
اکثر کو نماز صبح اول وقت میسر آئی اور اکثر حضرات کو اپنی اپنی خلفا یا عوام الناس خدام نے بدقت بیدار کیا صدہا
شاغلان برزخ کو اوس شب بلا سعی کوشش کے دائرہ ولایت مین گذر نصیب ہوا اور صدہا متحیران دائرہ ولایت کو
اوس شب عرفان بار اول حاصل ہوا جو لڑکا اوس شب مین پیدا ہوا مجذوب مادر زاد تہا اور تمامی مریضان روی زمین کو
اوس شب شفائی کامل حاصل ہوئی اور صدہا گرفتاران کرب و مصائب کو اوس شب بلا کوشش اور سعی کے نجات ملی
حضرت غوث شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی صاحب مکتوب نطاب حقیقت البحر اور **حضرت** شیخ عثمان صاحب
مکتوب نطاب عزیز المشہود اور **حضرت** شیخ محمد سعدی صاحب مکتوب نطاب قزح قوس اور **حضرت** شاہ رکن الدین
عارف صاحب مکتوب نطاب نغمۂ حق اور **حضرت** شیخ شہاب الدین صاحب مکتوب نطاب صمیم الصیام اور **حضرت**
شیخ صدر الدین صاحب مکتوب نطاب طوالاسرار خلفا کے حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلی
محبوب الہی کے بالاتفاق تحریر فرماتی ہین کہ گیارہ روز قبل شب محبوبیت حضرت پیر و مرشد سلطان المشائخ سید
نظام الدین صاحب محبوب الہی سے ایک مجذوب صفائی نام صاحب ولایت کشف کو جو داخل سلسلہ جلیلیہ حنفیہ علوی کا
شہر دہلی مین کوچہ بکوچہ پکارتا پہرتا تہا کہ نظام الدین محبوب الہی ہوا جو کوئی منکر ہوئیگا سر توڑ ڈالا جائیگا اور حضرت
سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الہی ایکروز قبل شب محبوبیت سے اور ایکروز بعد شب
محبوبیت سے یعنی تیسرے روز اعتکاف سے باہر تشریف لائے تمامی حضرات رقبا و نقبا و نجبا و ابدال و اغیاث و اقطاب و
رجال الغیب صاحبان ولایت روح جذبیہ کے اکثر بجسد اور بعضی بقوت روحانی حاضر آکر [illegible] ہو
اور حضرات سالکین ہمعصر بہی باختلاف عرصہ واسطے مبارکباد دینے کے تشریف فرما ہوئے و تا بقیام مختلف

اپنی اپنی جگہہ کو تشریف لیگئے فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب گذارش کرتاہی کہ احوال کیفیت ذات خاص حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی کا جو کچھہ خلفائے حضرت ممدوح نے بچشم خود معائنہ فرماکر تحریر کیا ہی قابل افشائے عام نہیں ہے خلفائے کاملین موصوف الصدر نے واسطے تعلیم فرمانے طالب صادق صاحب مجاز مع فروع الاجازت اپنی خاندان کے اجازت فرمائی ہے لہذا احوال ظاہر اور ضروری کا تحریر کیا

احوال تیاری بہشتی دروازہ و روضۂ منورۂ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کا پاک پٹن شریف مین حضرت محبوب الٰہی کے ہاتھہ سے اور شروع ہونا لنگر کا دہلی مین

مکاتیب اقطاب حضرات مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ بتاریخ تینسوین ماہ ذی حجہ ٦٨١ سنہ ہجریہ کو روز پنجشنبہ بعد نماز صبح حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی صاحب مکتوب اقطاب سقاطیس اور حضرت مع حضرت شیخ عثمان صاحب خلیفہ خود صاحب مکتوب اقطاب عزیز المشہود کے بارادہ تیاری روضہ منورہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کے پاک پٹن شریف کو روانہ ہوئے اول بارگاہ عرش پناہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ پر آستانہ بوس ہوکر قیام پذیر ہوئی بعد نماز عصر طواف اور زیارت مزار مقدس سے مشرف ہوکر پایئن مزار منور مراقب بیٹھکر طرف کیفیت باطن کے متوجہ ہوئے بعد گذرجانے مراتب فنائے ثلاثہ کے حضرت ممدوح کے قلب پر القا ہوا کہ اول دیوار مین دروازہ خورد بنواؤ جوکسی ناکسی اوسمین سے گذر جاویگا اوسپر دوزخ کی آنچ حرام ہوجاویگی جب حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی اقطاب دہلی کو مرتبہ استغراق فنائے ثلاثہ سے افاقہ ہوا اوسیوقت جانب پاک پٹن شریف کے سفر گزین ہوئے اثنائے راہ مین حضرت موصوف کو تمام احوال عرض و طول اور بلندی اور جائے اقامت دیوار موصوف کا شبانہ روز کے مثال و معائنہ سے تحقیق ہوگیا چنانچہ بتاریخ تینسوین ماہ ذی حجہ ٦٨١ سنہ ہجری مرقوم الصدر روز پنجشنبہ بعد عصر کے اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتے ہوئی پاکپٹن شریف پہونچے اور بعد حصول شرف آستانہ بوسی تیاری دیوار اور دروازہ خورد مین جسکی بنا حضرت موصوف پہلی قائم فرماگئے تھے مشغول ہوئے

سارہی چار روز مین دیوار اور دروازہ خورد تیار فرمائی بتاریخ پانچوین ماہ محرم سنہ ۶۸۲ ہجری کو روز
شنبہ بعد نماز ظہر کے نقیب صاحب ولایت روح جا بجا متعینہ خدمت شہر پاک پتن شریف نے اوس دیوار پر
چڑہکر باواز روح سنادی کردی کہ ای لوگو چلو اس دروازہ خورد مین سے نکلو جو کوئی اس دروازہ خورد مین سے
نکل جائیگا اوسپر دوزخ کی آنچ حرام ہو جائیگی آواز روح اوس نقیب کا سنکر اوسیوقت سے حضرات اقطاب و
انجبا و نقبا و رجال الغیب و ابدال و اقطاب و اغیاث اور قوم جنات جوق جوق حاضر آکر اوس دروازہ خورد
مین سے نکلنے لگے بعد نماز عشا گروہ گروہ مردمان خاص و عام کا نکلنا شروع ہوا تا نماز صبح یہی حال رہا
حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے مکتوب الطالب
سر المعبود تصنیف اپنی مین باعث تعمیر اس بہشتی دروازہ کا بطور پیشین خبری کے اس
کیفیت سے تحریر فرمایا ہے کہ بتاریخ چھٹی ماہ شوال سنہ ۶۵۵ ہجری کو بروز جمعہ بہر دن باقی رہے کہ روز عرس
حضرت خواجہ عثمان ہارونی صاحب تکفیر الخلائق و تکبیر الامانی رحمۃ اللہ علیہ کا تہا جناب پیر و مرشد حضرت
قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ شیخ فرید
گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو واسطے خرید کر لانے شیرینی فاتحہ کی بازار دہلی کو ارسال
فرمایا جب حضرت بابا صاحب ممدوح دوکان حلوائی پہ بیٹھکر شیرینی خرید کر رہے تہے ایک مجمع بہر بازار کثیر حلوائی لوگو
سے دریافت کیا کہ یہہ کیا ہنگامہ ہے لوگون نے بیان کیا کہ حضرت نجم الدین صاحب صغرا پر حال وجد طاری اور اوس کیفیت
مین سر بازار فرماتے آرہے ہین کہ آج جو کوئی اس فقیر کی صورت دیکھہ لیگا اوسپر دوزخ کی آگ حرام ہو جائیگی یہہ بیان
سنکر حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند اندر دوکان حلوائی کے چھپکر گوشہ
نشین ہو گئے تاوقتیکہ نجم الدین صاحب وہ ہنگامہ بازار سے گذر گیا حضرت بابا صاحب موصوف گوشہ دوکان حلوائی سے نکلکر
شیرینی خرید کر کے روانہ ہوئے جب حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اولین الارواح
کی خدمت مین پہونچے دیکہکر ارشاد فرمایا کہ فرید تمنے دیر بہت لگائی حضرت بابا صاحب ممدوح نے معاملہ گذشتہ
عرض کیا حضرت خواجہ قطب صاحب موصوف نے ارشاد فرمایا کہ فرید تمکو کچہہ شک واقع ہوا حضرت بابا صاحب ممدوح نے
عرض کیا کہ اگر غلام کو شک واقع ہوتا تو غلام کا ہیکو روپوش ہوتا اور غلام تو حضور انور کی صورت کا دیکھنے والا

بہشتی دروازہ کا بیان

یہہ عرض سنکر حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اوشی اولیاء واحد کو حال وجد طاری ہوگیا
اوس وجد مین ارشاد فرمایا کہ فریدا و نبہ تو آج ہی یہہ حال تہا اور بہت سے آثار کی ایک دیوار در جانب تاقیامت قائم
جو شامل حال رہیگا اور سیر دوزخ کی آنچ حرام ہوجائیگی فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب
گذارش کرتا ہے کہ یہہ اصل ارشاد فیض بنیاد کا سبب ہے جو ابتدا تیاری رہیگا تاریخ چہٹی ماہ محرم سنہ ۶۸۱
روز چہارشنبہ سے حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ تیاری روضہ
منورہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ مین مصروف
ہوئے اور اوس وقت تخت ہندوستان پر الغخان ملقب بہ سلطان بلبن غیاث الدین غلام شمس الدین التمش بادشاہ
والی دہلی قوم ترک حکمران تہا اور قہر سنہ ... کے تیسرے سال مین جلوس کرتا تہا اور حضرت بابا صاحب سے کمال عقیدت
رکہتا تہا چنانچہ اسی بادشاہ نے از راہ محبت و عقیدت کیشی کسیقدر روپیہ بھی واسطے تیاری روضہ شریف کے
نذر کیا سنہ جلوس اوس بادشاہ کا سنہ ۶۶۴ ہجری مطابق سنہ ۱۲۶۵ عیسوی اور زمانہ وفات بابا صاحب
مطابق سنہ ۱۲۸۶ء ہے اور روز آغاز تیاری روضہ منورہ حضرت بابا صاحب موصوف حضرت سید نظام الدین
محبوب الٰہی نے بموجب حکم الہام باطنی کے دعائی حرز یمانی شریف حرز مرتضوی سلطان الاوراد کو ترکیب خوف
معنوی تلاوت فرماتے مین حاشیہ اجابت پنجم پر اشارہ کرکے بعد ختم تلاوت جانب آسمان کے دم فرمادیتے تہے سامان نقد و جنس لنگر کا
رجال الغیب حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی کی خدمت مین حاضر کردیتے تہے حضرت ممدوح نے
اول روز لنگر حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ کرامت نشانہ
پاکپٹن شریف مین تقسیم فرمایا دوسرے روز سے بموجب حکم الہام باطنی کے سامان لنگر کا بدست محمد افضل ابدال کے
دہلی کو ارسال فرمادیتے تہے حضرت غوث شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی صاحب مکتوب لطائف حقیقت البحار اور دیگر جمیع خلفاء
ممدوح الصدر اور خدام بارگاہ خدمت تقسیم لنگر کی باہم انجام فرماتے تہی بعد عرصہ چہہ ماہ بارہ ایام کے حضرت سلطان المشائخ
سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی تیاری روضہ منورہ سے فراغ حاصل کرکے شہر
دہلی مین پہنچے اوسروز سے حضرات رجال الغیب سامان لنگر کا شہر دہلی مین حاضر کیا کرتے تہے ہر دوزہ سامان تقسیم
ہوجایا کرتا تہا حتی کہ پانی بہی گہڑونمین باقی نہین چہوڑا جاتا تہا اور ہر روز جمعہ ظروف پخت لنگر کے بابا ان لنگر کو مفلس

بیان تیاری روضہ منورہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دیکھا کہ رحمت فرمائی جاتی تھی اور حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی بذات
خاص ساگ گوکہرو اور نان جوین بے نمک تناول فرمایا کرتے تھے کبھی سامان لنگر میں سے ایک لقمہ نوش نہیں فرمایا

احوال حضرت شیخ نصیر الدین صاحب اور حضرت شیخ عثمان صاحب کے قلب مین خطرہ پیدا ہونے کا اور پھر اوسکے دفع ہو جانے کا

مکاتیب حضرات مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ جب حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی
کی بارگاہ عرش پناہ مین سامان ظاہر اور باطن مرتبہ محبوبیت کا بخوبی رونق پذیر ہو گیا حضرت ممدوح کے
خلفائے کاملین یعنی حضرت شیخ نصیر الدین صاحب مکتوب خطاب حقیقت البحر اور حضرت شیخ عثمان صاحب ملقب بہ لقب
عزیز المشہود کے دلون مین خیال پیدا ہوا کہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم
اغیاث سند نے دولت ظاہری و باطنی اپنی حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی
پیر و مرشد ہمارے کو عطا فرمائی ہے اور حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کو صرف کیفیت جذب حال اور استغراق پسند آیا ہوا حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی اقطاب دہلی
صاحب مکتوب خطاب بمقناطیس الوحدت کو جب اس خطرۂ عظیم کا علم الہام باطن سے ہوا حضرت ممدوح
نے بخیال اسکے کہ کہین یہ لوگ دولت بطون سے محروم نہ رہجاوین اس خطرۂ عظیم کو جلد انکے قلب سے رفع کرنا
چاہی بتاریخ ستائیسوین ماہ شوال ۶۸۲ ہجری مرقوم الصدر کو شب سہ شنبہ بعد نماز تہجد کے حضرت
موصوف نے دونون خلفائے کامگار کو تخلیہ مین طلب فرماکر ایک نامہ بنام حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت کے تحریر فرماکر دونون صاحبون کو مرحمت فرمایا اور ارشاد کیا کہ تم دونون اسم اعظم چشتیہ تلاوت
کرتے ہوئے کلیر شریف کو روانہ ہو جاؤ اور عرصہ دو روز مین واپس آجاؤ بموجب حکم کے دونون صاحب روانہ
ہوئے جب دروازہ شہر دہلی سے باہر نکلے تھوڑی عرصہ مین اون دونون حضرات موصوف الصدر کو دوران سر
پیدا ہوا اور اوسکی شدت مین بیتاب ہوکر زمین پر گر پڑے جب دونون حضرات کی آنکھہ کھلی تو دونون صاحبون نے
اپنی آپکو حد کلیر شریف مین پایا اور جو غور کرکے دیکھا تو تمام زمین طلائی اور تمام سنگریزہ جواہرات اور تمام شجر زمرد کے
اور تمام آسمان یاقوت سرخ کا نظر پڑا اور ہوا وہان کی مین خوشبو مشک اور عنبر کی مہک رہی تھی

متحیر ہوکر دونون حضرات وہان سے واپس آئے جب قریب شہر دہلی کے جہان پر دوران سفر کی شدت سے گر پڑے تھے پہونچے
تب یاد آیا کہ حضرت پیرومرشد کے خط کا جواب حاصل نہ کیا اب خدمت مین پہونچکر کیا عرض کرینگے اوسوقت دونون
حضرات کو یکبارگی علم پیدا ہوا کہ حضرت پیرومرشد نے ہمارا خطرہ رفع ہوجانیکو ہمین ارسال فرمایا تھا ہم نا سمجھ ہین آگئے اسکے
دونون حضرات نے تائب ہوکر صلوٰۃ و استغفار ادا فرمائی اور داخل شہر ہوکر حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب
اقطاب دہلی **محبوب الٰہی** رح سے قدمبوس ہوے اور عرض کیا کہ حضرت غلام سے ایک خطا صادر ہوئی ہے کہ حضور انور کے خط کا جواب نہین
لائے اور جو کچھ ہم پر گذرا ہی حضور انور کو سب علم ہے حضرت سلطان المشائخ سید **نظام الدین صاحب** اقطاب دہلی
محبوب الٰہی نے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ ہوا اس کفشبردار کی دولت سوا آیا حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی دونون صاحبون نے عرض کیا کہ حضرت یہان تو
کچھ بھی جمع نہین ہے جو سامان آتا ہی روزمرہ تقسیم ہوجاتا ہے اور وہان تو فرش سے عرش تک جواہرات کا ظہور ہے
بعد اس گفتگو کے حضرت شیخ نصیر الدین صاحب مکتوب لقب حقیقت البحر نے نامہ واپس لایا ہوا پیشکش کیا حضرت
سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی نے جو وہ خط ملاحظہ فرمایا تو اپنی خط کا جواب حضرت خواجہ
شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کا تحریر فرمایا ہوا تھا **لکھا تھا** کہ اب ہرگز ان دونون کو
کسیطرح کا خطرہ پیدا نہوگا اور جواب خط کا بدست علیم اللہ ابدال انکی کمر مین بند ہوا دیا ہے اوسوقت ان دونون صاحبون کو ہوش تھا

احوال واقعات شبانہ روز حضرت مخدوم صاحب کا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کے تعلیم کا

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکتوب لقب فردوس الوجوب مین تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ
بارھوین ماہ محرم **۶۶۴ھ** ہجری سے تا بغایت اٹھارھوین ماہ محرم **۶۸۴ھ** ہجری روز یکشنبہ کسی روز آتش قہر کی
زمین سے مشتعل نہین ہوئی گاہی گاہی آواز مثل گرجنے رعد کی جیساکہ بعد شرر افشانی آتش قہر کے ہوا کرتا تھا ہوتا رہا
اونیس برس کا یہی حال معائنہ ہوا کہ حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب رح
ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا بعد نماز عشا اور فراغ تعلیم کیفیت باطن کے حسب معمول قدیم اولٹی ہاتھ سے
ڈالی درخت گولر کی پکڑی ہوا اور سیدھے ہاتھ کی مٹھی بند کرکے انگشت شہادت علم کیے ہوئے کھڑے رہتے صبح
وقت نماز صبح حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت بموجب دستور مقررہ یوم تشریف آوری اپنی سے حضرت

بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے گوش مبارک
کے پاس آنکر [illegible] کہتے ہیں اوس وقت حضرت ممدوح ارشاد فرماتی کہ شمس الدین شریعت بہی کیا خوب آئین ہے کہ حضور [illegible]
[illegible] آئی ہے یہہ ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو امام کردیتی جب حضرت خواجہ صاحب
نماز پڑھ چکتے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو علاوہ
نماز پڑھنے کے ہمیشہ حالت استغراق مین پاتے ہر وقت نماز مین یہی حال ہوتا بعد نماز عشا حضرت بادشاہ دو جہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت کو تعلیم لسانی کیفیت باطنی سے فیضیاب فرمایا کرتے تھے کہ بتدریج عرصہ تعلیم کا
ایک پہر سے بڑھ گیا تھا آٹھ سات پہر اور بعضی روز زیادہ بھی حالت جذب اور استغراق مین محویت فرماتے
اور بعضی شب کو بعد نماز عشا ارشاد فرماتے کہ شمس الدین کچھہ موجود ہے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ
ولایت گولریان [illegible] پیشکش فرماتے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر
صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا انگشت شہادت دست راست کی گولریون پر لگا کر چکھہ لیتے تھے اور
ارشاد فرماتے کہ شمس الدین خدا مین اور بندہ مین اتنا فرق ہے کہ بندہ کھاتا ہے اور خدا منزہ اور مبرا ہے یہہ ارشاد سنکر حضرت
خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو حال وجد طاری ہوجاتا تھا اور اوسی وجد مین استغراق باختلاف تعداد
عرصہ رہا کرتا تھا حضرت خواجہ صاحب موصوف نے بھی مدت اونیس برس کامل کوئی چیز زبان پر نہین رکھی تحریر فرمایا
ہین کہ وہ ارشاد حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان
الاولیا کا میری روح کو ایسی قوت بخشتا تھا کہ خواہش بھوک و پیاس کی مطلق نہین رہتی تھی دوسرے شغل نوری
ملکوتی تعلیم ہوگیا تھا ہر وقت ہر لحظہ اوس شغل شریف مین مصروف رہتا تھا اور تیسرے حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کی صورت کے لمعان سے خواہش نفسی دور ہوجاتی تھی اور مرتبہ روحی حاصل ہوجاتا تھا بتصدق حضرت بادشاہ
دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے اور کبھی پشت مبارک
حضرت بادشاہ دو جہان رحمۃ اللہ علیہ کی نہ معلوم ہوا کہ کون موسم کس [illegible] دائماً [illegible]

ذکر خوش نویسی حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ

مکتوب نواب صحیفہ بیان صابری مین تحریر کر دیتی ہے اور جو احوال قابل تحریر مکتوب فردوس الوجوب کے ہوتا تہا اوسکو
بہی روز مرہ درج فرما دیتی تہے اور اس عرصہ مین جسقدر حضرات اولیائے ہمعصر حاضر آیندگان مزاج مبہی حضرت شاہ
دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا زمانہ وصال قریب
پہونچا اون حضرات والا صفات نے ابہی اپنے مکاتیب مندرجہ احوال معاملہ خود حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت کی خدمت مین بدست ابدال یا اپنے اپنے خلفا کے پہونچا دیے **اشعار مؤلف**

شمس فرماتے ہین مین اوسجا رہا — خدمت مخدوم مین تنہا رہا
کوئی شب ایسی نہ دیکھی اور نہ روز — آتش مہری ہوئی جلوہ فروز
گاہ کہہ بجلی کڑکتی تہی ضرور — رعد کا سا گاہ ہوجاتا تہا شور
سال و ماہ مین گاہ مخدوم العلا — عرش بالا سے سوی فرش آ
ہی تعلیم کو الف باطنی — مجہہ سے فرماتے بطرز دلدہی
شمس کوئی گولری گولر کی لا — تا ادا ہو سنت خیر الوریٰ
گاہ لب سے گولری کو داب کر — تہوک دیتے تہے اوسے پہر زود تر
شمہ دم افطار فرماتے تہے یہہ — پہر زبان یکبارگی لاتے تہے یہہ
شمس ہمارا یکا طریق افطار ہے — کہانی پینی سے خدا بیزار ہے
کہانا پینا خاص آدم کا ہی کار — کہانے پینے سے بری ہے کردگار
بعد اس گفتار کے حضرت شتاب — جلوۂ یاھو سے ہو کر چہرہ تاب
عالم ھو کو چلے جاتے تہے بس — سیر ھو فی الفور فرماتے تہے بس
سیر گلزار ھویت تہی پسند — خوش نہین آتا تہا یہہ گلزار بند
مین ہی اوس ارشاد عالی جاہ سے — اوس شراب لی مع اللہ گاہ سے
مست ہوتا تہا کلام شاہ سے — اوس نئی رنگین طبیعت خواہ سے
اوس روشن ضمیر [illegible] حکیم — خدمت شاہ دو عالم مین قدیم

جب نمازِ خمس کا وقت آئی تہا — جانب ناسوت مین آجائی تہا
کلمۂ اذان وقتی برزبان — بر طریق راستان و پاستان
جگہہ جگہہ ری کرتا ادا بہرِ نماز — از پی آداب عبدیت طراز
شاہِ عالم عالمِ ھو سے شتاب — جانب آداب آتے چہرہ تاب
شاہ فرماتے بطورِ دلپسند — برزبان لاتے یہ لفظِ ارجمند
یہہ نماز از بس خوش آتی ہی مجہی — جانب دربار لاتی ہے مجہے
شمس تیری سنکی بانگ دلنواز — چہوڑ دیتا ہون ھویت گاہِ راز
اوس حضورِ خاص کی سرکار کو — چہوڑ کر آتا ہون یہان دربار کو
جبکہ نیت کر کے شہہ پڑہتی نماز — بر طریق عجز بر طرزِ نیاز
کلمۂ تکبیر کہتے ہی جناب — کرتے اوس کلمہ سے حضرت انتساب
جو حضوری لوگ ہین وقت نماز — دیکہتے ہین اوس تجلی کا طراز
جلوہ بینِ ذات کو بانگ صلوۃ — کہینچ لاتی ہی بدربارِ صفات
کیا عجب ہے حاضرِ یہان آئی کو حضور — گہہ حضور اور گاہ دربار سرور
جذب سے آجائی ہین سوئے سلوک — بہر دار و بست دربارِ ملوک
یہہ شہادت منزل صورت سرا — ہی عجائب صورت معنی نما
یہہ تجلی ہی تجلی سے نفی — کون سمجہا ہے اسی غیر از ولی
احمدی دریا ہی یہہ بالیقین — چاہئی اسوقت مین سر بزمین
ہین یہہ پانچون وقت دربار نظام — خدمت اس دربار کی ہی فرض عام
عبد کو آداب عبدی ہی ضرور — خوش نما ہی انت ربی کا حضور
انت ربی و انا عبدک مدام — پڑہتی ہین رشد و امامت کے امام
جب نمازی وقت آتا ہی حسن — انت ربی یا سمین عبدک یا سمن

ہان عجائب ہے ہویت کا حضور / برہ صورت کہ ہی دربار سرور

غیب گاہِ ہو تو خلوت گاہ ہے / یہہ شہادت گاہ جلوتگاہ ہے

نظم اسکا ہی حقیقت کیش کو / انتظام اسکا ہی ہر وگزدیش کو

یہہ حسن گلشن سرا ہوش ہے / یہہ بہارستان چشم و گوش ہے

چاہیی پڑہنا نماز ین ای حسن / تاکہ خوش ہووی شہنشاہ زمن

احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رح کے حبس کبیر ادا فرمانی کا بحکم حضرت مخدوم صاحب کے

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکتوب لقاب فردوس الوجوب مین تحریر فرماتی ہین کہ بتاریخ ۱۹ اونیسوین ماہ محرم سنہ ۶۴۴ ہجریکو روز چہارشنبہ وقت اشراق سے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیانے درخت گولر کے پاس سے حسب معمول قدیم جاے اقامت پر تشریف لیجاکر قیام فرمایا اور زمین پر نگاہ ڈالی سعا نور سرخ مثل یاقوت کے اوس زمین محدودہ محفوظ مین سے کہ جس قطعہ زمین کو حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیانے منور شروع شرر افشانی آتش قہر کے امین عطا فرمائی تہی نکلنے لگا اور تا بہ آسمان محیط ہوگیا اوسوقت حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین شمس الارض آج سے تم واسطے چہ سالکے حبس کبیر مین مقید ہوجاؤ اور ایک قبر عالم ناسوت کیطرح پر تیار کرلو حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضرت یہان پر سامان قبر کے تیار کرنیکا موجود نہین ہے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیانے اپنی پشت کے پیچہے انگشت شہادت دست راست سے زمین پر اشارہ خط کا فرمایا کہ سایہ انگشت شہادت حضرت موصوف کا جاے اقامت سے پس پشت کو نہ قدم کے فاصلہ پر بمقابلہ جاے اقامت اور درخت گولر کے جاکر پہنچا اوسیوقت زمین شق ہوگئی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیانے فرمایا کہ شمس الدین اس شق زمین مین داخل ہوجاؤ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت موجب حکم کے اوس شق زمین مین کہ نہایت عمیق گویا عالم ثانی تہا

تشریف لیگئے جاکر دیکہا کہ ایک قبر مثل عالم ناسوت کی تیار ہے علیم اللہ ابدال اور حضرت کمنتظر ہین جب حضرت خواجہ شمس الدین حسبے ترک متوفی ہو قبر مین بیٹہہ گئے علیم اللہ ابدال نے ایک آفتابہ آب سرد کا بہرا ہوا اور دو نان نخود جو بقدر پانچ رطل کے پاس رکہدیں اور عرض کیا کہ جب کبہی خواہش طعام کی ہو تو اس نان مین اور اگر خواہش پانی کی ہو تو اس آفتابہ سے نوش فرمالینا اور تختہ ہای سنگ سرخ بیش قیمت نہایت عمدہ و عجیب و غریب سے قبر کو بند کر دیا **فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب** گذارش کرتا ہے کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے مکتوب بخطاب فردوس الجوب مین معاملات چہہ برس کے حبس کبیر کے مع جملہ تعلیمات مفصل تحریر فرمائی ہین اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث نے مکتوب بخطاب اسرار القرشی مین معاملات چہہ ماہ حبس کبیر کے مع جملہ دقائق تعلیمات مفصل تحریر فرمائے ہین اور **حضرت** جناب مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب رد ولوی زندان ہبیر سے مکتوب بخطاب منہاج الواجدین مین معاملات چہہ ماہ حبس کبیر گل و ریگل کے مع جملہ نکات تعلیمات مشاہدات مفصل تحریر فرمائے ہین اور اوس سر وراز آشنائے خلق نہان فیض نہان منبع العرفان ہین بموجب احکام علی التواتر کے یہہ دستور ہے کہ جب طالب کو خلیفہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ کرتے ہین اول اوسکو واسطے گیارہ روز کے قبر مین بٹہلا کر تعلیمات نکات و دقائق معاملات و مشاہدات من وعن و بتفصیل و تشریح ہر ایک امر کے مطلع کر دیتے ہین بموجب تعمیل اوس تعلیم کے شاغل کو معائنہ اور محاصلہ اثبات تصحیح تصدیق علیم کا ہوجاتا ہے اور حصول اس قوت غریبہ اور قدرت عجیبہ کیفیت باطن کا بہی لوازمات مرتبہ شہنشاہی ولایت اس سلسلہ عالیہ سے ہی چنانچہ حضرت قبلہ کونین و کعبہ دارین پیر دستگیر حضرت **شاہ محمد امیر صاحب** قطب الارشاد نے اس کفشبردار **مؤلف کتاب** ہذا کو بہی حسب معمول گیارہ روز مین فیضیاب فرما کر بنظر بندہ نوازی واسطے دوام اجازت کے فرمائی تہا کہ شبکو تین پہر اور دن کو دو پہر فقیر اس شغل سریع التاثیر مین مصروف رہتا ہے اور بطفیل کفشبرداری اپنی حضرت پیر و مرشد ممدوح کے ترقی کیفیت روز افزون کا مذاق حاصل کرتا ہے خدای عز و جل جس خادم کو ہمت اور توفیق عطا کرے شاغل ہوکر معائنہ کرلے

اشعار مؤلف

رحمۃ اللہ علیہ	**شمس** مخدومی بفردوس الجوب سن ششصد و شصت و چارم سمی غلام ۶۶۴		شاہ کا لکھتے ہین یہہ احوال خوب تا حد ہشتاد و ششصد چار تام ۶۸۴	

خدمت عالی مین تہا مین سر بسا
سال بستم تہی و خدمت گار کی
الغرض اکروز صد فرحت بکار
نور سرخ اوس روز یاقوتی شرار
شاہ عالیجاہ فرمانے لگے
شمس تو شش سال کر چلین کہین
قبر ایک طیار کر با صد طراز
راز مخفی تاکہ کہلجاوے تجہے
عرض کی مینے کہ ای شاہ جہان
جانب پشت مبارک شاہ نے
اپنی انگشت شہادت سے شتاب
وہ زمین مسعود تا ہفتم زمین
شق ہے فرمایا کہ جا کر بیٹہہ جا
مین بفرمان جناب ذو الوقار
دیکہتا کیا ہون وہان ایک قبر ہے
وہان علیم اللہ ابدال سلیم
مین بزودی قبر مین بیٹہا بشوق
پاس میرے رکہدیا اوسنے شتاب
کہدیا گر شوق ہو ای شمس دین
پارہ نان جرعۂ آبی بنوش
پہر علیم اللہ نے پڑہ کر درود

کفش بر داری مین رہتا تہا کہڑا
اس غلام بندۂ سرکار کی
نور یاقوتی ہوا صورت نگار
جلوۂ یاقوت تہے تہا ہزار
بندۂ درگہہ کو سمجہانے لگے
جلد ہو شغل سپاہہ کا اسیر
بیٹہہ جا اوس قبر مین باصد نیاز
حضرت الصمد ملجاوے تجہے
آلہ کند بندگی اس جا کہان
شاہ عالی عارف باللہ نے
بر زمین ایک خط کیا صد نور تاب
شق ہوئی مانند قعر دل نشین
اس زمین شق کے اندر بیٹہہ جا
غار کے اندر گیا شادی بکار
صاف تر منزل سرا صبر سے ہے
منتظر میرا ہے بر رسم قدیم
با ہزاران کیف و باصد شوق و ذوق
نان دو دادا یک آفتابہ پر آب
ای غلام بادشاہ ذو المتین
سال شش در شوق حق باشی مقیم
رکہدی اس تختہ ای سنگ زود

تھے وہ تجھے پارۂ یاقوت سے کے — تھے وہ سے تجھے جلوۂ لاہوت کے

سے تھے وہ تجھے جلوہ زیبِ سرمدی — سے تھے وہ سے تجھے نورِ پاکِ احمدی

سے تھے وہ تجھے گلفروشِ نورِ حق — سے تھے وہ سے تجھے جلوہ زیبِ طورِ حق

سے تھے وہ تجھے نسبتِ صابر بکار — سے تھے وہ سے تجھے رازدار کردگار

سے تھے وہ تجھے مشعل افروزِ ھُدا — سے تھے وہ سے تجھے رازورِ رازِ خدا

القصہ تا سالِ ستہ شمس دین — محوِ حق بیٹھے رہے زیرِ زمین

حضرت شمس اور جلال الدین نے — نورِ حق شاہ جلال آئین نے

شاہ عبد الحق تجلی بخشِ دین — گل بگل شش ماہ رہتے زیرِ زمین

رازِ جمعُ الجمع کے اجمال کا — فرق بعدُ الجمع کے احوال کا

لوحِ محفوظی کی سب تحریر کا — حاملانِ چرخ کی تقریر کا

سب صفاتِ سلبی و ایجاب کا — جلوہ سرِ ھُوَیّت تاب کا

جلوۂ تجنیس کا تقدیس کا — عالمِ تشبیہ کا تنزیہ کا

عالمِ غیبی کا مخفی و عیان — تینون حضرت نے لکھا اپنے بیان

اس طریقہ کا ہی یہہ رسمِ سلوک — دیکھتے ہین جسکو سرگرمِ سلوک

شغلِ موصوفہ بتاتے ہین اوسے — خواب اسکا نسے جگاتی ہین اوسے

راز سے آگاہ کرتے ہین اوسے — نورِ ھُو سے ماہ کرتے ہین اوسے

یہہ فقیر مست نور کبریا — روز گیارہ قبر مین بیٹھا رہا

حضرت شاہ امیر نام نے — پیشوا قبلۂ انام نے

جب بروز یازدہ بھیجا پیام — اوٹھہ حسن بس ہو چکا سلسلہ تمام

کان مین پہونچی ندائے دلپذیر — کام تیرا ہو چکا ای خوش ضمیر

ہو چکا اب تو طریقت کا امام — کام تیرا ہے خلائق کا نظام

سن صدائے حضرت شاہ اجل | مین مکان تنگ سے آیا نکل
خدمت حضرت مین جاکر شاہ حال | حال گیارہ روز کا لایا بقال
غیب سے جو کچھ ثمر پایا وہان | من وعن اوسکا کیا مینے بیان
جب بیان مین کر چکا سر وجوب | سر مخفی ہائے علام الغیوب
حضرت مرشد نے فرمایا حسن | تو ہی انوار ولایت کا چمن
دو دوگانہ شکر کا پڑہ لے شتاب | تو ہویت سے ہوا اب بے حجاب
بے تکلف کر کرامات کا نظام | رشد کا دے خلق کو بہر بہر کے جام
خلق کو اب تو ہدایت کر حسن | جام وحدت کا پلا بہر بہر حسن

احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ کے حبس کبیر سے بحکم حضرت مخدوم صاحب کے باہر آنیکا

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کے مکتوب لقاب فردوس الوجوب مین بموجب بیان علیم اللہ ابدال کے تحریر فرماتی ہین کہ بعد مرور عرصہ چھ برس کے بتاریخ نوین ماہ صفر ۶۸۹ھ ہجری کو بروز جمعہ وقت عصر کے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے بخبر باطن علیم اللہ ابدال کو حکم دیا کہ شمس الدین کو حبس کبیر مین سے بلا لاؤ بموجب حکم کے علیم اللہ ابدال نے غار مین گہسکر پہر قبر درون غار سات مرتبہ مجھکو آواز دیا تو مین اوسی آواز کو سمجھا کہ یہہ آواز اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا ہی مین قَالُوا بَلٰی کہنے لگا پہر علیم اللہ ابدال نے سات مرتبہ مجھکو آواز دیا اوسوقت مین یہہ سمجہا کہ اب حکم فَسْجُدُوْا کا ہورہا ہے مین سجدہ ادا کرنے لگا پہر علیم اللہ ابدال نے مجھکو سات مرتبہ آواز دیا تو مین یہہ سمجہا کہ یہہ آواز کُنْ کا ہی پہر علیم اللہ ابدال نے سات مرتبہ مجھکو آواز دیا تب مین یہہ سمجہا کہ اب وجوب سے پہر علیم اللہ ابدال نے مجھکو سات مرتبہ آواز دیا اوسوقت مین یہہ سمجہا کہ اب عالم ارواح سے مین برزخ صغرا مین آیا پہر علیم اللہ ابدال نے سات مرتبہ مجھکو آواز دیا تو مین یہہ سمجہا کہ عدم سے وجود مین ابہی آیا ہون پہر علیم اللہ ابدال نے مجھکو سات مرتبہ آواز دیا اوسوقت مین سمجہا کہ کوئی کسیکو پکارتا ہے پہر علیم اللہ ابدال نے مجھکو سات مرتبہ آواز دیا تو مین یہہ سمجہا کہ کوئی شمس الدین تیرے پاس ہے اوسکو کوئی شخص پکارتا ہے پہر علیم اللہ ابدال نے

مجکو سات مرتبہ آواز دیا تو مین نے آنکھین کہولکر دیکہا اور آواز دیا کہ تو کون ہے اور کس شمس الدین کو پکارتا ہی اور تیرا کیا مقصد ہے علیم اللہ ابدال نے متحیر ہوکر حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی خدمت مین واپس جاکر عرض کیا کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو مینے اسقدر آوازین دی اور انحضرت پر احوال مفصلہ بالا گذرا اب نو بار کے آواز دینے مین حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ تو کون ہے اور کس شمس الدین کو پکارتا ہی اور تیرا کیا مقصد ہی حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ علیم اللہ یون جاکر کہو کہ **صابر کے شمس ارضی کو بحکم مخدوم** بلاتا ہون علیم اللہ ابدال نے بموجب ارشاد حضرت ممدوح کے مجکو پکارا اوسوقت مینے سمجھکر جواب دیا کہ مجکو پکارنے ہو علیم اللہ ابدال نے تختہ قبر کا اوٹھایا مینے آدھی روٹی نخود وجو کی اور آدہا پانی کا جو مجہہ سے بچ رہا تہا علیم اللہ ابدال کو مرحمت کیا اور جس راستہ سے کہ مین شق زمین کے نشیب مین گیا تہا اوسی راستہ سے مین باہر آیا اور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد** صاحب صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو جاے اقامت پر کہ جہان اب مزار مقدس ہے روبقطب دوزانو بیٹھا ہوا دیکہا اولٹا ہاتہہ بموجب معمول پکڑے ڈالی درخت گولر کے بیٹھے ہیں اوپر کو تہا اور سیدہا ہاتہہ کی انگشت شہادت حسب دستور بیٹھی بند اوپر قلب کے علم تہی **اشعار من نتائج افکار مولف**

شمس دین شش سال تھے عابد ہو
گلفروشی کے لیے گلزار مین

الغرض پس سال شش آگاہ کو
بندۂ درگہہ علیم اللہ کو

حضرت **مخدوم** نے بھیجا کہ جا
پاس میرے شمس کو تو لے آ

جب علیم اللہ آئے قبر پر
قبر پر آکر کہا ای خوش بشر

سات بار آکر پکارا ای فتا
بار ہفتم مین یہہ سمجھا یہہ صدا

ہے یہہ آواز اَلَسْتُ دلکشا
سنکے یہین کہنے لگا قَالُوْا بَلٰی

پھر دئی ابدال نے آواز سات
تب مین سمجھا انا شمس دین کی ہی یہہ با

جلد سے مینے وہین سجدہ کیا
حضرت برحق کا مین بندہ ہنا

پھر دئے آواز سات ابدال نے
تب حضر بخشی وجوبی حال نے

پھر علیم اللہ پکارا سات بار — برزخ صغرا کی تب دیکھی بہار
پھر وہی آواز سات اوس ماہ نے — اوس علیم اللہ خدا آگاہ نے
تب سمجھ آئی کہ ہی نور شہود — مین قدم سے آگیا سمت وجود
پھر پکارا سات بار ابدال نے — نام سبز ایلکے اوس خوش حال نے
تب مین یہہ سمجھا کسیکو کوئی مرد — یاد بس کرتا ہی با آواز درد
پھر علیم اللہ بمذکور الشمار — شور مین لایا صدائے خوشگوار
تب مین سمجھا شمس کو ای پاک سے — جانب چپ یا بدست راست سے
جبکہ یہہ رتبہ گیا نوہ بار کو — سنکے اس بار نوہم تکرار کو
تب کہا بینے کہ ای مرد خدا — کون تیرا شمس ہے مجکو بتا
کون تو ہی کسکو کرتا یاد ہے — ہے ملک تو یا کہ آدم زاد ہے
کیا غرض ہے کسلئے آیا یہان — تیری دل مین جو کہ ہی لا بر زبان
تب علیم اللہ حیرت کیش ہو — پاس حضرت کے گیا دلریش ہو
جا کہا حضرت سے حضرت کیا کہون — مین یہان شمس دین سے گنگ ہون
مین باعداد شمار دال و سین — دیر تک کہتا رہا ای شمس دین
شمس دین نے مجکو پہچانا نہین — خادم درگاہ کو جانا نہین
شاہ نے تقریر سن ابدال کی — بات سنکر شمس دین باجال کی
یہہ کہا ابدال سے ابدال جا — شمس کو تو پاس تک پیر لے آ
یہہ کہو جا کر کہ ای شمس مبین — ای سراپا محو ذات ذو المتین
آج تجکو شاہ خوش آئین نے — یاد فرمایا علاء الدین نے
جب سمجھ آئی علیم اللہ سے — بندۂ درگاہ حق آگاہ نے
اسکو بھیجا ہمارے شاہ نے — حضرت بابا کے مہر و ماہ نے

تختۂ سنگین کو جلدیسی اوٹھا ‏ قبر سے سامنے کو بس باہر کیا
نصف لوٹا آب کا اور نصف نان ‏ وہ جو میرے پاس تہا اوسکو ادآن
دیدیا مینے علیم اللہ کو ‏ اوس سفیر دوجہان کے شاہ کو
آنکہ دیکہا جو خدمت گار نے ‏ شاہ کو اوس بندۂ دربار نے
ہیئت اولی سے بیٹہے تہے بکار ‏ محو ذات ساذج پروردگار
شمس دین شمس ہدایت ہین حسن ‏ جلوۂ طور ولایت ہین حسن

فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب گذارش کرتا ہے کہ اب ارشاد وصیت حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا بعبارت مورخہ مکتوب نطاب صحیفہ بیان صابری کے تحریر کیا جاتا ہے اسواسطے حضرات قاریان اور سامعان اس کتاب حقیقت گلزار صابری کی خدمت مین اطلاع کردینا اولا فرض ہے کہ اوسوا شاد کی حسن عبارت پر توجہ نکرین اسواسطے کہ عبارت حال کی مثل عبارت قال کے برجستہ نہین ہوتی ہی اوس کلام معجز نظام سے معانی حقیقت اور حصول ذات مطلق کا مقصود ہوتا ہی بلکہ حضرات اہل طریقت کو بباعث پابندی و آداب طریقت کے ضرور ہی کہ اس عبارت حالی کو کسیطرح کی بی ادبی کے ساتہہ تلاوت نفرمادین

احکامات وصیت آمیز حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اور سوالات حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ کے

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکتوب نطاب فردوس المحبوبین اور مکتوب نطاب صحیفہ بیان صابری مین تحریر فرماتے ہین کہ بعد فراغ حبس کبیر حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوکر آداب بجا لائے اور قدمبوس ہوکر پس پشت مبارک بااد ب ایستادہ ہو گئے حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین بیٹہ جاؤ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت پس پشت مبارک باادب بیٹہہ گئے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیانے بطور وصیت کے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین بابا تم شہر آمیر کو جاؤ وہان پر

علاءالدین غوری قلعہ آمیر سے لڑ رہا ہی اور اوس سے قلعہ فتح نہین ہو سکتا تو تمہاری اونگلی اوٹھانے سے برج قلعہ زمین
مین بیٹھکر قلعہ فتح ہو جائیگا لیکن وہ ہی دن ہمارے اس عالم سے رحلت کرنیکا یعنی وحدت طرف احدیت مرفہ کے راجع ہو نگے
اور ۶۹۰ ہجری سے لغایتہ ۹۰۷ ہجری تک احدیت مرفہ مرتبہ واحدیت مین طرف عالم ناسوت کے راجع ہوتی رہیگی وقت چاشت
بعد نماز ظہر تیرھوین ماہ ربیع الاول ۶۹۰ ہجری کو یہہ معاملہ ہوگا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت نے عرض کیا کہ غلام کو حضور انور کا کیونکر علم ہوگا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاءالدین علی احمد
صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ روز چہارشنبہ کا تمام ہو جائیگا جب شب پنجشنبہ کی
آویگی تو باد تند اور سرد اسقدر چلیگی کہ سب روشنی تمام لشکر کی سرد ہو جائیگی بلکہ آگ بالکل باقی نہین رہیگی
اوس وقت بادشاہ تیری پاس آویگا روشنی تیری چراغ کی دیکھکر کہ فقط اوس رات تیرا ہی چراغ روشن ہوگا اور تمام عالم
چراغ گل ہونگے یہہ علامت قوی تیرے علم ہو جانیکی ہے صبح کو روز پنجشنبہ کا ہوئیگا تو اونگلی طرف قلعہ کے
اوٹھا دیگا قلعہ فتح ہو جائیگا اور علیم اللہ ابدال کو تیری خدمت مین مقرر کیا جائیگا یہہ ابدال ہمارے جد امجد حضرت غوث
پاک قطب عالم سے چلا آتا ہی تیری پاس رہا کریگا تمام عالم کی خبر رسانی کرتا رہیگا اور تجھہ سے ایک قلندر ہوگا اور اوس قلندر سے
ایک مخدوم ہوئیگا ہفتم درجہ کا اور علیم اللہ ابدال کی وفات مخدوم ہفتم درجہ کے پاس ہوئیگی اور بعد وفات پھر کوئی ابدال
کسیکی خدمت مین نہین رہیگا سوائے جد کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضور انور کو
غسل کون دیگا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاءالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین غسل تم کرو گے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضرت
پانی کہان سے آئیگا حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ پانی ہمارے جسم کے قریب ہوئیگا طرف چپ کے ایک چشمہ آب کوثر سے آجائیگا تم
غسل کر دینا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضور انور کے جسم مطہر کو
ہاتھہ لگاؤن یا نہین اور پانی جسم مبارک کیونکر ڈالون حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ ہاتھہ ہرگز مت لگانا جو تیرے قلب مین خیال ہوگا
ویسا ہی جسم ہو جائیگا پانی کمنڈل سے اپنا ہاتھہ سے ڈالدینا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ
کفن مبارک حضور انور کا کون سے پارچہ کا ہووے سفید ہووے یا کسی طرح کا انقلاب لون ہوئے اور خوشبو کیسی کفن منور کو لگاؤن یا نہین
حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاءالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ کفن گلگو

عبیسے پارچہ کا لباس ہوئے تم اپنے پاس سے دینا اور کفن اوسکا گل ابھی سے ہووے جو کہ مینے عالم حیات مین پہنا ہے اور **عمامہ**
میرے شیخ کا سر پر باندھنا اور **خرقہ** پیر شیخ کا جو وقت عطائے خلافت مرحمت ہوا میرے سر پر رکھ دینا کہ رجال الغیب پہنا دینگے
اور خوشبو کی کچھ حاجت نہین بلکہ آسمان سے خوشبو کافور اور الایچی کی بہشت سے لے آوینگے کہ تمام عالم ناسوت سے ملکوت تک معطر
ہو جائیگا **حضرت** خواجہ شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضور انور نے ساتھ لگانیکو منع فرمایا کفن مبارک
کیونکر پہناونگا اور جو خرقہ کہ حضور کے جسم مبارک پر ہوئیگا اوسکو کیا کرونگا اور کیسے جسم منور سے اوتارونگا حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ کفن کو تیار کرکے ارادہ
تمہین کرنا تصور سے ویسا ہی ہو جائیگا اور خرقہ بھی تیری ارادہ کے تصور سے علیحدہ ہو جائیگا لیکن اوس خرقہ کو چار تہہ کرکے اوپر چہرہ کے
ہاتھ سے رکھ دینا اور اوپر سے کفن کا ارادہ کرنا کفن تمام تیرے تصور سے میرے جسم پر تیار ہو جائیگا جبتک کہ تو ارادہ کرتا رہیگا میرے غسل کا
اور کفن کا اور خرقہ کے تہہ کرنیکا اور اوپر چہرہ کے رکھنے کا آنکھ اپنی ہرگز مت کھولنا **حضرت** خواجہ شمس الدین شمس الارض
شاہ ولایت نے التماس کیا کہ نماز جنازہ حضور انور کی کون پڑھیگا مجکو علم ہو جاوے حضرت ممدوح رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ
اسوقت پر ہو جائیگا اور وہ نماز از روی باطن سے ہوگی اور تجہکو علم آجاویگا **حضرت** خواجہ شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت
نے عرض کیا کہ دفن حضور کا کہان پر ہوگا اور تختے کون لائیگا اور آپکو قبر مین کون اوتاریگا اور تعمیر قبر کی پختہ ہوگی یا کہ خام
حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ دفن ہمارا برابر جسم کے ہوئیگا اور قبر میری رجال الغیب کھود دینگے اور قبر مین مجکو محمد داؤد نانا کا
اوتاریگا اور وہی تعمیر بھی کہ پختہ زیر و بالا مین دو درعہ کے فرق سے پختہ اور تختہ جمال الدین ابدال خبات سے منگوائیگا بغداد سے
سنگین ہوئینگے مثل زعفران کے اور خوشبو کہ ہمارے جسم کے نیچے کی ہوگی نیم درعہ کھود کر علیحدہ کرلیگا اور پھر نیچے کی مٹی مجدد زمانہ کا مع پارچہ
خرقہ ہمارے کی اپنے پاس رکھیگا بطور تبرک کے اور جو کوئی اوس مین سے مرفوع الاجازت ہوئیگا اوسکو دیگا ایسا ہی روز قیامت تک چلا جائیگا
اور تمکو شاہ ولایت کیا ہفت اقلیم کا بغیر تمہارے کوئی ولی نہین ہوئیگا اور تمہارا خط جس کسیکی پیشانی پر ہو جائیگا پہر مہر
پہر اور غوث پاک قطب عالم کا قدم گردن پر عالم مثال مین اور عالم سعالمین حضرت **خواجہ** شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضور انور کو دفن نہین کرونگا لیکن اگر اس عالم مین زندہ ہوونگا ساتھ جسم کے صبر نہین آویگا کہ
مین دفن مین شریک نہوؤن اور حضور وہ کون مجدد ہوئیگا اور کیا زمانہ ہوئیگا اور میرا ہونا کس سبب سے ہی یہہ کہکر حضرت خواجہ
صاحب موصوف آہ وزاری کرنے لگے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے

ارشاد فرمایا اور دست شفقت اپنا سر پر کہا کہ **شمس الدین شاہ ولایت حمان صفات** اوس مجدد
کا زمانہ **۹۰۷** ہجری مین ہوگا اور وہ مجدد ہوئیگا طریقہ صابریہ کا حنیفہ کا یعنی علوی اور وہ مجدد کل سلاسل کا
اور وہ اولاد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ مین سے ہوئیگا اگر ہم شمس الدین تمکو چاہین تو کہہ سکتے ہین دیکہہ لے شاہ محمد عبد اللہ
کرگامی صاحب ابہی تک زندہ ہین اور آیندہ کو اور بہی زندہ رہیگا میرا بہی وہ اخبار نویس ہے اور سب کا اور شاہ ولایت کا مرتبہ بہ کر رہیگا
اور مجدد کا کام ہیگا اگر تمکو مجدد ہونا منظور ہے تو کردو حضرت خواجہ **شمس الدین** صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضرت
صبر آگیا مگر عرض یہہ ہے کہ جسم مبارک حضور انور کا اس جگہہ تنہا بغیر برزخ صغریٰ یعنی قبر شریف کے کیونکر قائم رہیگا حضرت بادشاہ دو جہان
مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین بابا یہہ فقیر صاحب
نصاب جذب مرتضوی قیومی روحی کا ہی جسکے باعث فقیر کا جسم زمین پر بغیر دفینہ درمیان دو سنگ سرخ کے قائم رہیگا
اور وہ دو سنگ سرخ سرہانے مزار میان امام الدین صاحب کے حضرت قطب الاقطاب **خواجہ قطب الدین صاحب**
بختیار کاکی اولیاء الارواح رحمۃ اللہ علیہ نے رکھوا دی ہین شمس الدین بابا تو بہی جاکر اون سنگ سرخ کو دیکہہ آ لیکن ہاتہہ اونکو
مت لگانا کیونکہ اونکی نگہبانی کو وہان جنات معین ہین اور سوائے علیم اللہ ابدال کے دوسرے شخص کو اون سنگ سرخ کو ہاتہہ
لگانیکی ممانعت ہے بعد وفات کے دونون سنگ سرخ علیم اللہ ابدال الاکبر میرے جسم کے اوپر مثل قبر کے رکہدیگا یعنی ایک سنگ دست راست کو اور ایک
سنگ دست چپ کو کہڑی کریگا اور چہار طرف سے مٹی لگا دیگا اور ایک سوراخ بائین جانب کہلا رہیگا اوس مین سے خوشبو پہیلی جاویگی
اور ایک میرے سلسلہ کا مجدد جو اولاد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ مین سے ہوگا آکر نماز جنازہ بہی دوبارہ پڑہیگا جو مرکب ظاہر و باطن ہوگی
اور میرے جسم کا دوبارہ دفینہ کریگا اور وہ میرے جسم کے ساتہہ میرے حضرت شیخ کی سنت ادا ہوگی اور اوس مجدد کی اولاد میرے
ظاہر و باطن کی وارث ہوگی اور اہل باطن میں سے میرا سلسلہ جاری ہوگا اور ظاہر والون سے کچہہ نہ ہوگا بعد حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ **۶۹۰** سے **۹۰۷** تک حضور کی یہانپر حال کیا ہوگا اور کوئی
شخص حضور کے جسم اطہر کے پاس حجرہ مین آسکیگا یا نہین حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ بعد میرے جنازہ پڑہنے کی بغیر قریب کوئی نہین
آویگا لیکن وہ جو مخدوم ہفتم درجہ کا تیرے قلندر سے ہوگا وہ میرے پاس آویگا واسطے توشہ مجدد کے مجہہ سے لیجاویگا اور ایک شاخ سبز میرے
بالا ناف پر جسم میرے رکہہ جاویگا وہ شاخ مجدد کو دیجاویگی اور وہ روز قیامت تک سبز رہیگی اور وہ مجدد اوس شاخ کو دفن کریگا
اور تہمت ہفتم سے کے اور اس بیان کو مکتوب نطاب صحیفہ بیان صابری مین تحریر کر لے اور اسی ہمارے مکتوب نطاب کو جو تمہارے قلندر ہوئیگا اوسکو دینا

اور مخدوم ہفتم درجہ کو دیکھا اور وہ تا بہ مجدد چلا جاویگا اور جملہ احوال مجدد سے ملیگا اور ہر زمانہ مین مجدد میرے خاندان مین ہوگا
اوس سے تمام حال جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوس مجدد تک دریافت کرتے ہین اور شمس الدین
شمس الارض رح مجدد کی تعریف یہ ہے کہ مجدد کو حال زمانہ ماضی اور استقبال کا باطن سے سند بسند معلوم ہوتا ہے اور اوسکے پاس اسناد
صحیح ہر ایک طرح کی موجود ہوتی ہین اور جو کوئی مجدد کے زمانہ مین اوس مجدد سے تعلیم دریافت نہین کریگا وہ داخل خاندان میرے کا
نہین بلکہ کسی خاندان مین نہین اور مجدد سے احوال ظاہر و باطن متقدمین کا دریافت کرنے سے اور اوسکے بیان سے عارف کامل ہو جاتا ہے
ہر مجدد کے زمانہ مین سب لوگ جمع ہوا کرتے ہین اور تعلیم لسانی اوسکی سے من وعن بہرہ مند ہوا کرتے ہین اور اجازت ارشاد اور انکا
اور اشغال اور اذکار اور اسرار اور اوراد تلاوت **سیف اللہ** جبروتی اور **سیف اللہ** ملکوتی اور **سیف اللہ**
لاہوتی اور **سیف اللہ** ناسوتی اور **سیف اللہ** معنوی اور **سیف اللہ** قیومی روحی کے حاصل کرتے ہین
اور معلوم کرنا اپنے زمانہ کے غوث اور قطب اور نقیب رقیب نجیب اوتاد ابدال اور رجال الغیب اور سرداران خفیہ کا ہر صاحب سلسلہ کو
ضرور ہے جسکو یہہ سب حال مجدد سے معلوم ہو جائیگا وہ صاحب دولت باطن کا وارث ہی بعد اتمام اس وصیت کے حضرت بادشاہ دو جہان
مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر رض صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے گیارہ تعلیمات کیفیت باطن کی ارشاد
فرمائین کہ وہ قابل افشاء عام نہین صرف ایک **تعلیم** مجملاً برائے حاجت روائی خلق تحریر کیجاتی ہی ارشاد فرمایا کہ شمس الدین
بابا تو اپنا نام مع درود وہی کے اس ترتیب سے پڑھا کریو تیری ارادہ کے افعال کا ظہور ہو جایا کریگا اور تیرے خاندان مین
اس ختم کی برکت سے حاجت روائی عام وخاص کی ہوا کریگی اور بعد اتمام تعلیمات حضرت ممدوح جائے اقامت سے اوٹھہ حسب
معمول قدیم متصل درخت گولر کے تشریف لے آئی اور کھڑے ہوکر بدستور سابق ڈالی مقررہ درخت گولر کی اولٹی ہاتھہ
مین پکڑلی اور سیدہا ہاتھہ بطور مرقوم الصدر برابر قلب کے تہا اور انگشت شہادت مٹھی بند ہوکر علم تہی تہوڑے عرصہ مین
حضرت موصوف کو استغراق ہو گیا حضرت خواجہ **شمس الدین صاحب** شمس الارض شاہ ولایت نے اوسوقت
یہہ حال مکتوبات فردوس الحجوب مین تحریر کیا اور ارشاد حضرت ممدوح کا اوسوقت تحریر فرما چکے ہے کہ ایک الفاظ
کی کم وبیش تحریر مین نہین ہوئی تیسرے روز **بتاریخ** بارہوین ماہ صفر **۶۸۹** ہجری مرقوم الصدر روز
دوشنبہ قریب نماز چاشت کے علیم اللہ ابدال شق غار جس کبیر مین سے باہر آئی **حضرت خواجہ** شمس الدین شمس الارض
شاہ ولایت رح نے علیم اللہ ابدال سے احوال چہہ سال کا دریافت فرمایا علیم اللہ ابدال نے بیان کیا کہ بموجب حکم الہام باطن کے

مین واسطے تیاری قبر وغیرہ سامان کے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاءالدین علی احمد صابر صاحب
ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو اسیطرح پھر بدستور تشریف رکھتے دیکھکر روانہ ہوگیا تھا اور بعد آپکے جسم کے
مین بیٹھہ جانے سے چھہ سال کامل اوسیطرح پھر بدستور قدیم تشریف رکھتے دیکھا اور اس چھہ سال کے عرصہ مین حضرت ممدوح نے
اڑتالیس مرتبہ آپکو اسیطرح پر پکارا کہ **شمس الدین بقا باللہ** جب ڈیڑھ پہنیا گذر جاتا تھا وقت صبح کے حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم **علاءالدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا اسیطرح جسپر نام آپکا لیکر ارشاد فرمایا
کرتے تھے سالمین آٹھہ مرتبہ یہی ارشاد ہوتا تھا یہی ہر وقت شمار کیا ہے اور زیادہ اوس سے کوئی حال میرے معائنہ مین نہین آیا بموجب
قاعدہ کے مین اپنی خدمت پر بدستور مامور رہا **فقیر شاہ محمد حسن صابری** مؤلف کتاب گذارش کرتا ہے کہ بموجب حکم قرہ
مکتوب نطاب کربت الوحدت تصنیف حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین
حسنی حسینی اور مکتوب نطاب احادیث المعارف تصنیف حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتی شہنشاہ ہندالولی شفاعت امم
اور مکتوب نطاب قربت الوحدت تصنیف حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولین الارواح اور مکتوب نطاب سر العبودیت تصنیف
حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند اور مکتوب نطاب صحیفہ بیان صابری مندرجہ احکامات
حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاءالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا اور مکتوب نطاب فردوس الوجوب تصنیف
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت اور مکتوب نطاب مقناطیس الوحدت تصنیف حضرت سلطان المشائخ سید
نظام الدین صاحب محبوب الٰہی اور مکتوب نطاب اسرار القرشی تصنیف حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قائمقام ثالث
اور مکتوب نطاب منہاج الواجدین تصنیف حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبدالحق صاحب ردولوی از زندان پیر اور مکتوب
نطاب تحفۃ الوحدت تصنیف حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب گنگوہی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین
دیگر جمیع حضرات متقدمین اور متاخرین کے اطلاع اس دولت ارشاد فیض بنیاد کے بطور اعلان کیجاتی ہے کہ صاحبان خاندان جملہ سلاسل
کے دولت باطن سے محروم نہ رہیجاوین اور ارشاد تعلیم طریقت حضرت سرور کائنات خلاصہ موجودات احمد مجتبی محمد مصطفی صلعم کا
کہ یہی وسیلہ کامل حصول حاجات دارین اور وصول کیفیات کونین کا ہی مسدود نہو جاوے حضرات طالبان خدا دولت ذوق شوق
حضور واصلان خدا کیفیت وصال ذات سے دائما کامیاب رہین کہ فلاحیت مخلوقات کی کثرت وجود سراپا جود حضرات اولیا پر منحصر ہے
اور مختصر احوال تاثیرات ختم صابری کا یہ ہے کہ یہ ختم صابری طالبان مجاز مرفوع الاجازت اس خاندان کو تعلیم فرمایا جاتا ہے کہ بعد اولت

تلاوت بلاناغہ اوس ختم سریع التاثیر کی کفای مہمات دینی او قضای حاجات دنیوی اوس طالب صاحب مجاز مرفوع الاجازت کے داخلان سلسلہ اور دوستان ہم نشنیان جابجا کے رہتی ہین اور اگر واسطے کیسی ہی اہم ضرورت کی چلہ بست وہر روز اوسکا کیاجاے بحالت فوت ہوسنے کسیطرح کی شرطاو ازمات ماوجب اوسکے کے انجام اوس مہم اہم کا بطور سہل الوصول اندر میعاد مذکور ہوجاتا ہے فیضان تاثیر اوسکی سے کوئی حاجتمند محروم مدعا نہین رہتا

اشعار دلپذیر مؤلف

رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شمس جہان نے ہی لکہا
مین پس از کورنش پس پشت جناب
شاہ نے مجہہ سے کہا ای شمس دین
مین ابد ہر اوسطرف سے کو جاونگا
اب کوئی دن کا یہان مہمان ہون
اس شہادت کے جمین سے زود تر
جلال شاہ رحمۃ اللہ علیہ — حکم مجکو آچکا اللہ کا
صابر اب تم آؤ میرے پاس زود
تو ہے میر غیب کا سلطان ہے
قصہ کوتاہ چارشنبہ بعد ظہر
مہ ربیع اولین کی تیرہوین ۱۴
سنہ ششصد اور نود مین ۶۹۰ انتہا حیات
رحمۃ اللہ علیہ — شمس اب تو جا سے آ میر جبا
شہ علاء الدین غوری ہے وہان
عرض کی مینے کہ حضرت کا حجاب
شاہ فرمانے لگے شب آئی گی
پاس تیرے آئیگا غوری شتاب

رضی اللہ عنہ

حال یہہ مخدوم کے ارشاد کا
شادمان بیٹہا بہ آئین صواب
ای تجلی بخش دین شمس زمین
نور وحدت سے احد ہوجاونگا
جانی والا جانب سبحان ہون
جی مین ہے غیب الغیوبی کا سفر
رحمۃ اللہ علیہ — آگیا پیغام غیب آگاہ کا
چہوڑدو بس چہوڑدو ملک حدود
کیون شباہت کا وطن مہمان ہے
پڑہ چکون گا جب نماز سعد ظہر
مین چلا جاونگا بر عرش بریں
فات مین ملجائیگا یہہ محو ذات
جلد جاا ب ہی یہی حکم خدا
قلعہ آمیر سے لڑتا بجان
کسطرح معلوم ہوگا ای جناب
روشنی لشکر کی گل ہوجائیگی
پابرہنہ سر کہلا دیدہ پر آب

التماس فتنہ تجھسے چاہیگا — تیری ہیبت سے وہ گڑ گڑ جائیگا
قلعۂ سنگین برج کوہسار — بیٹھہ جائیگا کہ گئے گز زیر غار
جان لیجو اوسکے ہی شمس جہات — ہوئیگا وہ دن سے دار و روز وفات
اس علیم اللہ کو بہیجونگا تب — تیری خدمت مین رہیگا روز و شب
یہہ ہمارے جد امجد کا نظام — عمر سے گزارا ہی صبح و شام
ہفت کشور کی خبر یہہ لائیگا — تجکو عالم کی خبر پہونچائیگا
اور تجہہ سے ایک قلندر ہوئیگا — وہ قلندر بہر الور ہوئیگا
اوس قلندر سے بھی ایک مخدوم خلق — ابتدای عمر سے معصوم خلق
درجۂ ہفتم اوسی ہوگا عطا — ہوگا وہ مخدوم با سیف خدا
خدمت مخدوم مین رہوئیگا یہہ — پاس اوسکے جان بحق دیوئیگا یہہ
بعد ازان ابدال ابدالی بکار — اور کوئی ہوئیگا صورت نگار
اس طریقہ کے مجدد کا نظام — حکم سے تیرے کریگا وہ مدام
عرض کی مینے کہ حضرت غسل کو — کونسا ہوی گا وہ مرد نکو
شہ نے فرمایا کہ شمس الدین بس — ہوئیگا اس کار سے وہ بہرہ ور
آب غسل حضرت کہان سے آئیگا — چشمۂ کوثر فرشتہ لائیگا
بار دیگر مینے پہر یہہ عرض کی — آب ریزی جسم پر کیونکہ ہوئی
یہہ ہوا ارشاد ای شمس مین — ہاتہہ سب سے جسم پر کہنا نہین
جو کہ تیرے دل مین آویگا خیال — پائیگا مید اوسی صورت کی حال
عرض کی مینے کفن کیسا بناؤن — پارچہ کیسی کا مین جامہ پہناؤن
یہہ ہوا ارشاد اسکی قید کیا — جو میسر ہو تجھے اوس کا بنا
لیک ہو وہ ارمنی رنگت بکار — رنگ ہی ہی سبز اگل آرمنی نگار

رنگ ارسن کا مجھے خوش آئی ہے
حضرت باباؒ کا عمامہ بسر
عطر کافور والا یہ بہشت
پاس میرے جب ملایک آئینگے
عرض کی مینے جنازہ کا امام
جو کہ اس دولت سے بہرہ پائیگا
عرض کی مینے کریگا دفن کون
پر وہ مرد مجدد ہوئے گا
شمس اوسکو زبدۂ آدم سمجھ
وہ طریق صابریہ کا امام
روح جذبیہ کا ہوگا شاہ وہ
عرض کی مینے کہ اوسدن تک جناب
آپ فرمانے لگے ہان ایک مرد
فیض مخدومی سے مخدوم انام
درجۂ ہفتم کا مخدوم فقیر
شمس میرے سلسلہ مین تا سپہر
ایک حمان ایک مجدد ہوئیگا
مایۂ صحو و سلوک فقر چشت
جسمہ ستہ تا ہفتم طریقہ کا شمار
نام اوسکا عبد قدوس آشکار
جسکے گہری تک وہ ہز مجھ تک آئیگا

رنگ ارسن جان و دل کو بھائی ہے
باندہ دیجو سر پہ میرے ای پسر
سیر سے جامہ کے لئے ہی سرنوشت
عطر کو وہ ساتھ ہی لے آئینگے
ہوئیگا وہ کونسا فرخندہ کام
علم اوسکا وقت پر آجائیگا
کون ہو ویگا وہ از مردان کون
عارف بجد و باحد ہوئے گا
زادۂ حضرت امام اعظم سمجھ
بعد تیرے ہوئیگا باصد نظام
فقر از چہار دہ کا ماہ وہ
آپسے ہوئیگا کوئی بہرہ یاب
پوربی زادہ تجلی بخش فرد
رتبۂ مخدومیہ سے بادہ شام
پاس میرے آئیگا روشن ضمیر
تا سپہر و تا قیام ماہ و مہر
فائض و فیاض بجد ہوئیگا
ان فقیرون کی ہوئی ہی سرنوشت
ایک مجدد ہوئیگا تجدید کار
مظہر فیض جناب کردگار
جو ایدہر کو آئیگا جل جائیگا

آتش قہری کا یہہ دربار ہے	تیغ مقتولی کی یہہ سرکار ہے
وہ خدا کے حکم سے شمس زمین	مجھکو دفناویگا بر رسم ہاین
کہدیا اب شمس نے صاف صاف	راز تہا پر کردیا سب انکشاف
یہہ وصیت حضرت مخدوم کی	ای حسن ہے رمز اوس قیوم کی

احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رح کا بموجب حکم حضرت مخدوم صاحب بادشاہ دوجہان رحمۃ اللہ علیہ کے قلعہ آمیر کو جانیکا

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رح مکتوبلطاب فردوس الوجوب مین تحریر فرماتی ہین کہ مین ۱۲ برس کامل سوائے مدت خدمتگذاری حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ اور عرصہ اداے حبس کبیر کے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے پس پشت مبارک باآدب ستادہ کہڑا رہا اور سوائے وقت نماز پنجگانہ یا تعمیل حکم حضرت موصوف اپنی جاے قیام متصل درخت گولر پس پشت مبارک سے کہین نہین گیا اور اس عرصہ مین بموجب ارشاد حضرت ممدوح چون ہزار بار ۵۴۰۰۰ میری نفی ہوگئی اور پہر بموجب ارشاد عالی چون ہزار بار میرا اثبات ہوگیا اور اس عرصہ متعددہ بالا مین کبہی مجکو آثار انقلاب موسم کے پائے نہین گئے یعنی نہ کبہی برسات مین بارش ہوئی نہ گرمی مین تموز آفتاب نہ سرما مین برف کی سردی محسوس ہوئی ہر وقت مثل ماہ ایام بہار کے اعتدال رہتا تہا اور شب تاریک مین بہی روشنی مہر ولایت حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی زیادہ تر روشنی ماہ شب افروز سے تجلی بخش ہوتی تہی اور حسب روز گرہ قطعہ زمین جائے محفوظہ مین نور سرخ مثل یاقوت کے لمعان ہوکر تابہ آسمان پہونچا تہا اور ایک حال پر قائم تہا اور وزارشاد وصیت سے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رح چار روز پس پشت مبارک تشریف فرما رہے علیم اللہ ابدال سے پتہ ونشان ونقشہ جامع مسجد کلیر کا اور تعداد مردمان مغضوبان کی اور پیمائش جائے محفوظ جو آتش قہر سے امن پاکر مخزن الانوار ہورہی تہی تحقیق کرکے مکتوب لطاب فردوس الوجوب مین تحریر فرماچکے بتاریخ تیرہوین ۱۳ ماہ صفر ۶۸۹ سنہ ہجریکو روز شنبہ وقت نماز صبح کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رح تمام معاوضات مغنوتہ یعنی اسناد

خلافت نامجات اور مکتوبات لعاب اوراد و منضبطہ اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم کے اپنی ہمراہ لیے ہوئے حضرت بادشاہ دو جہان
مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو بدستور قوم الصد حالت استغراق میں دیکھکر
روانہ ہوئے علیم اللہ ابدال پس پشت مبارک بدستور باادب کھڑے رہے جب حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت
سدبا کوس پہ پہونچے جمال الدین ابدال مع یکصد نفر جن شیعہ صد زمین سوختہ قدمبوس ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمارے سفارش
حضور انور کو معرفت کیفیت باطنکے حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کی جناب میں کرنا ضرور ہے **حضرت خواجہ** شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ شاہ ولایت نے وعدہ فرمایا کہ جلد
باطن تیری باب میں جو معلوم ہوگئی ہے تو بہت قریب حضرت موصوف کی خدمت پر کامیاب ہوگا اور زمانہ مجدد تک بلکہ تا یوم قیام
تو بہی یہاں رہیگا پہر جمال الدین ابدال نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت سے عرض کیا کہ حضور مجھکو خلافت
طریق فرماوین حضرت ممدوح نے اوسیوقت جمال الدین ابدال کو مع یکصد نفر جنات کے داخل سلسلہ بیعت کیا اور وہان سے بتاریخ
چودہوین ۱۴ ماہ مذکور سنہ صدر صبح چہار شنبہ کو شہر آسیر کی جانب روانہ ہوئے چہڑے روز بروز ولایت اسم اعظم جلشانہ
تلاوت فرماتے ہوے **بتاریخ** اونیسوین ۱۹ ماہ مذکور سنہ صدر روز دوشنبہ کی بعد نماز عصر داخل لشکر علاء الدین
غوری صوبہ ملک کڑہ برادر زادہ و داماد سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی کے ہوئے اور ایک شخص سوار مسمی شیخ سلیمان
بن عبد الصمد بن اسمعیل بن قلو بخش بن حاود خراسانی کے قیام فرمایا اور اوسی شب میں شیخ سلیمان کو بیعت توبہ سے مشرف کیا
اور کہا کہ ہمارا حال کسی سے بیان مت کرنا اور ایک چادر رنگ صابری یعنی چہال ببول اور گل ارمنی میں رنگ کر مثل ... کے
... ہر رات شبکو تمام حضرات اقطاب اغیاث اوتاد و نقباء و نجباء و ابدال و رجال الغیب حاضر ہو آتے تھے اور انکو حضرات اولیا
۶۹۱ھ
... اوقات اور عرض حاجات کے تشریف لاتی تھے ایک سال کامل یہی حال رہا جب **بتاریخ** تیرہوین ۱۳ ماہ ربیع الاول
... روز چہار شنبہ کا گذر گیا اور شب پنجشنبہ کی آئی قریب نصف شب کے حضرت خواجہ **شمس الدین صاحب** شمس الارض شاہ ولایت
... فرمایا کہ آج ہم تشریف لیجاوینگے فقیر کی طبیعت اسوقت حاضر نہیں ہے جب سب حاضرین رخصت ہوگئے اور تنہائی ہوئی حضرت
... نے شیخ سلیمان خادم سے ارشاد فرمایا کہ چراغ ہمارے پاس رکہدو کلام اللہ شریف کی تلاوت سے دلکو بہلاوین جب شیخ سلیمان نے
چراغ پاس رکہدیا حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ سلیمان روشنی چراغ کی تیز کرو کہ مجکو سواے صورت منور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم
علاء **الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے حرف کلام مجید کا نظر نہیں آتا جب تیز کرنے کا حکم کیا ہو ...

تھوڑے عرصہ مین ہوا تند اور سرد نہایت شدت کی چلی کہ تمام لشکر کے چراغ گل ہو گئے اور آگ سرد ہو گئی حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ چراغ کی روشنی مین تلاوت کلام اللہ شریف کی کرتے رہے پھر آبا قی رہی علاء الدین غوری حاکم لشکر نے حضرت موصوف کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور مخفی نہ رہے اور میری فوج یہان تباہ ہو گئی حضور شاہ ولایت ہفت اقلیم کے ہین مجھ لاچار کی مدد فرماوین کہ کفار پر فتحیاب ہو جاؤن حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے مجھکو کس دلیل سے شاہ ولایت جانا اوسنے عرض کی کہ حضرت تمام لشکر کے چراغ گل ہو گئے اور آگ سرد ہو گئی ہے اور حضور کا چراغ روشن ہے یہہ بہت بڑی دلیل ہے اور مجھکو نجومیون نے اس شب کے احوال کی مفصل خبر دی تھی کہ جو اوسکا معائنہ کرتا ہون مجھکو معلوم ہے کہ حضور کی اونگلی اوٹھانے سے قلعہ فتح ہو جائیگا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ نے علاء الدین غوری حاکم لشکر سے ارشاد فرمایا کہ تم سبکو ہمسے کہنا علاء الدین غوری حاکم لشکر حضرت موصوف کے سامنے سے تھوڑے عرصہ پیچھا کہ تا صبح دست بستہ کھڑا رہا بتاریخ چودھوین ماہ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ ہجری روز صبح پنجشنبہ کو بعد فراغ ورد حرز یمانی شریف سیف الدین حضرت مرشدی ملقب بسلطان الاولیاء کے بعد انگشت شہادت مبارک کی جانب قلعہ کے اشارہ فرمایا اور موقعہ پر چھار قلعہ سنگین کا زمین مین بیٹھ گیا اور لشکر علاء الدین غوری کا قلعہ آمیر مین داخل ہو گیا شادیانے فتح کے لشکر مین بجنے لگے اور سپاہ لشکر لوٹ مین مشغول ہو گئے فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب ہذا ایک احوال عجیبہ متعلق فتح آمیر کے مکتوب لطائف بمقناطیس الوحدت اور تاریخ فیروز شاہی سے لکھتا ہے کہ وسط ۶۸۹ ہجری مین سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی والی دہلی نے ایک لشکر جرار بافسری علاء الدین غوری قلعہ آمیر کی فتح کو روانہ کیا مگر جب مقابلہ ہوتا کفار غالب آتے اور لشکر اسلام کو شکست ہوتی اور اس احوال کی اطلاع وقتاً فوقتاً حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی صاحب مکتوب لطائف مقناطیس الوحدت رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ عرضداشت کرتا رہتا تھا اور حضرت ممدوح سنکر خاموش ہو جاتے جب قریب ایکسال کے ہونیکو آیا اور متواتر علاء الدین غوری نے شکستین پائین تو مجبور ہو کر سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی والی دہلی ایکروز بتاریخ تیرھوین ماہ صفر سنہ ۶۹۰ روز شنبہ وقت صبح کے حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب ممدوح کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہو کر قدمبوس ہوا اور بعد تمام عرض کیا کہ حضرت عرصہ ایکسال کا ہوا کہ میرا لشکر قلعہ آمیر پر لڑ رہا ہی اور فتح نہین ہوتی حضرت سلطان المشائخ صاحب موصوف نے سنکر فرمایا کہ تو اور تیرا علاء الدین غوری دونون غافل ہین حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت

علاءالدین غوری کے لشکر مین موجود تھے اور اونہون نے حضرت **بادشاہ دو جہان** مخدوم علاءالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ بطور پیش خبری فرما چکے ہین کہ اونکی انگلی مبارک کے اشارہ سے قلعہ فتح ہوجائیگا اور لشکر اسلام غالب آئیگا تو علاءالدین غوری کو لکھہ کہ باوجودیکہ تو نجومیونسے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کی خبر سن چکا ہی اور اونسے غافل ہے فی الفور تو اونسے رجوع کر اور خواستگار فتح کا ہو بعون اللہ تعالےٰ اونکی توجہ اور اشارہ انگشت مبارک سے قلعہ آمیر فتح ہوگا یہہ سنکر سلطان جلال الدین موصوف والی دہلی نے علاءالدین غوریکو لکھا کہ تو حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کی رحم رونق افروزی سے بیخبر ہے دیکھتی ہی اس فرمان کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف کی خدمت مین جا اور ملتجی فتح کا ہو جو کہ علاءالدین غوری نجومیونسے آپکی خبر مجملاً سن چکا تھا فرمان شاہی کے صادر ہونیسے مفصل مطلع ہوکے جویان حضرت خواجہ شمس الدین صاحب ممدوح کا ہوا آخر روز سخت ہوا و تند سے کہ تمام لشکر کے چراغ گل ہوگئے تھے اور حضرت موصوف کے مقام پر چراغ روشن دیکہکر جسکا بیان اول ہوچکا ہے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کی خدمت مین گیا اور متمنی کشود کار کا ہوا بالآخر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کی انگشت کے اشارہ کی برکت سے لشکر علاءالدین غوریکو نصرت نصیب ہوئی اور قلعہ آمیر فتح ہوا اور سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی نے پانچ برس بادشاہی کی یہہ محل جلوس کا نام تھا اور کہیں ہی جلوس اسکا **۶۸۹ سنہ** ہجری مطابق ۱۲۹۰ء اور زمانہ انتقال اسکا **۶۹۵ سنہ** ہجری مطابق ۱۲۹۶ء تھا **نظم مولف**

شمس فرماتی ہین یہہ حال جناب — راز حضرت کا اوٹھاتی ہین نقاب (یعنی رضی اللہ عنہ)

بست سالہ تین جو خدمت مین رہا — بے صلوۃ وقت کے یکجا رہا

محو انوار ہویت صبح و شام — آپ کو اس حالمین دیکھا مدام

اس تعین سالہا مین یہہ غلام — ذوق بر وا ایسر ور ثناو لام

سیکڑون باری مرا زندہ ہوا — ہر گھڑی تھا مست کیف ثنا و لا

آپ فرماتی تھے جب **شمس** زمین (یعنی رضی اللہ عنہ) — ہو فنا او رچھوڑ دی تن کو یہین

بس و ہین مین عالم ناسوت کو — چھوڑکر اور جاتے تھا لاہوت کو

روح قالب سے جدا ہوجاتی تھی — آپکو قالب سے باہر پاتے تھی

پھر جو فرماتے **بقا باللہ** ہو — بیخودی سے اب خدا آگاہ ہو

روح قالب مین وہین آجاتی تھی
الغرض حضرت سے رخصت شتاب
حد بارہ کوس پہونچا جس گھڑی
جن جو یکقصد ساتھہ تھے ابدال کے
پاؤن میرے چوم کر اونے کہا
شاہ کی خدمت مین رہنا ہی ہے مجھے
میرے حق مین تم جلال الدین سے
اسقدر کہیو کہ شاہ دوجہان
خدمت عالی کا مین مشتاق ہون
یہہ کہا مینے جمال الدین سے
مجکو باطن سے ہوا معلوم ہے
خدمت مخدوم مین تو جائیگا
تب جمال الدین نے خوش ہو کہا
ہاتھہ میرا ہاتھہ مین اب لیجئے
مینے باحکم شہنشاہ جہان
جب طریقت سکو مین ٹہرا چکا
لشکر غوری مین پہونچا وقت شام
اوس سوار نیک کے خیمہ مین جا
مینے چادر تان کر اوسکے جوار
وہ سلیمان نیک مرد نیکزاد
التجا مجہہ سے مریدی کی کری

زندگی فی الفور دکھلائی تھی
مین گیا آمیر کو دیدہ پر آب
فوج وہان دیکھی جمال الدین کی
تابع ابدال صاحب حال کے
عرض ایک کرتا ہون سن لیجئے ذرا
آپ سے یہہ بات کہنا ہی ہے مجھے
یعنی شاہنشاہ حق آگاہ سے
اس غلام خاص کو کہیں وہان
شوق مین خدمت کے طالب طاق ہون
اوس طریقت زیب خوش آئین سے
تو ہمارے شاہ کا معصوم ہے
شاہ کی خدمت مین بہرہ پائیگا
اب کرو مجھکو غلام سب بے ریا
اپنے بندیکو مرید اب کیجئے
کر لیا سبکو مرید اپنا وہان
چھوڑ اونکو جانب لشکر چلا
تھا وہان شخص سلیمان نیکنام
بے تکلف بستر اپنا کیا
روز و شب وہانپر کیا اپنا گذار
دیدہ سے ٹہرا ادب کا شاد
مینے اوسکی التجا پوری کری

تھا وہ مرد راز دار و خوش خصال — راز کو سب سے چھپایا تا بہ سال

رات بھر اقطاب اغیاث و قریب — مردمان غیب ابدال و نجیب

اپنا اپنا حال کرنے کو بیان — رات بھر رہتے سحر ہونے روان

ایک شب میں نے کہا سب سے کہ جاؤ — حال اپنا آج مجکو مت سناؤ

طبع ام شب اور سو مصروف ہے — دل اداس ہے اور بیو مالوف ہے

اوٹھ گئے جب سب وہ مردان خدا — میں نے اوس ہمدم سلیمان سے کہا

دل پریشان روح ہے حیرت طراز — رات یہہ کچھ اور ہی بخشی ہے راز

تو کلام اللہ میرے پاس لا — لا چراغ اور جلد لیتی ہی لگا

دل کو بہلاؤن کسی عنوان سے — بس ہے تنگ آیا ہون اپنی جان سے

دیکھیے اس چرخ نیلی گون سے آج — اس سپہر کاسہ پر خون سے آج

حادثات دہر کیا در پیش ہے — دل نہایت مضطرب جان ریش ہے

اس شب تاریک کا ہی اور ڈھنگ — رات یہہ دکھلاتی ہے کچھ اور رنگ

شاہ دین کی صورت معنی نگار — سامنے آتی ہی میرے بار بار

میں نہایت مضطرب حیران ہون — ہر سبیل قالب بیجان ہون

اوس شاہ دو جہان کی فکر ہے — پیشوائی عارفان کی فکر ہے

کام دونون جب سلیمان کر چکا — میں کلام اللہ کو پڑہنے لگا

باد صر اکبارگی چلنے لگی — آتش سوزان لشکر سب بجھی

ہر چراغ لشکری گل ہوگیا — صور اسرافیل کا غل ہوگیا

شاہ غوری دست بستہ دوڑتا — پاس میرے جلد سے حاضر ہوا

عرض یہہ کرنے لگا ای شاہ دین — ای ولایت کے فلک کے ماہ دین

میں تغافل میں رہا — خدمت عالی سے میں غافل رہا

فوج بیری ہو گئی اگرچہ تباہ ۔ فتح کی سینے نہ پائی کوئی راہ
قلعۂ آمیر ہے چرخ بلند ۔ پہونچتا گولہ نہ پہونچی ہے کمند
بے خیال حضرت عالی تبار ۔ فتح اس کہسار کی ہی سخت کار
آپ ہین شاہ ولایت آپ کا ۔ ایک اشارہ ہی کفایت آپ کا
سینے غوری سے کہا بتلا مجھے ۔ شہ ولایت کس طرح سمجھا مجھے
عرض کی اوسنے کہ ای شاہ جہان ۔ جز چراغ حضرت عالی نشان
ہی چراغ اسوقت ہی لشکر مرا ۔ روشنی سے دور تر ہی گہر مرا
آپ کی پہچان کی خوشتر دلیل ۔ اس سے بہتر کون سے پاوان جلیل
دوسرے شبہہ کہ سب اہل نجوم ۔ کہہ چکے اظہار سب اپنا علوم
شاہ کے لشکر مین ایک ساعت معین ۔ آپکا ایک شہ ولایت شاہ دین
ہی چراغ ایک شہ جہان ہو جائیگا ۔ نو چراغ اوسکا ہی روشن پائیگا
ایک اشارہ کہ چراغ اوسکے کوہسار ۔ ای شہنشہ گر پڑیگا ایکبار
یہ اصابع اوس ولایت دار کی ۔ آہنی کنجی ہے تیرے کار کی
جائیو ای شاہ تو اوس شہ کے پاس ۔ فتح کی با عجز کرنا التماس
سنکے یہ غوری نے کہا سینے کہ جا ۔ صبح ہوتی ہی تو میرے پاس آ
شاہ غوری پاس سے ہٹ کر ذرا ۔ دست بستہ تا سحر ٹہرا رہا
سینے وقت صبح کے پڑہکر نماز ۔ قلعہ کیجانب کری اونگلی فراز
گر پڑا از سر زمین برج ایک تمام ۔ شاہ غوری کا ہوا فی الفور کام
فوج غوری داخل قلعہ ہوئی ۔ مشت ہر کس لوٹ سے پر زر ہوئی
ای حسن شہ کے اشارہ سے وہ کام ۔ گو کہ مشکل تہا ہوا آسان تمام

احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کے کلیر شریف کو آنیکا اور حضرت

مخدوم صاحب کی وفات اور تکفین و نماز جنازہ کا اور دو سنگ سرخ یکے جانب راست اور یکے جانب چپ اندک اندک فصل سے کھڑا کرنا اور صورت برزخ صغرا کی بنا دینا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کے جانیکا

مکتوبۂ کتاب فردوس المحبوب تصنیف حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمان صفات میں تحریر ہے
کہ بعد فتح ہو جانے قلعہ آمیر کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمان صفات نے کلام اللہ شریف
اپنا بدست شیخ اسلم بن محمود بن نعیم شاہ بخشی فوج کے گیارہ روپیہ شکرانہ پر ہدیہ فرمایا اور اوس جمع میں سے آٹھ روپیہ کا
پندرہ درعہ پارچہ اونی سبز واسطے کفن کے اور ایک روپیہ کا دو درعہ پارچہ اونی برنگ سفید واسطے تہہ بند خرید فرمایا اور دو روپیہ میں سے آٹھ آنہ کا
روغن زرد یعنی گھی بوزن دو رطل اور آٹھ آنہ میں شکر سفید بوزن تین رطل اور آٹھ آنہ میں میدہ گندم و قدری نخود بوزن
دو رطل اور چار آنہ میں توا آہنی اور دو آنہ میں دیگچی گلی اور ایک آنہ میں سبوچہ آفتابہ اور طباق گلی اور ایک آنہ میں کفچہ چوبی
خرید فرماکر تبرکات اور مفاوضات معنونہ کو کمر سے باندہا اور سامان توشہ کا ہاتھوں میں لیکر اسم اعظم چشتیہ تلاوت فرماتے
ہوئے جانب کلیر شریف کے روانہ ہوئے اور قلا نہایت سریع السیر تشریف لیے جاتے تھے کہ اثنائے راہ میں علیم اللہ ابدال آہ و
زاری کرتے ہوئے ملے اور عرض کرنے لگے کہ آج سات روز کا عرصہ ہوا کہ مجکو حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے عالم وجوب میں حضور انور کی خدمت میں بہیجنے کو حکم دیکر ارسال فرمایا تھا
آج مجکو قدمبوسی حضور کی حاصل ہوئی ہے اسقدر دیر رسی کا باعث میرے علم میں نہیں اب جو کچھ ارشاد ہو بجالاؤں حضرت خواجہ
شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمان صفات نے علیم اللہ ابدال سے ارشاد فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلے آؤ اور بیان کرو کہ تمہنے بعد
روانگی میری کے احوال حضرت **بادشاہ دو جہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
کا کسطور پر معائنہ کیا اور وقت روانگی کے تم کس کیفیت سے دیکہکر چلے ہو علیم اللہ ابدال نے عرض کیا کہ جسدن جناب بلاحظہ فرماکر تشریف
لائے تھے اوسی طرح ایک حال پر ہمیشہ تشریف رکہتے دیکہا ہے کبھی کوئی حال تازہ میرے دیکھنے میں نہیں آیا لیکن جسوقت یہہ خادم حضرت کی خدمت سے
رخصت ہوا تو آپ دو زانو ہو کر دیکہہ جا کے محفوظ میں جہاں اب مزار شریف ہے اوسکے قریب بیٹھے تھے بعد اتمام اس گفتگو کے عرصہ پچاس
قدم پر جاکر **حضرت** خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمان صفات کو ٹہوکر لگی اور زمین پر گر پڑے تہوڑے عرصہ میں
اوٹہکر بلاحظہ فرمایا تو زمین کلیر شریف میں حاضر تھے اور علیم اللہ ابدال ہمراہ تہے جمال الدین ابدال کو مع یکصد نفر جن زمین محفوظہ

مخزن الانوار سے تھوڑے فاصلہ پر حاضر دیکھا اور اوسنے آگی تمام چرند اور پرند صحرا کو متصل یہین محفوظہ مخزن الانوار کے حلقہ بند
حاضر پایا اور اوس حیطہ انوار مین نور سرخ مثل یاقوت آسی کثرت سے تا باسمان بلند دیکھا کہ کوئی چیز اندرون اوس احاطہ کے نظر
نہین آتی تہی اولاً **حضرت** خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات گئے باہر احاطہ انوار سے جانب شرفا کے
قریب درخت گولر کے توشہ تیار فرمایا بعد فراغ آنکہین بند فرمائے ہوے مع توشہ **حضرت** بادشاہ دو جہان مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الاحکام الارواح سلطان الاولیا کے جسم اطہر کے قریب ہوئے بعد خدمت غسل اور لباس پہنانیکی بموجب احکام
وصیت مفصلہ بالا کے انجام فرمائی بعد فراغ آنکہین کہولکر ملاحظہ فرمایا تو نظر آیا کہ جسم منور حضرت ممدوح کا جائے اقامت پر کہ جہان
آپ مزار مقدس سے تشریف فرما ہے اور معلوم ہوا کہ وقت نماز مغرب قریب ہے اوسوقت حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ
ولایت حمان صفات نے افسوس کیا کہ ایسے شیخ اجل کی نماز جنازہ یون تنہا پڑہنی ہوئی اسی خیال مین جانماز بچہائی کہ دور سے ایک صاحب
لباس سبز پہنے ہوے نقاب چہرہ پر پڑا ہوا نقرہ گہوڑے پر سوار اور نیزہ ہاتہ مین تشریف لائے ہوے جانب غرب سے معلوم ہوے
جب قریب ہوئے پکار آواز دیا کہ شمس الدین خبردار نماز مت پڑہنا اور نہایت جلد گہوڑے سے اوترکر جانماز پر بجائے امام کہڑے
ہوگئے اور نماز پڑہائی وقت تشریف لانے اون حضرت کے تجلیات انوار جائے محفوظہ کے بترتیب کم ہوتے ہوتے قریب نصف کے
فرو ہوگئین تہین **حضرت خواجہ** شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات نے جب نماز کے سلام پہیرنے مین جانب
جنوب اور شمال کے دیکہا تو جنوب سے شمال تک صف بصف حضرات رقبا اور نقبا اور نجبا اور ابدال اور اغیاث اور اقطاب اور
رجال الغیب اور رقوم جن اور ملائکہ اور اکثر حضرات اولیا ہمعصر جنکو بباعث استفادہ کیفیت باطن خاندان حنفیہ علوی ولایت
روح جذبیہ کے ستر جگہہ بجسم موجود ہونیکا اختیار حاصل تہا نماز مین شامل پایا بعد فراغ نماز جو توشہ متبرکہ پر فاتحہ کرنیکو کہڑے
ہوے تو نظر آیا کہ جائے محفوظہ سے شرق تک ہزارہا صف بشر کا نماز کی تہین اور وہ باطن کی نماز یہہ تہی جسکی خبر پہلی تحریر ہو چکی ہے
بعد فراغ فاتحہ حضرات بشر کائی نماز کو بباعث کثرت اژدہام کے اوس توشہ متبرکہ پر اونگلی لگا کر چکہہ لینے کی بہی فرصت ملی
اسی عرصہ مین علیم اللہ ابدال اور جمال الدین ابدال دونون سنگ سرخ کو سینہ امام الدین مزار سرہانے **حضرت** قطب الاقطاب خواجہ
قطب الدین صاحب بختیار کاکی اولین الارواح رکہوا دئے تہے طلب کیے فی الفور دو واجنہ وہ سنگ سرخ مذکورہ لا کر علیم اللہ ابدال کے
حوالہ کیے اور علیم اللہ ابدال اور جمال الدین ابدال دونون نے تختہ ہا سنگ مذکورہ ذرا فصل سے اوپر جسم مطہر حضرت **بادشاہ**
دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الاولیا الارواح سلطان الاولیا کے حلقہ حسن پوش کے کہڑے کردئے اور سایہ علیحدہ

[illegible] ایک مواخ بالا سنگ لگا ہے دونوں سنگ مذکور کے ملنے سے قائم ہوتا تھا وہ باقی رہا [illegible] دفعتہ بند کردیا اس عرصہ میں حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض [illegible] وہ حضرت امام نماز جنازہ بعد فاتحہ جلد نقرہ گھوڑے پر سوار ہونے لگے حضرت [illegible] شاہ ولایت حمان صفات نے دل میں خیال فرمایا کہ اگر کسی نے مجھ سے سوال کیا کہ تمہارے حضرت شیخ کی نماز [illegible] خیال کرکے قریب گھوڑے کے تشریف لیگئے اور وہ حضرت امام نماز [illegible] حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات نے کہ اوس وقت [illegible] ہو گئے تھے گھوڑے کی لگام پکڑ کر عرض کی کہ حضرت آپ کون صاحب ہیں جواب دیا میرے حضرت شیخ کی نماز جنازہ [illegible] حضرت امام نماز جنازہ نے گھوڑے کو دوڑایا اور طرفۃ العین کے بعد نقاب چہرہ منور سے [illegible] ارشاد فرمایا کہ شمس الدین [illegible] فقیر کی نماز فقیر ہی پڑھا کرتا ہے یہ ارشاد سنکر حالت دوش ہمراہ گھوڑے کے خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات نے جو چہرہ منور کیطرف دیکھا معاً غشات طاری ہوگئی اور لگام گھوڑے کی ہاتھ سے چھوٹ گئی اور زمین پر گر پڑے **فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب** گذارش کرتا ہے کہ اکثر حضرات صاحبان مکاتیب نطاب مفصل الصدر اور مفصلہ ذیل میں احوال شریک ہونے نماز جنازہ اور فاتحہ توشہ اور اونگلی لگاکر چکھلینے توشہ کا اور کھڑا کرنا سنگ سرخ کا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات کے ہمراہ سوار امام جنازہ کے جانیکا اپنے اپنے مکاتیب نطاب مفصلہ بالا میں متفق اللفظ والمعنی تحریر فرماکر ایک امر کیفیت عجیبہ کا تحریر فرمایا ہے کہ جسوقت تک حضرات موصوف الصدر کی نظر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات کیطرف مائل رہے سب حضرات متحیر رہے جو نہیں حضرت خواجہ صاحب ممدوح رحمۃ اللہ علیہ نظر سے غائب ہوے ہر ایک حضرات موصوف نے اپنے اپنے مسکن اور نشست گاہ میں اپنے آپکو ایسی حالت پر بیٹھا پایا کہ نہایت غلبہ کی خواب سے بیدار ہو کر اپنے بستر پر بیٹھے ہوے رویت خواب کی یاد کرتے ہیں باختلاف تعداد وعرضہ ہر ایک حضرات پر یہ حسال طاری رہا

اشعار نتیجۂ افکار مؤلف

شاہ شمس الدین جناب خوش خصال	لوٹ کر کلیر کو پھر آئیکا حال
بعد فتح قلعہ اسیر کے	میں نے سمجھا بعد تھوڑی دیر کے

علم معنی ریز مجکو آگیا — راز شہ کا مین اشارہ پاگیا
وہ جو فرمایا تہا وہ شب آج تہی — شاہ کی یہہ شب شب معراج تہی
وہ کلام اللہ جو میرے پاس تہا — اوس کلام اللہ کو ہدیہ کیا
روپیہ اسلم سے گیارہ شتاب — مین ہوا مشغول در کار ثواب
آرد گندم شکر روغن لیا — اور ضروری پارچہ اوسکے سوا
جب ضروری کار سے فارغ ہوا — مین وہانسے جانب کلیر چلا
دیکھتا کیا ہون علیم اللہ شتاب — میری جانب آئی ہے دیدہ پر آب
عرض کی آکر کہ ہفتہ سے روان — آپکی خدمت مین ہون شمس جہان
حکم حضرت کا ہوا ابدال جا — شمس کیخدمت مین سہ صبح و مسا
عذر اپنا آپ سے مین کیا کہون — آج آیا پاس کیا وقفہ کہون
حکم جو فرمائیے ای بادشاہ — وہ بجالاوے غلام بارگاہ
یہہ کہا مینے کہ ای مرد خدا — پیچھے پیچھے میرے تو ہمراہ آ
مینے پوچھا شاہ کا کیا حال تہا — بولا جیسا آپکی رویت مین تہا
عرصۂ پنجاہ پاکے بعد ازان — گر پڑا مین لغزش پا سے وہان
بند ہوئین آنکھین غشی سے ایک آن — کہلتے ہی آنکھین دکھائی اور شان
پاس کلیر کے کھڑا ہون بے درنگ — دیکھتا ہون اور ہی کلیر کا رنگ
ایکطرف مرد جمال الدین عیان — ہمرہ جنات ہی حاضر وہان
بعد ازان دیکھا کہ صحرائے چرند — سیکڑون ہمراہ مرغان پرند
حلقہ زن پہلو بہ پہلو رو برو — تہے جو حضرت کے مدور سو بسو
دیکہکر مجکو ہوئی امید اور وہم — کوئی سوے آسمان کوئی بہ جبر
نور یا فوق وہان تہا جلوہ گر — فرش سے تا عرش آتا تہا نظر

مینے توشہ جلد سے تیار کر ۔ ہمرہٗ اسباب آوردہ دگر
شاہ کے پہلو برابر دہر دیا ۔ انتظام حکم مولا کر دیا
فکر یہہ آئی خدائے بے نیاز ۔ شاہ کیسے پڑہون تنہا نماز
دیکہتا کیا ہون کہ ایک شخص سوار ۔ نقرئی گہوڑے پہ بیٹہا تاجدار
ہو گئے وہ سامنے سے امام ۔ پڑہ چکے جب وہ نماز احترام
دیکہتا کیا ہون جنوبی اور شمال ۔ مردمان غیب سے با حال و قال
قطب و غوث اور ابدال و نجیب ۔ اور رجال الغیب مردان نقیب
معشر جنات از حد بے شمار ۔ اور ملایک صف بصف باندہی قطار
دست بستہ تہے کہڑے از حد برون ۔ دیدہ بر یار و بکعبہ سرنگون
مینے جلدی توشہ موصوف پر ۔ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑہ
حاضرین کے حوالے کر دیا ۔ پیش رو آیندگان کے کر دیا
اوس سوار غیب کے جاکر شتاب ۔ جلد سے پکڑی لگام برق تاب
عرض کی مینے کہ ای میرے امام ۔ کون ہین آپ اور کیا رکہتے ہین نام
نام فرماؤ مجہے صورت دکہاؤ ۔ روئی رشک ماہ سے برقع اوٹہاؤ
آپ اپنا نام بتلا وین مجہے ۔ صورت پر نور دکہلا وین مجہے
مین نہین دنبال چہوڑونگا جناب ۔ دوڑتا پہونچونگا تا منزل شتاب
آپ نے چہرہ مبارک سے نقاب ۔ دور کر مجہہ سے کہا ای شمس تاب
عارف کامل فقیر بے نیاز ۔ آپ پڑہتا ہی جنازہ کی نماز
دیکہتے ہی مین مثالی شان کو ۔ گر پڑا بیہوش ہوا کے آن کو
حضرت صاحب بقا باللہ ہین ۔ ای حسن وہ دو جہان کے شاہ ہین

بیدار ہونیکا اور نشان جسم پر روضہ بنوانیکا اور سیر کرتے ہوئے پانی پر پہونچنے کا

مکتوب کتاب فردوس ابو جو تصنیف حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات مین تحریر ہے کہ جب حضرت خواجہ صاحب ممدوح موصوف کو ہوش ہوا تو معلوم ہوا کہ علیم اللہ ابدال حضرت ممدوح کے کف پا کو لئے ہوئے آہستہ آہستہ سہلا رہے ہین حضرت خواجہ صاحب موصوف نے علیم اللہ ابدال سے دریافت فرمایا کہ یہہ کون جگہہ ہے علیم اللہ ابدال نے عرض کی کہ حضرت یہہ جگہہ شہر فرخار متعلقہ ترکستان کے ہے پر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احمان صفات نے ارشاد فرمایا کہ آج کون روز ہے علیم اللہ ابدال نے عرض کیا کہ حضور آج تاریخ پندرہوین ماہ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ ہجری روز جمعہ کا ہے اور سوا پہر دن چڑہا ہے پھر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ علیم اللہ ابدال جسوقت میرے ہاتہ سے گہوڑے کی باگ چھوٹی تہی اور مین گر پڑا تہا تم کہان رہے علیم اللہ ابدال نے عرض کیا کہ جسوقت حضور انور کے دست مبارک سے باگ چھوٹی تہی اور حضور والا گر پڑے تھے تو حضور رحمت گنج مجہ میری نظر سے غایب ہوگئے تھے مین بے اختیار خود بخود شہر تخت گاہ ترکستان مین پہونچگیا اور مرتبہ ابدالی معطل ہوگیا لاچار ہو کر ایک عورت میمونہ نامی بنت مسعود بن ہرمز بن مجید شاہ عراقی داخل سلسلہ ہو کر اسکے گہر مقیم ہو کر عالم خاموشی مین رہا جب حضور انور کے مرتبہ لطوب نے ظہور فرمایا اور اس جگہہ جو موجود ہوئے میر قطب الغا ہوا اور جب مجہ کو علم باطن سے اسیوقت کیفیت ابدالی پر مامور ہو کر یہان خدمت مین حاضر ہوا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات نے ارشاد فرمایا کہ علیم اللہ اسجگہہ کے قطب یعنے حاکم باطن کو بلا لا علیم اللہ ابدال سید معصوم علی قطب شہر فرخار کو حاضر لایا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف نے حکم دیا کہ یہان پر ہمارے جسم کا نشان ہو گیا ہے ایک روضہ بنا کر تیار کروا دو سید معصوم علی قطب شہر فرخار نے بذریعہ والی شہر میرزا محمد عظیم بن مغل محمد فہیم بن محمد اسلم خراسانی کو کہ طرف شاہ ترکستان سے فرخار اور چگل وغیرہ پر مقرر تہا طلب کر کے واسطے تیاری روضہ کے آمادہ کر دیا کہ تیاری روضہ کی سنگ سبز سے ہونے لگی فقیر مولف کتاب گذارش کرتا ہی کہ وہ جگہہ جہان پر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات زمین پر گری سے تہے فقیر نے بہی بچشم خود معائنہ کی ہی کہ شہر فرخار سے ایکسو سات قدم جانب شرق کے واقع ہی اور روضہ سنگ سبز سے طول پندرہ قدم اور عرض سات قدم مین تعمیر ہے اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احمان صفا اولٹی کروٹ سے ریگ پر گرے تہے نشان سرت دہائی مبارک کا آجتک اوسیطرح قایم ہے اور تا قیام عالم رہیگا یکسر مو نشان دست و پا مین فرق واقع نہین ہوا ہے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا آج ہی یہہ نشان ہوا ہے تیسرے روز تاریخ سترہوین ماہ ربیع الاول سنہ ۶۹۰

مرقوم الصدر روز یکشنبہ وقت صبح کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات مع علیم اللہ ابدال کے
اوچ کلیر سے روانہ ہوئے ایکسال کا کوہ ترکستان پر قیام فرمایا ہے کہ حضرات رقباء و نقباء و نجباء و اقطاب و اغیاث و ابدال و رجال الغیب
اور اولیائے ہمعصر ملک عرب کے حاضر ہوا کرتے تھے بعد ایکسال کے طرف ملک خطا کے تشریف فرما ہوئے تین ماہ شہر و دیار ملک خطا مین مقیم رہے
اور مسمی طاہر نام شاہ ملک خطا کو مسلمان کر کے ملک کاشان کو تشریف لیگئے تیرہ روز قیام کر کے طہران کو تشریف فرما ہوئے سو عبید الغفور
صاحب اور عموزاد اپنے کے مکانپر نو ماہ قیام پذیر رہے وہانسے دمشق ہو چکر قریب کوہ کے چھہ ماہ قیام فرمایا ہے تمام ابدال حاضر
ہو کر فیضیاب ہوا کرتے تھے وہانسے بدخشان ہو چکر سات روز قیام فرمایا اور وہانسے قندہار ہو چکر گیارہ روز تشریف فرما رہے
اور وہانسے کابل ہو چکر منظہر شاہ درویش طریقہ چشتیہ کے مکانپر اکتالیس روز قیام فرمایا اور وہانسے پشاور ہو چکر دو روز قیام
اور وہانسے لاہور پہونچکر نظام احمد عرف محمود اکبر غوث اوچگہہ کے مکانپر تشریف فرما رہے اور وہانسے ایکشبانہ روز مین اسم
اعظم چشتیہ تلاوت فرماتے ہوئے بزور ولایت بتاریخ چوتھی ماہ ذیقعدہ سنہ ۶۹۳ ہجری کو روز یکشنبہ وقت عصر کے
شہر پانیپت مین داخل ہوئے دو برس آٹھ مہینے بیس روز سفر مین گذرے اور جس روز داخل ہوئے پانیپت شریف کے
فی الفور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات رحمۃ اللہ علیہ نے دونون سنگ سرخ مذکور کی جو
جو جسم مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
پشت خس پوش لگاکر پانی سے چھپا دی گئی تھی معرفت علیم اللہ ابدال کے برآمد کرائے اور یہہ معمول کیا کہ ہر مہینے کی
پہلی تاریخ معرفت علیم اللہ ابدال کے جو سنگ الیا کرتے تھے اور علیم اللہ ابدال جمال الدین ابدال سے تاکید کر دیتی تھی کہ حضرت
بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے جسم اطہر کے پاانداز کو گرد و غبار بچانے پا
اوسکے جواب مین جمال الدین ابدال عرض کرتے کہ پاانداز حضرت بادشاہ دوجہان ممدوح کے جنات مقرر کر دی گئی ہین بارہ جن
شب کو اور بارہ جن دن کو اپنے دونون ہاتونسے پاانداز کی خدمت اور جبہ گری کیا کرتے رہتی ہین گرد و غبار تو دوسری
چیز ہے وہان ہوا کا سرایت کرنا بھی بغیر ممکن ہے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات
رحمۃ اللہ علیہ اپنی مکتوب خطاب فردوس الوجوب مین تحریر فرماتے ہین کہ جسوقت مینے حضرت امام جنازہ کے گھوڑے کی باگ پکڑی
اور زمین کلیر شریف سے مین علیحدہ ہوا اوسوقت تلوار قہار جابجا کوس زمین سوختہ مین چہار طرف گھومنے لگی اور جب
ممانعت حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے مین گیا

وعلیم اللہ ابدال کا گذر ہوا بلکہ اوس کے بعد کسیکو جانیکا حکم نہ تہا اور اوسمین اسرار الہی تہا جو قابل افشائی عام نہین ہے اور تعریف انوار
قہاری کی یہ تہی کہ مثل رعد کے نعرہ مارتی تہی اور مثل تجلی کا لبرق ہر چہار طرف حصار کو ہستی کے گہومتی تہی اور ہر شبانہ روز مین چوبیس
ہزار مرتبہ طواف کر لینا اوسکو فرض عین تہا حضرت خواجہ **شمس الدین صاحب** رح موصوف ارقام فرماتے ہین کہ اس شمشیر
قہاری کے گہومنے کا حضرت شاہ شیخ **فرید گنجشکر بابا صاحب** مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند از روی طلسم
طرح انتظام فرما گئے تہے کہ مجکو دعائے سیف اللہ و صمصام اللہ و یداللہ کی اجازت بمرتبہ غوثی معنوی اور اقطابی روحی اور ابدالی
تجلیات صفاتی جسکو نور باری کہتے ہین عطا فرماکر ارشاد کیا تہا کہ شمس الدین رح بابا تو بعد میرے حجاب کرنیکے جبکہ میرے مخدوم صابر
کی تربت مین ہو تو ان تینون وردونکو ہر روز غسل کرکے اسطرح تلاوت کیا کرنا **اول** دعای سیف اللہ کو بعد نماز فجر
تین بار تلاوت کرکے تین جانب شمال و شرق و غرب کو نف کر دینا **دوم** ورد صمصام اللہ کو بوقت دوپہر قبل زوال کے
ایکبار پڑہکر جنوب کی جانب اور دوسری بار تلاوت کرکے زمین کیطرف نف کر دینا **سوم** حرز یداللہ کو بوقت نصف شب کے پانچ
مرتبہ میرے مخدوم صابر کیجانب موہنہ کرکے تلاوت کرنا اور جب پانچون مرتبہ تلاوت کرچکو تو موہنہ اپنا جانب آسمان کرکے تصور
برزخ میرے کے نف کر دینا اور اکیس ۲۱ بار دونون ہاتہونکو زور سے زمین پہ مار دیا کرنا بعد حضرت بابا صاحب موصوف نے تاکید
ارشاد فرمایا کہ دیکہہ شمس الدین رح بابا قاعدہ تلاوت اوراد مذکورہ کو ہرگز ہرگز فراموش نکرنا جسروز تجہہ سے ترک ہوا
ہوگی اوسی روز تو جلکر خاک سیاہ ہو جائیگا اس ارشاد کے بعد حضرت بابا صاحب نے فرمایا کہ شمس الدین رح بابا موہنہ کہول میرے
پاس آ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف رح موہنہ کہولے ہوئے حضرت بابا صاحب کے قریب گئے حضرت بابا صاحب نے اپنی زبان مبارک
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف رح کے موہنہ مین دی اور امر فرمایا کہ شمس الدین رح بابا میری زبانکو مثل پستان مادر کے
چوس حضرت خواجہ شمس الدین صاحب رح نے زبان مبارک حضرت بابا صاحب کو خوب چوسا جب یہہ خوب چوس چکے تو جناب بابا صاحب نے زبانکو
نکالکر فرمایا کہ شمس الدین بابا اب تو تلاوت اوراد مذکور کو ہرگز ہرگز فراموش نکریگا **حضرت خواجہ** شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت کمال صفات تحریر فرماتے ہین کہ مین شہر پانی پت مین تین سال اور تین ماہ ارشاد تعلیم طریقت مرتبہ سلوک خوش
اسلوب مین مصروف رہا اور کل **خرقے** حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کے ستر ہزار پانچسو مکتوب نقلاب فردوس العجوب مین تحریر فرماہے روز حضرات رقبا و نجبا و نقبا و ابدال اقطاب
والغیاث و رجال الغیب حاضر ہوکر تعمیل احکامات باطنی کے بجالایا کرتے تہے اور حضرات اولیائے مفصلہ ذیل مجلس مین

ہم جلیس ہاکرتے تھے حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی صاحب مکتوب نطاب جمال الفنون اور حضرت سید علی صاحب موعظمی صاحب مکتوب نطاب نور البرہان اور حضرت سید امیر حسینی سادات صاحب مکتوب نطاب مجموع البحر اور حضرت شیخ سلطان ولد قدس صاحب مکتوب نطاب سوالید نعم اور حضرت سلطان حکمت اللہ صاحب مکتوب نطاب کرامت الحق اور حضرت شاہ فضل اللہ مرید حضرت صدر الدین صاحب بن حضرت شیخ بہاؤ الدین احمد ملتانی اور حضرت امام الدین ابدال صاحب سلسلہ قلندریہ اور حضرت سید اجمل مجذوب صاحب رومی ابدال مجاز مرفوع الاجازت سلسلہ بادریہ صاحب مکتوب نطاب ماثورہ سبحانی اور حضرت جلال عبد القادر قطب المنزا اور حضرت ابن معارف اندلوسی صاحب مکتوب نطاب صفات الحریق اور حضرت جلال الدین غوث صاحب مکتوب نطاب ہویت مذاق بن حضرت رکن الدین صاحب سہروردی اور حضرت راجی قتال بخاری صاحب مکتوب نطاب نور القدم مجاز مرفوع الاجازت سلسلہ سہروردیہ اور یہ تعداد مفصلہ ذیل فضلاء کاملین بھی شریک محفل ارشاد و تعلیم طریقت کے ہوا کرتی تھے۔ فخر الدین بن نعمت اللہ پانی پتی عماد الدین بن قیام الدین پانی پتی نظام الدین بن قدرت اللہ پانی پتی خواجہ ابراہیم بن غیاث الدین پانی پتی عبد القادر بن عبد الصمد لاہوری۔ شاہ حمید بن محمود کشمیری۔ شاہ عظیم اللہ بن نظام الدین دہلوی۔ قادر بن محب اللہ اورنگ آبادی۔ شہاب الدین بن عزیز الدین بدایونی اور حضرت خواجہ محمد پارسا صاحب مکتوب نطاب گوہر عروج نگران احوال غفلت و ہوشیاری حضرات اولیاء معصر ہا مور تھے اکثر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولاحمان صفات ترک پانی پتی کی مجلس مین شریک ہوتے تھے اور پھر اپنے دورہ کو چلے جاتے تھے تین روز دورہ مین اور ایکدن مجلس مین رہا کرتے تھے

نظم مؤلف

حضرت شمس جہان لکھتے ہین یہ — سرگذشت خوش بیان لکھتے ہین یہ
ہوش آیا جبکہ مجھہ بیہوش کو — خم وحدت گاہ کے مے نوش کو
دیکھتا کیا ہون علیم اللہ سے ہے — پاون سنبھلا تا وہ حق آگاہ ہے
مینے پوچھا ای علیم اللہ بتا — کچھہ پتا اس شہر اس اقلیم کا
وہ لگا کہنے کہ ترکستان ہے — شہر فرخار اس زمین کی آن ہے
روز جمعہ ساتوین ساعت لگی — بج چکی او سدم جرس کے دس گہڑی
ماہ ہی ماہ ربیع الاولین — ہفت صد سے دس ہین کم ہجری تعین
آپ سے جسدم چہٹی باگ جناب — پڑہ گیا آنکھون پہ بس کبر نقاب

اوڑ گیا مین ملک ترکستان کو	وہان نہین ٹھیرا رہا ایک آن کو
تربتہ ابدالیہ کو کہو دیا	حال ہجرانی نہایت رو دیا
آپ کی جسمام خبر پائی یہان	میسر نہ تہا پہر قسمت مجہی لائی یہان
حاضر خدمت اوسی ساعت سے ہون	آپ کی خدمت مین بس راحت سے ہون
شاہ نی با حکم الہام خدا	قطب فرخاری کو بلوا کر کہا
ہے ہماری جسم کا اسجا نشان	یہہ نشان ہے خاص روضہ کا مکان
قطب نے سردار اوسجا کو بلا	کہدیا روضہ یہان جلدی بنا
اوس امیر شہر دین نے بیدرنگ	کردیا تیار روضہ سبز رنگ
اس حسین جابر نے دیکہی ہے وہ جا	ہی نشان جسم سبحا شاہ کا
حضرت شمس زمین و آسمان	یون سفر کا اپنی کرتے ہین بیان
اوس حوالی مین رہا مین سال بہر	سیر کرتا کوہ ترکستان پہر
تین مہہ جاکر خطا کی سیر کی	دیر پولنسی رہ بہولائی دیر کی
جب ہوا ارشاد کا حاکم اسیر	نام اوسکا رکہدیا طاہر امیر
رفتہ رفتہ آبدخشان شاد روز	رہگیا مین دیکہا جا دلفروز
وہانسے آیا قندہاری دار مین	وہان سے اوٹہہ پیشور کے بازار مین
منزل پیشور سے لاہور مین	وہان سے پاین سرا کی دور مین
آنکر ارشاد کو جاری کیا	دولت امداد کو جاری کیا
خلق فیض رشد سی کامل ہوئی	دولت مقصود سے واصل ہوئی
دیکہکر باطن جلال الدین کا	طالب حق شیخ خوش آئین کا
لکہہ کبیر الاولیائی کا خطاب	دی شال ارس مرو حقدان کو شتاب
بیعت ارشاد سے شادان کیا	بیعت تحویل سے رخشان کیا

تھے وہان بسیار کس مردان حال ۔ نام اونکے نظم مین لانا محال

جھنگھڑی بینے اوسے بخشو شال ۔ ہوگیا عارف اوسی ساعت جلال

رتبۂ شاہی سے فائض ہوگیا ۔ پایۂ عرفان سے اوسکو بہر دیا

وہ حقیقت کا پلایا اوسکو جام ۔ ہوگیا جس سے طریقت کا امام

کون گزرا اور کون چیلا ہی حسن ۔ ہے اوسیکی شان کا میلا حسن

احوال حضرت شاہ جلال الدین صاحب کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی کی خدمت مین حاضر ہونے کا اور بیعت و امامت اور ارشاد سے مشرف ہونے کا

حکایت حضرت سعصل الدین مین تحریر ہی کہ بتاریخ گیارہوین ماہ محرم ۶۹۵ ہجری کو روز دوشنبہ وقت ظہر کے حضرت خواجہ محمد ابوالخیر فغنوی صاحب مکتوب بخطاب عیار السلوک سے اپنے خلیفہ علی رحیم تتی صاحب مکتوب بخطاب ہمراہ فرمایت کی حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی کی محفل مین حاضر ہوا و قوت حضرت خواجہ محمد پارسا صاحب مکتوب بخطاب گوہر عروج بہی شریک محفل تھے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی صاحب مکتوب بخطاب خرد وسر الوجوب نے ارشاد فرمایا کہ تم دونون حضرات کہ تشریف لائے اون دونون صاحبون نے باخفا کے مدعا بیان کیا کہ حضور انور مدعا سی کو حاضر ہوئے ہین یہہ بیان سنکر حضرت خواجہ محمد پارسا نے بیان کیا کہ یہہ حضرت دونو صاحب میری شکایت کرنیکو حضور مین حاضر ہوئے ہین بیٹے انکی پیر حضرت خواجہ عارف ریوگری صاحب کی کیفیت باطن سلب کرلی ہے کہ وہ نہایت غافل رہتے تھے خلق اللہ پر نہایت ظلم ہوتا تھا یہہ معاملہ سنکر حضرت شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی نے حضرت محمد ابوالخیر فغنوی سے واسطے معاف رہنی کے حکم دیا اور علیم اللہ ابدال کو واسطے حاضر لانی حضرت خواجہ عارف ریوگری صاحب مکتوب بخطاب جواہر سمائی کے ارسال فرمایا اوسی روز علیم اللہ ابدال حضرت خواجہ عارف ریوگری صاحب کو روانہ کرکے واپس حاضر آئی بتاریخ نوین ماہ ربیع الاول ۶۹۵ ہجری کو روز دوشنبہ وقت صبح کی حضرت خواجہ عارف ریوگری صاحب بھی تشریف لاکر قیام پذیر ہوئے بتاریخ بارہوین ماہ مذکور سنہ مذکور کو روز پنجشنبہ تحریر بعد نماز صبح کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب قدس سرہ نے بملازمت حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت

جہان صفات ترک پانی پتی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آداب بجا لائے حضرت ممدوح نے بحیثیت ارشاد فرمایا کہ جلال الدین آتش عشق
کی قلندر سے لے آئے حضرت شاہ جلال الدین صاحب قلندر ثالث نے قدمبوس ہو کر پھر دوبارہ آداب خدمت
ادا کیا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت جہان صفات ترک پانی پتی نے حکم دیا کہ حاضر رہو بعد نماز ظہر کے
حضرت خواجہ محمد پارسا دورہ کرتے ہوئے تشریف لے آئے اور قریب نماز عصر حضرت غوث شیخ نصیر الدین صاحب چراغ دہلوی صاحب
مکتوب بخطاب حقیقت البحر اور حضرت شیخ عثمان صاحب مکتوب بخطاب عزیز الشہود اور حضرت شیخ شہاب الدین صاحب اور حکیم صدر الدین صاحب
خلفائے راشدین حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی اقطاب دہلی کے کہ حضرت
ممدوح نے حضرات خلفائے موصوف کو بموجب حکم الہام باطن کے چار روز قبل سے روانہ کر دیا تھا تشریف لے آئے جبکہ وقت حضرات نے
نماز عصر کا سلام پھیرا حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی اقطاب دہلوی صاحب مکتوب بخطاب مقتدائے دو جہان
کو بھی شریک جماعت نماز کا پایا بعد فراغ نماز عصر جمیع حضرات اولیائے ہمعصر و علمائے موصوف الصدر اور دیگر عوام الناس سے محفل ترتیب
دیکر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت جہان صفات ترک پانی پتی صاحب مکتوب بخطاب فرد وس الوجود نے
حضرت شاہ جلال الدین صاحب قلندر ثالث کو اپنے سامنے بٹھلا کر بیعت حوالت اور امامت اور ارشاد کے
اپنے ہاتھ پر مشرف کر کے کلاہ اپنی اوڑھا کر عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندھ کر خرقہ پہنایا اور مثال خلافت بخطاب قطب
کبیر الاولیا قلندر ثالث کے تبرکا تمام جلسہ کو سنا کر مرحمت فرمائی اور القاب باطنی سے سب حضرات کو مطلع فرمایا اور بوقت
کیفیت باطن بمرتبہ علو العرش شہنشاہی ولایت کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کے باطن میں
مستوی فرمادے اور تمامی تبرکات اسناد خلافت نامجات اور منضبطہ شبانہ روز اور مکتوبات اور رباعیات جو حضرت خواجہ شمس الدین
صاحب شمس الارض شاہ ولایت جہان صفات ترک پانی پتی کے پاس مخطوطات و مصنوعات میں سے تھے حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا
قلندر ثالث کو عنایت کر کے صاحب مجاز رفیع الاجازت علو العزم والمرتبہ مثل اپنے کے کر دیا اور فرما دیا کہ میں نے تم کو مجدد و موجد اشاعت سمجھ
نظر کر کہنا اور علیم اللہ ابدال کا ہاتھ میں ہاتھ دیکر فرمایا کہ علیم اللہ ابدال تمہارے سپرد کیا جاتا ہے تم اسکی خبرگیران رہنا اور تابعیات
تمہارے یہ تمہاری خدمتگذاری میں مصروف رہیگا اور تمام عالم کی خبر رسانی کرتا رہیگا اور یہ قدیم سے اوپر تفویض ہوتا چلا آتا ہے

احوال وفات شبانہ روز حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کا اور اسم اعظم لیکے وفات فرمانی کا اور حضرت جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کا حبس کبیر کرنا

احوال حضرت جلال الدین کبیر الاولیا صاحب قلندر ثالث رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث مکتوب نطاب اسرار القرشی مین تحریر فرماتے ہین کہ بعد فراغ جلسہ خلافت حضرت
خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احسان صفات ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے مجکو واسطے اوسی جگہ جسمین چہ مہینے کے
ایما فرمایا اور نیز ارشاد کیا کہ جلال الدین بابا تو برزخ صغرا تیار کر کے تختہ سنگ سرخ لگا کر اوپر مٹی ڈلوا لے اور واسطے چہ مہینے کے
اوسمین بیٹھہ جا بیٹہ غلام صابر تو برزخ صغرا مین چہہ سال بیٹھا رہا تھا اور واسطے تیرے مختص چہ مہینے منجانب حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صابر خاتم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ مقرر ہوگئے ہین حضرت جلال الدین صاحب
کبیر الاولیا قلندر ثالث نے عرض کیا کہ حضور انور آلہ کیونکر ہو سکتے ہین جس سے برزخ تیار کرون حضرت خواجہ
شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احسان صفات رحمۃ اللہ علیہ نے علیم اللہ ابدال کو امر فرمایا کہ تو جلد جا اوس زمین پر
جسجگہ کہ فقیر کے وجود کے قائم رہنے کا حکم ہے سات مرتبہ اسم مبارک باطنی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صاحب صابر خاتم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ کا اپنی دست راست کی انگشت شہادت پر پھونک کر کے اشارہ
کر اوسیوقت زمین شق ہو کر برزخ صغرا تیار ہو جائیگی بعدہٗ علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ تم اون گیارہ تختہ ہا سنگین مین سے جو
حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اوشی الارواح رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک
کے بائین انداز کو رکھے ہین ایک تختہ سنگ سرخ کا جو طول مین اڑہائی گز اور عرض مین ۱۵ گرہ ہے لے آؤ علیم اللہ ابدال نے
اوسیوقت ہر دو امر کی تعمیل کی کے حضرت شاہ جلال الدین کبیر الاولیا قلندر ثالث رحمۃ اللہ علیہ کو مع ایک نان جو اور ایک
ایک آفتابہ مین پانی رکھکر برزخ صغرا مین داخل کر دیا اور تختہ لگا کر مٹی اوپر سے ڈال دی اور خود حضرت خواجہ شمس الدین صاحب نے بعد خلعت
روز خلافت قلندر ثالث سے یہ سنت حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صابر خاتم اللہ الارواح سلطان الاولیا
کلیری کی ادا کرنا شروع کی کہ برق خشک آسمان سے گرا یا کرتے تھے اول مرتبہ برق خشک آسمان سے تا بین منزل کائی محفل کے گری
بار دوم برق خشک قریب منبر کا سے محفل کے گری کہ شخص غیر داخل سلسلہ طریقت کے کپڑے جلگئے یہ حال دیکھکر لوگون نے
عرض کی کہ حضرت ہمکو حکم ہو جاوے کہ ہم حاضر نہوا کرین حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احسان صفات ترک پانی پتی
نے ارشاد فرمایا کہ فقیر اپنی پیر کی سنت ادا کرتا ہے یہ حال دیکھکر کوئی شخص اہل شہر مین سے پاس حضرت ممدوح کے حاضر
نہین ہوا کرتا تھا تاریخ اونیسوین ماہ شعبان ۶۹۷ھ بروز پنجشنبہ بعد نماز فجر کے علیم اللہ ابدال نے جب حسب الحکم حضرت
خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احسان صفات ترک پانی پتی کے جاکر ادا سے جس کبیر بر بیٹھکر حضرت شاہ جلال الدین صاحب

احوال برق خشک ... حضرت خواجہ شمس الدین ... ترک ... الارض ... [illegible]

کبیر الاولیا قلندر ثالث رحمۃ اللہ علیہ کو بموجب معمول کے جبس کبیر سے باہر نکالا حضرت محمد وحید نے اپنی حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہو کر
شرط عبودیت ادا فرمائی تھوڑے عرصہ میں محفل راگ کی مرتب ہوئی **حضرت خواجہ** شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ
ولایت عمان صفات ترک پانی پتی کو حال وجد پیدا ہوا اوس محویت میں استغراق ہو گیا ایک حضرت نے اوس محفل میں تشریف
لا کر شرکائی محفل سے ارشاد فرمایا کہ جب اس فقیر کو ہوش ہووے تو ہمارا سلام کہدینا اور کہنا کہ تو غافل تھا ہماری ملاقات
تجھ سے نہیں ہوئی یہ ارشاد فرما کر وہ حضرت تشریف لیگئے جب **حضرت خواجہ** شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت عمان صفات ترک پانی پتی رحمۃ اللہ کو حال استغراق سے افاقہ ہوا حاضرین محفل نے عرض کیا کہ حضرت ایک
درویش نحیف جسم چہرہ منور مثل یاقوت سرخ رنگ نقاب پوش تشریف لائے تھے اور یہہ پیغام ارشاد فرما کر تشریف لیگئے ہیں
یہہ پیغام سنکر **حضرت خواجہ** شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت عمان صفات ترک پانی پتی رحمۃ اللہ نہایت بیقراری سے
گریہ و زاری میں مصروف ہوئے اور فرمایا کہ افسوس شیخ میرا تشریف لایا اور میں غافل رہا اوس روز سے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت عمان صفات پانی پتی رحمۃ اللہ نے بجز حضرت **شاہ جلال الدین صاحب** کبیر الاولیا
قلندر ثالث کے اور کسی شخص غیر سے کلام نہیں فرمایا اور کوئی شخص حضرت خواجہ شمس الدین صاحب ممدوح تک پہونچ بھی
نہیں سکتا تھا اسی حال میں **بتاریخ** دسویں ماہ جمادی الثانی **۶۹۹** ہجری یکروز چہار شنبہ بعد نماز عصر کے
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف نے ذات احدیت مرفہ میں وصل فرمایا اور اس عالم سے رحلت کی اوسی شب بجائے
ادائے جبس کبیر حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کے دفینہ بھی ہو گیا ایکہزار عوام الناس اور تمامی فضلائے
قرب و جوار و حضرات اولیائے ہمعصر اور مجاذیب و حضرات رقباء و نقباء و نجباء و ابدال و اغیاث و اقطاب و رجال الغیب اور قوم
قوم جنات شریک نماز جنازہ کے تھے جو کوئی شخص ہمراہ حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کے ہمراہ مزار منور پر
حاضر ہوتی تھے اونکو مزار مبارک مثل چاند چودھویں کے لامع الانوار معلوم ہوتا تھا اور جو علیحدہ حضرت موصوف سے جاتے تھے اونکو تربت
مزار مقدس کی مثل شیر کے نظر آتی تھی کوئی شخص وہاں روبرو مزار کے ایکدم ٹھیر نہیں سکتا تھا **حضرت شاہ جلال الدین**
صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث رحمۃ اللہ نے روز تشریف آوری اپنی سے **حضرت خواجہ** شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت عمان صفات ترک پانی پتی کو کوئی چیز طعام میں سے بجز او نگلی لگا کر چکھہ لینے کے تناول فرماتے
نہیں دیکھا اور نہ علیہم اللہ ابا ال کی زبانی سنا او تا حیات حضرت کبیر الاولیا صاحب موصوف کے احوال مزار مقدس کا

احوال وفات حضرت خواجہ شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کشف ناکسی کو بطور موصوفہ بالمعائنہ ہوا اور اب بھی اہل باطن کو اوسیطرح معلوم ہوتا ہے اور ہوتا رہیگا **حضرت شاہ**
جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث تحریر فرماتے ہیں کہ روز وصال اپنے ادی جی سے بیٹے بموجب وصیت حضرت
پیر و مرشد کے مدت العمر یہ عادت رکھی کہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو جسم مبارک حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے جو سنگ ہائے سرخ مذکورہ بالا سے آیمن کر دیا گیا تھا نعش فیض اللہ ابدال کے
جز رنگا لیا کرتا تھا اور جسم منور کی کیفیت بدستور تھی اور موافق معمول کے احبّہ خدمت اور نگہبانی میں مصروف رہے

احوال التشریف آوری اور بیعت توبہ اور خلافت و امامت حضرت شاہ احمد عبد الحق صاحب کا

سلاتیب مفصلہ ذیل میں تحریر ہے کہ **بتاریخ** اکیسوین ماہ ذیقعدہ سنہ ۷۶۶ ہجری کو روز پنجشنبہ وقت دوپہر **حضرت شیخ**
احمد عبد الحق صاحب باعث انحاف نفس کے تین روز پریشان اوٹھا کر **حضرت** شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کی خدمت
میں حاضر ہوا اوس زمانہ میں عمر حضرت شاہ احمد عبد الحق صاحب کی نہ سال کی تھی **حضرت** شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا
قلندر ثالث نے تو تینوں وقت اپنے حلقہ بیعت توبہ و امامت و ارشاد سے خاندان اویسیہ و قادریہ اور حنفیہ علوی متعلقہ ولایت روح
جاذبیہ میں کہ یہ تینوں سلسلے حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کو حضرت عمر احمد شہاب ملتانی صاحب
ملقب بلقب جذبہ حیدری جد امجد حضرت شاہ احمد عبد الحق صاحب سے قبل بیعت حضرت شاہ شرف الدین **بوعلی قلندر**
صاحب ملقب بلقب علی الانوار کے ابتدائی عمر میں حاصل ہوئی تھی مشرف فرما کر حصول ترقی کیفیت باطن میں مصروف رہے
اور شب حضرت شاہ احمد عبد الحق صاحب ملقب بلقب منہاج الواجدین نے عالم مثال میں معائنہ فرمایا کہ حضرت **سرور کائنات**
احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نور الحق ہم نے گیارہ اسم جعفری جو کہ حضرت
شمس بن مالک کو عطا فرمائے تھے مجکو حضرت **محمد ابو القاسم** گرگانی رحمہ سے جو تبت چہارم میں ہے جا کر حاصل کرے بموجب تعلیم اوسکے زکات آیہ الکبائر
ہوں اسماکی وہیں پر ادا کیجو کہ اب وہ نام باطنی ساتھ حق نام تیرے کے تا بقیام عالم تلاوت کئے جاینگے اور بوقت رویت عالم
مثال شاہ احمد عبد الحق کے **حضرت** شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کو بھی الہام باطن سے علم اس حکم سرور کائنات کا
ہوگیا تھا **حضرت** شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب نے بیدار ہو کر اوسی وقت حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہو کر احوال
معائنہ رویت کا عرض کیا بموجب حکم کے اوسی وقت روانہ تبت چہارم کے ہوگئے اور حضرت شاہ محمد ابو القاسم گرگانی
تو اپنے ظہرۃ ملاقات کے ہو بھی شب اطلاع صدور حکم نبوی مقدسی کی ہوگئی تھی **بتاریخ** یکم ماہ ربیع الثانی سنہ ۷۶۷ ہجری کو روز

وقت زوال کے حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب تبت چہارم پر پہونچے حضرت شاہ محمد ابو القاسم گرگامی صاحب نے
کمال تعظیم و تکریم سے کیفیت ظاہر و باطن اون اسماء متبرکہ کی تعلیم فرمائی اوسیر روز ادائی فرض کا اکبر الکبائر مین مشغول کر دیا اور خود بدل وجان
کفیل حاجات کے رہے عرصہ چھ سال تین ماہ مین یہ ترقیات روز افزون کیفیت باطن کے حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب مدح ذکاوت
سے فراغ حاصل کر چکے اوسی تاریخ یکم رجب ۱۲۵۴ھ ہجری روز دوشنبہ وقت صبح سے حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحب نے
اون اسماء متبرکہ سات تہ کا مرحق ضم کر کے تلاوت کرنا شروع کیا اور اوسی روز سب قالب باصاحب باطن اون اسماء مبارک کے قلب المکرم
القا بتاکید ہوگیا اور اوسی عرصہ مدح ذکاوت مین حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب کے باطن مین کیفیت ہر دو سلسلہ حنفیہ
متعلقہ ولایت روح جذبیہ کے ایسی قوت عجیبہ اور قدرت غریبہ سے حاصل ہوئی کہ حضرات متاخرین اوس زمانہ میکب کا و ایسی قوت وقت
کا حکومت نصیب نتہی ہر وقت برآمد ہوے مدح ذکاوت سے تمامی حضرات رجبا و نقبا و نجبا و ابدال و اقطاب و اغیاث و رجال الغیب حاضر
فیضیاب ہوتی تھے ۰۰۰ روز کے بعد بتاریخ تیسری ماہ مذکور سنہ مذکور روز چہارشنبہ کو حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق
صاحب تبت چہارم رخصت ہو کر پانی پت شریف کو روانہ ہو کر آستانہ بوسی حضرات پیران عظام سے مشرف اندوز ہوتی رہے
تمام و کمال انوار ولایت روح جذبیہ کے جو جو حضرات عارفان سلسلہ جلیلہ حنفیہ علویہ سے متعلق ہوتے ہین حضرت ممدوح سے
متعلق ہوگئے اور کیفیت سلوک بالجذب کی طبیعت پر تمام غالب ہوگئے تھے بتاریخ نوین ماہ صفر ۱۲۵۵ھ ہجری کو روز
دوشنبہ وقت نماز چاشت کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثانی کی خدمت مین حاضر ہو کر شرائط عبودیت کے
بجالائے حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ نور الحق تیری عروج کیفیت باطن سے تقویت بے غایت حاصل ہوئی ہے کہ شکرانہ
جناب الٰہی کا ادا نہین کر سکتا ہون بتاریخ ستائیسوین ماہ رجب ۱۲۵۵ھ ہجری روز پنجشنبہ کو قریب دوپہر
حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثانی نے حضرت شیخ نجم الدین محمد بن اوگانی صاحب مکتوب
المخاطب ملیل الاسرار اور حضرت مولانا محمد بن مرغانی صاحب المخاطب ضیای حسک اونیا اور حضرت مولانا زاہد مرغانی صاحب مکتوب المخاطب
حدیقۃ الحقائق اور حضرت مولانا محمد شیرین صاحب مکتوب المخاطب صلوۃ المرض اور حضرت خواجہ حافظ شیرازی نام
محمد لقب شمس الدین صاحب مکتوب المخاطب مرآۃ البدر اور حضرت مولانا ظہیر الدین خلوتی صاحب مکتوب المخاطب بہجت الدہر اور
حضرت شیخ کمال الدین خجندی صاحب مکتوب المخاطب فریق المنقوش اور حضرت شاہ قاسم انوار صاحب مکتوب المخاطب شمس المشرق اور
اور حضرت شیخ زین الدین خوافی صاحب مکتوب المخاطب شہر الانوار اور حضرت مولانا جلال الدین نورانی صاحب مکتوب المخاطب حمید الواسع

احوال عادت

اور حضرت شیخ محمود مزدقانی صاحب مکتوب نطاب بمزید شوق اور حضرت میر سید علی مقدسی صاحب مکتوب نطاب ظہور المدبر اور حضرت شیخ علی بلغاری صاحب مکتوب نطاب بشہود العجم اور حضرت محمد حسن قادری بن عبداللہ صاحب مکتوب نطاب صمدی سکر اور حضرت سید مراد علی چشتی بن نیاز علی صاحب مکتوب نطاب جالب اسود اور حضرت ولایت شاہ بن ظہور اللہ صاحب مکتوب نطاب شان نوم اور حضرت منظر شاہ بن کریم شاہ سہروردی صاحب مکتوب نطاب بشیونات الاسرار اور حضرت شیخ نجم الدین بغدادی صاحب مکتوب نطاب ثبوت الصدور اور حضرت برہان الدین غریب صاحب مکتوب نطاب لوح نیاز اور حضرت خواجہ امیر کلال صاحب مکتوب نطاب بحر الطریقت اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند صاحب مکتوب نطاب تقوۃ القدرت اور حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت صاحب مکتوب نطاب افراد الوجوب سے مجلس ترتیب دیکر حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب کو اپنے سامنے بٹھلا کر بیعت امامت اور ارشاد سے خاندان صابریہ چشتیہ عالیہ میں اپنی ہاتھ پر مشرف کر کے کلاہ اپنی اوڑھا کر عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندہ کر خرقہ پہنا دیا اور نشان خلافت بخطاب مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق کی حاضرین محفل کو سنا کر مرحمت فرمائی اور القاب باطنی سے تمامی حضرت شہر کا سے محفل کو اطلاع دی اور اسیوقت سے کیفیت باطن حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب کی طرف علو العزمی مرتبہ شہنشاہی ولایت کی متوجہ ہوئی اور چند مدت حضرت موصوف پیر و مرشد کی خدمت میں شبانہ روز حاضر رہی اور بتعلیم لسانی حضرت پیر و مرشد اپنی کے مرتبہ اسفل طبیعت سے اعلی حضرت ذات احدیت صرفہ تک ہر ایک مرتبہ کے آداب احکام آثار اصطلاح حسنات سیئات اذکار اشغال افکار اسرار کامیاب ہو گئے اور بتاریخ سلخ ماہ رجب ۱۵۶ھ ہجریہ کو شب پنجشنبہ بعد نماز عشا بامر باطن حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث نے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ردولوی زندان پیر سے فرمایا کہ نور الحق میرے حضرت ہادی برحق نے تو چھ برس کا حبس کبیر کیا تھا اور میں نے بحکم باطن چھ مہینے کا کیا جو مختص میرے واسطے تھا آج تیرے واسطے صرف اکتالیس روز کا حکم ہے اور یہ اکتالیس دن کا حبس کبیر بعد تیرے تا قیامت خاندان صابریہ میں جاری رہیگا حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق ردولوی زندان پیر نے کہ وہاں ہر قسم کا سامان موجود تھا شب مذکورہ میں حبس کبیر کیواسطے برزخ صغرا کندہ کرائی اور ایک نان جوین اور ایک آفتابہ گلی میں پانی لیکر برزخ صغرا میں داخل ہو گئے اور شغل حبس کبیر شروع کیا بعد اکتالیس روز کے بتاریخ یازدہم ماہ شعبان ۱۵۶ھ ہجری روز شنبہ کو حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث نے معرفت علیم المدابدال کے حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق ردولوی زندان پیر کو برزخ صغرا سے طلب فرمایا اور احکامات تعلیمات باقی ماندہ سے مطلع کیا اور ارشاد فرمایا

۱۵ ... حضرت ... الحق صاحب ... ۱۲

کہ شاہ نور الحق جس جگہہ تو نے جبس کہیر کیا ہے اوسیجگہہ فقیر کا مزار بہی ہوگا اسواسطے تجہسے جبس کہیر کرایا اور اوسکا ہی ہے اوپر ہوتا چلا آتا ہے

احوال حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ردولوی زندان پیر کا واسطے لینے توشہ کے حسب الطلب حضرت بادشاہ دوجہان کلیر شریفکو جانیکا

مکاتیب مفصلہ ذیل مین تحریر ہی کہ بتاریخ بارہوین ماہ شعبان ۱۲۸۶ ہجری مرقوم الصدر بشب چہارشنبہ کو بعد نماز تہجد کے
حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب مکتوب منہاج الواجدین مین لکہتے ہین نے عالم ارواح مین معائنہ فرمایا کہ حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد
فرمایا کہ نور الحق تجکو حضرت رسول خدا صلعم نے مخدوم ہفتم درجہ کا کیا تجکو لازم ہی کہ سترہوین تاریخ شب
دوشنبہ کو میرے پاس حاضر ہو مین تیری مخدومیت پر مہر کردون اوسیوقت حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب نے
حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث صاحب مکتوب نطایب اسرار القرشی کیخدمت مین حاضر ہوکر احوال
معائنہ کا گذارش کیا حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا الحمد للہ خدا مبارک کرے پانچروز تک تعلیمات حصول شرف
دیدار جسم منور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان
الاولیا اور محفوظ رہنی حملہ شمشیر قہار سے فیضیاب فرماکر بتاریخ سترہوین شب دوشنبہ بعد نماز مغرب حضرت مخدوم
شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب کو حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث نے ہمراہی علیم اللہ ابدال کے بسم اعظم
چشتیہ کی اجازت دیکر طرف کلیر شریف کے روانہ فرمایا اور خود حضرت ممدوح معتکف ہوگئے قریب نماز تہجد اثناء راہ مین حضرت مخدوم شاہ
نور الحق احمد عبد الحق ردولوی زندان پیر کے قلب پر القا ہوا کہ نور الحق ایک شاخ شجرتین یعنی انجیر کی اسمد جنت الجنجیر سے لیلو
اور اپنے جسم پر بالا ناف رکہہ دینا معا بصدور حکم الہام جلی حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب نے درخت انجیر مین سے ایک شاخ
توڑکے ہاتہہ مین رکہہ لی اور نماز تہجد چبوترہ کوس زمین سوختہ پر ہوتکے ادا فرمائی بعد فراغ نماز اندر چبوترہ کو من زمین سوختہ
جانیکا ارادہ فرمایا ہرچند شمشیر قہاری نے حملے کیے لیکن بہ برکت تعلیمات حضرت پیر و مرشد کے حضرت مخدوم شاہ
نور الحق صاحب ممدوح پر کوئی وار شمشیر قہار کیا نہ پہونچا آخرکار علیم اللہ ابدال اور حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب نام
مبارک باطنی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
کا ملاوت فرماتے ہوئے قریب جا محفوظہ مسدن الانوار پہونچے جمال الدین ابدال کو مع یکصد نفر جنات متعینہ صابری کے باہر احاطہ

اور اسے محفوظہ کے حلقۂ کشش مستعد پایا تھوڑے عرصہ پاس جمال الدین ابدال کے قیام فرما کر حضرت مخدوم شاہ نور الحق
احمد عبد الحق صاحب موصوف مع علیم اللہ ابدال کے شاخ سبز سیدھی ہاتھ مین لیے ہوئے قریب جسم منور حضرت **بادشاہ جہان**
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] روح سلطان الاولیا کے پہونچے اور شاخ سبز حضرت احمد اسی طرح جانب سر
اقدس کے اون [illegible] سنگ سرخ کے [illegible] شاہ دو [illegible] مین اپنے ہاتھ پاک کے [illegible] ناف مبارک رکھدی کہ علیم اللہ ابدال کی [illegible]
نہ آیا [illegible] شاخ [illegible] مردہ کی درخشان ہو گئی اور جسم منور حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین
احمد صابر [illegible] رضی اللہ [illegible] روح سلطان الاولیا کو جا قیامت قیم [illegible] مقدس کفن سبز [illegible]
تشریف فرمائی اور [illegible] ایک شاخ سبز مثل [illegible] مبارک کی ہوئی دیکھکر علیم اللہ ابدال ارشاد فرمایا کہ یہ شاخ
سبز کہان سے آئی تھی اور کسنے رکھی تو علیم اللہ ابدال نے عرض کیا کہ حضرت یہ شاخ حضرت جبرئیل علیہ السلام عرش سے
بحکم الٰہی لائے ہین حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے
اس شاخ کے باب مین مین نے سنا کہ یہ شاخ مجدد کے زمانہ تک یون ہی رکھی رہیگی کہ مجدد زمانہ اس شاخ کو ہمراہ جسم مبارک کے
دفن کریگا اس واسطے کہ زمین چہار طرف کی بارہ ۱۲ بارہ کوس تک خشت ہو گئی ہے اگر یہ شاخ ہمراہ جسم مبارک کے دفن نہو گی تو روز
قیامت تک بجز اس خشت کولہ کے دوسرا درخت اس زمین سوختہ مین ہرگز نہین [illegible] انہو کا مجھکو خوب معلوم ہے کہا ہے صرف
دو قطعہ زمین کے آتش قہر سے امن پائے ہوئے ہین حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب موصوف نے علیم اللہ ابدال سے
دریافت فرمایا کہ تمکو تعداد قطعات زمین محفوظہ کی معلوم ہے علیم اللہ ابدال نے گذارش کیا کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب لطائف فردوس الوجوب مین پیمایش کرکے تعداد قطعات
زمین محفوظہ کی لکھی تھی اسوقت مجکو زبانی یاد نہین جمال الدین ابدال نے اندرون احاطہ جائے محفوظہ حاضر آکر
عرض کیا کہ ہر روز مینے دیکھا کہ وقت صبح سے شام تک نور سرخ مثل یاقوت کے زمین سے آسمان کو جاتا ہے اور گاہی آسمان سے
زمین کو آتا ہے اوس قطعہ زمین کی حد مجکو بھی یاد ہے اس عرصہ مین وقت نماز صبح کا ہوا جائے محفوظہ سے آسمان کو نور سرخ جانے
لگا بعد فراغ نماز **حضرت مخدوم شاہ** نور الحق احمد عبد الحق صاحب موصوف نے قطعہ خاص متعلق
جسم منور حضرت **بادشاہ دو جہان** ممدوح مکتوب لطائف منہاج الواجدین مین پیمایش کرکے تحریر فرمایا
اور علیم اللہ ابدال سے نقشہ جامع مسجد کلیر کا بھی دریافت فرما کر تحریر کیا **روز دوشنبہ تاریخ**

ستمبر ۱۸۰۱ء مین نذکور الصدر کو حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی جناب سے حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب موصوف کو شمشیر جلالی عطا ہوئی اور روز دوشنبہ دو تاریخ کو شمشیر جمالی اور روز چہارشنبہ تاریخ انیسوین کو دعا حرز یمانی شریف حرز مرتضوی ملقب سیف اللہ سلطان الاوراد ترکیب قیومی روحی مغوثی معنوی کی جو حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے معاملہ تباہی کلیر مین تلاوت فرمائی تھی اور توشہ مبارک جو حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس اللہ فیض شاہ ولایت والا ہمان صفات ترک پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے نذر کیا تہا مرحمت فرمایا اور شب پنجشنبہ تاریخ بیستم کو بعد نماز عشاء عالم ارواح مین حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب کی مخدومیت پر اپنی مہر ولایت فرما کر ارشاد فرمایا کہ مخدوم شاہ نورالحق تم جاؤ اور دکو اور حبیس کبیر جہہ یاد کامل گل دیگل ہو کر ادا کرنا صبح پنجشنبہ تاریخ بیسوین شعبان ۱۲۱۵ھ ہجری مرقوم الصدر کو حضرت شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب موصوف بحصول نعمت ہائے بیمثال اور دولت بنیر وال کامیاب مقامات ہو کر مع علیم اللہ ابدال کے اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتے ہوئے پانی پت شریف کو روانہ ہوئے اور اس تین روز کے عرصہ میں احوال درخشان ہوا انوار کا جائے محفوظہ سے اسطرح پر ملاحظہ فرمایا کہ جب نور سرخ مثل یاقوت کے زمین جائے محفوظ سے نکل کر آسمان کو جاتا تہا اوسوقت یہہ آواز غیب سے سات بار مسموع ہوتا تہا اللھم صل وسلم وبارک علی محمد ن السلام والنبی الامی معلم الملکوت والناسوت والمقرب الجبروت واللاھوت ومتمکن الحضرت الھاھوت والنور الفالق الظلمت والفارق بین الموجودات والمعدومات اور جب نور آسمان سے زمین پر صادر ہوتا تہا پانچ بار یہی آواز غیب سے سنا جاتا تہا فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب گذارش کرتا ہے کہ حسب مرتبہ تعلیم کیفیت باطن کی بابتہ حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب جد بارہ کوس زمین سوختہ اندر جگہ شمشیر قہاری محفوظ رہ کر تشریف لیگئے تہے عروج اوس کیفیت کا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے جسم منور کے قریب ہو نسیبے

حضرت شاہ عبدالحق صاحب بادولت بنیر وال سے ملتان ہوکر سے پانی پت شریف روانہ ہوا

ترقی پذیر ہو گیا تہا اور وفت رکہنے شاخ درخت انجیر کے ناف مبارک پر کچہہ اوریہی کیفیت حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق
صاحب موصوف رح کی باطن مین محیط ہو گئی تہی کہ علم علیم اللہ ابدال کا دریافت اوس مرتبہ سے قاصر رہا علیم اللہ ابدال متحیر ہو کر
بجز اس امر کے اور کچہہ نہ کہہ سکے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام عرش برین سے آئے ہین اوس تحیر مین علیم اللہ ابدال کو زمانہ ماضی و
حال کا امتیاز نہین رہا جو شرف اور فضیلت کیفیت باطن اس سلسلہ عالیہ قدوسیہ صابریہ چشتیہ کو بسبب حصول مراتب علو العزمی
شہنشاہی ولایت کے حاصل ہے اور تا بہ قیام عالم بترقیات روز افزون حاصل ہوتی رہیگی کہ خاندان مرفوع الاجازت علو العزم
والمرتبہ ہرگز منقطع نہین ہوتا کسی طریقہ مین یہہ حسن تعلیم کہ ابتدا سے انتہا تک ہر ایک مرتبہ اور درجہ پر سلوک اور جذب لقد بیناسب
پیدا ہوتا چلا آتا ہے میسر نہین ہوا تصور کرنا چاہیئے کہ علیم اللہ ابدال کہ جسکے روبرو حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی
شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی اور حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم الدالارواح سلطان الاولیا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شہباز الارض
شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث رح کی تعلیم طریقت شروع ہوئی
اوسی جیسا واقف حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب کی کیفیت باطن کو امتیاز نکر سکے علی ہذا القیاس ہر ایک
صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ اس خاندان عالی کا بحصول کیفیت ولایت روح جذبیہ سے اپنی اپنے
زمانہ مین حضرات رقبا و نجبا و نقبا و ابدال و اغیاث و اقطاب و اوتاد و رجال الغیب ہے اور سوا انکے جو اور عہدے مخفی ہے کہے گئے
ہین فرمانبردار ہوتا ہے چہ جائیکہ اس سلسلہ عالیہ کا حمان صفات مجد و صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ ہو —

احوال حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب کے جبس کبیر گل درگل کا

مکاتیب نطاب مفصل ذیل مین تحریر ہے کہ حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ملقب بخطاب منہاج الواجدین قریب نماز ظہر
پانی پت شریف مین حاضر ہو کر حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث صاحب مکتوب بخطاب اسرار القرشی
سے قدمبوس ہوئے حضرت موصوف نے چہرہ منور مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب موصوف رح کا دیکہکر پیشانی کو بوسہ
دیا سعاً حال وجد طاری ہو گیا ایک پہر کامل حال وجد طبیعت پر غالب رہا بعد افاقہ حضرت شاہ
جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث نے بعد نماز مغرب حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب موصوف کو
تمامی تبرکات مفاوضات معنونہ یعنی اسناد خلافت نامجات اور مکتوبات نطاب مع مکتوب بخطاب انوار الجلال اکبر

تصنیف حضرت شاہ شیخ کمال الدین عرف شیخ عبد البقا در صاحب فرزند کلان حضرت شاہ جلال الدین صاحب
کبیر الاولیا موصوف اور امور منضبطہ شبانہ روز اور تبرکات ملبوسات وغیرہ بہر سم عنایت فرما کر واسطے جانے ملک اودہ اور قیام بلدہ
ردولی کے حکم دیا اور فرمایا کہ ہمسے تو مجذ نہین ہوا شاید تمسی ہو خیال رکھنا اور علیم اللہ ابدال کو خدمت میں
مامور فرما کر اسیوقت **حضرت مخدوم** شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب موصوف کو رخصت فرمایا اور اطلاع دی کہ
عقد نکاح اپنا ساتھ دختر سید بغدادی داخل سلسلہ نقشبندیہ بعد فراغ حبس کبیر اودہ مین کرنا تجھے قطب بیدار ہو
حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب موصوف مع علیم اللہ ابدال اسم اعظم چشتیہ تلاوت فرماتے ہوئے اودہ کو روانہ ہوئے
اور اوسی شب قریب نماز تہجد والی شہر اودہ مین پہونچ گئے اور **بتاریخ** یکم ماہ رمضان المبارک **۵۶ھ** روز جمعہ بعد
نماز عصر قبر تیار کرائی ہوئی مین باامر **حضرت** بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا بارادہ چھ ماہ بیٹھ گئے اور مٹی قبر کی بلا تختہ لگائی اپنے اوپر ڈلوالی کہ جسکو گل و ریگل ہونا کہتے ہین اور
علیم اللہ ابدال کو حکم دیا کہ تم ہمارے پاس حاضر رہنا نماز صبح تا نماز اشراق ہمارا طواف کرنا اوس حالت مین تمکو جاری
کیفیت کا علم ہوجایا کریگا تم حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین گذارش کر آیا کرنا احکامات حضرت پیر و مرشد کا علم
ہوتا رہیگا **بتاریخ** بیسوین ماہ محرم الحرام **۵ھ** ہجری کو روز یکشنبہ وقت طلوع آفتاب کے **حضرت** مخدوم
شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب کو معائنہ تجلی ذاتی آثاری کا ہوا اور تمامی حضرات اولیا کے قلب پر علی التواتر القائے الہام صادر
ہوا اور مرتبہ ربانیت سے بہرہ یاب ہوئے **اللھم صل علی محمد واٰلہ ونورہ وحفظہ اجمعین برحمتک یا ارحم**
الراحمین اور ہر ایک شہر و دیار افواج کے نقیب صاحب ولایت روح جذبیے آواز روح منادی کردی کہ آج حضرت مخدوم
شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب موصوف کو حضرت رسول خدا صلعم کی جناب سے خطاب زندان پیر کا عطا ہوا ہے معائنہ تجلی ذاتی
آثاری سے چالیس روز کے بعد **بتاریخ** تیسوین ماہ صفر **۵ھ** ہجری روز یکشنبہ بعد نماز اشراق **حضرت**
مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے زمین قبر کو چاک فرمایا علیم اللہ ابدال نے سامان ضروری حفاظت جسم کا
پیش کیا **حضرت** مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ پشش معہ کرامتوں
کیجائیگی پہلے تم جاؤ اور ان دونون سنگ سرخ کی خبر لاؤ جو مثل خس پوش جسم مبارک **حضرت** بادشاہ دو جہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا پر قائم ہین علیم اللہ ابدال اوسیوقت گئے

[illegible]

احوال خطاب زندان پیر

اور ہر دو سنگ مذکورہ کی خیریت لاؤ اوسکے بعد سے حضرت موصوف نے تا مدت عمر شریف یہہ قاعدہ رکہا کہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو
خیریت ہر دو سنگ مذکورہ کی منگا لیا کرتے تہے من بعد حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے
لباس نذری پیش کردہ علیم اللہ ابدال بقدر ضرورت ملبوس فرمایا اور ابہی قبر سے باہر تشریف نہین لائے تہے کہ سید
غیاث الدین بن سید معز اللہ بغدادی مرید حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ آج شب کو مجہہ سے پیر
حضرت شیخ نے حکم فرمایا کہ تو حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر کو جس گہڑی گل در گل آپنی مکان پر آوے اونکی
دختر سے عقد نکاح کردے بموجب حکم کے حاضر ہوا ہون حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر بموجب حکم
حضرت پیر و مرشد کے سید صاحب موصوف کے مکان کو روانہ ہوئے یک قدم محافہ چلا تہا کہ ایک عورت مسماۃ شام بی بی بنت سید
نعمت اللہ شاہ اپنی پسر مسمی قمر اللہ بن علیم شاہ قریشی کو چارپائی پر ڈالے ہوئے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب
زندان پیر کی خدمت مین حاضر ہوئی و عرض کرنے لگی کہ حضرت میرا لڑکا چند عرصہ سے بیمار تہا کل شب کو مین نے خواب دیکہا
کہ حضور نے مجہہ سے ارشاد فرمایا کہ ہم زندان پیر ہین تو ہمارا توشہ پکا کر ہماری قبر پر لا تیرا لڑکا صحیح سالم ہو جاویگا بموجب
حکم کے اوسی وقت مین نے توشہ تیار کیا مجکو لڑکا میرا مر گیا ہے چنانچہ کہ مجہہ سے سب پکانے واسطے دفن کرنے کے آتے ہین مگر مین نے
حکم جناب کے ہرگز دفن نہین کرنے دیگی حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے ارشاد فرمایا کہ تو توشہ
علیم اللہ ابدال کو دیدے یہہ تیرے لڑکیکو کہلاویگا اور لڑکا تیرا اچہا ہو جائیگا تیرا لڑکا مرا نہین ہے زندہ ہے سکتہ ہو گیا ہے حضرت
ہو گیا ہے علیم اللہ ابدال نے جو لقمہ توشہ کا اوس لڑکے کے موہنہ مین دیا اوس نے نوش کر لیا [illegible]
بہوک کی ہے علیم اللہ ابدال نے اوسکو توشہ کہلا کر اور پانی پلا کر سیر کر دیا اوسی وقت وہ لڑکا قمر اللہ نام اپنی مکان کو چلا گیا
اوسی روز سے توشہ متبرکہ نے شہرت پائی اور حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے مکان سید غیاث الدین
[illegible] رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر قیام فرمایا اوسی وقت سے حضرت رجبا نقبا نجبا و ابدال و اصفیا و اقطاب و جبال [illegible] حاضر
ہو کر قوت باطنی سے فیضیاب ہوتے تہے اور حضرات اولیاء معصر ہین بعضے بجسد اور بعضے بصورت روحانی واسطے مبارکباد کے
تشریف لائے فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب گذارش کرتا ہے کہ ستائیسویں حکایت فصل اول [illegible] فصل [illegible] احوال حضرات
اولیاء معصر کے قلب پر القا و الہام موصوف الصدر ہو گا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت جہان صفات
ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ مزار مقدس سے کبہی مثل شیر اور گاہی مثل چاند چودہوین کے نظر آتا تہا تحریر سے باعث طول

خرقہ
مردہ کا زندہ ہونا

مضمون اس جا نام حضرت صاحب مکاتیب ممدوح کے تحریر نہیں کرتا۔

احوال وفات حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کا

مکاتیب مفصلہ ذیل میں تحریر ہیں جو کہ روز تشریف لے آنے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب قلندر ابن امیر صاحب
ملکوب بلقب منہاج الواجدین کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث صاحب کے تو بلقب اسرار القرشی تجلی السید قرط
تھا کسی سے کلام نہیں کیا تھا بتاریخ تیرھویں ماہ ربیع الاول [illegible] ہجری روز پنجشنبہ کو بعد فراغ نماز عصر کے حضرت شاہ
جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث نے حضرت ذات احدیت صرفہ میں وصل فرمایا اور اس عالم سے رحلت کی حضرت باتفاق
دو جہاں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صاحب صابر کلیری ختم ائمۃ الارواح سلطان الاولیاء کی جناب سے مرتبہ عالم ارواح میں رجال اللہ
ابدال کو حکم ہوا کہ جلد جاؤ اور تمامی نقبا و نجبا و ابدال و اغیاث و اقطاب و رجال الغیب و حضرات اولیائے
ہم عصر و جملہ سرکار کو طلب کر کے نماز جنازہ شاہ جلال الدین کبیر الاولیا قلندر ثالث میں شریک کر دو نور الحق کو
حواس امکانی بہت جس کبریٰ ابھی پیدا نہیں ہوئے ہیں جس کے باعث وہ بجسم امکانی حاضر نہیں ہو سکتا مگر مرتبہ وحدانیت
سے شریک ہو جائیگا بموجب حکم حضرت ممدوح کے کوئی صاحب باطن حضرات ممدوح الصدر میں سے اپنی مکان پر کم ملو نہیں ہوا معًا
بصد ادب حکم حاضر آستانہ ہوئے حضرت شیخ قادری بن عبد اللہ صاحب ملکوب بلقب عجیب الجمال ایک عرصہ تک مہمان آستانہ کرامت
نشانہ حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کے تھے **حضرات خلفائے حضرت** جلال الدین صاحب
ممدوح یعنی حضرت شیخ کمال الدین عرف شیخ عبد القادر صاحب فرزند کلان حضرت جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث
صاحب ملکوب بلقب انوار الجلال الکبرا حضرت شیخ امداد رضا صاحب ملکوب بلقب فرحت کشا جلال حضرت شیخ احمد مقبول قلندر
ملتانی صاحب ملکوب بلقب قرب جلال حضرت شیخ بہرام الوزغریب صاحب ملکوب بلقب معرفت جلال حضرت شیخ شہاب الدین صاحب
جھنجھانوی صاحب ملکوب بلقب اسرار جلالی حضرت شیخ شمس الدین احمد جلالی صاحب ملکوب بلقب احاطہ قدرت حضرت سید موسی
گنجایت صاحب ملکوب بلقب شان نعمت حضرت شیخ محمد اکبر شاہ سلطانپوری صاحب ملکوب بلقب محبت الجلال حضرت شیخ
شعیب احمد شاہ صاحب ملکوب بلقب سر القادر حضرت شیخ حسن نعیم شاہ صاحب ملکوب بلقب سہیل بسری حضرت
شیخ عبد الوہاب صاحب ملکوب بلقب قدرت الہ حضرت عبد الوحید کشف کوہی صاحب ملکوب بلقب عبرت ذاتی حضرت شیخ
نظام الدین کشف [illegible] صاحب ملکوب بلقب سلطان [illegible] حضرت پیر محمد نوی شہرت [illegible] صاحب ملکوب بلقب شہر واحدت

اسمائے خلفاء

حضرت میر سید محمود شاہ وجدانی صاحب بمکتوب بخطاب شمس الغریب حضرت سید سراج الدین احمد جلالی شاہ صاحب
بمکتوب بخطاب مجمع الجلال حضرت[19] ممتاز احمد عرف پیر کنہیا صاحب بمکتوب بخطاب عجیب المعرفت حضرت[20] میاں باقی شاہ کابلی صاحب
بمکتوب بخطاب شمائل الانوار حضرت[21] احمد شاہ درانی صاحب بمکتوب بخطاب لب العرفان حضرت[22] نیاز محمد بدخشانی صاحب بمکتوب بخطاب صدر الولایت حضرت[23]
ظہیر الدین جلال آبادی صاحب بمکتوب بخطاب عنایت الصفات حضرت[22] قیام الدین خراسانی صاحب بمکتوب بخطاب غیاث الکبر حضرت
عنایت احمد کرانی صاحب بمکتوب بخطاب جمال الصمدیت حضرت[24] مرزا شہاب خان مغلیہ ایرانی صاحب بمکتوب بخطاب قبول الکمیل حضرت[25] ضحاک شاہ
شامی صاحب بمکتوب بخطاب مہبط الانوار حضرت[26] کریم شاہ دہلوی صاحب بمکتوب بخطاب ودود الحیات حضرت[27] میاں نجف علی شاہ صاحب بمکتوب بخطاب
مبارک الہمت حضرت[28] رحیم اللہ شاہ ملتانی صاحب بمکتوب بخطاب رفیق المعراج حضرت[29] احمد بخش بہادر سیتانی صاحب
شفقت المجید حضرت[30] ظہور احمد قندہاری صاحب بمکتوب بخطاب شہاب العقد حضرت[31] نیاز اللہ خان باجوڑی صاحب بمکتوب بخطاب مجمع الوجد
حضرت[32] سعادت شاہ یوسف زئی صاحب بمکتوب بخطاب طرز محمود حضرت[33] منیر احمد شاہ کانگڑی صاحب بمکتوب بخطاب احدیت الوحید
حضرت[34] میر سید شہباز لاہوری صاحب بمکتوب بخطاب طغامض وحدت حضرت[35] سید محمد شاہ نیشاپوری صاحب بمکتوب بخطاب فیض منیر حضرت[36]
[illegible] بخاری صاحب بمکتوب بخطاب واسطہ الحق حضرت[37] میاں قدرت اللہ شاہ صاحب سنجانی بمکتوب بخطاب سراج وحدت حضرت[38] مرزا
اکرم شاہ [illegible] طہرانی صاحب بمکتوب بخطاب تمام الاتقا حضرت[39] حبیب الرحمن قنوجی صاحب بمکتوب بخطاب نعمت الخروج متفق اللفظ والمعنی اپنے
اپنے مکاتیب خطابیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے بحسب روح انجام تمامی خدمات
خاص غسل و کفن اور دفینہ حضرت پیر و مرشد ممدوح کا فرمایا مگر وہ صورت روح مجسم کیسے حضرات حاضرین میں ہمکلام نہیں
ہوتی اور تمامی حجابات غسل و کفن عمل میں لاتی تھی اور سوائے حضرات اہل باطن ممدوح الصدر اور تین سو[40] ہمیں افضل [illegible]
مسافر اور دیگر عوام الناس شریک نماز جنازہ تھے بعد نماز عشا باہر شہر کے نماز جنازہ پڑھی گئی تھی تمامی حیوانات درندے اور
پرندے جنگل بھرا ہوا تھا بجائے آدمی جس کو پیر حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر کے حضرت
موصوف کو دفن فرمایا بعد حصول شرف اندوزی طواف مزار مقدس کے حضرات اہل باطن تشریف لیگئے

احوال عقد نکاح اور تولد فرزندان اور بیعت پیری مجدد حضرت مخدوم نور الحق صاحب کا

احوال نکاح حضرت مخدوم نور الحق صاحب

مکاتیب مفصلہ ذیل میں تحریر ہے کہ بعد وصال حضرت پیر و مرشد کے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر
بحکم اکمل ارشاد تعلیم طریقت میں مصروف ہوئے تین مہینے کے بعد تاریخ گیارہویں ماہ رجب ۵[illegible] ہجری روز دوشنبہ کو

بعد نماز عشا کے عقد نکاح حضرت مخدوم کا شاہ بی بی حبیب النسا بنت سید غیاث الدین کے منعقد ہوا حضرت موصوف
نے بعد عقد نکاح پانچ مہینے سید غیاث الدین کے مکان پر قیام فرمایا بتاریخ یکم ذی حجہ سنہ صد روز شنبہ کو واسطے تبلیغ
احکام ارشاد و تعلیم طریقت کے گرد و نواح ملک اودہ مین تشریف فرما ہوا اور بتاریخ ساتوین ماہ ربیع الاول سنہ ہجری کو روز
شنبہ مقام رودولی مین پہونچے اور بتاریخ اکیسوین ماہ رجب سنہ صد کو بروز جمعہ اپنی اہلیہ کو اور سے طلب فرما کر
قصبہ رودولی مین قیام پذیر ہوئے بتاریخ دوسری رمضان سنہ صد روز دوشنبہ کو وقت دوپہر کے فرزند حمید الحق تولد ہوئے
چند کرامات و مراتب حق حق زبان سے کہکر واصل بحق ہوئے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے پائین مزار حضرت
شیخ داؤد صاحب والد ماجد اپنے کے دفن فرمایا اسیطرح باختلاف عرصہ لغایت ماہ ذی حجہ سنہ ہجری فرزندان نظام الحق اور
قیام الحق توام اور امداد الحق و جلال الحق توام اور کریم الحق اور علیم الحق اور امام الحق اور نبی الحق اور علی الحق اور سلطان الحق اور شمس الحق
اور نازل حق اور درویش حق اور نور الدین حق تولد ہوئے صاحبزادگان موصوف مین کوئی تین روز سے زیادہ
زندہ نرہا سب حق حق کہتے واصل حق ہو گئے بعد کو عزیز الحق تولد ہوئے چار ماہ حق حق کہتے ہوئے زندہ رہے پانچوین مہینے واصل بحق ہو گئے بعد
دو صاحبزادیان خاموش پیدا ہوئین وہ زندہ رہین اور اسی عرصہ تولد اور وفات صاحبزادگان موصوف مین بتاریخ اکیسوین
ماہ جمادی الاول سنہ ہجری کو بروز یکشنبہ وقت عصر کے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر جامع مسجد
رودولی مین تشریف فرما تھے کہ ایک طفل ہفت سالہ شیخ اسمعیل نام پر نگاہ حضرت ممدوح کی پڑی اور اسیوقت القا و الہام قوی جہت
اول کا حضرت موصوف کے قلب پر ہوا کہ معنی تولد ہونے مجدد کا اس لڑکے کی پشت مین محفوظ ہے بعد فراغ کیفیت الہام
حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے شیخ اسمعیل نام طفل کو اپنے پاس بلایا اور نہایت شفقت معنوی
سے لڑکے کی پشت پر بوسہ دیا اور کیفیت وجد مین ارشاد فرمایا کہ اس لڑکے کی پشت سے ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ ہماری کیفیت
باطنی سے بہرہ مند ہوکر قطب عالم مجدد عصر ہوگا یہہ معاملہ شفقت معنوی کا معاینہ کرکے شیخ اسمعیل طفل ہفت سالہ نے جامع مسجد
جاکر اپنے والد حضرت مخدوم صفی اللہ اولاد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان کوفی سراج الامت سے بیان کیا مخدوم صفی اللہ
موصوف صاحب ملقب بخطاب رمز الاسرار نے اسیوقت حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر کے خدمت مین حاضر
ہوکر عرض کیا کہ حضور انور نے میرے بیٹے اسمعیل نامی کے حال پر ایسی عنایت فرمائی اور میرے پوتے کو اپنی غلامی مین پسند فرمایا
مین بھی امیدوار ہون کہ حضور انور مجکو اپنی کفش برداری سے سرفراز فرماوین حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد

عبدالحق صاحب زندان پیر نے بموجب حکم الہام باطن کے ارشاد فرمایا کہ کفش برداری ہماری مانند مرتبہ جاہ الحرمین شاہی
ولایت کی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم سے بنام مصطفی حق عارف قدس سرہ کے
مخصوص ہو چکی ہے اور تمکو اشرف جہانگیر سے کچھ نہیں حاصل ہوا جو مجھ سے حاصل ہے حضرت مخدوم
صاحب نے عرض کیا کہ مجکو اشرف جہانگیر صاحب سے چند اوراد کی اجازت حاصل تھی اب چند روز ان کی تلاوت میں بھی تاثیر
نہیں کرتا اور تعلیم کیفیت باطن میں لیت ولعل در پیش حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبدالحق صاحب زندان پیر نے
ارشاد فرمایا کہ ہم نے اوس کے سلسلہ کو منقطع کر دیا کسی طالب کو اوس سے کیفیت نہیں پہونچیگی اور نہ کسیکے عمل میں تاثیر ہوگی
حضرت مخدوم صفی اللہ صاحب نے حضرت ممدوح کے قدمونپر سر رکھکر عرض کی کہ شہنشاہ کے دروازہ سے محروم جاؤن حضرت مخدوم شاہ
نور الحق احمد عبدالحق صاحب زندان پیر کے باطن میں محبت معنائی مجدد کی باعث رحمت الہی نے جوش مارا اور مخدوم صفی اللہ
صاحب کی طلب صادق دیکھکر حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبدالحق صاحب زندان پیر نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے پاس تین
سلسلے جاری ہیں اونکو ہم اس شرط سے مرحمت کرتے ہیں کہ تم اس تعلیم سے سوائے اس فرزند اسمعیل اور محمد کے متفیض نکرو اور انکو
بھی سوائے ہمارے جد کے سلسلہ یعنی اپنی لڑکے قدوس نام کے اور کو تعلیم نکری اسبب سے حصول اوس کیفیت نسبت باطنی کے
اوسکو ہمارے ہی روح سے مناسبت تو یہ حاصل ہو گی حضرت مخدوم صفی اللہ صاحب نے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبدالحق صاحب
زندان پیر کے قدمونپر ہاتھ رکھکر قسم کہائی اور دریافت کیا کہ حضور نے شاہ محمد قدوس نام کی شیخ اسمعیل کو کیونکر ہوگی
حضرت ممدوح نے تعلیمات کیفیات ولایت مادر زاد سے مطلع فرمایا کر حضرت مخدوم صفی اللہ صاحب کو بیعت توبہ والامت اور ارشاد سے خاندان
اویسیہ قادریہ جلیلیہ حنفی علوی میں مشرف کر کے کلاہ اپنی اوتار کر عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندھا اور خرقہ پہنایا اور تکیہ سرخ
باندہ کر شال خلافت مع جملہ اسناد خلافت ناجات اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم اور مکتوبات نعلات تینون سلسلہ کے مرحمت فرمائے
اور کیفیت باطن ولایت روح جذبیہ کشف کونی کی اور سیقوت باطن میں محیط کر دی اور آپ نے سلسلہ اویسیہ کے تعلیم فرمائی اور اشغال سلسلہ
قادریہ کی اجازت عطا کی اور ارشاد کیا کہ تم تخلیہ میں ہمارے پاس حاضر ہوا کرو اور ہمارے سینہ ہی شانہ کو پس پشت ہمارے بیٹھکر معاینہ
کیا کرو ترقی کیفیت باطن کی حاصل ہوا کریگی بموجب حکم کے حضرت مخدوم صفی اللہ صاحب ہر روز حاضر ہو کر فیضیاب ترقی باطن ہوا کرتے

احوال خلافت حضرت مخدوم صفی اللہ رح

احوال ولادت اور بیعت اور خلافت حضرت عارف جیو صاحب کا

منکشف ہو کہ حضرت سیف صلہ اول [illegible] تحریر ہے کہ جب [illegible] ہجری سے لغایت [illegible] ہجری حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد

عبدالحق صاحب زمان اپنے پیر صاحب مکتوب الطاب منہاج الواجدین کے کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی تو اہل خانہ نے حضرت موصوف سے
عرض کیا کہ حضور مجھ پر حالت یاس کی طاری ہے ... فرزند پیدا ہوا اور مر گئے اب بھی کوئی وارث ہمارا آپکا پیدا ہو کر زندہ رہیگا یا
نہیں حضرت مخدوم شیخ نے ارشاد فرمایا کہ تم تسلی رکھو یہ سب فرزند راز حق فاش کرنیوالے تھے ایک فرزند ہمارے صلب سے ایسا ہوگا
کہ وہ عارف قلندر ہونیوالا ہے وہ راز حق کو مخفی کریگا چنانچہ بتاریخ تیسویں ۳۰ ماہ صفر ۱۲ھ ہجری روز پنجشنبہ بوقت ...
حضرت شاہ مصطفے عارف حق بطن البولی تولد ہوا اور خاموش رہے حضرت مخدوم شاہ
نور الحق احمد عبد الحق صاحب زمان اپنے پیر نے حاضرین سے فرمایا کہ یہ لڑکا بھید کا چھپانیوالا ہے یہ زندہ رہیگا اور احوال
حضرت شاہ مصطفے عارف حق بطن البولی کا یہ تھا کہ جب شب کو چراغ گل ہو جاتا جسم منور حضرت شاہ مصطفے عارف حق کا
زیادہ تر از مہر و ماہ شب افروز رہتا تھا سات سو پندرہ خوارق عجیبہ مدت شیر خوارگی سے تا عمر بلوغ صادر ہوئے جب حضرت شاہ
مصطفے عارف حق گیارہ سال کی عمر کو پہنچے بتاریخ انیسویں ۱۹ ماہ رجب ۲۲ھ ہجری کو روز پنجشنبہ قبل عصر کے حضرت مخدوم
شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زمان اپنے پیر نے اپنے ہاتھ پر بیعت توبہ کے خاندان چشتیہ صابریہ عالیہ میں مشرف کر کے کیفیت باطن
علو العزمی شہنشاہی ولایت کی تعلیم فرمائی اور ترقی کیفیت باطن میں صرف کر دیا نہ ۹۰ سال کے مجاہدہ اور
اشغال کامل شغل برزخ کی ورزش سے کیفیات علو العزمی شہنشاہی مرتبہ ولایت کے آثار سے بہرہ مند ہوگئے حضرت مخدوم
شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زمان اپنے بتاریخ اکیسویں ۲۱ ماہ رمضان المبارک ۳ھ ہجری کو روز دوشنبہ بعد نماز
عصر کے حضرت محمد افضل مرید حضرت شمس الدین صاحب صحرائی صاحب مکتوب الطاب کوکب العلوم اور حضرت شاہ عقیل مرید حضرت خواجہ
بہاء الدین نقشبند صاحب مکتوب الطاب شیاہت النوم اور حضرت شرف الدین مرید حضرت تاج الدین صاحب مکتوب الطاب بدر الکرامت
اور حضرت یسین مرید حضرت شاہ شرف الدین صاحب مکتوب الطاب بدر اللیل اور حضرت محمد افضل مرید سید محمد صاحب مکتوب الطاب
مبین الصفا اور حضرت شاہ حسین بانپوری خدانما صاحب مکتوب الطاب نجم کیوان اور حضرت شاہ بدیع الدین صاحب عرف شاہ
مدار صاحب مکتوب الطاب الوہیت آسمانی اور حضرت سید عبد القادر مرید مکارم شاہ صاحب مکتوب الطاب مجاریہ ارادت اور حضرت
سید ... بن بہار الحق صاحب مکتوب الطاب زبدۃ الولایت اور حضرت سید اجمل امجد بہار الحق صاحب مکتوب الطاب نور سبحان اور
حضرت شیخ محمد مرید حضرت قطب الدین صاحب مکتوب الطاب زبدہ نہاد اور حضرت سید محمد نور بخش صاحب
دہلوی صاحب مکتوب الطاب ثلث قاف اور حضرت شیخ محمد علی نور بخش صاحب مکتوب الطاب ظہور القدوس اور

مولد اولاد

ذکر بیعت

بیان خلفاء

حضرت شاہ بہاء الدین مرید مخدوم سالار صاحب مکتوب نطاب واجب الحکم اور حضرت شیخ شمس الدین صاحب مرید
شہاب الدین صاحب مکتوب نطاب طور الاعظم اور حضرت یوسف بن محمود صاحب مکتوب نطاب مبادی الحقیقت اور حضرت شمس الدین شاہ
نظام الدین صاحب مکتوب نطاب برہان ذات اور حضرت شہاب الدین بن غیاث الدین صاحب مکتوب نطاب شوق الانوار اور
حضرت افضل ابدال لاہوری اور حضرت شیخ احمد ابدال کابلی اور حضرت شاہ بلاد ابدال اور حضرت عبد الحق
ابدال برہانپوری اور حضرت شیخ نظام امیٹھی ابدال سے محفل ترتیب دیکر حضرت شاہ مصطفی عارف حق بطن الولی کو
اپنے سامنے بٹھلا کر بیعت امامت اور ارشاد سے خاندان صابریہ چشتیہ میں بمراتب علو العزمی شہنشاہی ولایت کے
مشرف فرما کر کلاہ اپنی اوڑھا کر عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندھ کر خرقہ پہنا دیا اور مثال خلافت بخطاب شاہ مصطفی
عارف حق بطن الولی کی اہل مجلس کو سنا کر مرحمت فرمائی اور القاب باطنی سے سب حاضرین کو مطلع فرمایا اور
تمامی اسناد خلافت ناجات اور اوراد منضبطہ شبانہ روز اور مکتوبات نطاب اور تبرکات ملبوسات وغیرہ مفاوضات کی
مصنوعہ خاندان صابریہ چشتیہ عالیہ کے عطا فرما کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ مثل اپنی کے بنا دیا

احوال نکاح اور حبس کبیر حضرت شاہ عارف جیو صاحب کا اور وفات علیم اللہ ابدال کی اور جانشین ہونا بخدمت امین اللہ ابدال کا

مکاتیب مفصلہ ذیل میں تحریر ہے کہ بتاریخ بائیسویں رمضان ۸۳۳ھ ہجری کو روز شنبہ وقت صبح کے علیم اللہ ابدال
اس عالم سے رحلت کی تمام ابدال اور اکثر رقیب نقیب نجیب اقطاب اغیاث رجال الغیب شریک نماز جنازہ تھے حضرت
مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب فرزندان پیر صاحب مکتوب نطاب منہاج الواجدین اور حضرت شاہ مصطفی عارف حق
بطن الولی صاحب مکتوب نطاب وجہ الوجود نے بموجب استدعائے علیم اللہ ابدال کے دفینہ انکا پائین جانب مزار حضرات مخدوم حق
صاحب کے ... فاصلہ پر قبر بعمق پانچ درعہ سات گرہ کے کھود کر تجویز فرمایا بعد دفینہ قبر کے علو و نشان مزار کے
... بالوساطت ... قبر ابدال کی عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ ابدالی قبر ابدال کے تو ... علوم
دریافت کر لیا اسی سبب سے تو حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب فرزندان پیر نے حضرت جناب
سرور کائنات خلاصہ موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی جناب میں عرض کرکے
امین اللہ ابدال کابلی کو حضرت شاہ مصطفی عارف حق صاحب بطن الولایت کی خدمت میں مقرر کرا لیا

صبح چہار شنبہ کو امین الصمد ابدال حاضر ہو کر سرگرم خدمت معمولی کے ہوئے اور سب سے پہلے حضرت شاہ مصطفےٰ عارف حق صاحب بطن الولایت امین اللہ ابدال کو واسطے خبر گیری اون ہر دو سنگ سرخ مذکورہ کے جو مقبرہ منور حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ پر مثل خس پوش قائم تھے جمال الدین ابدال کے پاس بھیجا امین اللہ ابدال فی الفور گئے اور اسیوقت واپس آکر بدستور قائم رہنے کی خبر سنائی حضرت موصوف اس مژدہ خیریت کو سنکر مسرور ہوئے اور تا قیام عمر شریف یہ عادت رکھی کہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو ہر دو سنگ مذکورہ کی خبر منگا لیا کرتے تھے بتاریخ ستائیسوین ماہ رمضان ۱۳۳۲ھ ہجری مرقوم الصدر کو شب دو شنبہ بعد تہجد کے نکاح حضرت شاہ مصطفےٰ عارف حق صاحب بطن الولایت ساتھ بی بی ام کلثوم بنت قاضی شریف کے منعقد ہوا اور بتاریخ سترہوین محرم ۱۳۳۳ھ ہجری شب سہ شنبہ بعد نماز تہجد کے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے حضرت شاہ مصطفےٰ عارف حق صاحب بطن الولایت کو جائے مزار خود واسطے تین ماہ کے حبس کبیر مین مقید کر دیا اور بتاریخ اکیسوین ماہ ربیع الثانی سنہ صدر کو شب پنجشنبہ بعد ظہر مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے حضرت شاہ مصطفےٰ عارف حق صاحب بطن الولایت کو معرفت امین اللہ ابدال بنگالی کے حبس کبیر سے باہر نکالا اور ارشاد فرمایا کہ ہمنے مکتوب نطاب منہاج الواجدین مین سب طرح کی تعلیمات کیفیات باطن تحریر کر دی ہین تمکو کسی طرح کا تردد لاحق نہین ہوگا اس مکتوب نطاب کو ہر وقت پیش نظر رکھیو تمسے محمد حبیب عجیب فیضیاب کیفیت باطن مرتبہ علو العزمی شہنشاہی ولایت کا ہوگا اور محمد عجیب سے قدوس نام مجدد کامیاب ہو کر دفینہ حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا انجام کو پہونچائی گا اور تعلیمات کیفیات باطن کی تجدید بحکم الہام باطن کریگا۔

احوال خوارق حضرت مخدوم شاہ نور الحق صاحب کا اور وفات جناب ممدوح

حضرت شاہ مصطفےٰ عارف حق صاحب بطن الولایت مکتوب نطاب عروج الوحدت مین تحریر فرماتے ہین کہ وہ ہزار اشارات ... جلیلہ و خفیہ حضرت پیر و مرشد جناب شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر کے مکتوب نطاب منہاج الواجدین اور مکتوب نطاب اسرار القرشی تصنیف حضرت قبلہ و کعبہ شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث سے ... ابدال ... دیگر خدام کی زبانی سنکر اپنی مکتوب نطاب عروج الوحدت مین تحریر کیے چنانچہ تین مرتبہ حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے حضرت والدہ صاحبہ سے ارشاد فرمایا کہ اب ہمکو خدا کا پیام آیا ہے اس عالم سے نقل کرینگے اول بار والدہ صاحبہ

جواب مین ارشاد فرمایا کہ اتبک تو میرے فرزند معصوم انتقال کرتے رہے اب جو عارف حق زندہ رہا تو تم نقل کرینگے بیان فرماتے ہو عارف کے جوان ہونے تک ہرگز جانے زندگی بار ۲ دوم بعد حصول شرف خدمت غلامی میری حضرت والدہ صاحبہ نے جواب مین عرض کیا کہ عارف حق کی شادی دیکہیو بار ۳ سوم حضرت والدہ صاحبہ نے جواب مین گذارش کیا کہ عارف حق کا فرزند دیکہیہ بار ۴ چہارم حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبدالحق صاحب رضی اللہ عنہ اپنے پیر میری والدہ صاحبہ سے ارشاد فرمایا کہ آج شب کو بعد نماز تہجد ہم اس عالم سے رحلت کرینگے اور کل روز بعد نماز ظہر عارف حق کے فرزند پیدا ہوگا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حکم عالم ارواح سے ہوا ہے کہ اوس فرزند کا نام محمد محبوب الرحمن محمد حیدر رکہنا یہ ارشاد سنکر مینے عرض کیا کہ حضور نے آداب طریقت عالم حیات حضرت شیخ کی تعلیم فرمائی اب بعد وصال کے بہی تعلیم فرمائی جاوین کہ خادم آداب مزار مقدس کا کسطرح سے بجا لاوے تب حضرت پیر و مرشد محمد وحی نے ارشاد فرمایا کہ اول طالب صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ کو لازم ہے مزار حضرت شیخ کو برہنہ سر کہے چادر کا لباس کر دیا کرے ۲ دوم دو رکعت صلواۃ اوابین جانب سمت راست مزار حضرت شیخ کے کہڑا ہوکر ولقبلہ حقیقی متوجہ ہوکر ادا کرے ۳ سوم سات مرتبہ سے کم طواف مزار حضرت شیخ کا نکیا کرے ۴ چہارم بعد وصال حضرت شیخ کے زمین پر سونا اختیار کرے ۵ پانچوین ہر چہار طرف مزار حضرت شیخ سے ایسی جگہ نہ سمجہے کہ درمیان فاصلہ اٹہائیس ۲۸ گرہ حضرت شیخ کے مزار سے بلند ہوئے اگر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ ان پانچون آداب مین سے عمداً ایک بہی فروگذاشت کریگا اسوقت مرتبہ علو العزمی شہنشاہی ولایت کیفیت باطن سے محروم ہو جائیگا چنانچہ بتاریخ پنجم رہتوین جمادی الثانی ۱۳۰۹ ہجری کو شب دوشنبہ بعد نماز عشا حضرت پیر و مرشد برحق جناب مخدوم شاہ نور الحق احمد عبدالحق صاحب رضی اللہ عنہ اپنے حضرت ذات احدیت صرفہ مین وصل فرمایا اور اس عالم سے رحلت کی تا بہ نماز صبح حضرات رقبا و نقبا و نجبا و ابدال و اقطاب اغیاث و رجال الغیب حاضر آکر طواف حضرت ممدوح کا کرکے ترقی کیفیت باطن کی حاصل کرتے رہے بعد نماز اشراق اکثر حضرات اولیا معصر شریک نماز جنازہ کے ہوئے قریب نماز چاشت نعش حضرت ممدوح کی بجائے گنبد کبیر کے انجام او انصرام کیا گیا اور جو جو حضرات اولیا معصر مین سے بعد میں مبارک تشریف لائے ہر ایک صاحب سات مرتبہ طواف مزار مقدس کا کرکے ہمقدر عروج کیفیت باطن کا میاب ہوئے جو کچھ تحت ... اس کیفیت کی ہمین رہتی تہی فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب گذارش کرتا ہے کہ ... مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ خاندان مقدس صابریہ چشتیہ عالیہ کو اب بہی بجا آوری ...

احوال آداب مزار شریف حضرت شیخ

بیان تاریخ وصال حضرت شیخ صاحب

اوقاب مفصلہ بالاکی اسیطرح عروج کیفیت اعلیٰ حاصل ہوتا ہے اور مرتبہ عالو العزمی شہنشاہی ولایت باستقلال عالم حیات اور ممات کی اصل ہوجاتا ہے اور یہہ فیض عام اوس منار اللامع الانوار کاشف الاسرار کا تا قیام عالم اسیطرح جاری رہیگا **اشعار مولف**

ابحسن مخدوم حق تعریف کر
شاہ ہفت اقلیم کی توصیف کر

نور حق اونکا مثالی نام ہے
عبد حق اونکا جلالی نام ہے

یہہ جو دونون نام ہین اسم عظیم
پڑہنی والا پائی ہے خلد و نعیم

محو ذات حضرت بیحق ہین وہ
حق نما حق دوست حق بین حق ہین وہ

وہ دیار شرقیون کے شاہ ہین
صوبہ ملک اودہ کے ماہ ہین

شرق اون سے ہورہا ہے نوریاب
نور اونکا ہے مسمی مہر تاب

خانقاہ شاہ عبد الحق تمام
نور الا اللہ کا کہتی ہی جام

روضۂ دل خواہ اونکا خلد ہے
خطۂ درگاہ اونکا خلد ہے

چتر درگاہی ہی اونکا نور حق
سنگ اونکے چتر کا ہی طور حق

لن ترانی کی تجلی کا چمن
چتر سے اونکے نمایان ہے حسن

وادی ایمن کا شعلہ دلنواز
چیت پر حضرت کے ہی صورت طراز

روز و شب مرقد پہ نور کردگار
یون برستا ہی کہ جون ابر بہار

جبہہ سائی کو وہان جو جای ہے
دل سے اوسکی فکر غیر اوٹہہ جائی ہے

بیخودی بخشی ہے یاد خانقاہ
لے اوڑی ہے بر فراز لا الہ

ڈالیون پر اون درختون کے طیور
شاد دل بیٹھی ہین سب مانند حور

کوئی حق حق کوئی ہو ہو کی صدا
بر زبان رکہتا ہے ہر صبح و مسا

خانقاہ ہی کیا عجب میدان ہے
جلوہ گر ہر سو خدا کی شان ہے

جاتے ہین او سجا پہ سب اہل نظر
مست ہو جاتی ہین اوسکو دیکھکر

حاجتا نہی جو وہان ٹیہرا ای ہے
شاہ کے روضہ سے حاجت پائی ہے

کوئی تعلیم شریعت کیش حق — کوئی ارشاد حقیقت کیش حق

جھومتا ہے کوئی مجذوبی شعار — کوئی سجدہ مین ہے سالک ہوشیار

کوئی دریائے انا الحق کا غریق — اپنی آتش کا ہے کوئی حریق

شوق ہو جسکو تجلی کا حسن — دیکھ لے وہ جا کے درگاہی چمن

دیدۂ بینا جسے بخشے خدا — دیکھ لے اوسجا یہ نور کبریا

ہے ردولی منزل دین نبی — ہر بشر اوسجا ہر آئین نبی

فیض حضرت کا عجب گلریز ہے — اوس طرف کی سب زمین گلخیز ہے

شاہ کی اولاد سے ہر مرد نیک — قطب اپنی وقت کا ہے ایک ایک

کیا کرون اونکی محبت کا بیان — ای حسن کرنا عیان کا کیا عیان

صاحب تخلیص ہے ہر ایک وہان — ہے ہر ایک مستشنا اہل جہان

شاہ کا توشہ عجائب تیر ہے — ہر غرض کیواسطے شمشیر ہے

کوئی مطلب حل نہوتا ہو حسن — طالب اوس مطلب کا روتا ہو حسن

شاہ کا توشہ وہ جی مین مانچ لے — حل مشکل بالیقین وہ جان لے

طور کے جلوہ سے روشن خانقاہ — ہر طریق روشنی مہر و ماہ

روضۂ تقدیس پر اونکی مدام — بارش انوار حق ہے صبح و شام

ای حسن تو روضۂ نوری کو دیکھ — ای حسن تو جلوۂ طوری کو دیکھ

احوال ولادت وبیعت وخلافت وحبس کبیر حضرت شاہ محمد مجیب الانوار محمد جیو صاحب کا

مکاتیب مفصلۂ ذیل مین تحریر ہے کہ بتاریخ پندرہوین ماہ جمادی الثانی ۱۱۳۳ھ ہجری کو روز دوشنبہ وقت تہجد حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفے حق بطن الولایت صاحب کتوب تطابع عروج الوحدت کے فرزند دلبند حضرت محمد مجیب الانوار محمد جیو صاحب متولد ہوئے آثار ولایت مادرزاد کے معائنہ ہوئے تا بیوم خلافت حضرت محمد مجیب الانوار محمد جیو صاحب سات سو اکاون ۷۵۱ خرقے صادر ہوئے اور تیسرے روز یوم ولادت سے حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفے حق بطن الولایت کو عالم ارواح مین حضرت بادشاہ دوجہان

احوال بیعت توبہ حضرت محمد مجیب النور محمد جیو صاحب

ذکر جلسہ خلافت حضرت محمد مجیب النور محمد جیو صاحب

مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنے فرزند کا نام کمال الدین
رکھ بموجب حکم کے صبح کو کمال الدین نام مشہور کیا جب حضرت شاہ کمال الدین محمد مجیب النور محمد جیو صاحب بشغل علوم
ظاہری اٹھارہ سال کی عمر کو پہونچی بتاریخ تیرھویں ماہ جمادی الآخر ١٢٥٤ھ ہجری کو روز جمعہ وقت عصر کے
حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفے حق سلطان الولایت نے حضرت شاہ کمال الدین محمد مجیب النور محمد جیو صاحب کو اپنی ہاتھ پر
بیعت توبہ سے خاندان حقی صابریہ چشتیہ میں مشرف فرماکر تعلیم کیفیت باطن سے مستفیض کیا اور حضرت شاہ کمال الدین
محمد مجیب النور محمد جیو ترقی کیفیت باطن میں بدل و جان مشغول ہوئے بارہ سال کی ورزش شغل برزخ میں قریب حضرت واحدیت سے
بخوبی تمام کامیاب ہوگئے بتاریخ بائیسویں ماہ شعبان ١٢٦٦ھ ہجری کو روز دوشنبہ بعد نماز عصر کے حضرت شاہ عارف جیو
صاحب مصطفے حق سلطان الولایت نے حضرت شمس الدین عارف مرید سید گدا رحمان صاحب مکتوب نطاب موجد وصول اور حضرت
گدا رحمان صاحب بن سید ابو الفضل صاحب مکتوب نطاب کہکشان حق اور حضرت لمہ مرید سید صالح صاحب مکتوب نطاب
سلک گوہر اور حضرت سید احمد بن محمد افضل صاحب مکتوب نطاب جہر سعید اور حضرت عبد الصمد خدا نما صاحب
مکتوب نطاب صفا صلوٰۃ اور حضرت سید ابو صالح مرید سید عبد القادر صاحب مکتوب نطاب مقرب الحدود اور حضرت محمد غیاث
نور بخش صاحب مکتوب نطاب دید اور حضرت شیخ صوفی ملیم صاحب مکتوب نطاب حصار اور حضرت شیخ علاء الدین مرید شیخ
صدر الدین صاحب مکتوب نطاب سعود جعفری اور حضرت سید علی ترمذی صاحب مکتوب نطاب جلیل کاظم اور حضرت شاہ جمال
مرید شیخ قیام صاحب مکتوب نطاب ذات عارض اور حضرت سید اسمعیل مرید حضرت عبد العزیز صاحب مکتوب نطاب ابیر الخلود اور
حضرت عبد القدوس مرید سلسلہ حضرت عبد اللہ شطاری صاحب مکتوب نطاب ہجوم علوی اور حضرت محمد مجتبیٰ صاحب مکتوب نطاب
رویت لطائف اور حضرت سید علاء الدین مرید سید راجو قتال بخاری صاحب مکتوب نطاب ہلال احمر اور حضرت شاہ
رزاق پاک مرید حضرت شاہ الہ داد صاحب مکتوب نطاب تحیر مصداق اور حضرت شاہ سراج الدین محمد شاہ عالم صاحب
مکتوب نطاب مظاہر قدم اور حضرت مولانا جلال یونانی صاحب مکتوب نطاب مشاہد العجائب اور حضرت خواجہ مولانا
شمس الدین رومی صاحب مکتوب نطاب کالم الغیوب اور حضرت شیخ متقی صاحب مکتوب نطاب عطار الراغ اور حضرت نظام الدین ابدال اور
حضرت شیخ علاء الدین ابدال اودہی اور حضرت شیخ جوزقی ابدال اور حضرت شیخ فخر الدین عراقی صاحب مکتوب نطاب
مزید شوق اور حضرت مولوی عبد الرحمان جامی صاحب مکتوب نطاب عروس دیدار اور حضرت خواجہ عبد اللہ احرار صاحب مکتوب نطاب

تحفہ اور صفات اور اکثر حضرات اولیائے سالکین شہر کا مجلس خلافت خود واقع تاریخ اکیسوین ماہ رمضان المبارک ۱۲۳۱ھ
ہجری مرقوم الصدر کہ جن کے اسماء مبارک مع مکاتیب تحریر ہو چکے ہین محفل ترتیب دیکر حضرت شاہ کمال الدین محمد
عجیب النور محمد جیو کو اپنی سلسلے بہلا کر بیعت امامت اور ارشاد سے خاندان حقی صابر چشتیہ مین مشرف فرما کر
کلاہ اپنی اوڑھا دی اور عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندھا اور خرقہ پہنایا اور مثال خلافت بخطاب عیسی وحی کے مرحمت فرمائی
اور القاب باطنیہ سے حضرات حاضرین کو اطلاع دی اور جملہ مفاوضات معنویہ یعنی اسناد خلافت نامجات اور مکتوبات
اقطاب اور اوراد منضبطہ اوقات شبانہ روزانہ تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم جملہ حضرت پیران عظام سلسلہ عالیہ موصوفہ کے
مرحمت فرمائے اور مجاز فروع الاجازت علو العزم المرتبہ مثل اپنی کر کے کیفیت علو العزمی مرتبہ شہنشاہی ولایت کے اسی وقت
حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو کے باطن مین تحویل فرما دی اور امین اللہ ابدال بنگالی کو خدمت مین مامور کر دیا
اور ارشاد فرمایا کہ تمسے قدوس نام مجدد قطب عالم بہرہ یاب کیفیت باطن کا ہوگا اور اسی روز سے
حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفی جو سبط الولایت نے تحریر مکتوب بخطاب عروج الوحدت کی موقوف فرما کر تنہائی اور
تخلیہ پسند خاطر فرمایا اور حصول خلافت کے روز سے حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب نے تا مدت عمر یہہ
عادت شریف رکہی کہ بموجب قاعدہ مستمرہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو معرفت امین اللہ ابدال بنگالی کے خیر دعا اور نذر سنگ
مذکورہ کی جو مثل خس پوش جسم مطہر حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر
صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ قایم تہے منگوا لیا کرتے تہے۔

احوال بیعت اور خلافت حضرت شاہ عبد القدوس صاحب مجدد قطب عالم کا

مکاتیب مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر سلطان التارکین
صاحب مکتوب بخطاب تحفۃ الوحدت کو ایام طفولیت سے بباعث صدور آثار ولایت مادر زاد کے روح پر فتوح حضرت مخدوم
شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ممتاز مندان ابر رحمۃ اللہ علیہ سے مناسبت معنوی نہایت قوی حاصل تہی اور جب حضرت قطب عالم
موصوف کو بتاریخ گیارہویں ماہ رمضان ۱۲۵۹ھ ہجری کو روز پنجشنبہ بعد نماز عصر کے اپنی والد ماجد حضرت شیخ اسمعیل
مخدوم صفی اللہ صاحب مکتوب بخطاب کیف الکبائر سے بموجب حکم حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد صاحب ممتاز مندان ابر کے کیفیت باطن و لا...
روح مجذوبیہ بہرہ ور خاندان حنفی علوی اور سلسلہ اویسیہ و قادریہ مذکورالصدر کی حاصل ہوئی اور سفر...

روح پرفتوح حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندہ پیر سے ساتھ حضرت قطب عالم ممدوح کے فیضیاب باطنی ہوتی تھی

انواع انواع طرح سے ہر وقت اور ہر ساعت حاصل ہوتا رہتا تھا کہ انتظام مکالمات الٰہیہ کا نسبت خلق اللہ کے فرمایا کرتے

ایکروز بتاریخ ساتوین ماہ ربیع الاول ۸۶۲ھ ہجری کو روز شنبہ بعد نماز مغرب کے حضرت مشکلکشا بندگی شاہ

عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر سلطان التارکین حاضر بارگاہ مزار مقدس حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب

زندان پیر ہوکر سجدہ تعظیمی ادا کر رہے تھے اور حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفیٰ حق بطن الولایت بھی جانب پائین مزار

منور حضرت مخدوم صاحب موصوف کے مراقبہ مین تشریف فرما تھے حضرت مخدوم صاحب ممدوح نے مزار مقدس سے باہر تشریف لاکر حضرت شاہ عارف جیو

صاحب مصطفیٰ حق بطن الولایت کے شانہ سے ہاتھ لگاکر ارشاد فرمایا کہ شادی قدوس مجد کے ساتھ اپنی دختر کی کردی اور

اوسی شب کو اہلیانہ حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفیٰ حق بطن الولایت سے حضرت مخدوم صاحب موصوف نے خواب مین صورت

حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کے سامنے کرکے ارشاد فرمایا کہ تو اپنی دختر اس شخص سے منسوب کردے بموجب احکامات متواتر کے

بتاریخ اکیسوین ماہ ربیع الاول سنہ مذکور بعد عشاء کے نکاح حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم

دستگیر سلطان التارکین کا ساتھ بی بی صغرا عرف بنیادا دختر حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفیٰ حق بطن الولایت کے

منعقد ہوا اور بتاریخ اونیسوین ماہ جمادی الثانی ۸۶۶ھ ہجری کو روز پنجشنبہ وقت عصر کے حضرت قطب عالم

صاحب ممدوح طواف مزار منور حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر مین مصروف تھے کہ حضرت ممدوح

تابناک مزار مقدس سے باہر نکلکر ارشاد فرمایا کہ قدوس مجد کو کیفیت باطنی مرتبہ علو الغرض شہنشاہی ولایت کی

شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب عیسیٰ روحی سے حاصل کر حاضرین درگاہ عرش پناہ نے یہ معاملہ دیکھکر حضرت

شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب مکتوب بخطاب تشریح المعانی سے جاکر گذارش کیا بمجرد استماع حضرت ممدوح بھی حاضر ہوے

حسب استماع معاملہ دیکھکر سجدہ تعظیم مین مشغول ہوے حضرت مخدوم صاحب موصوف نے ارشاد فرمایا کہ ہمنے قدوس مجد

کو حمان قطب عالم کیا یہہ ارشاد فرماکر روح پرفتوح اندر مزار کے تشریف لیگئی اور حضرت شاہ کمال الدین محمد

عجیب النور محمد جیو صاحب عیسیٰ روحی بھی اوسیوقت سے اپنی حجرہ مین تشریف لیگئے اور حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس

صاحب قطب عالم دستگیر سلطان التارکین ایکشبانہ روز دروازہ حجرہ پر دست بستہ کھڑے رہے صبح روز جمعہ باختلاف

اقوامات حضرت اخون درویزہ بابا گرہاری صاحب مکتوب بخطاب صبغۃ الصبر اور حضرت خواجہ عبد اللہ مرید خواجہ یحییٰ صاحب

در نکاح حضرت قطب عالم صاحب

مکتوب بلقب مبشر بالوحدہ اور حضرت[3] عاشق محمد مرید حضرت مجتبیٰ صاحب مکتوب بلقب عنبت العقود اور حضرت[4] مرتضیٰ
صاحب مکتوب بلقب تلقین المذاق اور حضرت[5] سید یوسف مرید سید محمد صاحب مکتوب بلقب لطائف الغیب اور حضرت[6] شاہ فضیل صاحب
مکتوب بلقب جلوت المجالس اور حضرت[7] شیخ حکیم اودہی صاحب مکتوب بلقب خلق الارواح اور حضرت[8] عبداللہ صاحب مکتوب بلقب مفہوم مغیبات
اور حضرت[9] ضیاء الدین صاحب مکتوب بلقب اشغل جمالی اور حضرت[10] ولی محمد مرید محمد سعید صاحب مکتوب بلقب فکر المطلق اور حضرت[11]
محمد سعید صاحب مکتوب بلقب منفک سعیدی اور حضرت[12] شیخ محمد حسن مرید شیخ محمد غیاث صاحب مکتوب بلقب امام الصبور اور
حضرت[13] شیخ محمد مرید حسن محمد صاحب مکتوب بلقب عروج مع اللہ اور حضرت[14] عبدالمجید بن وجیہ الدین صاحب سلسلہ جباریہ
صاحب مکتوب بلقب صدق وفا اور حضرت[15] ظہور بخش مرید غیاث اللہ صاحب مکتوب بلقب نفس الوجدان اور حضرت[16]
سید احمد قادری صاحب مکتوب بلقب معائنہ راز اور حضرت[17] عبدالکریم ہربری صاحب مکتوب بلقب غیب الحق اور
حضرت[18] مولوی غیاث الدین بن محمد یعقوب صاحب مکتوب بلقب شہود اربعہ اور حضرت[19] ظہور اللہ بن
عبدالغفار صاحب مکتوب بلقب عنایت ربیع اور حضرت[20] ابوالقاسم گرگامی صاحب تواریخ ظہرت نامہ اور حضرت[21] درویش
محمد بن قاسم اودہی صاحب مکتوب بلقب جمال الواحدیت اور حضرت[22] مولوی نظام شاہ مجذوب جونپوری اور
حضرت[23] علم شاہ مجذوب اودہی اور حضرت[24] باقی مجذوب اور حضرت[25] جوجو مجذوب اور حضرت[26] نیاز احمد مجذوب دہلوی
اور حضرت[27] کرم علی مجذوب اودہی اور حضرت[28] کرم اللہ مجذوب اور حضرت[29] وجیہ الدین ابدال اور حضرت[30] داود
جہنی وال ابدال **اور اکثر** حضرات اولیائے سالکین سے کہ جلسہ خلافت حضرت شاہ کمال الدین محمد محبوب النبی محمد جیو صاحب
عیسیٰ روحی کے اور جمیع حضرات رقباء و نقباء و نجباء و ابدال و اقطاب و اغیاث و رجال الغیب تا بوقت
عصر کے تشریف لائے آئے بعد فراغ نماز عصر حضرت شاہ کمال الدین محمد محبوب النبی محمد جیو صاحب عیسیٰ روحی حجرہ سے باہر تشریف لائے
اور **بتاریخ** بیسویں ماہ جمادی الآخر **سنہ ۶۹** ہجری روز جمعہ وقت مابین عصر و مغرب حضرت موصوف نے حضرات موصوف
الصدر سے بعد ترتیب دیگر **حضرت** مشکل کشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر سلطان التارکین گنگوہی کو
اپنے سامنے بٹھلا کر بیعت امامت و ارشاد سے خاندان چشتی صابریہ میں مشرف فرمایا اور کلاہ اپنی اوڑھا کر عمامہ
اپنی ہاتھ سے باندھا اور خرقہ پہنایا اور مثال خلافت بخطاب **مشکل کشا بندگی شاہ عبدالقدوس**
قطب عالم دستگیر سلطان التارکین گنگوہی کے سب اہل مجلس کو سنا کر رحمت فرمائی اور لقب

احوال جلسہ خلافت حضرت محمد عیسیٰ روحی صاحب

باطنی سے بہی سب شرکاء محفل کو اطلاع دی اور کیفیت باطن مرتبہ علو العزمی شہنشاہی ولایت کی اسیوقت حضرت قطب عالم صاحب
ممدوح کے باطن مین محیط فرمادی اس عرصہ مین حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفی حق بطن الولایت لا محبوب حکم الہام باطن کے تخلیہ
سے مجلس مین تشریف لائے بے اختیار زبان مبارک سے کلمہ مبارکباد بار بار فرماتے تہے حضرت قطب عالم صاحب موصوف بموجب حکم حضرت پیر و مرشد کے
جاکر قدمبوس ہوے حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفی حق بطن الولایت نے اپنے سینہ فیض گنجینہ سے مس کیا معاً حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کو
حال وجد طاری ہوکر استغراق ہوگیا بے اختیار زمین پر گر پڑے اکتالیس روز تک ایک حال پر غافل سے عالم وجوب مین حضرت
جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اجمعین نے آنکہین اور زبان کو بوسہ دیکر ارشاد
فرمایا کہ ای قطب عالم محمد حنفی تجکو مثل علی کے مقام فنا فی اللہ کا حاصل ہوا اور عالم ارواح مین حضرت
بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صابر کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء نے ارشاد فرمایا کہ
بندگی قدوس گنگوہی قطب عالم محمد حق مبارک ہو تجکو تیرا مرتبہ اور مہر ولایت اپنی پس پشت مبارک کی پیشانی پر
کردی حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر سلطان التارکین نے اسیوقت آنکہین کہولکر
دیکہا اور زبان مبارک سے فرمایا الحمد للہ حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب عیسی روحی نے اکتالیس
روز کامل حضرت قطب عالم صاحب موصوف کے پاس قیام فرمایا تہا وقت نصف شب کا تہا کہ حضرت قطب عالم صاحب موصوف کو
افاقہ ہوا تہا اسیوقت دونون صاحبون کو یہہ معلوم ہوا کہ گویا ابہی وجوب سے امکان ہوا بعد نماز صبح حضرت
شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب عیسی روحی نے تمامی اسناد مفاوضات معنویہ یعنی خلافت نامجات معتبرہ اور
نقاب محققہ اور اوراد منضبطہ اوقات شبانہ روز اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم حضرات پیران عظام اپنی سلسلہ
کے حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین کو مرحمت فرماکر خلیفہ
مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ مثل اپنی فرماکر آمین اللہ ابدال بنگالی کو خدمت مین مامور کردیا اور واسطے
تبلیغ احکام ارشاد تعلیم طریقت کے تاکید فرمائی اسیوقت سے طالبان خدا حضرت قطب عالم صاحب ممدوح سے شرف بیعت حاصل کرنے لگے
گیارہ برس کامل حضرت قطب عالم صاحب موصوف بعد حصول شرف خلافت حضرت پیر و مرشد کی خدمت [illegible]
رہی اور شبانہ روز تعلیم لسانی حضرت پیر و مرشد برحق سے مستفیض ہوکر حضرت ذات احدیت [illegible]
ہر ہر مرتبہ کے آداب احکام آثار اصطلاح حسنات سیئات اذکار اشغال افکار اسرار سے بہرہ ور [illegible]

کیفیات باطن مستلزمات ملوالعزمی جهان شہنشاہی ولایت کے یعنی سات طرح کی ترکیب تلاوت دعای حرز یمانی شریف حرز مرتضوی ملقب بہ سیف اللہ سلطان الاوراد کی حاصل فرمائی

احوال حبس کبیر حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب الغور محمد جیو صاحب کا اور وفات حضرت شاہ عارف مصطفی حق بطن الولایت صاحب کا

احوال حبس کبیر حضرت محمد جیو صاحب

مکاتیب مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ بتاریخ انیسوین ماہ رجب سنہ ۱۱۹۰ ہجری کو شب پنجشنبہ بعد نماز عشاء کے حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفی حق بطن الولایت صاحب مکتوب بطالب عروج الوحدت نے حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب الور محمد جیو عیسے روحی صاحب مکتوب بطالب التشریح المعانی کو بجائے مزار خود قبر پختہ بنوا کر واسطے پینسٹھ روز کے حبس کبیر مین مقید کر دیا اور بتاریخ پچیسوین ماہ رمضان سنہ صدر بروز دوشنبہ کو بعد نماز ظہر کے بمعرفت امین اللہ ابدال بنگالی حسب الحکم حبس سے طلب فرمایا اور بتاریخ سترہوین صفر سنہ ۱۱۹۲ ہجری کو روز دوشنبہ بعد فراغ نماز صبح کے حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفی حق بطن الولایت نے حضرت ذات احدیت صرفہ مین وصل فرمایا اور اس عالم سے رحلت کی سب امورات بموجب دستور قدیم عمل مین آئے اور کفن حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر کا پہنایا گیا مختصر قصہ اوسکا یہہ ہے کہ بتاریخ ششم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۲ ہجری روز شنبہ بعد نماز ظہر کے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے اس عالم سے رحلت فرمائی تھی بعد نماز جنازہ ایک عورت ضعیفہ نے بر سر جنازہ آکر دریافت حال کر کے افسوس کیا کہ زندان پیر منگل کے روز انتقال کرے یہہ تعجب کی بات ہے حضرت مخدوم صاحب ممدوح نے جنازہ پر ہی سے اوٹھ کر ارشاد فرمایا کہ ای بی بی یہہ زندان پیر اور کون ہے جو روز اس عالم سے رحلت کرے اوس عورت نے جواب دیا کہ حضرت کوئی روز اور مہینا اور سال متبرک ہو حضرت مخدوم صاحب موصوف نے ارشاد فرمایا کہ بہتر ہے اب ہم کسی متبرک روز اور مہینہ اور سال مین اس عالم سے حجاب کرینگے اب نہین جاتے اوسیوقت جنازہ پر سے اوٹھ بیٹھے اور اس واقعہ کے بعد حضرت مخدوم صاحب ممدوح اوس عالم مین جلوہ بخش رہے بعد انقضاءِ شش سال کے تاریخ پندرہوین جمادی الاخر سنہ ۱۲۳۸ ہجری روز دوشنبہ کو ایکا وصال ہوا اور وہ زندگی کو یہہ ہو چکا حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب الور محمد جیو صاحب عیسے روحی نے مکتوب بطالب التشریح المعانی مین یا انسوتا و ین خوارق عجیبہ عمر بلوغ تا ہند عمر جو حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفی حق بطن الولایت سے صادر ہوتے ہوئے سنے اور دیکھے تحریر فرمائے ہیں بعد وفات حضرت پیر و مرشد سے خلوت نشینی پسند کی اور تحریر مکتوب بطالب کی ختم کی

ذکر وفات حضرت شاہ عارف جیو صاحب

خرقہ عجیب حضرت مخدوم شاہ عبد الحق صاحب

احوال حبس کیہر اور روانگی گنگوہ حضرت قطب عالم صاحب کا اور بیعت اور خلافت حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کا

مکاتیب مفصلہ ذیل میں تحریر ہے کہ بتاریخ تیرہوین ماہ ربیع الاول ۸۹۲ھ ہجری کو شب شنبہ بعد نماز عشا
کے حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب الور محمد حمود صاحب عیسی وغیرہ صاحب بمکتوب بنام تشریح المعانی حضرت مشکلکشا
بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر سلطان التارکین صاحب کا مکتوب بنام تحفۃ الوحدت کو بجائے مزار خود قبر بخانہ مین بیٹھے
اکتالیس روز حبس کیہر مین مقید فرمایا اور بتاریخ چوبیسوین ماہ ربیع الثانی سنہ صدر کو روز چہار شنبہ وقت مغرب کے
معرفت امین اللہ ابدال بنگالی کے حسب معمول فی یوم حبس کیہر مین سے طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم مع اہل و عیال روانہ قصبہ گنگوہ کے ہو جاؤ
امین اللہ ابدال تمہاری خدمت مین رہیگا اور بتاریخ اکیسوین شعبان ۸۹۵ھ ہجری روز دوشنبہ کو فقیر اس عالم سے رحلت کریگا
اور فقیر تیری پاس موجود ہوگا چنانچہ بتاریخ دوم رجب ۸۹۲ھ ہجری مرقوم الصدر کو روز پنجشنبہ حضرت
مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر سلطان التارکین مع امین اللہ ابدال بنگالی اور اہل و عیال
کے حضرت شاہ عبد الحمید صاحب فرزند ارجمند تولد ہو چکے تھے اسم اعظم چشتیہ تلاوت فرماتے ہوئے روانہ گنگوہ شریف کے ہوئے
اثنای راہ مین تبلیغ احکام ارشاد تعلیم طریقت خلق اللہ کو فیضیاب بیعت کرتے ہوئے بتاریخ اکیسوین ماہ مذکور سنہ صدر کو
شنبہ وقت نماز ظہر کے داخل قصبہ گنگوہ کے ہو کر قیام پذیر ہوئے اکثر واسطے تبلیغ احکام ارشاد تعلیم طریقت کے نواح قرب و جوار مین تشریف
لیجاتے تھے قصبہ شاہ آباد مین زیادہ تر اتفاق قیام کا ہوتا تھا بتاریخ تیرہوین ماہ صفر ۸۹۴ھ ہجری کو روز شنبہ وقت
بعد مغرب کے حضرت شیخ جلال الدین صاحب بن قاضی محمود تہانیسری سترہ سال کی عمر میں حضرت قطب عالم صاحب کے
پاس قصبہ شاہ آباد میں حاضر ہوئے اور سیر و حضرت قطب عالم صاحب موصوف کے ہاتھ پر بیعت تو بیخاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ عالیہ مین مشرف
ہو کر تعلیم کیفیت باطنی کے کامیاب ہوئے چودہ سال کامل ورزش شبانہ روز شغل برزخ سے مستفیض قرب حضرت واحدیت کے
ہوگئے بتاریخ ستائیسوین ماہ رجب ۸۹۷ھ ہجری کو روز دوشنبہ حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب
قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین نے حضرت شیخ داؤد قریشی صاحب بمکتوب بنام ظہیر الوسعت اور حضرت شیخ
محمد اسمعیل صاحب بمکتوب بنام سکر الغرب اور حضرت شیخ اختیار الدین صاحب بمکتوب بنام صوت القربت اور حضرت سید محمد
کالوی صاحب کا مکتوب بنام اعظم الصور اور حضرت مولانا علیم الدین چشتی صاحب بمکتوب بنام طویل اللوح اور حضرت مولانا

حضرت قطب عالم صاحب کا بجانب گنگوہ شریف روانہ ہونا

سراج الحق صاحب مکتوب بخطاب الانوار اور حضرت شاہ علاء الحق صاحب مکتوب بخطاب کفایت نامہ اور حضرت خواجہ آدم
المکنگی صاحب مکتوب بخطاب معاونت شمس اور حضرت فیض اللہ شاہ صاحب مکتوب بخطاب حمید الواحد اور حضرت خواجہ عبد الحق المشتہر
محی الدین صاحب مکتوب بخطاب قطب الملت اور حضرت شیخ الاسلام صاحب مکتوب بخطاب صرف العون اور حضرت محمد ابو القاسم گرگانی صاحب
تواریخ ظہرت نامہ اور دو ہزار ایکسو ۲۱۰۰ داخلان سلسلہ سلوک و روح جذبیہ اپنی سے محفل ترتیب دیکر حضرت شاہ جلال الدین
صاحب کو اپنی سامنے بٹھلا کر بیعت امامت اور ارشاد سے خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ مین مشرف فرما کر کلاہ اپنی اولی
اور عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندہ کر خرقہ پہنایا اور مثال خلافت بخطاب **کریم الطرفین** کے شرکائے مجلس کو سُنا کر لقب باطنی سے
سب اہل محفل کو مطلع فرما دیا اسیوقت کیفیت باطن مرتبہ علو العزمی شہنشاہی ولایت کی حضرت **شاہ** جلال الدین صاحب
کریم الطرفین کے باطن مین مستولی ہوگئے تبلیغ احکام ارشاد تعلیم طریقت مین گرم ہوگئے اور خلق اللہ شرفیاب بیعت ہونے لگے۔

احوال وفات حضرت شاہ کمال الدین محمد مجیب الحق محمد جیو صاحب کا اور حضرت مشکلکشا بندگی عبد القدوس صاحب قطب عالم کے تجسیم روح حاضر ہونیکا

مکاتیب مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ بتاریخ اکیسوین ۲۱ ماہ شعبان ۹۰۸ھ ہجری کو روز دوشنبہ بعد نماز ظہر کے حضرت
شاہ کمال الدین محمد مجیب الحق محمد جیو صاحب عیسی روحی مکتوب بخطاب تشریح المعانی نے حضرت ذات احدیت صرفہ مین وصال فرمایا اور
اس عالم سے رحلت کی اوس روز وقت صبح سے حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم گنگوہی
سلطان التارکین صاحب مکتوب بخطاب تحفۃ الوحدت کو غلبہ مقام **فنا فی اللہ** اسقدر طاری تہا کہ ستره قسم کے القا قلبیہ
پے در پے علی التواتر صادر ہوتے تہے اور گیارہ قسم کے الہام البطون مرتبہ ظہور مین سے آتے تہے جب حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کو اوس غلبہ سکر مین
یاد آیا کہ آج روز وصال حضرت پیر و مرشد برحق کا ہے دو ساعت قبل وصال حضرت شاہ کمال الدین محمد مجیب الحق محمد جیو صاحب
عیسی روحی کے جسم سے بجسم روح حاضر ہوکر تمامی خدمات خاص کا انصرام اپنی ہاتہ سے مثل حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ردولوی کے زندگی مین
کے فرمایا **فقیر شاہ محمد حسن صابری** مولف کتاب گذارش کرتا ہے کہ مکاتیب مفصلہ ذیل سے ثابت ہے کہ حضرت
مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب دستگیر گنگوہی سلطان التارکین صاحب مکتوب بخطاب تحفۃ الوحدت نے ایک جسم سے انصرام
اپنے حضرت شیخ کا قصبہ ردولی ملک پورب مین فرمایا اور **دوسرے** جسم سے مدینہ منورہ کا طواف ہمراہ حضرت شیخ
جلال الدین صاحب مکتوب بخطاب سعادۃ القربت کیا اور تیسرے جسم سے کوہستان تبت پر چلہ کش تہے کہ اوسی روز حضرت شاہ

محمد ابوالقاسم گرگامی صاحب تواریخ ظہرت نامہ سے تبت دوم پر ملاقی ہو کر حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے دفینہ کی گفتگو درمیان مین آئی اور چوتھے جسم سے اوسیوقت حضرت شیخ حسام الدین مانکپوری صاحب مکتوب نطاب حقائق غوثی کو تبت سوم پر ملاقی ہو کر پانی واسطے افطار روزہ کے لا کر دیا تہا اور چند تعلیمات سے حسب الارشاد عام اون حضرت کے مشرف فرمایا تہا اور پانچوین جسم سے اوسیوقت شاہ عبد الصمد صاحب بغدادی صاحب مکتوب نطاب عروج حسن سے تبت ہفتم پر ملاقی ہوئے سیب واسطے افطار روزہ کے دیا تہا اور چھٹے جسم سے اوسیوقت حضرت عبد القدوس بصری صاحب مکتوب نطاب معرفت ابیض سے اجمیر شریف مین حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہندالولی شفاعت امم کے مزار مقدس پر ملقب بیٹہی ہیئت سے ملاقی ہوئے اور ساتوین جسم سے اوسیوقت حضرت غیاث کبیر صاحب مکتوب نطاب جاذبہ قدرت خلیفہ بستم حضرت شاہ بدیع الدین شرف شاہ مدار سے مکن پور مین ملاقی ہوئے اسیطرح بستر جگہہ حضرت قطب عالم صاحب ممدوح حضرات اولیا سے ہمعصر ملاقی ہوتے تہے بسبب طول مضمون کتاب تحریر نہین کیا جاتا اور حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے تعلیم ترکیب اس کیفیت باطن کی اپنی مکتوب نطاب مین بعبارت عربی اسطرح پر تحریر فرمائی ہے ترجمہ اوسکا تحریر کیا جاتا ہے تعلیم طریقہ حنفیہ علوی روح جذبیہ کی اگر کسی خدا دوست کو یقین نہو اور اس تحریر کو غلط پاوے تو فردای قیامت علمی کا دامن اور طالب کا ہاتہ ہوئے لیکن اس تعلیم مین سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے یعنی طریقہ حنفیہ علوی مین داخل ہو اور تعلیم باطنی سے مشرف ہو حمان ہاتہہ سے صورت اخذ کرکے او معنی کو صلب جانے ہوئی معائنہ وحدت کا کرکے واحدیت مین صورت کو لقا لاکے او نفس مطمئنہ کو نفس لوامہ سے وصل کرکے ملہمہ سے ضرورت پیش لاکر نفس امارہ کو فنا سے بقا کی صورت بنا کر قائم کرے جبکہ نفس انتقالی پیدا ہوجاویگا پہر وہ طالب خدا کا نماز کعبہ مین جسم کیسا تہہ ادا کریگا فقط۔ طالبان خدا کو غور فرمانا چاہئے کہ حضرات علوالعزمان شہنشاہان ولایت نے اس طرح کی صدہا تعلیمات باطن جو آج عنقا صفت زینت الکلام کے طور پر عالم فریبی کو مشہور ہین اپنی اپنی حضرات صاحبان مجاز مرفوع الاجازت علوالعزم والمرتبہ کو واسطے انجام امورات خدمات متعلقہ کیفیت باطن کی سینہ بسینہ اور سفینہ بسفینہ تعلیم فرمائے ہین نہ برای حصول دنیا اور نہ خواہش نفس امارہ چنانچہ بموجب حکم حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا مندرجہ مکتوب نطاب صحیفہ بیان صابری کی ہر ایک صاحب شرفیابی کیفیت باطن کو تجدید تعمیل تعلیمات موصوف الصدر کے حضرت علوالعزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت مجدد اپنی زمانہ سے ضرور ہوئی جیسے حضرت مرشد برحق ہادی مطلق پیر دستگیر **حضرت شاہ محمد امیر صاحب** قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ نے اس

... کو ہر گونہ تعلیم کیفیات باطنی سے مستفیض فرمایا ہے اور اس کیفیت حنفیہ مذکورہ کا مفصل حال مع نسبت حضرت
علو العزمان صاحب کیفیات روح جذبیہ مع اولوالامران ظاہری کے اس کتاب کے آخیر میں بیان کیا جائیگا

احوال حضرت قطب عالم صاحب کی محفل میں بموجب حکم حضرت بادشاہ دو جہان رحمۃ اللہ علیہ کے جمال الدین ابدال کے حاضر ہونے کا

عجیب مسئلہ ذیل میں تحریر ہے کہ بعد وفات حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب الوجود محمد جیو عیسے رودولی کے حضرت مشکل کشا
بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر سلطان التارکین صاحب مکتوب ملقب بخطاب تحفۃ الوقت نو سال کامل ارشاد تعلیم طریقت
میں ایک ہزار سات سو انسان مع پچاس جن شرفیاب بیعت ہو کر تعلیم کیفیت باطن حسب استعداد خود خلیفہ
صاحب مجاز ہوئے لیکن حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کریم الطرفین صاحب مکتوب ملقب بخطاب سلطان العاشقین
مرتبہ کمال و تمام تعلیمات کیفیت باطن شہنشاہی ولایت صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ کامیاب ہوئے اس
کے عرصہ میں ایک عجیب معاملہ دونوں حضرات کے معائنہ میں گذرا لیکن ہنگام وقوع معاملہ کسی صاحب کو علم نہوا بعد دفینہ
حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے
جمال الدین ابدال نے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کے اجلاس میں عرض کیا کہ بعد تشریف لیجانے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد
عبد الحق رودولوی زندان پیر کے حسب الحکم حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا یہ معمول مقرر کیا گیا تھا کہ روز پنجشنبہ وقت صبح روح گلاب کی قطعہ جائے محفوظہ مطلع الانوار میں جسم مبارک سے
سات سات قدم کے فاصلہ تک چھڑک دیجاتی تھی اور جب روح گلاب کے طلب کرنیکی ضرورت درپیش ہوتی تھی ایک جن بقصد نفیر
جن متعینہ میں سے روم کو ارسال کر دیا جاتا تھا ایک مرتبہ بتاریخ نویں صفر سنہ ۹۰۰ ہجری بروز جمعہ جمال الدین ابدال کے
ایک جن مسمی طلقتون کو واسطے لانے روح گلاب کے روم کو ارسال کیا تھا اثنائے راہ میں ایک جن قیطون نام داخل سلسلہ حضرت
مشکل کشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین کا ملاقی ہوا بعد دریافت
احوال باہمدگر یہ گفتگو ہوئی قیطون نامی جن نے بیان کیا کہ مجھکو حضرت قطب عالم صاحب ممدوح مجدد عصر کے ہاتھ پر شرف بیعت
حاصل ہے طلقتون نامی جن نے جواب دیا کہ تیرا شیخ اگر مجدد عصر ہے تو ہمارے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر
صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا جسم مبارک درمیان دو چھپروں کے زمین کے اوپر زمانہ حضرت خواجہ

قیطون جن و طلقتون جنہ کا عجیب و غریب حال

شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت سے اتنک کہا کہ اگر شیخ تیرا مجدد زمانہ ہے تو دفینہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدومنا
موصوف رحمۃ اللہ علیہ کا کیون نہین کرتا مجھ سے اسکی تعریف تو یہی ہے اب تو اپنے شیخ کو مجدد عصر مت کہنا ورنہ مین تیری
گردن توڑ ڈالونگا قیطلون نامی جن نے بار دگر غضب ہوکر کہا کہ بیشک ہمارا شیخ مجدد عصر ہے طقتون نامی جن نے ایک ضرب
گرز کی مار کر سر قیطلون کا زخمی کیا قیطلون نامی جن نے آواز دیا کہ یا شیخ مدد کرو اوسیوقت صورت بامعنے حضرت مشکلکشا
بندگی **شاہ عبد القدوس صاحب** قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین نے وہان پہونچکر
ایک ضرب انگشت شہادت کی طقتون نامی جن کے قلب پر ماری کہ طقتون نامی جن کا جسم پانی ہوکر بہہ گیا جب عرصہ
ہفتہ بہر کا گذر گیا روز پنجشنبہ کو بہی طقتون جن روح گلاب کی روم سے لاکر حاضر نہوا تب جمال الدین ابدال کو
نہایت فکر ہوئی لاچار ہوکر جمال الدین ابدال نے آنحضرت **بادشاہ** دوجہان مخدومنا علاء الدین علی احمد صابر صاحب
کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی جناب مین عرض کیا حضرت ممدوح نے عالم مثال مین ارشاد فرمایا کہ جمال الدین ابدال
تمنے تیری جن کو بباعث انکار مجدد زمانہ کے سر توڑ کر مثل پانی کے اوسکا جسم بہا دیا بخارا کے جنگل مین سے اوس پانی مین
بدبو آتی ہے اور تا قیامت آتی رہیگی انکار کرنیوالا مجدد عصر کا زمرہ کفار سے ہوتا ہے جمال الدین ابدال تو بہی تائب ہو اور
کل کے روز سے مجدد عصر کی خدمت مین دو ساعت کو حاضر ہوا کر مگر اپنا اظہار احوال مت کر جمال الدین ابدال نے
عرض کیا کہ اگر مجدد عصر کو کیفیت باطن سے میرا علم آجاوے تب مین کیا کرون مجکو اب مجدد سے خوف آتا ہے حضرت موصوف نے
ارشاد فرمایا کہ جمال الدین تو مجدد عصر کی محفل مین ہمارا اسم تلاوت کرتا رہنا ہمارے نام کی تلاوت سے تو محفوظ رہیگا اور مجدد پر حال تیرا ظاہر نہ
رہا کریگا لیکن دو ساعت سے زیادہ ایک لمحہ قیام مت کرنا جمال الدین ابدال نے عالم مثال سے بیدار ہوکر سب اجنہ کو جو تسخیری تہے جمع کیا
اور دو رکعت شکر کے مع ننانوے ۹۹ جن ادا کیں اور تمامی جنات اور جمال الدین ابدال نے انکار مجدد سے توبہ کی اور چہڑکنا روح گلاب کا
اوسیروز سے موقوف ہوگیا اور یہہ تنازع فیمابین دونون جنونکا زبانی قیطلون جن کے یہی سب جنات متعینہ کو معلوم ہوا چنانچہ
اوسیروز سے جمال الدین ابدال ہر روز شب کو بعد نماز عشا کے حضرت **مشکلکشا** بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر
گنگوہی سلطان التارکین کی خدمت مین حاضر ہوا کرتے تہے اور دو ساعت تک اسم مبارک **حضرت** بادشاہ دوجہان مخدومنا علاء الدین
علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا تلاوت کرتے رہتے تہے اور حضرت **قطب عالم** صاحب ممدوح کو
دو ساعت کامل حال وجد طاری رہتا تہا چند سال یہی معمول تہا اسی عرصہ مین **بتاریخ** پانچوین ماہ ربیع الثانی **۹۰۵** ہجری

بروز پنجشنبہ بموجب حکم حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے جمال الدین ابدال نے مسمی ساہون جن متعینہ کو واسطے لانے تختہ سنگ زعفرانی رنگ کے کوہ پانچوین تبت پر ارسال کردیا دوسرے دن وہ جن ساہون نام سات تختہ سنگ زعفرانی رنگ کے لیکر حاضر آیا اتفاقاً ایک روز بتاریخ انتیسوین ۲۹ ماہ رجب ۹۰۵ ہجری کو شب پنجشنبہ جمال الدین ابدال کو بہنگام حضوری مجلس اقدس حضرت مشکل کشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین کے یہ خیال دلمین پیدا ہوا کہ اسم مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی تلاوت سے نجات حاصل ہے اگر تھوڑے عرصہ تک تلاوت اسم مبارک نکرنا چاہئے اور اگر کسی آفت مین مبتلا ہوگئے تو پھر اسم معظم تلاوت کرکے نجات حاصل کرلینگے یہہ سوچکر تلاوت اسم مبارک سے خاموش رہے بمجرد خاموش ہوجانیکے حضرت مشکل کشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین نے جمال الدین ابدال کا ہاتہہ پکڑکر حال وجد معمولی مین زبان مبارک سے لا باواز بلند ارشاد فرمایا اسیوقت جمال الدین ابدال کے جسم کی نفی اوس محفل سے ہوگئی اور ایسے عالم مین پہونچے کہ وہان کوئی جمال الدین ابدال کو پہچانتا ہی نہ تہا عرصہ دراز تک ذلیل وخوار وہان پہرا کیے ایک روز ایک شخص نے جمال الدین ابدال سے کہا کہ تو حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا نام مبارک تلاوت کیا کرتا تہا اب کیون نہین کرتا یہہ ہدایت سنکر معاملہ گذشتہ یاد آیا اور جلد اسم معظم تلاوت کرنا شروع کیا تب اس عالم ناسوت مین اپنی آنکہو ایک میدان لق ودق مین پاکر بے اختیار ایک سمت کو ساتہہ پرواز ابدالی کے نہایت سریع السیر چلنا شروع کیا ایک پہر کے عرصہ مین نواح کلیر شریف مین پہونچے جب جنات متعینہ سے ملاقی ہوئے تو انہون نے سوال کیا کہ تمکو حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے کس خدمت پر ارسال کیا تہا جو آج تاریخ پانچوین ۵ ربیع الاول ۹۰۶ ہجری کو نصف شب چارشنبہ حاضر آئے ہو دو ۲ برس کا عرصہ ہوا جمال الدین ابدال عرصہ غیر حاضر کا سنکر حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے جسم اطہر کیطرف متوجہ ہوکر تائب ہوئے اور صلوٰۃ الاستغفار ادا کرکے بدستور خدمت مین مامور ہوئے **نظم مولف**

[illegible]	حضرت قدوس پیر خاص و عام تحفۂ وحدت مین لکھتے ہین یہ بات		رتبۂ تجدید کے پورے امام ہوگئی جب شہ محمد کی وفات	[illegible]

عرصہ نو سال کے ارشاد سے | دولت رشد خدا امداد سے
ستر دو سو السن اور پنچاہ جن | کچھ جوان ہین اور کوئی پیر ہین
بہرہ مند اپنی خلافت سے ہوئے | بیعت تحویل سے اوجلی ہوئے
پیر جلال الدین تہا نیسر امام | ارتقاعی رشد کا سرمست جام
مجہہ سے مرفوع الاجازت ہو گیا | محو انوار ہویت ہو گیا
ہیں کل احوال سے آگاہ ہوا | ایکہفتہ مین سہا سے مہ ہوا
اسجگہہ لکہتے ہین تہا نیسر جلال | یون سنا ہین جلال الدین سے حال
بعد جانے نور حق مخدوم کے | راز ہائے شاہ عالم بہی کہلے
ایک جن جن جمال الدین سے | معشر جنات خوش آئین سے
پنجشنبہ روح گل کے واسطے | روم کو جاتا تہا سیدہی راستے
تہا وہ جن نامزد طقتون نام | خدمتی تہا شاہ عالم کا مدام
جن ضدی خدمتی سے تہا وہ ایک | جنیون مین تہا نہایت مرد نیک
راہ مین قیطون جن اوسکو ملا | دیکہکر طقتون نے اوس سے کہا
تو مجدد کا اگر ہے دستگیر | صاحب تجدید جو تیرا ہے پیر
دفن کرتا کیون نہین ہے شاہ کو | حضرت مخدوم حق آگاہ کو
شیخ کو اپنی مجدد مت کہو | اس کلام زائدہ سے چپ رہو
ورنہ گردن توڑ ڈالونگا ابہی | ہاتہہ تیرے موڑ ڈالونگا ابہی
پہر کہا قیطون نے غصہ مین آ | پیر میرا ہے مجدد ای فتا
سنکے یہہ طقتون نے قیطون کو | خون سے رنگین کیا غصہ مین ہو
جبکہ وہ طقتون سے زخمی ہوا | یاد اپنے قطب عالم کو کیا
قطب عالم کے تصرف سے وہین | ہو گیا طقتون بہی زیر زمین

ایکہفتہ تک نہ لایا عطر روم — شاہ کی خدمت مین طقتون سموم

تب جمال الدین نے باصد ہراس — شاہ کی خدمت مین یہہ کی التماس

ابتک طقتون جن آیا نہین — مینے اوس جن کا پتہ پایا نہین

شاہ نے یہہ سنکے فرمایا جواب — تیرے جن کا تو ہے ہمنے سر شتاب

اب لگ رہینگا بخارا مین اسے — دور تر پھینکا ہے صحرا مین اوسی

تا قیامت اوسکے اوس پاپی کی بو — کھل سکے جاویگی وہ بدبو سو بسو

منکر قطب مجدد کیون ہوا — جد سے انکار اوسنے کیون کیا

منکر تجدید کا آخر ہی — خستگی باطن کی ہے ظاہر کی ہی

تو جمال الدین ہر شب جا وہان — نور تجدیدی کا جلوہ پا وہان

قطب کو ہمنے پلایا ہے ایاغ — ہے ہمارے نور سے روشن چراغ

ہے ہماری شاہ کا وہ بھی ظہور — وہ ہمارے نور کا ہی مست نور

جب میسر ہو تجھے اوس کا حضور — ورد میری نام کا رکھیو ضرور

تا ہو اوس سے تجھے ایذا جمال — قطب ہے وہ صاحب شان جلال

وجد تہا ہے اوسی صبح و مسا — حال اوسکا سیف ہے سیف خدا

دیکھہ میرے نام کو مت بہولیو — یہہ نہو کچھہ اور تیرا حال ہو

حسب التقدیر ایکدن ابدال کو — اوس جمال الدین مست حال کو

نام حضرت سے کیا اوسنے گذر — ورد نام شاہ چہوڑا سر بسر

وجد مین تہے قطب عالم اوسگہڑی — طبع تہی کچھہ اور ہی جانب لڑی

جب پکڑ دست جمال الدین کو — کہا ابدال خوش آئین کو

جا پڑا صحرا سے بیابان مین — جا پڑا وہ وادئی حیوان مین

سال بہر وہ بہکا پہرا حیرت نصیب — مرد حیرت زا جمال الدین غریب

بعد مدت کے ملا ایک مرد راہ — ہمچو خضر رہنما عرفان پناہ

دیکھکر اوسکو کہا اوسنی شتاب — نام شاہ دو جہان پڑہ ای خراب

سنتے ہی مینے شتابی شاہ کا — شاہ عالم عارِفِ باللہ کا

اسم اعظم جلد سے پڑہنے لگا — ہول سے اپنی بہت ڈرنے لگا

ہوش آیا جب مجہے تو کہان — کیا ہوا مجکو کہ آیا تو یہان

جانب کلیر بتعجیل تمام — رو کیا مینے بفیضِ ورد نام

آن کر کلیر مین جنون سے کہا — مجکو اسدم کسقدر عرصہ ہوا

دیر کتنی آنے جانے مین ہوئی — کسقدر تعطیل آنے مین ہوئی

جن لگے کہنے کہ تم بعد از دو سال — آج آئی ہو یہان پر ای جمال

یہہ کہو دو سال تک تم تہے کہان — اب جو آئے ہو لیس از مدت یہان

سنکے یہہ جنون سے مین ترسان ہوا — صورت تصویر بس حیران ہوا

جانب جسم مبارک شاہ کے — اوس شہنشاہ خدا آگاہ کے

سجدۂ تعظیم کرنے کو ادا — بے تحاشا خوف کہا کر گر پڑا

اوٹہکے سجدہ سے بصد خوف و رجا — جلد استغفار کو پڑہنے لگا

ای حسن قدوس شاہ نامدار — ہین مجدد فیض بخش روزگار

احوال بیعت نکرنے محجیب النسا کا خلفای حضرت قطب عالم صاحب سے بباعث دفینہ نہونے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم صاحب کے اور اوجال وجد مین اکیس روز غائب ہو جانے حضرت قطب عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا

مکاتیب مفصلۂ ذیل مین تحریر ہیکہ بتاریخ اکیسوین محرم سنہ ۱۲۰۹ ہجری روز یکشنبہ وقت صبح کے مسجد ہو میں ایک عورت فاضلہ مسماۃ محجیب النسا بنت سید غلام احمد بن سید عزیز اللہ بن سید نور احمد بن سید جلال بخاری مع شیرینی فاتحہ واسطے بیعت ہونیکے خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ مین پاس حضرت شیخ عبد الصمد صاحب مکتوب

مکتوبات الطالب آیت القدس خواص الواحدیت خلیفہ حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم
دستگیر گنگوہی سلطان التارکین کے حاضر ہوکر طالب شرف بیعت کی ہوئی جب حضرت شیخ عبد الصمد صاحب قاعدہ
بیعت کرنے پر تشریف فرما ہوئے اوس عورت نے سوال کیا کہ حضور اول شجرہ صابریہ تا بہ اسم مبارک جناب سرور کائنات
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تلاوت کیجیے حضرت شیخ عبد الصمد صاحب موصوف نے شجرہ معظمہ تلاوت فرمایا
اوس عورت نے اسمائے متبرک کو شمار کیا بعد اختتام اوس عورت نے سوال کیا کہ حضور اب مزارات حضرات سلسلہ عالیہ کے مجھکو بتلائیے
بعد حصول شرف بیعت مجھکو مزارات کا طواف کر کے استفادہ حاصل کرنا فرض ہے حضرت شیخ عبد الصمد صاحب نے مزارات تمامی
حضرات شجرہ کے بیان فرمائے جب نام حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کا آیا وہ عورت فاضلہ کہنے لگی کہ حضرت بارہ بارہ کوس تک وہان تو شمشیر قہاری دورہ کرتی ہے وہان تک
رسائی ہونیکی کیا صورت ہے یہہ سوال سنکر حضرت شیخ عبد الصمد صاحب خاموش ہوئے اور وہ عورت سلام کر کے [illegible]
چلی گئے اور کہنے لگے کہ افسوس ہے خاندان صابریہ سے ہم کم بخت محروم رہے اب کس تدبیر سے خاندان صابریہ کی کیفیت باطن
حاصل کریں بعد اوسکے جاتے اوس عورت عجیب النساء فاضلہ نے اکثر لوگون کو اغوا کیا کہ خاندان صابریہ مین داخل سلسلہ
بیعت ہونا مناسب نہین کہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
کی بارگاہ تک رسائی حاصل نہین ہوتی آگی کو شجرہ کیونکر پڑہا جاوے باغوائے اوس عورت فاضلہ کے اوس نواح کی
خلق اللہ نے بسبب اغوائے حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین
سے بیعت کرنا موقوف کیا بلکہ تین ہزار سات سو تئیس آدمی داخلان سلسلہ خلفائے حضرت قطب عالم صاحب موصوف سے
منحرف ہوکر راندہ درگاہ ہوگئے نعوذ باللہ منہ جبکہ احوال مفصلہ بالا مرسلہ خلفائے اوس نواح کی حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کی
خدمت مین پہونچین حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کریم الطرفین صاحب مکتوب نصاب انانت الوحدت حضرت
پیرومرشد کی خدمت مین محل اور موقع سے گذارش کردیتے تہے اور اکثر اوقات دیگر حضرات شرکائے مجلس بہی بچشم دید خود احوال
مذکورہ گذارش کیا کرتے تہے لیکن حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کسی صاحب کو جواب اس امر کا نہین دیا کرتے تہے
بتاریخ ساتوین ماہ ربیع الاول سنہ ۹۰۰ ہجری بروز جمعہ بعد نماز اشراق کے حضرت مشکلکشا بندگی شاہ
عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین تخلیہ حجرہ سے بعد فراغ معمولات محفل عام مین تشریف لائے اوس روز

حضرت قطب عالم صاحب کا اپنی خلفا سے دربارہ معرفت خدا کے سوال فرمانا - اور حضرت جلال الدین صاحب کا معرفت آمیز جواب دینا

اتفاق سے تمام خلفا حضرت قطب عالم صاحب موصوف کے بتعداد ساڑہی ستر سو حاضر بارگاہ عرش پناہ تھے، اور حضرت قطب عالم صاحب ممدوح پر حال وجد طاری تہا اور یہی غلبہ حال وجد انہین حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے اپنے خلفا کیجانب خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ ای لوگو تمنے اس فقیر کے وسیلہ سے خدا کو پہچانا اکثر خلفانے باتفاق عرض کیا کہ حضرت ابی ہمنے خدا کو نہین پہچانا مگر ہان اتنا پہچانا ہی کہ حضور انور کو مقام فنافی الرسول کا حاصل ہے اور بعضے خلفا کو ہیبت حق سے طاقت جواب عرض کرنیکی حاصل نہوئی بار دوم حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کیطرف خطاب فرما کر ارشاد کیا کہ جلال الدین تو نے بہی فقیر کی خدمت کر کے خدا کو پہچانا حضرت شاہ جلال الدین صاحب موصوف نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور انور اس غلام نے تو حضور کو پایا یہہ التماس کر کے حضرت پیر و مرشد کے قدمون پر سر رکہدیا اور حضرت قطب عالم صاحب نے حضرت شاہ جلال الدین صاحب کو اپنی سینہ فیض گنجینہ سے لگا کر ارشاد فرمایا کہ الحمد للہ انہی لوگون مین سے ایک شخص نے تو خدا کو پایا اور پہچانا بعد اس ارشاد فیض بنیاد کے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح پر غلبہ کیفیت وجد انکا ترقی پذیر ہوا یہان تک کہ رقص کرنے لگے اوسوقت زبان مبارک سے ابیات تصنیف حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہنُ کے صادر ہوتے تہے اور تمامی خلفا حاضرین پر بہی حسب استعداد حال طاری تہا ابیات

من نہ ام واللہ یاران من نہ ام	جان جانم عقل عقلم تن نہ ام
نور پاکم آمدہ در مشت خاک	کور چشمان را اگر روشن نہ ام
اوست اندر ستر من ظاہر شدہ	من نہ ام مسعود باللہ من نہ ام

بعد تہوڑی عرصہ کے حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التابعین کی طبیعت اسلوب سلوک پر آئی اور فرحت چہرہ مبارک پر نمایان ہوئی حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری نے دست بستہ عرض کیا حضرت تمام مخلوق طعن اور تشنیع کرتی ہے اس سلسلہ کے فقیرون پر اور سلسلہ قدوسیہ صابریہ چشتیہ مین بیعت ہونے سے انکار کرتے ہین اگر جسم مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا جو میان دو نہرون کے موجود ہے اور وہان شمشیر قہاری کہوتی ہے اگر مزار مقدس تیار ہوجاوے تو نہایت بہتر ہے یہہ ارشاد سنکر حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کی زبان سے یا ہو یا من ہو یا من لیس لہو الا ہو اور تین بار لا لا لا صادر ہوا

او زمین پر بیہوش ہو کر گر پڑی، او جسم مبارک خرقہ او چادر مین سے غائب ہو گیا خرقہ و چادر زمین خالی پڑا ہوا تہا، اشعار ہو لف

قطب عالم بادشاہ شش جہات / تحفۃ الوحدت مین لکہتے ہین یہ بات

عرضی عبدالصمد مین تہا لکہا / پیر و مرشد مجہہ پہ گذرا ماجرا

ایک عورت فاضلہ بیعت تلاش / سب نساء نین مجیبہ نام فاش

واسطے بیعت کے آئی نیک رو / مسجد لاہور مین وہ ایکروز

صابریہ سلسلہ کا ذوق تہا / اس طریقہ کا اوسے بس شوق تہا

یہ لگی کہنے پڑہو شجرہ تمام / دو بتا او نکی مزارون کے مقام

بعد بیعت کے مجہے جانا ضرور / مرقدون سے فائدہ پانا ضرور

مینے سب کا نام بتلایا اوسے / شاہ کا بہی حال سمجہایا اوسے

گہومتی پہرتی ہے وہان تیغ جلال / اوس طرف جانا تو ہی از بس محال

وہ لگی کہنے کہ پہر کیا فائدہ / یہہ مریدی سے ہی بس امر زائدہ

اوٹہہ گئی وہ پاس سے لیکر شتاب / اور مریدون کو لگی کرنے خراب

ہر کسی نادان سے وہ کہنے لگی / چہوڑ دو لوگو طریق صابری

اس طریقہ مین کوئی داخل نہو / داخلو تم بہی طریقہ چہوڑ دو

اسقدر اس امر کی شہرت پڑی / بات یہہ لاہور سے آگے بڑہی

سہ ہزار و ہشت صد او بست کس / سلسلے سے پہر گئے وہ بوالہوس

صابریہ خاندان سے پہر گئے / راندۂ درگاہ شیخانی ہوئے

ایک عجائب حال شایان رقم / یون لکہے ہے شہ جلالی کی قلم

گاہ گاہ اکثر خلیفے خوش لسان / قطب عالم سے یہہ کرتے تہے بیان

قطب عالم سن جواب اسبات کا / کچہہ نہین دیتی تہے سکتہ کے سوا

ساتوین ماہ ربیع اول کے دن / او نو سو سات ۹۰۷ سن ہجری کے گن

چار دہ رکعت نماز اشراق کے
پڑھ کے خلوت سے تھے باہر آگئے

خادمون کے پاس فرمائی نشست
لیک جام وجد سے تھے بسکہ مست

وجد تھا اوس وقت حضرت پر تمام
سب خلیفون کا وہان تھا ازدہام

ساڑھے ستر سو وہان مرد مجاز
قطب عالم کے خلیفے سرفراز

اوس گھڑی اوس وقت اوس دم تھے وہان
اپنی اپنی حال مین تھے جان فشان

قطب نے سب کی طرف کر التفات
وجد سا ذج ذات مین پہونچی یہ بات

تم سبھی حضار خدمت سے بہلا
یہہ کہو کس کس نے پایا ہے خدا

سب لگے کہنے کہ ای قطب زمین
ہمنے تو باللہ خدا پایا نہین

ہان جناب قطب کے فیضان سے
اس تجلی رسولی شان سے

بالیقین پایا رسول اللہ کو
شافع محشر خدا آگاہ کو

ہے فنا حاصل رسولی آپ کو
ہے یہی رتبہ حصولی آپ کو

آپ کی صحبت کے فیض عام سے
ہم بہی ہین ہان بہرہ ور اس جام سے

آپ نے ہر ایک کا سنکر کلام
موںہہ کیا میری طرف باشوق تام

ای جلال الدین تہانیسری بتا
تو بیان کر تونے پہچانا خدا

اسقدر جہد و ریاضت جو کیا
تو نے میرے رشد سے پایا خدا

مین لگا کہنے کہ ای مولائی من
ای تمام آرائش فرد ای من

مظہر شان اجل شیخ کبیر
ای جناب مرشد روشن ضمیر

آپ کے اس بندۂ درگاہ نے
آپ کے اس مرد دولت خواہ نے

مظہر ذات و صفات ذو المتین
آپ کو پایا ہے باعین الیقین

غیب سے دار شہادت کا نظام
آپ کے جلوہ کا ہی ای خوش خرام

مظہر ذات و صفات حق ہین آپ
خود تقید آرا و خود مطلق ہین آپ

آپ کا جلوہ ہی ہر سو جلوہ گر | آپ کے جلوہ سے ہی شام و سحر
منزلِ معنی سے آ امکان مین | آپ ہین صورت نما ہر شان مین
مرکزِ خاکی سے تا عظمت سرا | آپ ہین بس صورتِ معنی نما
آپ قادر آپ ہی مقدور ہو | آپ جابر آپ ہی مجبور ہو
آپ قمری آپ ہی شمشاد ہو | آپ ہی تم سوسنِ آزاد ہو
پہول کو بخشا ہے تمنے بو و رنگ | مستتر تمنے کیا آتش بسنگ
گل فشانی دی ہے تمنے باد کو | سرفرازی سرو اور شمشاد کو
بے رضا پتا کوئی ہلتا نہین | بے کہلائے کوئی گل کہلتا نہین
آپ کا جب تک نہو حکم قدیم | کب قلم سے ہو نمایان خط جسیم
باد کا جہوکا تمہارے زور سے | تاک بستہ آپ کے ہے دور سے
ناطقہ کے نطق کو گویا کیا | سامعہ کو نطق کا جویا کیا
عقل کو آپ ہی نے بخشی بوجہہ ہے | آنکہہ کو آپ ہی نے بخشی سوجہہ ہے
عرش کو کرسی سے بالا کر دیا | ہر فلک بالا سے بالا کر دیا
بوجہہ سے اپنی کسیکو خوشی کیا | اس سمجہہ کا مایہ بے حد دیا
آپ کو پایا ہے جو پایا ہے بس | آپ پہر ایمان ہی لایا ہے بس
آپ مولا آپ کا ہون مین غلام | آپکا بس روز و شب پڑہتا ہون نام (رحمۃ اللہ علیہ)
سنکے میرا یہہ کلام دلنواز | قطب عالم پر کہلا کچہہ اور راز
جہٹ لپٹ کر اس غلام خویش سے | اس غلام ایستادہ در پیش سے
(رحمۃ اللہ علیہ) یہہ لگے کہنے کہ اے میرے جلال | تونے پایا بس خدائے ذو الجمال
شکر صد شکر خداوند علا | آپنے اتنون مین بس پایا خدا
وجد تہا یا رقص فرمانے لگے | اور ہی کچہہ بہر زبان لانے لگے

حضرت باباکا یہہ موزون کلام — شوق مین پڑھنے لگے بامستی تام

کلام حقیقت نظام حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہست رح

من نہ آم واللہ یاران من نہ آم — جان جانم عقل عقلم تن نہ آم

نور پاکم آمدہ در مشت خاک — کور چشمان را اگر روشن نہ آم

من ولیم من علیؓ و من نبیؐ — جم نہ آم رستم نہ ام بہمن نہ آم

نور من در تنگنا می تن مجو — آفتابم دزدہ روزن نہ آم

اوست اندر ستر من ظاہر شدہ

من نہ آم مسعود باللہ من نہ آم

بعد عرصہ جب طبیعت صحو پر — جذبۂ توحید سے لائی نظر

دست بستہ ہوکے مینی یہہ کہا — ای شہ اعلائے ما ای حضرت مولائے ما

اکثری لوگون کی یہہ گفتار ہے — سلسلۂ قدوسیہ بیکار ہے

شاہ کا جب تک نہوئیگا مزار — خلق کا رہیگا حضرت سے فرار

کوئی صورت شاہ کے روضہ کی ہو — جسطرح ہو دفن حضرت کو کرو

قطب عالم نے یہ سنکر احسن کلام — مست ہوکر فرمایا یہہ الفاظ تمام

ہو و یا من ہو و یا من لیس الا ہو — لا و لا لا لا و یا من شئی الاھو

یہہ کلام معنی راز نہان — طبع حق آگاہ سے لا بر زبان

ہوگئے اکبارگی از خود بدر — بیخودی سے بس ہوے بیہوش تر

رہ گیا جامہ ہوئی از خود نہان — خرقہ و چادر رہے تنہا وہان

ای حسن علی قطب دو عالم آنزمان — سیر ایجابی مین تھے جلوہ کنان

احوال حضرت قطب عالم صاحب کے خرقہ او چادر مین آجانیکا او سماۃ عجیب النسا کے گنگوہ مین آنیکا او حضرت شاہ جلال الدین صاحب کا بعطائے تبرکات

و مکتوبات خطاب وغیرہ کے مرفوع الاجازت ہونیکا اور خلق اللہ کا واسطے دفینہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم صاحب کے بارہ کوس پر حاضر ہونیکا

کاتب شیخ نے ذیل میں یہ تحریر کیا ہے کہ جب حضرت مشکل کشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر سلطان
العارفین گنگوہی ماہ بکمال مکتوب خطاب تحفۃ الوحدت اکیس روز کامل خرقہ اور چادر زمین سے غائب رہے اور یہ معاملہ شہرت پذیر ہوا
حتی کہ یہ خبر محلہ محبیب النسا فاضلہ ہی لاہور سے گنگوہ شریف میں پہونچ گئی اکیس روز کامل یہ حال تھا کہ ہزارہا معموم الناس دور
دور سے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح پر جمع رہا کرتے تھے اور تمامی حضرات رقبا و نقبا و نجبا و ابدال و اقطاب
و افراد و رجال الغیب اور حضرات اولیا سے بعض مفصلہ ذیل اور تمامی خلفا بتعداد مرقوم الصدر اندر دائرہ شریف کے حاضر
ہو کر دست بستہ خرقہ و چادر مبارک کا کرکے جب قریب خرقہ اور چادر متبرک کے جاتے تھے باواز بلند جمع ہو کر
سبوح قدوس مخدوم رحیم پڑھتے تھے تھوڑے تھوڑے عرصہ میں ایسا اتفاق ہوتا تھا
اور قریب خرقہ و چادر کے پہونچکر ہیبت حق سے ہر ایک شخص متحیر ہو جاتا تھا بائیسویں روز بتاریخ انتیسویں
ماہ ربیع الاول سنہ ۹ ہجری کو روز پنجشنبہ وقت نماز اشراق کے حضرت قطب عالم صاحب موصوف یکایک اسی وقت کے ساتھ
کہ کسیکو دیکھتے ہوئے نظر نہ آئے خرقہ پہنے اور چادر اوڑھے اوس جگہ سے اوٹھ کر حاضرین سے فرمانے لگے کہ اے لوگو تم سب نے کیا غضب کیا
کرتے ہو کہو باعث ظہور ہیبت حق کے کوئی شخص جواب گذارش نکر سکا مگر حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کریم الطرفین
صاحب مکتوب خطاب ابانت الواحدیت نے دروازہ دائرہ شریف کا کھول دیا کہ ایک مجمع کثیر مع عورت فاضلہ محبیب النسا لاہور کے
اندر دائرہ شریف کے آنے لگا حضرت مشکل کشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان العاشقین
نے ارشاد فرمایا کہ جلال الدین بابا یہ خلق اللہ فقیر کے پاس کیوں آتی ہے حضرت شاہ جلال الدین صاحب نے
دست بستہ عرض کیا کہ حضرت یہ سب مخلوق عرض کرتی ہے کہ دفینہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا ہو جاوے کہ خلق اللہ زیارت سے مستفیض ہو کر کامیاب ہوا کرتی
ہون اگر حضور کے زمانہ میں دفینہ حضرت ممدوح کا نہیں ہوا تو آیندہ ایسے مرتبہ کا شیخ اجل عالم ناسوت میں کاہے کو ظہور
کریگا کہ جو دفینہ حضرت موصوف کو انجام فرمایگا ورنہ خلق اللہ فیضیابی مزار مقدس سے محروم رہیگی اور حضور کے بعد کوئی
شخص خاندان قدسیہ صابریہ کو قبول نہیں کریگا اب بھی اکثر لوگ اس سلسلہ کو منقطع کہتے ہیں یہ التماس سنکر حضرت

قطب عالم صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ جلال الدین تیری بھی مرضی خلق اللہ کیموافق ہے حضرت شاہ جلال الدین صاحب
نے التماس کیا کہ جو مرضی حضور انور کی ہے وہی مرضی غلام کی ہے حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے ارشاد فرمایا کہ
جلال الدین افضل ہو خاندان صابریہ چشتیہ سے کون شخص منکر ہے حضرت شاہ جلال الدین صاحب نے التماس کیا کہ حضرت ایک
عورت فاضلہ محبوب النساء نام کی ہو رہی ہے یہانتک لوگوں کو بہکاتی چلی آئی ہے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا
کہ وہ عورت کہاں ہے حضرت شاہ جلال الدین صاحب نے عورت فاضلہ محبوب النساء کو حاضر کیا حضرت قطب عالم صاحب موصوف اوس عورت کو دیکھ کر
واسطے تعظیم کے کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا کہ الحمد للہ تیری سبب سے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی
احمد صابر صاحب کلیری ختم الارواح سلطان الاولیا کا آج سے سولہوین ۱۶ روز دفینہ ہو جائیگا وہ تاریخ پانچوین ۵ ماہ
ربیع الثانی سنہ ۹۰۰ ہجری روز جمعہ کا ہوگا عورت فاضلہ محبوب النساء نے حضرت مشکلکشا بندگی شاہ
عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین سے عرض کیا کہ حضرت مجھے بھی بیعت سے مشرف کیجئے حضرت قطب عالم
صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنی بات پر قائم رہ بعد دفینہ حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
کلیری ختم الارواح سلطان الاولیا کے تجکو داخل سلسلہ کیا جائیگا اوسیوقت حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب
قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین صاحب مکتوب لطائف تحفۃ الوحدت نے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تھانیسری کریم الطرفین صاحب
مکتوب لطائف الواحدت کو تمامی مقامات وصلحیت ونسبتہائے خلافتنامجات او مکتوبات نظم و اوراد منضبط اوقات شبانہ روزہ و تبرکات ملبوسات وغیرہ
ہر قسم حضرات پیران سلسلہ حقہ صابریہ چشتیہ عالیہ کے عنایت فرما کر صاحب مجاز فروع الا جازت علو العزم المرتبہ مثل اپنی کر کے امین اللہ
ابدال کی خدمت میں مامور کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ جلال الدین جو عوام الناس میں سے واسطے شریک ہونے دفینہ ثانی در ولی برزخ صغرا کے
حاضر ہو اوسکو واسطے قیام کرنے حد بارہ ۱۲ کوس کے ہدایت کر کے روانہ کر دیجیو اور اسیوقت یعنی بتاریخ انیسوین ۱۹ ماہ ربیع الاول سنہ ۹۰۰
سے حضرت قطب عالم صاحب موصوف حجرہ خلوتگاہ مین تشریف لیگئے اور دس روز یعنی اٹھائیسوین ۲۸ تک روز شنبہ کی تہجد تک
کسی سے ہمکلام نہین ہوئے اور نہ اوس حجرہ سے باہر تشریف لائے حضرت شاہ جلال الدین صاحب باہر حجرہ سے ایک گوشہ مین بیٹھے
حاضر رہتے تھے خلفائے حضور بس واسطے سلام کے جب اندرون حجرہ تشریف لیجاتے تھے گاہی حضرت قطب عالم صاحب موجود رہتے
فرماتے تھے اور گاہی بغیر آمد ہونے دروازہ حجرہ مین سے غائب ہو جاتے تھے چھٹی ۶ وہ تاریخ چوتھی ماہ ربیع الثانی سنہ ۹۰۰
مرقوم الصدر کو بروز پنجشنبہ بعد نماز اشراق کے آمد حضرات اولیائے ہمعصر کے بہ ایک شہرہ دیار ہوستان تھانیسر

ہفت اقلیم سے باختلاف عرصہ متواتر شروع ہوئی یہہ کیفیت تہی کہ جو صاحب تشریف لاتی ہاتہے بغیر دریافت کیے حاضرین
بارگاہ سے بے تکلف حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کے سامنے حجرہ مین جاکر بیٹہہ جاتی تہے اور آداب تسلیمات بہی ادا نہین کرتے تہے حضرات
خلفاے حاضرین بارگاہ نے حضرات تشریف لانیوالون سے دریافت کیا کہ آپ صاحب اس طرح بے تکلف کس وجہہ سے تشریف لاکر بغیر اداے
مراسم سلام علیک اور آداب کے حاضر ہوتے ہین حضرات تشریف لانیوالون نے جواب دیا کہ ہمکو حضرت مشکلکشا بندگی شاہ
عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین نے ہر ایک جگہہ سے اپنی ہمراہ واسطے شریک ہونے دفینہ ثانی
حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے لیکر
آئی ہین اور اکثر عوام الناس سے بہی یہی امر سنا گیا حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کریم الطرفین حضرات
اولیاے ہمعصر کو جہان کہکر خدمت میزبانی کی بجالاتے تہے اور عوام الناس کو واسطے قیام حد بارہ کوس کے ہدایت کرکے روانہ فرمادیتے
ہے ساتوین روز تاریخ پانچوین ماہ ربیع الثانی سنہ ۹۰ ہجری مرقوم الصدر کو شب جمعہ بعد نماز تہجد کے
ذوالجنان شاہزادہ جن مع گیارہ ہزار جنات علماء فاضل کے کہ یہہ سب گروہ جنات حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی
شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ سے داخل سلسلہ طریقت کیے تہے حاضر ہوے
اور حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین سے قدمبوس ہوکر
عرض کرنے لگے کہ حضور انور کے طفیل حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کے وجود انور کی زیارت نصیب ہوجاویگی حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ
ذوالجنان تجکو دمشق مین کیونکر خبر ہوئی کہ آج کے روز حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر
صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا مزار مقدس تیار ہوگا ذوالجنان شہزادہ جن نے عرض کیا کہ حضرت
آج شب کو مجہے حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین
حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے عالم مثال مین بشارت دی تہی کہ تو بہت جلد تختہ آبنوسی جو میرے حجرہ غربی مین پاس سید
سیف الدین بن شہاب الدین کے رکہے ہوئے ہین لیکر جا اور مجدد قطب عالم کو حوالہ کردے کہ آج میرے مخدوم
دفینہ دوئی برزخ معز الہی ہو رہے ہے اور مجدد قطب عالم سے کہہ دے کہ تختہ سنگ زعفرانی جو جلال الدین ابدال
نے منگوائے ہین انکو تعمیر دوم مین اور جو مجدد نے تختہا سنگ سرخ کے منگوائے ہین اون کو تعمیر سوم مین

اور ان تختہاے آبنوسی کو تعمیر اول مین شامل کرنا موجب حکم کے حاضر ہوا ہون اگر حکم ہو حضور انور کے ہمراہ چلون حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین نے ارشاد فرمایا کہ ذوالجنان ہمارے پاس بہی پانچ تختے سنگ سرخ کے امین اللہ ابدال نے منگوائے ہوئے موجود ہین ان تختون کو بہی تم اپنی ہمراہ لیجاؤ اور ایکسو چہتیر خلفا حضرات اولیائے ہمعصر مہمان ہمارے اور سولہ سو ستاسی خلفا ہمارے اور تینتالیس جن خلفا ہمارے کو بہی اپنی ہمراہ لو اگر حد بارہ کوس زمین سوختہ سے نیچ کوس کے فاصلہ پر قیام کرنا اور تا صدور حکم ثانی ہرگز اندر حد بارہ کوس کے قدم مت رکہنا یہہ حکم سنکر ذوالجنان شاہزادہ جن حضرت قطب عالم صاحب سے قدمبوس ہو کر رخصت ہوا اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب کریم الطرفین نے پانچون تختے سنگ سرخ کے اور حضرت محمد روح الصمد کو ہمراہ ذوالجنان شاہزادہ جن کے کردیا اور تلاوت اسم اعظم چشتیہ کی اجازت دی **اشعار نتیجہ افکار مولف**

قطب عالم حضرت شاہجہان	قبلۂ اصحاب ایقان زمان
غائبیت تا حد اکیس روز	قطب عالم کے رہے معنی فروز
خرقہ وچادر جو تہا تہی وہان	دیکہکر دونون کو مردان جہان
خوبی سے نزدیک تو جاتے نہ تہے	دولت بہبود مس پاتے نہ تہے
پر طواف اوسکا یہ تعظیم تمام	دور سے لاتے بجا تہے خاص وعام
غوث وقطب ابدال مردان خدا	بندگان غیب دان حق آشنا
کلمۂ قدوس سبوح رحیم	یالطیف یا ودود یا کریم
پڑہنی لگتی تہے وہ خرقہ دیکہکر	صاف ہوجاتے تہے سب حیران نظر
بعد روز اکیس کے قطب کمال	آگئے خرقہ مین پہر حسب حال
خلوت اقدس سے باہر آنکر	دیکہکر لوگون کو بس ایدہر اودہر
یہ لگے کہنے کہو کہتے ہو کیا	کیا تمہارا ہے سوال دلکشا
جو تمہارے دلمیں ہے بولو شتاب	تا تمہارے حسب دلخواہ دون جواب

سب لگے کہنے کہ ای شیخ کبیر ‌ خلق کو اس سلسلے سے ہی نفیر
سیکڑون داخل طریقہ بارگاہ ‌ ہو گئی حضرت کی رہ سے اور راہ
ایک مجیبہ فاضلہ زن شوخ کار ‌ کہتی پہرتی ہے یہہ کلمہ آشکار
سلسلۂ قدیہ اسناد سے ‌ دور تیرے دو دوہے ارشاد سے
بیعت اسمین رہ نمای حق نہین ‌ ارتفاع بیعتی مطلق نہین
وہ زن رہزن اب آئی ہے یہان ‌ اوسنی یہہ شہرت اوڑائی ہے یہان
آپ نے سنکر کہا لاؤ اوسی ‌ جلد میرے پاس پہونچاؤ اسے
پاس حضرت کے اوسے حاضر کیا ‌ قطب عالم نے اوسے بہلا لیا
کرکے تعظیم او رتکریم تمام ‌ یہہ کہا اوس سے مجیبہ خوش کلام
تیرے باعث سے دفینہ شاہ کا ‌ سولہوین دن اوس جلال اللہ کا
بالیقین باحکم حق ہو جائیگا ‌ یہہ فقیر اوس کار کو بر لائیگا
پانچوین ثانی ربیع اصل کار ‌ جمعہ سنہ ظ ز کے شمار
ہجرۂ حضرت سے ہوئیگا یہہ فصل ‌ اوس گہری یہہ نظم پہونچے گا باصل
سنکے یہہ بولی مجیبہ ای فرید ‌ آپ اب مجکو کرین اپنا مرید
قطب عالم نے کہا جلدی نکر ‌ تو ذرا ٹہر او را اپنی بات پر
دن سے جب تنبہ کی فرصت پاؤنگا ‌ بعد از ان بیعت مین تجکو لاؤنگا
کہکے یہہ اوس فاضلہ سے شاہ دین ‌ ہو گئے حجرہ مین پس فوراً مکین
اور سیعم حضرت شاہ جلال ‌ سب مفاوض پا چکے ابدال حال
اور کہا شاہ نے جلال الدین سے ‌ اوس طریقت کیش خوش آئین سے
حد تہہ تیغ پر رکہین قیام ‌ اوس زمین پر وہ کرین اپنا مقام
بعد بارہ کوس سے آگے تجا مین ‌ زخم شمشیر جلال آرا نکہا ئین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یوم دہم حجرہ مین شاہ بحر و بر | قطب عالم آئے سرمست نظر
دسوین دن تک ہین جلال باخدا | دست بستہ پاس حجرہ کے رہا
گاہ ظاہر گاہ غائب شاہ کو | حجرۂ اقدس مین دیکہا ماہ کو
وہ عجائب حال آتا تہا پدید | جو نہین ہے قابل گفت و شنید
صابر و مخدوم کی تدفین کی | دہوم عالم مین ہوئی تمکین کی
خلق و عالم جوق جوق آنے لگی | دولت پابوس کو پانے لگی
عام عالم کو جلال باوقار | کہتے تہے جاکر کروہ پر قرار
خاص لوگ آتے تہے جو اہل کمال | اونکو ٹہرالیتے تہے پاس اپنے جلال
خاص تہے جو مردمان باخدا | غوث و قطب ابدال اونکا نام تہا
حاضران بزم قطب دوجہان | پوچہتے تہے اون سے جب ای مردمان
کس سبب تم بے تکلف آئے ہو | ترک کیون آداب کو فرمائے ہو
وہ لگے کہنے ہمین قطب زمان | ساتہہ اپنے لائے ہین ہمکو یہان
شاہ کی تدفین کا ہے بس خیال | جانتا اس راز کو ہے بس جلال
گاہ گاہے قطب عالم باخدا | پہر غائب ہوگئے حجرہ مین جا
پہر ہوئے ظاہر بدستور قدیم | گلشن حضار مین مثل نسیم
آپ کے ہوتے ہی ظاہر زود تر | ذوالجنان جن شاہ جنون کا پسر
ہمرہ سے جنات تہے گیارہ ہزار | خدمت عالی مین آیا بیقرار
تہے یہ جن سب غوث اعظم کے مرید | حکم سے آئے تہے با فر مزید
قطب عالم محو ذات حق سے مل | دولت پابوس کر حاصل بدل
پڑہ کے مدح اور صلوٰۃ باصفا | شاہزادہ قطب سے کہنے لگا
آپ کے باعث مجہی بہی ای حبیب | شاہ کا دیدار ہوئیگا نصیب

ورنہ یہہ دولت مجھے ملتی کہان | مین کہان مخدوم حضرت حبیب کہان
ہم اگر بے آپ کے جاتے اودہر | آتش قہری سے جلتے سب کے پر
قطب عالم نے کہا ای ذوالجنان | تو دمشقی ملک کا شاہ جنان
شاہ کے تابعین کی ای مہربان | کس طرح تجکو خبر پہونچی وہان
وہ لگا کہنے کہ امشب شاہ نے | غوث اعظم مرشد آگاہ نے
یہہ کہا مجہہ سے کہ ای خدمتگزار | آبنوسی تختۂ زرین نگار
حجرۂ اقدس مین میرے غرب رو | ہین رکہے تختے برآئین نکو
قطب عالم پاس تو لیجا شتاب | دیر مت کر شب بشب پہونچا شتاب
اور یہہ کہنا مجدد سے ضرور | اس سخن کہنے سے مت کیجو قصور
زعفرانی سنگ کے تختے جمال | کوہ تبت سے جو وہ لایا ہے حال
درجہ دو مین لگانا چاہیے | جلد سے روضہ بنانا چاہیے
جو مجدد نے کہ منگوائے ہین اب | صرف ہون تعمیر سوم مین وہ سب
ذوالجنان نے کہکے یہہ سارا کلام | یہہ کہا جاوی کہ ہوی یہہ غلام
قطب نے اوس سے کہا ای ذوالجنان | یہہ جو سب تختے مہیا ہین یہان
اور یہہ خلفائے جہان اولیا | اور تینتالیس ۴۳ جن باصفا
اور یہہ میرے خلیفے خوش نما | سولہ سو تراسی ۱۶۸۳ آدمی باخدا
ان سبہون کو ساتہہ لیجا بے خطر | شاہ کے لاشہ سے پندرہ ۱۵ کوس پر
حکم سے میرے وہان کرنا مقام | لیک پڑہیو شاہ کا ہر وقت نام
چل دیا وہ ذوالجنان کرکے سلام | خوش ہوا اوس سے بہت قطب انام
کردئی ہمراہ اوسکے سب فہیم | تہے وہان جو جو سزاوار نعیم
قطب عالم نے حسن کس طور سے | شاہ کا روضہ بنایا غور سے

احوال حضرت قطب عالم صاحب کے ہمراہی اولیائے ہمعصر واسطے دفینہ حضرت بادشاہ دو جہان صاحب کے کلیر شریف کو جانے کا

مکاتیب مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ بتاریخ پانچوین ماہ ربیع الثانی سنہ [illegible] ہجری مرقوم الصدر کو شب جمعہ قبل نماز فجر کے حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین صاحب مکتوب نطاب تحفۃ الوحدت نے امین اللہ ابدال بنگالی کو پاس حضرت شاہ عبد الرزاق صاحب جنجہانوی کے ارسال فرمایا اور کہلا بھیجا کہ ہم تمہارے منتظر ہین خیر ہے تم کیون نہین آئے امین اللہ ابدال نے ایک ساعت مین واپس آکر عرض کیا کہ حضرت شاہ عبد الرزاق صاحب نے بعد اداب تسلیمات کے عرض کیا ہے کہ مین علیل ہون حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ عبد الرزاق قیامت تک علیل ہی رہیگا مخدوم کا منکر خدا کا منکر ہے معاً یہہ کلمہ زبان مبارک سے صادر ہوتے ہی تمام حضرات اولیائے ہمعصر حاضرین مجلس مفصلہ ذیل کے قلب پر ایکبارگی القاء والہام درجہ اول کا صادر ہوا کہ باطن عبد الرزاق کا مسخ ہوگیا اور کیفیت باطن سلب ہوگئی بعد نماز صبح حضرت قطب عالم صاحب موصوف مع جملہ تبرکات اور ملبوسات اور مکتوبات نطاب وغیرہ مفاوضات معنونہ کے ہمراہی حضرات اولیائے ہمعصر مہمانان یعنے حضرت[1] سید بدہن بہرائچی صاحب مکتوب نطاب بار الولایت اور حضرت[2] سید راجی حامد شاہ صاحب مکتوب نطاب عین العریف اور حضرت[3] شیخ اسحاق مغربی مکتوب نطاب خواص اکبر اور حضرت[4] شاہ داود قریشی صاحب مکتوب نطاب ظہیر وحدت اور حضرت[5] حسن سرمست صاحب مکتوب نطاب مضمن الوجوب اور حضرت[6] شاہ سالار سرمست صاحب مکتوب نطاب جذبہ ہو حق اور حضرت[7] سید محمد کالپوی صاحب مکتوب نطاب اعظم الصمد اور حضرت[8] مولانا علیم الدین چشتی صاحب مکتوب نطاب طویل اللوح اور حضرت[9] مولانا سراج الحق صاحب مکتوب نطاب طلناب الانوار اور حضرت[10] شاہ علاء الحق صاحب مکتوب نطاب کفایت نامہ اور حضرت[11] خواجہ آدم انگنگی صاحب مکتوب نطاب معاونت شمس اور حضرت[12] خواجہ اسحاق ختلانی صاحب مکتوب نطاب سبع الوجود اور حضرت[13] فیض اللہ شاہ صاحب مکتوب نطاب حمید الواحد اور حضرت[14] خواجہ محمد زاہد صاحب مکتوب نطاب جمال القدم اور حضرت[15] امیر سید علی قوامی صاحب مکتوب نطاب نہایت الوجود اور حضرت[16] شیخ حسام الدین صاحب مکتوب نطاب دقائق غوثی اور حضرت[17] عبد الحق المشتہر محی الدین صاحب مکتوب نطاب قطب المنت اور حضرت[18] محمد سالار صاحب مکتوب نطاب [illegible]

عبدالقدوس بہری صاحب مکتوب نطاب بحرفت ابیض اور حضرت[۱۹] شیخ قطب الدین صاحب مکتوب نطاب بیاض اللون اور حضرت[۲۱]
شیخ بہاء الدین صاحب مکتوب نطاب غوث القدم اور حضرت[۲۲] محمد ابوالقاسم گرگانی صاحب تواریخ ظہرت نامہ اور حضرت[۲۳]
شاہ عبدالقدوس گنگوہی صاحب مکتوب نطاب عقبۃ الوجود اور حضرت[۲۴] شیخ الاسلام صاحب مکتوب نطاب بصرف العرفان اور
حضرت[۲۵] شیخ قیام الدین صاحب مکتوب نطاب صفات اللزوم اور حضرت[۲۶] شاہ ابوالمعالی لاہوری صاحب مکتوب نطاب
حدائق غوثیہ اور حضرت[۲۷] شاہ جمال لوروی صاحب مکتوب نطاب عروض حقیقت اور حضرت[۲۸] شاہ منہ علیہ صاحب مکتوب
نطاب نفس العفیف اور تین ہزار چار سو چھتیس اولیاء ہمعصر ہفت اقلیم کے جو صاحب مکاتیب نہیں ہیں حضرات صاحبان
مکاتیب شمس الصافی کے حرف نام اون حضرات کے ابھی اپنی مکتوبات تحریر فرماتے ہیں اور نیز[۱۳] حضرت خلفا صاحب مکتوبات سلطنت
اور ... قطب عالم صاحب ممدوح کے حضرت[۱] شیخ عبدالصمد صاحب مکتوب نطاب آیت القدس اور حضرت[۲] سید کریم الدین
صاحب مکتوب نطاب حجر السیر اور حضرت[۳] شاہ شفقت حسین صاحب مکتوب نطاب تاج المعرفت اور حضرت[۴] خیاط الکبیر
صاحب مکتوب نطاب انتقال الوجود اور حضرت[۵] سید قمر علی صاحب مکتوب نطاب عجیب نامہ اور حضرت[۶] سید انور شاہ صاحب مکتوب نطاب
محب الوسیع اور حضرت[۷] سید نوراللہ صاحب مکتوب نطاب نور صغرا اور حضرت[۸] سید قطب الدین صاحب مکتوب نطاب نعمت الکبیر اور
حضرت[۹] شیخ قیام الدین صاحب مکتوب نطاب حنیف الکیف اور حضرت[۱۰] سید سجان صاحب مکتوب نطاب قسط الوجود اور حضرت[۱۱] شیخ جلال احمد
صاحب مکتوب نطاب امیر الوجود اور حضرت[۱۲] شیخ ستار صاحب مکتوب نطاب جلیل الکرامت اور حضرت[۱۳] صاحبزادہ حمید الدین صاحب مکتوب نطاب حدیث
الکرامت اور ... حضرات ... صاحب مکتوبات حضرت قطب عالم صاحب موصوف صاحب مکاتیب جن حضرت[۱] ناصر جون بن ... صاحب
مکتوب نطاب بیاض حنفی اور حضرت[۲] مرزقون بن طمغون صاحب مکتوب نطاب صحیفہ حنفی اور حضرت[۳] میمون بن عنوان صاحب مکتوب نطاب
لطائف حنفی اور حضرت[۴] مقرون بن مجغون صاحب مکتوب نطاب رسائل حنفی اور حضرت[۵] جیحون بن سلیجون صاحب مکتوب نطاب قصائد حنفی
اور حضرت[۶] سلطون بن کاگون صاحب مکتوب نطاب قم اللہ حنفی اور حضرت[۷] فقطون شاہزادہ بن امانت شاہ بادشاہ صاحب مکتوب نطاب
احکام حنفی و امین اللہ ابدال اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب تھانیسری کریم الطرفین صاحب مکتوب نطاب
امانت الاحدیت کے ہمعصر ... تلاوت کرتے ہوئے کلام شریف کو روانہ ہوئے جب بارہ کوس پہنچکر نماز چاشت ادا فرمائی
اور حضرت شاہ ... صاحب شیخ زین گجراتی صاحب مکتوب نطاب تحفۃ القدس و مخزن القیاس اور ... ولایت ... صاحب اور
کمالات ... تمامی حضرات ... جذبیہ یعنی رقبہ نقبا ...

شہر دیار افواج کو جو بارہ کوس مین سوختہ پڑا حاضر پایا کہ چہار طرف حد بارہ کوس کی حلقہ کشش تھے اور بعد فراغ نماز چاشت
عساکر معرفی کو زیر رنگداران کہکر حضرت قطب عالم صاحب ممدوح متصل زمین سوختہ آتش قہر کے حد بارہ کوس پر کہڑے ہوگئے اور
حضرات ہمراہیان موصوف الصدر پس پشت حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان
العارفین کے بصد ادب دست بستہ کہڑے ہوگئے جب حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے چاہا کہ قدم راست اپنا زمین سوختہ حد بارہ
کوس کے اندر رکہیں تو ایک آواز مثل گرجنے رعد کے بلند ہوا اور شمشیر قہاری مثل برق اپنی دورہ کی جگہہ پر آکر زمین سے دو نیزہ
اوپر معلق ہوگئی حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے شمشیر قہاری کو دیکہکر ارشاد فرمایا کہ باللہ اگر تو نے نقیہ یہ واپس
تو پشیمان ہوگا اور حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیاء کے قدمونپر ترپ کر پہونچیگا بعد اس ارشاد کے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے کہڑے کہڑے مراقب
ہوکر عالم غیب مین حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیاء کی جناب مین رجوع ہوکر التماس کیا کہ حضرت مجکو تو حضور انور نے اجازت کردی ہے یہہ شمشیر قہاری
کے حایل ہونے کا کیا باعث ہے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیاء کی جناب سے ارشاد ہوا کہ عبد القدوس مردانونکا ہاتہہ خالی نہین جاتا تو نفی اپنی کرکے
ایک ہاتہہ سیدہا اور اوٹہا پیر ٹہرا دی یہ شمشیر وار کرکے زمین پر گر پڑیگی آستین اور تہہ بند کا کنارہ ترش جائیگا
تجہپر کسی طرح کا صدمہ نہین آئیگا تو شوق سے شمشیر قہار کو لیکر میرے قریب چلے آ حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے
تعمیل حکم کی فرمائی شمشیر قہاری وار کرکے زمین پر گر گئی کنارہ آستین خرقہ جانب راست اور کنارہ تہہ بند جانب
بائیں چپ کا ترش گیا حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے شمشیر قہار کو جزدان مجموعہ اوراد اپنی مین رکہہ لیا اوسی روز سے یہہ نعمت
اولاد قدوسیہ کی جاری ہوئی اور بقیام عالم جاری رہیگی بعد اس معاملہ کے حضرت مشکلکشا بندگی
شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان العارفین مع جملہ ہمراہیان معروف الصدر کے اندر حد بارہ
کوس کے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کا
۹۹
نام مبارک تلاوت فرماتے ہوئے روانہ ہوئے چند عرصہ مین قریب حلقہ انوار حجرہ محفوظہ کے پہونچ گئے جمال الدین ابدال اور ثنا خوان حسب متعینہ کیا
سر کو خدمت پایا اور تمامی حضرات نے معائنہ کیا کہ نور سرخ مثل لعل عالمتاب کے جانب حجرہ محفوظہ مین سے آسمان کو جاتا ہے

اور خوشبو لطیف مشک او گلاب اور الایچی کی نہایت خوش اسلوبی سے مہک رہی ہے کہ مشام جان کو بہتر قوت کیفیت باطنی
معطر کرتی ہے مگر اندرون احاطہ نور سرخ کی نظر کام نہین کرتی تہی حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے سب مخلوق حاضرین حد بارہ کوس کو
اندر احاطہ زمین سوختہ حد بارہ کوس کے طلب فرمالیا اور حکم دیا کہ ای بندگان خدا تم سب لوگ معائنہ کرو کہ حضرت بادشاہ جہان وفا
مخدوم **علاء الدین علی احمد** صاحب صابر کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا وجود مقدس درمیان ہر دو سنگ سرخ
مذکورہ کے اوپر زمین کے مع لباس مبارک اس دم تک بدستور موجود ہے سب لوگون نے بچشم خود معائنہ کیا جب لوگ معائنہ کر چکے تو
حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے جمال الدین ابدال اور امین اللہ ابدال کے ہاتہون سے ہر دو سنگ سرخ مذکورہ کو جسم مبارک حضرت
بادشاہ دو جہان ممدوح سے علیحدہ کرا دیے اور کل حاضرین کو امر فرمایا کہ آگے پیچھے حلقہ باندہکر گرد بگرد کہڑے ہو جاؤ
چنانچہ **اول حلقہ** حضرات خلفای حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کا اور **دوم حلقہ** ثانی حضرات اولیا ہمعصر صاحب کیفیت سلوک
اور جذب کا **تیسرا حلقہ** عوام الناس کا **چوتہا حلقہ** قوم جنات کا اس ترتیب سے تمام مخلوق حاضرین کو سوا کوس کے
گرد مین فراہم کر دیا کہ انوار جائے محفوظہ کے سب کو معائنہ ہوتے تہے جمال الدین ابدال مع جنات متعینہ کے خدمت کہانا کہلانے
اور پانی پلانیکی باحتیاط تمام کر رہے تہے کہ ایک متنفس کو اوس اژدہام کثیر مین کسی بات کی تکلیف نہین ہوئی حضرت
قطب عالم صاحب موصوف حضرات اولیا ہمعصر کو حد انوار احاطہ جائے محفوظہ پر قایم کر کے خود مع حضرات خلفائے رشید صاحب
مکاتیب اپنی اور امین اللہ ابدال بنگالی کے اندر احاطہ انوار جائے محفوظہ کے تشریف لیگئے اور حضرت شاہ **جلال الدین**
صاحب تہانیسری کو ارشاد فرمایا کہ تم **مکتوبات** صحیفہ بیان صابری اور فردوس الوجوب مصور الودود کو
معائنہ کرتے رہو اگر کوئی بات خلاف تحریرات مکتوبات اقطاب مذکورہ صادر ہوتے دیکہو تو اوسیوقت تم مکتوب ہمارے سامنے کر کے
بعدہ تہوڑے عرصہ تک حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے زیر درخت گولر قیام فرما کر اس حدیث شریف کا جو حضرت سرور کائنات
مفخر موجودات شہنشاہ دوسرا سردار انبیا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے بطور پیشین گوئی فرمائی تہی وعظ فرمایا اور ارشاد
کیا اور وہ یہ ہے کہ **بتاریخ** چودہوین ماہ رجب **سنہ** ہجری کو بروز جمعہ بعد نماز فجر **حضرت** عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ
رضی اللہ عنہ اور **حضرت** انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور **حضرت** ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ اور **حضرت** عمر فاروق
اور **حضرت** اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور **حضرت** مولا علی کرم اللہ وجہہ اور بعدہ کو **حضرت** ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور **حضرت** زید بن حارث رضی اللہ عنہ اوسیوقت آگئے تہے ان نو جلیل القدر

صحابہ کے روبرو حضرت عبد اللہ بن جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سات
نبی اللہ سے جو علیہم التحیہ ہیں ہر ایک ایک معجزہ ظہور میں آیا تھا وہ صفت اعجاز سے تھے شاید کہ حضور کے زمانہ میں ایسے معجزات ظہور میں نہ آئیں
حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا کہا تو نے عبد اللہ بن جابر پھر کہا اونہوں نے کہا یا رسول اللہ صلعم حضرت آدم علیہ السلام سے اولاد کی کثرت کا ہونا
اور حضرت ادریس علیہ السلام کا چودہ سو ۱۴۰۰ برس خورد و نوش ترک کرنا اور دنیا میں زندہ رہنا اور حضرت موسی علیہ السلام
خدا سے ہمکلام ہونا اور حضرت عیسی علیہ السلام کا مردونکو زندہ کرنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آگ قاہرہ نمرود جبارہ میں
جانا اور آگ کا ہری ہو جانا اور حضرت عزیر علیہ السلام کا سو ۱۰۰ برس تلک جسم اور گدہے اور کہانیکا بحالت اصلی قائم رہنا اور
حضرت خضر علیہ السلام کا زندہ جاوید رہنا یہ سنکر حضرت حبیب خدا عالم اولین و آخرین احمد بے میم علیہ التحیۃ والتسلیم کو ایک جوش دلی
پیدا ہوا اور فرمایا کہ ای جابر جو سات امر کہ وہ خصوص نبیوں سے ظہور میں آتے وہ خدائی تعالے نے میرے ہی نور پرتو سے
مراتب نبوت میں ظہور دیئے ہیں اور چونکہ نبوت کو رونق ولایت اور ولایت کو رونق نبوت سے ہے جس طرح سات معجزے انبیا سے بمرتبہ نبوت
ظہور میں آئے ہیں ویسے ہی سات معجزات کے عوض میں بعد میرے علی رض ابن ابی طالب سے نو سو ۹۰۰ برس تک میری امت کے اولیا سے بمرتبہ ولایت
یہی ساتوں کرامتیں ظہور میں آوینگی بلکہ ان کے علاوہ ایک کرور پانچ لاکھ ستاسی ہزار سات سو تریسٹھ ۱۰۵۸۷۷۶۳ خوارق میرے
اولیا سے صادر ہونگے حضرت قطب عالم حسنا موصوف نے اس حدیث مقدس کو بیان کر کے اوس کے ظہور کی تشریح اس طرح فرمائی

اول معجزہ آدمی کا عوض حضرت محی الدین عربی حسنا کی صورت مقدس سے ہوا کہ ایک روز آپ بادشاہ کے محل میں تشریف لیگئے اوس
روز آپ پر ولایت آدمی کا ظہور تھا محل میں جو عورت بوڑھی و جوان بالغ و نابالغ آپکے سامنے آئی نظر کے اثر سے سب حاملہ ہو گئیں حتی کہ جو شکم
مادر میں لڑکی تھی وہ بھی حاملہ ہو گئی بعد انقضاء مدت نو مہینے کے تمام عورات سے فرزند زنادہ تولد ہوئے ہر بچہ بقدر جوزنچہ وجود رکہتا تھا
جب آپنے دوسری نظر ڈالی تب وہ سب مثل مرغ باطاعون ہلاک ہوگئے **دوسرے معجزہ موسوی** کا بدل حضرت قطب ربانی
غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے وجود باوجود سے ظاہر ہوا کہ جب
آپ پر ولایت موسویکا دور ہوتا اور کوئی طالب صادق آپکے پاس آتا اور کہتا کہ حضرت میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ جل شانہ کو دیکہوں اور
اوسکا آواز سنوں تو آپ فرماتے کہ تو دیکہنے کا متحمل نہوگا آواز سن لے چنانچہ آپ اوسکو اپنے حجرہ میں لیجا کر آواز حق سبحانہ تعالے سنادیتے
اور کبھی سلطان جاری ہوتا اور جو طالب آتا کہتے کہ [illegible] خواہ میں متحمل ہوؤں یا نہوؤں مگر لقاء الہی سے بہرہ مند ہوؤں تو آپ اوسکو
[illegible] کے حجرہ جاتا [illegible] آپ شغل نوری بار بار کر کے اوسکی طرف متوجہ فرماتے

وہ رویت تجلی آثار صفاتی سے سرشار ہوتا لیکن لقائی اقدس کی تاب نہ آتی او ہیبت جلالی کی سیاہ دہشت تھا تیسرا معجزہ
عیسوی کا بدل حضرت مولانا شمس تبریز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وجود سے ظہور ظاہر ہوا کہ جب آپ پر ولایت عیسوی کا ظہور ہوتا تو
آپ مردونکو زندہ کرتے تھے اور انھوں نے شان حیاتی قم باذنی فرماتے جسکا بیان اظہر من الشمس ہے چوتھا معجزہ ابراہیمی کا
بدل حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی عطائے رسول امام رحمۃ اللہ علیہ کے وجود پاک سے ہوا انکے ظہور
ولایت ابراہیمی آپ نے سات بار آتش میں ٹھہری اپنی نعلین مبارک فخر الدین کو ہر بار اپنے صاحبزادہ فخر الاتقیاء میاں فخر الدین صاحب
اور دیگر خدام کو بھیجکر نعلین نکلوالیں اور ہر بار نعلین اور نکالنے والے آتش سے صحیح سلامت نکل آئے پانچواں معجزہ
ادریسی کا عوض یہ ہوا کہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم غیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ نے چھتیس ۳۶
برس مجاہدہ کیا اور کچھ نہ کھایا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء نے
حضرت بابا صاحب کے لنگر خانہ میں بارہ ۱۲ برس لنگر تقسیم کیا اور کچھ نہ کھایا اور بائیس ۲۲ برس بارہ یوم کلیر شریف میں قیام کرنے سے
کل چونتیس ۳۴ برس بارہ روز ہوئے کچھ نوش نفرمایا بلحاظ آداب حضرت شیخ دو ۲ برس کم رکھے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض ترک
شاہ ولایت جمال صفات رحمۃ اللہ علیہ نے انیس ۱۹ برس اپنی ہادی برحق حضرت بادشاہ دوجہان ممدوح کی صورت مقدس دیکھکر
اور تین ۳ برس حالت فراق ظاہری میں کل بائیس ۲۲ برس کچھ نوش نفرمایا اور جمال حضرت واحدیت سے سیر ولایت ادریسی کا عروج مرتبہ
انکا ظاہر ہوا چھٹے ۶ معجزہ عزیری کا ظہور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیاء کے وجود اقدس سے ہوا اور حضرت ممدوح کو بعد پردہ انکی روح مقدس ولایت عزیری بعروج تمام حاصل تھی کہ
قریب تین سو برس کے وجود منور مع لباس مطہر کے اسی طرح قایم رہا چنانچہ اب موجود ہے جو تم سب لوگ معاینہ کرتے ہو ساتواں
معجزہ خضری کے عوض اولیائے امت محمدی میں یہ ہوا کہ جسطرح خضر علیہ السلام زندہ او قائم ہیں اسی طرح حضرت
محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب فرزند حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے چار فرزند زندہ حیات ابتک ساتھ ہی موجود ہیں اور تاقیامت
زندہ او موجود رہینگے (جسکا مفصل بیان اس کتاب کے آخر میں ناظرین کے ملاحظہ سے گذریگا) اس وعظ و ارشاد کے بعد
حضرت [illegible] شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین نے بموجب علم صمدیہ مکتوب نصاب [illegible] الودود
تصنیف حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحبزادہ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی
محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی جد امجد حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری

ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی ایک چادر رنگ گل ارمنی تبرکات حضرت محبوب سبحانی صاحب ممدوح مین سے نکال کے
احوال اس چادر کا مکتوب مفصل مین اسطرح پر تحریر ہے کہ اس چادر حلۂ بہشتی کو ملائکہ بحکم الٰہی حضرت محبوب سبحانی صاحب ممدوح کی
خدمت مین بتاریخ چوبیسوین ماہ رجب ۱۱۳۰ھ ہجری کو روز شنبہ لائے تھے اور موجب حکم الہام باطن حضرت ممدوح نے اوس
چادر شریف کو واسطے کفن مبارک حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الارواح سلطان الاولیا
کے مکتوب مین حکم تحریر فرماکر امانت رکھا تھا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت آسمان صفات ترکپانی
پتی صاحب مکتوب فردوس العوجوبے بحکم الہام باطن اس کفن ثانی کو واسطے پہنانے مجدد عصر صاحب دفینہ کے ملتوی
رکھا تھا حضرت دستگیر مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین مجدد عصر نے اوس چادر متبرکہ کو
دو تہ کرکے ہند قدم کے فاصلہ پر جسم مبارک سے مقابل جسم مبارک کے اور درخت گولر کے قعر زمین جا اوسے آج بس کہ جہ سال
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت آسمان صفات ترکپانی پتی پر بچھا دی اور موجب حکم محررہ مکاتیب خود
ہی آنکھین بند فرمائین اور سب کو واسطے بند کرلینے آنکھون کے حکم دیا تھوڑے عرصہ مین جب آنکھین کہولین جسم منور حضرت
بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو چادر پر سوتے ہوئے پایا حضرت
قطب عالم صاحب ممدوح نے اول پارچہ خرقہ جو نیچے جسم منور کے تہ کیا ہوا رکھا تھا مع خاک پاک زمین جا جسم مقدس کے اوٹھا کر
ایک ڈبا چوبی سبز رنگ مین بند کرکے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کے سپرد فرمایا اور قبل نماز زوال چادر رنگ
صابری اپنی بطور جانماز کے بچھال آدا جسم مبارک سے تھوڑے فاصلہ پر بچھائی اول صف مین سارے ستر خلیفہ اپنی
کہڑے کیے کہ وہ صف اول ہی درخت گولر کے تہے اور پس پشت حضرت قطب عالم صاحب موصوف کے حضرت شاہ
جلال الدین صاحب تہانیسری کہڑے تہے اور چپ و راست اون کے تیرہ حضرات خلفا صاحب مکاتیب کہڑے تہے اور
دوسری صف مین جملہ حضرات اولیاے ہمعصر اور حضرات رقبا و نقبا و نجبا و ابدال و اقطاب و اغیاث و رجال الغیب کے
مابین صف اول و دوم درخت گولر کا تہا کہڑے تہے اور حضرت شاہ عبد الحمید صاحب عرف شیخ زین گجراتی اولین ولایت پوچ جانشین
صاحبزادہ کلان حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کے صف دوم مین پس پشت حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کے کہڑے تہے
تیسری صف مین جنات اور انسان جلنہاان سلسلہ بیعت ہر ایک حضرات اولیاے ہمعصر کہڑے تہے یعنی اس تیسری صف وہ
شخص تہا کہ جو کسی جگہہ داخل سلسلہ بیعت حضرات پیران عظام نہ تہا اور بیرونی صف باہر احاطہ انوار کے تہی اور چوتہی صف مین

جن والنس عوام الناس بے تعداد اور بیشمار صف بصف کہڑے تہے حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب
قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین مجدد عصر موجب اس عبارت حکمیہ مندرجہ مکتوب مصور اولہ و دکہ نماز جنازہ مخدوم
علی احمد صابر صاحب کے بروز دفینہ روح پر فتوح حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی
محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی کی پڑہائی گئی کہ وہ روز اس عالم حجاب کا ہوگا شریعت تمام وکمال سے ادا ہوگی جانماز پر منتظر
کہڑے ہوے تہے دفعتاً جسم مبارک حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کا جانماز پر سے صف اول مین پاس حضرت شاہ جلال الدین
صاحب تہانیسری کے آپہونچا تمامی حاضرین معائنہ کرتے تہے کہ پائدہ جانماز پر نور سفید مثل الماس کے زمین سے آسمان تک منور تہا اور حضرت
بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے جسم منور سے نور سرخ مثل لعل
عالمتاب کے زمین سے آسمان تک لمعان تہا اور نور سفید مثل الماس مین کہ جانماز پر تہا آواز تکبیر کا بلند مسموع ہوتا تہا اور بعد تکبیر کے
آواز سلام کا بہی سب شرکاء نماز کو مسموع ہوا اسوقت آواز تکبیر کا حضرات اہل باطن کے کان مین پہونچتا تہا معاً نفی ماسوا اللہ
کی ہوجاتی تہی اور ہر ایک صاحب باطن کو عرفان تمام وکمال کے ساتہہ ہوجاتا تہا بعد فراغ نماز اور فاتحہ کے حضرت مشکلکشا بندگی
شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین مجدد عصر نے تہاوڑہ اپنی ہاتہہ مین لیکر نصف درعہ
مٹی جسم مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے
نیچے کی کہود لی اور اپنی چادر رنگ صابرین باندہکر حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کے سپرد کر دی
اسیوقت رجال الغیب واسطے کہودنے قبر کے حاضر آئے تہوڑے عرصہ مین قبر عمیق سوا پانچ درعہ کہد کر تیار ہوگئی اس کیفیت سے
کہ قعر زمین سے گیارہ گرہ عرض قبر کا رکہکر یکدرعہ اوپر کو اور بعد یکدرعہ کے بعرض نیم درعہ کے تا لب فرش زمین مین درعہ
اوپر کو کہودی اور حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے جو نصف درعہ مٹی اپنی ہاتہہ سے کہودی تہی حضرات رجال الغیب نے ایکدرعہ مٹی
اول کہود کر ایطرف بائین قبر علیحدہ رکہی کہ وہ مٹی صرف تعمیر درجہ اول مین کام آئی اور باقی سب مٹی قبر کی جانب بائین قبر کہود کر
رکہی گئی اور حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے جمال الدین ابدال کو حکم دیا کہ تم اپنی جنات متعینہ کو واسطے لانے چونہ سنگ مرمر اور
سنگ سرخ کے روانہ کردو کہ ایک پہر کے عرصہ مین سب سامان زیر دیوار لاکر تعمیر کا مہیا کردین جمال الدین ابدال نے
جنات متعینہ کو جا بجا ارسال کیا با ارشاد حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے خلفا حاضرین [illegible]
انہون نے [illegible]

کفن کو بموجب قاعدہ کی جسم اقدس پر درست پایا اور روح پُر فتوح حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت
عمان صفات ترک پانی پتی کو بھی اپنی پاس موجود دیکھا اور لمعانی انوار سرخ کو جو زمین محفوظہ سے آسمان کو جاتے تھے بقدر کم پایا کہ حضرات
حاضرین بیرون احاطہ انوار کو باہمہ گر دیکھنا میسر ہوا اوسوقت حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے مع حاضرین اندر احاطہ انوار
کے نماز ظہر کی باجماعت ادا فرمائی اور حضرات اولیائے ہمعصر نے اپنی اپنی صف میں قائم رہ کر نماز ظہر سے فراغ حاصل کیا اور بعد نماز
کے حسب دستور دست بستہ صف بصف کھڑی ہوگئے اسیطرح تمامی عوام الناس اور جنات بھی نماز ظہر کی پڑھ چکے بعد
فراغ نماز ظہر حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے حضرت شاہ محمد ابوالقاسم گرگامی صاحب تواریخ ظہرت نامہ کو اپنی پاس اندر احاطہ
انوار کے طلب فرمایا اول حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے میّت جسم مبارک کے نیچے کی جو نصف درعہ اپنی ہاتھ سے کھود کر چادر میں باندھ لی تھی
خود قبر میں اوتر کر بچھا آئے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تھانیسری کو طرف پائے مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی
احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے اور حضرت شاہ محمد ابوالقاسم صاحب گرگامی کو جانب کمر مبارک کے مامور فرمایا
اور خود حضرت قطب عالم صاحب موصوف طرف سر مبارک کے رہے تینوں حضرات والا صفات نے جسم منور کو بآداب تمام قبر میں اوتارا
غیب سے آواز یاھُو یامن ھُو یامن لیس لھُو الا ھُو کی بلند ہوئی تمامی حضرات اولیائے حاضرین صف بصف نے
روح مطہر حضرت سرور کائنات اشرف المخلوقات احمد مجتبیٰ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مع
ارواح حضرات صحابہ عظام اور تمامی حضرات اولیائے متقدمین و متاخرین کے بسر قبر منور تشریف فرما دیکھا اور اکثر حضرات اولیا
حاضرین اپنی اپنی حضرات شیخ واصلین سے یعنی جو اس عالم سے رحلت فرما گئے تھے اوسوقت قدمبوس ہو کر فیضیاب تعلیمات اسمائی کے
ہوئے جب جسم منور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا
زمین قبر پر رونق افروز ہوا تمام قبر نور سرخ اور سبز اور زرد سے منور ہوگئی اور خوشبوی مشک اور عنبر سے تمام صحرا
معطر ہوگیا اور جب سب ارواح مقدسہ مع حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تشریف لیگئیں آسمان پر
آواز مرحبا صلِّ علیٰ مرحبا نہایت شور و غل کیساتھ سب حاضرین خاص و عام کو مسموع ہوا حضرت شیخ گلکشا
بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین مجدد عصر نے قبر منور میں اوتر کر شاخ سبز
مثل زمرد کو بالائے ناف جسم منور سے کہ کفن دوم چادر رنگ گل ارمنی جلد بہشت میں آگئی تھی نکالا اوسوقت انوار مشعل
زمرد کے تمام قبر میں لمعان ہوگئے [illegible] حضرت [illegible] قطب عالم صاحب ممدوح نے سب حاضرین [illegible] کو

زیارت و دیت خم سنبھلکے باتہ قبر منور سے تشریف لا کر کرائی پھر اوس شاخ کو دو تکڑے کر کے ایک تکڑا تعویذ بالائی ناف
مبارک قبر مین تشریف لیجا کر رکہا اور ایک تکڑا اپنے سیدہے ہاتہ مین لیکر باہر قبر منور سے و جب تعمیر اول تشریف لائے
اور اپنے ہاتہ سے تختہا آبنوسی جو تعمیر درجہ اول پر جو عرض گیارہ گرہ کے قد میں ہوتی تہی لگا اور بعد فراغ بوقت
نماز عصر باہر قبر منور تشریف لے آئے اور فراغ نماز عصر حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے تختہا آبنوسی پر حضرت
شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری و حضرت شاہ محمد ابو القاسم گرگامی صاحب او امین اللہ ابدال و رجمال الدین ابدال کی
جانب بالین قبر کا ہوا کر اور اونچا ہوا کر کے سنگ سرخ لگایا اور چار گرہ اونچا چبوترہ اوپر تختہا آبنوسی کے لگادیا اور
پھر نماز مغرب کی ادا فرمائی اور بعد نماز مغرب قبر تعمیر درجہ دوم چہار سنگ مرمر و سنگ سرخ تیار کی اس تعمیر کی
خدمتمین حضرات اولیائے ہمعصر ممدوح الصدر براہ سعادت اندوزی شریک ہوئے پھر نماز عشا کی ادا فرمائی اور بعد نماز عشا قبر
تعمیر درجہ دوم کی استرکاری کر کے بعد نصف شب تمام حاضرین خاص و عام با ادب کہڑے ہوون کو واسطے بیٹھکر آرام لینے کا
حکم دیا اور خود بھی حضرت شیخ کلکتشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین مع حضر نماز صبح
بیٹھکر آرام فرمایا اور تلاوت اوراد دیگر معمولات مین مشغول رہے بتاریخ چہٹی ماہ ربیع الثانی سنہ ۹۰۰ ہجری مرقوم الصدر روز
شنبہ کو بعد نماز اشراق کے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے تختہاے سنگ زعفرانی تعمیر پختہ درجہ دوم پر رکہکر کٹرہ اور چار گرہ
چبوترہ تا بوقت عصر تیار فرمایا اور بعد نماز عصر تمامی حاضرین خاص و عام کو حکم دیا کہ اب جسطرح چاہو بیٹھکر اور لیٹکر آرام
کرو اس تعمیر کٹرہ و چبوترہ کی خدمتمین حضرات رقبا و نقبا و نجبا و ابدال و اقطاب و اغیاث و رجال الغیب
مع حضرت شاہ عبد الحمید صاحب عرف شیخ زین الدین ولی ولایت روح جذبہ صاحبزادہ کلان حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کے شریک ہو کر فیضیاب
ہوگئے بتاریخ ساتوین ماہ ربیع الثانی سنہ ۹۰۰ ہجری مرقوم الصدر روز یکشنبہ کو بعد نماز فجر کے حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے
تعمیر قبر درجہ سیوم کی شروع فرمائی تا بہ نماز مغرب دیوارین پختہ دونون جانب قبر کے تیار فرمالین اس تعمیر کی خدمتمین
خلفا صاحب مجاز حضرات اولیائے ہمعصر کے شریک ہوئے اور مستفید کیفیات باطن کے ہوئے بعد نماز مغرب استرکاری شروع فرمائی تا بہ نماز
صبح تاریخ آٹھوین ماہ ربیع الثانی سنہ ۹۰۰ ہجری مرقوم الصدر روز دوشنبہ تک فارغ ہوئے اور بعد نماز اشراق تختہاے
سنگ سرخ کی تعمیر قبر درجہ سوم پر رکہی اور کٹرہ لگا کر تا بوقت نماز عصر تربت تیار کر لی اور چادر رنگ صابری اپنی
جسپر نماز جنازہ ادا ہوئی تہی اوپر تربت منور کے والدی جمال الدین ابدال نے گلاب کے ہار تربت پر چڑہا حضرت قطب عالم صاحب

ارقام فرماتے ہین کہ قصبے قبر مبارک کی تین درجے بحکم حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب جناب ختم الارواح سلطان الاولیا کے تعمیر کئے ہین مجکو حضرت ممدوح شیخ عالم ارواح مین قبل تعمیر قبر مبارک کے فرما دیا تہا اور ارشاد کیا تہا کہ قدوس محی بعد میرے یہ تین درجے بنائیں سے اسواسطے تعمیر کرائی ہین کہ ہم علی قدر مراتب ہر ہر درجہ مین اپنی طریقت کے محبوبون و دوستون سے ملاقات کیا کرینگے بعد فاتحہ حضرت قطب عالم صاحب ممدوح مع تمامی حضرات حاضرین خاص و عام باہر حد بارہ ۱۲ کوس سوختہ زمین کے تشریف لیگئے اور غائب ہوگئے حضرات خلفا اور حضرات اولیائے ہمعصر صاحب مرتبہ سلوک اور ولایت روح جدا ہوگئے اور فوج الجان شاہزادہ جن مع گیارہ ہزار جنات کے حاضر رہے اور قریب لاکہ آدمی مخلوق عوام الناس کے جو شریک ہوگئے تہے وہ سب لوگ اپنی اپنی جگہہ چلے گئے اور جمع ہوئے مخلوق خاص عام کے حد بارہ ۱۲ کوس پر جلال الدین ابدال نے ہر ایک متنفس کو آب طعام حسب الحکم ہر ایک کے تقسیم کیا کہ کسیکو بجز تین ۳ روز ماد ب کہڑے رہنے کے اور کچھہ تکلیف کسی طرح کی نہین ہوئی بعد نماز مغرب حضرت **قطب عالم** صاحب ممدوح حد بارہ ۱۲ کوس زمین سوختہ پر پہونچکر چادر رنگ صابری حضرت شاہ **جلال الدین** صاحب تہانیسری کی اوڑہکر مراقب ہوگئے اور مونہہ اپنا چادر سے چہپایا نصف شاخ زمرد مین جو محبت وقت مراقبہ ہاتہہ مین تہی تا وقت مراقب ہونیکے سب حاضرین کو معائنہ ہوئی کہ روشنی شاخ سبز سے تمام ہاتہہ نور سبز منور تہا **ابیات نتیجہ افکار مؤلف**

قطب عالم شہ سزاوار صواب | ہمرہ اقطاب و غوث بیحساب

جانب کلیر روانہ ہوگئے | رہروی راہ یگانہ ہوگئے

جب حد کے قہر پہ پہونچے قطب دین | سوختہ دیکہی تجلی سے زمین

تیغ مخدومی چمکتی تہی وہان | صورت بجلی چمکتی تہی وہان

قطب نے چاہا کہ پاؤن رکہون ٹرہا | حد پہ آئی تیغ قہری رونما

برق وش خون کی پیاسی تہی بقہر | شعلہ وش صورت دکہائی تہی بقہر

دیکہکر اوس تیغ قہری کا طراز | **قطب عالم** نے کہا با صد طراز

تیغ تجہہ سے سر اگر اوڑجائیگا | تن جناب شاہ تک تو جائے گا

کہکر یہہ قطب نیاز آباد نے | عارف **حق** صاحب ارشاد نے

چند ساعت کو مراقب ہوگئے | فکر ہو مین اس طرف سے سوگئے

بادشاہ دو جہان کے پاس جا — سر جہکا پابوس کی اور یہہ کہا
آپنے مجکو بلایا ہے یہان — ورنہ اس جانب کو آنا تہا کہان
تیغ صورت بخش برجا ہو گئی — میرے آنیکے لیے سد ہو گئی
شاہ نے سن التماس قطب زار — یہہ کہا ای قطب میرے غم مدار
تیغ آتش کون نکالی جائیگی — جب تلک برش نہ وہ دکہلائیگی
آستین تہوڑی سے ہان اوڑ جائیگی — پہر زمین پر سامنے گر جائیگی
تو حمائل کر مجہے دبے خطر — تیغ آتش ریزسے ہرگز نہ ڈر
الغرض یون ہی مجدد نے کیا — ہاتہہ آگے تیغ شہ کے کر دیا
گوشۂ تہبند و آستین کٹ گئی — تیغ تہری سامنے سے ہٹ گئی
گر پڑی وہ تیغ پیش قطب دین — قطب نے اوسکو حمائل کی وہین
آگے آگے قطب تہے مثل امام — پیچہے پیچہے تہے تمامی خاص و عام
تہوڑے عرصہ مین جناب قطب پاک — رویت شہ سے ہوئے بس بہرہ یاب
اسم اعظم شاہ کا پڑہتے ہوئے — ایستادہ پاس گولر کے ہوئے
وہان کہڑا دیکہا جمال الدین کو — حاکم جنات خوش آئین کو
جای محفوظہ تہی نور سرخ بار — بوسے اوسکے رو بگل مشک تتار
ایک لکہہ آدم شمار آئی تمام — جن و الانس از مردمان خاص و عام
قطب نے سب سے کہا ای مردمان — ہے یہہ جائے بادشاہ دو جہان
صف بصف ترتیب سے ہو جائیے — باادب ایستادگی فرمائیے
اولین صف تہی خلافت پایگان — ایستادہ قطب عالم کے وہان
دوسری صف بیستادہ خاص خاص — بلکہ گر باہم بطرز اختصاص
تیسری صف ہین عوام الناس تہے — قطب عالم ہی سبہون کے پاس تہے

سر سے اپنی صابری چادر اوتار — قطب نے چاہا اسی لاون بکار
خوب یہہ ہے یہہ بجائے جانماز — اس زمین نور سے پاوی طراز
جب بچہائی قطب نے وہان جانماز — منتظر پہر ہو گئے باصد نیاز
روح غوث پاک نے آکر وہین — بابلند آواز تکبیرین کہین
بار دیگر پڑہ جنازہ قطب نے — قبل ادا کرنے نماز ظہر کے
چادر ملبوس غوث پاک کی — غوث الاعظم جلوۂ افلاک کی
دی جلال الدین نے جالیبی کمال — قطب عالم سے کہا ای شاہ حال
غوث اعظم نے اسی بچوائی تہی — دیر سے پہر کفن یہہ آئی تہی
حکم یہہ تہا یہہ مجدد تک رہے — آنکھہ اسپر پہر کسی کی کم پڑی
یہہ کفن داری مین تہہ کی صرف ہو — اس تہیہ مین نہ فرق حرف ہو
خلد سے آئی تہی مجکو یہہ ردا — قدسیان لائے تہے باحکم خدا
یہہ ہوا تہا حکم ای غوث زمن — یہہ ردا ہو صرف مخدومی کفن
الغرض قطب دو عالم نے تمام — برطریق شمس پہونچایا النظام
شمس دین کی روح اقدس ساتھ تہی — جلوہ فرمائے صفات و ذات تہی
ہمدگر تجہیز مین ہمراز تہی — خدمت تکفین مین دمساز تہی
پہاوڑا ہاتہون مین لے کہودا مزار — حضرت مخدوم کے مدفن کا غار
غار کیا تہا معدن الانوار تہا — غار کیا تہا جلوۂ اسرار تہا
اس تہیہ مین شریک افلاکیان — تہے بطور خادمانِ خاکیان
قبر مین جسدم اوتارا شاہ کو — اوس تجلی بخش مہر و ماہ کو
غیب سے یا ہو و یا ہو کی صدا — فرش سے تا عرش پائی بہر ملا
روح پاک صاحب لولاک کی — شافع ما بندگانِ خاک کی

جلوہ در ہاتھ بیا نمود کشیر / خدمت عالی میں تھے شیخ کبیر

غوث و قطب ابدال و اوتاد زمان / جمع تھے سب اوس گھڑی او سدم تن

گرچہ ظاہر میں او تار انہیں سے نے / قطب بوقاسم جلال الدین سے

لیک باطن میں تھے مردان خدا / جبرئیل و مصطفے و مرتضی کرم اللہ وجہہ

غوث الاعظم خواجہ ہند الولی / تھے یہہ دولون نیز ہمکار علی

اوس گھڑی تہا مرحبا کا شور وغل / سننے والے تھے ہر نگ خوردہ دل

نور سرخ و سبز و زرد اوس دم چمن / تہا تجلی بخش ہر رنگ چمن رضی اللہ عنہ

الغرض تہ روز گذرے تھے کہ سب / شاہ کا مرقد ہوا عالی منصب

قطب عالم صد بارہ کوس پر / ہمرہ یاران چندین لکہہ دکر

جا پڑے از بہر خدمت ہاے شان / تھے جمال الدین سب کے میزبان

آب و نان سب کو دیا ہر شب و روز / حسب قدر جملا اکل دلفروز

شاہ کے مہمان جتنی تھے وہاں / کہاتے پیتے روز و شب تھی آب و نان

ای حسن اب بہی مقرر ہیں وہان / زائران شاہ دین کے میزبان

احوال حضرت قطب عالم صاحب کے اکیس روز مراقب رہنے کا اور مزار مقدس حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم صاحب پر بنگلہ چوبی بن جانیکا اور حضرت قطب عالم صاحب کے گنگوہ شریف کو روانہ ہوجانیکا

مکاتیب متصلہ بالامین تحریر ہے کہ بتاریخ اٹہویں ماہ ربیع الثانی سنہ ۹ ہجری مرقوم الصدر روز شنبہ وقت مغرب سے تا تاریخ اونتیسوین [29] ماہ مذکور سنہ صدر بروز دوشنبہ تک حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین آمجی. مختصر ایک حالت پر مراقب بیٹھے رہے اکیسوین [21] روز قبل نماز اشراق جمال الدین آبادانی نے حاضر آکر گذارش کیا کہ حضرت خانہ کعبہ اہل حقیقت کا تیار ہوگیا ہے یہہ التماس سنکر حضرت شاہ عبد القدوس مراقبہ سے منہ کہولکر کہڑے ہوگئے اوس وقت ہاتھ میں وہ شاخ سبز زمردین موجود تہی

اور اسی عرصہ اکیس روز مین بہی جمال الدین ابدال خادم نے بحسب ہمانداری حضرات حاضرین حد بارہ کوس کے دونوں وقت انجام
ہو پہنچا رہے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح مع جمیع ہمراہیان موصوفہ بالا یعنی ساڑہی سترہ سو خلفا اور حضرات
اولیا ہمعصر صاحب مرتبہ سلوک اور ولایت روح جذبیہ اور ذوالجناح شاہزادہ جنات فاضل کے حضرت بادشاہ جہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا نام تلاوت کرتے ہوے کلیر شریف کو تشریف
لیچلے زمین محفوظہ معدن الانوار مین ہونچکر نماز چاشت ادا فرمائی اور چوب زیتون کا بنگلہ چوبی خورد اوپر مزار شریف تیار
پایا کہ جمال الدین ابدال نے جنات متعینہ سے سامان منگواکر تیار کرایا تہا اور انوار سبز زمرد مین مزار مقدس سے تابہ آسمان محیط دیکہا
حضرت قطب عالم صاحب صوفی نے مع ہمراہیان سات بار طواف مزار منور کا کیا ہر ایک صاحب باطن کو کیفیت مرتبہ
فنا فی اللہ کی بدرجہ تمام و کمال حاصل ہوئی بعد فراغ طواف حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے مع ہمراہیان مزار مقدس پر فاتحہ
پڑہی بعد فراغ فاتحہ حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے طرف جامع مسجد کلیر کے فاتحہ کو ہاتہ اوٹہایا بحرکت ہاتہ اوٹہانیکے دونوں ہاتہ
خشک ہو گئے حضرت مشکلکشا قطب عالم صاحب ممدوح نے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی جناب تائب ہوکر عرض کی کہ حضرت غلام سے خطا ہوئی معاف فرمائی جاوے بسبب حضرت
قطب عالم صاحب ممدوح کے قلب پر القا و الہام وجہ اول کہ ہوگئی کہ عبدالقدوس تو کسکی مغفرت چاہتا ہے ان لوگون کے ایمان
پانسو برس قبل علم ازل سے سلب کر لیے گئے تہے بعد اس القا و الہام کے دونون ہاتہ حضرت مشکلکشا بیکس شاہ
عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین مجدد عصر کی صحیح و سالم ہوگئے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے دوبارہ
طواف مزار مقدس کا ادای شکریہ مین ادا فرمایا اور جمال الدین ابدال کو مع ننانوے جن متعینہ کے خدمت معمولی قدیم پر ملحوظ
فرماکر مع حضرات خلفا خود او حضرات اولیا ہمعصر سالکین کے روانہ طرف گنگوہ کے ہوے اور حضرت شاہ عبدالمجید
صاحب عرف گنج زین اولین ولایت روح جذبیہ صاحب مکتوب نظاب نحرۃ القدوس مع حضرات رقبا و نقبا و نجبا و ابدال
اقطاب و اغیاث و رجال الغیب کے حضرت قطب عالم صاحب موصوف سے رخصت ہوکر اپنی اپنی جگہہ کو تشریف لیگئے بیرون خیمہ
حد بارہ کوس مین حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے مع ہمراہیان اسم مبارک حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا تلاوت فرمایا اور بعد کو اسم اعظم چشتیہ
تلاوت کرتے ہوے گنگوہ شریف کو چلنے لگے منظوم از نتیجہ فکر مؤلف

قطب عالم تا حد اکیس روز — حد قہری پر رہے جلوہ فروز

یون مراقب ایک حالت پر ہوے — ہر دو زانو سر جہکے بیٹہے رہے

اس تعین روز مین جن جمال — شاہ کے روضہ کو لاے برکمال

جب ہوا تیار روضہ شاہ کا — حضرت مخدوم عالی جاہ کا

قطب سے جا کر جمال الدین نے — یہہ کہا ابدال خوش آئین نے

خانۂ کعبہ ہوا تیار آج — نور حق کا ہوگیا انبار آج

آپ اب چلئے زیارت گاہ کو — روضۂ تقدیس حضرت شاہ کو

نور یزدانی برستا ہے وہان — ابر سبحانی برستا ہے وہان

قطب عالم سن کے یہہ مژدہ شتاب — آئے نزد روضۂ عالیجناب

دیکہکر روضہ کہا ای ذوالجلال — نیز سے نور پاک کا ہے یہہ جمال

خلد اسکا ہے نمونہ بیگمان — قصر جنت کا ہے اسکا ایک نشان

باد اوس صحرا کی مشک آباد ہے — خاک اوس وادی کی عنبر زاد ہے

کر طواف اوس روضۂ دلبند کا — اوس شگفتہ گلشن خرسند کا

فاتحہ کین روضۂ انور کیطرف — موہنہ کیا پہر مسجد کلیر کیطرف

جانب مسجد پئی کار نجات — قطب عالم نے اوٹہائے دونون ہاتہ

فاتحہ پڑہتی نپائے تہے تمام — ہاتہ دونون ہوگئے مانند لام

مثل شاخ خشک بیکار ہی بکار — دونون ہاتہون کو ہوئی لغزش اکیبار

دیکہکر ہاتہون کو توبہ کی کہ شاہ — مین نہ سمجہا تہا ہوا مجہہ سے گناہ

یہہ صدا آئی کہ ای قطب فرید — پانصد سالہ ہین مردود و پلید

کوئی ان مین صاحب ایمان نہین — ایک ان مین مغفرت شایان نہین

بند توبہ دست قطب حق ندیم — ہوگئے برحال ہر رسم قدیم

قہر صابر ہے حسن قہر اللہ		نام صابر حرز اعظم جان پناہ

احوال حضرت قطب عالم صاحب کی گنگوہ پہونچکر محفل راگ مین حال وجد طاری ہونیکا

مکاتیب مفصلہ بالا مین تحریر ہے کہ اوسی روز بتاریخ اونتیسوین ۲۹ ماہ ربیع الثانی ۸۹۶ھ ہجری مرقوم الصدر روز دوشنبہ کو بعد نماز ظہر حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین مع مجدد وقت گنگوہ شریف مین پہونچے حضرات سالکین اولیا معصر دائرہ شریف مین مہمان ہوئے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے دو رکعت صلواۃ الصلوا ۃ شکریہ فراغ دفینہ مبارک حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان اولیا مین مع تمامی حضرات مہمانان ادا فرمائین اور ایکسو ایکبار حق حق باواز بلند فرمایا اور سب حضرات نے بہی باواز بلند تلاوت فرمایا اور بتاریخ تیسوین ۳۰ ماہ کو سنہ صدر روز سہ شنبہ کو بعد نماز اشراق کے دائرہ قدوسی مین محفل راگ کی ترتیب دی گئی اور اوس محفل مین سوائے حضرات اولیا داخلان سلسلہ حضرات اولیا کے کوئی شخص غیر ارباب محفل نہوا کہ حضرات متقدمین نے بستور تخلیہ کا مجلس راگ [illegible] فرمایا تہا قوال الشہر دہلی نے یہہ غزل شروع کی کہ مطلع جسکا یہہ تہا ۵ درخانہ چہ بینی کہ ببازار بہ بینید ای مدعیان دولت دیدار [illegible] پہلے ہی آواز مین حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کو حال وجد پیدا ہوا غلبہ حالت وجد مین حضرت قطب عالم صاحب نے اوس قوال کا ہاتہہ پکڑا قوال نے خائف ہو کر دوسرے قوال کا ہاتہہ پکڑا اسی طرح پانچون قوال ضم ہو گئے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ تو نے کیا کہا قوال نے مکرر مصرعہ اولی پڑہا حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کا جسم مبارک مع پانچون قوالون کے دیوار ہائے دائرہ سے باہر جا پہونچا اور تمام حضرات اہل محفل ہمراہ ہو گئے سر بازار راگ ہوتا چلا جاتا تہا ہر ایک حضرات اولیا شامل محفل راگ پر حسب مضمون مطلع کیفیت وجد کی طاری ہو رہی تہی عوام الناس بہی جسکے کان پر وہ آواز جاتا تہا وہ متحیر اور مبہوت ہو کر گہر سے باہر آجاتا تہا تمامی گنگوہ مین [illegible] تہا مرد و زن گہرون سے باہر آگئے تہے دو پہر یہہ حال سب سامعین پر طاری رہا [illegible] قدوسیہ صابریہ چشتیہ مین راگ بے پردہ استماع فرمانا معمول حضرات پیران سلسلہ [illegible] ہوا [illegible]

قطب عالم بادشاہ کن فکان پس از ان گنگوہ کو تشریف لائے		محرم اسرار حقیقی [illegible] ہمرہ یاران [illegible] گنگوہ [illegible]

سجدۂ شکرانہ کر سب نے ادا / یکصدا کیا حق حق کہا

تیسوین ۳۰ تاریخ سہ شنبہ کے روز / راگ کروایا بہ بزم دل فروز

حکم فرمایا نہ آوے غیر یہان / غیر یاران طریقت سیر بیان

الغرض وہان تہے طریقت آشنا / غیر سے خالی تہی وہ بزم صفا

تار بولا اور لگا بجنے رباب / بے خبر ہونے لگے سب شیخ و شاب

قطب عالم ہی ہوئے سرمست شوق / ہوگئے فی الفور مست جام ذوق

بیت یہہ گانے لگے قوال وہان / تہے جو وہ قوال صاحب حال وہان

در خانہ چہ بینی نہ بازار بہ بینید / ای مدعیان دولت دیدار بہ بینید

قطب عالم اوس گہڑی بیہوش تہے / حد امکانی سے کتنے بیش تہے

ہاتہہ قوالون کا پکڑے بیخبر / خانقاہ خاص سے آئے بدر

گشت کرتے کوچہ و بازار مین / پہر رہے تہے بیت کی تکرار مین

تہی زبان پر بس وہی بیت لطیف / مایہ عرفان تہا سب کے نصیب

معنی بیت جو عرفان فروش / شوق سے کہتے تہے سب کو نوش نوش

قطب اوسدم تہے حسن علی قطب ظہور / از قدم تا سر ہُویّت زیب نور

احوال حضرت قطب عالم صاحب کی پرہ کالپی شریف کو تشریف لیجانیکا اور قصبہ ریختہ ہو آنیکا

مکاتیب فصل بالا مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد اللہ وسو صاحب قطب عالم دستگیر انکو ہی سلطان التارکین بہی۔ وہ صاحب مکتہ نطاب تحفتہ الوحیدہ کا یہہ معمول تہا کہ ہر مہینے کی پانچوین تاریخ صائم ہوکر حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا مزار مقدس پر حاضر ہوا کرتے تہے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کریم الطرفین صاحب کتب نطاب ابانت الوجاہت بلا ناغہ ہمراہ آتے تہے ایک بار اونکی جب جس کسیکی طلب کو شوق ہوتا تہا چلا آتے تہے اور بغیر ہمراہی حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کے کوئی صاحب حضرات اولیائے متعصرین سے ہی حاضر نہو سکے عوام الناس کا تو ذکر کیا ہے اور جب تک حضرت قطب عالم صاحب موصوف مزار مقدس پر

تشریف رکھتے تھے جمال الدین ابدال رہا ہنگاریتوی کے پیر بانی زنگار رنگ سے بند کہا کرتے تھے کہ حضرت قطب عالم صاحب موصوف دروازہ پائین مزار مقدس سے اندر جا کر قدمبوس ہوتے تھے اور چادر بہی مزار منورہ پر چڑہاتے اور معاینہ فرماتے تھے اور نور سبز مزار مقدس سے تا بہ آسمان محیط دیکھتے تھے تاریخ تیرہویں (۱۳) اور چودہویں (۱۴) کو فاتحہ قل شریف مستمر و معتاد سے انجام فرما کر صبح تاریخ پندرہویں (۱۵) کو روانہ گنگوہ شریف کے ہو جاتے تھے تاریخ سولہویں (۱۶) ربیع الثانی سنہ ۹۲۶ ہجری کو روز شنبہ حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کی حضور میں سلطان ابراہیم بن سلطان سکندر لودہی والی دہلی نے آگرہ سے ایک عرضی ارسال کی کہ حضرت اگر اجازت حضور کی ہو تو فدوی بارادہ بیعت قدمبوسی کو حاضر ہو اور جو روپیہ بیشمار اس وجہ حلال کے موجود ہیں اگر حکم حضور انور کا ہو تو وہ روپیہ بہی واسطے تعمیر روضۂ منورہ حضرت بادشاہ جہان و مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم الارواح سلطان الاولیا کے روانہ کروں چونکہ بادشاہ مذکور خاندان صابریہ کا مطیع اور حضرت قطب عالم صاحب ممدوح سے کمال عقیدت رکھتا تھا حضرت ممدوح نے اوسکی استدعا قبول فرمائی اور معرفت امین اللہ ابدال کے جواب روانہ فرمایا کہ تجھکو فقیر کی اجازت ہے اب ہدایت کہلا ہے تو شوق سے آ اور روپیہ بہیجے بادشاہ نے فی الفور تین ہزار (۳۰۰۰) روپیہ سکہ الشمسی بدست امین اللہ ابدال بہیجے اور خود حاضر ہو کر حضرت قطب عالم صاحب سے بیعت ہوا اور غلامی اختیار کی حضرت قطب عالم صاحب نے بموجب ہدایت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد فرمایا کہ اے سلطان ابراہیم فسق و فجور سے بچنا انصاف و عدل سے کام لینا تاکہ خلق اللہ پر جبر و ظلم نہ ہو پائے خاندان صابریہ چشتیہ کی اطاعت اور خلیفہ اکبر اس سلسلہ عالیہ کا فرمانبردار رہنا بادشاہ نے امین کو بدل و جان قبول کیا اور حضرت قطب عالم صاحب نے اعانت ظاہری و باطنی کا وعدہ فرما کر دعائے خیر فرمائی بادشاہ رخصت ہو کر دار السلطنت کو آیا اور مدت العمر خاندان عالیہ صابریہ چشتیہ کا مطیع فرمانبردار رہا اور فلاح دارین حاصل کی اس بادشاہ کا زمانہ جلوس بمقام دہلی و آگرہ سنہ ۹۲۳ ہجری مطابق ۱۵۱۷ عیسوی میں ہے اور وفات سنہ ۹۳۲ ہجری مطابق ۱۵۲۵ میں ہے حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے مبلغ نذر کردہ بادشاہ بحضنۂ غفار فتوحات اور جمال الدین ابدال کے سپرد فرمائے اور ارشاد کیا کہ اس روپیہ سے سامان تعمیر روضہ منورہ خرید کیا جاوے اور جس روز ہم کلیر شریف کو چلین تو سامان کو مہیا پائیں چنانچہ بعد اکیس (۲۱) برس تعمیر قبر مبارک حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم صاحب موصوف کے بتاریخ پانچوین (۵) ماہ ربیع الاول سنہ ۹۲۸ ہجری روز پنجشنبہ کو جب حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کلیر شریف کو روانہ ہوئے تو اسباب تیاری روضہ پختہ کا بحراست خلفا و فتوحات ساتھ تہا اور تمامی خلفاء راشدین صلحاے مکاتیب نبی اور دیگر یارہ حضرات اولیاے

سلطان ابراہیم والی دہلی حضرت قطب عالم سے مرید ہوا

ہمعصر حضرت شاہ ابراہیم بھکری صاحب مکتوب لقب غنچۂ اسرار اور حضرت شاہ احمد عرف محی الخلیفہ صاحب مکتوب لقب
وسیلۂ عافیت اور حضرت شیخ محمود چشتی صاحب مکتوب لقب گلشن اسرار اور حضرت سید علی ترمذی بن قمر علی صاحب مکتوب
لقب نوید مغفرت اور حضرت قاسم شاہ صاحب مکتوب لقب مسائل عبودیت اور حضرت شاہ نظام الدین نارنولی صاحب مکتوب لقب
عیار الاغیار اور حضرت شیخ سلیم فتحپوری صاحب مکتوب لقب اثر التاثیر اور حضرت شیخ ادہن جونپوری صاحب مکتوب لقب صراط المستقیم اور حضرت
شیخ حسین خوارزمی صاحب مکتوب لقب تفصیل الکوائف اور حضرت شاہ حسین بہلپوری خدا نما صاحب مکتوب لقب تعلیم وحدت اور دیگر حضرت
شاہ شیخ فرید بخش بھکری صاحب مکتوب لقب سرور غنیمت ہمراہ تھے حضرت قطب عالم صاحب موصوف تاریخ تیرہوین ذی حجہ تک
بدستور سابق حاضر رہے تاریخ پندرہوین روز شنبہ سے تعمیر روضۂ پختہ کی شروع فرمائی جمال الدین ابدال آدم ابدال اللہ ابدال اور
جنات متعینہ انصرام خدمت تعمیر روضہ کا کرتے تھے اور حضرت قطب عالم صاحب ممدوح مع ولی الدین معمار خلیفہ صاحب مجاز
اپنے کے تعمیر فرماتے تھے اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب تھانیسری مع دیگر خلفا اور اولیائے حاضرین کے چونہ اور خشت
دیتے جاتے تھے تین مہینے سات روز کے عرصہ مین سنگکاری وغیرہ سامان تیاری روضۂ منورہ سے فراغ حاصل کر کے روانہ
گنگوہ شریف کے ہوئے اسقدر عرصہ حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین
مجدد عصر مع ہمراہیان ممدوح الصدر مزار مقدس پیر صائم تشریف فرما رہے جمال الدین ابدال خدمت جہانداری کی
بجا لاتے تھے بعد تیاری روضۂ پختہ کے گاہ گاہ حضرات اولیائے ہمعصر مین سے جس صاحب کو ضرورت درپیش ہوتی تھی بغیر ہمراہی حضرت قطب عالم صاحب
ممدوح کی بھی حاضر بارگاہ عرش پناہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
کے ہو کر مستفید مطالب ہوا کرتے تھے اور حضرت قطب عالم صاحب موصوف تا بقیام عالم حیات اپنی کے پابند حاضر ہونے حسب دستور مرقومۂ بالا کے
رہے اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب تھانیسری کا بھی بموجب حکم پیر و مرشد قطب عالم صاحب ممدوح کے معمول حاضر ہونے کا کلیر شریف کا حسب دستور مقررۂ بالا رہا

احوال مختصر خلافت اور معمول حاضر ہونے کا کلیر شریف مین چند حضرات متاخرین کا

مکاتیب مفصلۂ ذیل مین تحریر ہے کہ حضرت شاہ نظام الدین بلخی وحید سلطان صاحب مکتوب لقب صحائف الصفویہ تاریخ
گیارہوین ماہ شوال ۹۸۲ھ بجریکور روز جمعہ بعد نماز عصر کے محفل حضرات اولیائے ہمعصر مین حضرت شاہ جلال الدین صاحب تھانیسری
کریم الدارین صاحب مکتوب لقب امانت الواجب بیعت کے ہاتھ پر بیعت امامت اور ارشاد خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ عالیہ مین مشرف ہوکے
کیفیات باطن علو الحق شہنشاہی ولایت کے بشارت اعلام عید اور قواعد مستمرہ فیضیاب ہو کر تمامی مفاد عنایات معنویہ یعنی سپہ سالاری

خلافت ناجات معتبرہ اور اوراد منضبطہ اوقات شبانہ روز مکتوب بخطاب مندرجہ کو آنف ظاہری اور باطنی او تبرکات
ملبوسات وغیرہ بہم حضرات پیران عظام سلسلہ موصوفہ سے بہرہ مند ہو کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ ہوئے
بموجب حکم حضرت پیر و مرشد ممدوح کے بنظر منت مستاد و رو دراز آمد و رفت شہر بلخ کی سال میں ایک بار بطریق سفر حضرت قطب عالم صاحب
موصوف کے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی آستانہ بوسی سے ماہ
ربیع الاول میں مشرف ہوا کرتے تھے اور احوال بدستور مرقومہ بالمعائنہ فرماتے تھے اور **حضرت شاہ ابوسعید صاحب**
گنگوہی دست رسول صاحب کے مکتوب بخطاب تحائف الکونین **بتاریخ** اکیسویں ۲۱ ماہ شوال **۹۹۶ھ** ہجریہ یکروز دوشنبہ وقت عصر
حضرات اولیائے ہمعصر میں حضرت شاہ نظام الدین بلخی صاحب وحید سلطان کے ہاتھ پر بیعت امامت اور ارشاد سے خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ عالیہ
میں بمراتب کیفیات و اسناد و تبرکات محررہ بالا صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ ہوئے بموجب حکم حضرت پیر و مرشد
کے بادائے لوازم و قواعد مقررہ ماموره آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا سے ماہ ربیع الاول میں فیضیاب ہوا کرتے تھے اور احوال بدستور محررہ بالا معائنہ فرماتے تھے اور **حضرت شاہ**
محمد صادق صاحب گنگوہی صادق مثال صاحب کے مکتوب بخطاب بجود الوجوب **بتاریخ** سترھویں ۱۷ شوال **سنہ ۱۰۱۴**
ہجریہ یکروز پنجشنبہ وقت عصر کے محفل حضرات اولیائے ہمعصر میں حضرت شاہ ابوسعید جیو صاحب گنگوہی دست رسول کے ہاتھ پر بیعت
امامت اور ارشاد سے خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ عالیہ میں بمراتب کیفیات و اسناد و تبرکات مرقومہ بالا صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم و المرتبہ ہوئے بموجب حکم حضرت پیر و مرشد کے بادائے لوازم و قواعد مقررہ ماموره آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا سے ماہ ربیع الاول میں مستفیض ہوا کرتے تھے اور احوال بدستور
محررہ بالا معائنہ فرماتے تھے اور **حضرت شاہ داؤد جیو صاحب رحیم دل** گنگوہی صاحب کے مکتوب بخطاب شوق الکثیر **بتاریخ**
اکیسویں ۲۱ ماہ رجب **۱۰۴۲ھ** ہجریہ یکروز پنجشنبہ وقت عصر کے محفل حضرات اولیائے ہمعصر میں حضرت شاہ محمد صادق صاحب صادق
مثال کے ہاتھ پر بیعت امامت اور ارشاد سے خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ عالیہ میں بمراتب کیفیات و اسناد و تبرکات ملبوسات
محررہ بالا صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ ہوئے بموجب حکم پیر و مرشد کے سال میں ایکبار بادائے لوازم و قواعد مقررہ
ماموره آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا سے ماہ
ربیع الاول میں مشرف ہوا کرتے تھے سال اول سے یوماً فیوماً کثرت حاضرین مردمان خاص و عام کی ملاحظہ فرمائی اسی عرصہ میں

جمال الدین اجمال کو مع جنات متعینہ کے مخفی رہنے کا حکم ہوا اور آبادی قصبہ کلیر کی شروع ہوئی اور حضرت شاہ
ابو المعالی صاحب صمدی صاحب مکتوب لطائف نعمت الحق بتاریخ سترہوین ماہ ربیع الاخر سنہ [illegible] ہجری کو
روز دوشنبہ وقت عصر کے محفل حضرات اولیاء ہمعصر مین حضرت شاہ داؤد جیو صاحب حمد ول کے ہاتھ پر بیعت امامت اور ارشاد سے
خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ عالیہ مین بمراتب کیفیات اور اسناد و تبرکات مرقومہ بالا صاحب مجاز فروع الاجازت علو العزم المرتبہ ہوئے
جو حسب حکم حضرت پیر و مرشد کے باد آ لوازم و قواعد مقررہ ماموره سال مین ایکبار آستانہ بوسی حضرت بادشاہ جہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صاحب صابر کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء سے ماہ ربیع الاول مین مستفیض ہوا کرتے تھے اور ترقی ازدحام خلائق
خاص و عام کے معائنہ فرماتی تھے اور حضرت سید محمد سعید عرف میران سید شاہ بھیکہ صاحب
فی الواجد الوجود صاحب مکتوب لطائف ظہور الوجود بتاریخ بائیسوین ۲۲ رمضان سنہ ۱۱۱۶ کو روز پنجشنبہ
وقت عصر کی محفل حضرات اولیاء ہمعصر مین حضرت شاہ ابو المعالی صاحب صمدی انبیٹھی کے ہاتھ پر بیعت امامت ارشاد
سے خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ عالیہ مین بمراتب کیفیات اور اسناد و تبرکات محررہ بالا صاحب مجاز فروع الاجازت علو العزم
و المرتبہ ہوئے جو حسب حکم حضرت پیر و مرشد کے باد آ لوازم و قواعد مقررہ ماموره سال مین ایکبار آستانہ بوسی حضرت بادشاہ جہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صابر کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء سے ماہ ربیع الاول مین مستفیض ہوا کرتے تھے
اور ترقی ازدحام علائق خاص و عام کی یوماً فیوماً ملاحظہ فرماتے تھے اور حضرت شاہ عنایت جیو صاحب بہلول
پوری ذو القوة المتین صاحب مکتوب لطائف کشف معلے بتاریخ ستائیسوین ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۱۳۱ ہجری کو روز وقت عصر کے
محفل حضرات اولیاء ہمعصر مین حضرت میران سید شاہ بھیکہ صاحب فی الواجد الوجود کہرامی کے ہاتھ پر بیعت امامت و ارشاد
خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ عالیہ مین بمراتب کیفیات اور اسناد و تبرکات مرقومہ بالا صاحب مجاز فروع الاجازت علو العزم و المرتبہ
ہوئے جو حسب حکم پیر و مرشد کے باد آ لوازم و قواعد مقررہ ماموره سال مین ایکبار آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم
علاء الدین علی احمد صاحب صابر کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء سے ماہ ربیع الاول مین کامیاب ہوا کرتے تھے ہر سال ترقی ہجوم
حاضرین خلائق خاص و عام کی معائنہ فرماتی تھے اور حضرت شاہ عبد الکریم صاحب عرف ملا فقیر اخوند
صاحب قطب الدارین مصطفے آبادی صاحب مکتوب لطائف جذب الصمد بتاریخ پانچوین رمضان سنہ ۱۱۶۱
ہجری کو روز پنجشنبہ وقت عصر کے محفل حضرات اولیاء ہمعصر مین حضرت شاہ عنایت جیو صاحب ذو القوة المتین بہلول پوری کے

ہاتھ پر بیعت امامت اور ارشاد سے خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ عالیہ میں بمراتب کیفیات باطن علو العزم شہنشاہی ولایت
کے بشرائط مرعیہ و قواعد مستمرہ فیضیاب ہو کر تمامی معاملات معنونہ یعنی اسناد خلافت نامجات معتبرہ اور اوراد منضبطہ اوقات
شبانہ روز اور مکتوبات لطائف مندرجہ کو اتصال ظاہری و باطنی اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم حضرات پیران عظام
سلسلہ موصوفہ سے بہرہ مند ہو کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ ہوئے بموجب حکم حضرت پیر و مرشد بانجین کے
سال اداء لوازم قواعد مقررہ ماموره آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دو جہاں مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم آیات
الارواح سلطان الاولیاء سے ماہ ربیع الاول میں مشرف ہوا کرتے تھے اور ہر دفعہ ترقی ہجوم حاضرین خلائق خاص و عام کو
معائنہ فرماتی تھی اور چونکہ حضرت شاہ عبد الکریم صاحب ممدوح کو تاریخ گیارہویں ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۵۲
ہجری روز دوشنبہ وقت عصر کے محفل حضرات رقباء و نقباء و نجباء و ابدال و اقطاب و اخیار و رجال الغیب مجاذیب صاحب ولایت
روح جاذبیہ میں حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب والد ماجد اپنی کے ہاتھ پر بیعت توبہ و امامت اور ارشاد سے سوائے خاندان قدوسیہ
صابریہ چشتیہ عالیہ کے اور چند سلاسل میں مشرف ہو کر بشروط مرعیہ و قیود مستمرہ بحصول کیفیت باطن صاحب ایک سلسلہ اور اسناد
خلافت نامجات معتبرہ اور اوراد منضبطہ اوقات شبانہ روز اور مکتوبات مندرجہ کو اتصال ظاہری و باطنی اور تبرکات ملبوسات
وغیرہ ہر قسم حضرات پیران عظام چند سلاسل کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت ہو چکے تھے لہذا حضرت ممدوح کو کشائندگی شاہ
عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان الارشاد محی بعصر حضرت شیخ اسمعیل صاحب والد ماجد اپنے
بموجب حکم حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ردولوی پیر کے ہر دو سلسلہ حنفی اور علوی متعلق ولایت
روح جاذبیہ کو اور سلسلہ اویسیہ اور قادریہ کو بقواعد و ضوابط مستعدّنہ موصوفہ بالا مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت
حاصل فرمائی اور قبل حصول مرتبہ علو العزمی شہنشاہی ولایت خاندان حقی صابریہ چشتیہ عالیہ کے سلاسل
قلندریہ و کبرویہ و سہروردیہ و شطاریہ وغیرہ میں حضرت شاہ درویش محمد بن قاسم اودہی صاحب مکتوب
لطائف جمال وحدت کے ہاتھ پر بیعت امامت و ارشاد سے مشرف ہو کر بحصول اسناد و تبرکات مفصلہ بالا صاحب مجاز مرفوع
الاجازت ہو چکے تھے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح سے سوائے کیفیات علو العزمی شہنشاہی ولایت خاندان حقی صابریہ چشتیہ عالیہ
کے اور جمیع کیفیات باطنی چند سلاسل کے حضرت شاہ عبد الحمید صاحب گجراتی عرف شیخ زین اولین ولایت روح جاذبیہ صاحب
مکتوب لطائف [illegible] قدس سرہ نے فرزند کلاں اپنے کو تعلیم فرما کر بعطائے اسناد و تبرکات مع الصدیق صاحب مجاز مرفوع الاجازت سلسلہ حنفیہ وغیرہ

مثل اپنی کردیا تھا فرزند بفرزند ہو کر حضرت شاہ عبد الکریم صاحب قطب الدارین ممدوح الصدر کو حاصل تھی اور
سوائے ان دونوں مجاہدات موصوف یعنی خفیہ کی حضرت شاہ عبد الکریم صاحب قطب الدارین ممدوح الصدر نے بموجب حکم الہام باطن کے
ہفت اقلیم میں سیاحی فرما کر حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت چند سلاسل عجیبہ سے کیفیت باطن کو مع تمامی اسناد و تبرکات مفصل الصدر
حاصل فرمایا تھا بانجام مجاہدات و ریاضات اور بحصول کیفیات گوناگوں بموجب حکم پیش خبری ہائے مندرجہ مکاتیب مثل حضرت مشکلکشا
بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین کے مجتہد تعلیم اور مجدد عصر مستفیض ہو گئے اور حضرت
ولی مع اللہ گاہ میان غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی صاحب مکتوب نطاب ہو جد بیدہ الو
بتاریخ بیسوین ماہ جمادی الاول ۱۱۹۵ھ ہجری کو روز جمعہ وقت عصر کے محفل حضرات اولیا ہمعصر میں حضرت شاہ
عبد الکریم عرف ملا فقیر اخوند صاحب قطب الدارین والد ماجد اپنی کے ہاتھ پر بیعت امامت و ارشاد سے خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ عالیہ اور
دیگر جمیع سلاسل مشتقہ چار پیر چودہ خانوادہ مفصل الصدر میں بمراتب کیفیات باطن علو العزمی شہنشاہی ولایت کے بشرائط
مرعیہ و قواعد منضبطہ سے فیضیاب ہو کر بحصول تمامی مفاوضات معنویہ یعنی اسناد خلافت نامجات معتبرہ اور اوراد منضبطہ اوقات
شبانہ روز اور مکتوبات نطاب مندرجہ کو آئف ظاہری و باطنی اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم حضرات پیران عظام
ہر شش خلفائے عظام صحابہ کرام حضرت سرور کائنات خلاصہ موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے حضرات مرشدین اپنی تک بہرہ مند ہو کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم
و المرتبہ ہوئے بموجب حکم حضرت پیر و مرشد اپنے کے تمام عمر میں ایکبار بآداب لوازم و قواعد مقررہ ماثورہ آستانہ بوسی حضرت
بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان اولیا سے مشرف ہوئے اور حضرت
پیر دستگیر روشن ضمیر جناب شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد صاحب مکتوب نطاب
احدیت الاسرار بتاریخ دویم ماہ شعبان ۱۲۳۹ھ ہجری کو روز پنجشنبہ وقت اشراق کے محفل حضرات اولیائے
ہمعصر میں حضرت ولی مع اللہ گاہ میان غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی کے ہاتھ پر بیعت امامت و ارشاد سے
خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ عالیہ میں اور بھی دیگر جمیع سلاسل مشتقہ چار پیر چودہ خانوادہ مفصل الصدر میں
بمراتب کیفیات باطن علو العزمی شہنشاہی ولایت بشروط مرعیہ و قیود مستمرہ بحصول تمامی مفاوضات یعنی اسناد
خلافت نامجات معتبرہ اور اوراد منضبطہ اوقات شبانہ روز اور مکتوبات نطاب مندرجہ کو آئف ظاہری و باطنی

اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم حضرت پیران عظام جمیع سلاسل کے بہرہ مند ہو کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ
ہوئے ہیں بحکم حضرت پیر و مرشد کے تمام عمر میں ایکبار آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا سے باداے لوازم قواعد مقررہ ماموره فیضیاب ہوا اور **فقیر شاہ محمد حسین صابری**
مؤلف کتاب بتاریخ سترھوین ماہ ربیع الثانی **۱۲۸۰** ہجری روز جمعہ بعد نماز عصر کے محفل حضرات اولیا میں معتقدین
حضرت پیر دستگیر روشن ضمیر جناب شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھہ پر بیعت امامت اور ارشاد خاندان قدوسیہ صابریہ
چشتیہ عالیہ اور دیگر جمیع سلاسل مشتقہ چار پیر چودہ ۱۴ خانوادہ مفصل الصدر میں بمراتب کیفیات باطن علو العزمی
منقطعہ شہنشاہی ولایت بشروط مرعیہ وقیود مستمرہ بحصول تمامی مفاوضات معنونہ یعنی اسناد خلافت نامجات معتبر داوراد
اوقات شبانہ روز اور رکتوبات مندرجہ کو آلف ظاہری اور باطنی اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم حضرت پیران عظام
جمیع سلاسل کے مستفیض ہو کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ ہوا اور **حضرت** ہادی برحق امیر دو جہان نے
زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ **فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی** تجھہ سے ارشاد بہت کثرت سے
جاری ہوگا اور جسطرح پیران عظام سے مریدون کی کثرت ہوئی ہے اوسی طرح تجھہ سے کثیر التعداد خلفا صاحب مجاز مرفوع الاجازت
ہونگے اور کیفیات علو العزمی شہنشاہی ولایت کی اوپر خلفا تیرے کے حسب استعداد اونکی منقسم ہوگی اور جسطرح چار پیر ونسے
چودہ ۱۴ خانوادہ اور چودہ ۱۴ خانوادون سے سلسلے کثیر جاری ہوئے اوسیطرح تیرے خلفا سے سلاسل جاری ہونگے چنانچہ بموجب
ارشاد حضرت ہادی مطلق کے اوسیطرح ظہور میں آیا جسکی تشریح احوال تفصیل خاندان حنفیہ سوم جلد ہذا میں ناظرین کے ملاحظہ
سے گذریگی اور **موجب حکم** حضرت پیر و مرشد ممدوح کی تمام عمر میں اکیس ۲۱ بار آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا ہوگا پانچ ۵ مرتبہ بجسم ظاہری اور سولہ ۱۶ مرتبہ بجسم روحانی اسکا
ہونیکا علم خلفا صاحب مجاز مرفوع الاجازت اہل باطن کو ہوگا کہ محرم راز اسرار در اسرار کے ہین **نظم نتیجہ فکر مولف**

قطب عالم بادشاہ دستگیر	**حضرت قدوس** جیو روشن ضمیر
صاحب تجدید دین **احمدی**	موجب تجدید فقر سرمدی
خاندان چاردہ ۱۴ کے گلفروش	ختم فقر مرتضی کے گلفروش
گر نہوتے وہ طلسم آباد فقر	بند ہو جاتی رہ ارشاد فقر

رشد سے اون کے جہان آباد ہے | ہر طریقت دوست کا دلشاد ہے
خاندان چشت کے روشن چراغ | فقر کا بہر بہر کے دیتے ہین ایاغ
بادۂ ارشاد سے اونکی تمام | مست جام فقر سے ہر خاص وعام
سیکڑون ابدال ہین اونکے مرید | سیکڑون اونسے ہوے قطب فرید
شیخ زین عبد الحمید اونکے پسر | زینت سجادۂ فقر پدر
آفتاب عالم ہوے ہین حسن | مست جام بادۂ او ہین حسن
فقر کی اقلیم کے سلطان ہین | کیا کہون مین بس خدا کی شان ہین
شان سے اونکی نمایان نور حق | آن سے اون کے تجلی طور حق
وہ فنا کے اور بقا کے شاہ ہین | دونون اقلیمون کے حضرت شاہ ہین
حضرت قدوس کی اولاد سے | اور اوسی سلطان کے ارشاد سے
ایک شہ پیدا ہوا عبد الکریم | رہنمائی منزل باغ نعیم
شہرۂ عالم ہین وہ ملا فقیر | قطب دارینی لقب شیخ کبیر
فقر اون کا آفتاب ہند ہے | ہند سے تا سرزمین سند ہے
تہے اونہون کے پانچ فرزند سعید | ایک اونمین سے طریقت کا رشید
لی مع اللہ گاہ درویش خدا | سر بسر معنی فروش کبریا
محو ذات باصفات ذو الجلال | پیشوائے زمرۂ اہل کمال
رشد او روشن چراغ خاندان | علم او خضر رہ گم گشتگان
خلق از ارشاد او عرفان بکار | عالم از خم رشادش بادہ خوار
دانش معنی حق دیدار او | مست ساز طالبان گفتار او
معنی فہمید حق فہمید او | دیدن حق بالیقین دیدن او
صورتش او معنی پروردگار | معنی او صورت پی چون نگار

صورت و بی صورتی از شان او ‏ چونی و بیچونگی از آن او

همگرا و راه طریقت دست داد ‏ گشت از سرمایه دانست شاد

مرشد عالم غلام شاه نام ‏ شاهی او سایه بخش با غلام

هر مرید او طریقت آشنا ‏ هر غلام او حقیقت رهنما

از مریدانش حسن یک پیر با ‏ روز و شب مصروف تدبیر با

نام نامی نام حضرت شه امیر ‏ شه امیر آگاه دل روشن ضمیر

من ز جام او سراپا مست هو ‏ جام مستی خورده از دست او

او مرا ز هو مرا آگاه کرد ‏ از گله بی شک مرا او شاه کرد

او ز بی ره رو بسوی راه کرد ‏ من سها بودم مرا او ماه کرد

از طریق چار ده دولت بداد ‏ کرد ما را از بشارت شاد شاد

شاد آبادم من از شادی او ‏ بسکه آبادم ز آبادی او

او ز صورت معنی حق وا نمود ‏ بر رخ من او در دولت گشود

رہبر کامل ہمارا ہی وہ ہے ‏ مرشد و ہادی و مولا ہے وہی

روشنی ہے اوسکے روشن ماہتاب ‏ منور ہے اوسکے ہے ضیاء آفتاب

بس حسن بس بس ہے بس اتنا بیان ‏ راز پنہان بس نکر ز آید عیان

حال پر اپنی نظر کرے شتاب ‏ خوش نما ہی روی زیبا پر نقاب

جلوہ ہو پردۂ امکان مین ‏ دیکھتا ہے آپ کو ہر شان مین

یہہ شہادت کا چمن پھولا حسن ‏ گل بگل ہے ہو مین ہو کا چمن

مرشد و مسترشد ہی اوسکا ہی کام ‏ پیر و مرشد ہی اوسی مرشد کا نام

شیخ کو [illegible] ‏ ای غنا ہرگز نپاؤ گے خدا

[illegible] ‏ راہ و [illegible]

تم خدا حاضر کو غائب مت کرو — یہہ حسن کہتا ہے تم رہ پر چلو
ساکنان چرخ میرا دیکھہ حال — عاشقانِ حق طلب فرخندہ فال
بمد گر کرتے ہین یہہ ہر دم کلام — حضرت مخدوم کا ہے یہہ غلام
یہہ علاء الدینؒ کا سرمست ہے — دست حضرت شاہ اسکا دست ہے
یہہ صحیح اسناد مرد نیک ہے — یہ فن ارشاد یہ مین ایک ہے
یہہ ردائے صابری بردوش ہے — یہ مئی مخدوم سے بیہوش ہے
رنگ صابر بس خوش آیا ہے اسے — فقر صابر دل سے بہایا ہے اسے
غیب سے اسطرف جولایا اسے — اوسنے بخشا صابری پایہ اسے
یہہ علاء الدینؒ کا پڑہتا ہے نام — یہہ علاء الدینؒ کا پیتا ہے جام
نام اسکا ہے حسنؒ میثاق سے — بوجہہ لو با ورہنو آفاق سے
راتدن حضرت علاء الدینؒ کا — اون کے بہتر دل پسند آئین کا
بندہ دلبند ہے باجان و دل — اون کے خوشتر راہ مین ہے پا بگل
راہ اون کی ہے صراط مستقیم — اون کے پایہ وہ ونکا گہر دار النعیم
طالبان حق حقیقت جان لو — تم حسن کی بات کو حق مان لو
صابریہ سلسلہ ہے شمع نور — بے حضوروں کو دکہاتا ہے حضور
اس طریقے کے مریدونکو حسنؒ — صاف کہنا چاہیئے شاہ زمن

احوال اعتراض کرنے مولوی محمدؐ دربانی اور مولوی احمد یمانی فاضلان کا مجلس عام روز ملاقات حضرت محبوب سبحانیؒ اور حضرت خواجہ ہند الولیؒ مین اور سوالات معترضین پر دونو حضرات کے جواب دینے کا

فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب گذارش کرتا ہے کہ احوال ملاقات حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب لطاب

کربت الوحدت اور حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتی شہنشاہ ہند الولی شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ صاحب
مکتوب بخطاب احمدیت المعارف مین جو احوال اعتراض کرنے تعلیم طریقت پر مولوی محمد ربانی اور مولوی احمد یمانی فاضلان منکران
طریقت کا اوس محل پر تحریر نہین کیا تہا اب منہ برج کتاب کیا جاتا ہے کہ دونون معترضون نے دونون حضرات والا صفات کے
دربار مین حاضر ہو کر گذارش کیا کہ عرصہ سات برس سے ہم تمام صوفیان زمانہ حال کے خدمتمین دس سوال کے جواب حاصل کرنیکو حاضر ہوئے
لیکن کسی بزرگ نے جواب سوالات سے تسکین ہماری نہین فرمائی فی الحال آپ دونون صاحبون کو غوث پاک قطب عالم اور
شہنشاہ ہند الولی سنکر حاضر ہوئے ہین اور حجت ہماری یہہ ہے کہ یا ان دسون سوالات ہماریکا جواب کافی و شافی دیجئے ورنہ اس دعوے
فقیری سے انکار کیجیے اور لوازمات فقر موقوف فرمائیے **سوال اول** یہہ ہے کہ جن لوگون کو دعوی پیر طریقت ہونیکا ہے
وہ لوگ اپنی مریدون کو بتاکید ممانعت کرتے ہین کہ جب ایک پیر سے بیعت کرلو تو پہر دوسرے فقیر صورت کی طرف بہ نگاہ عظمت
دیکہنا نچاہیے چہ جائیکہ کسی امیر کی التجا کرنا یا اوسکو اپنے پیر سے زیادہ سمجہنا **سوال دویم** یہہ ہے کہ بحالت وقوع ایسے امور کے
فسخ ہوجانا بیعت کا اور لاحق ہوجانا مردودیت طریقت کا ثابت کرتے ہین **سوال سوم** یہہ ہے کہ خود سب پیرون نے دو دو
چار چار پیرون سے بیعت کی ہے اور یہہ ایک پیر کے نام سے اپنے مریدون کو شجرے دیتے ہین یہہ وہ نقل ہے کہ خود فضیحت اور دیگر نصیحت
سوال چہارم یہہ ہے کہ پیر یہہ بہی کہتے ہین کہ ہر مرید کو سنت پیر کی ادا کرنا ضرور ہے مگر اس سنت ادا کرنیمین کفر ثابت
کرتے ہین **سوال پنجم** یہہ ہے کہ پیر اپنی آپ کو ہر امر مین سنت ادا کرنیوالا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا
کہتے ہین اس صورت مین معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بہی اسیطرح ارادہ تحقیق حقیقت کا فسخ کیا ہوگا کہ جس
بارہ مین آیت نازل ہوئی **وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ** اور حدیث فرمائی گئی **مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ**
اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا **عَرَفْتُ رَبِّي بِفَسْخِ الْإِرَادَةِ** جس طرح پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چاند سورج کو
دیکہکر چند بار **هَٰذَا رَبِّي هَٰذَا أَكْبَرُ** کہا تہا **سوال ششم** یہہ ہے کہ اگر بموجب روایت مشہور عالم ارادت یکجا و نعمت
صد جا کے اعتراض دور کیا جاوے تو ایک قباحت یہہ لازم آتی ہے کہ جس صورت مین ایک پیر کے ہاتہہ پر بیعت کی اور دیگر
پیرون سے نعمت حاصل کی تو مناسب ہوا کہ پیر اپنی مریدون کا بہی ایک پیر کے سلسلے مین ہاتہہ پکڑا کرین اور دیگر پیرون کے
سلسلے مین صرف نعمت دیدیا کرین مگر برعکس اس امر مناسب کے پیر اپنی مریدون کو ہر ایک سلسلہ نعمت حاصل کئے ہوئے ہین
ہاتہہ پکڑکر اپنی نام سے اور اوس نعمت دیتے ہیں و اُنکے نام سے تا بہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نام تک کا شجرہ صحیحہ دیدیتی ہین

غور کرنا چاہئے کہ ایسے سلسلوں میں مضمون آیتہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ اور حدیث الید العلیا خیر من ید السفلی کا کیونکر درست رہا سوال ہفتم یہ ہے کہ اگر فرضاً یہ تصور کیا جاوے کہ پیر نے اپنے مرید کو ایک سلسلہ میں ہاتھ پکڑ کر بیعت کیا اور دیگر سلسلوں میں بیعت عطا کی تو یہ نقصان عقلی لازم عائد ہوتا ہے کہ جن سلسلوں میں ایک وقت تک یہی سند یعنی ہاتھ کی ایسے مرید کے نسبت دینے کا عرصہ اور جاری رہا تو پھر کیا سبب ہے کہ سلسلے اتصال کا تسلسل ہاتھ پکڑ کر مرید کرنے سے منقطع ہو گئے اور بباعث فوت ہونے شرط اولی یعنی ہاتھ پکڑنے کے ان سلسلوں کا موقوف ہو گیا سوال ہشتم یہ ہے کہ کوئی سلسلہ ایسا معلوم نہیں ہوتا جس میں فقط واقع ہو … حضرت … خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت انس بن مالک اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی اور حضرت عثمان … حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی اور حضرت زبیر … حضرت عثمان … رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ … رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید نے حضرت کمیل بن زیاد رحمۃ اللہ عنہ اور حضرت خواجگان خواجہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور حضرت … رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک اور حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت محمد حنفیہ فرزند حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی اور حضرت خواجہ داؤد طائی نے حضرت شاہ جبار احمد سہیل صحابی سے اور حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت زید بن واعد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور حضرت امام جعفر صادق نے حضرت امام قاسم بن محمد بن ابا بکر صدیق تابعی سے اور حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد اپنے سے بیعت کی اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان کوفی رحمۃ اللہ نے حضرت انس بن مالک اور حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور حضرت فضیل بن عیاض نے حضرت موسیٰ راعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور حضرت امام موسیٰ کاظم نے حضرت خواجہ داؤد طائی اور حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد اپنے سے بیعت کی اور حضرت خواجہ معروف کرخی نے حضرت محمد مغربی اور حضرت امام علی موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ

اور حضرت خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی حضرت بایزید بسطامی نے سوائے ستر جگہہ کے حضرت علاء الدین شامی
رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اسیطرح
متاخرین کا بھی یہی حال کتابوں میں تحریر ہے اب خیال کیا جاتا ہے کہ چار پیر چودہ خانوادہ میں کونسا سلسلہ ثابت اور بے
نقصان قائم رہا سوال نہم یہہ ہے کہ جب سلاسل طریقت کے شروط اولی میں فتور عظیم واقع ہوا یہہ بیعت طریقت کیونکر بے عیب
حق رہی خصوصیت تناسب طالبان خدا کی ہو گی اور پیر کیونکر رہنمائی کامل خدا کے احاصل ہو سکیگا ہوگا کس واسطے کہ پیر کا [illegible]
مقام فنا فی الشیخ کا سلوک مشتبہ ہو گیا جب مقام اول میں فتور اور نقصان لاحق صادر ہوا مقام اعلیٰ کیونکر نصیب ہو گا
شخص پیر خود درماندہ شفاعت کسکی کریگی سوال دہم یہہ ہے کہ جو تقوی مشائخ کو ہوا تھا یعنے فنا فی الشیخ کی یہہ ہے کہ مجنون لیلی
اپنی معشوق پر کسقدر مدت دراز عاشق زار رہا اور کیا کیا مصائب شاقہ اوٹھائے آخیر عمر میں گاہ گاہ اپنی زبان سے
انا لیلی کہتا تھا اور اس انانیت کے حال استغراق میں بیخبر و بیخویش رہتا تھا درحالیکہ [illegible] شیرین پر بھی عاشق ہوا
ہوا تو یہہ مقام انا لیلی کا اوسکو کیونکر میسر ہوتا۔ یہہ سوالات شوخ اور گستاخ سنکر حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی
شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ
معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اے سائلو انعا
تمامی حضرات موصوفہ بالا رضی اللہ تعالی عنہ و رضوا عنہم کے سہو اور خطا سے پاک تھے اور تا بہ قیام عالم حضرات ممدوح کے منقلدوں کا
بھی وہی معاملہ جاری رہیگا اور تم منفسد اور حاسد طریقت ہو تمہاری گفتگو سے احتمال ایمان مسلوب ہو جانے کا تمہارے
قوی ہوتا ہم جواب شافی اور کافی تمہارے سوالات کے دیتے ہیں اول تم اقرار کرلو کہ بعد تسکین اعتراضات ہم سالکان طریقت
باشریعت کے ہاتھہ پر توبہ کرینگے اور اس بدطینتی سے باز آکر سلوک طریقت باشریعت اختیار کرینگے یہہ ارشاد سنکر دونوں
معترضین نے عرض کیا کہ بشرط تسکین خاطر ہمکو قبول و منظور ہے بعد قرارداد اس امر کے اول حضرت قطب ربانی
غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے جمیع مکاتیب
لطائف جو کیفیات باطنی اپنی پاس کے اور حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتی شہنشاہ ہند الولی کے پاس کے
دو معترضوں کے سامنے رکہکر جواب اعتراضات ارشاد فرمایا کہ جمیع مکاتیب لطائف حضرات صاحبان مجاز مرفوع الاجازت اولو العزم
والمرتبت کار فرمایان مسند ولایت سلاسل مشتقہ چار پیر چودہ خانوادہ یعنے حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ

صاحب مکتوب نطاب شہاب المعرفت اور حضرت[۲] عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب مکتوب نطاب مجاہدۃ الوحدت اور حضرت[۳]
عثمان جامع القرآن رضی صاحب مکتوب نطاب کلیات الحیات اور حضرت[۴] علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ صاحب مکتوب نطاب قوی القدرت
اور حضرت[۵] انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب مکتوب نطاب طول المعظم اور حضرت[۶] عبد العزیز بن حارث مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب
مکتوب نطاب قوی القربت اور حضرت[۷] سلمان فارسی رض صاحب مکتوب نطاب حجر القیود اور حضرت[۸] اویس قرنی رض صاحب مکتوب نطاب
شوق الکبیر اور حضرت[۹] ابو عبد الرحمان صاحب مکتوب نطاب جوش اور حضرت[۱۰] امام محمد حنیف صاحب فرزند حضرت علی
مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ صاحب مکتوب نطاب الام المقدر اور حضرت[۱۱] امام خواجگان خواجہ حسن بصری صاحب مکتوب نطاب ذوق الواحدیت
اور حضرت[۱۲] زبیر بن واحد صاحب مکتوب نطاب انتخاب الوجود اور حضرت[۱۳] امام قاسم بن محمد بن ابابکر صدیق صاحب مکتوب نطاب
لطائف الاسرار اور حضرت[۱۴] ابو موسیٰ راعی صاحب مکتوب نطاب بوارق صغیر اور حضرت[۱۵] شیخ عاصم صاحب مکتوب نطاب سعود نصرت
اور حضرت[۱۶] عبد الرشید صاحب شامی صاحب مکتوب نطاب جوز البطلی اور حضرت[۱۷] عبد الواحد بن زید صاحب مکتوب نطاب مثل الکبیر اور
حضرت[۱۸] محمد بن ابابکر صدیق صاحب مکتوب نطاب کفایت نامہ اور حضرت[۱۹] ابو عمران راعی صاحب مکتوب نطاب بطون العشق اور
حضرت[۲۰] شیخ حفص صاحب مکتوب نطاب ظاہر القرآت اور حضرت[۲۱] عبد اللہ علمبردار صاحب مکتوب نطاب ولی العجیب اور حضرت[۲۲] خواجہ
حبیب عجمی صاحب مکتوب نطاب صفات وحدت اور حضرت[۲۳] خواجہ فضیل بن عیاض صاحب مکتوب نطاب حقیقت المعانی اور حضرت[۲۴] خواجہ
داؤد طائی صاحب مکتوب نطاب فقر المامور اور حضرت[۲۵] عین الدین شامی صاحب مکتوب نطاب رحیم الوجود اور حضرت[۲۶] خواجہ بایزید
بسطامی صاحب مکتوب نطاب مدینۃ الاخرت اور حضرت[۲۷] امام جعفر صادق صاحب مکتوب نطاب کشف الغیوب اور حضرت[۲۸] امام موسیٰ کاظم
صاحب مکتوب نطاب شق البدر اور حضرت[۲۹] امام علی موسیٰ رضا صاحب مکتوب نطاب سجادہ منیر اور حضرت[۳۰] خواجہ معروف کرخی صاحب مکتوبات
نطاب نوادرات بطون و نظم الاسلام اور حضرت[۳۱] امام اعظم ابو حنیفہ نعمان کوفی سراج الامت صاحب مکتوب نطاب بدیع الشتالوق اور
حضرت[۳۲] امام محمد باقر صاحب مکتوب نطاب افسلوس اور حضرت[۳۳] امام حسین شہید کربلا صاحب مکتوب نطاب کلام عشق اور حضرت
امام حسن صاحب مکتوب نطاب لطف معشوق اور حضرت[۳۵] محمد مغربی صاحب مکتوب نطاب تذکرۃ الانوار اور حضرت[۳۶] کمیل بن زیاد
صاحب مکتوب نطاب سوال الوجود - کہ یہہ سب حضرات متقدمین اور دیگر جمیع حضرات متاخرین حضرات صاحبان مجاز مرفوع الاجازت
ہر ایک سلسلہ مروجہ اپنے اپنے عہد کے سے باہم اگر انتساب کیفیت باطن کا بموجب حکم مندرجہ مکتوبات نطاب حضرات اساتذہ مشغولیان
اپنے اپنے سلسلہ کے حاصل رکھتے تھے اور بعد حصول چند در چند انتساب کیفیت باطن کے باداء شروط قواعد مستمرہ اور قیود ضوابط مرعیہ

نکات اکیس طرح کی معیت اور دقائق چارگونہ امامت اپنی اپنی حضرات خلفا اور امام اور امام الائمہ اور امام امام الائمہ کو
باستحقاق انواع انواع تعلیمات کیفیات باطنی سے مشرف فرمایا کرتے تھے تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت سرور کائنات خلاصہ موجودات
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی کیفیت کاملہ باطن سے زیادہ انشاء ہیژدہ ہزار عالم نام اوسکا قرار دیا گیا
ہے سارے حضرات والا صفات کو بحکم العلماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے تعلیم نکات اکیس طرح کی معیت اور
دقائق چارگونہ امامت سے بعطا چودہ قسم انوار ولایت صفاتی ظلی متعلقہ کیفیت وجوبی ولایت ظاہری حضرات انبیا علیہم السلام
اور چودہ قسم انوار ولایت ذاتی اصلی متعلق کیفیت شہودی ولایت باطنی اپنی کی بہ تفصیل ذیل کے میاب مشرف فرمایا اور ہر ایک
نور انوار اقسام ولایت کو سات درجہ پر منقسم کیا خارجی اور داخلی اور علمی اور کشفی و صوری اور فرجاجی اور سراجی چنانچہ حضرت
بلال ابدال کو کیفیت باطن کے بقرار داد نام سرور بالظہور کے بوہب عطا فرمائی اور حضرت عبد العزیز مکی بن جابر رضی اللہ عنہ کو
کیفیت باطن ولایت سلیمانی کی باحکام شریعت با کیفیت کے چارون قلب با نوار نیحی لمعان کر کے بکسب رحمت فرمائے اور حضرت انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیفیت باطن ولایت موسوی کی باحکام شریعت با معرفت کے چارون قلب با نوار زرد تابان کر کے بکسب عنایت
فرمائے اور حضرت عثمان جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیفیت باطن ولایت یوسفی اور خضری کے باحکام حقیقت با شریعت کے
چارون قلب با نوار کاسنی اور گلابی درخشان کر کے بکسب ابرازی فرمائے اور حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیفیت باطن
ولایت عیسوی اور ابراہیمی اور نوحی اور داودی باحکام معرفت با شریعت کے چارون قلب با نوار سبز اور سفید اور طوسی اور کبودی کے
روشن کر کے بکسب رحمت فرمائے اور حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیفیت باطن ولایت یعقوبی اور یونسی اور اسمٰعیلی اور
اور شیثی اور الیاسی کے باحکام طریقت با شریعت کے چارون قلب با نوار گرائی اور اگریا اور سرخ اور سوسنی اور جوزقی اور گوگری کے
تجلی کر کے بکسب عنایت فرمائی اور خود ساتھ صورت روحانی اور حقیقت معنوی کے جملہ مراتب تجلیات ہفت گونہ لمسی اور
حسی اور ذوقی اور صعودی اور شہودی اور صفاتی اور ذاتی تشبیہ ساطعہ اور تنزیہہ لامعہ کے چودہ قسم انوار ولایت ذاتی اصلی انہی
اور جمیع مراتب موصوفہ بالا چودہ قسم انوار ولایت صفاتی ظلی مفصل العصر کے باطن فیض مشمول حضرت مرتضیٰ علی
کرم اللہ وجہہ میں منصرف جلوہ فرمایا اور اوس کیفیت باطن کا نام مراتب صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہی
ولایت محمد قرار دیا اسی طرح سوائے حضرت بلال ابدال کے تینون حضرات نے بھی سلاسل اور بہت شیر و اور قیود نکات اکیس طرح کی معیت اور
دقائق چارگونہ امامت سے بعطا کیفیت باطن [illegible] خلفا اور امام اور امام الائمہ [illegible] امام امام الائمہ کو

کیفیت باطن عرفان حقیقت سے بکسب اور بوہب مشرف فرمایا اور ایک کو اون چاروں مین سے صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم والمرتبہ اپنی سلسلہ کا مقرر فرمایا اور جن حضرات کو طالب صادق میسر ہوا تو اون حضرات نے ایک طالب کو خلفا اور امام اور
امام الائمہ اور امام امام الائمہ کسی حضرت کی مین سے پسند فرما کر بادائے لوازم شروط مستمرہ اور قیود مرعیہ نکات اکیس ۲۱ طرح کی بیعت اور دقائق
چارگونہ امامت کی کیفیت باطن باحصلہ اپنی کو عطا فرمایا اور صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ اپنی سلسلہ کا قرار دیا
جب ہر ایک زمانہ مین یہی معاملہ رواج پذیر ہوا باعث عمری رہنے اس دستور فیض معمور کے چند مدت مین کئی مرتبہ یہ بھی اتفاق ہوا
کہ بعضے حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ کو چار پانچ سلسلون مین بھی انتساب کیفیت باطن حصول ولایت
منقسمہ موصوفہ بالا کا بادائے لوازم شروط مستمرہ اور قیود مرعیہ نکات اکیس طرح کی بیعت اور دقائق چارگونہ امامت کے حاصل ہوا
اور جس سے صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ سے ہر ایک کیفیت باطن سلسلہ جداگانہ یا مجموعہ جملہ کیفیات باطن مین حضرات خلفا
اور امام اور امام الائمہ اور امام امام الائمہ بموجب اپنی اپنی استعداد کے صاحب مجاز اور اونمین سے ایک صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم
والمرتبہ کامیاب ہوئے اور بعضے مرتبہ یہ بھی اتفاق ہوا کہ حضرات امام امام الائمہ اور صاحبان مجاز مرفوع الاجازت علو ہمتی اور
افضال ایزدی اپنی اپنی زمانہ مین بحصول کیفیت باطن علو العزم والمرتبہ شہنشاہی ولایت کے حمان بہرہ مند ہوئے حضرات
اون جس سے کیفیت باطن کے مین سے جو جو حضرات جلد کامیاب مرتبت موصوفہ کے ہو کر طرف تجدید تعلیم کیفیت باطن کے متوجہ ہوئے
اون حضرات مجددین اور مجتہدین کے نام وہ سلسلہ منسوب ہوکر چار ۴ پیر چودہ ۱۴ خانوادہ شمار مین آئے اور چند مدت کے بعد ایک ایسے
صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان مجدد تعلیم کیفیت باطن ولی مادر زاد کا ظہور ہر ایک زمانہ مین
ہوتا چلا آتا ہے کہ جنکی کیفیت باطن کی قوت جمالی اور قدرت جلالی کا احوال ہر ایک حضرات اساتذہ پیشوایان صاحب مجاز
مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان مجدد تعلیم کیفیت باطن ولی مادر زاد نے اپنی اپنی مکاتیب مین مفصل
تحریر فرمایا ہے اور بموجب پیش خبری کے زمانہ ظہور اوس ولی مادر زاد مین بحالت عمر طفولیت کیفیت صدور احکامات
مثالی اور عمر بلوغ مین القاے باطنی بغیر تعلیم اور مجاہدہ ریاضات کے بوہب حاصل ہوتی ہے جب وہ ولی مادر زاد بموجب احکام مثالی اور
القاے باطنی کے واسطے حصول کسب طرح کی کیفیت باطن جب کسی سلسلہ کی جس کسی صاحب مجاز مرفوع الاجازت کی خدمت مین حاضر ہوا
[illegible] چہرہ متبرک اوس ولی مادر زاد کے اون صاحب مجاز مرفوع الاجازت نے کیفیت باطن باحصلہ اپنی سلسلہ کو اوسی وقت
[illegible] بیعت امامت و ارشاد اپنی ہاتھ سے مع عطائے تمامی اسناد خلافت نامجات معتبرہ اور اوراد ضبط وظائف شیارنہ

اور مکتوبات نصاب مندرجہ احوال کیفیات ظاہری اور باطنی اور تبرکات ملبوسات وغیرہ اپنی پاس سے مرحمت فرماکر صاحب مجاز مرفوع
الاجازت مثل اپنے کردیا اسی طرح تعلیم کیفیت باطن ولایت منقسمہ وحدہ بالا سلاسل چار پیر چودہ خانوادہ وولج ید بیدیہ وغیرہ
سے رائج بطور مخفی اور اعلانیہ با دائے لوازم شروط مستمرہ اور قیود مرعیہ نکات اکیس طرح کی بیعت اور دقائق چار گونہ امامت کا
ہوکر بخطاب صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ شہنشاہ ولایت حمان مجد و تعلیم کیفیت باطن ولی مادر زاد کے فیض
بخش عالم و عالمیان کا ہوا اور **سلاسل چار پیر چودہ خانوادے** عالی در زاد ہو سوئے کے خلفا اور امام امام الائمہ اور امام
امام الائمہ سے سینہ بہ سینہ الوان و تلوین کیفیات باطن کے جاری ہوا اب تفصیل نکات اکیس طرح کی بیعت اور دقائق چار گونہ
امامت کے سمجھنا چاہئے **اول بیعت توبہ شرعی** تعریف اوسکی یہہ ہے کہ اگر کوئی شخص جو شرف دین محمدی صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم سے بہرہ مند نہو وہ شخص بہدایت ایزدی شرک اور کفر سے ناراض ہوکر مشرف باسلام ہونا چاہے یا کوئی
شخص مسلمان جو مرتکب دوام معصیت منہیات شرعی کا ہوتا ہو وہ بہدایت ہادی مطلق اپنی افعال سے بیزار ہوکر تائب ہونا
چاہے تو علماے شرع شریف اوس شخص کو بعد غسل وغیرہ طہارت ہاتہ اوس شخص کا بموجب دستور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے اپنی ہاتہ مین لیکر پانچون کلمے شرعی اور دونون **اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ** اور چند آیات و حدیث معمولی پڑہا کر مشرف
باسلام فرماوین اور تعلیم تعمیل احکام شرعی سے فیضیاب کردین - یہہ بیعت توبہ صرف واسطے مستعد ہوجانے امر و نواہی شرعی کے صرف ہے
اور اس بیعت توبہ شرعی مین تعلیم اشغال اور عطاء شجرہ کی قید ضرور نہین البتہ اتنا ضرور ہے کہ جس عالم کے ہاتہ پر توبہ کرین
اوس کو طریقہ مقررہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا یاد ہو جب وہ شخص شرفیافتہ بیعت توبہ شرعی
طالب بیعت توبہ طریقت باشریعت کا ہو تو عالم بیعت فرمادے اسے حاجت امر ضرورت حصول اجازت کی نہین **دوم بیعت توبہ طریقت
باشریعت** تعریف اوسکی یہہ ہے کہ جسوقت طالب بیعت توبہ طریقت باشریعت کا پاس خلفا یا امام یا امام الائمہ یا امام
امام الائمہ یا صاحب مجاز مرفوع الاجازت یا علو العزم و المرتبہ یا شہنشاہ ولایت حمان یا سالک طریقت باشریعت کے پاس واسطے
حصول شرف بیعت توبہ طریقت باشریعت کے حاضر ہو سالک طریقت باشریعت کو لازم ہے کہ اوسیوقت بلا تامل ضروری امورات
اپنی اوس طالب کو اسطرح مشرف بہ بیعت کرے کہ بعد طہارت غسل اور وضو کے دو رکعت تحیت وضو اور چار رکعت صلواۃ
استغفار پڑہا کر ہاتہ اوس طالب کا بموجب دستور حضرت سرور کائنات احمد مجتبی **محمد مصطفی** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
اپنی ہاتہ مین لیکر عبارت معمولی بیعت توبہ طریقت باشریعت کے مع دو کلمہ طریقت کے پڑہادی اور سوائے امر و نواہی شرعی کے

آداب طریقت اور اوراد اور اشغال طریقت باشریعت کے مع شجرہ اسمائی مبارک حضرات پیران عظام سلسلہ [illegible]
اپنی کے فیضیاب فرماوین اور صاحب مجاز شجرہ سلسلہ اجازت کلام اللہ شریف اور دلائل الخیرات اور احادیث [illegible]
فرماوین کہ یہہ سلسلہ حضرت عثمان جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب ہے **شرائط ضروری** بیعت توبہ طریقت باشریعت
کی سمجھنا چاہئے کہ اول طالب بیعت توبہ طریقت باشریعت کو تحقیق کر لینا اسناد صحیحہ مرتبہ کیفیت باطن سالک طریقت باشریعت
بہت ضرور ہے کہ صاحبان مجاز مرفوع الاجازت اپنی زمانہ کے اسناد صحیحہ مثال خلافت مرتبہ کیفیت باطن [illegible] حاصل
اپنی کے اور شجرہ سلسلہ ہائے ماذون اور مجاز کا مع شجرہ سلسلہ اجازت کلام اللہ شریف مذکور الصدر کے حاصل کیے ہوئے ہوں
اور عنوان سرنامہ مثال خلافت کا ہر ایک سلسلہ مشتقہ سلاسل چار پیر چودہ خانوادہ میں جداگانہ مقرر ہے مثال خلافت
مصنوعی بباعث ضوابط اور قواعد مقررہ ماثورہ کے ہرگز چھپ نہیں سکتی یہہ بھی امر معجزات نبوی اور کرامات حضرات اولیائے
محقق ہے اور بغیر تحقیق اسناد صحیحہ سالک طریقت باشریعت کی بیعت توبہ طریقت باشریعت طالب بیعت توبہ طریقت باشریعت کو
کافی المدعا ہرگز نہیں ہو گی یہہ مثل اسکے ہے پیر خود درماندہ است شفاعت کسی کی کیا کرین **اور سالک طریقت** باشریعت غیر اسناد
صحیحہ اگر کسیکو بیعت کریگا عند اللہ ماخوذ ہوگا قطاع الطریق ایسے ہی لوگوں کو کہتے ہیں کہ جو مضمون حدیث **الدُّنْيَا ذُوْ رَهٍ لَا يُحَصِّلُهَا
اِلَّا بِالذُّوْدِ** کو موافق اپنی سمجھ کے سمجھے ہوئے ہیں اور حاصل ہونا شرف نتیجہ اور ثمرہ بیعت توبہ طریقت باشریعت کا حضرات خلفا
اور امام اور امام الائمہ اور امام امام الائمہ ماذون مجاز سے ہر ایک سلسلہ کے مثل شرافت اور فضیلت نتیجہ اور ثمرہ بیعت توبہ طریقت باشریعت
حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت اور علو العزم عالی مرتبہ اور شہنشاہ ولایت حمان ہر ایک سلسلہ کے ہے **اور شرائط**
بیعت توبہ طریقت باشریعت عورت کے اسیقدر ہیں مگر چند مراتب شرائط مذکورہ بالا سے زیادہ بھی انجام کیے جاتے ہیں یعنی شوہر
معتقد طریقت باشریعت عورت طالب بیعت توبہ طریقت باشریعت کا حاضر ہو اور اگر سفر میں ہو اجازت بذریعہ تحریر
کے نام لکھے اور اسکے [illegible] عورت کو اس طریقہ پر بیعت کیا جاوے اور اگر شوہر جاہل اور منکر طریقت باشریعت ہو یا عورت بیوہ و ناکتخدا
ہو [illegible] حاضر ہونا باپ یا بھائی جوان اوس عورت کا ضرور ہے اور سالک طریقت باشریعت بیعت کرنے عورات کا
وہ مجاز [illegible] ضعیف العمر ہو یا حضرت شیخ یعنی پیر و مرشد اوس سالک طریقت باشریعت تزکیہ و تصفیہ نفس نفیس
اوس سالک [illegible] اسناد صحیحہ مثال خلافت [illegible] بیعت کرنے عورات کا [illegible] حاصل [illegible]
[illegible] سالک طریقت باشریعت [illegible] موافق حال [illegible]

بیعت بہ تمامتر احتیاط تین وجہ پر منقسم فرمائی گئی ہے اول ٹیکہ یا رومال سے دوم عکس آئینہ سوم عکس آب صاف یا شربت میں لیکن حجاب وغیرہ درمیان میں ہونا بہت ضرور ہے **ششم بیعت توبہ طریقت باشریعت** طالب بمقیم مسافت بعید یا مقید کی تعریف اوسکی یہہ ہے کہ اگر طالب بیعت توبہ طریقت باشریعت کا کسی سالک طریقت باشریعت سے عقیدہ کامل رکہتا ہو اور وہ طالب صادق سالک کو فصل مسافت بعید کا ہو یا طالب کسیکی قید شدید میں ہو ایسی حالت میں جس سالک طریقت باشریعت کو تعلیم کیفیت باطن اس بیعت کی حاصل ہو وہ سالک مراتب معمولی مستلزمہ بیعت موصوف کے انجام فرما کر خط قبولیت بیعت اوس طالب کے پاس مع تفصیل کلمہ اور آداب اور اوراد و اشغال تعلیم طریقت باشریعت کے ارسال کر دے اور جب کبھی وہ شیخ طالب کا کیفیت باطن کا ہووے اوس وقت حسب استعداد قوت باطن اپنے کسی ذریعہ ظاہر یا باطن سے اوس طالب کو اپنی صورت روحانی اور حقیقت معنوی کا اثبات کرکے تعلیم باطن سے فیضیاب کر دیوین **ہفتم بیعت توبہ طریقت باشریعت** وقت نزع کی تعریف اوسکی یہہ ہے کہ اگر کوئی شخص فیضان شرف بیعت توبہ طریقت باشریعت سے مشرف ہوا ہو یا کسی فقیر صورت خلاف طریقہ شریعت سے نادانستہ مرید ہوکر عملیات سفلی وغیرہ و مایہ معصیت کا مرتکب ہوا ہو اور وقت نزع کے شامت اعمال میں تکلیف جان کنی کی کئی روز سے اوٹھا رہا ہو اور ہوش و حواس مطلق بجا نرہی ہون ایسے حالت میں جس سالک طریقت باشریعت کو یہہ تعلیم فرمائی گئی ہو وہ سالک لوازمات معمولی اور مراتب محکومی انجام دیکر تصرفات کیفیت باطن صرف ہمت فرما کر لطائف اوس شخص کے مجلی فرما کر بلائے شدائد جان کنی سے نجات دے اور شناخت مرتبہ ظہور اثر فعل تکمیل تصرف کے اس امر کو قرار دیا گیا ہے کہ سالک طریقت باشریعت اپنی دانست میں یہہ سمجھ لے کہ لطائف اس شخص کے روشن ہو گئے اور یہہ سمجھکر فارغ ہوا اوسیوقت وہ شخص بدرستی ہوش و حواس اقرار وحدانیت خدائے عزوجل اور نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا بشہادت حاضرین ادا کرکے رحلت کرے اور بعد وفات کے تجلیات انوار چہرہ پر معائنہ ہون **ہشتم بیعت توبہ طریقت باشریعت** کور و کر و گنگ کی تعریف اوسکی یہہ ہے کہ اگر ایسے شخص معذور و مجبور مطلق پر کسی سالک طریقت باشریعت کو رحم آوے اور ایسے شخص کو مشرف بیعت توبہ طریقت باشریعت سے فیضیاب کرنا چاہے مصداق حاصل ہو جانے شرف بیعت توبہ طریقت باشریعت کا یہہ ہے کہ بلقدر فاصلہ متعینہ سالک طریقت باشریعت اوس شخص معذور سے علیحدہ بیٹہکر بغیر ہاتہہ لگائے یا کسی اور طرح کی اطلاع کیے متصرف کیفیت باطن صرف ہمت فرما کر عالم وجوب میں اوس شخص کی روح کو تعلیم کرکے اپنی پاس بلالے کہ وہ شخص مجبور خود بخود بلا رہبری کسیکے پاس سالک طریقت باشریعت کے حاضر ہوکر اپنی ہاتہون کو اوس بزرگ کے ہاتہہ میں دیدے نام اس بیعت کا ظل وجودی

قرار دیا گیا ہی اب **یہانسے** تفصیل ایسے اقسام کی بیعت تحریر ہوتی ہے کہ طالب شرفیافتہ ایسے اقسام بیعت کا بعد
حصول شرف قدرت کاملہ کے صاحب مجاز ہوجاتی ہی اپنی کیفیت باطن کا اپنی طالب صادق کے باطن مین او عطا کرنے ضوابط کو متبع
اپنی کا اوس طالب کو ہوتا ہے یہہ قسم بیعت مفصلہ تحت حضرات خلفا او امام و امام الائمہ او ممنوع الصمد سے ہی علی الترتیب مراتب حاصل
ہوسکتے ہین مگر حضرات امام الائمہ او صاحب مجاز مرفوع الاجازت او علو العزم و المرتبہ او شہنشاہ جلالیت عمان ہر ایک سلسلہ مشتقہ نائبہ
جاریہ ہر چہاردہ خانوادہ سے باستحکام تمام حاصل ہوتی ہین بشرطیکہ اول طالب بیعت توبہ طریقت باشریعت سے سالکان صاحب ارشاد صحیحہ کے
بہرہ مشرف ہوا **اول بیعت بنیاد اقامت ہے** تعریف اوسکی یہہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد طالب کی کیفیت باطن کو بعض بعض
اوراد جمالی او اذکار جلالی سے مستفیض کر کے نقل ایک قرطاس مثال خلافت مع ایک شجرۂ سلسلہ اجازت فرمودہ او ایک شجرہ
سلسلہ اجازت کلام اللہ شریف موصوفہ بالا او ملبوسات مین سے ایک رومال مستعمل اپنی کے مرحمت فرما کر صاحب مجاز فرما دیتی ہین ایسی
وہ طالب صاحب اجازت حضرات خلفا مین شمار کیے جاتی ہین او راس بیعت مجاز کو بیعت ناسوتی مقام عامہ کہتے ہین **دوم بیعت**
تفصیلی ہے تعریف اوسکی یہہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد طالب کیفیت باطن کو بعض بعض اوراد او اذکار او
اشغال جمالی سے مستفیض فرما کر نقل دو قرطاس باطنی مثال خلافت ایک اپنی او ایک بنام طالب موصوف مع شجرات دو یا ایک
سلاسل اجازت فرمودہ کے مع شجرہ اجازت کلام اللہ شریف موصوفہ بالا او ملبوسات مین سے کلاہ مستعمل عطا کر کے صاحب مجاز
فرما دیتی ہین یہہ صاحب ہی حضرات خلفا مین شمار کیے جاتی ہین اس بیعت مجاز کو بیعت ملکوتی کہتے ہین او یہہ بیعت بشرط
حصول بیعت اول کے حاصل ہوتی ہے او یہہ سالک ہی صاحب مجاز بیعت طریقت باشریعت کے ہوتے ہین **سوم بیعت اجابی**
ہے تعریف اوسکی یہہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد طالب کیفیت باطنکو بعض بعض اوراد او اذکار او اشغال او
افکار جلالی جمالی سے فیضیاب کر کے بشرط حصول مقام ملکوت نقل تین قرطاس باطنی مثال خلافت ایک بنام طالب موصوف
یا ایک اپنی او ایک نقل اپنی حضرت پیر و مرشد کے مع شجرات تین یا دو یا ایک سلاسل اجازت فرمودہ کے مع شجرات سلسلہ اجازت
کلام اللہ شریف موصوفہ بالا او ملبوسات مین سے عمامہ مستعمل اپنا ارزانی فرما کر صاحب مجاز فرما دیتی ہین اس صاحب
کیفیت باطن کو خلیفہ کہتے ہین او راس بیعت مجاز کو بیعت ناسوت او ملکوت مرکب کہتے ہین او یہہ بیعت بشرط حصول
بیعت دوم کے حاصل ہوتی ہے او یہہ دونوں بیعت حضرات خلفا صاحب بیعت سوم کی بیٹھی ہی باستحکام حاصل ہوتی ہین
اور اسی طرح حضرات خلفا کو موجب اپنی اپنی استعداد و عرفان بدلیل بکتاب علم بہ بیعت کے مرتبہ مین حاصل ہوتا ہے

مراتب جمیع اور بصیر سے محروم رہجاتے ہین **چہارم بیعت خلافت ہے** تعریف اوسکی یہہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد
طالب مقامات کیفیت باطن کو بعد تعلیم لوازمات خلافت مسطورہ بالا کی بعضے بعضے مقامات روح سراجی سے بہرہ مند کرکے
نقل چار قرطاس باطنی مثال خلافت بہ ترتیب موصوفہ بالا مع شجرات چار سلاسل بالکم اجازت فرمودہ کے مع شجرہ سلسلہ اجازت کلام اللہ
شریف ممدوحہ بالا اور ملبوسات مین سے کلاہ مستعملہ اپنی اور عمامہ سبز نوتیار مرحمت فرما کر صاحب مجاز ساتہہ کیفیت باطنی آثاری صفاتی کے
فرما دیتے ہین یہہ حضرات بہی امام شمار کیے جاتے ہین اور اس بیعت خلافت کو بیعت ملکوتی درجہ سیومی افضل تر کہتے ہین اور اس سبب سے
صاحب کیفیت باطن کے قرطاس مثال خلافت پر مواہیر برادران طریقت صاحبان مجاز کی ثبت ہوتی ہین اور یہہ بیعت بعد
حصول بیعت سوم کے حاصل ہوتی ہے اور اس سبب سے صاحب کیفیت باطن سے بیعت اول و دوم و سوم باستحکام حاصل ہوتی ہے
پنجم بیعت حوالت ہے تعریف اوسکی یہہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد طالب بیعت مقامات باطن کو بعد تعلیم
لوازمات خلافت موصوفہ بالا کے اکثر مقامات روح سراجی اور نفس نفیسہ سے مستفیض فرما کر نقل باطنی پانچ قرطاس مثال خلافت
بترتیب ممدوحہ بالا مع شجرات پانچ سلسلہ بالکم اجازت فرمودہ کے مع شجرہ اجازت کلام اللہ شریف موصوف الصدر اور
ملبوسات مین سے خرقہ مستعملہ اپنا اور عمامہ سیاہ نوتیار عطا کرکے صاحب مجاز ساتہہ کیفیت باطنی تجلی صفاتی کے فرما دیتے ہین یہہ صاحب
بہی امام شمار کیے جاتے ہین اور اس بیعت خلافت کو بیعت جبروتی کہتے ہین اس سبب سے صاحب کیفیت باطن کے بہی قرطاس مثال
خلافت مواہیر برادران طریق صاحبان مجاز سے مرتب ہوتی ہے اور صاحب مجاز باستحکام حاصل کرا دیتے ہین بیعت اول
دوم و سوم و چہارم کے اپنی طالبون کو ہوتے ہین اور یہہ بیعت بشرط حصول بیعت چہارم کے حاصل ہوتی ہے
ششم بیعت ارشاد ہے تعریف اوسکی یہہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد طالب بیعت مقامات
کیفیت باطن کو بعد تعلیم لوازمات خلافت ممدوحہ بالا بشرط حصول مقام جبروت کے مراتبات نفس انتقالی اور روییت روح
وجاجی و سراجی سے کامیاب فرما کر نقل باطنی چہہ قرطاس مثال خلافت بہ ترتیب موصوف الصدر مع شجرات چہہ سلسلہ بالکم
اجازت فرمودہ کے مع شجرہ اجازت کلام اللہ شریف ممدوح الصدر اور ملبوسات مین سے رومال اور خرقہ مستعملہ اپنا اور عمامہ گیروا
نوتیار ارزانی فرما کر صاحب مجاز ساتہہ کیفیت باطن معاینہ و تجلی کالبرق کے فرما دیتے ہین اس سبب سے صاحب کیفیت
باطن کو امام کہتے ہین ان حضرات کو قرب حضرت واحدیت بعضونکو آمد اور بعضونکو آہد حاصل ہوتا ہے مراتب علیم اور بصیر سے محروم
ہوتے ہین صرف مرتبہ سمیع کا باقی رہجاتا ہے اور اس بیعت خلافت کو بیعت ملکوتی اور جبروتی مرکب کہتے ہین

قرطاس مثال اس جیسے صاحب کیفیت کا بہی قرطاس مثالی خلافت بدستور مفصل بالا مواہیر سے مرتب ہوتا ہے اور یہہ بعیت
بشرط حصول بعیت پنجم کی حاصل ہوتی ہے **ہفتم بعیت بامثالت ہے** تعریف اوسکی یہہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد
طالب عرفان حقیقت کو بعد تعلیم لوازمات حوالت موصوفہ بالا کے بعضے بعضے مقامات روح میثاقی سے بہرہ مند فرما کر نقل باطنی
سات قرطاس مثال خلافت بترتیب ممدوح الصدر مع شجرات سات سلسلہ یا کم اجازت فرمودہ کے شجرہ اجازت کلام اللہ شریف
ممدوح الصدر اور ملبوسات میں سے رومال اور خرقہ مستعمل اپنا اور عمامہ سبز نوتیار مرحمت فرما کر صاحب مجاز مع ساتھہ کیفیت باطنی آمد روح معراجی
اور آورد و ذجاجی کی فرما دیتے ہیں یہہ صاحب امام الائمہ شمار کیے جاتے ہیں اس بعیت کو بعیت جبروت درجہ سوم افضل کہتے ہیں
ایسے صاحب کیفیت باطن کے قرطاس مثال خلافت پر مواہیر حضرات امام الائمہ اور امام امام الائمہ اور صاحب مجاز مرفوع الاجازت
کے ثبت ہوتی ہیں اور یہہ صاحب مجاز حاصل کر لیتے تمامی بعیت مذکور الصدر کا باستحکام ہوتی ہیں اور یہہ بعیت بشرط حصول
بعیت ششم حاصل ہوتی ہے **ہشتم بعیت بامعالت ہی** تعریف اوسکی یہہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد طالب
عرفان حقیقت کو بعد تعلیم لوازمات حوالت موصوفہ الصدر کے اکثر مقامات روح میثاقی سے بہرہ مند فرما کر نقل باطنی آٹھہ
قرطاس مثال خلافت بترتیب مذکور الصدر مع شجرات آٹھہ سلسلہ یا کم اجازت فرمودہ کی مع شجرہ اجازت کلام اللہ شریف
ممدوحہ بالا اور ملبوسات میں سے رومال اور خرقہ اور کلاہ مستعمل اپنا اور عمامہ سبز نوتیار عنایت فرما کر صاحب مجاز مع ساتھہ کیفیت
باطنی موصوف الصدر بحصول ہر سہ مراتب فنا فی الشیخ یعنے فنائے افعالی و صفاتی و ذاتی مع صدور احکام ستر قسم الہام باطنی
کے فرما دیتے ہیں یہہ صاحب بہی امام الائمہ شمار کیے جاتے ہیں اس بعیت کو بعیت لاہوتی کہتے ہیں قرطاس مثال
ایسے صاحب کیفیت باطن کی بہی بطور موصوفہ بالا مواہیر سے مزین ہوتی ہے اور اس جیسے صاحب کیفیت باطن سے
ساتوں قسم بعیت باستحکام حاصل ہوتی ہیں اور یہہ بعیت بشرط حصول بعیت ہفتم حاصل ہوتی ہے **نہم بعیت با
وصالت ہے** تعریف اوسکی یہہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد طالب کیفیت عرفان حقیقت کو بعد تعلیم لوازمات
حوالت و امامت موصوف الصدر کے تمام و کمال مقامات روح میثاقی سے کامیاب کر کے لوح محفوظی کو معائنہ کرا کر نقل
باطنی نو قرطاس مثال خلافت بترتیب مرقوم الصدر مع شجرات نو سلسلہ یا کم اجازت فرمودہ کے مع شجرہ سلسلہ اجازت کلام اللہ
شریف ممدوح الصدر اور ملبوسات میں سے رومال اور کلاہ اور خرقہ اور جانماز مستعمل اپنا اور عمامہ سبز نوتیار عطا کر کے صاحب مجاز
ساتھہ کیفیت باطنی موصوفہ بالا بحصول مراتب فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول چودہ قسم الہام فرما دیتے ہیں

اس جیسے صاحب کیفیت باطن کو امام الائمہ کہتے ہین ان حضرات کو کیفیت باطن کماحقہ دائرہ ولایت کی حاصل ہوتی ہے
یعنی قرب حضرت واحدیت مین عروج او نزول قبض اور بسط ہوا کرتے ہین اور کیفیت سلوک کی رہتی ہے اور مراتب
سمیع بصیر علیم کے بموجب اپنی استعداد کے حاصل ہوتے ہین اس جیسے صاحب کیفیت باطن اشہد نہم بیعت موصوفہ باستحکام تام
حاصل ہوتے ہین اس بیعت کو بیعت جبروت اور لاہوت مرکب کہتے ہین ایسے صاحب کیفیت باطن کے قرطاس مثال خلافت بطور مدحہ بالا
مواہب سے مرتب ہوتی ہے اور یہہ بیعت بشرط حصول بیعت ہشتم حاصل ہوتی ہے اور بشرط حصول مقام لاہوت اور کثرت تبلیغ
احکام ارشاد طریقت یہہ صاحب کیفیت باطن امام امام الائمہ کہلائے جاتے ہین دہم بیعت عروج شہنشاہی
ولایت ہے تعریف اوسکی یہہ ہے کہ حضرات مرشد اس بیعت سے بجز حضرات امام امام الائمہ اور صاحب مجاز مرفوع الاجازت
اپنے سلسلہ کے دیگر حضرات اہل مرتبت مفصل الصدر کو مشرف نہین فرماتے ہین مسترشد طالب رویت تجلیات انوار عرفان حقیقت
ذاتی کو بعد تعلیم جمیع مراتبات اور لوازمات مقامات موصوف الصدر کے تمام و کمال مراتب ولایت صفاتی متعلقہ ولایت عروج
انتظام خلق اور ولایت سلوک عنائی سراجی ظہور صاف ذات سے کامیاب فرماکر خود ساتھہ صورت روحانی اور حقیقت معنوی
بجمیع مراتب تجلیات ہفتگونہ تشبیہہ طعہ اور تنزیہہ لامعہ چودہ انوار ولایت ذاتی اصلی مفصلہ ذیل اور جمیع مراتب چودہ قسم انوار
ولایت ظلی مشرح الصدر اس جیسے صاحب کیفیت باطن کے باطن مین بتصرف جلوہ فرماتی ہین اور اسکو طالب صاحب مجاز مرفوع الاجازت
اپنی حضرت شیخ کو از روے صورت اور معنی جانتا اور پہچانتا او پوچھتا اور دیکھتا اور پاتا ہے حقیقت ذاتیہ اور ماہیت صفاتیہ حضرت شیخ کو
یہہ ہونیکے خیالات غریب شیوہ نامتناہی اور تمولی اور انتقائے ہستی حضرت شیخ سے درگذرتا اور تجلیات ہفتگونہ کو باشتراک اقسام آثاری اور وجوبی
امکانیکی مظہر جامع صورت اور معنی حضرت شیخ سے دیکھہ لیتا ہے اور برزخ جامع حضرت شیخ مین از روے صورت اور معنی کے ہر سہ مراتب فنا ثلاثہ یعنی
فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کے بوجہہ حسن اس جیسے صاحب کیفیت باطن کو حاصل ہوجاتے ہین اور ہر چار سیر
عروجی اور نزولی الی اللہ اور فی اللہ اور من اللہ اور مع اللہ کے سیاح ہوجاتے ہین اور ہر چار نور قلب نیرت ابرت صنوبر
مدور اپنا انیس یون ولایت منقسمہ بالا بکیفیات الوان و تلوینات یعنی سیاہ او نیلگون اور نقرئی اور طلائی اور زعفرانی اور عنابی
اور زمردی اور یاقوتی اور قیصری اور نقرئی او فیروزی اور عنبری اور قمری اور شمسی کے تابان اور درخشان ہوکر یہہ چودہ ولایت
ممدوح الصدر کے آثار اور صفات کیفیت باطنیہ مین منتقل ہوجاتے ہین اور ترقی مدورات اور ذکر سلطان کی ہہ جہت و ہر رو نصیب ہوتی ہے
اور حضرات مرشد ایسے صاحب کیفیت باطن کو صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی ساتھہ کیفیت باطن تعلیم نکات الکیش طرح کی بیعت اور

دقائق جائز کو نہ امامت سے مع اجازت بار الٰہ علی سیف اللہ حضرت یمانی شریف ملقب بحضور مرتضوی سلطان اللہ ور اد تفصیل ذیل یعنی انجلائے

ظاہری یعنی علمی اور عملی اور نظری اور محبوبی اور محمودی اور سیاست قسم تلاوت باطنی یعنی ناسوتی قلبی اور ملکوتی اور جبروتی لاہوتی اور ہوتی

اور وجودی معنوی اور قسمی وغیرہ ذی ذی نیا ابجادیتی ہیں اور حضرات زمانہ ایسے حسبنا کیفیت باطن کو افیضان صحبت شاہد رونا اور ترمیم تعلیم اسا

اپنی حضرت ذات احدیت صرفہ مرتبہ اسفل طبیعت تک ہر ہر مرتبہ کے آداب احکام آثار اصطلاح حسنات سیئات اذکار اشغال افکار

اسرار سے بہرہ مند فرماتے ہیں اور حضرت مرتبہ الیسے حسنا کیفیت باطن کو تامی تبرکات فاضات معنویہ یعنی تمامی اسماء و صفات ناقصہ معنویہ

امتثال مضیۃ احوال اور ادراک تفصیلہ اذکار اشغال مذکور تبرکات لبوسات وغیرہ اشیائی تسلیم اور تجرات متحققہ شقاق و انتساب کیفیت باطن

سلاسل مشتقہ چار پیر چودہ خانوادہ اپنی پاس سے عنایت فرماتی ہیں کیفیات صحو اور سکر اور فنا و بقا کی ہر وقت طبیعت پر طاری رہتی ہیں اون کا

بیعت لا ہوتی درجہ سومی افضل تر کہتے ہیں اور بیعت جدیت بشر حصول بیعت تیمم کے حاصل ہوتی ہے اور جو کوئی شخص طالب صادق کسی طرح کی کیفیت

ایسے صاحب کیفیت باطن کے حضور میں حاضر ہوتا ہے لمعاً تو جا ایک گوشہ چشم کرم طالب اپنی مرتبہ حسب استعداد پر مستفیض ہو جاتا ہے اب تعریف

حضرات علو العزم والمرتبہ مجدد اور حضرات شہنشاہ ولا ثانی کے سمجھنا چاہئے کہ حضرات صاحبان خطاب علو العزم والمرتبہ

حضرات صاحبان مجاز مرفوع الاجازت میں سے ہوتی ہیں ان حضرات کو حضرت وحدت سے قرب اتم حاصل ہوتا ہے اور کیفیت جذب بالسلوک اور سلوک

بالجذب رہتی ہے اور قرب حضرت احدیت صرفہ بعضونکو بادر اور بعضونکو لمعہ حاصل ہوتا ہے اور حضرات علو العزم والمرتبہ حسب حصول کیفیت قرب حضرت

احدیت صرفہ بادرہ میں سے بلقب شہنشاہ ولا ثانی کے مراتب محمودیت اور محبوبیت اور قطب الاقطابی اور قطب الارشادی پر مشرف ہو کر فیض بخش

ادیان اعزہ اسلاسل کے ہوتے ہیں ایسے حضرات کیفیت باطن کے نام پر چودہ خانوادہ قرار پذیر ہوا اور تا بقیام عالم ایسے حسب کیفیت باطن کا

ظہور حسب سلسلہ کے ہوگا وہ سلسلہ اوس کے نام سے منسوب ہوتا چلا آئیگا اور ہر ایک سلسلہ مشتقہ سلاسل چار پیر چودہ خانوادہ میں زمانہ فصل ظہور

حضرات علو العزم والمرتبہ مجدد عصر اور حضرات شہنشاہ ولا ثانی کے بقدر استعداد قویہ نسبت کیفیت باطن اپنی اپنی سلسلہ کے جداگانہ اور بعضے

سلسلوں میں بسبب وہ نسبت قویہ کیفیت باطن کے علی التواتر یہی ظہور حضرات علو العزم والمرتبہ مجدد عصر و حضرات شہنشاہ ولا ثانی کا ہوتا چلا

اور تا بقیام عالم ہوتا چلا جائیگا اور بعضے سلسلوں کی قوت نسبت کیفیت باطن کے درجہ مساوات ادا اعتدال کے ہے اون سلسلوں میں یہ امر مامور و منقطع سے

بعد دو مرتبہ تیسری مرتبہ میں ظہور حضرات علو العزم والمرتبہ مجدد عصر کا ہوتا چلا آتا ہے اور تا بقیام عالم بحالت الیفا قوت نسبت کیفیت باطن ظہور

چلا جائیگا اور بحالت عدم الیفا قوت نسبت کیفیت باطن کے وہ سلسلہ اپنی زمانہ کی حضرات علو العزم والمرتبہ مجدد عصر کو حاصل ہو کر شمول

باطن سلسلہ اون حضرات علو العزم والمرتبہ مجدد عصر کے تا بقیام عالم جاری رہیگا اور بعضے سلسلہ سلاسل غیر مشتقہ چار پیر چودہ خانوادہ

ہی ہے تو تین واسطہ کے بعد سلاسل حضرات علو العزم المرتبہ مجدد عصر صاحب وقت نسبت تو کیفیت باطن میں ضم ہو کر رواج پذیر نہیں اور یہ
تا بقیام عالم رواج پذیر رہینگی اور سلاسل حضرات صاحب مرتبہ دوئم یعنی اعتدال نعمت نسبت کیفیت باطن میں جو بعد دوم مرتبہ کے حضرات علو العزم المرتبہ مجدد
عصر کا ظہور ہوتا چلا آتا ہے اور دوم نوع حضرات امام الائمہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت میں بعضے کو کیفیت سلوک بالجذب اور بعض کو جذب بالسلوک اور بعضو نکو
فقط سلوک اور بعضو نکو جذب فقط کی رہتی ہے اور حضرت واحدیت سے قرب اتم اور حضرت وحدت سے قرب اکثر بار ورد اور بعضو نکو باید حاصل ہوتا ہے اور قرب بالیدیت
حضرت احدیت صرفہ گاہ گاہ میسر ہوتا ہے جو حضرات صاحب قرب حضرت وحدت میں ہیں وہ بار ورد کی **ابوالوقت** اور جو حضرات صاحب قرب حضرت وحدت حصول
ہیں وہ **ابن الوقت** کہلائے جاتے ہیں لیکن حضرات ابن الوقت میں سے جو حضرات عمر طبعی پر فائز ہو جاتے ہیں بعد تکمیل مراتبات و تتمیم مدارج صاحب کیفیت
قرب حضرت وحدت بار ورد کے ہو جاتے ہیں وہ ابوالوقت کہلائے جاتے ہیں اور قرب حضرت احدیت صرفہ گاہ گاہ جلد میسر ہوتا ہے اور حضرات صاحب کیفیت باطن حصول قرب
حضرت وحدت بار ورد صاحب نسبت عرفیہ کیفیت باطن میں ہے جو حضرات صاحب قرب حضرت احدیت صرفہ جلد علی التواتر کے ہیں وہی حضرات بوہب عنایت افضال الہی
ابتدائے زمانہ تحصیل تعلیم کیفیت باطن میں مراتب موصوفہ بالا سے جلد کامیاب ہو کر یہ ترقی کیفیات باطن روز افزون کے حضرات علو العزم المرتبہ اور
حضرات مجدد عصر ملقب ہو جاتے ہیں اب سمجھنا چاہئے کہ بیعت ہر دو سلسلہ کا خفیہ علویہ متعلقہ ولایت روح جو بیعت کی تین طرح پر ہے مگر تعریف ہمارا اور لکھا گیا
قواعد اور بیعت کے ممنوع افشائے عام سے طالب کو معاً کیفیت جذب کی طاری ہو جاتی ہے اور وقت محنت مشاغل طے کرنے مراحل و منازل مرتبہ سلوک کی
نہیں پڑتی فوراً عہدہ حسب استعداد اپنی پر مامور ہو کر احکام انتظام خلق کے اور ہمگی کیفیت باطن سے ممتاز ہو جاتے ہیں اور یہ رہ روت ہوتے ہیں
ہر چند کہ عہدہ حضرات صاحب ولایت روح مدینہ کے بہت ہیں لیکن یہی چند نام رقبا و نقبا و نجبا و ابدال و اوتاد و اغیاث و اقطاب رجال الغیب مشہور
لکھے گئے ہیں اور اس بیعت باکیفیت کے حاصل کرنیکی ہر ایک حضرات صاحب بیعت مفصل الصدر کو حاجت نہیں ہے بعد سمجھنا مضامین
حضرات مفصلہ بالا کے حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید **عبد القادر جیلانی** محبوب سبحانی کریم الطرفین
حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ دونوں فضلا معترض سے ارشاد فرمایا کہ زمانہ حضرت سرور انبیا احمد مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ
وسلم سے آج تک یہی قواعد مستمرہ و ضوابط عدیدہ ایک خاندان مرفوع الاجازت میں اور آخر تک جاری رہینگے جب تک سلسلہ
عالم چلے جائینگے اس معمولات سے علیحدہ اگر کسی فقیر کا حال و قال ظاہر باطن کا دیکھا جاوے ہرگز قابل اعتبار کے نہیں وہ ایسے لوگوں کی
معقولی نسبت افعال و اقوال اور احوال حضرات پیران عظام اور وابستگان سلسلہ حضرات ممدوح کے قیاس کرنا نہایت نا بیجا
ہے اب جوابات اپنی فہم کے سوالات معترضہ کے بموجب قواعد اور ضوابط محکومہ منقولہ مشروح الصدر کے سمجھ لینا چاہئے **جواب**

سوال اول و دوم حضرات پیر عظام رضی اللہ تعالے عنہم و رضو عنہ سلاسل چار پیر چودہ خانوادہ کے

اپنی مریدان شرف یافتہ بیعت تو بہ طریقت با شریعت کو کہ جو طالب خدا ہے بہرہ نہین رکھتے ہین اس باعث سے دوسرے فقیر صورت کی طرف بنگاہ عظمت دیکھنا اور کسی امر کی التجا کرنیکو ممانعت کرتے ہین کہ بوقت حصول شرف بیعت حضرت مرشد کے اوس مرید کیواسطے اوراد عافیت ظاہری اور اشغال بنا بر تقویت باطنی بھی تشریح آنکے ولوازم کردئیے یا بند تعمیل ہنا احکام تعلیم کا بسبب حفظ واہمن حوادث ظاہر و باطن کا ہوا جس کسی مرید نے بخیال ہیچ خواہش نفسانی ترک یا قصر یا بیضابطگی تعمیل تعلیم بحکومہ مین شروع کیے حوادث ناگہانی ظاہر اور باطن نے موہنہ دکہایا جب گرفتار مصیبت ہوگئے دستگیری حضرت مرشد سے بعقیدہ کہو دیے اور قصور اپنا فراموش کر گئے اوس حالت گرفتاری مصیبت مین اگر کسی فقیر صورت خلاف طریقت با شریعت کی باتون مین فریفتہ ہو کر نقصان ظاہر اور باطن اپنی کا کیا یا مرتکاب دو حکم عدولی فقر و بی مصفا دینے کے جناب ہوئی اور محتاجی حد سے زیادہ گذری مضمون حدیث كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا کا درست آیا اس حالت مین مضمون سوال دوم کا درست ہوگیا منا سب یہہ تہا کہ بمجرد وقوع ترک یا قصر یا بیضابطگی تعمیل تعلیم بحکومہ کی حضرت مرشد یا خلفا حضرت مرشد کی خدمتمین حاضر ہو کر یا عریضہ بہیجکر قصور اپنا عفو کرا لیتے اور تعمیل تعلیم مین مستعد اور سرگرم ہوجاتے **جواب سوال سوم** حضرات پیران عظام سلاسل چار پیر چودہ خانوادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و رضوا عنہ نے بحالت شرف یافتگی مراتب خلفا اور امام و امام الائمہ اور امام الائمہ کی بحصول کیفیت باطنی علی الترتیب مراتب مفصل الصدر مع اسناد صحیحہ کے بہنگام وقوع عذر معقول یا ضرورت قوی یا حالت استیلاء ذوق شوقی طلب خدا کی بشرط انجام مجاہدات اور ریاضات خلاف ورزی خواہش نفس امارہ توجہ فرمائی ہے کسی طرح کی خواہش نفس بیرنگ کا نام نہین فرمایا ہے **جواب سوال چہارم** حضرات پیران عظام سلاسل چار پیر چودہ خانوادہ اپنی اپنی حضرات مرشد کی سنت بعد حصول حکم ادائے سنت مرشد اپنی کو ادا کرتے چلے آئے ہین اختیار کرنا فعل حضرت مرشد کا بغیر اجازت حضرت مرشد کے کمال گستاخی ہے **جواب سوال پنجم** بباعث صدور کلمات بے ادبانہ شان مین حضرت حبیب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی اگر تم دونون معترض بعد تسلیم کر لینے جوابات کے تابع طریقت باشریعت نہین ہو کے ہماری رائے مین قابل سزا ہو بیشک تعذیر کیجاوے گی سمجہہ لو کہ آیت وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ نا طق ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کہ جنکی اہل بیت کی شان مین آیت تطہیر نازل ہے اگر ارادہ تحقیق حقیقت کا نسخ کیا ہوتا کا ہیکو مرتبہ آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ [illegible] البیان کا سمجہہ لینے اسرار رسوخ مرتبہ نبوت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم [illegible] آیت وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى [illegible] صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو عصر احتشام مرتبہ بشیر خواربین

جو اپنی مکان سے مکہ معظمہ کو لاتی تھین اثنائی راہ مین شیطان ملعون جہار شتر کو پکڑکر بارادہ ہلاکت کسی جانب کو ہسار پہ لیچلا تہا کہ حضرت
حافظ حقیقی نے جبرئیل امین کو بہیجکر راہ راست مکہ معظمہ کی راہبری فرمائی معانی حدیث وَمَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ اور قول
عَرَفْتُ رَبِّي بِفَسْخِ الْإِرَادَةِ کے بروقت شرفیابی دولت بیزوال عرفان حقیقت کے بخوبی تمام سمجہہ مین آتے ہین کہ جب وہ حالات
اپنے اوپر گذرتے ہین بیان اوسکا فی المدعا تسلی سائل ناواقف کے ہرگز نہین ہوتا **جواب سوال ششم** معانی روایت مشہور عالم ارادت
یکجا و نعمت صد جا کی نسبت مریدان شرفیاب تمکان بیعت تو بطریقت با شریعت جنکو طلب خدا اور حصول کیفیت باطن او شناخت حضرات اہل اللہ
نعمت بندگان خدا ہے اور باطن کے سے بہرہ حاصل نہین درست نہین آتی اور یہی معانی روایت مذکور شایان تکمیل مراتب حضرات صاحبان مجاز
مرفوع الاجازت اور حضرات علو العزم المرتبہ او حضرات شہنشاہان ولایت حمان کے نہین ہوسکتے بلکہ حضرات خلفا او امام او امام الائمہ اور
امام امام الائمہ کے حسب حال درست اور راست ہوتے ہین ایسے موقع او محل پر کہ جب اپنی حضرت پیر و مرشد کی عنایت سے باسناد صحیحہ کسی مرتبہ پہ
مراتب موصوفہ بالا مین سے باد آئی لوازم قواعد مرعیہ او شرائط ضوابط مستمرہ حصول حسب استعداد طلب نکات اکیس ۲۱ طرح کی بیعت او تعلقات
چارگونہ امامت سے کامیاب ہوگئے ہون بعد رحلت فرمانی حضرت مرشد کے ہنگام وقوع معاملہ قبض و نزول زاید از معمول کے یا حضرت مرشد کسی مقام اہم
مین چہوڑکر رحلت فرما گئے ہون یا بزرنت رحلت فرمانی حضرت مرشد کی کوئی کیفیت باطن مین اسطرح پر طاری ہوئی کہ متحمل اوسکے نہو سکے اور احکام
مثال او معال کے بباعث تنزلی کیفیت باطن سمجھہ مین نہ آتے یا کسی جذابی کیفیت باطن کی ناگاہ سلب کرلی ہو یا بوقوع ایسے نفسانی یا
بیضابطگی کے حالت غلبہ ہراس مین یہہ دستور ہے کہ بحالت وقوع ایسے معاملہ کے بغیر حاضر ہونے بارگاہ حضرات صاحبان مجاز مرفوع الاجازت او حضرات
علو العزم المرتبہ مجدد عصر او حضرات شہنشاہان ولایت حمان کے باحسن الوجوہ اپنی معا حصول نعمت بسط او عروج وغیرہ پہ کامیاب ہونا ہرگز
ممکن نہین کیونکہ ایسا کوئی زمانہ حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ شہنشاہان ولایت حمان کیفیت باطن سلاسل مشتقہ چار پیر
چودہ ۱۴ خانوادہ سے خالی نہین ہوتا جملہ اہل باطن کو علم ہوتا ہے بمجرد حصول قبولیت حضرت ممدوح عقدہ کشائی حاجتمند کی بغیر شرط حصول کے
بخوبی تمام حسب الخواہ ہو جاتی ہے نعمت عطا کرنا مراد ہی لعمر سے احضرات پیران عظام رضی اللہ تعالی عنہم و رضوا عنہ مین تعلیم کیفیت باطن کا قاعدہ
مقرر ہے کہ کسی دوسرے سلسلہ کا طریقت با شریعت صاحب کیفیت باطن کے مرید کو عالم حیات اوس بزرگ مین بغیر ملاحظہ اسناد صحیحہ حسب معمول مشرع بیعت
اوسکے کے مرید نہین کرتے ہین اور اگر حیاتا ایسا اتفاق کسی وجہ خاص سے ہوجاتا ہے تو الحکم کیفیت باطن سے استعلام حملہ کا فرمالیتے ہین اور جب حاکم باطن
تعمیل کرتے ہین **جواب سوال ہفتم** کوئی سلسلہ سلاسل مشتقہ چار پیر چودہ خانوادہ مین باحث مرعی اپنے قواعد ۲ او معمولات مفصلہ العمل
سے استحقاق تسلسل ملتہ پکڑکر مرید کرنے سے منقطع نہین ہوا او کسی حضرات بزرگوار نے کوئی شرط ادلی بلکہ ادنی فجی

نہیں ہوتا اور فیض بھی کسی سلسلہ کا تا انقیام عالم ہرگز موقوف نہیں ہوگا البتہ اتنا فرق ہے کہ جس کسی سالک طریقت باشریعت سے
بجا آوری خطا کے عظیم حضرت شاہ مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبت مجدد عصر شہنشاہ ولایت آسمان ذی باد رزاد نافی ہو گئی ہاں غوث الصمدانی سے
کیفیت باطن و سلوک طریقت باشریعت اور اوسکی خلفا اور ائمہ اور ائمہ اللہ اور امام امام الائمہ کے سلب کر دیے ہیں کسی شخص صاحب مجاز سلسلہ کو
اوس کی نسلوں کو مرحمت فرمایا جاتا ہے فیض سلسلہ مسدود اور موقوف نہیں فرمایا جاتا ہے **جواب سوال ہشتم** یعنے حضرات والا صفات
موصوف الصدر کو بہ سبب اقسام بیعت مفصل الصدر ایک حضرت پیر و مرشد کے ہاتھ پر اپنی محل و موقع سے حاصل ہوتی ہیں اور حضرات ممدوح الصدر
اور اکثر حضرات غیر موصوف الصدر کو چند حضرات مرشدین سے ترتیب یکے بعد دیگرے بجا عذر معقول حاصل ہوئی ہیں لیکن بجملہ حضرات غیر موصوف الصدر
موصوف الصدر کی جگہ حصول بیعت کیفیات باطن مفصل الصدر کی نسبت جو حضرات ایک ہی ہاتھ پر حاصل اخبار پیش خبری حضرات پیران اعظم رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ جیسا کہ
ذکر تعریف ابتدائے المقدمہ جواب میں تحریر ہو چکا ہے اور دوم اوس طالب صادق کا کہ جسکو کسی بیگر شیخ اجل نے بجماعت میسر ہو طالب صادق اپنی کے پسند فرما کر حضرت مرشد
اوس طالب صادق سے طلب کر لیا ہو یہ ذکر بھی تمہید جوابات میں مفصل تحریر ہو چکا ہے مطلق جائے اعتراض میں نہیں آسکتا کوئی فعل اوس بزرگ کا بغیر صدور احکامات
الٰہیہ کیفیت باطن کے نہیں ہوتا اور وہ طالب صادق بسبب احکام ظاہر و باطن کے دونوں جگہ کی کیفیت باطن کا بلکہ زیادہ ہی کامل ہو جاتے ہیں اور یہی طلبا کو دونوں کیفیات اور
زیادہ ہی جا بجا کا نہ ادھر سے مرحمت فرماسکتے ہیں اور سوا دونوں حضرات موصوفہ بالا کے جو دیگر حضرات ممدوح الصدر اور غیر موصوف الصدر نے چند جگہ سے بیعت فرما کر کیفیات باطن حاصل
فرمائی ہیں جو بوجہ عذر معقول احوال حضرات اصحاب انکا بہ نسبت کیفیات باطن کے تصانیف میں بتفصیل تحریر ہے معاف کر لیا جائے **جواب سوال نہم اور دہم کا**
حضرات پیران اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم و رضوا عنہ سلاسل چار پیر چودہ خانوادہ میں کسیکو مقامات **فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ**
بدون حصول تعلیمات بیعت قسم ہشتم و نہم و دہم کی ہرگز حاصل نہیں ہوئی زیادہ تشریح اور تفصیل مقامات موصوفہ کی قابل تحریر نہیں لیکن شجرات سلاسل متفرقہ
چار پیر چودہ خانوادہ میں کسی بزرگ کا نام بغیر حصول مقامات مذکورہ بالا تحریر نہیں ہوگا کہ رہنما کامل خدا کی حاصل کرا دینے کے نہ ہو سکیں سلسلے اوسکے سلسلہ حضرات
صاحب کیفیت باطن غیر حصول مقامات موصوفہ بالا ایک دو واسطہ تک بھی جاری نہیں رہے تا تک ایسے سلسلے میں کسی حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم المرتبت شہنشاہ ولایت جہان کا ظہور ہوا ہو **بعد اتمام جواب سوالات** کے حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد
عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی دلیل بہ جوابات کی رکھتے ہو تو بیان کرو دونوں فضلائے
معتبر موصوف نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضرات صاحبان متفق اللفظ والمعنے تحریر مضامین متبرکہ اور قواعد مرتبہ مکاتبہ حضرات ممدوح الصدر میں گنجائش کسی دلیل کی
نہیں رہی اور ابتک جو حال افعال حضرات اصحاب ستار حقیقیہ کا بخوبی معلوم ہو گیا فی الواقع بمقابلہ ایسے حضرات ممدوح الصدر کے افعال و اقوال فقرائے
عصر ناقص کے قابل اعتراض نہیں **بعد اختتام اس گفتگو** کے حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتی شہنشاہ

بند اولی تو نہ عت ادبے ارشاد فرمایا الٰہی فضلا معترض حضرت بہا صاحب نے تنکو راہ ضلالت انکار بیعت طریقت
با شریعت سے رہ راست ہدایت صراط مستقیم پر قائم فرمایا اگر ایک تفضیل خانہ ان مرفوع الاجازت فقیر ہی کے بہر افیض عام بیان کرتا ہے کہ
حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے جناب حسنین جس مراتب باطنی اور شرافت ظاہری پر کامیاب ہیں مرتبہ کسی اہل مرتبت کا ہمسر
کوئی اہل مرتبت ہمقدم ہو نہیں سکتا مگر حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیفہ صاحب ملکتوب بخطاب الامام المقتدر اور حضرت امام خواجگان خواجہ حسن بصری صاحب
الملکتوب بخطاب جنی ابو احدیت ایسے صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ شہنشاہ ولایت حماکان کیفیت باطن کے ہیں کہ دونوں حضرات موصوف کے سلسلے
تا بقیام عالم بہر افیض تعلیم اپنی اپنی کیفیت باطن کے جاری رہینگے یعنی منتظلم ولایت صفاتی کا تعلق ہو ولایت روح جذبہ کیفیت باطن حضرت محمد حنیفہ صاحب کے
ہے اور احتشام ولایت ذاتی کا مخصوص ولایت صفاتی سراجی کیفیت باطن حضرت امام خواجگان خواجہ امام حسن بصری کی ہے کہ حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ نے قرطاس مثال خلافت حضرت امام خواجگان خواجہ حسن بصری صاحب میں القاب صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ
شہنشاہ ولایت حماکان کیفیت باطن بخطاب اسم باطنی بملاحظہ حصول تکمیل لوازمات مراتب موصوف کے تحریر فرمایا ہے اور حضرت محمد حنیفہ
صاحب کے قرطاس مثال خلافت میں جو القاب تحریر فرمایا ہے حضرات اہل باطن کو علم ہو گا انکا مشتہر عام نہیں ہے اسی طرح حضرت محمد حنیفہ صاحب کے مددگار
جو وہ حضرات فرزند دلبند حضرت عبد الرشید صاحب عثمانی اور حضرت عبد الجلیل صاحب جنوبی صاحب سلسلہ کیفیت باطن جن القاب و مراتب پر کہ فیضیاب
کوشش و عام ہیں اور حضرت امام خواجگان خواجہ حسن بصری صاحب جو دو حضرات ہیں یعنی حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید صاحب ملکتوب بخطاب شبل الکمہ
اور حضرت خواجہ حبیب عجمی صاحب ملکتوب بخطاب صفات وحدت صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ شہنشاہ ولایت حماکان کیفیت باطن کے
صاحب اجرائے خانوادہ کے ہوئے اور ہر ایک سے دونوں حضرت والا صفات موصوف کے سلسلے میں پانچ پانچ حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم المرتبہ شہنشاہ ولایت حماکان کیفیت باطن مجدد عصر صاحب اجرائے خانوادہ ہا مسند آرائی مملکت ولایت کے ہوئے
چنانچہ حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید صاحب اجرائے خانوادہ **زیدیان** اور حضرت خواجہ فضیل بن عیاض صاحب ملکتوب بخطاب
حقیقت المعانی صاحب اجرائے خانوادہ **عیاضیان** اور حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی صاحب ملکتوب بخطاب غریب الحضرت
صاحب اجرائے خانوادہ **ادہمیان** اور حضرت خواجہ امین الدین ہبیرۃ البصری صاحب ملکتوب بخطاب واجب الکریم صاحب اجرائے خانوادہ
ہبیریان اور حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی صاحب ملکتوب بخطاب خیر المقصود و شاہزادہ شہریار گازرون صاحب اجرائے خانوادہ
گازرونیان اور حضرت خواجہ ابو احمد ابدال ابو الیہ چشتی صاحب ملکتوب بخطاب ملجا و ولایت صاحب اجرائے خانوادہ
چشتیان ہیں چشتی حضرات صاحب اجرائے خانوادہ ہائے موصوفہ کا شجرہ بردار یہ فقیر موجود ہے اور حضرت خواجہ حبیب عجمی کے

صاحب اجرائی خانوادہ حبیبیان اور خواجہ طیفور شامی بایزید بسطامی صاحب مکتوب لطائف بینہ الآخرت صاحب اجرائے خانوادہ
طیفوریان اور حضرت اسد الدین معروف کرخی صاحب مکتوب لطائف النظم اسلام صاحب اجرائے خانوادہ کرخیان اور حضرت خواجہ سری سقطی صاحب مکتوب لطائف
سر الاسرار صاحب اجرائے خانوادہ سقطیان اور حضرت شیخ الشیوخ سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی صاحب مکتوب لطائف سر الامانی صاحب
اجرائے خانوادہ جنیدیان اور حضرت خواجہ علاء الدین ابو الفرح طرطوسی صاحب مکتوب لطائف فرحت قلب صاحب اجرائے خانوادہ طوسیان کہ
مسند نشین ہر شش حضرات اصحاب اجرائے خانوادہ ہائے ممدوحہ بالا کے احباب ہا ہیں صاحب حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید
عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی تشریف فرما ہیں۔ اب سمجھنا چاہیے کہ حضرات پیران عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و ساداتنا و عنا
متقدمین میں جو چار پیر قرار دیے گئے ہیں اور حضرات چار پیر کی تفصیل مختلف الروایت ہے اور بالتحقیق و التسلیم مقبول خاص و مشہور عام یہ امر ثابت ہے
کہ چار پیروں سے چودہ خانوادے جاری ہیں منجملہ ان کے بارہ خانوادہ کی تفصیل فقیر نے گذارش کی باقیماندہ دو خانوادہ اور حضرات
چار پیر کی تفصیل بتحقیق و تنقیح حضرات صاحب کیفیت باطن صاحب مجاز مرفوع الاجازت ہر ایک خانوادہ کو معلوم ہے افتائے عام نہیں اس تفصیل چودہ
خانوادہ میں سے جس جس خانوادہ میں جس جس حضرت کی قرطاس مثال خلافت بین القاب صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ شہنشاہ ولایت حامل کیفیت باطن
اور مجدد عصر اولی بالدوام کا علی التواتر متفق الروایت حضرات مرشدان خانوادہ نے تحریر فرمایا ہے بجنسہا لاخط کتبہ ہائے قرطاس مثال خلافت کے تحقیق و تنقیح ہو کر
تسکین بخش خاطر خاص و عام ہرگز نہیں ہو سکتا اور جس سائل کی نظر سے کہ اسناد صحیحہ کتبہ ہائے قرطاس مثال خلافت ہر ایک حضرت صاحب مراتب موصوفہ بالا کے
نگذری ہوں یا نہ گذرائی جاویں گفتگو تنقیح اور تحقیق مراتب حضرات موصوفہ بالا میں کرنا کسی طرح جائز نہیں اور عنقریب بیان ہو کہ ایک مخدوم اور ایک
محبوب کا جس خانوادہ میں ہونا اور یہ جملہ سلاسل متفقہ چار پیر چودہ خانوادہ کہ جس خانوادہ کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ شہنشاہ ولایت
حامل کیفیت باطن مجدد عصر قطب عالم صاحب قوت نسبت قوی کے نام دو سلسلے منسوب ہیں اور شامل ہو کر تا بقیام عالم رواج پذیر رہینگے اس وقت مصداق
قول فقیر کے بعد معائنہ کتبہ ہائے قرطاس مثال خلافت حضرات پیران عظام کے ہر ایک خاص و عام کو حاصل ہو جائیگا بعد اتمام اس ارشاد
فیض بنیاد حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتی شہنشاہ ہند ولی شفاعت امم کے حضرت قطب ربانی
غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رح نے تبسم فرمایا اور مولوی
محمد دربانی اور مولوی احمد یمانی دونوں فضلائے معترض اوسیوقت حضرت محبوب سبحانی صاحب ممدوح کے ہاتھ پر بیعت
توبہ طریقت با شریعت سے مشرف ہو کر تا بعالم حیات مستفیض آستانہ بوس حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے رہے اور
حضرات حاضرین نے مفصلہ احوال ملاقات اور جس گفتگوی معترضہ او ارشاد کو بجنسہ حرف بحرف قلمبند فرمایا۔

احوال عجیبہ ہر دو خاندان حنفیہ ولایت روح جذبیہ صفات کشف کونی وہب

سامعان احوال عجیبہ و مشتاقان نکات غریبہ کو مژدہ ہو کہ تفصیل خاندان ولایت روح جذبیہ کی جسکے ہر فقرے مین کچہی اور ہر مضمون مین اسرار الٰہی بہرے ہوئے ہین اور اس کتاب مین اول کئی جگہہ اس بیان کی تشریح کا وعدہ ہو چکا ہے ذیل مین لکہے جاتے ہین تاکہ ہر ایک متنفس اس خاندان عالیہ کی کیفیت اور علو العزمی سے واقف ہو کر فیض ظاہری و باطنی حاصل کرے اور نیز **فقیر شاہ محمد حسن صابری حنفی** مولف کتاب ہذا گذارش پرداز ہے کہ مولف نے اس بیان کو تمام کتب نطاب زبان عربی اور عبرانی اور فارسی وغیرہ سے ترجمہ کر کے لکہا ہے بجز معتوبائی کم و بیش اور عبارت آرائی کو دخل نہین دیا ہے کہ یہہ حال حضرت حاکمان باطنی اور اولیائے جلالی روح جذبیہ کا ہے ناظرین اسکو بنظر عظمت و صولت معائنہ فرماوین اور بحیال استفادہ سرور باطنی حاصل کرین اور وہ یہہ ہے **واضح ہو** کہ اس خاندان والا دودمان کا احوال عجیبہ اور کیفیت غریبہ **حضرت** نعمان ابن ثابت امام اعظم ابو حنیفہ سراج امت رحمۃ اللہ علیہ کی کتوب نطاب بدیع الصنایع اور تاریخ المشایخ تصانیف انکی ہین اور **ابو عامر** تاریخ اجہرت الودود تالیف انکی ہین اور **حضرت** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتوب نطاب طول المعظم اور کتاب ظاہری اجلال الولایہ تصنیفات انکی ہین اور **حضرت** عبد العزیز مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتوب نطاب قوی القربت اور کتاب ظاہری اجمال الکرامت تصنیف انکی ہے اور **حضرت** عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب ظاہری سعود النبوت اور شواہد الولادت تصنیف انکی ہین اور **حضرت** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب ظاہری مدائح الشہود اور اجلال النبوت تصنیف انکی ہین اور **حضرت** مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مکتوب نطاب قوی القدرت تصنیف انکی ہین اور **حضرت** محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب فرزند جناب علی کرم اللہ وجہہ مکتوب نطاب امام القدر تصنیف انکی ہین متفق اللفظ والمعنی تحریر فرماتے ہین کہ **قبل حضرت** آدم علیہ السلام **شنر قرطوس ولد طرغو فون** نام قوم ابو الجان کو قدیم سے انتظام آبادی اجنہ کا تفویض تہا اور اوسکے عہدہ کو بادشاہت اجنہ مین **غوفغ بد ققر غنشوت** کہتے تہے اور اوس کے ماتحت آٹہہ عہدے تہے جنکے اسمایہ ہین **غشغرا** (اعیان) - **شکواغر** (ابدالیہ) - **بغنشماغ** (اقطاب) - **طشغو یغ** (اوتاد) - **جو غوغ** (نقبا) - **فوغنشفرا** (نجبا) - **طاغنشفوش** (رقبا) - **ضحاشغفق اغزطنش** (جماعت رجال الغیب)

جب **حضرت** آدم علیہ السلام دنیا مین ظہور فرمایا تو شنر قرطوس مذکور کو جسکی عمر پانچ ہزار برس کی تہی

بانی مبانی خاندان روح جذبیہ صفات کشف کونی واہب العطایا **حضرت** آدم علیہ السلام

تختۂ زمین پر بعہدۂ باطنی قدیمی موجود پایا حضرت آدم علیہ السلام نے بامر الٰہی اوسکو بعہدۂ قدیم جن والنس پر مقرر رکھا اور اوسکو اس عہدہ کا مرفوع الاجازت اولوالعزم والمرتبہ کردیا اور اس عہدہ کے بانی مبانی آدم علیہ السلام ہوئے اور شترقرطوس کے بعد اوسکا فرزند **بطلشترو غش** بعمر تین ہزار سال اپنی باپ کے عہدہ پر مقرر ہوا اوسکے بعد **غورا قوجش** ولد بطلشترو غش اوسی عہدہ پر ممتاز ہوا۔ زان بعد **غرقوفش** ولد غورا قوجش بعمر نہ سو برس کے اوسی عہدہ پر منسوب کیا گیا۔ من بعد **طفت غورش** ولد غرقوفش بعمر بارہ سو پچاس سال کے اوسی عہدہ پر مفتخر کیا گیا۔ اوس کے بعد **قردی جوشمش** ولد طفت غورش مقرر ہوا۔ اور **احوال باطنی** جو بنابر تفویض حضرت باعث تخلیق کائنات اور موجب ایجاد موجودات شہنشاہ دوسرا حضرت **احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضرت آدم علیہ السلام نے شترقرطوش ولد طرغوقوس سے اوپر سنگ زبرجد کے کندہ کرادیا تھا اور وہی سنگ زبرجد کندہ اجنۂ مذکورہ کی حفاظت میں بعہد نبوت حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک غرقوفش مذکورہ کے حوالہ تھا اور وہی اپنی فرزند طفت غورش کو دیکر امر کیا تھا کہ اس سنگ زبرجد کو غار حرا کے وہان دفن کردو اور ہنگام ظہور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اون کے حضور میں پیشکش کردینا۔ **دوسری روایت** حضرت ادریس علیہ السلام کی اسطرح سے کہ حضرت ادریسؑ بوجہ ترک خورد و نوش اور کثرت ریاضت و عبادت کے جسم سے روح ہو گئے تھے حق جل و علا نے اونکو زندہ آسمان پر بلا لیا اور تمام پردے آسمانوں کے کھول دئے اور حضرت جبرئیل نے اونکی اکثر صحائف کو جنمین اسرار باطنی مرقوم تھے پانی مین غرق کردیا صرف پانچ ورق یعنی پانچ مسیحی صحیفے غرقوفش کے سپرد کردئیے کہ اس احوال باطنی کو اوپر سنگ زبرجد کے کندہ کردی اور بعد حضرت ادریسؑ کے جو نبی مبعوث ہوئے ان کی نظر سے گذار دیا جاوے اور جب حضرت شہنشاہ دوسرا خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عالم ظہور مین جلوہ گر ہونگے تو یہ راز باطنی کندیدہ اونکے سپرد کردیا جاوے چنانچہ وہ احوال باطنی جو اہل خدمت باطنی اجنہ کی سپردگی مین چلا آتا تھا جب حضرت **سرور عالم** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رونق افزائے عالم ناسوت ہوئے تو ہر سہ جنات عہدہ داران باطنی یعنے طفت غورش اور قردی جوشمش اور عشقوش برادر عموزاد طفت غورش نے حاضر بارگاہ عرش پناہ حضرت احمد بے میم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہو کر وہ احوال باطنی آنحضرت صلعم کے تفویض کیا

احوال باطنی بنابر تفویض حضرت صلعم

احوال شہنشاہ نبوت خاندان روحانیت وصفات کشف کونین وموہب حضرت صلعم کا بیان

آنحضرت صلعم نے ان تینوں جنوں کو دین احمدی کی تعلیم و تلقین سے سرفراز فرما کر طلعت غورش کا نام اذن شاہ اور قردی جوش کا
نام امانت شاہ اور عشقو یش کا نام حبّ شاہ رکھا اور بعہدہ خدمات باطنی قدیمی تینوں کو بدستور ممتاز فرمایا۔ اور تاریخ ہوئی بعد
ماہ رجب پانچ سال قبل از ہجرت جمعہ کے روز بعد نماز عصر **حضرت مولا مشکلکشا علی مرتضیٰ** کرم اللہ وجہہ کو حضور
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ تکمیل نبوت ہو چکی تھی مکہ معظمہ میں زیر کوہ ابوقبیس کے خاندان روح جذبیہ کشف کونی ذاتی
وصفاتی کی نعمت عطا فرمائی اور تعلیم و قواعد و لوازم خاندان ہذا سے آگاہ فرما کر اس سلسلہ کا سردار اور زمرہ ولایتوں کا شہنشاہ کیا
اور احوال باطنی کو جو پیش کرده اجنہ آپ کے تفویض فرمایا اور بطور پیشین گوئی ارشاد ہوا کہ یا علی یہ نعمت ہمیشہ تم میں منتقل ہوگی
اور بعد تمہارے درجہ بدرجہ تا بقیہ اسی طرح اولیا میں منتقل ہوتی رہیگی جو اول تا آخر زمانہ میں مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ
صاحب کیفیت روح جذبیہ ذاتی صفاتی کشف کونی و صوری ہونگے اور ان سے منکرین دین احمدی کی سرکوبی ہوگی اور بہت سے ہدایا
عروج باطنی تا قیامت باقی رہینگے اور انتظام و ہدایت خلق اللہ کا وہ اونکے ہی سپرد ہوگا وہ خدمات باطنی روح جذبیہ پر مامور ہونگے بعد خیال
جناب علی کرم اللہ وجہہ اس نعمت لازوال سے فیضیاب ہوئے تو سات برس آپ پر عجیب و غریب کیفیت طاری رہی جسکا اظہار قابل افشاء عام نہیں جو
عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ سردار روح جذبیہ کشف کونی ذاتی وصفاتی کا ہوتا ہے اوسپر یہ راز منکشف ہو جاتا ہے المختصر جب
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اوس حال سے کسیقدر افاقہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے امر فرمایا کہ یا علی تم اس خاندان عالیہ کے سردار اور
شہنشاہ ولایت ہو تم اپنے احکام جاری کرو یعنی جو خدمات باطنی خاص اجنہ میں چلی آتی ہیں اونکو بدل دو اور آج سے اس سلسلہ میں انسان
اور جنات دونوں داخل کیے جائیں اور ہر دو نوع جن و انس مشترک ہوکر انجام خدمات باطنی اور ہدایت و نسبت خلق اللہ کا کریں صرف جنوں پر حصر نہ رہے
کا جنہ جنوں کی رعایت اور سپرداری اس پر تکلم کرینگے اور جو اسماء عہدہ ہائے خدمات باطنی جنوں کے عہد سے موسوم چلی آتی ہیں وہی بدل دی جائیں
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسیوقت بامر سروری احکام علوی جاری کیے یعنی اہل خدمات باطنی میں انسان و جنات مقرر کیے اور حضرات اہل خدمات
باطنی کے یہ نام قرار دیے۔۔۔ **رقباء نقباء نجباء ابدال اوتاد اقطاب اغیاث رجال الغیب**
حضرات اہل خدمت کا مفصل حال آگے کہا جائیگا اور حضرات رجال الغیب کا حال قابل تحریر نہیں ہے بلکہ احادیث طریقت میں حضرت
صادق صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بطور پیشین گوئی ارشاد فرمایا ہے کہ رجال الغیب کی کیفیت سوائے رجال الغیب کے اور کسی پر
منکشف نہ ہوگی حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس تعمیل حکم کے بعد حضرت سید صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے روبرو
جناب سیدہ پاک رضی اللہ عنہا امر فرمایا کہ یا علی اون تینوں جنوں کو طلب نام انہیں خدمات باطنی پر مقرر کر دو جنہیں حسب الارشاد

غشقوش کو خدمات مدینہ منورہ پر اور طفت غورش کو خدمات مکہ معظمہ پر اور قردی جوششش کو خدمات تمام کوہستان پر مقرر کرکے بنا بر قیام ملک شام کے امر فرمایا اور بنیر امر سروری کہدیا کہ جب حضرت امام مہدی علیہ السلام ظہور کرین تو انکی حفاظت کرنا اور اونکے منکروں کے سر توڑنا اور اونکے دوستون اور مقربون کے مددگار رہنا۔ اور ان تینون جنون مین سے قردی جوششش کے تینتیس ۳۳ فرزند اور ستاون دختر پیدا ہوئین اور وہ سب صاحب اسلام ہوئے اور خاندان حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب کی خدمت گذاری مین مامور ہوئے۔ اور غشقوش کے اکتالیس ۴۱ فرزند اور بہتر ۷۲ دختر تولد ہوئین سب صاحب اسلام طریقت ہوئے اور اجازت حضرت محمد حنیف صاحب کے خاندان حضرت امام خواجگان خواجہ حسن بصری و حضرت امام حسن علیہ السلام کی خدمت مین مامور ہوئے اور وسی روز سے ہر دو خاندان حضرات موصوف مین مقرر چلے آئے ہین جنکی تفصیل و تقسیم اس طرح سے ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری سے سلسلہ صابریہ مین اڑتیس ۳۸ اور حضرت امام حسن سے سلسلہ قادریہ مین تیئیس ۲۳ اور یہہ تیئیس ۲۳ اجنہ جو سلسلہ قادریہ مین مامور ہوئے ہین یہہ اولاد قردی جوششش سے ہین اور اڑتیس ۳۸ اجنہ خاندان صابریہ مین مقرر ہوئے ہین یہ اولاد غشقوش سے ہین۔ اور چونکہ اولاد قردی جوششش سے ۲۳ مقرر ہوکر ۱۰ باقی رہے اور اولاد غشقوش سے ۳۸ منقسم ہوکر تین باقی رہے۔ دس اور تین تیرہ ۱۳ اسے ہوئے یہہ تیرہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ سراج امت کی خدمت مین مقرر ہوئے اور تا روز قیامت اونکے سلسلہ مین مقرر چلے جاوین گے اور مثل ابدال تعمیل احکام باطنی بجالائین گے اور اونکے نام یہہ ہین (۳۳ فرزندان قردی جوششش مین سے ۲۳ قادریون مین مقرر کیے گئے اور باقی) چوبیسوان ۲۴ فرزند غجد جون اور پچیسوان ۲۵ فرمون مفتی۔ اور چھبیسوان ۲۶ غوغج جان اور ستائیسوان ۲۷ قشمر یون اٹھائیسوان ۲۸ مطلوغون قاری۔ اونتیسوان ۲۹ مجولون۔ تیسوان ۳۰ طباقون حافظ۔ اکتیسوان ۳۱ شدا لحقون فاضل اجل۔ بتیسوان ۳۲ وفقمرون ملا۔ تینتیسوان ۳۳ قعرامون ملا قاری قرآن۔ (اور ۴۱ فرزندان غشقوش سے ۳۸ اجنہ صابریون مین تقسیم کرکے باقی) اونتالیسوان ۳۹ فرزند طمعرعش۔ اور چالیسوان ۴۰ ککہوش۔ اکتالیسوان ۴۱ عنتر تاطوش اور ۲۳ اجنہ مقررہ سلسلہ قادریہ اور ۳۸ اجنہ متعینہ سلسلہ صابریہ کے اسماء وغیرہ تاریخ آئینہ تصوف مین بضمن سلاسل قادریہ و صابریہ مرقوم مین درج کیے جاوینگے

حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب کو بتاریخ ستائیسوین ۲۷ ربیع الاخر سنہ ۳۲ ہجری روز دوشنبہ کو بعد نماز عصر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس سلسلہ خاص کے خلافت کلی عطا فرماکر مثل اپنے کردیا اور حضرت محمد حنیف صاحب اس سلسلہ روحانی جذبیہ کے سردار اور مجدد ہوئے اور یہہ دو سلسلہ علویہ حنفیہ روحی جذبیہ آپکے نام سے منسوب کیا گیا اور آپسے کثیر التعداد

سلسلے کے مجدد خاندان [illegible]

چوتھی پیڑھی سجادہ دار روح جذبیہ صفات کشف صوفی و صاحب حنفیہ حضرت امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت اہل خدمت باطنی ہوئے اور آپ سے تین سردار مرفوع ولایت روح جذبیہ کے ہوئے اور تینوں سے سلسلوں کا اجرا ہوا
جنمیں سے ایک حضرت امام اعظم ابو حنیفہ سراج امت ہیں اور دو حضرت محمد حنیف صاحب کے صاحبزادہ ہیں جن سے سلاسل شطاریہ اور جلیلیہ
جاری ہوئے حضرت محمد حنیف صاحب اور ان کے صاحبزادوں کے سلاسل وغیرہ کا حال بضمن احوال حضرت بندگی شاہ عبد القدوس صاحب
قطب عالم آیندہ مفصل بیان کیا جائیگا اور اس محل پر صرف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ صاحب کا حال قلمبند کیا جاتا ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ سراج امت النعمان ابن ثابت رحمۃ اللہ علیہ تاریخ سترہویں ماہ شعبان سنہ ۸۰ ہجری کو
بروز پنجشنبہ وقت صبح کوفہ میں پیدا ہوئے۔ اور انیسویں ماہ شوال سنہ ۱۵۰ ہجری کو جمعہ کے دن تہجد کے وقت مرتبہ لاہوت میں وفات پائی
مزار شریف بغداد کا معہ ادکہنہ میں ہے اور آپ کے دو مکتوب لطاب ہیں ایک بدیع الصنائع اور دوسرا بدیع المشائخ۔ اور تاریخ تیئسویں ماہ
ربیع الآخر سنہ ۱۰۰ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت عصر حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب نے کلاہ اپنی اوڑھا کر اور عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے
باندھکر خرقہ پہنایا اور پٹکہ سرخ کمر سے بند ہوایا اور بعطاے امثال خلافت مع جملہ خلافت نامجات اور اوراد منضبطہ و تبرکات اور مکتوبات لطائف اپنی اور حضرات
صحابہ کرام اور صحابہ آنحضرت مسمی گنجینہ ہرسہ اجنہ مرحمت فرما کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت مستقل اپنی کر دیا اور حصول ترقی کیفیت باطنی میں
متوجہ فرمادیا اور آنحضرت کو جذب عجیبہ نے منہ دکھلایا سات برس کامل جذب رہا۔ اور آپ سے بکثرت حضرات نقباء و نجباء و ابدال و رقباء و
اوتاد و اغیاث و اقطاب ہوئے۔ اور ہمیشہ اس خاندان عالیہ میں اہل خدمت باطنی موصوفہ ہوتے رہیں گے (این ہرسہ بیانات ولادت و وفات و خلافت
وغیرہ منقول از نقشہ نوشیروانی و تواریخ ظہرت نامہ و مکتوب لطاب لام المقمہ و بدیع الصنائع)

پانچویں سجادہ دار روح جذبیہ و صفات کشف صوفی و صاحب حنفیہ حضرت امام احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام احمد صاحب ابن حضرت امام اعظم ابو حنیفہ تاریخ تیرہویں ماہ محرم سنہ ۱۲۵ ہجری کو بروز پنجشنبہ وقت اشراق کے
مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ بارہویں ماہ ربیع الاول سنہ ۱۸۹ ہجری روز جمعہ کو وقت چاشت کے آپ نے وفات پائی مزار شریف
جنت المعلاۃ میں ہے۔ اور تاریخ بائیسویں ماہ رجب سنہ ۱۴۸ ہجری کو بروز چہارشنبہ وقت عصر آپ کے والد ماجد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ سراج امت رحمۃ اللہ علیہ
نے ہردو خاندان حنیفیہ میں مستفیض فرما کر کلاہ اپنی اوڑھائی اور عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندھکر خرقہ پہنایا اور پٹکہ سرخ کمر سے بندھایا اور خلافت نامہ
مع جملہ خلافت نامجات اور اوراد منضبطہ اور تبرکات متحققہ و مکتوبات لطائف اپنی اور پیران عظام کے مرحمت کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت
مستقل اپنی فرمادیا اور تیرہ جنات جو آپ کی خدمت میں مامور تھے وہ انکی خدمت میں مقرر کر دیئے اور فرمادیا کہ یہ اجنہ
احکام باطنی سے متعلق بدالوں کے تمکو مطلع کرتے رہینگے۔ امام احمد صاحب اسیوقت سے حصول ترقی کیفیت باطنیہ میں متوجہ ہوگئے جذب عجیب نے منہ
دکھایا اور حالت جذب میں صحرا صحرا پھرتے رہے آخر بجانب تشریف لیگئے سات برس کامل جذب رہا اور کوفہ میں آکر افاقہ ہوا (منقول از نقشہ حنیفیہ و تواریخ ظہرت نامہ و مکتوب لطاب

بدیع الصنائع

حضرت امام اعظم صاحب ابن امام احمد صاحب تاریخ اکیسویں ماہ رمضان ۱۵۵ھ ہجریکو بروز پنجشنبہ بوقت بعد نماز عصر کے
کوفہ میں پیدا ہوئے۔ اور بتاریخ ... ذیقعدہ ۱۸۲ھ ہجریکو بروز شنبہ کو وقت چاشت کے وفات پائی مزار آپکا کوفہ میں ہے
اور تاریخ اکیسویں ماہ رجب ۱۷۵ھ ہجریکو بروز دوشنبہ بوقت اشراق کے اپنی والد ماجد حضرت امام احمد صاحب سے خلافت حاصل کی۔ باقی تمام کیفیت خلافت
... حضرت امام احمد صاحب الشرح بالا ... حضرت صاحب کی طرف ... چلے گئے سات برس کامل جذب ... آپکو جذب ...
سال شہر کوفہ میں واپس آئے اور ... (منقول از نقشہ حنفیہ و تاریخ ظہرت نامہ)

حضرت امام طاہر صاحب ابن حضرت امام اعظم صاحب تاریخ تیئیسویں ماہ صفر ۱۵۵ھ ہجریکو بروز ... شنبہ بوقت صبح کے
... کوفہ میں پیدا ہوئے اور بتاریخ آٹھویں جمادی الآخر ۱۱۲ھ ہجریکو بروز شنبہ بوقت بعد ... وفات پائی مزار
شریف کوفہ میں ہے۔ اور تاریخ دسویں جمادی الاول ۲۰۳ھ ہجریکو بروز یکشنبہ بوقت عصر کے اپنی والد ماجد حضرت امام اعظم صاحب
سے خلافت پائی کیفیت ... حضرت امام احمد صاحب کی طرح ہے مگر اتنا فرق ہے کہ آپ بحالت جذب ...
... بعد انقضائے ... سال جذب ... شہر کوفہ میں آنکر افاقہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

حضرت نجم الدین صاحب ابن حضرت امام طاہر صاحب تاریخ اٹھائیسویں ماہ شوال ۲۵۱ھ ہجریکو بروز
پنجشنبہ بوقت اشراق کے کوفہ میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ بارہویں ماہ رجب ۳۲۳ھ ہجریکو بروز پنجشنبہ بوقت چاشت کے وفات پائی
مزار کوفہ میں ہے اور تاریخ بائیسویں ماہ رمضان ۲۵۲ھ ہجریکو بروز دوشنبہ چاشت کے وقت اپنی والد ماجد حضرت امام طاہر صاحب سے خلافت پائی
باقی تمام کیفیت مثل حضرت امام احمد صاحب کے ہے جو اول درج ہو چکی ہے۔ اور اس سے علاوہ اس قدر بیان ہے کہ یہ حضرت بحالت جذب
... چلے گئے اور بعد انقضائے مدت جذب باٹھ سال کوفہ میں آنکر افاقہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

حضرت سعدی صاحب ابن نجم الدین صاحب تاریخ بائیسویں ماہ صفر ۲۹۰ھ ہجریکو بروز چہارشنبہ بوقت نصف شب کے
بغداد کہنہ میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ سترہویں ماہ جمادی الآخر ۳۸۱ھ ہجریکو بروز پنجشنبہ بوقت عشا کے وفات پائی۔
مزار شریف آپکا بغداد کہنہ میں ہے۔ اور تاریخ اکیسویں ماہ رجب ۳۳۴ھ ہجریکو بروز جمعہ وقت چاشت کے اپنی والد ماجد حضرت
نجم الدین صاحب سے خلافت حاصل کی آپکی تمام کیفیت مثل حضرت امام احمد صاحب کی ہے جو مندرجہ بالا تحریر ہے صرف یہ فرق ہے کہ یہ حضرت
... بحالت جذب ... تشریف لیگئے اور بغداد شریف میں آنکر افاقہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

حضرت منصور صاحب ابن سعدی صاحب تاریخ اکیسویں ماہ رجب ۳۳۵ھ ہجریکو بروز شنبہ بوقت ... کے

مکہ معظمہ مین پیدا ہوئے۔ اور تاریخ انیسوین ماہ ربیع الاخر ۴۶۵ھ ہجری کو بروز جمعہ وقت چاشت وفات پائی مزار جنت المعلی مین ہے اور تاریخ ستائیسوین ماہ صفر ۴۳۷ھ ہجری کو بروز جمعہ وقت اشراق اپنے والد ماجد حضرت سعد جی صاحب سے خلافت پائی کیفیت انکی مثل حضرت امام احمد صاحب کے جو اول تحریر ہو گئی ہے مگر اتنا فرق ہے کہ یہہ حضرت حالت جذب مین جانب بغداد شریف کے چلے گئے اور بحالت جذب شہر مکہ معظمہ مین آنکر افاقہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

حنفیہ

۱۱ حضرت محمد فضل اللہ صاحب بن نصر اللہ صاحب تاریخ بائیسوین ماہ ربیع الاخر ۴۰۳ھ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت اشراق بصرہ مین پیدا ہوئے۔ اور تاریخ بارہوین ماہ شعبان ۴۹۵ھ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت نصف شب یا صبح صادق آپنے وفات پائی مزار بیت المقدس جنت المعلی مین ہے۔ اور تاریخ گیارہوین ماہ محرم ۴۲۵ھ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت تہجد کے اپنے والد ماجد حضرت نصر اللہ صاحب سے خلافت حاصل کی۔ انحضرت کی تمام کیفیت مثل امام احمد صاحب کے جو اوپر تحریر ہو چکی ہے صرف اسقدر فرق کہ یہہ حضرت بحالت جذب جانب بیت المقدس چلے گئے اور شہر مکہ معظمہ مین آنکر افاقہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

حنفیہ

۱۲ حضرت عمر صاحب بن محمد فضل اللہ صاحب تاریخ اکیسوین ماہ جمادی الاخر ۴۴۵ھ ہجری کو بروز جمعہ وقت چاشت مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے۔ اور تاریخ گیارہوین ماہ صفر ۵۰۲ھ ہجری کو بروز جمعہ وقت چاشت آپنے وفات پائی مزار جار و بدر مین ہے اور تاریخ ستائیسوین ماہ شوال ۴۷۵ھ ہجری کو بروز چہارشنبہ وقت صبح صادق اپنے والد ماجد حضرت محمد فضل اللہ صاحب سے خلافت حاصل کی انحضرت کی کیفیت مثل حضرت امام احمد صاحب کے ہے مگر اتنا فرق ہے کہ یہہ حضرت بحالت جذب شام کو چلے گئے جذب سے وقت کوہ بدر مین آنکر افاقہ ہوا۔ (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

۱۳ حضرت اسحاق صاحب بن عمر صاحب تاریخ گیارہوین ماہ ربیع الاول ۴۸۱ھ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت تہجد کے بغداد شریف کہنہ مین پیدا ہوئے۔ اور تاریخ گیارہوین ماہ رمضان ۵۳۵ھ ہجری کو بروز چہارشنبہ وقت قبل از مغرب آپنے وفات پائی مزار شریف جنت البقیع مین ہے۔ اور تاریخ بارہوین ماہ ربیع الاخر ۵۱۳ھ ہجری کو بروز پنجشنبہ وقت ظہر اپنے والد ماجد حضرت عمر صاحب سے خلافت حاصل کی اور باقی تمام کیفیت مثل امام احمد صاحب کے ہے صرف اسقدر حال اور ہے کہ یہہ حضرت حالت جذب مین جانب روم کے روانہ ہو گئے تھے اور بعد جذب کے شہر مدینہ منورہ مین آکر افاقہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

۱۴ حضرت عثمان صاحب بن اسحاق صاحب تاریخ گیارہوین ماہ جمادی الاخر ۵۰۰ھ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت ... بغداد شریف کہنہ مین پیدا ہوئے۔ اور تاریخ ساتوین ماہ رمضان ۵۴۵ھ ہجری کو بروز یکشنبہ وقت عصر کے اپنے

وفات پائی مزار مبارک جنت المعلیٰ میں ہے - اور تاریخ ستر ہویں ماہ شعبان ۵۲۵ھ ہجری یکوبروز چہار شنبہ وقت قبل عشا اپنی والد ماجد حضرت اسحاق صاحب سے خلافت حاصل کی تمام کیفیت آپکی مثل حضرت امام احمد صاحب کے صرف اسقدر تبدل ہے کہ آپ بحالت جذب جانب فوقانیہ کے تشریف لیگئے اور کیفیت جذب سے شہر مکہ معظمہ میں آکر افاقہ ہوا (منقول از نقشۂ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

پندرھویں ۱۵ سردار حضرت عبد الغنی صاحب مثل امام احمد صاحب

حضرت عبد الغنی صاحب ابن حضرت عثمان صاحب تاریخ اکیسویں ۲۱ ماہ شوال ۵۲۰ھ ہجری یکوبروز دوشنبہ وقت مغرب بغداد شریف میں پیدا ہوئے - اور تاریخ بارہویں ۱۲ ماہ ربیع الاول ۵۴۱ھ ہجری یکوبروز پنجشنبہ وقت نصف شب آپنے وفات پائی مزار شریف بقیع میں ہے اور تاریخ بارہویں ۱۲ ماہ ربیع الاول ۵۳۴ھ ہجری یکوبروز پنجشنبہ وقت بعد عصر کے اپنی والد ماجد حضرت عثمان صاحب سے خلافت حاصل کی آنحضرت کی کیفیت تمام مثل حضرت امام احمد صاحب کے ہے لیکن اتنا فرق ہے کہ آپ بحالت جذب جانب جبل اسود چلے گئے اور پھر جذب سے مدینہ منورہ میں آکر افاقہ ہوا (از نقشۂ حنفیہ ظہرت نامہ)

سولھویں ۱۶ سردار حضرت عبد القادر صاحب مثل امام احمد صاحب

حضرت عبد القادر صاحب ابن حضرت عبد الغنی صاحب تاریخ گیارہویں ماہ ربیع الآخر ۵۳۹ھ ہجری یکوبروز جمعہ وقت عشا مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے - اور تاریخ بائیسویں ۲۲ ماہ شعبان ۵۸۲ھ ہجری یکوبروز چہارشنبہ وقت زوال آپنے وفات پائی مزار شریف بقیع میں ہے - اور تاریخ انیسویں ۱۹ ماہ ذیحجہ ۵۵۲ھ ہجری یکوبروز دوشنبہ وقت تہجد اپنے والد حضرت عبد الغنی صاحب سے خلافت حاصل فرمائی - آپکی تمام کیفیت مثل امام احمد صاحب کے ہے مگر اتنا اختلاف ہے کہ آپ بحالت جذب کوہ لغار کو تشریف لیگئے اور پھر مدینہ منورہ میں آکر اوس حالت سے افاقہ ہوا (منقول از نقشۂ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

سترھویں ۱۷ سردار حضرت عبد الواسع صاحب مثل امام احمد صاحب

حضرت عبد الواسع صاحب ابن حضرت عبد القادر صاحب تاریخ چودھویں ۱۴ ماہ ربیع الآخر ۵۶۰ھ ہجری یکوبروز چہارشنبہ وقت عصر طائف میں پیدا ہوئے اور تاریخ ستائیسویں ماہ شعبان ۵۹۴ھ ہجری یکوبروز چہارشنبہ وقت ظہر آپنے وفات پائی مزار شریف جنت المعلیٰ میں ہے - اور تاریخ بارہویں ۱۲ ماہ رمضان ۵۸۰ھ کو بروز شنبہ وقت اشراق حضرت عبد القادر صاحب والد ماجد اپنے سے خلافت پائی - آنحضرت کا حال بھی مثل امام احمد صاحب کے ہے فقط اسقدر فرق ہے کہ آپ غلبۂ جذب میں جانب حجاز کے چلے گئے - اور شہر مکہ معظمہ میں آکر حالت جذب سے افاقہ ہوا - (منقول از نقشۂ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

اٹھارھویں ۱۸ سردار حضرت احمد صاحب مثل امام احمد صاحب

حضرت احمد صاحب ابن عبد الواسع صاحب تاریخ گیارہویں ماہ رجب ۵۸۵ھ ہجری یکوبروز دوشنبہ وقت قبل ظہر طائف میں پیدا ہوئے اور تاریخ دوم محرم ۶۰۹ھ ہجری یکوبروز جمعہ وقت تہجد آپنے وفات پائی مزار شریف طائف میں ہے اور تاریخ ستر ہویں ماہ رمضان ۵۹۵ھ ہجری یکوبروز چہارشنبہ یا پنجشنبہ وقت عصر قبل نماز اپنے والد ماجد حضرت عبد الواسع صاحب سے شرفیاب خلافت ہوئے - آپکا حال بھی مثل احوال امام احمد صاحب کے ہی لیکن اسقدر تفاوت ہے کہ آپ بحال جذب جانب افلاکیہ چلے گئے اور جذب سے شہر طائف میں آکر افاقہ ہوا (منقول از نقشۂ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

انیسویں ۱۹ سردار حضرت ظہیر الدین صاحب مثل امام احمد صاحب

حضرت ظہیر الدین صاحب ابن حضرت احمد صاحب تاریخ گیارہویں ماہ محرم ۵۹۲ھ ہجری یکوبروز شنبہ وقت مغرب کے کیکوان میں پیدا ہوئے اور تاریخ تیرہویں ماہ رجب ۶۵۹ھ ہجری یکوبروز دوشنبہ وقت مغرب آپنے وفات پائی مزار شریف بخارا کہنہ میں ہے - اور تاریخ بارہویں ۱۲ ماہ

رمضان ۶۰۸ھ ہجری کو بروز چہار شنبہ وقت بعد عصر اپنے والد ماجد حضرت احمد صاحب سے خلافت حاصل کی۔ آپکی کیفیت مطابق حضرت امام احمد صاحب کے ہے مگر یہ حضرت بحالت جذب جانب ترکستان کے چلے گئے اور شہر بخارا میں آکر جذب سے افاقہ ہوا (از نقشہ حنفیہ ظہرت نامہ)

بیسویں سجادہ ۲۰ حضرت خواجہ ابراہیم صاحب مثل امام احمد صاحب

۲۰ حضرت خواجہ ابراہیم صاحب ابن ظہیر الدین صاحب تاریخ گیارہویں ماہ ربیع الآخر ۶۴۵ھ ہجری کو بروز دو شنبہ وقت اشراق بلخ میں پیدا ہوئے اور تاریخ گیارہویں ماہ شعبان ۶۸۲ھ ہجری کو بروز سہ شنبہ وقت عصر آپنے وفات پائی مزار شریف بلخ مدائن بیرون شہر میں ہے۔ اور تاریخ اکیسویں ماہ شوال ۶۶۶ھ ہجری کو بروز پنجشنبہ وقت عصر اپنے والد ماجد حضرت ظہیر الدین صاحب سے فیضیاب خلافت ہوئے اور کیفیت انحضرت کی مثل امام احمد صاحب کے ہے سوائے اس کے کہ جب آپ کو جذب ہوا تو بحالت جذب جانب بخارا کہنہ کے تشریف لیگئے اور شہر بلخ مدائن میں آکر جذب سے افاقہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

اکیسویں سجادہ ۲۱ حضرت شیخ نظام الدین صاحب مثل امام احمد صاحب

۲۱ حضرت شیخ نظام الدین صاحب ابن خواجہ ابراہیم صاحب تاریخ گیارہویں ماہ صفر ۶۶۶ھ ہجری کو بروز چہار شنبہ وقت عشاء نماز بخارا کہنہ میں تولد ہوئے۔ اور تاریخ اکیسویں ماہ رجب ۷۰۳ھ ہجری کو بروز جمعہ وقت چاشت آپنے وفات پائی۔ مزار شریف بلخ میں ہے اور تاریخ بارہویں ماہ محرم ۶۸۴ھ ہجری کو بروز سہ شنبہ وقت اشراق اپنے والد ماجد حضرت خواجہ ابراہیم صاحب سے شرف خلافت سے مشرف ہوئے آپکا حال مثل امام احمد صاحب کے ہے جو اوپر تحریر ہے صرف اتنا فرق ہے کہ آپ بحالت جذب جانب قندھار چلے گئے اور جذب سے شہر بلخ میں آکر افاقہ ہوا۔ منہ

بائیسویں سجادہ ۲۲ حضرت نصیر الدین صاحب مثل امام احمد صاحب

۲۲ حضرت شیخ نصیر الدین صاحب ابن نظام الدین صاحب تاریخ گیارہویں ماہ جمادی الآخر ۶۹۲ھ ہجری کو بروز جمعہ وقت تہجد اندجان میں تولد ہوئے۔ اور تاریخ انتیسویں ماہ ربیع الآخر ۷۵۶ھ ہجری کو بروز دو شنبہ وقت قریب مغرب آپنے وفات پائی مزار مبارک بلخ میں ہے۔ اور تاریخ سترہویں ماہ ربیع الآخر ۷۱۶ھ ہجری کو بروز دو شنبہ وقت بعد عصر حضرت نظام الدین صاحب والد اپنے سے خلافت حاصل کی آپ کا احوال بھی مثل امام احمد صاحب ہے جو اول مرقوم ہو چکا ہے فرق صرف اسقدر ہے کہ آپ حالت جذب میں جانب قندھار چلے گئے اور بعد کو شہر بلخ میں آکر سلوک پیدا ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

تئیسویں سجادہ ۲۳ حضرت مخدوم شیخ صفی اللہ صاحب

۲۳ حضرت مخدوم شیخ صفی اللہ صاحب ابن نصیر الدین صاحب تاریخ گیارہویں ماہ شعبان ۷۲۹ھ ہجری کو بروز جمعہ وقت عصر بعد نماز کے سیلان میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ انیسویں ماہ شوال ۸۱۸ھ ہجری کو بروز دو شنبہ وقت مغرب بعد نماز آپنے وفات پائی مزار مبارک آپکا ردولی شریف میں ہے۔ اور تاریخ انیسویں ماہ ربیع الاول ۷۴۹ھ ہجری کو بروز جمعہ وقت قبل از نماز اپنے والد حضرت نصیر الدین صاحب سے خلافت حاصل فرمائی آپ کا حال مثل امام احمد صاحب کے ہے مگر اتنا فرق ہے کہ آپ حالت جذب میں جانب ہندوستان اودھ کو روانہ ہو گئے اور بعدہ شہر ردولی شریف میں آکر افاقہ ہوا (از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

چوبیسویں خلیفہ حضرت شیخ اسمعیل صاحب ابن مخدوم شیخ صفی اللہ صاحب

حضرت شیخ اسمعیل صاحب ابن مخدوم شیخ صفی اللہ صاحب تاریخ بارہوین ماہ ربیع الاول ۹۰۲ھ
ہجری یکو بروز دوشنبہ وقت عصر ردولی شریف مین پیدا ہوے- اور تاریخ تیرہوین ماہ ربیع الاول ۹۶۸ھ ہجری یکو بروز چہار شنبہ
وقت صبح بعد نماز مرتبہ ملکوت مین آپنے وفات پائی مزار مبارک آپکا ردولی شریف مین ہے- اور تاریخ بارہوین ماہ ربیع الاخر ۹۱۲ھ ہجری
بروز دوشنبہ وقت مغرب اپنی والد ماجد حضرت مخدوم شیخ صفی اللہ صاحب سے خلافت حاصل کی- باقی تمام کیفیت آپکی مثل امام احمد صاحب کے
ہان ہمقدر رفیق ہے کہ آپ بحالت جذب جانب بنگالہ چلے گئے اور ردولی شریف مین آکر جذب سے افاقہ ہوا۔ الاز نقشہ حنفیہ و تواریخ خلافت نامہ

پچیسویں پیر و خلیفہ حضرت قطب عالم صاحب

حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب گنگوہی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین رح
ابن شیخ اسمعیل صاحب تاریخ تیئیسوین ماہ جمادی الاخر ۸۶۲ھ ہجری یکو بروز دوشنبہ وقت عشا ردولی شریف مین پیدا ہوے
اور ستر برس کی عمر مین علوم ظاہری تحصیل فرماکر فارغ التحصیل ہوگئے- اور تاریخ گیارہوین ماہ رمضان ۸۵۹ھ ہجری یکو بروز پنجشنبہ وقت نماز
عصر آپکی والد ماجد حضرت شیخ اسمعیل صاحب نے اپنی ہاتھ پر بیعت توبہ اور ارشاد سے ہر دو خاندان حنفیہ منسوب بہ حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب فرزند
حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ مین آپکو مستفیض فرماکر کلاہ اپنی اوڑھائی و عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندہ کر خرقہ پہنایا اور ٹیکہ سرخ طلا
کیا وسعت کا کمر سے بند ہوایا اور خلافت نامہ مع خلافت نامجات حنفیہ اور اوراد منضبط اور تبرکات ملبوسات اور مکتوبات خاندان حنفیہ اپنی اور
حضرات اسلاف کے ہر دو خاندان حنفیہ کے مرحمت کرکے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنے فرماکر حصول ترقی کیفیت باطن مین متوجہ کردیا
اسیوقت آپ پر جذب طاری ہوگیا اور بحالت جذب ردولی شریف سے طرف ہند شریف کے روانہ ہوگئے پانچ برس ۱۲ روز کامل جذب
ردولی شریف مین آکر افاقہ ہوا بعدہ مرتبہ سلوک کیجانب متوجہ ہوگئے- اب تفصیل اور تشریح ہر دو خاندان حنفیہ کی یجاتی ہے تاکہ
ہر ایک متنفس سلاسل ہذا کی کیفیت سے کماحقہ آگہی پاکر مفاد ظاہر و باطن حاصل کرے- اور دیکہنا ہے واضح ہو
کہ یہ دو خاندان مین جو سلاسل جاری ہیں وہ دو خانوادے دو طرح جداگانہ ہیں- ایک سلسلہ رشیدیہ ہے جو حضرت محمد
عبدالرشید صاحب شمالی فرزند حضرت محمد حنیف صاحب کے نام سے منسوب ہے اور حضرت عبد اللہ علمبردار آپ سے
مستفیض ہوئے ہیں حضرات اس سلسلہ کے خدمات عہدہ نقباء و نجباء و رقباء و ابدال و اوتاد و اغیاث و اقطاب پر مامور ہوکر
صاحب کیفیت روح جاذبیہ کے ہوتے ہیں اور حضرات اقطاب اس سلسلہ کے جو شہر و دیار اور افواج ملک کے انتظام کی خدمت پر
مامور ہوتے ہیں وہ اپنی اپنی حد حکومت کے والیان ریاست صاحب دولت اور حشمت ظاہری کی قلب پر اپنی قوت جاذبہ روحانی کو غلبہ
کے ساتھ محیط کردیتے ہیں کہ اراد حضرات اقطاب کا نسبت احکام مخلوق اپنی حد حکومت کی انکی زبان سے صادر ہوتا ہے

اور والیان مملکت ظاہری کے جو کچھہ امور خیر و شر متعلق اپنی نفس خاص و عوام کے حاکم بالادست اپنی سے استدعا کرتے ہین جو امر کہ
قطب کو منظور نہین ہوتا ہے اوسکی منظوری حاصل نہین ہوتی ہے اور وقت تبدیل ہو جانے قطب کے مزاج اور عادات اوس جگہہ کے
حکام اور رعایا کا بھی بدل جاتا ہے اور جسوقت قطب کسی جگہہ کا اپنی حد حکومت کے رئیس اولوالامر کو بدلنا چاہتا ہے اپنی قوت جاذبہ
روحانی کو اوس کے قطب سے اوٹھا کر جس کسی شخص کے قلب پر حکم باطن کا ہوتا ہے اوسی غلبہ کے ساتھہ اوس قطب پر محیط
کر دیتا ہے فوراً اوسی شخص کی مسند نشینی ہوتی ہے ہیبت اور جلال قطب کا اوسکی صورت سے ظاہر ہو جاتا ہے اور مخلوق اوسکی
مطیع و فرمانبردار اوسصورت کی ہو جاتی ہے اور جب کسی قطب کو منظور ہوتا ہے کہ اپنی حد حکومت کے رئیس اولوالامر کا فرزند نشین
ہو وے اول قرار پانے حمل مین عوارض اسقاط وغیرہ سے مخل ہوتے ہین اور اگر فرزند موجود ہوتا ہے اوسپر قضاہای معلق کا نازل
طاری کر کے انواع انواع بیماریون مین مبتلا کرتے ہین اور بعضے قطب کی قوت جذبیہ روحانی قلب والی ملک پر اسقدر
تصرف کی محیط ہوتی ہے کہ وہ رئیس اولوالامر دائم المرض رہتا ہے شفا اون امراض کی چارہ سازی حکمای حاذق سے حاصل
نہین ہوتی بجز نظر عنایت حضرت عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ کے اور جسوقت کسی فرمانبردار ملک کی نسبت عارف صاحب
مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ کو کسی طرح کا ارادہ خیر و شر کا منظور ہوتا ہے اوسوقت قطب اوس ملک کا اپنی قوت جاذبہ روحانی کو
عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ کے قبضۂ قدرت مین دیدیتا ہے جب عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت اپنی ارادہ کا
فعل انجام فرما چکتا ہے اوسوقت پھر بدستور قطب اپنے مرتبہ پر کامیاب ہو جاتا ہے اور اکثر بادشاہ او فرمانروایان ملک سے بعض
خیر و صلاحیت سے بہرہ ہوا حضرات عارفان صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ اپنی اپنی زمانہ کی کفش برداری سے اپنی ملک کے
قطب اور رقیب نقیب نجیب غوث سے واقف ہو کر امراض اور عوارض سے نجات پائی اور واسطے قائم رہنے ریاست کے اپنی اولاد پر انتظام
کر دیا کہ تا نہ صادر ہوے گستاخی اور بے ادبی کی خدمت مین عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ اپنی زمانہ کے کوئی زمانہ
عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ و اقطاب بہر شہر و دیار افواج سے خالی نہین ہے تعلق قیام ظاہر و باطن کا وجود سرا پا جود عارف
صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ و اقطاب کے موجود ہونے پر منحصر ہے اور ہر ایک زمانہ کے عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت
خاندان حنفیہ کو اپنی اپنی عہد مین مثل حضرات متقدمین کے قوت اور قدرت مراتب کی حاصل ہے اور یہی انتظام و اہتمام تا قیام
جاری رہیگا اور دفائن خزائن ہر ایک محدود و زمین کے قبضۂ قدرت اقطاب کے ہوتے ہین جبتک دفینہ کو وقت نکالنے
دفینہ کے آ پہونچتا ہے نہین تقسیم دیتی ہین تو نظرون سے غائب کر دیتی ہین اور جب اپنی رائے مصلحت اندیش مین مناسب جانتی ہین

جسکو چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں اور ارادہ اور خواہش ہر ایک بشر مخلوق ہندو و مسلمان اور جملہ مذاہب کو حد حکومت اپنی
میں سے ہر وقت دیکھتے رہتے ہیں نفع اور ضرر پہونچاتے ہیں تاثیرات اعمال نقوش او وظائف قرآنی صاحب العزم کے
جو جسکسی کی حکومت میں تلاوت کرتے ہیں اخذ کرکے بارگاہ حضرت قاضی الحاجات میں پیش کرتے ہیں اور بموجب حکم باطن اوس
شخص کو لفافہ مہمات میں ثمرہ اوس عمل کا عنایت کرتے ہیں اور تاثیر اعمال النقوش او وظائف قرآنی صاحب الغرض بوالہوس کو اخذ کرکے
اپنی طاقت روح جاذبیہ کو تقویت اور ترقی بخشتے ہیں - اور تاثیرات اعمال النقوش او وظائف حضرات قرآنی حسبۃً للّٰہ کو جو
بغیر اجازت یا ایسے شیخ کی اجازت سے جو بقوت روحانی خود پیشکش روح مقدسہ حضرت سرور کائنات اشرف المخلوقات احمد مجتبیٰ محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نکر سکے اخذ کرکے بتوسل ملائکہ پیشکش روح مطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کردیتے ہیں - اور تاثیر اعمال او نقوش او وظائف حضرات عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ اور داخلان سلسلہ تعلیم طریقت
عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ کے اخذ نہیں کرسکتے ہیں یہ حضرات خود بقوت جاذبہ روحانی تاثیر اعمال او نقوش
او وظائف لطیفہ اور داخلان سلسلہ کی آپہی پیشکش روح اطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کرتے ہیں بلکہ اکثر اوقات حضرات اقطاب
بعضے امورات اہم متعلقہ اپنی ذات خاص میں عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ سے معاونت چاہتے ہیں اور انکی اخلاص
سلسلہ کے ہر گونہ حاجات بغیر ایمائے اون کے بطور خود روا کردیتے ہیں اور نقیب قیب نجیب غوث ایک ایک شہر دیار
افواج میں ساتھ ایک ایک قطب کے ہوتے ہیں ہر ایک اپنی اپنی مرتبہ کا کام انجام کرتے ہیں اور حضرات ابدال خاص تاحکم سابق
ہر اپنی ضلع منقسمہ کے اقطاب کو مامور ہوتے ہیں جسوقت حکم حاکمان بالادست علی الترتیب مراتب اپنی سے مطلع ہوتے ہیں اوسیوقت
تعمیل بجالاتے ہیں اور متعلق ہوا پر نہایت سریع السیر تشریف لیجاتے ہیں اور حضرات رجال الغیب ہی کہ شمار میں پیچ
گیارہ نفر ہیں اسی سلسلہ عالیہ سے متعلق ہیں زیادہ تشریح کیفیات آنحضرت کی بموجب حکم امتناع افشاء عام کے ملتوی رکہی
گئی - دوسرا سلسلہ جلیلیہ مشہور ہے کہ حضرت عبد الجلیل صاحب جنونی فرزند حضرت
محمد حنیف صاحب سے حضرت مولانا شمس تبریز صاحب مستفیض ہیں یہ طریقہ وہبیہ ہے حضرات اس سلسلہ
کے مجذوب صاحب کیفیت ولایت صفاتی او کشف کونی ہوتے ہیں یعنے آنحضرت کو کشف ہیژدہ ہزار عالم کا ہوتا ہر وقت
مستغرق رہتے ہیں اور بعضے اوقات حالت جذب میں وہ گفتگو جو کشف میں معائنہ کرتے ہیں زبان سے نکل جاتی ہے اور آنحضرت کو
شب و روز کا امتیاز نہیں ہوتا او جس عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت سلاسل دیگر یہ کیفیات ان ہر دو خاندان

احوال سلسلہ جلیلیہ

حنفیہ کی گذر جاتی ہیں او سکو حالت سلوک مین ایک کیفیت عجیب و محویت لطیف مین ہر دم اور ہر آن استغراق رہتا ہے اور مختصر

احوال کیفیت باطن حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب فرزند حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا یہہ ہے

آنحضرت کو تیرہ (۱۳) سال کی عمر مین حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے تاریخ ستائیسوین (۲۷) ماہ ربیع الآخر سنہ ۲۲ ہجری کو بروز دوشنبہ بعد نماز عصر کے اپنی ہاتھہ سے
بیعت توبہ اور امامت اور ارشاد سے مشرف فرما کر کیفیت باطن کی تعلیم فرمائی اور کلاہ اپنی اوڑہا کر عمامہ سبز اپنی ہاتھہ سے باندہا اور خرقہ پہنا کر
پٹکہ سرخ کمر سے باندہکر او خلافت نامہ عطا فرما کر جس مرتبہ پر کہ خطاب بخشا ہے آج تک سوے عارفان صاحب مجاز مرفوع الاجازت اس خاندان حنفیہ و حضرت نقبا
او رقبا او رنجبا او رابدال اور اوتاد او راقطاب او راغیاث او رحضرات مجاذیب بادہ وحدت کے حضرات سالکین دیگر سلاسل اور عوام الناس
کے گوش زد نہین ہوا ہے اسباب عبث سے تحریر نہین کیا جاتا ہے - اور عمر شریف حضرت محمد حنیف صاحب کی اکیاون برس سال کی ہوئی تاریخ شانزدہمین ماہ
ذیقعد سنہ ۵۲ ہجری کو بروز یکشنبہ بعد مغرب کے شہر دمشق مین نکاح آپکا مسماۃ سوغہ بنت قاصر جون شاہ جن مرید حضرت امام حسین
علیہ السلام سے منعقد ہوا - اور بعد اکتیس (۳۱) سال کے تاریخ یکم ماہ ربیع الاول سنہ ۸۳ ہجری کو بروز شنبہ وقت نماز فجر کے فرزند دلبند حضرت
شاہ عبد الکریم صاحب تولد ہوے - اور دوسرے ہفتہ مین تاریخ نہم ماہ مذکور سنہ صدر کو بروز یکشنبہ وقت دوپہر دن چڑہے اونہین بی بی
کے شکم سے حضرت شاہ عبد الجلیل صاحب پیدا ہوئے - او حضرت شاہ عبد الکریم صاحب نے ایک ہفتہ مین مرتبہ بلوغ کو پہونچکر اپنی والد سے
عرض کیا کہ مجکو کیا حکم ہے حضرت محمد حنیف صاحب نے بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف کر کے کلاہ اپنی اوڑہائی اور پٹکہ
سرخ کمر سے باندہکر خرقہ پہنا دیا او خلافت نامہ عطا کر کے کیفیت باطن کی بموجب تعلیم حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے مرحمت فرما کر ارشاد
کیا کہ تمکو حیات ابدی مثل حضرت خضر علیہ السلام کے حضرت قادر حقیقی سے نصیب ہوگی ہے عہدہ سلطانی جانب مغرب سے کامیاب ہو حضرت شاہ
عبد الکریم صاحب اوسی وقت بعد ادائے نماز مغرب اپنے جائے قیام کو روانہ ہوگئے اور تیسرے ہفتہ مین تاریخ سترہوین ماہ مذکور سنہ صدر روز دوشنبہ کو
وقت عصر کے حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب تولد ہوے - اور حضرت شاہ عبد الجلیل صاحب اوسیطرح بترتیب مرقومہ کیفیت باطنی سے صاحب مجاز
مستفیض ہوکر عہدہ سلطانی جانب جنوب کے ارسال فرمائے گئے - اور چوتھے ہفتہ مین تاریخ چوبیسوین (۲۴) ماہ مذکور سنہ صدر کو بروز دوشنبہ
وقت شب بعد نماز تہجد کے حضرت شاہ عبد الرشید صاحب تولد ہوے - اور حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب اوسی طرح بترکیب مرقومہ بالا کیفیت باطنی سے
مشرف ہوکر عہدہ سلطانی جانب مشرق ارسال فرمائے گئے - اور بعد اتمام ماہ تاریخ یکم ماہ ربیع الآخر سنہ ۸۳ ہجری کو بروز دوشنبہ
وقت عصر کے حضرت عبد الرشید صاحب کو بیعت امامت اور ارشاد سے حضرت محمد حنیف صاحب نے اپنی ہاتھہ سے مستفید فرما کر کلاہ اپنی
اوڑہا کر خرقہ پہنایا اور پٹکہ سرخ کمر سے باندہا او خلافت نامہ خلافت اپنی کے عطا فرما کر کیفیت باطنی سے مستفیض [illegible]

حضرت محمد حنیف صاحب [illegible] اولاد [illegible]

فرماکر عہدہ سلطانی جانب شمال کو ارسال فرمادیا کہ ہر چہار حضرات موصوفہ بالا وسی عہدہ و نیز بلا عزل و نصب تا قیام عالم
قائم و دائم ہیں۔ اکثر عوام الناس نے بھی نقش مسمّی گروناموں میں نام ان چارون حضرات کے معائنہ فرمائے ہونگے۔ ان چار حضرات میں
دو حضرات سے سلسلے جاری ہوئے اور دو حضرات سے سلسلہ نہ جاری ہونیکا باعث قابل افشاء عام نہیں طالب کیفیت باطن اس خاندان کی فوقیت بیعت
کے تعلیم کیا جاتا ہے **الغرض** جب حضرت مشکل کشا بندگی شاہ عبد القدوس گنگوہی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین اکیس[21] برس کے
عمر کو پہونچے بتاریخ سترہویں[17] ماہ ربیع الآخر ۸۶۳ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت نماز ظہر کے فرزند نجیب حضرت **شیخ عبد الحمید صاحب** تولد ہوئے
مادرزاد ولایت کی کیفیات جو کچھ حضرت قطب عالم صاحب کی ولادت کیوقت ظاہر ہوئی تھیں معائنہ کی گئیں اکثر خوارق طفولیت ہی میں
صادر ہونے لگے تھے سترہ[17] برس تک تحصیل علوم ظاہر میں مصروف رہے بتاریخ سولھویں[16] ماہ ربیع الآخر ۸۸۰ ہجری کو بروز یکشنبہ بعد اشراق
حضرت قطب عالم صاحب نے حضرت **شاہ عبد الحمید صاحب عرف شیخ زین اولیاء ولایت روح جذبیہ** کو اپنی ہاتھ
بیعت توبہ و امامت اور ارشاد بالتفصیل اون ہر دو خاندان عالیہ حنفیہ و چند سلاسل دیگر میں سوا خاندان صابریہ چشتیہ کے مشرف
فرماکر اپنی ادرہ پاکی اور عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندھ کر خرقہ پہنایا اور پٹکہ سرخ کمر سے باندھا اور خلافت نامہ مع شجرہ خلافت نامجات سلسلہ
حضرت محمد حنیف صاحب کے نام سے اپنی نام تک اور تبرکات اور اوراد منضبطہ اور مکتوبات ارباب حضرات پیران عظام کے تفویض کرکے
صاحب مجمع مرفوع الاجازت مثل اپنی کر دیا اور تیرہ[13] اجنہ مذکورہ بالا جو مثل ابدالون کے ادب سے مقرر ہوتے چلے آتے تھے
قطب عالم صاحب نے بعطائے خلافت اپنی خانہ تعمیر سے اُنکی پاس مقرر فرمائی اور کیفیت باطنی [illegible] کی کیفیت باطن میں متوجہ
کر دیا گیا [illegible] کہ جب حضرت شاہ عبد الحمید صاحب موصوف کو کیفیت باطن کے ساتھ غلبہ جذبات کے تمام و کمال اثر ہو گئی اور محویت تامہ حاصل ہوئی
حضرت قطب عالم نے ارشاد فرمایا کہ فرزند تم سات برس کامل کیفیت غلبہ جذبہ کی مستولی رہیگی مگر جب تمہاری طبیعت اسلوب سلوک میں
آجاوے اور ہوش و حواس عالم امکان میں پیدا ہو جاویں تو بلدہ گجرات ولایت افاغنہ میں قیام کرنا ولایت گجرات کی تمکو مرحمت ہوئی ہے
بعدہ حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے بتاریخ تیئسویں[23] ماہ جمادی الآخر ۹۴۵ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت بعد نماز ظہر کے مرتبہ لاہوت میں
وفات پائی مزار مبارک گنگوہ شریف میں ہے۔ اور بتاریخ چھبیسویں[26] ماہ ربیع الاول ۹۸۱ ہجری کو شب جمعہ عشا کے وقت حضرت شاہ
عبد الحمید صاحب غلبہ کیفیت درجہ اعلیٰ کی وجہ سے گنگوہ شریف سے کسی طرف کو چلے گئے اور پورے سات برس کامل کے بتاریخ سوم ماہ رجب ۹۸۸
ہجری کو بروز جمعہ بلدہ گجرات ولایت افاغنہ میں کہ قیام مذکور ہوئے۔ اور شہر احمد آباد ملک گجرات میں جا کر مسماۃ حلیمہ بیگم بنت نعیم الدین
شہاب الدین بن عبد اللہ بابا بن پیر بابا یعنی سید علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے عقد نکاح بجا لائے اور بعد ہو جانے نکاح کے گنگوہ شریف کو

تشریف لے گئے اور سلاسل اجازت یافتہ مین تعلیم طریقت اور ارشاد و ہدایت فرماتے رہے جب آپکی عمر شریف چھیاسی ۸۶ برس کے
ہوئی تب تاریخ سترہوین ۱۷ ماہ رجب سنہ ۹۴۹ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت ظہر کے فرزند سعادتمند حضرت شاہ عبد الصمد صاحب
تولد ہوئے مادر زاد ولایت کی کیفیات ظاہر تہین اکثر خوارق طفولیت ہی مین صادر ہوتے تہے تیرہ ۱۳ سال کی عمر مین تاریخ ساتوین ماہ
ربیع الاول سنہ ۹۶۳ ہجری کو بروز جمعہ بعد نماز عصر کے حضرت شاہ عبد الحمید صاحب نے اپنی بیعت توبہ و امامت اور ارشاد سے ہر دو خاندان جذبیہ و
صفات کشف کونی وہبیہ حنفیہ اور دیگر سلاسل اجازت یافتہ مین بدستور مرقومہ بالا استفیض کرکے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی کر دیا
سنہ ۹۸۵ اجنہ مقررہ کو آپکے ماتحت کرکے اور کیفیت باطن تعلیم فرما کر عقد نکاح شرعی مین منسلک کر دیا ۔ اور تاریخ چودہوین ۱۴ ماہ ربیع الاخر
بروز دوشنبہ وقت اشراق کے حضرت شاہ عبد الحمید صاحب نے وفات پائی مزار مبارک گنگوہ شریف مین ہے ۔ اور تاریخ بائیسوین ۲۲ ماہ
ربیع الاخر سنہ ۹۶۴ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت مغرب کے حضرت شاہ عبد الصمد صاحب معہ سید رسول کے فرزند دلبند حضرت شاہ فتح اللہ صاحب
تولد ہوئے ولایت مادر زاد جسکے آثار پیدا اور اکثر خوارق طفولیت ہی مین صادر ہوا کیے اور حضرت شاہ عبد الصمد صاحب سے تحصیل علوم ظاہری کر کے فراغ
حاصل کرکے سات برس تک حالت غلبہ جذب مین مستغرق شہر سیالکوٹ مین سیاح رہے اور جب طبیعت سلوک کیطرف راغب ہوئی تب تاریخ
گیارہوین ۱۱ ماہ شعبان سنہ ۹۸۰ ہجری کو بروز پنجشنبہ وقت عصر کے حضرت شاہ فتح اللہ صاحب کو چودہ ۱۴ برس کی عمر مین اپنے ہاتھ
سے بیعت توبہ و امامت و ارشاد ہر دو خاندان حنفیہ اور دیگر سلاسل مین بدستور محررہ بالا مشرف کرکے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل
اپنے فرما کر تعلیم کیفیت باطنی سے بہرہمند کر دیا اور اجنہ مقررہ اپنی مع متعلقین متبعین کر دئے ۔ اور تاریخ گیارہوین ۱۱ ماہ شوال سنہ ۹۸۹ ہجری کو بروز چہارشنبہ
وقت بعد نماز عصر کے حضرت شاہ عبد الصمد صاحب نے وفات پائی مزار مبارک گنگوہ شریف مین ہے ۔ اور حضرت شاہ فتح اللہ صاحب تحصیل علوم ظاہری
اور تکمیل کیفیت باطنی مین مشغول ہوکر عرصہ نو ۹ سال مین فاضل ہو گئے ۔ اور تاریخ سترہوین ۱۷ ماہ ربیع الاخر سنہ ۹۸۸ ہجری کو بروز پنجشنبہ وقت فجر کے
فرزند ارجمند حضرت محمد صادق صاحب صادق مثال پیدا ہوئے کیفیات ولایت مادر زاد کی معائنہ اور مشاہدہ ہوئین اکثر خوارق طفولیت ہی مین
صادر ہوتے تہے بعد اسکے حضرت شاہ فتح اللہ صاحب بہ غلبہ کیفیت جذب کے تامل ہوئے اور سات برس تک شہر قندہار مین سیاح رہے بعد سات برس کے
دور سلوک سے بہرہ مند ہو کر تاریخ انیسوین ۱۹ ماہ رمضان سنہ ۱۰۰۱ ہجری کو بروز جمعہ بعد نماز مغرب کے حضرت شاہ محمد صادق صاحب کو
تیرہ ۱۳ برس کی عمر مین اپنے ہاتہ سے بیعت توبہ و امامت اور ارشاد سے ہر دو خاندان و جذبیہ صفات کشف کونی وہبیہ حنفیہ اور
دیگر سلاسل مین بدستور مرقومہ بالا فیضیاب کرکے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنے مع تصرف تیرہ ۱۳ جنات کے کر دیا حضرت شاہ
فتح اللہ صاحب حنفی نے تاریخ اٹہارہوین ۱۸ ماہ جمادی الاخر سنہ ۱۰۳۶ ہجری کو بروز یکشنبہ وقت عصر کے وفات پائی مزار شریف گنگوہ مین ہے تعلیم کیفیت

کامیاب فرمایا اور حضرت شاہ محمد صادق صاحب تحصیل علوم ظاہر سے اول فراغ حاصل کر کے ترقی کیفیت باطن میں
متوجہ ہوئے اور سات برس بحالت غلبہ جذب شہر ہرات میں مستغرق رہے اور جب وسادہ سلوک پر رونق افروز ہوئے تعلیم طریقت کی
ارشاد فرمانے لگے اور ترپن ۵۳ برس کی عمر میں بتاریخ گیارہویں ۱۱ ماہ ربیع الاخر سنہ ۱۰۴۰ ہجریکو وقت نصف شب جمعہ کے فرزند ارجمند
حضرت شاہ محمد حیات صاحب ۳۰ تولد ہوئے کیفیات ولایت مادر زاد کی نمایاں تھیں اکثر خوارق طفولیت ہی میں زد
ہوتے تھے پندرہ ۱۵ برس کی عمر میں تحصیل علوم ظاہری سے فیضیاب ہوکر بتاریخ سترہویں ۱۷ ماہ جمادی الاخر سنہ ۱۰۵۱ ہجریکو
بروز یکشنبہ وقت عصر کے حضرت شاہ محمد صادق صاحب نے اپنی ہاتھ پر بیعت توبہ اور امامت اور ارشاد سے بہرہ ور خاندان روح
جذبیہ و صفات کشف کون وہبیہ حنیفیہ اور دیگر سلاسل میں بتابیر مرقومہ بالا مستفیض کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی
فرمادیا اور تیرہ ۱۳ جناب جو مقرر چلے آتے تھے انکی خدمتیں ملمو کر دی اور تاریخ انیسویں ۱۹ ماہ محرم سنہ ۱۰۵۲ ہجریکو بروز جمعہ وقت قبل نماز
جمعہ حضرت شاہ محمد صادق صاحب نے مرتبہ جبروت میں وفات پائی مزار شریف گنگوہ شریف میں ہے اور محمد حیات صاحب حصول غلبہ کیفیت جذب
میں سات برس شہر گجرات واقع افغانستان میں سایح رہے اور جب پایہ سلوک سے شاد کام ہوئے اور عقد نکاح مسماۃ نیازی بیبی
خاتون بن سید احمد بن قاضی علی بن محمد اسحاق بن محمد غیاث الدین بن محمود عالم بن یوسف علی بن سید جلال بخاری سے کر کے تیئیس ۲۳ برس
کامل سکونت اختیار کی اس عرصہ میں بعمر ساٹھ ۶۰ سال کے دو ۲ دختر اور ایک فرزند ارجمند بتاریخ سلخ ماہ صفر سنہ ۱۱۰۰ ہجریکو بروز چہار شنبہ
وقت دوپہر کے حضرت شاہ برخوردار صاحب ۳۱ تولد ہوئے آثار کیفیات ولایت مادرزاد کے ظاہر تھے اکثر خوارق جلی طفولیت ہی
سے صادر ہوتے تھے جب عمر شریف آپکی بارہ ۱۲ برس کی ہوئی تو آپکے والد ماجد حضرت شاہ محمد حیات صاحب نے بتاریخ تیرہویں ۱۳ ماہ رجب سنہ ۱۱۱۲
ہجریکو بروز دوشنبہ وقت عصر کے اپنی ہاتھ پر بیعت توبہ اور امامت اور ارشاد سے بہرہ ور خاندان روح جذبیہ و صفات کشف کون وہبیہ حنیفیہ اور دیگر سلاسل
میں بتابیر مسطورہ بالا مشرف کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی کر دیا اور تحصیل علوم ظاہری اور تکمیل کیفیات باطنی میں متوجہ کر کے تیرہ جناب
متعینہ کو انکی پاس مقرر کر دیا اور خود حضرت شاہ محمد حیات صاحب گنگوہ شریف کو تشریف لے آئے گوشہ نشین ہوکر کسی سے کلام نکیا اور بحالت گوشہ
نشینی تاریخ انتیسویں ۲۹ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۱۳ ہجریکو بروز دوشنبہ وقت عصر کے حضرت شاہ محمد حیات صاحب نے وفات پائی مزار مبارک گنگوہ
شریف میں ہے۔ اور بعد رحلت ہونے حضرت شاہ محمد حیات صاحب کے سید شفیع احمد بن صفت محمد بن سید ہدایت علی بن سید محمد غنی بن سید قیام الدین امام
بن سید عظیم الدین ہیبار زادہ شاہ دولہ صاحب گجراتی قادری نے اپنی دختر نیک اختر قمر النسا کا حضرت برخوردار صاحب
سے نکاح کر دیا اور حضرت محمد حیات صاحب کو اس امر کی بمقام گنگوہ اطلاع کر دی بعدہ حضرت برخوردار صاحب نے

تیسویں سجادہ دار حضرت شاہ محمد حیات صاحب سلسلہ امام احمد

اکتیسویں سجادہ دار حضرت شاہ برخوردار صاحب سلسلہ امام احمد

[illegible]
حضرت شاہ
رحمت اللہ صاحب
[illegible]

اونیس ۱۹ برس کی عمر میں قرآن مجید کے حافظ اور علم ظاہری کی بخوبی فاضل ہوگئے اور تاریخ سترہوین ۱۷ ماہ شعبان سنہ ۱۱۱۹ ہجریکو
بروز جمعہ وقت نماز مغرب کے فرزند سعادتمند حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب تولد ہوئے اطوار کیفیات ولایت مادرزاد پیدا تھے
خوارق طفولیت ہی میں ظہور کرتے تھے اور حضرت شاہ برخوردار صاحب کو غلبہ کیفیت جذب میں متوجہ ہوئے سات برس کے بعد طبیعت
اسلوب سلوک پر مائل ہوئی اور حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب کو تحصیل علوم ظاہری میں مصروف کر دیا بعد تحصیل علم اکتیس ۳۱ سال کے تاریخ گیارہوین ۱۱ ماہ ذیقعد سنہ ۱۱۵۰ کو
بروز چہارشنبہ وقت بعد نماز عصر کے حضرت شاہ برخوردار صاحب نے اپنی فرزند حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب کو اپنی ہاتہہ پر بیعت توبہ اور امامت اور ارشاد ہر چہار خاندان
حنفیہ موصوفہ اور دیگر سلاسل میں بتور ہزبور بالاستفیض کرکے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی کر دیا اور تیرہ ۱۳ جنات تعینہ قدیمہ کو آپکی خدمت میں متعین
مقرر کیا اور تاریخ گیارہوین ۱۱ ماہ محرم سنہ ۱۱۶۲ ہجریکو بروز سہ شنبہ وقت مغرب کے حضرت شاہ برخوردار صاحب نے وفات پائی مزار مبارک شہر
بجرات میں ہے اور حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب کی جو اٹھائیس ۲۸ برس کی عمر میں بتاریخ چوتھی ۴ ماہ رجب سنہ ۱۱۴۳ ہجریکو بروز پنجشنبہ وقت فجر کے ایک فرزند دلبند
حضرت شاہ عبد الکریم صاحب قطب الدارین عرف ملا فقیر اخون صاحب جی تولد ہوئے آثار کیفیات مادرزاد ولایت
کے مثل حضرت قطب عالم صاحب کے ظاہر تھے اکثر خوارق جلی طفولیت ہی میں صادر ہوتے۔ انحضرت کو نو ۹ برس کی عمر میں آپکے والد ماجد نے بتاریخ گیارہوین ۱۱
ماہ ذیقعد سنہ ۱۱۵۲ ہجریکو بروز دوشنبہ وقت عصر کے اپنی ہاتہہ پر بیعت توبہ اور امامت اور ارشاد سے ہر دو خاندان روح جذبیہ مع کشف کونین حنفیہ
اور دیگر سلاسل میں مشرف کرکے کلاہ اپنی اوڑہا کر عمامہ سبز اپنی ہاتہہ سے باندہکر خرقہ پہنایا اور پٹکہ سرخ کمر سے باندہا اور خلافت نامہ مع جملہ
خلافت نامجات اور اوراد اور تبرکات اور مکتوبات نطاب اپنی اور حضرات پیران عظام سلاسل حنفیہ کے مرحمت فرماکر دولت تعلیم کیفیت باطنی سے
مالامال کرکے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی کر دیا اور حضرت شاہ عبد الکریم صاحب تحصیل علوم ظاہری اور تکمیل کیفیت باطنی میں
مصروف ہوئے چند سال میں فارغ التحصیل اور فاضل اجل ہوگئے اور حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب کو ترقی کیفیت غلبہ جذب میں متوجہ ہوئے
اور اسی حالت جذب میں بجانب دہلی تشریف لیگئے۔ اور دہلی میں رونق افروز ہو کر حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب قدس سرہ الحنفی
رحمتہ اللہ علیہ نے بموجب حکم سروری قطب دہلی کو قدیم سے معزول کرکے بجائے اوس کے نائب قطب کو عہدہ قطب پر متقرر فرمایا
اور چند عرصہ تک قطب کی خدمات باطنی کے نگران رہے جب حکم سروری طمانیت آمیز آگیا تو بعد کو حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب
نے دہلی سے جانب روہیلکھنڈ مراجعت فرمائی اور چند عرصہ میں طبیعت اسلوب سلوک پذیر ہوئی اور جنات مقرر و قدیمہ کو حضرت شاہ
نعمت اللہ صاحب کے تفویض فرماکر تاریخ اکیسوین ۲۱ ماہ جمادی الاخر سنہ ۱۱۹۹ ہجریکو بروز چہارشنبہ وقت نصف شب حضرت شاہ
رحمت اللہ صاحب نے وفات پائی۔ مزار مبارک رامپور افاغنہ میں ہے۔ اور حضرت شاہ عبد الکریم صاحب پر کیفیت جذب نے

غلبہ کیا اور حالت میں آپ شہر گجرات سے سفر گزین ہوئے اور وہاں کہیں حسن عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت کسی سلسلہ کے
قدمبوس ہوئے اور ان حضرت نے بعد تعلیم و تحویل تمام و کمال اپنی سلسلہ کی کیفیت کے خلافت نامہ مع جملہ خلافت ناموں معتبر اور اوراد منضبطہ
اور مکتوبات لطائف تحقیقہ اپنی اور حضرات سلسلہ اپنی کے تفویض کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی فرما کر رخصت کیا چنانچہ
آنحضرت نے چند سلاسل عجیبہ میں زیادہ حضرت قطب عالم صاحب مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت کا حاصل فرمایا ہے۔ اور تاریخ پانچویں ماہ رمضان ١١٦٦ھ
ہجری یکروز دوشنبہ وقت عصر کے حضرت شاہ عنایت صاحب جیو صاحب ذو القوۃ المتین بہلولپوری نے حضرت شاہ عبد الکریم صاحب کو بیعت امامت و ارشاد
اور اجازت اور حوالات سے نکات اکیس ٢١ طرح کے بیعت اور دقائق چہار گونہ امامت کی تعلیم فرما کر خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ میں
کہ منصب شہنشاہی ولایت کا اس خاندان عالیہ میں بوجوہ کاملہ متحقق ہے مشرف کر کے کلاہ اپنی اوڑھا کر اور عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندھ کر خرقہ
پہنایا اور خلافت نامہ بمضمون شہنشاہی ولایت ساتھ خطاب قطب الدارین کے مع جملہ خلافت ناموں معتبرہ و اوراد منضبطہ
اور تبرکات متبرکہ اور مکتوبات لطائف اپنی اور حضرات شہنشاہان سلسلہ کے مرحمت فرما کر تعلیم کیفیت باطنی سے بطرز شہنشاہی ولایت کے
مستفیض فرما کر سات قسم کی سیف اللہ حزب یمانی شریف سلطان الاوراد کی تلاوت کی اجازت دیکر صاحب
مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ مثل اپنی فرما دیا اور بنا بر سکونت شہر مصطفی آباد عرف رامپور اقامت گزین ہو کر ارسال
جب عمر شریف حضرت شاہ عبد الکریم صاحب قطب الدارین عرف ملا فقیر اخوند صاحب افغانی کی سینتیس ٣٧ برس کی ہوئی تو بتاریخ چھٹی ٦ ماہ جمادی الاخری ١١٨١ھ
ہجری یکروز جمعہ وقت صبح کے فرزند سعادتمند حضرت میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی تولد ہوئے کیفیات اور آثار
ولایت کے صادقین اکثر خوارق طفولیت ہی سے ظہور میں آتے تھے بارہ برس کی عمر تک تحصیل علوم ظاہری میں مشغول رہے بتاریخ ششم ماہ
جمادی الاول ١١٩٣ھ ہجری یکروز سہ شنبہ وقت عصر کے حضرت شاہ عبد الکریم صاحب نے اپنے ہاتھ پر بیعت توبہ اور ارادت سے خاندان عالیہ
نقشبندیہ اور دیگر سلاسل متبرکہ سے بھی مستفید فرما کر بنا بر حصول ترقی کیفیات قلبیہ جذبیہ میں متوجہ کر دیا بعد فراغ تین برس کے
بتاریخ ساتویں ماہ جمادی الاول ١١٩٥ھ ہجری یکروز سہ شنبہ بعد نماز عصر کے حضرت میاں غلام شاہ صاحب کو بیعت امامت اور ارشاد
خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ میں بدستور مرقومہ بالا مشرف کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ
مثل اپنے جملہ خاندانوں میں بخطاب معصوم قطب زمانی کے فرما کر تعلیم کیفیت باطن شہنشاہی ولایت کے
باجازت سات طرح کی تلاوت سیف اللہ حزب مرتضوی شریف سلطان الاوراد کی تکمیل کو پہونچا کر
زیب مسند ہدایت و ارشاد کر دیا۔ اور حضرت شاہ عبد الکریم صاحب قطب الدارین علو العزم المرتبہ مجدد عصر رحمۃ اللہ علیہ نے بحر اول

حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب قدوسی جد و اسطو نین انہی اخی بزرگوار سے اور ہر دو خاندان چشتیہ میں انہی
والد ماجد حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب سے مازون مجاز تھے اور سات برس کامل مثل مرقومہ بالا جذب رہا جبکہ افاقہ ہوا تو بلاسپور علاقہ رامپور
میں سکونت اختیار کی اور حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب کا حال ولادت وغیرہ منقشہ قدسیہ میں اسطرح مرقوم ہے کہ تاریخ اٹھویں ماہ رجب سنہ ۱۱۳۸
ہجریکو بروز پنجشنبہ وقت مغرب کے گجرات واقع افغانستان میں پیدا ہوئے اور تاریخ پندرہویں ماہ رمضان سنہ ۱۱۵۶ ہجریکو بروز چہارشنبہ
وقت عصر کے ہر دو خاندان چشتیہ بمقام شہر گجرات اپنی والد حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب سے خلافت پائی اور تاریخ سترہویں ماہ صفر سنہ ۱۲۳۵
ہجریکو بروز پنجشنبہ وقت ظہر کے آپنی وفات پائی مزار شریف آپ کا قریب مزار مبارک حضرت شاہ عبد الکریم صاحب کے رامپور میں ہے اور باقی سب حالات آپکا
مثل حضرات مرقومہ بالا کے ہے حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب کی عمر ۲۲ برس کی ہوئی تو تاریخ اکتیسویں ماہ شوال سنہ ۱۱۶۰ ہجریکو بروز شنبہ وقت
عصر کے بمقام اکولہ حضرت شاہ محمد عبد اللہ صاحب قدوسی تولد ہوئے یوم ولادت سے آثار رشد و ہدایت نمایاں تھے تھوڑی عمر میں
قرآن مجید حفظ کرکے علوم ظاہری میں فضیلت حاصل کی اور تاریخ تیرہویں ماہ شعبان سنہ ۱۱۸۰ ہجریکو بروز چہارشنبہ بعد نماز
ظہر کے اپنی والد ماجد حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب صاحب سے ہر دو خاندان چشتیہ میں بترتیب مرقومہ بالا خلافت حاصل کی سات برس کامل جذب رہا
جب جذب سے افاقہ ہوا تو خلق اللہ کو ہدایت فرمانے لگے ہزاروں آدمی نعمت حفظ قرآن سے فیضیاب ہوئے باقی تمام حال آپکا مثل حضرات
محررہ بالا کے ہے اور جب عمر شریف حضرت شاہ حافظ محمد عبد اللہ صاحب کی پچاس برس کے ہوئی تو تاریخ یکم ماہ رجب سنہ ۱۲۱۰ ہجریکو بروز
چہارشنبہ وقت شب پنجشنبہ کو بمقام بلاسپور فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی مولف
کتاب ہذا پیدا ہوا یوم ولادت سے اس فقیر کو حضرت عموی شفیقی ربع اللہ کا میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہ
نے کنار شفقت میں لیکر شبانہ روز پیش نگاہ اپنی پرورش فرماکر علم ظاہری سے بھی مستفیض کیا اور فقیر مولف کتاب کو ساڑھی نو برس
کی عمر میں بتاریخ گیارہویں ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۲۹ ہجریکو بروز جمعہ بعد نماز ظہر حضرت شاہ عبد الکریم صاحب کے مزار شریف پر والد ماجد
حضرت شاہ محمد عبد اللہ صاحب نے اپنی ہاتھ پر بیعت توبہ سے ہر دو خاندان عشری میں بقاعدہ محررہ چشتیہ بالاستفیض فرماکر
تعلیم باطنی سے بہرہ مند کیا۔ اور بتاریخ اٹھارہویں ماہ رمضان سنہ ۱۲۵۴ ہجریکو بروز دوشنبہ وقت عصر کے حضرت شاہ
محمد عبد اللہ صاحب نے وفات پائی مزار مبارک آپکا بمقام جیبوپرا احاطہ مولانا ضیاء الدین صاحب میں ہے۔ اور فقیر مولف کتاب کو حصول
خلافت سے ایک برس گذر جانے کے بعد جبکہ جذب کا غلبہ شروع ہوا تو حضرت عم مکرم میاں غلام شاہ صاحب نے
فقیر کتاب ہذا کو ساڑھے دس برس کی عمر میں بتاریخ انیسویں ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۳۱ ہجریکو بروز جمعہ وقت عصر کے

اپنی ہاتھ پر بیعت حوالت اور ارشاد سے مکرر بہرہ ور خاندان حنفیہ عظمیہ اور دیگر سلاسل میں مشرف فرما کر اور کلاہ اپنی اوڑھا کر
خرقہ پہنایا اور پٹکہ سرخ کمر سے باندھا اور خلافت نامہ مع جملہ خلافت ناموں اور اوراد و تبرکات اور مکتوبات لطائف اپنے اور حضرات سلاسل اجازت
فرمودہ کے عطا فرما کر تعلیم کیفیت باطن سے کامیاب کر کے چند عرصہ میں تمام و کمال کیفیت ولایت روح جذبیہ کی حاصل کرا دی اور کیفیات
بادشاہی ولایت فردیت کی سے مطلع فرما دیا اور کیفیات شہنشاہی ولایت اور جملہ اوراد و مقامات معنونہ حضرت شاہ
عبد الکریم صاحب قطب الدارین نے اطلاع فرما کر ارشاد کیا کہ بسبب خوردسال کی یہہ جملہ مراتبات ابھی تمکو عطا نہیں کیے جاتے لیکن یہہ دولت
سرمدی واسطے تمہارے ہے ابھی مدت اکتیس ۳۱ سال کا سفر برائے تکمیل کیفیات تعلیمیہ و تحصیل استعداد کیفیات غیر تعلیمیہ تمکو ضرور ہے اسباب عشق سے احکامات
بجا اور دوسری مطلع کیا جاتا ہے کہ تمہاری پیش خبری حضرت شاہ عبد الکریم صاحب قطب الدارین نے مکتوب لطائف جو تصنیف اپنی میں
تحریر فرمادی ہے معائنہ کرو اس کو فقیر دار فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی مؤلف کتاب ہذا نے بموجب فرمان
جناب اقدس کے دیکھا تو یہہ مضمون تحریر تھا کہ اس خاندان شہنشاہی ولایت میں علو العزم المرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت کو تین واسطے سے پہلی
خبر ملتی چلی آئی ہے کہ تیسرے واسطے میں فلان بزرگ ہوگا وہی ہوتا کرامت اولیا حق ہے کا مصداق ہے چنانچہ حضرت شاہ عبد الکریم
صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اے برخوردار میان غلام شاہ تمسے بعد اس فقیر کے محمد امیر شاہ نامی اولاد سید جلال بخاری میں سے مستفیض ہوگا
اور یہہ مرتبہ شہنشاہی ولایت کا اوسکو پہونچیگا اور یہی صاحب ارشاد علو العزم المرتبہ سے بعد کو تمہاری اولاد میں حاصل ہو دیگا جسکو تمہاری
اولاد میں حاصل ہوگا وہ برادر زادہ فقیر مسمی حافظ محمد عبد اللہ صاحب سے ۱۲۰۲ھ ہجری میں فرزند پیدا ہوگا اور اوسکے نام کا تقرر ہم سے کرایا
جائیگا تم اوس لڑکے کو اپنی فرزندی میں لیکر نام اوسکا محمد حسن رکھنا اور اوسکی ولادت میں ماں اوسکے کے شیر نہوگا فرزند مین تم اپنی
بی بی صاحبہ کی گود میں ڈالدینا اوسکے دیکھنے سے دودہ کی نہر اتر شیر ہو جاویگی اور کچھہ اخیر کو دودہ کی کمی ہوگی تو اوس سعید ازلی کو
بکری کا دودہ پلانا ضرور ہے کہ یہہ سنت سنیہ حضرت خیر البریہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہی جو اللہ تعالیٰ اوس فرزند ازلی اور احمدید
ابدی سے ادا کرا دیگا یہہ خبر فقیر کو اوپر سے ملتی چلی آئی ہے زیادہ و راز قابل افشا نہیں ہے اور قریب دس برس کے تمام علم ظاہر سے فیضیاب ہو کر
تمسے طلب خدائی کی حاصل کریگا تم اوس لڑکے کو پہلے اوسکے پدر بزرگوار سے بیعت حنفیہ حاصل کرا کے ڈیرہ برس کے بعد لب دریا
لیجا کر بیعت باطنی سے مستفیض کر کے روانہ طرف مقصود اصلی کے کر دینا بعد تمہاری قریب اکتیس ۳۱ سال کے وہ واپس آئیگا اور
محمد امیر شاہ سے شہنشاہ ولایت مراتبات اوسکے حاصل کر کے کل مکتوبات لطائف وغیرہ وصول کر کے جو کہ ہم فقیر نے اسم بزرگان دین
کی اجازت یافتہ جمع کر رکھے ہیں اسکو ترکیب دیکر ایک خلاصہ مکتوبات کا مثل تواریخ کے کر دیگا اور مکتوبات

پیشین خبری فقیر مؤلف
فرمودہ حضرت شاہ
عبد الکریم شاہ صاحب

پیشین گوئی حضرت امام مہدی

لطائف وغیرہ بعد جمع کر دینے احوال موصوفہ کے ایک ابدال بحکم سروری آکر لیجاویگا اور جمیع مکتوبات نطاب کو حضرت امام مہدی کے تفویض کر دیگا اور زمانہ حضرت **امام مہدی** علیہ السلام کا **سنہ ۱۴۰۰** ہجری کے قریب ہوگا اور اس فرزند ازلی سے کوئی شخص الیسا فیضیاب ہوگا جسکے مکتوبات نطاب سیر کیے جاینگے مگر فیض باطنی اوسکی صورت سے کثیر طالبان حق کو طرح طرح کا پہونچیگا اور علاوہ چہاردہ خانوادہ کے اور چار سلسلے اور ہر دو سلاسل حنفیہ علوی اٹھارہ قسم کا فیض اوس سے جاری ہوگا اور جو شخص کہ اوس سے فیض باطنی حاصل کر کے اوسکے نسبت سے نسبت رکھیگا اوسکو قوی اور فیض کثیر حاصل ہوگا اور غلبہ کیفیت مین قرب حضرت احدیت صرفہ و حضرت وحدت و حضرت واحدیت بدرجہ تام حاصل ہوگا جب فقیر مکتوب نطاب حب الموجود معائنہ کر چکا تو حضرت عم مکرم ممدوح نے احکامات سفر کے تعلیم فرمائے اور ارشاد کیا کہ فرزند یہہ جو کچھہ کیفیات و تبرکات اور اوراد اور مکتوبات مع اسناد معتبرہ ایکسو پچیس ۱۲۵ سلاسل مفصلہ ذیل کے تمہارے گہر مین موجود ہین اگر ان سے زیادہ کسی صاحب مجاز مرفوع الاجازت کے پاس کوئی سلسلہ دستیاب ہو تو بہر طور ساتھہ انہین شروط مرعیہ او قیود مستمرہ کے ضرور حاصل کرنا

تفصیل سلاسل

تفصیل سلاسل موجودہ ۱۲۵ **خاندان صابریہ** چشتیہ قدسیہ پندرہ ۱۵ واسطون سے **خاندان نظامیہ** چشتیہ پندرہ ۱۵ واسطون سے **خاندان قادریہ** سترہ ۱۷ واسطون سے **خاندان نقشبندیہ** سات ۷ واسطون سے **خاندان اویسیہ** پانچ ۵ واسطون سے **خاندان مداریہ** گیارہ ۱۱ واسطون سے **خاندان قلندریہ** سات ۷ واسطون سے **خاندان سہروردیہ** نو ۹ واسطون سے **خاندان شطاریہ** سات ۷ واسطون سے **خاندان کبرویہ** آٹھہ ۸ واسطون سے **خاندان شاذلیہ** تین ۳ واسطون سے **خاندان حنفی** (یعنی منسوب بحضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ نعمان کوفی سراج امت اور مقصد اس سلسلہ کیفیت عجیبہ باطنی کے حضرت عثمان جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ باجازت قرآن شریف کے ہین) سات ۷ واسطون سے **خاندان بافیہ** تبریزی دو ۲ واسطون سے **خاندان انسیہ** پانچ ۵ واسطون سے **خاندان عزیزیہ** ایک واسطے سے **خاندان جباریہ** ایک واسطے سے **خاندان حنفیہ** یعنی منسوب بحضرت محمد حنیف صاحب فرزند حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ پانچ ۵ واسطون سے —

احوال خاص مولف

بعدہ حضرت عم مکرم نے ایک کاغذ تحریر فرما کر بطور تعویذ کے فقیر مولف کتاب کے گلے مین ڈالکر کہا کہ فرزند ما جب اکتیس ۳۱ سال کے سفر مین تعمیل جمیع احکام کے انجام دیکر وطن کو واپس آؤ وقت داخل ہونے شہر لکہنو کے اول اس کاغذ محفوظ امانت کو کہولکر بموجب تعلیم مندرجہ کے عمل مین لانا اور **بتاریخ** انیسوین ۱۹ جمادی الاول **سنہ ۱۲۳۰** ہجری کو بروز چہارشنبہ وقت نصف شب کے ساڑہی دس ۱۰ برس کی عمر مین فقیر مولف کتاب کو اپنی خدمت فیض درجت سے **رخصت فرمایا** اٹھہ برس کامل بموجب معمول حضرات پیران عظام کے فقیر مولف پر کیفیت جذب طاری رہی حالت جذب مین الصرام کا خدمت مہدوی با نقباء و نجباء و رقباء و اقطاب و اغیاث و ابدال کے اکثر شہر و دیار افواج مین مامور ہوکر رہا اور **قندہار** مین **حضرت حمداد قیصوری** حنفی **صاحب** سے ملازمت حاصل کر کے اون کے ہمراہ قیصور تک چلا گیا

اور کیفیت باطن حضرت انبیا علیہم السلام الصلوۃ علی نبینا کی ان پانچ حضرات سے تعلیم طریقت کے سلسلے جاری کی ہے یعنی
حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت داود علیہ السلام اور حضرت موسی
علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام پانچوں سلاسل میں باسناد و تبرکات و اوراد و مکتوبات اور سارے قیود اور شروط مرتعلیم
مقررہ کے حاصل کیے اور وہان سے براہ خشکی پیادہ پا بسوال ایک حاج نفس بیت المقدس کو چلا گیا اور وہان طواف سجدۃ اللہ کا
کر کے آستانہ بوسی جمیع حضرات انبیاء علیہم السلام الصلوۃ سے مستفیض ہوا اور وہان سے مدینہ منورہ کو پہونچکر
اول طواف روضہ مقدسہ کا اول بار دو آر حسبہم اللہ کر بعدہ ایک قدم کے فاصلہ سے پہر دو قدم کے فاصلہ سے بار چہارم تین قدم کے فاصلے سے
اسی طرح ہر بار ایک قدم بڑہاتے ہوئے تا ہتا دو تخت پیتر بار ہی پندرہ برس کے عرصہ مین بجالا کر مشرف ہوا بعد فراغ طواف ایک
سلسلہ کیفیت باطن کا جو حضرت بلال ابدال کو بواسطہ حضرت بلال ابدال کے حضرت احمد مجتبی
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے حاصل ہوئی تہی اور کیفیت باطن بعضونکو
حضرات ابدال مین نصیب ہوئی حضرت عبد اللہ بن نعمت اللہ مشہدی سے ملاقی ہو کر بمراتب مستلزمہ حاصل کیا اور
ایک سلسلہ کیفیت باطن قطب المزاری کا جو حضرت عباس علمبردار سے منسوب ہے حضرت شاہ
عبد الکریم صاحب ابن شہنسلم شاہی سے بہ لوازم عہدہ حاصل کیا۔ اور وہان سے ہر گد ختان اور ریگ صحرا کہاتا ہوا ہنا بر آستانہ بوسی حضرات
عظام علو العزم المرتبہ اور امام اور امام الائمہ اور امام امام الائمہ ایک سو پچیس ۱۲۵ سلسلوں کے متوجہ ہوا اور ایک آستانہ کرامت نشانہ پر پہونچکر
بیعت روحی اور اجازت اور حوالت اور خلافت اور امامت اور تحصیل تعلیم کیفیت باطن بہ صاحب مزار سے بمصداق آیۃ ان
اولیاء اللہ لا یموتون ۵ کے مستفیض ہوا اور وہان سے واسطے چلہ کشی کے کوہستان ہفت تبت پر کہ جلگا حضرات
سیاح رہا اور ادائے الصاب و زکوۃ دعا سیف اللہ حرز یمانی شریف سلطان الاوراد حمد و ختم
و شغل نوری اور ذکر نفی اثبات مین تین برس گیارہ مہینے کامل ہو حسب تعلیم حضرت عم مکرم میان غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی
کے مصروف رہا اور اس مدت اکتیس ۳۱ سال مین فقیر مولف کتاب نے بہت سے طالبان خدا کو سلاسل اجازت یافتہ مین بیعت توبہ و خلافت ارشاد سے مشرف
کیا جن کے اسماء ذیل مین لکہے جاوینگے اور یہ فقیر ممالک عرب و عجم وغیرہ مین حسن عرب ہندی کے نام سے ہر ایک جگہ مشہور رہا اور جب فقیر
مدت اکتیس سال کا سفر اور سیر جمیع اقالیم و شمار تر اقالیم کو پہونچا کر وطن کو واپس آیا بتاریخ یکم ماہ جمادی الاخر سنہ ۱۲۶۲ ہجری کو بروز
چہار شنبہ وقت مغرب کے ہنگام داخل ہونے شہر رامپور کے اوس کاغذ محفوظ مامونہ کو کہولکر دیکہا تو اوس مین تحریر تہا کہ

ہمکو واپس آکر عالم ناسوت مین بنا ہو گئے لیکن **شاہ محمد امیر** قطب الارشاد سے خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ میں بیعت

کر کے اوسکی تعلیم سالکی حضرت ذات احدیت معرفۃ مرتبہ مرتبہ اسفل طبیعت تک ہر ہر مرتبہ کے آداب احکام آثار اصطلاح حسنات

سیئات اذکار اشغال افکار اسرار سے مستفیض ہو کر مجملہ اسناد اوراد تبرکات مکتوبات مفاوضات معنونہ حضرات عظام

سلاسل مذکورہ بالا کے حاصل کر کے سند امامت اور ارشاد بیر ہتہ مناصب و مراتب شہنشاہی ولایت کیفیات باطن کے بادہ نوش تجلیات

ذاتی کے رہنما فقیر مولف کتاب ہذا تعمیل اس حکم کی کر کے شرف امامت اور ارشاد سے **خاندان قدوسیہ صابریہ**

چشتیہ میں ممتاز ہوا اور جنید طالبان خدا کو شرف خلافت سے ممتاز کیا جن کے نام ذیل میں مرقوم ہیں اور **بتاریخ** سترہویں ماہ

ربیع الاخر **سنہ ۱۲۸۰** ہجری میں بروز جمعہ وقت عصر کے **حضرت مرشد برحق ہادی مطلق پیر دستگیر**

روشن ضمیر شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد صاحب حق رحمۃ اللہ علیہ نے تکمیل بیعت خلافت اور اجازت

اور حوالت اور امامت اور ارشاد کلی مجددی سے خاندان صابریہ چشتیہ و قادریہ اور جمیع سلاسل ایکسو پچیس ۱۲۵ واسطون مذکورہ بالا میں مشرف

فرما کر کلاہ اپنی اوڑہائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتہہ سے باندہکر خرقہ پہنایا اور خلافت نامہ مع خلافت نامجات اور تبرکات ملبوسات وغیرہ

اور دیگر اشیاء ہر قسم اور مکتوبات نعالی اور اجازت تلاوت **دعا سیف اللہ حرز یمانی شریف**

سلطان الاوراد بترکیب انیس قسم ۱۹ اعنی روحی قیومی غوثی معنوی ملکوتی جبروتی لاہوتی ہاہوتی ناسوتی صابری فاروقی

نظامی قدوسی نظامی نارنولی سہروردی عملی اورادی جلالی جمالی غوثی اقطابی نظری اور دیگر اوراد منضبطہ آبا اور حضرات پیران عظام جملہ سلاسل

مرحمت فرما کر تعلیم کیفیت باطنی بمراتب شہنشاہی ولایت کے بہرہ مند فرمایا اور اپنی ذرہ نوازی و مکرمت کریمی اس حقیر ہیچ نوکیر کفش بردار کو عارف صاحب مجاز

علو العزم والمرتبہ مثل اپنی فرما دیا ذرہ کو آفتاب بنا دیا **لو وہا حسن امیر** کے وار ایا اور دل میں سو سو بار ہزار کا کہ سے ہمسایا گر کرتے دلا کہ

احوال خلفای فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی مولف کتاب تقویت کلیم از

حضرات پیران عظام ذوالمجد والاحترام اور علی الخصوص اپنی مرشد برحق ہادی مطلق **رضی اللہ عنہم ورضوعنہ** نے

جو نسبت فقیر مولف کتاب ہذا کے پیشین خبر بیان فرمائی ہیں کہ فقیر سے علاوہ تجدید احکام باطنی اور تالیف تاریخ آئینہ تصوف و اشغال

احوال حضرت بادشاہ دو جہان **مخدوم علاء الدین علی احمد صابر** صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا ارشاد عظیم کے

جاری ہوگا اور جسطرح چار پیروں سے چودہ خانوادے کثیر سلاسل جاری ہوا اسی طرح مجھسے بہت سے خلفا اور خلفا

کثیر التعداد سلسلے جاری ہونگے **الحمد للہ علیٰ احسانہ** کہ ببرکت اون پیشین خبر دیکے فیضان احمدیہ کثیر جاری ہوا

اور فقیر کی صورت سے کہ نہیں ہے فقیر کی صورت اوسی ہی صورت ہے بطفیل کفش برداری اپنی ہادی برحق کے
تخمیناً ایک لاکھ مریدان شہر اور بیرون بنجاب کے ممالک ہندوستان و افغانستان و ترکستان و بخارا و ایران و بغداد و کربلائے معلےٰ
نجف اشرف و بیت المقدس و مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و مصر و قسطنطنیہ و اندلس وغیرہ کے علاوہ ہیں سنہ ۱۲۹۰ ہجری سے آخر ماہ رجب سنہ ۱۳۴۱
تک جسقدر خلفاء دعوت و جن صاحب مجاز مرفوع الاجازت ایکسو اکتیس ۱۳۱ سلاسل میں بکیفیات مختلف ہوئے اونکی تعداد
ایکسو پندرہ ۱۱۵ ہے ان میں اکثر خلفاء صاحب خلافت مع لوازمہ خلافت مقررہ و قاری دعا سیف اللہ حزب مرتضوی شریف
سلطان الاوراد باجازت قراءت مختلفہ ہیں اون سے خاص شہر رامپور اور ممالک ہندو کورہ میں بترقی تمام طریقہ ارشاد و تعلیم
جاری ہے حتی کہ خلفاء فقیر سے بھی طالبان خدا مرتبہ خلافت کو پہونچے ہیں اور اون سے ارشاد جاری ہے۔ اور بعض خلفاء فقیر صرف صاحب مجاز ہیں
اور اکثر خلفاء فقیر طالبان حق گیارہ قسم کی بیعت سے مشرف ہو چکے ہیں اور انکو ہر مرتبہ کی بیعتوں کے آداب احکام آثار اصطلاح حسنات
سیئات اذکار اشغال افکار اسرار سے مطلع کرا کر معاینہ کرا دیا گیا جسکے نتیجہ میں بافضال حضرت ہادی مطلق بعضوں کو فنائی احدیت
بعضوں کو فنائی وحدت۔ بعضوں کو فناء واحدیت۔ بعضوں کو فناء الوہیت۔ بعضوں کو فناء ربوبیت۔ بعضوں کو فناء انانیت۔ بعضوں کو فناء
اثنانیت۔ بعضوں کو فناء عبدیت خاص کے مراتب حاصل ہو گئے ہیں اور توحید وجودی مع حفظ مراتب اور توحید شہودی و صورت خود ساختہ
روحانی باطنی او حقیقت معنوی ظاہری باطنی الوان تلوین سے تشبیہ بالذات و تنزیہ بالصفات اور بعضوں کو تنزیہ بالذات اور تشبیہ
بالصفات اور بعضوں کو تجلی آثار صفاتی اور بعضوں کو آثار ذاتی کا معاینہ کرا کر تشبیہ سالمہ و تنزیہ لامع گیارہ قسم کے انوار ولایت ذاتی و صفاتی
اصلی یعنی ظلی یہ پایم النار بالنور کر دیا اور نہیں کیا ہے فقیر نے مگر وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ
يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اور اسی مضمون کا ایک دوہا بھی فقیر نے کہا ہے

کچھ کر دی سو تین کری اہین کچھ کہنی نا ہین	مینے بھی جب ہی کری کہ جب تو او گہٹ کے ماہین

اسمیں یہ صرف اسماء خلفاء لکھے جاتے ہیں باقی ہر ایک طالب خدا کی کیفیت کہ جو جس فیض باطنی سے شرفیاب خلافت ہوا ہے فقیر کے مکتوبات
و اجازت نامجات و تاریخ آئینہ تصوف مولفہ فقیر اور تفسیر اسرار محمدی شرح حروف مقطعات تصنیف فقیر میں مفصل لکھی گئی ہے

اسماء خلفاء فقیر جو ہنگام سفر ممالک عرب و عجم فقیر سے فیضیاب ہوئے

خلفای خاندان حنفیہ یعنی منسوب حضرت محمد حنیفہ ابن فرزند حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ شاہ عبد المجید خراسانی۔
شاہ عبد الغفار قندہاری۔ شاہ عبد الغنی بخاری۔ شاہ عبد [illegible]۔ مولوی اکرم خان ترکی

اسمائے خلفائے فقیر طریقہ شاذلیہ

مولوی نورالدین طبرستانی مولوی قدرت اللہ جنید وی مولوی محمد شفیع بصری مولوی محمد گل بابو ایرانی شاہ جیو عثمان ہمدانی احمد سعید شاہ کی خلفائے طریقہ شاذلیہ میں۔ ملا عجب شاہ کابلی سردار ملا عمر خان کابلی ملا ملوک شاہ کابلی اولاد ملا حمداو بابا ملا احمد گل ننبیلا ہندی ملا کلو شاہ باجوڑی ملا گل داد شاہ کابلی اولاد حضرت شاہ عمر صاحب ملا ایوب شاہ کابلی اولاد پیر بودلہ بابا اخون یوسف خان بخاری اخون یار احمد شاہ بلخی اخون مراد خان باوری ضلع ولایت طوس اولاد حضرت سید الطائفہ شیخ الشیوخ ابوالقاسم جنید بغدادی

اسمائے خلفائے فقیر خاندان جباریہ

خلفائے خاندان جباریہ میں نور احمد شاہ خان رومی نور الحق مغلجان رومی زوج سبحان خان رومی کیوان مغلجان رومی نا نور مغلجان رومی کوک خان رومی جوز مغلجان رومی عنایت اللہ شاہ بدخشانی

اسمائے خلفائے فقیر سلسلہ مداریہ

مرزا سبحان شاہ بدخشانی میر احمد مغل شاہ بدخشانی خلفائے طریقہ مداریہ میں حزب اللہ شاہ کوہی ناطور مغلجان شامی نادر احمد شاہ شامی نظیر قدرت اللہ شاہ شامی ظہرت مرزا شامی شیوان شاہ شامی

اسمائے خلفائے فقیر خاندان عثمانیہ حنفیہ اجازت قرآن مجید

حرم کریم شامی یوسف سلیمان دمشقی یونس خواجہ دمشقی یورس عثمان دمشقی خلفائے سلسلہ حنفیہ منسوبہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان کوفی سراج امت باجازت کلام اللہ شریف و احادیث مولوی عمر شاہ قندھاری مولوی سبحان قندھاری مولوی امن قندھاری مولوی اسمعیل قندھاری مولوی نیاز شاہ بخاری مولوی اخون بخاری مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی مولوی عنایت علی دہلوی مولوی ہدایت علی دہلوی مولوی [illegible] مولوی قدرت اللہ پوربی مولوی فضل حق پنجابی مولوی حمد اللہ شاہ حیدرآباد سندھی مولوی اکبر شاہ پیشاوری مولوی عبداللہ پیشاوری مولوی نیاز احمد شاہ پیشاوری مولوی اکرم خان کشمیری مولوی غلام احمد کشمیری مولوی عباد اللہ کابلی مولوی خدایار خان مینی خلفائے خاندان سہروردیہ میں شیخ احمد علی بہرتپوری میاں محبت علی برہانپوری خلفائے خاندان قادریہ میں شیخ محمود جی پوری سیف اللہ خان بھوپالی اور منور شاہ شاہجہانپوری خلیفہ سلاسل نظامیہ چشتیہ اور قادریہ میں۔ اور عزت علیشاہ شبلی خلیفہ سلاسل قادریہ اور سہروردیہ اور سید اسہاگ

اسمائے خلفا جو بعد داخل ہونے فقیر کے بیچ سلسلۂ عالیہ صابریہ کے خلافت سے کامیاب ہوئے

شیخ عثمان اجمیری کو خاندان صابریہ چشتیہ اور نظامیہ چشتیہ میں۔ اور شاہ شفیع اکرم کشمیری کو سلاسل مرد چشتیہ موصوف

[illegible]

اور قادریہ اور نقشبندیہ اور سہروردیہ - اور شہزادہ سلطان شاہجہان احمد آباد کو سلاسل صابریہ قادریہ نقشبندیہ سے اور غلام شاہ مراد نگری کو خاندان عالیہ صابریہ چشتیہ میں اور اعظم الدین شاہ کانگڑھی کو سلسلہ صابریہ چشتیہ میں - اور غلام حسین شاہ مجیب پوری کو سلاسل صابریہ چشتیہ اور نقشبندیہ میں - اور نیاز احمد سلّمہ غلام درگاہ عرش پناہ حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب خاتم اللہ الاروح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ کو سلاسل صابریہ و نظامیہ و قادریہ و نقشبندیہ میں مع اجازت حرز یمانی شریف کے ممتاز خلافت و لوازم مرفوع کیا مگر چند عرصہ سے اس طالب نے تلاوت و ورد سوتیہ ترک کر دی ہے

اسمائے خلفائے فقیر جو فقیر کی حصول کیفیت فنائے کلی کے بعد ذی علو العنفی شہنشاہی ولایت کے بعد عطائے مراتب مرفوعی لوازمہ خلافت سے فیضیاب کیفیت باطن ہوے

۱ شاہ محمد رؤف حسن نے سلاسل ہر دو خاندان چشتیہ یعنی صابریہ و نظامیہ و ہر دو قادریہ رزاقیہ و منوریہ و قلندریہ و سہروردیہ و نقشبندیہ و ہر دو سلاسل روح جذبیہ وہبیہ و حنفیہ و رشیدیہ میں با اجازت قرآن مجید و حرز یمانی شریف صابریہ و ناریہ نوریہ و غوثی و قطبی شرف پایا اور اشغال برزخ و نوری اور تلاوت اسم اعظم و دیگر تعلیمات سے مستفیض کیا گیا -

۲ شاہ محمد فاروق حسن جمیع سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ قلندریہ سہروردیہ نقشبندیہ اویسیہ گرگامیہ و ہر دو سلسلہ حنفیہ رشیدیہ و روح جذبیہ وہبیہ میں با اجازت تلاوت دعائے سیفی اور حرز مرتضوی شریف سلطان الاوراد جلالی و جمالی و غوثی قطبی و اویسیہ ناریہ نوریہ و قرآن مجید و دلائل الخیرات و دعائے نور و دعائے نبوی و قصیدہ مضرو وغیرہ و اشغال برزخ و ملکوتی و خفی و روحی سے ممتاز ہوا اور اسم اعظم اور دیگر تعلیم باطنی سے کامیاب کیا -

۳ شاہ محمد رفیق حسن کل سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ قلندریہ سہروردیہ نقشبندیہ اویسیہ گرگامیہ حنفیہ رشیدیہ و روح جذبیہ میں بعطائے اجازت درود شریف صمصام اللہ جمالی جلالی غوثی قطبی و قرآن مجید و دعائے نبوی و دعائے نوری و قصیدہ مضرو و اشغال ملکوتی و شغل خفی نظامی و تعلیم باطنی و تصرف وہبی محبوبی کے ممتاز حقیقت کیا گیا -

۴ شاہ احمد حسن فقیر زادہ اول ہر ایک سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ قلندریہ سہروردیہ نقشبندیہ وغیرہ مذکورہ بالا میں مع کیفیت سلاسل حنفیہ جذبیہ وغیرہ و اجازت دعائے سیف اللہ سلطان الاوراد جمالی و جلالی ناریہ نوری غوثی و قطبیہ و قرآن مجید و دعائے نور و قصیدہ وغیرہ سے کامیاب ہوا اور دیگر اوراد جمالی و جلالی و اشغال ملکوتی و نوری و برزخ و تعلیم باطنی و اسم اعظم سے مالا مال کیا گیا - یہ چاروں طالبان حق اور اصلی رشتہ نسبتی روح فقیر مؤلف کتاب ہذا کے

مرتبہ ارواح طے کر چکے اور یہ چہار سیر تمام ہونیوالی ہین کیفیت انکی سلوک بالجذب ہے اور غار حنفیہ مین داخل ہوکر کیفیت

روح جذبیہ صفات کشف کونی شروع ہوئی ہے عروج ونزول انکی زیر پا ہے اور قبض وبسط کی یہ سلطنت رکھتے ہین فقط

مولانا شاہ عابد حسنؒ فقیر زادہ دوم اور عالم جمیع علوم معقول منقول ہے اور سلاسل صابریہ اور نظامیہ ١

قادریہ وسہروردیہ ونقشبندیہ مین سعطائے اجازت حزب یمانی شریف وتلاوت قران مجید واسم اعظم و اشغال برزخ

ونوری مین کامیاب ہوا مولوی شاہ عارف حسن فقیر زادہ سوم سلاسل صابریہ اور نظامیہ قادریہ سہروردیہ ونقشبندیہ ٢

مین سعطائے اجازت قرآن مجید اور حزب یمانی شریف ودعائی نبوی شریف واشغال برزخ ونوری واسم اعظم ممتاز ہوا سید نجف علیشاہ ٣

پیرو مرشد نواب صاحب بہادر والی رامپور سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ وسہروردیہ مین سعطائے اجازت خاتم سیف اللہ ودعای حیدری شریف

اسم اعظم واشغال برزخ ونوری مشرف ہوا مولوی محمد قاسم علیشاہ قاسم بدایونی سلاسل صابریہ ونظامیہ وقادریہ ٤

سہروردیہ مین سعطائے اجازت حزب مرتضوی شریف وقرآن مجید ودلائل الخیرات ودعای حیدری شریف ودعای نبوی شریف وشغل نوری برزخ

اسم اعظم معزز کیا گیا مولوی حافظ حسن علیشاہ علی جبر سلاسل صابریہ ونظامیہ وقادریہ وقلندریہ ونقشبندیہ وسہروردیہ مین ٥

سعطائے اجازت حزب یمانی شریف صابریہ ونارنولیہ وطوسی ومعنویہ وقرآن مجید ودلائل الخیرات وشغل نوری وبرزخ واسم اعظم سرفراز کیا

مولانا حاجی سید شاہ محمد عاشق علی محدث بریلوی سلاسل صابریہ ونظامیہ وقادریہ ونقشبندیہ وسہروردیہ مین سعطائے ٦

حزب یمانی شریف صابریہ وغوثی ومعنویہ ودرود شریف غوثیہ مستفیض ہوا مولوی شاہ غلام غوث نقشبندی سلاسل صابریہ ٧

نظامیہ وقادریہ وسہروردیہ مین سعطائے اجازت قرآن مجید وحاشیہ دعای نبوی شریف وشغل نوری وبرزخ واسم اعظم کامیاب ہوا

شاہ منور علی سلاسل صابریہ ونظامیہ وقادریہ ونقشبندیہ وسہروردیہ مین سعطائے اجازت قرآن مجید ودرود شریف الیسیہ ٨

شغل برزخ وشغل نوری واسم ذات واسم اعظم کے بہرہ مند ہوا شاہ محبوب حسنؒ عرف محمد بخش کو سلاسل صابریہ ونظامیہ وقادریہ ٩

سہروردیہ ونقشبندیہ مین سعطائے اجازت حزب یمانی شریف صابریہ ونارنولیہ وغوثی ومعنویہ وقرآن مجید ودعاشفا ودعای نبوی ودعای حیدری

وشغل نوری وبرزخ واسم اعظم فیضیاب کیا گیا گلشن شاہ سلاسل صابریہ نظامیہ وقادریہ وقلندریہ سہروردیہ ونقشبندیہ مین سعطائے اجازت ١٠

حزب یمانی شریف وقرآن مجید ودعای نبوی ودعای نوری وشغل نوری وبرزخ واسم اعظم کے ممتاز باطن ہوا شاہ ہمسون ١١

آزاد سلاسل صابریہ وقادریہ مین تعلیم حنفیہ جلیلیہ کشف کونی وصوری مستفاد باطن ہوا امیر اللہ شاہ ١٢

آزاد سلاسل صابریہ وعلویہ وقلندریہ رسول شاہی مین سعطائے اجازت اسم اعظم وشغل برزخ وتعلیم حنفیہ جلالیہ کے منور

١٣ شاہ محمد حسین پاک پٹنی اولاد حضرت شاہ شیخ فرید گنج شکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند مولف
کتاب بلا فریدی کو سلاسل صابریہ و نظامیہ قادریہ نقشبندیہ و سہروردیہ میں عطائے اجازت حرز شریف و قرآن مجید و دعائے
حیدری شریف و حاشیہ دعائے نبوی شریف و اسمائے اصحاب کہف و شغل نوری و شغل برزخ کے کامیاب باطن ہوئے۔ شاہ محمد
١٤ فخر الدین اولاد حضرت نور الدین قطب عالم ہند ہوئی کو سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ مداریہ شطاریہ اویسیہ میں عطائے
اجازت حرز یمانی شریف صابری و نادعلی قرآن مجید و اورادفتحیہ و قصیدہ غوثیہ و قصیدہ کامضر و دعائے شفاء و ترکیب اسمائے
اصحاب کہف و تعلیم حنفیہ جلالیہ و شغل نوری و برزخ کے مستفیض کیفیت باطن کیا۔ اور یہ چودہ خلفا مثل نعیر مولف
کتاب ہیں یا بعض نعمت نوع زجاجی ہو منقلب مع سراجی ہیں اور بعضے طالبان خدا ایسے ہیں کہ عروج کر گئے ہیں اور بعضے مرتبہ
اوسط خروج کر گئے ہیں اور بعضے سوم مرتبے میں شروع ہو کر ملہمہ ہو گئے ہیں اور بعضے ہفتم مرتبے میں کشف صور روح جاذبیہ صفات
کشف کونی سکے مؤثر ہیں اور بعضے مؤثر بالذوال ہیں اور بعضے مؤثر بارواح ہیں اور بعضے مؤثر حقیقت مرشدی آگاہ ہیں اور
بعضے بیچ رضا و تسلیم تک آئے ہیں اور بعضے مجاہدین نفس ملہمہ کے ہیں اور بعضے کھولنے والی مطمئنہ کے ہیں اور بعضے بلندی
پکڑ ہوا لیے حقیقت دیکھے ہیں اور بعضے حقیقت ساذج میں مبتلا ہیں فقط
١ مولوی سید شاہ محمد یعقوب علی نوری سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ سہروردیہ و ہرسہ گرگامیہ قریبہ میں عطائے
اجازت حرز یمانی شریف قرآن مجید و دلائل الخیرات و اورادفتحیہ و دعائے نبوی شریف و شغل نوری و برزخ کے مستفیض کیے گئے
٢ مولوی سید شبیر علی شاہ خلف مولوی کاظمی مرادآبادی۔ سلاسل صابریہ و نظامیہ قادریہ میں عطائے اجازت دعائے حیدری
٣ شریف و درود اویسیہ اسم اعظم کامیاب ہوا۔ حافظ محمد انور شاہ سلاسل صابریہ و قادریہ میں عطائے اجازت قرآن شریف
٤ و دلائل الخیرات و اورادفتحیہ و دعائے نبوی و درود اویسیہ و چشتیہ کے ممتاز ہوا۔ گلمن شاہ سلاسل صابریہ و
٥ قادریہ میں عطائے اجازت صمصام اللہ جلالی و تعلیم حنفیہ جلالیہ و اسم اعظم و برزخ کے فیضیاب ہوا۔ محمد علی حسین شاہ
سلاسل صابریہ و قادریہ و قلندریہ میں عطائے اجازت دعائے حیدری شریف و شغل برزخ و شغل نوری و تعلیم حنفیہ جلالیہ کے
٦ راز دار کیفیت باطن ہوا۔ شاہ غلام حسن عرف اسفندیار سلاسل صابریہ و قادریہ و نظامیہ و سہروردیہ
نقشبندیہ میں عطائے اجازت حرز یمانی شریف و قرآن مجید و دعائے نبوی و شغل برزخ و شغل نوری و اسم اعظم کے
٧ ماہر حقیقت کیا گیا۔ محمد عبد الرحمن شاہ سلاسل صابریہ اور قادریہ میں عطائے حزب البحر و شغل نوری کامیاب ہوا

غلام غوث شاہ سلاسل صابریہ و قادریہ و سہروردیہ و نقشبندیہ میں بعطائے حرز یمانی شریف سہروردیہ ۸
کبرویہ و اجازت قرآن مجید و شغل نوری و اسم اعظم کے مشرف ہوا۔ مولوی محمد سلامت اللہ شاہ ۹
سلاسل صابریہ و نظامیہ قادریہ و سہروردیہ میں بعطائے اجازت قرآن مجید سرفراز ہوا۔ مولوی محمد عبد القادر ۱۰
شاہ صدر وثیقہ ولایتی مفتی عدالت رامپور صاحب مجاز مرفوع سلسلہ اجازت قرآن مجید کیے گئے۔ مولوی محمد حسین خان ۱۱
مہتمم اخبار دبدبۂ سکندری رامپور سلاسل صابریہ و نظامیہ قادریہ سہروردیہ و نقشبندیہ میں بعطائے اجازت خاتم سیف اللہ و ترکیب حرز
مرتضوی غوثی و قطبی و دعاء حیدری شریف و حاشیہ دعاء بنوی و اجازت قرآن مجید و شغل نوری کے مستفیض ہوئے۔ محمد علی حسین شاہ ثانی ۱۲
سلاسل صابریہ و نظامیہ قادریہ و قلندریہ میں بعطائے اجازت خاتم دعاء سیفی و غوثی و قطبی و دعاء بنوی شریف و شغل نوری و شغل برزخ
سے شرفیاب ہوا۔ سید احمد علی شاہ سلاسل صابریہ و نظامیہ قادریہ و سہروردیہ میں بعطائے اجازت حرز یمانی شریف و دعاء ۱۳
بنوی شریف و شغل نوری و برزخ کے مشرف ہوا۔ شاہ محمد بشیر عرف محمد نبی سلاسل صابریہ و چشتیہ و قادریہ و سعدیہ میں بعطائے ۱۴
شغل نوری و برزخ و تعلیم حنفیہ جلالیہ سے ممتاز ہوا۔ فتح محمد شاہ سلاسل صابریہ و چشتیہ قادریہ منوریہ میں بعطائے اجازت اسم اعظم مستفیض ہوا ۱۵
نذیر حسین سلاسل صابریہ قادریہ میں بعطائے اجازت قرآن مجید و دعاء بنوی شریف و شغل نوری و برزخ کے مالامال کیا ۱۶
اسماء خلفاء عورات۔ کریم النساء ولد سلیمان قوم مغل مجاورہ درگاہ عرش پناہ حضرت امام موسی رضا ۱۷ اسماء خلفاء عورات
واقع مشہد مقدس سلسلہ نظامیہ چشتیہ میں۔ خورشید بیگم قوم مغل ساکنہ سمرقند سلسلہ سہروردیہ میں۔ عجیبہ نسبانی ۱۸ - ۱۹
کابلی خاندان قلندریہ میں۔ ظہور النساء بیگم قوم سادات عظام خاندان نقشبندیہ میں۔ خدیجہ بیگم قوم ۲۰ - ۲۱
افغان سلاسل صابریہ قادریہ چشتیہ میں فیضیاب ہوئیں۔ اسماء خلفاء جنات۔ زر قولش اسماء خلفاء جنات
شمالی فاضل علوم دین سلاسل قادریہ قلندریہ میں۔ اور بذر الجوشن سلاسل صابریہ و کبرویہ میں کیفیت ۲۲ - ۲۳
باطنی سے مالامال ہوئے۔ یہ تینتیس طالبان خدا مرد عورات و جنات خلفا صاحب مجاز مختص کیے گئے ہیں۔ قریب ہے
کہ ساتھ ایک مہینے کے کیفیت باطنی کا موہنہ دیکھیں اور نفس لوامہ کے جہاد کو حاصل کرکے نکل جاویں۔
اور بعض کو چشم کشف النوم کہلاوے۔ اور بعض طے کر گئے ہیں ملکوت کو۔ اور بعض کو قریب ہے کہ عالم ارواح
کھل جاوے۔ اور بعض فنا ثلاثہ رسالت یعنی فنا فی الرسول کی دولت سے عنقریب ممتاز ہوں۔ اور بعضی کشف کونی
صفاتی خانہ حنفیہ میں آئے ہوئے ہیں۔ اور بعضی آگاہ جبروت سے ہوئے ہیں۔ اور بعض نے طے کیا ہے مرتبہ روح زجاجی کا

اور بعض سیر الی سے عروج کر گئے ہین اور بعض کو یہی مرتبہ شروع ہوا ہے۔ اور بعض کو خود سیر الی اللّٰہ طے کر گئے ہین
اور بعض سیر فی اللّٰہ طے کر گئے ہین اور پہر سیر الی اللّٰہ مین نزول کر گئے ہین۔ اور بعض کو شرف
مع اللّٰہ ہو گیا ہے۔ اور بعضے سیر من اللّٰہ مین مذاق اوٹہا رہے ہین اور بعضے اپنی حقیقت کا ذوق
کہتے ہین۔ بعضونکی دلو مین شوق وصال پیدا ہوا ہے بعضے عروج عقبات شیخ طے کرتے ہین بعضے حقیقت شیخ سے
وصل کہتے ہین بعضے شغل نور مین مشغول ہین بعضے برزخ صغرا سے داخل ہو کر برزخ کبرے مین موجود ہین۔
بعضے فرق ...... کہتے ہین اور بعضے مذاق واحدیت اور بعضے وصل وحدت اور بعضے وصل احدیت اور بعضونکی قوت
ذاتی ...... اور بعضونکو قوت صفاتی خاص درمیان ملکوت کے حاصل ہے جو اوس سے عروج کر کے ہوئے ہین اور بعضونکو
بذات خود ...... حقیقت مرشد کی ذات سے فعل کرنے پہ قادر نہین ہو سکتے ہین۔ بعضے جامع الجوامع ہین
اور بعضے سانح ...... ہے اور بعضے سانح نفس لطیف اور بعضے نفس نفیس ہین فقط

ابیات دعائیہ تصنیف فقیر مؤلف کتاب ہذا

یا الٰہی یہہ خلیفے نامور
تیری درگہہ مین قبول ہون و تر

اور مئی عرفان سے سرمست ہون
مستی کیف الست سے مست ہون

نفس او رشیطان سے ہوئے انکو نجات
صورت شیخ اجل ہے انکے سات

وصل ہے انکو حقیقت سے مدام
صورت ہادی سے رہتے ہمکلام

ہر خلیفہ سے ہین جاری سلسلے
تا قیامت رہوین باقی سلسلے

ہر خلیفہ بلکہ میرا ہر مُرید
از جناب پاک مخدوم فرید

مایۂ عرفان سے ہے فیضیاب
دولت دیدار سے ہے کامیاب

تو اہین ذرہ سے کردے آفتاب
عشق مین اپنی تو رکہہ عالیجناب

یا امیر دو جہان الطاف کی
ہو نظران پر کرم اعطاف کی

دین و دنیا مین تو انکو شاد رکہہ
رشد و ارشاد سے آباد رکہہ

کیفیت اپنے خلیفون کی تمام
حسنؒ صابر لکہہ چکا بس الکلام

احوال حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی شہنشاہ ہند الولی شفاعۃ الامم رحمۃ اللہ علیہ کے ہندوستان میں رونق افروز ہونے کا

اور دین احمدی کی ترقی اور رواج دینے کا۔ اور تمام ممالک عجم میں سکہ چشتیہ کے بٹھانیکا۔ اور حکام باطنی کے طرز حکمرانی کا۔ اور اوسمیں ضرب المثل عزل و نصب شاہان دہلی کا بیان کہ جسنے حضرات چشت اہل اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی وہ سرسبز و شاداب رہا اور جو اس خاندان چشتیہ عالیہ سے منحرف ہوا اوسکا سر توڑا گیا اور دین و دنیا میں خراب ہوا

حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفاعت الامم صاحب مکتوب لطائف حبیب المعارف اور حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولین الاولیاء صاحب مکتوب لطائف قربت الوحدت۔ اور حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند صاحب مکتوب لطائف سر العبودیت۔ اور حضرت بابا شاہ جہاں (?) مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب رحمۃ اللہ الارواح سلطان الاولیا صاحب مکتوب لطائف صحیفہ بیان صابری۔ اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات صاحب مکتوب لطائف فرموس الوجوب۔ اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث صاحب مکتوب لطائف اسرار القریشی۔ اور حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ردولوی صاحب مکتوب لطائف منہاج الواحدین۔ اور حضرت شاہ مصطفیٰ عارف حق بطن بالولایت صاحب مکتوب لطائف عروج وحدت۔ اور حضرت شاہ شیخ محمد عجیب النور محمد کمال الدین جیو صاحب مکتوب لطائف انوار الواجب۔ اور حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس گنگوہی دستگیر سلطان التارکین صاحب مکتوب لطائف تحفت الوحدت۔ اور حضرت شاہ جلال الدین تھانیسری صاحب مکتوب امانت الواحدیت۔ اور حضرت شاہ نظام الدین بلخی صاحب مکتوب لطائف مجاز العبور۔ اور حضرت شاہ ابو سعید گنگوہی صاحب مکتوب لطائف الکوثر۔ اور حضرت شاہ محمد صادق گنگوہی صاحب مکتوب لطائف سجود الوہاب۔ اور حضرت شاہ داود گنگوہی صاحب مکتوب لطائف شوق الکثیر۔ اور حضرت شاہ ابو المعالی صاحب مکتوب لطائف بعثت الحق۔ اور حضرت میران سید شاہ بھیکہ صاحب مکتوب لطائف ظہور الوجود۔ اور حضرت شاہ عنایت جیو صاحب مکتوب لطائف کشف المعلے۔ اور حضرت شاہ عبد الکریم شاہ صاحب قطب الدارین عرف ملا فقیر اخوند صاحب صاحب مکتوب لطائف حب الوجود۔ اور حضرت میان

اسماء مکتوبات حضرات خواجگان نظامیہ چشتیہ

غلام شاہ صاحب کا مکتوب لطائف ہویۃ الوجود اور حضرت پیر دستگیر روشن ضمیر جناب شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد صاحب صاحب

مکتوب لطائف جمعیت الاسرار اور فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قادری حنفی مولف کتاب ہذا صاحب مکتوب لطائف وحدت الوجود

اور حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی قدس سرہٗ صاحب مکتوب لطائف مقتبس الوحدت اور حضرت شیخ نصیر الدین

محمود چراغ دہلوی صاحب مکتوب لطائف حقیقۃ الجمع اور حضرت شیخ سعدی صاحب مکتوب لطائف فروح قوس اور حضرت شیخ ابن الفارض

صاحب مکتوب لطائف صورت القربت اور حضرت سید بسالا مست صاحب مکتوب لطائف جاذبہ وجوں اور حضرت حسن مست صاحب مکتوب لطائف

٢٩

مضمون الوجوب اور حضرت شیخ اسمٰعیل صاحب مکتوب لطائف سکر الغیب اور حضرت خواجہ نور علاء الحق صاحب مکتوب لطائف بلغ الفقر اور

حضرت شیخ نظام الدین عمر نارنولی صاحب مکتوب لطائف سر الوجب اور حضرت شیخ قطب الدین صاحب مکتوب لطائف زمرہ حقیقتہ اور حضرت

محمد فرخ شاہ صاحب مکتوب لطائف مسرور الوا-اور حضرت محمد عاشق صاحب مکتوب لطائف حقیقت عشرت اور حضرت محمد صادق صاحب مکتوب لطائف

واہ العرش اور حضرت خواجہ محمد عبد الباقی صاحب مکتوب لطائف قبار الب زغہ اور حضرت شاہ ابو الفتح صاحب مکتوب لطائف برہان المحبوب المستفیض اللفظ

والمعنی تحریر فرماتے ہیں کہ ہنگام ورود مدینہ شریف حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی کو الہام

کہ معین الدین ہندوستان کو جاؤ مگر قبل جانے ہندوستان کے مدینہ شریف میں حاضر ہونا حضرت خواجہ غریب نواز بموجب حکم الہام باطنی

بغداد شریف سے عازم مدینہ منورہ ہوئے اسم اعظم چشتیہ تلاوت فرماتے ہوئے دوسری محرم ۵۶۱ھ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت عشاء کے

مدینہ شریف میں داخل ہوئے تیسری محرم سنہ مذکور کو بروز سہ شنبہ وقت نصف شب کے عالم ارواح میں حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ

علیہ وآلہ واصحابہٖ وسلم نے حضرت خواجہ غریب نواز کو ایک انار شیریں بہشت مرحمت فرمایا اور ارشاد کیا کہ معین الدین تو اس انار شیریں

کو کھا لے اسکے کھانے کی برکت سے از روئے باطن ہفت اقلیم تیری مطیع و فرمان بردار رہیگی اور ولایت ہند میں تو جا کر اسلام کو ترقی

دیگا اور دین محمدی کی مدد کریگا اور طریقت میری کو جاری کریگا کیونکہ زندہ کیا ہے دین میری کو محی الدین نے

اور مدد دیگا دین میری کو معین الدین ہند الولی حضرت خواجہ غریب نواز بموجب حکم سرور کائنات بعد

تکمیل مراتب حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کو ہمراہ لیکر براہ خشکی اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتے اور

سیاحت فرماتے ہوئے عازم ہندوستان ہوئے - اور تاریخ ستائیسویں ماہ محرم ۵۶۱ھ ہجری کو بروز جمعہ وقت اشراق

کے حضرت خواجہ غریب نواز مع خواجہ قطب صاحب کے سیالکوٹ واقع ہندوستان میں رونق افروز ہوئے اور

حضرت خواجہ غریب نواز نے حضرت خواجہ قطب صاحب سے فرمایا کہ قطب الدین بابا تم صرف ہمت کرکے معرفت فخر الدین شہاب النور

حضرت خواجہ غریب نواز کا ہندوستان میں داخل ہونا

ابدال درجہ اول کے حضرت عبد الواسع صاحب سردار حنفیہ کو طلب کر و حضرت خواجہ قطب الدین صاحب نے
فی الفور امر ہذا کی تعمیل کی اور سردار حنفیہ مذکور نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری نسبت کیا ارشاد ہے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا کہ تم حضرت عبد الرشید صاحب اور حضرت عبد الجلیل صاحب صاحبزادگان حضرت محمد حنیف صاحب سردار ہو و خاندان وجہ
جذبیہ وصفات کشف کونی و ہبیہ کو خبر کر دو کہ معین الدین دین احمدی کی ترقی و اعانت کو ہندوستان میں آیا ہے آپ بھی بروی باطن ترقی
دین احمدی پر کمر باندہیں اور نیز ہر دو ہی تمام ہندوستان کے رقبا و نجبا اور ابدال اور اقطاب و اغیات اور حضرات رجال الغیب کو
حکم پہونچادو اوسیوقت سردار حنفیہ نے ہر دو امر کی تعمیل کی اور بذریعہ ابدال کے احکام جاری کر دیے۔ سات روز کے عرصہ مین
تین لاکہہ آٹہہ ہزار ایکسو چہتر اہل خدمت باطنی حضرت خواجہ غریب نواز کے پاس حاضر ہو کر فیضیاب قوت باطنی ہوئے چونکہ اوسوقت
اہل خدمت باطنی مذکور علاوہ رجال الغیب کے قوم جنات ہوائی سے تہے حضرت خواجہ غریب نواز نے اونکو امر کیا کہ تم سب عرب کو جاؤ اور آج
تمہاری جگہہ عجم مین خدمات باطنی پر انسان مقرر ہونگے اہل خدمت باطنی مذکور اوسیوقت روانہ جانب عرب ہوگئے اور سردار حنفیہ
مذکورہ کو حضرت خواجہ غریب نواز نے امر کیا کہ تم خود بغداد تشریف کو جا کر اعلی سردار حنفیہ عرب کو یہ حکم پہونچادو کہ اہل خدمت باطنی
مذکور قوم جنات ہوائی آپکی خدمت مین حاضر ہوتے ہین آپ انکو امانت شاہ باشاہ قوم جنات کے سپرد کر دین اور کہدین کہ آیندہ سے یہہ جنات
ہرگز ہرگز ہندوستان مین نہ آنے پائین اور اگر اتفاقاً کوئی آیا تو فی الفور جلادیا جائیگا سردار حنفیہ مذکور نے بموجب حکم حضرت خواجہ
غریب نواز اکیس روز مین جنات وغیرہ کا بندوبست کر دیا اور حضرت خواجہ غریب نواز کو اطلاع دی ازان بعد حضرت خواجہ غریب نواز
نے سردار حنفیہ مذکور کو امر کیا کہ اب ہندوستان مین اہل خدمت باطنی انسان مقرر کر دو جنکی نسبت حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ
و آلہ و اصحابہ وسلم کا حکم نافذ ہو چکا ہے سردار حنفیہ نے فی الفور اس حکم کی تعمیل کی اور بموجب احکام باطنی حضرات اہل خدمت ہر شہر و دیار
مواضعات و افواج اندر حدود ممالک عجم مین بعرصہ گیارہ پہر کے متعین کر دیے۔ پہر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
برائے تلقین و ہدایت اسلام عوام الناس کے توجہ فرمائی چنانچہ ١٢ صفر ۵۷۱ھ ہجری تک خاص شہر سیالکوٹ مین
ستر ہزار آدمی مشرف باسلام ہوئے اور آپکے ورود مسعود کی خبر فرحت اثر ہر چہار طرف شہرت پذیر ہوئی کہ ایک بزرگ پاک
نیک سیرت عرب سے ہندوستان مین تشریف لائے ہین جو اونکی صورت مقدس کو دیکہتا ہے فی الفور مسلمان ہو جاتا ہے۔ بعدہ تاریخ
ستر ہوین ماہ رجب ۵۷۲ھ ہجری کو بروز دوشنبہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سیالکوٹ سے قلات تشریف
لائے اور آپکے فیض ہدایت اور ارشاد سے قلات کے اونیس سو اٹہہ آدمیون نے شرف اسلام قبول کیا۔ پہر حضرت خواجہ غریب نواز

پشاور کو مراجعت فرمائی تاریخ سولہوین ماہ شوال ۵۸۳ھ ہجری کو بروز جمعہ حضرت خواجہ غریب نواز نے پشاور مین نزول
رحمت فرمایا اور بعد چند روز وہان دو ہزار سات سو پچانوے آدمی مسلمان ہوئے اون ایام مین سلطان معزالدین محمد
سام غوری رائی پتہورا سے مصروف جنگ تہا تاریخ ستر ہوین ماہ محرم ۵۸۷ھ ہجری کو بروز یکشنبہ حضرت خواجہ
غریب نواز شہنشاہ ہند الولی اجمیر مین داخل ہوئے اور بعد قیام چند ماہ آخر سنہ مذکور مین بحکم حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت کلی شہنشاہی ولایت علو العزم و المرتبہ مرحمت
فرماکے دہلی روانہ کردیا اور گرد نواح اجمیر مین تین ہزار نو سو بیس آدمی آپکے دست حق پرست پر مسلمان ہوئے۔ آپکی شہرت اور
ترقی اسلام سنکر راجہ اجمیر نے ایک عرضی آپکی حضور مین بہیجی کہ حضور عالی مجہہ سے کثیر التعداد روپیہ نقد اور جواہرات لیکر اجمیر
سے تشریف لیجاوین حضرت خواجہ غریب نواز نے عرضی ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ فقیر بحکم خدا ترقی اسلام کیواسطے آیا ہے بہیج
رہا ہے روپیہ اور جواہرات کی فقیر کو کچہہ پروا نہین ہے جب خدا کا حکم ہوگا فقیر چلا جاویگا۔ تاریخ ستائیسوین ماہ صفر ۵۸۸ھ ہجری کو
بروز یکشنبہ حضرت خواجہ غریب نواز اجمیر سے اجمیر شریف مین داخل ہوئے اور زیر قلعہ تاراگڈہ قیام فرمایا سارے ہی لوگ
اہلیان مسلمان تہے انکی بڑی قالیت مین جو جو جہلوات قطع ہوا نہ کیے گئے۔ بعدہ رائی پتہورا یعنی پرتہی راج خدمت والا
مین حاضر ہوا اور تعلیم تمام پیش آیا اور عرض کیا کہ حضرت عالی میری حق دعا خیر فرماوین تاکہ میرا راج قائم رہے اور میرا دشمن بادشاہ
معزالدین محمد سیری ہمیشہ ہمیشہ کو زیر فرمان ہو رہے حضرت غریب نواز نے ارشاد فرمایا کہ پرتہی راج اگر تو اسلام قبول کرے
تو مین تیری حق مین دعا خیر کرون اسکے جواب مین اوس مردود پرتہی راج نے عرض کیا کہ حضرت اگر میرے ماں باپ زندہ کرکے
تو مجھے دکہلا دین تو مین آپکا دین قبول کرتا ہون آپنے فرمایا کہ کم بخت گوا قادر مطلق نے یہہ قدرت فقیر کو عطا کی ہے کہ تیری ماں باپ کو
ہون اور دکہا سکتا ہون مگر انتظام الہی مین فرق آئیگا مردونکا زندہ ہونا یوم قیامت حشر کے روز منحصر فرمایا ہے مگر ہان اتنا کہی
دیتا ہون کہ ماں باپ تیرے عذاب سخت مین گرفتار ہین اگر تو انکو دیکہنا چاہے کہ وہ کس حال سے عذاب مین تو مین عالم ارواح مین ابہی تجکو
دکہا دون مگر تو اسلام قبول کر اور جو تو بہی ایمان نہ لایا تو اونہی کیطرح تجہہ بہی عذاب ہوگا اگر آج اسلام قبول کرلیگا تو ہمیشہ کو
آرام پائیگا لیکن پرتہی راج نے قبول اسلام سے برابر انکار کیا حتی کہ حضرت خواجہ غریب نواز نے یہہ بہی فرمایا کہ اگر تو مسلمان نہوا تو تجکو
مع تیری فوج کے دلیران اسلام گرفتار کرلینگے مگر اوس مردود ازلی نے اسپر بہی قبول اسلام سے انکار کیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے اتمام حجت فرما کر
بحکم باطن اجمیر شریف سے نہضت فرمائی ہوئے تو تاریخ پانچوین ماہ ذی حجہ ۵۸۸ھ ہجری کو بروز چہارشنبہ کے دن لاہور کو اپنی قدوم

حضرت خواجہ غریب نواز کا اجمیر مین تشریف لانا

حضرت خواجہ غریب نواز کا لاہور مین داخل ہونا

میمنت لزوم سے رشک ارم بنایا اور جب روز کی دعوت اسلام و تلقین و ہدایت کے باعث پانچ لاکھ اٹھاون ہزار سات
مرد و زن مسلمان ہوئے اور بعد ایک ماہ ستائیس روز قیام لاہور کے حضرت خواجہ غریب نواز نے بحکم باطنی حضرت خواجہ قطب صاحب کو
مع عزیز الله اسماعیل رجب دوم و ایک سو پچانوے سواران جنات کے دہلی کو روانہ فرمایا حضرت خواجہ قطب صاحب اعظم
چشتیہ ساتھ ہمراہیوں کے تیغ ان کے عرصہ میں رونق افروز دہلی ہوئے حمید الدین نامی ایک بزرگ خلیفہ طریقہ
... مکان پر قیام فرمایا وہ بزرگ دہلی میں بلباس مخفی رہا کرتے تھے انہوں نے حضرت خواجہ قطب صاحب سے کہا کہ حضرت بھی پنہاں
پوشیدہ رہا کریں اسواسطے کہ اس سرزمین پر کفار کا بہت زور ہے ایسا ہو کہ کفار میں سے کوئی آپ کے دشمنوں کو تنبیہ کر ڈالے
حضرت خواجہ قطب صاحب نے فرمایا کہ حمید الدین بابا میرے ہادی برحق حضرت خواجہ غریب نواز شہنشاہ ہند الولی نے مجھے حکم دیا کہ ایک سال اعلانیہ
شریعت اور طریقت کا ارشاد کرو اور اسلام کو ترقی دو اور جو کافر سر اوٹھائے اوسکی سرکوبی کرو میں بحکم مولائی و مرشدی ظاہر ہونگا
بلکہ تم بھی میرے ساتھ ظاہر رہو یہ سنکر وہ بزرگ کمال خوش ہوئے اور حضرت خواجہ قطب صاحب نے بزور قوت باطن اعلانا شریعت اور
طریقت کا ارشاد شروع کیا آپکے فیض ہدایت سے عرصہ ایکسال میں ستائیس ہزار سات سو اٹھتر مرد و زن مسلمان ہوئے۔ اور تین سو
آدمی طریقت میں داخل ہوئے۔ تاریخ بارھویں ماہ محرم ۵۸۷ ہجری کو بروز چہارشنبہ حضرت خواجہ غریب نواز لاہور سے ملتان
میں جلوہ بخش ہوئے اور فیض ارشاد شریعت و طریقت کے باعث ملتان میں بہتر ہزار نو سو ننانوے مرد و زن مسلمان و مرید ہوئے
بعد چند روز حضرت سرور عالم صلی الله علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا حکم ہوا کہ اے معین الدین تم ملتان سے جلد دہلی کو روانہ ہو جاؤ اور بادشاہ
قطب الدین ایبک دہلی چھوڑ کر چلا آیا ہے اوسکو واپس بھیجو۔ جبکہ حضرت خواجہ غریب نواز عازم دہلی ہوئے تو ۵۸۹ ہجری کا ختم
زمانہ تھا اور اون ایام میں معز الدین محمد غوری دہلی فتح کر کے سلطان قطب الدین ایبک کے سپرد کیا اور خود پورب کو چلا گیا معز الدین
کے عقب میں قطب الدین ایبک دہلی کو چھوڑ کر جانب غزنین روانہ ہو گیا اثنا راہ میں حضرت خواجہ غریب نواز سے قدمبوس ہوئے
آپ قطب الدین ایبک کو اپنے ہمراہ واپس لے آئے۔ تاریخ بائیسویں ماہ محرم ۵۸۹ ہجری کو جمعہ کے روز حضرت خواجہ غریب نواز زینت
بخش دہلی ہوئے نماز جمعہ ادا فرمائی حضرت خواجہ قطب صاحب باریاب حضوری ہو کر قدمبوس ہوئے اور بعد طواف کے سجدہ تعظیمی
بجالائے اور عرض پیرا ہوئے کہ مولائی میں پرتھی راج سے مقابلہ کر کے قطب الدین ایبک سے تخت دہلی چھین لیا اب پرتھی راج حکمران
دہلی سے اپنے لشکر خاموش ہو گئے تین ماہ دہلی میں قیام فرما کر چوبیس ہزار سات سو سات آدمیوں کو مسلمان کیا بعدہ بحکم سرور دین
اجمیر شریف کو مراجعت فرمائی ہنگام روانگی حضرت غریب نواز سے معز الدین محمد سام کہ پورب سے واپس آکر موجود خدمت تھا

عرض کیا تمہارے غلام نے عالم خواب میں معائنہ کیا تہا کہ حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں کہ
معز الدین محمد بحمایت معین الدین چشتی تجھکو ہندوستان کی سلطنت ملیگی اور فرمایا کہ صورت معین الدین کی یہہ ہے پہچان لے چونکہ وہ
رویائے صادق تہی لہذا امیدوار ہوں کہ حضور میرے حق میں دعائے خیر فرمائیں کہ میں بحمایت آپکی پرتہی راج پر غالب آؤں آپنے
ارشاد فرمایا کہ میں ظاہر و باطن سے تیرا معین و مددگار رہونگا اطمینان رکھہ بعون اللہ تعالے تو پرتہی راج پر غالب آئیگا بلکہ اوسکو مع اوسکی فوج کے
قید کر لیگا یہہ مژدہ فتحمندی سنکر معز الدین محمد سام نے سات طواف کیے اور تین سجدے تعظیمی بجا لایا اور تاریخ پچیسویں ۲۵ ماہ ربیع الثانی سنہ ۵۸۰ ہجری کو
بروز پنجشنبہ وقت مغرب کے حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے اپنی قدوم سعادت لزوم سے **اجمیر شریف** کو رشک باغ جنان فرمایا اور
جہاں اب مزار مقدس ہے قیام پذیر ہوئے اودہر معز الدین محمد سام نے مع قطب الدین ایبک کے جو اوسکا غلام تہا ایک لاکہہ پچیس ہزار فوج لیکر
پرتہی راج سے جسکے پاس اوسوقت پانچ لاکہہ سوار و پیادہ کا لشکر تہا پانی پت پر مقابلہ کیا اور سخت خونریزی کے بعد حضرت خواجہ
غریب نوازؒ کی اعانت نے جلوہ دکہایا کہ پرتہی راج مع عساکر محصور ہوکر قید ہو گیا اور تاریخ اونیسویں ۱۹ ماہ ذی الحجہ سنہ ۵
ہجری کو بروز پنجشنبہ غازیان اسلام فتح کے نقارے بجاتے اور تکبیر کے نعرے مارتے ہوئے دہلی میں داخل ہوئے اور تخت دہلی پر سلطان معز الدین
محمد سام نے قبضہ کیا اور بجائے خود قطب الدین ایبک کو دہلی میں چہوڑکر ممالک کے انتظام اور دشمنوں کے زیر کرنے میں مصروف ہوا اور
اطمینان پاکر **سنہ ۵** ہجری میں بمقام دہلی جلوس کیا۔ پرتہی راج نے بحالت قید سلطان معز الدین محمد سام سے بمنت تمام کہا کہ
جسقدر روپیہ چاہو مجہہ سے لیلو اور ایکبار رہا کردو کیونکہ تم میری قید میں سات بار آئی اور میں نے روپیہ لیکر چہوڑ چہوڑ دیا تم
مجہکو ایک ہی مرتبہ چہوڑدو سلطان معز الدین نے کہا کہ میں تجہکو ہرگز نہیں چہوڑونگا کیونکہ **اول** تو دشمن کو قید میں لاکر رہا
کردینا داب سلطنت اور آئین سیاست کے بالکل خلاف ہے **دوسری** تو روپیہ کا بندہ تہا زر کے لالچ تو مجہی چہوڑدیتا تہا میں
خدا کا بندہ اور دین اسلام کا خیرخواہ ہوں تجہکو میں قید رکہونگا اور اسلام کی ترقی کرونگا کیونکہ میں بندہ معین الدین شہنشاہ
ہند الولیؒ ہوں اور اونہی کی حمایت سے مینے سلطنت پائی ہے آخر کار قید سلاسل ہی میں پرتہی راج مرگیا اور فتح دہلی تہوڑے
دنوں کے بعد سلطان معز الدین محمد والی دہلی بصد عجز و عبودیت حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی حضور میں حاضر ہوکر قدمبوس ہوا
اور بہت کچہہ زر و جواہر آپکے پیشکش کیا آپنے دست قبول کے اشارہ سے معاف فرمایا اور ارشاد کیا کہ فقیر کو ہادی کا نام کافی ہے
یہہ تیری لیئے تجہکو مبارک ہو بعد ہ بصد آداب حضرت کی غلامی میں آیا اور بیعت ارادت قبول کی اور خواستگار دعاء خیر کا ہوا
حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے ارشاد فرمایا کہ معز الدین محمد تیرے حق میں دعائے خیر یہی ہے کہ ترقی اسلام کی کوشش رکہنا اور

حضرت خواجہ غریب نواز کا اجمیر شریف میں تشریف لانا

معز الدین و قطب الدین کا دہلی فتح کرنا

وصیت نامہ مرقومہ ذیل کا کاربند رہنا بلکہ اپنی اولاد میں بھی وصیت کر دینا کہ جو حکمران سلطنت ہو یا جو کوئی حکمران شہنشاہ - بادشاہ - راجہ - نواب - امیر ہندو و مسلمان یہود و نصارا - مجوس - آتش پرست جس پر اطلاق حکومت کا ہو کیونکہ حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسکے ماتحت چار آدمی بھی ہوں اوس سے بھی عدالت و انصاف کا مواخذہ ہوگا بلکہ ہر گھر والا اپنی گھر کا منصف و عادل ہے وہ بھی اس وصیت نامہ کا پابند ہے اور چونکہ حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فقیر معین الدین کو بمراتب حقیقت معنوی کے حدود مقرر میں محدودہ سرحد کاشغر سے کابل تک اور جنوبی کنارہ سمندر سے شمالی سمندر برفان تک جسقدر ممالک اور شہر و دیار ہین اوسکا شہنشاہ کیا ہے اور وہی میری حقیقت معنوی صورت واحدیت درجہ بدرجہ میرے خاندان منبع العرفان مین بصورت مقبولہ و مرفوعہ نسبتی منتقل لباس آرا ہوئے ہو وہی تا بقیام عالم محیط اور حکمران رہیگی اور جو اس وصیت نامہ کی پابندی اختیار کریگا وہ دین اور دنیا مین سر سبز رہیگا اور جو اس سے انحراف کریگا وہ دنیا مین حکومت کے ذائقہ سے محروم رہیگا اور عقبی مین روسیاہی کا طوق ڈالا جائیگا اور وہ وصیت نامہ یہہ ہے

وصیت نامہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند اولی الامر شفاعت

معز الدین محمد والی دہلی خوش رہو - **فقیر معین الدین چشتی** بعد دعائی ترقی ملک و دولت ظاہری و باطنی کے براہ خیر خواہی خلق اللہ تجھکو مطلع کرتا ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھکو عجم کا مالک کرکے بھیجا ہے اور میرے بھیجنے سے حضرت کا ضمیر عالی یہہ ہے کہ دین احمدی کی ترقی اور امت محمدی کی کثرت ہو اور خلق اللہ ظلم و ستم حاکم اور آسیب سے محفوظ رہے چنانچہ فقیر ان امور کا اہتمام کر چکا اور استمداد دین اسلام مین جب تک فقیر اس عالم مین موجود ہے دل و جان کوشش کرتا رہیگا - اب فقیر **چار باتون** کی عام ہدایت کرتا ہے جسکی عموماً ہر ایک حاکم امیر اور راجہ اور بادشاہ اور شہنشاہ کو جو ممالک عجم کی حدود مین واقع ہو اتباع لازم بلکہ الزام ہے جو کوئی فقیر کی ان چار باتون کی اطاعت کریگا وہ بلا تفریق ملت و مذہب سبکے عہد کو بلا خوف اعدا کے اسوقت جسکی سایہ حکمران رہیگا اور جو اس وصیت نامہ کا پابند نہو گا اوسکی حکومت مین فتور اور وہ دشمنونکا مغلوب ہوگا صحت جسمی سے محروم رہیگا وہ **وصیتین چار** ہین **اول** اللہ کی مخلوق پر ظلم و ستم مت کرنا کہ خالق کو مخلوق پر جبر و ستم ناپسند ہے **دوم** فسق و فجور سے دور رہنا کہ سیئات سبب خرابی و تباہی دنیا و دین ہے **سوم** حضرات خواجگان چشت میرے طریقہ والون سے محبت و اخلاص مشق اپنا **چہارم** میرے خاندان کے خلیفہ کبر مرفوع الاجازت علو العزم مرتبہ شہنشاہ ولایت کے اطاعت و فرمانبرداری کرنا اور بدل و جان اوسکے مطیع رہنا اوسکی اطاعت عین میری اطاعت ہے اور آج سے تا بقیام عالم ہر حکمران ممالک عجم پر ان چارون باتون کا ماننا فرض ہے

وصیت نامہ حضرت
خواجہ غریب نواز
رحمۃ اللہ علیہ

لہذا اس محل پر **فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی مؤلف کتاب ہذا** عام ناظرین اور عام محبان
خاندان چشتیہ عالیہ کے دلچسپی کیواسطے حضرات خواجگان چشت کا مختصر حال اور سرداران حنیفہ کی حکومت باطنی کا مجمل
مکاتیب کو ذیل مین لکھتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ سلاطین و حکمران ملک اس طرح حکومت کرتے ہین اور از روے
تصرف باطنی و حکومت حقیقت معنوی اسطور پر اونکا تغیر و تبدل ہوتا ہے چنانچہ اس جگہہ صرف تمثیلاً شاہان دہلی کا
عزل و نصب اور اونکا تاریخی بیان لکھا جاتا ہے اسی پر ناظرین قیاس فرمالیں کہ تمام ممالک عجم مین انتظام تخت نشینی معزولی ہر شہنشاہ
بادشاہ امیر اور راجہ وغیرہ کا اسی طرح ہوتا ہے اور حضرات خواجگان چشت اور سرداران حنیفہ سلاطین و حکمرانون کو نائبین
حکومت کرتے ہین اور خداوند کریم اونکی باطن مین ایسی قوت قویہ عطا فرماتی ہے اور وہ بیان عجیب و تاریخ غریب یہ ہے

احوال حضرت خواجہ صاحب

حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ
نوین ماہ جمادی الثانی **۵۲۲** ہجری کو تولد ہوے اور تاریخ گیارہوین ماہ شوال **۵۶۱** ہجری کو حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے
خلافت حاصل کی اور تاریخ چھٹی ماہ رجب **۶۳۳** ہجری کو وفات پائی **معز الدین محمد بن سام عرف شہاب الدین**
غوری بادشاہ اول دہلی رائی پتھورا سے بعنایت الٰہی دہلی فتح کر کے باعانت حضرت خواجہ غریب نواز حکمران تخت ہند ہوا
جلوس اسکا **۵۸۸** میں بمقام دہلی ہوا اور حضرت خواجہ غریب نواز کی خدمت مین حاضر ہو کر بیعت ارادت حاصل کی اور آپنے
وصیت نامہ محررہ بالا عطا کیا اور ارشاد فرمایا کہ اسکا پابند رہنا قریب پندرہ ۱۵ سال کے وہ پابند وصیت نامہ رہا بعد کو انحراف پر کمر باندھی
ظلم و فسق و فجور شروع کیا اوسی وقت **حضرت ملا محمد بن عبد الواسع** صاحب سردار حنیفہ نے بموجب فرمان حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
کے معز الدین محمد کو **سنہ ۶۰۲** ہجری مین دنیائے قدیم کو معزول کیا اور بجاے اوس کے **قطب الدین** ایبک کو تخت نشین فرمایا اور **سنہ ۶۰۲**
مین بمقام لاہور اوسکا جلوس کرا کر معرفت گدا محمد ابدال کے حضرت خواجہ غریب نواز کو اطلاع دی اور اون حضرت نے وصیت نامہ
محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کی معرفت سردار حنیفہ موصوف کی خدمت مین روانہ کیا سردار حنیفہ نے منظوری پادشاہت اور وصیت نامہ
مذکورہ حضرت عبد الرشید صاحب فرزند حضرت محمد حنیف صاحب علیہ کی خدمت مین بھیجدیا اور اون حضرت نے شہنشاہ ولایت روح مقدس
حضرت ابو الحسن علی کرم اللہ وجہہ کی حضور مین پیشکش کیا۔ روح مقدس شہنشاہ ولایت نے ازروی بطون مرتبہ عقد کبری کو اعتدالاً ہبہ فرما کر
اوسے محفوظ بہ منقش کر دیا اور سلطان قطب الدین ایبک مستقل بادشاہ ہندوستان قرار وصیت نامہ محررہ بالا کا بخوبی تمام پابند رہا
چند ماہ باطمینان و دلجمعی سلطنت کی مگر افسوس کہ عمر ہو چکا تھا **سنہ ۶۰۷** ہجری میں اوسنی انتقال کیا خاتمہ بخیر ہوا اور اوسکی

احوال تخت نشینی آرام شاہ والی دہلی

سرداران حنیفیہ کو سپرد کر دیا اور سردار حنیفیہ نے آرام شاہ بن قطب الدین ایبک کو مقرر کر کے ۶۰۷ ہجری میں بمقام دہلی جلوس کرا دیا اور بمعرفت
ابدال کے حضرت خواجہ غریب نواز کو مطلع کیا اور حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنیفیہ کو بھیج دیا اور زبانی
فرمایا او نیز ابدال سے ارشاد کیا کہ تم سردار حنیفیہ مذکور سے کہنا کہ فقیر تمہارے پاس قطب الدین بابا کو بھیجتا ہے اور ابھی آرام شاہ کی دہلی
کی اطلاع بطور بیعت کرنا۔ اور تاریخ پانچویں ماہ ذیقعدہ ۶۰۷ ہجری کو حضرت خواجہ غریب نواز نے حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم سے حضرت قطب الاقطاب **خواجہ قطب الدین بختیار کاکی** اولین الا رواح رحمۃ اللہ علیہ کو

احوال خلافت حضرت خواجہ قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بجانب دہلی رخصت فرمایا (حضرت خواجہ قطب صاحب سولہویں چوبیس ماہ رمضان ۵۸۲ ہجری کو پیدا ہوئے اور تاریخ ستائیسویں ماہ
ذی الحجہ ۵۹۸ ہجری کو خلافت حاصل کی اور چودہویں ماہ ربیع الاول ۶۳۳ ہجری کو وفات پائی) اور وقت رخصت
حضرت خواجہ غریب نواز نے حضرت خواجہ قطب الدین صاحب سے ارشاد فرمایا کہ قطب الدین بابا جو قدرت و خدمت باطنی بامر سروری ممالک
اس فقیر کو عطا ہوئی ہے وہ بامر سروری آج میں نے تجھکو دی اور میری صورت واحدیت حقیقت معنوی نے تیری صورت میں کہ ہمیشہ
تیری صورت اوسی بےصورت کی صورت ہی جلوہ فرمایا اور تجھ سے تا بقیامت تیرے سلسلہ میں حکومت جاری رہیگی اور سرداران دنیا
میں سے خواہ ہندو ہو یا مسلمان و یا کہ یہود یا نصارا کوئی قوم و ملت ہو اوس پر فرض ہے کہ وہ میرے وصیت نامہ مرقومہ بالا کی اتباع
کرے اور جو اوس سے مخالف ہو فوراً اوسکو بادشاہ سرداران حنیفیہ سپرد کر دینا وہ اوسکو دار دنیا سے منقلب کر کے بجائے اوس کے
دوسرے شخص کو حاکم کر دیگا اور تجھکو علم دیا کریگا او قطب الدین بابا آج سے تو کیفیات ظاہر و باطن و فوج و قتل فقیر کے کیا گیا اور حسب ممالک
عجم فقیر کے قبضہ قدرت میں ہے اوسی طرح تیری حیطہ اختیار میں بامر حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیے گئے
تا قیامت تیرے سلسلہ میں حکومت رہیگی الغرض جب حضرت خواجہ قطب صاحب دہلی میں تشریف لائے تو بادشاہ **آرام شاہ** کی تخت نشینی کو
تھوڑا زمانہ ہوا تھا مگر افسوس کہ اوس ظالم نے وصیت نامہ بالا سے انکار کیا فسق و فجور ظلم و ستم کی کثرت ہونے لگی آپ نے تین بار بطور
باطن سے ہدایت کی کہ آرام شاہ وصیت نامہ موصوف کی تعمیل کرے اور خلق اللہ سے بعدل و انصاف پیش آئے مگر وہ بدکیش ستم
اندیش حضرت خواجہ قطب صاحب کی ہدایت کو دھیان میں نہیں لایا آخر کو سرداران حنیفیہ کے سپرد کیا گیا سرداران حنیفیہ موصوف نے

احوال تخت نشینی سلطان شمس الدین التمش ۶۰۷ء

آرام شاہ کو قدیم سے معزول یعنی ہلاک کر کے **سلطان شمس الدین التمش** کو اوسی سال ۶۰۷ ہجری میں تخت
ہندوستان پر متمکن کر دیا اور بمقام دہلی جلوس کرا کر بمعرفت ابدال کے حضرت خواجہ قطب صاحب کو اطلاع دی اور حضرت نے
بمعرفت اوسی ابدال کے وصیت نامہ بالا التحریر فرما کر حضرت احمد بن عبد الواسع سردار حنیفیہ کے پاس روانہ فرمایا سرداران حنیفیہ کو منظوری

بادشاہت اور وصیت نامہ مذکورہ معرفت ابدال کے حضرت عبدالرشید صاحب کے پاس ارسال کیا اون حضرات نے حضرت
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے بادشاہت کی منظوری منگوا کر قطب دہلی کے پاس بھیجدی قطب دہلی پابند حکم سروری ہوا
اور شمس الدین التمش بالاستقلال حکمرانی کرنے لگا۔ یوم تخت نشینی سے ساتویں روز شمس الدین التمش حضرت خواجہ قطب صاحب کی حضور
رحمت گنجور میں حاضر ہوا اور بیعت ارادت سے مشرف ہو کر داخل طریق ہوا اور عرض کیا کہ حضور اپنے غلام کے حق میں دعائے خیر فرمائیں آپ نے
ارشاد فرمایا کہ دعائے خیر تیرے حق میں یہی ہے کہ وصیت نامہ محررۂ بالا کی پابندی اختیار کر۔ خلق اللہ سے بعدل و شفقت پیش آ۔ فسق و فجور
سے باز رہ بعدہ تعلیم طریقت کی فرمائی حضرت خواجہ قطب صاحب نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین التمش تجھے از سوئے باطن خبر
ملگئی ہے کہ تو میرے حضرت خواجہ غریب نواز شہنشاہ ہندالولی کی وصیت نامہ کی بخوبی اطاعت کریگا اور قول حق کا پابند رہیگا
٢٦ چھبیس برس با آرام تمام سلطنت کریگا حتی کہ فقیر کا انتقال بھی تیرے سامنے ہوگا اور تو ہی مجھکو غسل دیگا اور دفینہ میں بھی شریک
رہیگا بعد میں تجھکو اختیار ہے کہ سلطنت کیجیو یا قرب فقیر میں رہیو شمس الدین التمش سنکر رونے لگا اور عرض کیا کہ غلام کو یہ ہرگز
منظور نہیں ہے کہ مولائے دو عالم اوس عالم میں ہوں اور غلام بیر پا اس عالم میں رہے جب حضور اس عالم تاریک کو خاکدان جنت سرا
بنائیں تو مجھے بھی جلد بنا قرب نصیب فرمائیں آپ نے فرمایا بہتر ہے میرے جانیسے سات مہینے بعد ماہ شعبان میں تو بھی میرے پاس آجاویگا
[illegible] اس مژدۂ وصال فروز کے شمس الدین التمش قدمبوس ہو کر رخصت ہوا اور بعد کی تمام وصیت نامہ کا پابند رہا حضرت احمد
بن عبدالواسع صاحب سردار حنفیہ جنہوں نے شمس الدین التمش کو تخت نشین کیا۔ گیارہویں ماہ رجب ۵ سنہ ہجری میں پیدا ہوئے
سترہویں ماہ رمضان ۵۸۵ سنہ ہجری کو خلافت حاصل کی اور دوسری محرم ۶۰۹ سنہ ہجری کو وفات پائی اور آپ کی جگہہ
حضرت ظہیر الدین بن احمد صاحب سردار حنفیہ مقرر ہوئے یہ حضرت گیارہویں محرم ۵۹۲ سنہ ہجری کو پیدا ہوئے اور
بارہویں ماہ رمضان ۶۰۹ سنہ ہجری کو خلافت حاصل کی اور تیرہویں ماہ رجب ۶۹۵ سنہ ہجری کو وفات پائی اور بموجب پیش خبری
۱۴ ربیع الاول ۶۳۴ سنہ ہجری کو حضرت خواجہ قطب صاحب نے اس عالم سے حجاب فرمایا شمس الدین التمش نے غسل دیا اور تدفین میں
شریک رہا اور بجائے حضرت خواجہ قطب صاحب کے بامر سروری اوس مرتبہ حقیقت معنوی نے بصورت حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر
صاحب بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ مسند حکومت باطنی پر قدم رنجہ فرمایا حضرت بابا صاحب
چوتھی ماہ ذی الحجہ ۵۸۴ سنہ ہجری میں تولد ہوئے یکم رمضان ۵۹۸ سنہ ہجری میں خلافت حاصل کی اور پانچویں ماہ محرم
۶۶۴ سنہ ہجری کو وفات پائی اور حضرت خواجہ قطب صاحب کے انتقال سے ساتویں مہینے بیسویں ماہ شعبان ۶۳۴ سنہ کو

احوال تخت نشینی سلطان رکن الدین فیروز شاہ والی دہلی ۱۲

شمس الدین التمش والی دہلی نے انتقال کیا خاتمہ بخیر ہوا اٹھائیس برس بعدل وداد سلطنت کی اور اوسکی جگہہ بادشاہ سلطان رکن الدین فیروز شاہ بن شمس الدین التمش کو سردار حنفیہ حضرت ظہیر الدین صاحب نے مقرر کر کے سنہ ٦٣٤ ہجری مین جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت بابا صاحب ممدوح کو اطلاع دی حضرت بابا صاحب نے اوسی ابدال کے ہاتھہ وصیت نامہ مرقومہ بالا تحریر فرما کر سردار حنفیہ کے پاس بہیجا سردار حنفیہ نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے بدست ابدال حضرت عبد الرشید صاحب کے پاس بہیجدی اون حضرت نے شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے بادشاہ مذکور کی تخت نشینی منظور کرا کر قطب دہلی کو حکم سرور سے مطلع کیا اور حکم موصوف کا پابند ہو گیا اور رکن الدین فیروز شاہ بالاستقلال حکومت کرنے لگا دو برس چار ماہ روز وصیت نامہ بالا مسطورہ کا پابند رہا بعد کو انحراف اختیار کر کے خلق اللہ پر ظلم شروع کیا اور فسق و فجور مین مبتلا ہوا اٹھائیس روز کے عرصہ مین سردار حنفیہ مذکور نے آغاز سنہ ٦٣٦ ہجری مین اوسکو قدیم سے معزول بلکہ ہلاک کر کے اوسکی جگہہ رضیہ بیگم بنت شمس الدین التمش کو مقرر کیا اور سنہ ٦٣٦ ہجری مین بمقام دہلی جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت بابا صاحب ممدوح کو اطلاع دی حضرت موصوف نے وصیت نامہ مرقومہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھہ پاس سردار حنفیہ موصوف کے روانہ فرمایا اور اون سردار حنفیہ مذکور نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بالا کے حضرت عبد الرشید صاحب کی خدمت مین ارسال کی اور اون حضرت عبد الرشید صاحب نے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے تخت نشینی رضیہ بیگم کا حکم منظور کرا کے معرفت ابدال کے قطب دہلی کو اطلاع دی اور قطب حکم سرور کا پابند ہو گیا۔ رضیہ بیگم نے تین برس چھہ مہینے از روی وصیت نامہ اعلے اور اطاعت فرمانبرداری سے سلطنت کی بعد کو منحرف ہو کر ظلم اور فسق و فجور مین مبتلا ہوئی حضرت سردار حنفیہ مذکور نے چھہ سو انتالیس سنہ ٦٣٩ ہجری مین اوسکو قدیم سے معزول بلکہ ہلاک کر کے اوسکی جگہہ پر معز الدین بہرام شاہ بن شمس الدین التمش کو مقرر کیا اور سنہ ٦٣٩ مذکور مین بمقام دہلی جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت بابا صاحب ممدوح کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ مرقومہ بالا معرفت اوسی ابدال کے سردار حنفیہ کے پاس روانہ فرمایا بادشاہ مذکور نے وصیت نامہ کی پابندی سے انکار کیا ایک برس دو مہینے بعد فسق و فجور بکثرت کرنے لگا سنہ چھہ سو چالیس مین اوسکو سردار حنفیہ نے قدیم سے معزول کر کے اوسکی جگہہ سلطان علاء الدین مسعود شاہ بن سلطان رکن الدین فیروز شاہ کو مقرر کیا اور سنہ ٦٤٠ ہجری مین بمقام دہلی جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت بابا صاحب کو اطلاع کی اون حضرت نے وصیت نامہ مرقومہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کی معرفت سردار حنفیہ مذکور کے پاس روانہ فرمایا سردار حنفیہ نے منظوری بادشاہت کی مع وصیت نامہ کے حضرت عبد الرشید صاحب کی خدمت مین بہیجدی اون حضرت نے حضرت سید عالم صلعم سے حکم منظوری بادشاہ کا کرا کر فی الفور

احوال تخت نشینی رضیہ بیگم والیہ دہلی ۱۲

ذکر تخت نشینی معز الدین بہرام شاہ والی دہلی

احوال تخت نشینی سلطان علاء الدین مسعود شاہ والی دہلی ۱۲

معرفت ابدال کے قطب دہلی کو بہیجدیا اور وہ قطب پابند امر سرور کار رہا اور سلطان علاء الدین مستقل بادشاہ قرار دیا گیا لیکن اوسنے صرف
کاباتہہ ہاتہہ نہ تہا چار برس سلطنت کرنے پایا تہا کہ فسق و فجور مین مبتلا ہوا خلق اللہ کے ساتہہ ظلم شروع کیا اوسی وقت شاہ
سنہ ۶۴۴ھ مین ایکروز کے اندر سردار خفیہ نے قایم سے معزول کرکے اوسکی جگہہ سلطان ناصر الدین محمود
بن شمس الدین التمش کو مقرر کیا اور سنہ ۶۴۴ھ مین بمقام دہلی جلوس کر کے معرفت ابدال کے حضرت باباصاحب کو اطلاع دی
اور اپنی تخت نشینی پر وصیت نامہ مجوزہ بالا اوسی ابدال کی معرفت پاس سردار خفیہ کے روانہ فرمایا اور جو حضرت تخت نشینی کی منظوری سے
وصیت نامہ مذکور کے حضرت غوث الاعظم صاحب کے پاس ارسال کی اور وہ پہنچے بارگاہ عالیجاہ حضرت احمد بی میم علیہ التحیۃ والتسلیم
حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حاصل کرکے قطب دہلی کے پاس معرفت ابدال کے روانہ فرمایا اور وہ قطب اوسکا پابند ہو گیا
اور ناصر الدین محمود شاہ کی بادشاہت نے فروغ پایا - وصیت نامہ کی پابندی کیوجہہ سے خلق اللہ کیساتہہ بانصاف پیش آیا فسق و فجور
سے اپنے آپکو بچایا اور خاندان چشت سے قلبی محبت رکہتا چنانچہ جب حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی
احمد صابر صاحب ختم الارواح سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے منکرون کی انا را و کلیر کو تباہ کیا تو یہی شاہ حکمران تخت دہلی تہا
یہ بادشاہ جلال مخدومی سنکر نہایت خائف ہوا اور حضرت باباصاحب کی خدمت فیضدرجت مین اپنے وزیر اعظم کو بہیجا جسکا
بیان کتاب ہذا صفحہ ۱۶۱ مین مذکور ہو چکا ہے اور بعدہ خود جاکر حضرت باباصاحب کی غلامی مین داخل ہوا بیعت ارادت سے مشرف
پایا خدمت حضرت ممدوح مین عرض کیا کہ حضور میرے حق مین دعا خیر فرمائین آپنے ارشاد فرمایا کہ ناصر الدین یا وصیت نامہ کا بجا لانا اور دل سے
رہنا اوسکی پابندی تیرے حق مین دعا خیر ہے بادشاہ نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ غلام آپکا اور تمام خواجگان چشت کا بندہ ہے تا دم آخر اگر دست
توجہ و نظر ذرہ نوازی رہی تو مدۃ العمر یہ غلام آپکے حکم کا پابند رہیگا یہہ کہکر بادشاہ مذکور قدمبوس ہوا اور حضرت باباصاحب کی
دعا سے دہلی کو واپس آیا اور مدۃ عدالت و انصاف کا ڈہنگ ڈالا بارہوان سال اسکی مسند نشینی کا تہا کہ حضرت ظہیر الدین سردار خفیہ کو بعد زیست کا
غلبہ تام و کمال کیساتہہ پیدا ہوا اور سنہ ۶۵۵ھ مین حضرت ظہیر الدین صاحب نے اپنی فرزند و خلیفہ اکبر خواجہ ابراہیم صاحب کو اپنی جگہہ
سردار خفیہ مقرر کیا حضرت گیارہوین ماہ ربیع الآخر سنہ ۶۴۵ھ کو پیدا ہوئے اور اکیسوین ماہ شوال سنہ ۶۶۴ھ کو خلافت حاصل
کی اور گیارہوین ماہ شعبان سنہ ۶۸۴ھ کو وفات پائی بیسواں سال جلوس ناصر الدین محمود شاہ کا تہا کہ تاریخ یکم محرم الحرام سنہ ۶۶۳ھ کو
الغ خان ملقب بہ سلطان بلبن غیاث الدین غلام شمس الدین التمش حضرت باباصاحب موصوف کی خدمت اقدس مین حاضر ہو کر بغرض
حصول شرف بیعت کا خواستگار ہوا جناب باباصاحب نے اوسکا اخلاص دلی معائنہ فرما کر حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی

بیعت کرا دیا بعدہ غیاث الدین بلبن تخت دہلی کا طالب ہوا آپنے نوع مخصوص مین معائنہ غور کرا ارشاد فرمایا کہ سلطان بلبن بابا آدم

حضرت نے بامر الٰہی تجکو دہلی کا تخت تو دیا مگر چونکہ ناصر الدین محمود شاہ بھی میرا مرید ہے اور خاندان چشتیہ کا دل سے غلام اور خلق اللہ کی کیسا تھ

جو اوسکا برتاو ہے وہ عادلانہ اور سینہ حضرت عادل حقیقی ہے اور ابہی اوس کی زندگی کے تخمیناً ستو مہینے باقی ہین لہٰذا سو ہو

بعد انتقال اوسکے تو ہی سلطنت دہلی کا بادشاہ ہوگا اور فقیر تیری تخت نشینی سے پانچ مہینے قبل اس عالم فانی سے ملک جاودانی کو رحلت

کر جائیگا چنانچہ بموجب پیش خبری حضرت بابا صاحب کے تاریخ پانچوین ماہ محرم ۶۶۴ سنہ ہجری کو حضرت بابا صاحب ممدوح نے اس عالم سے

حجاب فرمایا اور انتظام باطنی از روی صورت حقیقت معنوی مرتبہ واحدیت سے بطریق مرقومہ ذیل وقوع مین آنا شروع ہوا اور

ناصر الدین محمود شاہ والی دہلی نے بیس برس چند مہینے بکمال عدل انصاف و باطاعت و عقیدت کیشی حضرات خواجگان چشتیہ حکومت

کر کے تاریخ گیارہوین ماہ جمادی الاول ۶۶۴ سنہ ہجری کو قضا کی خاتمہ بخیر ہوا اور بجای اوس کے بموجب فرمان حضرت بابا صاحب

کے حضرت خواجہ ابراہیم صاحب سردار حنفیہ نے الغ خان ملقب بسلطان غیاث الدین بلبن غلام

شمس الدین التمش کو تخت دہلی پر بٹھا دیا اور بارہوین جمادی الاول ۶۶۴ سنہ ہجری مین مقام دہلی اوسکا جلوس کرا کر

معرفت ابدال کے حضرت سلطان سید نظام الدین محبوب الٰہی اقطاب دہلی کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا

تحریر فرما کر معرفت اوسی ابدال کے سردار حنفیہ کے پاس روانہ کر دیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے حضرت

خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض صاحب تولاہمان مقامات صابریہ کے پاس بہیجدی اون حضرت نے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ

وسلم سے تخت نشینی کا حکم منظور کرا کر معرفت ابدال کے حکم سرورسے قطب ہی کو مطلع فرمایا اور وہ قطب حکم موصوف کا پابند ہو کر

سلطان بلبن موصوف بطرز حسن مستقل حکمرانی کرنے لگا اور وہ مدۃ العمر اپنی ہادی برحق حضرت سلطان سید نظام الدین

محبوب الٰہی اقطاب دہلی کا قلبی محب اور حضرات خواجگان چشتیہ کا دل و جان سے مطیع فرمان بردار رہا اور بائیس برس چند ماہ بعد اعدالت

و انصاف سلطنت کی ۶۸۶ سنہ ہجری مین انتقال کیا خاتمہ بخیر ہوا اور اسکے انتقال سے چار برس پہلے حضرت خواجہ

ابراہیم صاحب سردار حنفیہ نے رحلت فرمائی اور اونکی فرزند و خلیفہ اکبر حضرت نظام الدین صاحب سردار حنفیہ مقرر ہوئے

یہ حضرت گیارہوین صفر ۶۶۶ سنہ ہجری مین تولد ہوئے اور بارہوین ماہ محرم ۶۸۴ سنہ ہجری مین خلافت حاصل کی اور اکیس

رجب ۷۳۲ سنہ ہجری مین وفات پائی اور حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی اقطاب دہلی ۱۲ شوال

کو پیدا ہوئے اور دوسری محرم ۶۵۵ سنہ ہجری کو خلافت حاصل کی اور سترہوین ماہ ربیع الثانی ۷۲۵ سنہ

وفات پائی حضرت خواجہ **شمس الدین صاحب** شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات صابریہ اکیسوین جمادی الآخر
۵۹۷ھ کو تولد ہوے اور پندرہ محرم **۶۲۳ھ** کو خلافت حاصل کی اور دسوین جمادی الآخر **۶۹۹ھ** کو وفات پائی
حضرت نظام الدین صاحب سردار حنفیہ نے بجاے سلطان غیاث الدین بلبن کے سلطان **معز الدین کیقباد** بن بقرا
خان کو مقرر کیا اور **۶۸۶ھ** مین بمقام دہلی جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی اقطاب دہلی کو
اوسکے تقرر کی اطلاع دی اور اون حضرت نے اوسی ابدال کی معرفت وصیت نامہ مرقومہ بالا ارقام فرما کر سردار حنفیہ مذکور کے پاس
بھیجدیا اور اون حضرت نے منظوری سلطنت مع وصیت نامہ کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات صابریہ
کی خدمت اقدس مین روانہ کی اور اون حضرت نے بادشاہ مذکور کا حکم حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے منظور کرا کے معہ دست
ابدال قطب دہلی کے پاس بھیجدیا اور وہ قطب دہلی حکم سروری پاکر معز الدین کیقباد کو بادشاہت کرانے لگا معز الدین کیقباد
دو سال چند ماہ وصیت نامہ کا پابند رہا بعد کو منحرف ہوکر ظلم اور فسق و فجور مین مبتلا ہوگیا سردار حنفیہ مذکور نے بادشاہ
مذکور کو **۶۸۹ھ** مین قدیم سے معزول کرکے بجاے اوسکے کیومرث الملقب بہ سلطان **شمس الدین** بن معز الدین کیقباد کو
تقرر کیا اور **۶۸۹ھ** مین اوسکا جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت سلطان نظام الدین محبوب الٰہی اقطاب دہلی کو
مطلع کیا اور اون حضرت محبوب الٰہی نے وصیت نامہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ کی خدمت بھیجدیا سردار
حنفیہ نے وہی وصیت نامہ بادشاہ مذکور کے پاس بھیجا اوسنے اتباع وصیت نامہ سے محض انکار کیا سردار حنفیہ نے اس انکار کو
وصیت نامہ کی پشت پر تحریر کرکے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات کے پاس روانہ کیا
اور اونحضرت نے اوس انکار کو معائنہ فرما کر معرفت ابدال کے فی الفور سردار حنفیہ کو حکم بھیجا کہ جو کوئی بادشاہ وصیت نامہ محررہ بالا سے
انکار کیا کرے اوسکی اطلاع ہمارے پاس بھیجنے کی کچھ ضرورت نہین ہے تم خود اوسکو قدیم سے معزول یعنی ہلاک کرکے دوسرا بادشاہ
قایم کردیا کرو چنانچہ بصدور حکم ہذا اسی طرح تعمیل کی گئی سلطان شمس الدین کیومرث مذکور نے چند مہینے سلطنت کی تھی کہ بوجہ فسق و فجور
اور ظلم و ستم اور انحراف وصیت نامہ محررہ بالا کے سردار حنفیہ مذکور نے **۶۸۹ھ** مین اوسکو قدیم سے معزول کرکے سلطان **جلال الدین**
فیروز شاہ بن یغرش خان خلجی کو تخت دہلی پر متمکن کیا اور **۶۸۹ھ** مین اسکا جلوس کرا کر حضرت سلطان نظام الدین محبوب الٰہی کو
معرفت ابدال کے اطلاع کی اور اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا ارقام فرما کر اوسی ابدال کی معرفت سردار حنفیہ کے پاس بھیجدیا اور اون
حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ معرفت ابدال کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف کے پاس روانہ کی اور حضرت نے حکم منظوری

احوال خلافت حضرت خواجہ شمس الدین صاحب ۱۲

ذکر تخت نشینی سلطان معز الدین کیقباد والی دہلی ۱۲

بیان تخت نشینی سلطان شمس الدین والی دہلی ۱۲

احوال تخت نشینی سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی والی دہلی ۱۲

جلوس سلطان رکن الدین والی دہلی ۱۲

بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلعم سے منظور کرا کے پاس قطب دہلی کے بہیجا اور وہ قطب پابند حکم رہا اس بادشاہ نے پانچ برس پابندی وصیت نامہ کی اختیار کی بعد کو منحرف ہو کر ظلم اور فسق و فجور پر کمر باندہی سردار حنفیہ مذکور نے اوسکو قدیم سے معزول کر کے اوسکی جگہہ سلطان رکن الدین بن جلال الدین فیروز شاہ کو مقرر کیا ۶۹۳ھ ہجری مین اوسکا جلوس کرا کے ابدال کی معرفت حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی قطاب دہلی کو اطلاع دی اور اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتہہ سردار حنفیہ کے پاس ارسال فرمایا اور اون حضرت نے بقاعدہ باطنی وہ وصیت نامہ اس بادشاہ کے پاس بہیجدیا اوسنے پابندی وصیت نامہ سے محض انکار کیا سردار حنفیہ نے چار مہینے کے عرصہ مین شاہ رکن الدین والی دہلی کو قدیم سے معزول کر کے بجائے اوسکے سلطان علاؤالدین بن شہاب الدین مسعود خلجی کو مقرر کر کے ۶۹۴ھ مین اوسکا جلوس کرادیا اور حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ مسطورہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتہہ سردار حنفیہ کے پاس بہیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت صابریہ کی خدمت مین روانہ کی اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم سے کرا کر بدست ابدال قطاب دہلی کے پاس بہیجدیا اور وہ حکم سرور کا پابند ہو گیا ایک برس کے بعد اس بادشاہ نے حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی سے بیعت ارادت حاصل کیا اور بعد غلامی حاصل کرنیکے حضرت ممدوح سے عرض کیا کہ حضور میرے حق مین دعاء خیر فرمائین آپنے فرمایا کہ تیرے حق مین دعاء خیر یہی ہے کہ وصیت نامہ کی پابندی اختیار کر اور خلق اللہ کے ساتہہ بعدل و انصاف پیش آ بادشاہ نے سنکر اقرار کیا کہ مین بدل و جان وصیت نامہ مذکورہ بالا کا پابند اور خواجگان چشت کا غلام رہونگا بعد مبوس ہو کر حضرت سے رخصت ہوا اور بکمال عدالت باطاعت حضرت خواجگان چشت حکمرانی کرنے لگا اور اسی کے عہد سلطنت مین حضرت خواجہ شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت نے ۶۹۹ھ ہجری مین اس عالم سے حجاب فرمایا اور بجائے آپکے وسادہ حکومت باطنی پر بصورت حقیقت معنوی حضرت

احوال جلوس سلطان علاؤالدین والی دہلی ۱۲

شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث خلیفہ اکبر صابریہ جلوہ گر ہوئے حضرت شاہ جلال الدین صاحب موصوف تیسویں ۲۳ ماہ شوال [illegible] ہجری کو پیدا ہوئے اور بارہوین ۱۲ ربیع الاول ۶۹۵ھ ہجری کو خلافت حاصل کی اور تیرہوین ۱۳ ربیع الاول ۷۵ ہجری کو وفات پائی اور سلطان علاؤالدین مذکور نے اونیس ۱۹ برس چند ماہ بعمدگی تمام سلطنت کر کے ۷۱۶ ہجری مین ملک البقا کا راستہ لیا خاتمہ بخیر ہوا سردار حنفیہ نے بجائے اوسکے سلطان شہاب الدین بن سلطان علاؤالدین کو ۷۱۶ھ ہجری مین اوسکا جلوس کرا کے معرفت ابدال کے حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی کو اطلاع دی اون حضرت نے

احوال جلوس سلطان شہاب الدین والی دہلی ۱۲

وصیت نامہ محررہ بالا ارقام فرماکر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنیفہ کے پاس بھیجا اور اون حضرت نے وہ وصیت نامہ ابدال کی معرفت بطالعہ سعینہ بادشاہ کے پاس بھیجا بادشاہ مذکور نے انکار محض کیا تین ماہ چند یوم کے عرصہ مین سردار حنیفہ نے بادشاہ کو قدیم سے معزول کر کے اوسکی جگہہ سلطان **قطب الدین مبارک شاہ** بن سلطان علاءالدین کو مقرر کیا اور **۷۱۵ھ** مین اوسکا جلوس کراکر معرفت ابدال کے حضرت سلطان سید نظام الدین محبوب الٰہی کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تفہیم فرماکر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنیفہ کے پاس روانہ فرمایا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے بدست ابدال حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث صابریہ کی خدمت سراپا برکت مین روانہ کی اور اون حضرت نے حضرت سید عالم صلعم سے بادشاہت منظور کراکر حکم سروری قطب دہلی کے پاس بھجوادیا اور وہ قطب حکم فیض شمیم کا پابند رہا بادشاہ حکومت کرنے لگا برس ایکماہ ستائیس یوم وصیت نامہ کا پابند رہا بعد کو منحرف ہوگیا جب ظلم تشدد اور فسق و فجور کی کثرت ہونے لگی تب سردار حنیفہ مذکور نے **۷۲۰ھ** مین اوسکو قدیم سے معزول کر کے بجائے اوسکے سلطان **ناصر الدین عرف خسرو خان** کو مقرر کیا اور حضرت سلطان نظام الدین محبوب الٰہی کو معرفت ابدال کے اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرماکر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنیفہ مذکور کے پاس روانہ کیا اور سردار حنیفہ نے وہ وصیت نامہ بادشاہ مذکور کے پاس بطرز باطنی بھیجا لیکن افسوس اوسنے اپنی بدقسمتی سے انکار محض کیا سردار حنیفہ مذکور نے عرصہ چار ماہ چند یوم بادشاہ کو قدیم سے معزول کر کے اوسکی جگہہ سلطان **غیاث الدین تغلق شاہ** بن ملک تغلق اول کو مقرر کیا اور **۷۲۱ھ** مین اوسکا جلوس دہلی مین کراکر معرفت ابدال کے حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا ارقام فرماکر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنیفہ مذکور کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے بدست ابدال حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا صابریہ کی خدمت مین ارسال کی اون حضرت والا نے جب حضرت صلعم سے بادشاہ مذکور کی تخت نشینی کا حکم حاصل کر کے قطب دہلی کے پاس معرفت ابدال کے بھیجا اور قطب دہلی حکم سروری کا پابند ہوکر تغلق کو سلطنت کرانے لگا تغلق چار برس وصیت نامہ کا پابند رہا بعد کو خاندان نقشبندیہ مین مرید ہوکر وصیت نامہ کی پابندی او خواجگان چشتیہ کی اطاعت سے منحرف ہوا اور حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی کو قسم قسم کی تکلیفین دینا شروع کین مگر آپ نے ضبط و استقلال کو ہاتھ سے نہ دیا صبر و تحمل حد سے گذر گیا تب حضرت نظام الدین صاحب نے سردار حنیفہ سے معرفت ابدال کے بقاعدہ باطنی تین مرتبہ ہدایت کی کہ تغلق بیہودہ مجوب ہے اور خدا کو اسکی خاطر منظور نہین انکی

بیان تخت نشینی [illegible]

احوال تخت نشینی سلطان ناصر الدین دار الملک دہلی

بیان تخت نشینی سلطان غیاث الدین تغلق شاہ

ذکر تخت نشینی و انتقال سلطان محمد عادل شاہ تغلق

اطاعت کر اور ظلم و فسق و فجور سے باز آ ورنہ پیالہ تیری زندگی کا لبریز ہو چکا سر تیرا توڑ دیا جائیگا اور سلطنت سے محروم
ہو کر یہ کہ معزول کر دیا جائیگا مگر اس ظالم فاجر پر حضرت سردار حنیفہ مذکور کی فہمایش پر کچھ خیال نہ کیا آخر اکتیسویں صفر ۷۲۵ھ
کو جو منزل مکان پر قریب مغرب بیٹھا ایک آسمان کی جانب دیکھکر مصاحبوں سے کہا وہ چاند نظر آیا مصاحبین متعجب ہوئے یہ کہکر کھڑا ہو گیا کہ
دیکھو چاند یہ ہے یہ کہتا کہتا نیچے آ رہا اور گردن دھڑ سے ٹوٹ گئی اور قدیم سے معزول یعنی ہلاک ہوا سردار حنیفہ مذکور نے بجائے ۷۲۵ھ
اوسکی **سلطان محمد عادلشاہ تغلق** بن غیاث الدین تغلق کو تخت دہلی پر بٹھا دیا اور تاریخ دوسری ربیع الاول
کو اوسکا جلوس کیا اور حضرت سلطان نظام الدین محبوب الٰہی صاحب کو معرفت ابدال کے اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا بمہر
اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنیفہ مذکور کے پاس روانہ کر دیا اور ان حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب
قلندر ثالث کی خدمت سراپا برکت میں ارسال کی اور ان حضرت نے حکم منظوری بادشاہت کا حضرت سرور عالم صلعم کی بارگاہ عرش بنیاد سے
حاصل کر کر ہمدست ابدال قطب کے پاس روانہ فرمایا اور قطب امر سرور کا پابند ہو گیا اور سلطان محمد عادلشاہ بپابندی وصیت نامہ
خواجگان چشت کی اطاعت و محبت کے ساتھ حکمرانی کرنے لگا اور تاریخ ستر ہوین ماہ ربیع الاخر ۷۲۵ ہجریہ میں حضرت سلطان نظام الدین صاحب

ذکر حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی

محبوب الٰہی اقطاب دہلی نے اس عالم سے رحلت کیا اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شیخ **نصیر الدین صاحب** محمود چراغ دہلوی نظامیہ مقرر ہوئے
یہ حضرت ستائیسویں محرم ۶۲۱ھ میں پیدا ہوئے اور گیارہوین ربیع الثانی ۶۹۹ھ کو حاصل کی اور چھٹی رمضان المبارک
۷۹۰ھ کو وفات پائی۔ اور ۷۳۰ھ میں حضرت نظام الدین سردار حنیفہ نے وفات پائی اونکی جگہہ خلیفہ اکبر حضرت

ذکر رحلت حضرت نصیر الدین سردار حنیفہ

نصیر الدین صاحب سردار حنیفہ مقرر ہوئے۔ یہ حضرت گیارہوین ماہ جمادی الاخر ۶۹۳ھ میں پیدا ہوئے اور ساتوین
ربیع الاخر ۷۱۶ھ میں خلافت حاصل کی اور انیسوین ربیع الاخر ۷۵۶ھ کو وفات پائی۔ چند عرصہ کے بعد سلطان محمد
عادلشاہ تغلق حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث سے داخل طریق ہوا اور شرف غلامی حاصل کر کے دست بستہ
ہو کر عرض کیا کہ حضور غلام کے حق میں دعا فرمائیں حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ محمد عادل شاہ تیرے واسطے یہی دعا خیر ہے کہ خلق اللہ
ظلم مت کیجو اور فسق و فجور سے باز رہیو اور خاندان صابریہ چشتیہ سے محبت بدل و جان رکھیو اور خلیفہ اکبر سلسلہ عالیہ صابریہ کی
اطاعت اور فرمان برداری کرنا اور وصیت نامہ کا بخوبی پابند رہنا یہ سنکر بادشاہ حضرت سے قدمبوس ہو کر رخصت ہوا اور مدۃ العمر وصیت نامہ

ذکر تخت نشینی و رحلت سلطان محمد و تخت نشینی فیروز

مذکورہ کا پابند رہا نہایت عمدگی کیساتھ ستائیس برس بادشاہت کی آخر کار ۷۵۲ھ میں وفات پائی خاتمہ بخیر ہوا اور بجائے اوسکے
سلطان فیروز شاہ بن سالار رجب برادر خورد تغلق ثالث تخت دہلی پر متمکن ہوا اور ۷۵۲ھ میں سردار حنیفہ نے بادشاہ کو

دہلی مین جلوس کراکر معرفت ابدال کے حضرت شیخ نصیر الدین صاحب چراغ دہلوی نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ تحریرہ
بالا التحریر فرماکر معرفت اوسی ابدال کے سردار حنفیہ کے پاس روانہ فرمایا۔ اور اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے حضرت شاہ
جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کی خدمت سراپا برکت مین ارسال کی اور اون حضرت نے حضرت سرور عالم صلعم سے بادشاہت
حکم منظور کراکر قطب دہلی کے پاس بدست ابدال روانہ کیا اور قطب امر سروری کا پابند ہوگیا بعد سات مہینے کے بادشاہ مذکور نے
حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث سے شرف غلامی حاصل کیا اور بعد حصول بیعت ارادت عرض کیا کہ حضور الور
کیے حق مین دعاے خیر فرماوین حضرت نے ارشاد فرمایا کہ فیروز شاہ بابا تیرے حق مین دعاے خیر یہی ہے کہ وصیت نامہ کی پابندی کرنا اور خلق اللہ کو
ظلم وستم سے بچانا اور فسق وفجور سے احتراز رکھنا اگر اسکا پابند رہیگا تو سلطنت قایم رہیگی اور خاتمہ بخیر ہوگا بادشاہ نے حضرت کا حکم
فرمان بدل وجان قبول کیا اور مبعوث ہوکر دار السلطنت مین آیا اور وصیت نامہ کی پابندی اختیار کی۔ اس بادشاہ
کے عہد مین یہہ واقعات ظہور مین آئے ایک یہہ کہ ۷۵۶ھ مین حضرت نصیر الدین صاحب سردار حنفیہ نے رحلت فرمائی اور
اپکی جگہہ خلیفہ اکبر حضرت مخدوم شیخ صفی الدین صاحب سردار حنفیہ مقرر ہوئے۔ یہہ حضرت گیارہ شعبان ۷۲۹ھ ہجری کو
پیدا ہوے اور انیسوین ماہ ربیع الآخر ۷۴۹ھ مین خلافت حاصل کی۔ اور انیسوین ماہ شوال ۸۱۸ھ ہجری کو وفات پائی
دوم یہہ کہ ۷۶۵ھ کو حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث نے اس عالم سے حجاب فرمایا اور بجائے آپکی خلیفہ اکبر
حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ردولوی زندان پیر صابریہ مقرر ہوئے۔
یہہ حضرت اکیسوین ذیقعدہ ۷۳۶ھ کو پیدا ہوے اور ستائیسوین رجب ۷۵۵ھ کو خلافت حاصل کی اور پندرہوین ماہ
جمادی الثانی ۸۳۷ھ کو وفات پائی۔ اور سلطان فیروز شاہ مذکور نے بڑے عدل و انصاف کے ساتھہ اڑتیس برس ہفت ماہ
بست و یوم سلطنت کی آخر کار ۷۹۰ھ مین قضا کر گیا خاتمہ بخیر ہوا اوس کے بعد چار بادشاہون یعنی غیاث الدین محمد تغلق شاہ
فتح خان فیروز شاہ۔ ناصر الدین محمد شاہ فیروز شاہ۔ سلطان غیاث الدین تغلق شاہ رابع کو یکے بعد دیگرے عرصہ دو برس
مین تخت دہلی پر سردار حنفیہ موصوف نے مقرر کیا اور یہہ چارون بادشاہ وصیت نامہ محررہ بالا سے منحرف ہوے ظلم اور فسق و فجور
کی کثرت ہوئی بالآخر سردار حنفیہ مذکور نے بادشاہ آخر الذکر کو قدم سے معزول کر کے اوسکی جگہہ سلطان ناصر الدین
محمد شاہ بن فیروز شاہ کو تخت نشین کیا اور ۷۹۲ھ مین سردار حنفیہ مذکور نے دہلی مین اوسکا جلوس کرا کے معرفت
ابدال کے حضرت شیخ نصیر الدین صاحب نظامیہ چراغ دہلوی کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ بالا التحریر فرماکر اوسی ابدال کے

احوال سلطنت و مخدوم حضرت باطنی منصب صفی الدین سردار

بیان خلافت حضرت شاہ عبد الحق صاحب صابریہ ۱۸

بر تخت نشینی سلطان ناصر الدین محمد شاہ والی دہلی ۱۲

معرفت سردار حنفیہ مذکور کے پاس روانہ کیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق
صاحب ردولوی زندان پیر صابریہ کی خدمت بابرکت مین بھیجدی اون حضرت نے بادشاہ مذکور کی منظوری کا حکم حضرت سرور عالم صلعم
سے بمعرفت ابدال کے قطب دہلی کے پاس بھیجا اور قطب نے کو حکم سرور کا پابند ہوگیا اور بادشاہ نے تین برس نو ماہ پابندی وصیت نامہ
اختیار کی بعد ازان ... فسق و فجور مین مبتلا ہوا سردار حنفیہ مذکور نے چند یوم مین اوسکو قدیم سے معزول یعنی بلا
کرکے ۷۹۶ھ مین اوسکی جگہ **علاء الدین سکندر شاہ** بن ناصر الدین محمد شاہ کو مقرر کیا اور اوسکی اطلاع حضرت مخدوم شاہ
نور الحق احمد عبد الحق صاحب ردولوی زندان پیر صابریہ کو کردی مگر اوسنے ظلم و فسق و فجور اختیار کیا سردار حنفیہ نے فوراً اوسکو
ایکماہ چند یوم اور ظالم کو قدیم سے معزول کرکے اوسی سنہ مین **ناصر الدین محمود شاہ** بن ناصر الدین محمد شاہ کو مقرر کردیا اور
۷۹۶ھ مین بمقام دہلی جلوس کرا کر بمعرفت ابدال کے حضرت شیخ نصیر الدین صاحب نظامیہ چراغ دہلوی کو اطلاع کردی اون
حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا ارقام فرما کر اوسی ابدال کی معرفت سردار حنفیہ کے پاس روانہ کیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت
مع وصیت نامہ کے حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ردولوی زندان پیر صابریہ کے پاس بھیجدی اور اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہت
حضرت سرور عالم صلعم سے کرا کر بمعرفت ابدال کے قطب دہلی کے پاس بھیجوادیا اور وہ قطب دہلی حکم سرور کا پابند ہوگیا آٹھ مہینے کے
بعد بادشاہ مذکور نے بیعت ارادت حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب موصوف سے حاصل کی اور عرض کیا کہ حضور میرے حق مین دعاے
خیر فرمائین آپنے ارشاد فرمایا کہ تیرے حق مین یہی دعاے خیر ہے کہ خلق اللہ پر ظلم مت کرنا اور فسق و فجور سے باز رہنا اور وصیت نامہ
محررہ بالا کی پابندی اختیار کرکے اخلاف خاندان صابریہ چشتیہ سے بدل و جان محبت رکھنا اور خلیفہ اکبر خاندان صابریہ چشتیہ کی اطاعت و
فرمانبرداری کرنا بادشاہ نے سنکر مستحکم وعدہ کیا اور حضرت موصوف کی قدمبوسی کرکے دہلی مین آیا اور وصیت نامہ کی کماینبغی تعمیل کی
۷۹۷ھ مین حضرت شیخ نصیر الدین صاحب نظامیہ چراغ دہلوی نے رحلت فرمائی اور اون حضرت کی جگہ خلیفہ اکبر حضرت شیخ محمد سعدی
صاحب نظامی مقرر ہوئے۔ حضرت شیخ محمد سعدی صاحب سولہ شوال ۷۰۳ھ مین پیدا ہوے اور سولہ رجب ۷۴۵ھ
مین خلافت حاصل کی اور بارہوین محرم ۸۱۹ھ کو وفات پائی اور سلطان ناصر الدین محمود شاہ نے پابندی وصیت نامہ محررہ بالا
انیس سال آٹھ ماہ چند یوم بخوبی تمام بادشاہت کی اور ۸۱۵ھ مین انتقال کیا خاتمہ بخیر ہوا۔ اوسکے بعد سردار حنفیہ مذکور نے
یکی بعد دیگرے **ناصر الدین نصرت شاہ** بن شہزادہ فتح خان اور اقبال خان عرف ملو خان پہلوان ان دو بادشاہوں کو
بعرصہ سات ماہ تخت دہلی پر مقرر کیا بوجہ انحراف وصیت نامہ محررہ بالا قدیم سے معزول کیے گئے اور اون کے بعد شاہ امیر تیمور بن

ورتخت نشینی علاء الدین سکندر شاہ

احوال تخت نشینی ناصر الدین محمود شاہ

احوال تعلیم خلافت حضرت محمد سعدی صاحب نظامیہ

تخت نشینی سلطان ناصر الدین نصرت شاہ

امیر طرا خان کو سردار حنیفہ نے تخت دہلی پر متمکن کیا لیکن پانچ مہینے کے بعد اس بادشاہ نے وصیت نامہ سے انحراف کر کے رحلت حضرت شیخ ... و دولت خان
ظلم اور فسق و فجور پر کمر باندہی سردار حنیفہ نے فی الفور اوسکو دنیا سے آگیجانب روانہ کر کے اوسکی جگہہ سنہ ۸۱۶ھ مین دولت خان
لودہی کو مقرر کیا اور دہلی مین جلوس کرا کر معرفت ابدال کے منظوری بادشاہت کی حضرت شاہ نور الحق صاحب موصوف پاس ارسال کی
اون حضرت نے اوسے منظوری بادشاہت حضرت سرور عالم صلعم سے لیکر پاس قطب دہلی کے بہجوا دیا اور وہ حسب حکم سرور کا پابند ہو کر رہا
دولتخان نے ایکسال و ماہ چند یوم سلطنت کی بعد کو منحرف ہو کر ظلم پر کمر باندہی سردار حنیفہ نے کو فوراً اوسکو سنہ ۸۱۷ھ ربیع
معزول یعنی ہلاک کر کے اوسکی جگہہ خضر خان بن ملک سلیمان قوم سادات کو مقرر کیا اور سنہ ۸۱۷ھ مین بمقام دہلی جلوس ذکر بادشاہت خضر خان
کرا کر سردار حنیفہ نے معرفت ابدال کے حضرت شیخ محمد سعدی صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اور اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر
فرما کر معرفت اوسی ابدال کے سردار حنیفہ کے پاس روانہ کر دیا اور اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے حضرت شاہ
نور الحق صابری صاحب موصوف کو بہیجدیا اور ان حضرت نے علم منظوری بادشاہ مسطورہ کا حضرت سید عالم صلعم سے کرا کر معرفت ابدال کے
قطب دہلی کے پاس بہجوا دیا اور وہ اوس حکم سرور کا پابند ہوگیا سنہ ۸۱۹ھ مین حضرت مخدوم شیخ صفی اللہ صاحب سردار حنیفہ نے
رحلت فرمائی اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شیخ اسمعیل صاحب سردار حنیفہ مقرر ہوئے۔ حضرت شیخ اسمعیل صاحب بارہوین رحلت حضرت شیخ اسمعیل صاحب خلیفہ
ربیع الاول سنہ ۷۹۲ھ مین پیدا ہوئے اور بارہوین ربیع الآخر سنہ ۸۱۲ھ مین خلافت حاصل کی اور تیرہوین ربیع الاول سنہ ۸۶۰ھ
مین وفات پائی اور سنہ ۸۱۹ھ مین حضرت شیخ محمد سعدی صاحب نظامیہ نے رحلت کی اور آپکی جگہہ خلیفہ اکبر حضرت شیخ اختیار الدین
صاحب نظامیہ مقرر ہوئے۔ شیخ اختیار الدین صاحب ممدوح موصوف اکیسوین ماہ رمضان سنہ ۷۴۱ھ مین پیدا ہوئے اور تاریخ حضرت شیخ اختیار الدین
سوم ماہ صفر سنہ ۷۹۲ھ مین خلافت حاصل کی اور بارہوین ذی الحجہ سنہ ۸۲۳ھ کو وفات پائی خضر خان مذکور والی دہلی نے تا صاحب نظامیہ
دو مہینے تک وصیت نامہ کا پابند رہا بعد کو منحرف ہو کر ظلم پر کمر باندہی سردار حنیفہ حضرت شیخ اسمعیل صاحب موصوف نے
اوسکو قدیم سے معزول یعنی ہلاک کر کے بجائے اوسکے معز الدین ابو الفتح مبارک شاہ بن خضر خان کو مقرر کیا
اور سنہ ۸۲۴ھ مین بمقام دہلی جلوس کرا کر معرفت ابدال کے شیخ اختیار الدین صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے ذکر سلطنت
وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنیفہ مذکور کے پاس روانہ کر دیا اون حضرت نے منظوری سلطنت مع مبارک شاہ
وصیت نامہ کے بدست ابدال حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق ردولوی زندان پیر صاحب کے پاس ارسال کی اون حضرت نے علم
منظوری بادشاہ مذکور کا جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے حاصل کر کے قطب دہلی کے پاس بہجوا دیا

قطب جلم سرور یکا پابند ہو کر معزالدین سلطنت کرنے لگا یہ ۱۳ برس ایک ماہ چند یوم بادشاہ مذکور وصیت نامہ محررہ بالا کا پابند رہا
احوال تخت نشینی سلطان محمد شاہ
بعد منحرف ہو کر ظلم پر کمر باندھی اور فسق و فجور میں مبتلا ہوا تب سردار حنیفیہ کو رنے معزالدین کو ۸۳۷ھ میں قدیم معزول یعنی
ہلاک کر کے اوسکی جگہہ سلطان محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان کو تخت دہلی پر متمکن کیا اور اوسی سنہ میں مقام دہلی
میں جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت شیخ اختیار الدین صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر
اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنیفیہ کے پاس روانہ کیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ مذکور کے ہمدست ابدال حضرت شاہ نور الحق
احمد عبد الحق صاحب ردولوی زندہ پیر صابریہ کے حضور میں ارسال کی اون حضرت نے شہنشاہ دوسرا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے بادشاہ
مذکور کی بادشاہت کا حکم منظور کرا کر قطب دہلی کے پاس بھجوا دیا اور وہ حکم سرور یکا پابند ہو گیا ۸۳۷ھ میں حضرت شاہ
ذکر جانشینی حضرت مصطفی عارف حق صاحب
نور الحق احمد عبد الحق صاحب ردولوی زندہ پیر نے رحلت فرمائی اور آپ کی جگہہ خلیفہ اکبر آپ کے حضرت شاہ مصطفی عارف
حق صاحب صابریہ مقرر ہوئے یہ حضرت ستویں صفر ۸۱۲ھ کو پیدا ہوئے اور اکیسویں رمضان المبارک ۸۲۵ھ کو خلافت
حاصل کی اور ستر ہوین صفر ۸۴۲ھ کو وفات پائی اور ۸۴۳ھ میں شیخ اختیار الدین صاحب نے حجاب کیا اور آپ کی جگہہ خلیفہ
احوال حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ
اکبر حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ مقرر ہوئے یہ حضرت تیرہویں شوال ۸۰۰ھ میں پیدا ہوئے اور سولہویں رمضان ۸۲۱ھ کو
خلافت حاصل کی اور یکم صفر ۹۹۵ھ کو وفات پائی اور سلطان محمد شاہ مذکور والی دہلی بارہ ۱۲ سال چند ماہ وصیت نامہ کا پابند رہا
احوال تخت نشینی سلطان علاء الدین عالم شاہ ثانی
بعد منحرف ہو کر ظلم شروع کیا فی الفور سردار حنیفیہ مذکور نے سلطان محمد شاہ کو قدیم معزول یعنی ہلاک کر کے اوس کی جگہہ
سلطان علاء الدین عالم شاہ ثانی بن سلطان محمد شاہ کو تخت دہلی پر بٹھا دیا اور ۸۴۹ھ میں مقام
دہلی جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ مسطورہ بالا تحریر
فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنیفیہ کے پاس روانہ کر دیا اون حضرت نے وصیت نامہ موصوفہ مع منظوری سلطنت معرفت ابدال
حضرت شیخ مصطفی عارف حق صاحب قطب الاقطاب صابریہ کی خدمت بابرکت میں ارسال کیا اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا
حضرت صلعم سے حاصل کر کے قطب دہلی کے پاس روانہ فرمایا اور وہ حکم سرور یکا پابند ہو گیا۔ یہ بادشاہ ۶ چھہ برس چند ماہ وصیت نامہ
احوال سلطان بہلول لودھی
مذکورہ بالا کا مطیع و منقاد رہا بعد منحرف ہو کر ظلم اور فسق و فجور پر کمر باندھی فی الفور سردار حنیفیہ مذکور نے اوسکی سرکوبی کر کے
قدیم معزول یعنی ہلاک کیا اور اوسکی جگہہ سلطان بہلول لودھی بن ملک کالہ بہادر کو مقرر کر کے ۸۵۵ھ میں
مقام دہلی جلوس کرا دیا اور معرفت ابدال کے حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ کو اس کیفیت سے مطلع کیا اون حضرت نے فوراً وصیت نامہ

تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنیفیہ کے پاس روانہ کیا اور اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ
کے بدست ابدال حضرت شاہ مصطفی عارف حق مطلق الولایت صابریہ کی خدمت مین ارسال کیا اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت
سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے حاصل کر کے قطب دہلی کے پاس بھجوا دیا وہ حکم سرور کا پابند ہو گیا اس بادشاہ نے چند سال کے
بعد خواجہ حسن سالار نظامی صاحب سے بیعت قبول کی بعد کو عرض کی حضرت میرے حق مین دعائے خیر فرمائین حضرت نے فرمایا کہ سلطان بہلول
تیرے حق مین دعائے خیر یہی ہے کہ ظلم خلق اللہ پر مت کرنا اور فسق و فجور سے محفوظ رہنا اور خاندان نظامیہ حنیفیہ سے محبت
رکھنا اور خاندان صابریہ حنیفیہ کے خلیفہ اکبر کا مطیع و فرمانبردار رہنا چنانچہ بادشاہ مذکور نے با مرشدی عدل و انصاف سے
کام کیا اور حضرات خاندان چشت کا دل سے غلام رہا ۸۹۶ھ مین حضرت شیخ اسمعیل صاحب سردار حنیفیہ نے رحلت فرمائی اور بجائے آپ کے
خلیفہ اکبر حضرت مشکل کشائے ہند کی شاہ عبد القدوس گنگوہی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین سردار حنیفیہ مقرر ہوئے
حضرت قطب عالم صاحب موصوف تیئیسوین ماہ جمادی الآخر ۸۴۲ھ کو پیدا ہوئے اور تاریخ گیارہوین رمضان ۸۵۹ھ کو اوس سلسلہ حنفیہ
کی خلافت حاصل کی اور تیئیسوین ماہ جمادی الآخر ۹۴۵ھ مین وفات پائی اور ۸۹۲ھ مین حضرت مصطفی عارف حق مطلق الولایت
صابریہ نے اس عالم سے حجاب فرمایا اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب مسند حقیقت معنوی پر
مقرر ہوئے یہ حضرت پندرہوین ماہ جمادی الآخر ۸۳۷ھ مین پیدا ہوئے اور بائیسوین ماہ شعبان ۸۶۹ھ مین خلافت حاصل کی اور
اکیسوین ماہ شعبان ۹۰۸ھ مین وفات پائی اور سلطان بہلول لودھی اڑتیس سال پانچ ماہ سات یوم بخوبی تمام سلطنت کی
۸۹۴ھ مین انتقال کیا خاتمہ بخیر ہوا اور بجائے اوس کے سلطان سکندر بن سلطان بہلول لودھی کو
قطب عالم صاحب موصوف سردار حنیفیہ نے مقرر کیا اور ۸۹۴ھ مین اوسکا جلوس کرا کر حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ کو
معرفت ابدال کے خبر کر دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنیفیہ مذکور کے پاس
روانہ فرمایا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے بدست ابدال کے حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد
جیو صاحب صابریہ کی حضور مین ارسال کی اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلعم سے حاصل کرا کر
معرفت ابدال قطب دہلی کے پاس بھجوا دیا اور وہ حکم سرور کا پابند ہو گیا بادشاہ سلطنت کرنے لگا بعد دو برس کے
۸۹۶ھ مین بادشاہ مذکور نے حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب صابریہ سے بیعت ارادت حاصل کی اور عرض کیا
کہ حضور غلام کے حق مین دعائے خیر فرمائین حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ تیرے حق مین دعائے خیر یہی ہے کہ خلق اللہ پر ظلم نکرنا

اور فسق و فجور سے باز رہنا خلیفہ اکبر خاندان صابریہ چشتیہ کا مطیع و فرمانبردار اور داخلان خاندان صابریہ سے بدل و جان التمس
رکھنا بادشاہ نے ہدایت موصوفہ بسر چشم قبول کی اور تا دم مرگ حضرت خواجگان چشتیہ کا مطیع و فرمانبردار رہا چار برس بعد
۹۰۵ھ میں حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب ابو محمد صاحب صابری نے اس عالم سے حجاب کیا اور بجائے آپکے حضرت مشکلکشا بندگی
شاہ عبد القدوس صاحب گنگوہی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین رونق افزائے مسند حکومت صابریہ چشتیہ بصورت حقیقت معنوی
موصوفہ ہوئے اور آپکی ولادت اور وفات کا حال بذیل خفیہ اول مرقوم ہو چکا ہے اور سلسلہ صابریہ عالیہ کی خلافت بیسوین جمادی الآخر
۹۶۹ھ کو حاصل کی اور جب خاندان صابریہ او کیفیت خفیہ کی ایک ہی حضرت قطب عالم صاحب موصوف علو العزم و المرتبہ ہوئے تو حضرت
اپنی جگہہ اپنی فرزند اکبر حضرت شیخ عبد الحمید صاحب عرف شیخ زین اولیاء ولایت ... کو عہدہ سردار خفیہ عطا فرمایا اور
اپ خاندان صابریہ چشتیہ کے شہنشاہ ولایت علو العزم و المرتبہ رہے حضرت شیخ عبد الحمید صاحب موصوف سترہوین ماہ ربیع الآخر ۸۶۳ھ
مین پیدا ہوئے اور سولھوین ماہ ربیع الآخر ۸۹۸ھ کو خلافت حاصل کی اور چودہوین ماہ ربیع الآخر ۹۸۵ھ مین وفات پائی
الغرض سلطان سکندر مذکور کو خواجگان چشت کا کمال محب تھا چنانچہ ۹۰۷ھ مین خفیہ ثانی حضرت بادشاہ دوجہان حضرت مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الله الارواح سلطان الاولیاء رحمۃ الله علیہ کا حضرت قطب عالم صاحب سے اپنے عہد مین بنا
حضرات خواجگان چشت کی اطاعت و محبت کے باعث اس بادشاہ نے اٹھائیس برس پانچ مہینے بخوبی تمام سلطنت کی اور یہ بادشاہ ۹۲۳ھ
مین انتقال کے وقت خدا کا عارف ہو کر ملک بقا کو روانہ ہوا حضرت شیخ عبد الحمید صاحب سردار خفیہ نے بجائے اوس کے سلطان
ابراہیم بن سلطان سکندر کو تخت ہندوستان پر متمکن کیا اور ۹۲۴ھ مین تمام آگرہ اوسکا بطور ... عرفیت
حسن سالار صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اور حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا اوس ابدال کے ہاتھ سردار خفیہ مذکور کے پاس ...
منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ معرفت ابدال کے حضرت قطب عالم صاحب موصوف صابر چشتیہ کی حضور مین ارسال کیا اور
حکم منظوری بادشاہ کا حضرت سرور عالم صلعم سے کراکر ابدال کی معرفت قطب آگرہ کے پاس بھجوا دیا اور وہ قطب حکم عالی کا پابند ہو گیا
یہہ بادشاہ آٹھ برس چند ماہ وصیت نامہ کا پابند رہا اور ۹۲۹ھ مین حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے بعجلت ...
تعمیر روضہ شریف حضرت بادشاہ دوجہان ممدوح کے لیے قوت حلال کا روپیہ ارسال کیا جسکا بیان صفحہ ۱۹۲ کتاب ہذا مین درج
بعد کو یہہ بادشاہ منحرف ہو کر ظلم اور فسق و فجور مین بکثرت مبتلا ہوا ۹۳۲ھ مین سردار خفیہ مذکور نے اوسکو قتل ... ہلاک کرکے
اوسکی جگہہ سلطان ظہیر الدین محمد بابر شاہ بن عمر شیخ مرزا چغتائی کو مقرر کیا اور ۹۳۲ھ مین اوسکا جانشین

دہلی کراکر معرفت ابدال کے حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کی ہاتھہ سردار حنیفیہ موصوف کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بدست ابدال حضرت قطب عالم صاحب ممدوح صابریہ کی حضور مین ارسال کیا اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلعم سے نافذ کرا کر قطب دہلی کے پاس بھجوا دیا اور وہ حکم سرور کا پابند ہو گیا یہہ بادشاہ چار سال دس ماہ وصیت نامہ کا پابند رہا بعدہ فسق و فجور مین مبتلا ہوا ظلم کثرت سے ہونے لگا فی الفور سردار حنیفیہ مذکور نے سنہ ۹۳۲ مین اوسکو قائم مقام سے معزول یعنی ہلاک کر کے اوسکی جگہہ **نصیر الدین ہمایون** ابن **بادشاہ اول** بابر بادشاہ کو مقرر کیا اور سنہ ۹۳۷ مین بمقام آگرہ و دہلی اوسکا جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ کو اطلاع کی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تسطیر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھہ سردار حنیفیہ مذکور کے پاس روانہ کیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے ابدال کی معرفت حضرت قطب عالم صاحب ممدوح صابریہ کی حضور مین ارسال کی اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے اجرا کرا کر معرفت ابدال کے قطب دہلی کے پاس بھیجدیا اور وہ قطب حکم سرور کا پابند ہو گیا اور بادشاہ حکمرانی کرنے لگا سنہ ۹۴۵ مین حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے رحلت کیا اور آپکی جگہہ آپکے خلیفہ اکمل حضرت شاہ **جلال الدین صاحب** تہانیسری کریم الطرفین مسند حقیقت پر جلوہ آرا ہوئے حضرت یکم رجب سنہ ۸۹۴ مین پیدا ہوئے اور ستر ہوین ماہ رجب سنہ ۹۱۸ کو خلافت حاصل کی اور پندرہوین ذی الحجہ سنہ ۹۸۹ کو وفات پائی بادشاہ مذکور گیارہ برس وصیت نامہ کا پابند رہا بعدہ منحرف ہو کر فسق و فجور مین مبتلا ہوا بیدزادہ نکو قید کیا بعرصہ پانچ ماہ سردار حنیفیہ مذکور نے فوج غیبی بلوائی اور سنہ ۹۴۷ مین بادشاہ مذکور کو تخت دہلی سے جابجا معزول کر کے باعانت افواج غیبی قید سادات عظام کے بادشاہ مین اون دو کوب کرایا بعد چار ابرو کا صفایا کرا کر دہلی باہر نکالدیا اور بجاے اوسکے **محمد فرید الدین شیر شاہ** ابن حسن کو سردار حنیفیہ مذکور نے مقرر کر کے سنہ ۹۴۷ مین بمقام آگرہ و دہلی اوسکا جلوس کرا دیا اور معرفت ابدال کے حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا انجام فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھہ سردار حنیفیہ مذکور کے پاس روانہ کیا اور اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے بدست ابدال حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری صابریہ کی حضور مین ارسال کی اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے اجرا کرا کر معرفت ابدال کے قطب دہلی کے پاس روانہ کیا اور وہ قطب دہلی حکم کا پابند ہو گیا یہ بادشاہ چار برس چار ماہ وصیت نامہ کا پابند رہا بعدہ منحرف ہو کر ظلم کا پابند ہوا پندرہ یوم کے عرصہ مین واقع سنہ ۹۵۲ مین سردار حنیفیہ مذکور نے قدیم سے معزول یعنی ہلاک کر کے بجاے اوسکی **جلال خان** الملقب

ابتداء ہمایون

احوال حضرت شاہ جلال الدین

اسلام شاہ بن شیر شاہ کو مقرر کیا سنہ ۹۵۲ھ مین سردار حنیفہ مذکور نے اوسکا جلوس دہلی مین کرا کر معرفت ابدال کے حضرت
خواجہ حسین سالار صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتہہ سردار حنیفہ مذکور کے
پاس بہیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بدست ابدال کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری صابریہ کے
پاس بہیجدیے اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے حاصل کرکے قطب دہلی کے پاس
ارسال فرمایا او قطب دہلی حکم سرور کا پابند ہوگیا بادشاہ مذکور نے آٹہہ برس دو ماہ سلطنت کی وصیت نامہ کا پابند رہا بعد کو منحرف
ہوکے ظلم پر کمر باندہی فسق و فجور مین مبتلا ہوا فی الفور سردار حنیفہ نے بعرصہ دس یوم سنہ ۹۶۰ھ مین اوسکو قائم مقام سے معزول یعنی ہلاک کرکے
اوسکی جگہہ فیروز شاہ بن اسلام شاہ کو تخت نشین کرنا چاہا تہا کہ تین روز کے عرصہ مین اوسنے اپنی حقیقی ماموں سے زک اٹہایا او مفت
قطب دہلی نے قائم مقام سے معزول یعنی ہلاک کرکے سردار حنیفہ مذکور کو اطلاع دی سردار حنیفہ نے فیروز شاہ کی جگہہ پر مبارز خان ملقب
محمد عادل شاہ بن نظام خان سور پٹہان کو مقرر کرکے سنہ ۹۶۰ھ مین بمقام دہلی اوسکا جلوس کرادیا او معرفت ابدال کے
حضرت خواجہ حسین سالار صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اور اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتہہ سردار حنیفہ کو
بخدمت مین بہیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے بدست ابدال حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری صابریہ کے پاس
بہیجے اور اون حضرت نے منظوری بادشاہ مذکور کا حکم حضرت سید عالم صلعم سے منظور کرا کر قطب دہلی کے پاس بہیجدیا اور وہ قطب امر سرور کا
پابند ہوگیا بادشاہ مذکور ایکسال گیارہ مہینے وصیت نامہ کا پابند رہا بعد کو مرتکب فسق و فجور ہوا سردار حنیفہ مذکور نے بعرصہ دس یوم
سنہ ۹۶۲ھ مین اوسکو قائم مقام سے معزول یعنی ہلاک کرکے بجائے اوسکے سلطان ابراہیم سور پٹہان کو مقرر کیا اسنے تین ماہ تین یوم
بادشاہت کی او ظلم و ستم بکثرت کیا سردار حنیفہ نے اوسکو قائم مقام سے معزول کرکے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری صابریہ کو اطلاع دی
اور فوراً اوسکی جگہہ احمد خان ملقب بہ سکندر شاہ بن حسین خان سور پٹہان کو مقرر کردیا مگر اسنے بہی دو ماہ کے عرصہ مین بہت
ظلم او فسق و فجور کیا فوراً سردار حنیفہ نے اوسکو قائم مقام سے معزول کرکے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری صابریہ کو اطلاع دی اور
اوسکی جگہہ پر نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ کو مرتبہ دوم سنہ ۹۶۲ھ مین فارس سے بلا کر مقرر کیا چہہ مہینے
سلطنت کی مگر ظلم و فسق و فجور سے پہر بہی باز نہ آیا او خواہش سردار حنیفہ کو خیال مین نہ لایا اسواسطے اس بادشاہ کی اطلاع حضرت خواجہ
حسین سالار صاحب نظامیہ کو نہ کی صرف حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری صابریہ کو اطلاع کرکے چہہ مہینے کے عرصہ مین سردار حنیفہ مذکور نے سنہ ۹۶۳ھ
مین اوسکو قائم مقام سے معزول یعنی ہلاک کرکے اوسکی جگہہ پر ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ بن ہمایون کو مقرر کیا اور سنہ ۹۶۳ھ مین

اوسکا جلوس کرادیا بعدہ سردار حنفیہ مذکورسے بمعرفت ابدال کے حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اور
اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرماکر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ مذکور کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری باہمت و نامہ وصیت مع وصیت نامہ
کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری صابریہ کو بھیجدی اور اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صاحب صلعم سے کرا کر
قطب اگرہ کے پاس بھجوادیا اور وہ قطب حکم سرور کا پابند ہوگیا اور یہہ بادشاہ سنہ ۹۶۵ ہجری مین حضرت شاہ جلال الدین صاحب
تہانیسری صابریہ کا مرید ہوا بعد حصول شرف بیعت ارادت عرض کیا کہ حضور میرے حق مین دعاء خیر فرمائین حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا
کہ اکبر بابا ظلم خلق اللہ پر مت کرنا اور فسق و فجور سے باز رہنا اور داخلان خاندان صابریہ چشتیہ سے بدل و جان محبت رکہنا اور
خلیفہ اکبر خاندان صابریہ کا مطیع فرمانبردار رہنا یہی تیرے حق مین دعاء خیر ہے اکبر نے یہہ ہدایت سنکر بدل و جان قبول کی
اور وعدہ کیا کہ غلام بوجہ احسن اس نصیحت پر عمل کریگا یہہ کہکر حضرت ممدوح سے قدمبوس ہوکر دارالسلطنت کو واپس آیا
اور بکمال عدل و انصاف اور نہایت محنت و جفاکشی کے ساتھ حکمرانی کرنے لگا جسکا احوال او رآئین حکمرانی ہر کہہ و مہ
پر ظاہر ہے اسی بادشاہ کے عہد مین یہہ چار واقعات وقوع مین آئے اول یہہ کہ سنہ ۹۸۵ھ مین حضرت شیخ عبد الحمید صاحب
سردار حنفیہ نے تحجاب کیا اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شیخ عبد الصمد صاحب سردار حنفیہ مقرر ہوئے یہہ حضرت سترہوین ماہ
رجب سنہ ۹۵۹ھ مین پیدا ہوئے اور ساتوین ربیع الاول سنہ ۹۶۳ھ مین خلافت حاصل کی اور گیارہوین ماہ شوال سنہ ۹۸۹ھ
کو وفات پائی دوم سنہ ۹۸۹ھ مین حضرت شیخ عبد الصمد صاحب نے وفات پائی اور اونکی جگہہ خلیفہ اکبر حضرت شیخ فتح اللہ صاحب
سردار حنفیہ مقرر ہوئے حضرت شیخ فتح اللہ صاحب موصوف بارہوین ماہ ربیع الآخر سنہ ۹۶۴ھ کو پیدا ہوئے اور گیارہوین ماہ شعبان سنہ ۹۸۹ھ کو
خلافت حاصل کی اور اٹھارہوین ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۰۳۶ھ مین وفات پائی اور سوم یہہ کہ سنہ ۹۸۹ھ مین حضرت شاہ
جلال الدین صاحب تہانیسری کریم الطرفین صابریہ نے اس عالم سے تحجاب فرمایا اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شاہ نظام الدین صاحب
نے جامہ حقیقت معنوی ملبوس فرمایا یہہ حضرت بارہوین رجب سنہ ۹۱۲ھ کو پیدا ہوئے اور گیارہوین شوال سنہ ۹۸۲ھ کو
خلافت حاصل کی اور ساتوین رجب سنہ ۱۰۳۱ھ مین وفات پائی چہارم یہہ کہ سنہ ۹۹۹ھ مین حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نے
اپنی پیدایش اس دنیائے ملک جاودانی کو مراجعت کی اور بجائے آپکے حضرت خواجہ سالار سرمست صاحب نظامیہ مقرر ہوئے
... محرم سنہ ۹.. مین پیدا ہوئے اور بارہوین شوال سنہ ۹۷۱ھ مین خلافت حاصل کی اور نوین محرم
... اکبر ... گیارہ ... تمام سلطنت کرکے سنہ ۱۰۱۴ مین

نورالدین جہانگیر کا تخت نشین ہونا

انتقال کیا و شرف بیعت کی برکت سے خاتمہ بخیر ہوا اور فوراً حضرت شاہ فتح اللہ صاحب سردار حنفیہ نے اوسکی جگہہ نورالدین

محمد جہانگیر شاہ بن جلال الدین اکبر شاہ بادشاہ کو مقرر کیا اور سنہ ۱۰۱۴ھ میں آگرہ اوسکا جلوس کرا کر معرفت

ابدال کے حضرت سالار مست صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا ارقام فرما کر اوسی ابدال کی

ہاتھ سردار حنفیہ مذکور کے پاس بھیجا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بدست ابدال کے حضرت شاہ نظام الدین

صاحب بلخی صابریہ کو روانہ کر دیا اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سرور عالم صلعم سے حاصل کر کے قطب آگرہ کے پاس

بھجوا دیا اور قطب حکم سرور کا پابند ہو گیا اور جہانگیر شاہ حکمرانی کرنے لگا وصیت نامہ کی پابندی اختیار کی عدالت و انصاف

کو ہاتھ سے نہ دیا اس بادشاہ کے عہد میں سنہ ۱۰۱ھ میں حضرت شاہ نظام الدین صاحب بلخی صابریہ نے وصال فرمایا اور بجائے آپ کے

احوال ابو سعید صاحب

خلیفہ اکبر حضرت شیخ ابو سعید صاحب گنگوہی صابریہ مسند حقیقت پر مقرر ہوئے یہ حضرت چودہویں ماہ شعبان سنہ ۹۵۹ھ

میں پیدا ہوئے اور اکیسویں ماہ شوال سنہ ۹۹۳ھ کو خلافت حاصل کی اور پہلی ربیع الآخر سنہ ۱۰۴۳ھ میں وفات پائی سنہ ۱۰۲۵ھ میں

جہانگیر شاہ حضرت شاہ ابو سعید صاحب صابریہ کی خدمت سراپا برکت میں حاضر ہوا شرف بیعت سے ممتاز ہو کر دعائے خیر کا طالب ہوا آپ نے

ارشاد فرمایا کہ تو نورالدین محمد جہانگیر ہی میں تیری حق میں دعا بھی کرونگا لیکن تیرے واسطے یہی دعا ہے کہ تو وصیت نامہ محررہ بالا کا پابند

رہنا خلق اللہ سے عدل و انصاف ہمیشہ کرنا ظلم و فسق و فجور سے باز رہنا خواجگان چشت کی اطاعت کرنا و خاندان صابریہ کے خلیفہ اکبر کا مطیع و منقاد رہنا

جہانگیر نے یہ سنکر مستحکم وعدہ کیا کہ میں بدل و جان عدالت و انصاف میں مالوف رہونگا بعدہ دارالسلطنت کو واپس آیا اور اچھی طور سے

حکومت کرنے لگا سنہ ۱۰۲۶ھ میں ماہ شعبان اس بادشاہ نے بواسطہ اپنے پیر و مرشد صاحب کے روضہ شریف حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم

علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا جو شکست ہو گیا تھا اوسکی مرمت کی اور سنہ ۱۰۳۴ھ میں حضرت شاہ فتح اللہ صاحب

حضرت محمد صادق صاحب کا سردار منصب ہونا

سردار حنفیہ نے وفات پائی اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت محمد صادق صاحب گنگوہی سردار حنفیہ مقرر ہوئے یہ حضرت سترہویں ماہ

ربیع الآخر سنہ ۹۸۵ھ کو پیدا ہوئے اور انیسویں ماہ رمضان سنہ ۱۰۱۱ھ میں سلسلہ حنفیہ کی خلافت حاصل کی اور انیسویں ماہ محرم سنہ ۱۰۳۴ھ

کو وفات پائی بعد جہانگیر اکیس برس آٹھ مہینے تیرہ دن سلطنت کر کے سنہ ۱۰۳۶ھ میں روانہ ملک بقا ہوا دنیا سے باایمان گیا

شاہجہان بادشاہ کا تخت نشین ہونا

اور فوراً حضرت شاہ محمد صادق صاحب سردار حنفیہ نے اوسکی جگہہ مرزا بلاقی ملقب بہ سلطان داور بخش بن سلطان خسرو جہانگیر کو

مقرر کر کے منتظر صدور حکم باطنی کے لیکن جو بادشاہ بنا تھا تخت نشین ہوتے ہی ظلم و فسق و فجور میں مبتلا ہوا [illegible]

اونہوں نے اوسکو بحکم [illegible] معزول کر کے اوسکی جگہہ شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ [illegible]

تخت ہندوستان پر متمکن ہوا سنہ ۱۰۳۷ھ مین بمقام آگرہ اونکا جلوس ہوا کرا کر حضرت شاہ ابوسعید صاحب نے بطور علانیہ بمعرفت ابدال کے
اطلاع دی انحضرت نے اوسی ابدال کے ہاتھہ وصیت نامہ محررہ بابا لال تحریر فرما کر سردار حنفیہ بانکور کے پاس روانہ کیا انحضرت نے منظوری بابت بادشاہی
وصیت نامہ بوساطت ابدال کے حضرت شاہ ابوسعید صاحب گنگوہی صابری کے حضور مین ارسال کی اونحضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سرور عالم
سے مسلم نافذ کرا کر قطب آگرہ کے پاس بہیجدیا اور وہ قطب حکم سرور دیکا پابند ہو گیا اور شاہجہان بادشاہ سلطنت رانی کرنے لگا سنہ ۱۰۴۰ھ مین
شاہجہان بادشاہ حضرت شاہ ابوسعید صاحب گنگوہی صابریہ کی خدمت سراپا برکت مین حاضر ہوکر داخل طریق ہوا اور استدعا کی
اب حضور غلام کے حق مین دعا خیر فرمائین حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ شاہجہان بابا وصیت نامہ حضرت خواجہ غریب نواز پر عمل در آمد رکہنا
ظلم اور فسق و فجور سے باز رہنا عدالت اور انصاف کو آئین بنانا اور اہالیان سلسلہ چشتیہ اور خلیفہ اکبر خاندان صابریہ کے دل سے اطاعت و فرمانبرداری
کرنا معہ ... رہکر حکمرانی کریگا اور یہ فقیر کی فیضان صحبت کا اثر تیری صورت سے ظاہر ہوگا کہ تو جو کام کریگا اوسمین خدا برکت عطا فرمائیگا
جو عمارت تو تعمیر کریگا وہ قایم رہیگی اور خواجگان چشت کی الفت و محبت مین تمام سلاطین پر تو سبقت لیجائیگا یہ سنکر شاہجہان نے
اپنے حضرت ہادی برحق کے اقدام رہبر انام پر سر رکہا اور بکمال الحاح و زاری سے عرض کیا کہ اب غلام حضور اپنے قدموں سے جدا ہونا نہین چاہتا جسقدر
حیات مستعار میری باقی ہے وہ آستانہ بوسی مین صرف ہو آپنے اوسکے سر پر ہاتھہ رکہا اور بشفقت حضرت نے فرمایا کہ شاہجہان بابا بمصداق
حدیث شریف المرء مع من احب یعنی جو کوئی جس سے محبت رکہتا ہے وہ اوسی کے ساتھہ ہے تو فقیر سے محبت رکہتا ہے فقیر تیری ساتھہ ہے اور
تجکو خدا کا حکم حکمرانی کرنیکا ہے بادشاہ مذکور بموجب ارشاد مرشدی گنگوہ شریف سے رخصت ہو کر دار السلطنت کو آیا سنہ ۱۰۴۲ھ مین
حضرت شاہ ابوسعید صاحب گنگوہی صابریہ نے وصال فرمایا اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شاہ محمد صادق صاحب گنگوہی صابریہ مسند حقیقت
معنوی پر مقرر ہوے انحضرت کی ولادت و وفات بضمن کیفیت حنفیہ اول مرقوم ہو چکی ہے اور سلسلہ صابریہ کی خلافت آٹھوین شوال سنہ ۱۰۱۲ھ کو
حاصل کی اور سنہ ۱۰۵۳ھ مین حضرت شاہ محمد صادق صاحب گنگوہی نے وفات پائی اور بجائے آپکے سلسلہ صابریہ مین خلیفہ اکبر حضرت شاہ شیخ محمد
داود صاحب گنگوہی صابریہ مسند حقیقت پر حکمران ہوے اور سلسلہ حنفیہ مین خلیفہ اکبر اور فرزند آپکے حضرت شیخ محمد حیات صاحب
سردار حنفیہ مقرر ہوے حضرت شیخ محمد داود صاحب صابریہ پچیسوین ربیع الآخر سنہ ۱۰۲۵ھ مین پیدا ہوے اور اکیسوین رجب سنہ ۱۰۴۲ھ کو خلافت حاصل کی
اور چہٹی رمضان سنہ ۱۰۹۸ھ مین وفات پائی اور حضرت شیخ محمد حیات صاحب سردار حنفیہ گیارہوین ربیع الآخر سنہ ۱۰۱۶ھ مین پیدا ہوے
اور سترہوین جمادی الآخر سنہ ۱۰۵۳ھ مین خلافت حاصل کی اور انتیسوین ربیع الاول سنہ ۱۰۶۴ھ کو وفات پائی اور شاہجہان بادشاہ نے بڑی دہوم دہام
اور ناموری سے اکتیس سال چار مہینے سلطنت کی لیکن سنہ ۱۰۶۸ھ مین جب بیٹے سے معزول کیے گئے اور بجائے اوسکے حضرت شیخ محمد حیات صاحب

احوال حضرت محمد صادق صاحب صابریہ

حالات حضرت شیخ محمد داود صاحب صابریہ

ذکر حضرت شیخ محمد حیات صاحب سردار حنفیہ

سرداحنیفہ نے ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ بن شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ
تخت ہندوستان پر متمکن کیا اور ۱۰۶۸ھ سنہ مین بمقام دہلی جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت سالارمست صاحب نظامیہ کو اطلاع دی حضرت
نے وصیت نامہ لکھکر وسی ابدال کے ہاتھ سرداحنیفہ کو انکے پاس ارسال کیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے بدست ابدال حضرت
شیخ محمد داود صاحب گنگوہی صابریہ کی حضور مین ارسال کی انحضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے صادر کرا کر
قطب دہلی کے پاس ارسال کیا وہ حکم سرور کا پابند ہو کر عالمگیر کو سلطنت کرانے لگا عالمگیر نے تخت نشینی سے بارہ برس بعد ۱۰۷۹ھ سنہ
مین حضرت شاہ شیخ محمد داود صاحب گنگوہی صابریہ کے سلسلے غلامی مین داخل ہو کر طالب دعا خیر ہوا حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ عالمگیر ظالم جابر [illegible]
کرنا فسق وفجور سے باز رہنا اور خلاف خاندان صابریہ چشتیہ سے محبت رکھنا اور خلیفہ اکبر سلسلہ عالیہ صابریہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا لیکن افسوس
کہ فقیر کے وصال کا زمانہ قریب آیا اور تیری نفسانیت کے آثار ترقی پر نظر آتے ہین زنہار ان وصیتون کے خلاف کوئی امر نکرنا اگر اس وصیت نامہ
کی کوئی بات خلاف ظاہر ہوئی تو دہلی نصیب ہوگی اور خواجگان چشتیہ کے دربار سے مردود ہو جاویگا عالمگیر نے ارشاد مرشد برحق بدل و جان قبول کیا اور
دہلی کو واپس آیا اور اسکی عہد مین یہہ واقعات وقوع مین آئے اول ۱۰۸۰ھ سنہ مین حضرت شاہ شیخ داود صاحب گنگوہی نے اس عالم سے
کوچ کیا اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب صمدی صابریہ جلوہ بخش مسند حقیقت معنویہ ہوئے حضرت
گیارہوین شوال ۱۰۲۵ھ سنہ مین پیدا ہوئے اور سترہوین ماہ ربیع الآخر ۱۰۷۶ھ سنہ مین خلافت حاصل کی اور گیارہوین ربیع الاول ۱۰۹۶ھ سنہ
وفات پائی دوم ۱۰۸۲ھ سنہ مین حضرت سالارمست صاحب نظامیہ نے انتقال فرمایا اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شیخ محمد اسمعیل
صاحب نظامیہ مقرر ہوئے یہہ حضرت سولہوین رجب ۹۹۹ھ سنہ مین پیدا ہوئے اور ستائیسوین ماہ شعبان ۱۰۲۲ھ سنہ کو خلافت
حاصل کی اور پانچوین صفر ۱۰۸۵ھ سنہ مین وفات پائی اور بجائے اون کے خلیفہ اکبر حضرت خانون علا انکوری نظامیہ مقرر ہوئے
یہہ حضرت سترہوین ربیع الآخر ۱۰۲۲ھ سنہ کو پیدا ہوئے اور تیرہوین ذی حجہ ۱۰۵۰ھ سنہ مین خلافت حاصل کی اور نوین شوال ۱۰۹۰ھ سنہ
مین وفات پائی اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ نظام الدین عمر نارنولی نظامیہ مقرر ہوئے یہہ حضرت تیرہوین رجب ۱۰۵۰ھ سنہ مین
پیدا ہوئے اور سولہوین محرم ۱۰۹۸ھ سنہ کو خلافت حاصل کی اور ستائیسوین صفر ۱۱۵۱ھ سنہ کو وفات پائی اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شاہ
قطب الدین صاحب نظامیہ مقرر ہوئے یہہ حضرت تیرہوین شعبان ۱۰۹۰ھ سنہ کو پیدا ہوئے اور بارہوین رمضان ۱۱۴۰ھ سنہ
مین خلافت حاصل کی اور گیارہوین رمضان ۱۱۶۲ھ سنہ مین وفات پائی ۱۱۰۶ھ سنہ تک عالمگیر وصیت نامہ محررہ بالا کا پابند اور
خواجگان چشتیہ کا مطیع و منقاد تھا لیکن جب ستارہ اسکے اقبال کا برج نحوست مین آیا تو آغاز محرم ۱۱۰۷ھ سنہ مین اوسنے ایک فقیر نقشبندیہ سے

بیعت کی اور پیر نقشبند کی اتباع مین حضرات خواجگان چشت سے منحرف اور خاندان صابریہ عالیہ سے سرکشی اختیار کی
سے موذہ ہوا اتیسری صفر سنہ ۱۱۰۱ کو قاضی تو کی کہنے سے حضرت سید اسمعیل عرف نظام سرمد صاحب کہ خلیفہ خاندان صحیح جد سلسلہ
تبر یہ کا سر کٹوایا اور اوسی سال مین عالمگیر کو حضرت محمد حیات صاحب سردار حنفیہ نے بحکم سروری جدید کو معزول کیکے
سنہ ۱۱۱۳ مین حضرت محمد حیات صاحب گنگوہی قدس سرہ سردار حنفیہ نے وفات پائی اور بیجا اونکے خلیفہ اکبر حضرت حافظ برخوردار
صاحب گنگوہی قدس سرہ سردار حنفیہ مقرر ہوئے یہ حضرت سلخ ماہ صفر سنہ ۱۱۰۱ مین پیدا ہوا اور تیرہویں ماہ رجب سنہ ۱۱۲۲ مین خلافت حاصل کی
اور گیارہوین محرم سنہ ۱۱۲۲ مین وفات پائی اور سنہ ۱۱۱۸ مین جب عالمگیر کی حکمرانی کو پچاس برس اور چند مہینے پورے ہوئے تو حضرت حافظ
برخوردار صاحب سردار حنفیہ نے اوسکی صورت مسخ کر کے قدیم معزول سے ہلاک کر کے بجائے اوس کے محمد معظم شاہ عالم بہادر
بادشاہ بن اورنگ زیب عالمگیر کو تخت ہندوستان پر بٹھایا اور سنہ ۱۱۱۸ مین بمقام لاہور اسکا جلوس کرا کر بمعرفت
ابدال حضرت شاہ قطب الدین صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اور حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ
موصوف کے پاس بھیجدیا اور حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بوساطت ابدال حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب صمدی صابریہ کی حضور مین
ارسال کی اور حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سرور عالم صلعم سے صادر کرا کر قطب دہلی کے پاس بھجوادیا اور وہ حکم سرور کا پابند
ہوگیا اور معظم شاہ حکمرانی کرنے لگا اور اسی کے عہد مین سنہ ۱۱۲۱ مین حضرت شاہ قطب الدین صاحب نظامیہ نے اس عالم سے حجاب کیا اور بجائے
آپکے خلیفہ اکبر حضرت محمد فرخ شاہ صاحب نظامیہ مقرر ہوئے یہ حضرت سولہوین ذیحجہ سنہ ۱۰۹۹ کو پیدا ہوا اور تیرہوین ماہ شعبان سنہ ۱۱۰۱
مین خلافت حاصل کی اور چوتھی رجب سنہ ۱۱۲۳ کو رحلت فرمائی اور اونکی جگہہ خلیفہ اکبر حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ مقرر ہو
یہ حضرت تیسری ذیقعدہ سنہ ۱۱۰۴ کو پیدا ہوا اور یکم صفر سنہ ۱۱۲۲ مین خلافت حاصل کی اور ہفتم ماہ محرم سنہ ۱۰۹۹ کو وفات پائی اور
یہہ بادشاہ پانچ برس اور ایک مہینا پابند وصیت نامہ کا رہا بعد کو اوس نے منحرف ہو کر ظلم کثرت سے شروع کیا اور فسق و فجور مین مبتلا
ہوا اور سنہ ۱۱۲۴ مین حضرت سردار حنفیہ موصوف نے اوسکو قدیم معزول کر کے اوسکی جگہہ محمد معزالدین جہاندار شاہ
بن شاہ عالم بہادر شاہ کو تخت نشین کیا اور سنہ ۱۱۲۴ مین بمقام دہلی اوسکا جلوس کرا کر بذریعہ ابدال حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ
کو اطلاع دی اور حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ موصوف کے پاس روانہ کر دیا اور حضرت نے
منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ محررہ بالا بوساطت ابدال حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب صمدی صابریہ کی حضور مین ارسال کی اور حضرت نے
حکم منظوری بادشاہ کا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کرا کے قطب دہلی کے پاس بھیجا تو وہ قطب حکم سرور کا پابند ہوگیا

احوال حضرت حافظ برخوردار صاحب سردار حنفیہ

معظم شاہ عالم بہادر شاہ کا تخت نشین ہونا

احوال حضرت فرخ شاہ نظامیہ ۱۲

حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کا حال

معزالدین جہاندار شاہ کا تخت پر بیٹھنا

بادشاہ مذکور نے گیارہ مہینے آٹھ دن وصیت نامہ کی پابندی کی بعد کو منحرف ہو کر ظلم پر کمر باندھی فسق و فجور مین
مبتلا ہوا حتی کہ بہائی بھتیجوں کو موتہہ کالا کیا اوسی سال مین حضرت سردار حنیفہ نے یہ بیجا حرکتین دیکھکر ایک بہتیجے کے
جسیہ مین اس ظالم زانی بدکار کو قدیم سے معزول معنے ہلاک کر کے اوسکی جگہہ **جلال الدین محمد فرخ سیر بادشاہ**
بن عظیم الشان بن بہادر شاہ کو مقرر کیا اور آغاز سنہ ۱۱۲۵ مین بمقام دہلی اوسکا جلوس کرا کر سردار حنیفہ نے بوساطت
ابدال کے حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے اوسی ابدال کے ہاتہہ وصیت نامہ محررۂ بالا تحریر فرما کر سردار حنیفہ
مذکور کی خدمت مین ارسال کیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ موصوفہ بدست ابدال کے حضرت شاہ ابو العلائی
صاحب صمدی صابریہ کی حضور مین ارسال کی اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلعم سے کرا کر قطب دہلی کے
پاس بہجوا دیا اور قطب دہلی پابند حکم سروری ہو گیا بادشاہ حکمرانی کرنے لگا چھہ برس تین مہینے پندرہ دن وصیت نامہ
پابند رہا بعد کو ظلم کثرت سے کیا سردار حنیفہ مذکور نے چند بہر عرصہ مین سنہ ۱۱۳۱ مین اوسکو قدیم سے معزول معنے ہلاک کر کے اوسکی
جگہہ **محمد ابو البرکات سلطان رفیع الدرجات** ابن رفیع الشان بن بہادر شاہ کو مقرر کیا اور سنہ ۱۱۳۱
مین بمقام دہلی اوسکا جلوس کرا کر سردار حنیفہ نے معرفت ابدال کے حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے
وصیت نامہ محررۂ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتہہ سردار حنیفہ کے پاس بہیجدیا اون حضرت نے وصیت نامہ موصوفہ معرفت ابدال
کے بادشاہ مذکور کے پاس بہیجا اوس کم بخت بادشاہ نے اوسکی تعمیل سے محض انکار کیا قطب دہلی نے تین ماہ گیارہ یوم عرصہ مین اوسکی موقوفی
مسیح کر کے قدیم سے معزول معنے ہلاک کیا اور فوراً سردار حنیفہ نے **شمس الدین رفیع الدولہ** شاہجہان بادشاہ ثانی بن رفیع الشان
بن بہادر شاہ کو مقرر کیا اور سنہ ۱۱۳۱ مین بمقام دہلی اوسکا جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع کی
اون حضرت نے وصیت نامہ محررۂ بالا تسطیر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتہہ حضرت سردار حنیفہ موصوف کے پاس بہیجدیا اس بادشاہ نے تخت پر متمکن ہوتے ہی
ظلم اور فسق و فجور شروع کیا سردار حنیفہ نے ہدایت کی کہ کم بخت ظلم سے باز آ نہیں تو قدیم یا جدید کو معزول کر دیا جائیگا بادشاہ بد بخت ازلی
اوسکی ہدایت پر متوجہ نہوا فرمان حضرت کی تعمیل سے تین مہینے آٹھ دن کے بعد انکار محض کیا اونہون نے اسکو قدیم سے معزول کر کے **روشن اختر**
ابو الفتح محمد شاہ بادشاہ بن شہزادہ خجستہ اختر بن محمد معظم شاہ بادشاہ کو تخت ہندوستان پر متمکن کیا اور سنہ ۱۱۳۱
مین بمقام دہلی اسکا جلوس کر کے معرفت ابدال کے سردار حنیفہ نے حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے
وصیت نامہ محررہ بالا لکھکر اوسی ابدال کے ہاتہہ سردار حنیفہ کی خدمت مین بہیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع

فرخ سیر کا حال ۱۲

سلطان رفیع الدرجات کا تخت نشین ہونا

شاہ جہان ثانی کا حال ۱۲

محمد شاہ بادشاہ کا بیان ۱۲

وصیت نامہ موصوفہ بوساطت ابدالی کے حضرت شاہ ابو المعالی صاحب محمدی صابری کی حضور مین ارسال کی اور حضرت نے حکم منظوری بادشاہ
مذکور کا کہ آنحضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم سے قطب دہلی کے پاس بہیجدیا اور قطب حکم سرور کا پابند ہوگیا محمد شاہ
حکمرانی کرنے لگا اور خواجگان چشت کی بدل وجان اطاعت شروع کی چنانچہ تخت نشینی سے دو برس کے بعد سنہ ۱۱۳۳ھ مین محمد شاہ بادشاہ
حضرت شاہ ابو المعالی صاحب محمدی صابری کے حضور مین حاضر ہوکر شرف بیعت سے ممتاز ہوا اور عرض کیا کہ حضور اپنی غلام پر ہمیشہ نوازش
فرمایا کرین علاوہ ازین حق مین دعاء خیر فرمایا کرین حضرت مرشد نے ارشاد فرمایا کہ محمد شاہ فقیر اول لوح محفوظ کو دیکھ چکا کہ تو محمد شاہ ہے دونوں عالم مین
محمد شاہی کریگا خواجگان چشت کی غلامی مین رہیگا دین و دنیا مین فلاح پائیگا لیکن پھر بھی فقیر ہدایت کرتا ہے کہ تیری عمر جو عالم
خبر ہی کیا کہ وصیت نامہ محررہ بالا کا پابند ہو حضرات خواجگان چشت کا مطیع و منقاد رہنا محمد شاہ بادشاہ نے دست بستہ عرض کیا
ہادی برحق غلام کی کیا حقیقت ہے کہ آقا سے سرتابی کر سکتا ہے غلام تا دم العمر وصیت نامہ عالی کا مطیع رہیگا اور شرف غلامی پر فخر کریگا حضور کی
[illegible] کریگا حضرت شاہ ابو المعالی صاحب محمدی صابری محمد شاہ کے عجز و محبت سے نہایت خوش ہوا اور یہ قادم [illegible] کر دہلی کو واپس آیا
رعایا پروری اور عدل و انصاف اسکا آئین تھا خواجگان چشت کے غلاموں کی اطاعت کرنا اسکا شعار تھا روشن الدولہ ظفر خان رستم جنگ اسکا
وزیر اعظم تھا وہ اپنی پیر محبوب الفقراء حضرت میران سید شاہ بھیک صاحب کا مرید تھا اور رات دن بھیک بھیک پڑھا کرتا تھا ایک
خشک سالی واقع ہوئی بادشاہ نے روشن الدولہ سے کہا کہ بارش کی دعا کرو اوسنے انکار کیا بادشاہ نے خوف سلطانی سے دھمکایا
روشن الدولہ جمعیت مین برہنہ سر سجدہ ہوکر بھیک بھیک کہتا تھا اور روشن الدولہ کچھ پہر کامل حیرت مین پڑا رہا اوسی حالت مین
نیند آگئی دیکھا کہ عالم ارواح مین حضرت میران سید شاہ بھیک صاحب سے لیکر آنحضرت صلعم تک کل حضرات خواجگان چشت سر برہنہ سربسجود
ہین اور باران رحمت کیواسطے دعا فرما رہے ہین روشن الدولہ یہ معاملہ دیکھکر بیدار ہوا اور گھڑی بھر نگذری تھی کہ گھنگھور گھٹا اٹھی اور اسقدر پانی برسا کہ قحط
رفع ہوگیا اس شکریہ مین بادشاہ نے بہت سے گانون روشن الدولہ کو عطا کئے دوامی دیہات روشن الدولہ نے بخدمت حضرت میران سید شاہ بھیک صاحب
نذر کیے کہ اس سے طالبان خدا کے لئے لنگر جاری کیا جاوے چونکہ روشن الدولہ آپکا محب صادق تھا وجہ صادق الوداد اوسکی خوشی کیواسطے قبول کیا
اسناد کو اپنی ہادی برحق کی نذر کر دین لیکن فرمایا کہ اے سگ دنیا تو نے بخوف بادشاہ بارش کے لئے تمام حضرات کو تکلیف دی اگر خدا
طلب مین اسقدر اضطراری قلبی ظاہر کرتا تو خدا مل جاتا لیکن خبردار پھر ایسی دعا مت کرنا کہ اسمین مرضی الہی کے مخالف پیدا ہوتا ہے اور بندہ خاص کا کام
[illegible] بعدہ روشن الدولہ اپنی پیر [illegible] دہلی کو واپس آیا اور چند عرصہ کے بعد راہی ملک بقا ہوا۔ دنیا خور دین پرور اسکے انتقال کی تاریخ
سنہ ۱۱۵۲ھ مین نادر شاہ بادشاہ والی ایران کی آمد آمد سنکر محمد شاہ نے حضرت شاہ ابو المعالی صاحب کو عرضی بہیجی کہ قبلہ عالم نادر شاہ

حضرت شاہ بھیک صاحب اور روشن الدولہ کا حال

جہان آبادی غلام کی نسبت کیا حکم ہے حضرت ممدوح نے ارقام فرمایا کہ آسنے دی وہ تیری تخت کا مزاحم ہوگا بلکہ علی الخصوص مین عقوبت
اوسکی تعذیب تہدید کا باعث ہوگا اوسکو کسیقدر روپیہ دیکر رخصت کردینا اور اوسکی کاروائی پر تعریض نکرنا
قطب دہلی کو بوساطت ابدال حکم دیا کہ جو امر سروری بدست خلق اللہ کی نسبت صادر ہوا ہے اوسکی تعمیل کرا دینا اور تخت
بادشاہ محمد شاہ کے قلب مین امان کا خلل ہموار کرنا چنانچہ اسیطرح وقوع مین آیا کہ پندرہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۵۱ھ کو نادر شاہ دہلی مین آیا
محمد شاہ نے دوستانہ استقبال کیا پچاس کرور روپیہ بطریق دعوت محمد شاہ نے نادر شاہ کو دیا وہ دوستانہ برتاؤ و مدارات نہایت خوش خوئی
اور نسبت محمد شاہ کے لقب شہنشاہ مکرم استعمال کیا بائیسوین ذیحجہ کو خلق اللہ نے نادر شاہ کی نسبت ایک افواہ مشتہر کی وہ اوسکو
ناپسند آئی اور روشن الدولہ کی مسجد مین آکر قتل کا حکم دیا ایکہزار آدمی قتل ہوے جب بطون مین نہ اوعصیت ہوگیا تو خلق اللہ
تائب اور امان کی خواستگار ہوئی قطب دہلی نے تلوار میان مین ڈالی قتل موقوف ہوا اور آٹھوین صفر سنہ ۱۱۵۲ھ
احوال حضرت میران سید شاہ بھیک صاحب صابریہ
کو نادر شاہ نے دہلی سے مراجعت کی اور سنہ ۱۱۶۰ھ مین راہی ملک بقا ہوا اور سنہ ۱۱۶۰ھ مین حضرت شاہ ابو المعالی صاحب صمدی
صابری نے ذات احدیت صرفہ مین وصال فرمایا اور بجاے آپکے خلیفہ اکبر حضرت میران سید شاہ بھیک صاحب نے الوجود ابوالعلائی
صابریہ حنفیہ مین مقرر ہوے یہ حضرت تیرہوین جمادی الثانی سنہ ۱۱۰۵ھ کو پیدا ہوے اور بائیسوین رمضان سنہ ۱۱۱۶ھ کو
خلافت حاصل کی اور پانچوین رمضان سنہ ۱۱۶۹ھ کو وفات پائی المختصر محمد شاہ بادشاہ نے نہایت عدل و انصاف اور اطاعت حضرات خواجگان
چشت کے ساتھ اونیس برس سات مہینے سلطنت کی اور سنہ ۱۱۶۱ھ مین رہگرای ملک بقا ہوا اور دولت ایمان سے مالامال گیا حضرت
مذکور نے اوسکی جگہہ مجاہد الدین ابو النصر احمد شاہ بادشاہ بن محمد شاہ کو تخت دہلی پر متمکن کیا سنہ ۱۱۶۱ھ اور
مین جلوس اوسکا کراکر معرفت ابدال کے حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی انحضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرماکر اوسی
ابدال کے ہاتھ سرداز حنفیہ کو رکے پاس بھیجدیا اونحضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بوساطت ابدال کے حضرت میران سید شاہ بھیک صاحب
صابریہ کے حضور مین ارسال کی انحضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا جناب سرور عالم صلعم سے کراکر قطب دہلی کے پاس بھجوادیا اور وہ
حکم سرور کا پابند ہوکر بادشاہ کو حکمرانی کرانی لگا سنہ ۱۱۶۲ھ مین حضرت حافظ برخوردار صاحب گنگوہی قدوسی سرداز حنفیہ نے
حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب سرداز حنفیہ کا حال
انتقال فرمایا اور بجاے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب قدوسی گجراتی سرداز حنفیہ مقرر ہوے یہ حضرت سترہوین شعبان
سنہ ۱۱۱۹ھ کو پیدا ہوے گیارہوین ذیقعدہ سنہ ۱۱۵۶ھ مین خلافت حاصل کی اور اکتیسوین جمادی الآخر سنہ ۱۱۹۹ھ کو وفات پائی
احمد شاہ بادشاہ مذکور نے چھہ برس نو مہینے سلطنت کی بعد کو وصیت نامہ سے انحراف کیا ظلم اور فسق و فجور پر کمر باندھی فی العشرہ سنہ ۱۱۶۶ھ

عالمگیر ثانی کے جلوس کا بیان ۱۲

حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب سردار حنیفہ نے اوسکو قدیم معزول یعنے ہلاک کر کے اوسکی جگہہ عزیز الدین عالمگیر ثانی
بن معز الدین جہاندار شاہ کو تخت ہندوستان پر شرف بخشا اور سنہ ۱۱۶۷ میں بمقام دہلی اوسکا جلوس کرا کر سردار حنیفہ مذکور نے
معرفت ابدال کے حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اور حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا لکھکر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنیفہ کے
پاس بھیجدیا اور حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ موصوفہ کے بتوسط ابدال پاس حضرت میران سید شاہ بہیکہ صاحب صابری کے
ارسال کی اور حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلعم کی حضور سے منگا کر معرفت ابدال کے قطب بلد کے پاس بھیجدیا اور وہ حکم سرور کا

احوال ایام خلافت حضرت شاہ عنایت جیو صاحب صابری ۱۲

پابند ہوگیا عالمگیر ثانی حکمرانی کرنے لگا سنہ ۱۱۶۹ میں حضرت میران سید شاہ بہیکہ صاحب صابری نے حضرت احدیت صمدیت میں وصال فرمایا اور
آپکے خلیفہ اکبر حضرت شاہ عنایت جیو صاحب ذو القوۃ المتین صابری مسند حقیقت پر جلوہ افروز ہوئے یہہ حضرت ستائیس
رجب سنہ ۱۱۰۵ کو پیدا ہوئے اور ستائیسوین ذیحجہ سنہ ۱۱۳۱ میں خلافت حاصل کی اور پانچوین رمضان سنہ ۱۱۹۵ کو وفات پائی اس شاہ
عالمگیر ثانی نے پانچ برس سات ماہ اٹھائیس یوم سلطنت کی بعد کو وصیت نامہ مذکور سے منحرف ہو کر ظلم پر کمر باندہی فسق و فجور میں مبتلا ہوا
سنہ ۱۱۷۳ میں سردار حنیفہ مذکور نے اوسکو قدیم معزول یعنے ہلاک کر دیا اور بذریعہ ابدال کے حضرت شاہ عنایت جیو صاحب صابری کو
اطلاع دی اور حضرت نے حضرت سید عالم صلعم کی بارگاہ عرش پناہ میں عرض کیا لیکن وہان سے کچھہ جواب نملا چند ماہ کو اوس شہنشاہ دو عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سکوت فرمایا اور چھہ مہینے تخت دہلی خالی رہا کوئی بادشاہ مقرر نہوا بعد کو باضابطہ حکم سروری نافذ ہوا

محی الدین شاہجہان ثانی کا احوال بد مآل

کہ محی الدین شاہجہان ثانی بن شہزادہ کام بخش کو عالمگیر ثانی کی جگہہ تخت دہلی پر مقرر کر دو حضرت سردار حنیفہ مذکور نے
بصدور حکم سروری جو معرفت ابدال درجہ اول کے وصول ہوا تہا محی الدین شاہجہان ثانی کو تخت دہلی پر بٹہا دیا سنہ ۱۱۷۳ میں بمقام
دہلی اوسکا جلوس کرا کر بذریعہ ابدال کے حضرت شاہ عنایت جیو صاحب صابری کو اطلاع دی لیکن اس ظالم تخت نشین ہوتے
ہی خواجگان چشت سے انحراف کیا اوسی سال میں یہہ شکار کو سوار ہوا جب روضہ اقدس حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے قریب اسکی سواری آئی تو لوگون نے کہا کہ حضرت ممدوح کی
درگاہ عرش پناہ قریب ہے اور آپ کی جلالی شان ہے سواری سے اوتر جانا چاہیئے اس مغرور نے کہا کہ ہم مخدوم صاحب کو نہیں
جانتے یہہ کہنا تہا کہ سردار حنیفہ نے فوراً جدید معزول یعنے حواس سلب کر لئے اور عارضہ جنون میں مبتلا کر دیا ایک گہڑی کے
عرصہ میں ساری فوج منتشر ہو گئی بادشاہ سواری سے غائب ہو گیا اکتیس ۳۱ برس یہہ بادشاہ مجنون پریشان سرگردان رہا اور صورت
مسخ ہو گئی اور اوسی سرگردانی جنگل کوہ بیابان میں فی النار والسقر خسر الدنیا والآخرہ ہوا شاہجہان ثانی کے واقعہ سے

ایکہفتہ بعد حضرت سردار حنیفہ مذکور نے احمد شاہ درانی کو طلب کرکے تخت دہلی پر بٹھادیا اور سنہ ۱۱۷۳ھ میں جلوس
ہوا اور حضرت ابدال نے حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرماکر اوسی
ابدال کے ہاتھہ سردار حنیفہ کی خدمت میں بھیجدیا اون حضرت نے حکم منظوری احمد شاہ کا پیشگاہ حضرت شاہ عنایت حسین صاحب سے
چاہا اون حضرت نے نامنظوری حضرت سردار حنیفہ کو مطلع کیا کہ یہہ قابل سلطنت ہندوستان کے نہیں ہے اونہوں نے فوراً تخت دہلی سے اسکو
جدا کرکے تیرہ برس ہندوستان میں سرگردان پھراکر حدود ہندوستان سے باہر نکالدیا اور واقعہ شاہ جہان ثانی سے ایک ہفتہ بعد حضرت شاہ
حسین صاحب سردار حنیفہ نے بجای احمد شاہ درانی کے ابو ظفر جلال الدین عالی گوہر محمد شاہ عالم بادشاہ بن
عالمگیر ثانی کو منتخب کیا اور سنہ ۱۱۷۳ھ میں ... تعلیم آباد وسکا جلوس کرا کر معرفت ابدال حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی
اون حضرت نے اوسی ابدال کے ہاتھہ وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرماکر سردار حنیفہ مذکور کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع
وصیت نامہ معرفت ابدال کے حضرت شاہ عنایت حسین صاحب کے حضور میں ارسال کی اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت عالم
... سلم کرا کر قطب دہلی کے پاس بھیجدیا اور وہ حکم سرور یکا پابند ہوکر عالی گوہر بادشاہ کو حکمرانی کرانے لگا اور بادشاہ
مذکور حضرت شاہ عنایت حسین صاحب کے پاس آیا اور شرف بیعت حاصل کرکے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر کا ہوا آپنے فرمایا کہ عالی گوہر
... خلق اللہ پر ظلم کرنا فسق و فجور سے باز رہنا اور خلاف سلسلہ چشتیہ صحبت رکھنا اور حضرات خواجگان چشت اور خلیفہ اکبر سلسلہ عالیہ
... کا مطیع و فرمانبردار رہنا اور اگر اسکے خلاف کریگا تو سلطنت جاتی رہیگی شاہ جہان ثانی کا واقعہ ہو چکا اس ظالم کے تخت
خالی ہونیسے اطمین تجویز تہی کہ تخت دہلی کو شاہان مغلیہ سے چھین لینا چاہیے کہ یہہ بادشاہ بے ادب ہوتے ہیں اور رعایا غافل
عیش و عشرت میں مصروف رہتی ہیں ظلم و فسق و فجور کثرت سے ہوتا اور بجای اون کے قوم نصارا کو مسلط کردو لیکن چونکہ فقیر کے یہاں تیرا حصہ
ایسا ہی الحال فقیر صاحب کی سفارش سے یہہ تجویز موقوف ہوکر تیری تخت نشینی عمل میں آئی تجکو لازم ہے کہ پابندی وصیت نامہ محررہ بالا کا
بہت خیال رکھنا بلکہ اپنی جانشین کو بھی تاکید کردینا کہ وہ بھی وصیت کا ممنوعہ ہا ... سے خلق اللہ پر ظلم ہو پاوے فقیر کو بالہام نے لکھی
ہے کہ اپنا جو کوئی وصیت آنسے انحراف کریگا وہ جلد معزول ہوگا اور شاہی ... کیا جائیگا ... عدل و انصاف ...
... اس محل پر ایک جملہ معترضہ بیان کیا جاتا ہے جس سے ... حکومت ...
سے موقوف پائیں واضح ہو کہ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی
کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی ... الولی

شفاعت اقدس سرہ کے عالم میں جلوہ گر ہونے سے قبل انتظام حکومت باطنی کا آبادی دنیا میں اور طرز پر تھا جب یہہ دونوں فخار عالم اس عالم میں رونق بخش ہوئے تو حضرت احدیت عز اسمہ نے اپنی آبادی دنیا کا اسطور پہ انتظام مقرر کیا کہ تمام آباد دنیا کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا ایک حصہ کا نام عرب اور دوسرے حصہ کا نام عجم قرار دیا اور مرتبہ حضرت وحدت کی دو مسندیں بغرض حکمت و آراستگی فرش زمین پر بچھائیں ایک مسند پر مرتبہ حقیقت معنوی جلوہ دیکر حضرت محبوب سبحانی صاحب ممدوح کو شرف دیا اور اول حصہ عرب کے جسمیں تمام ممالک روس شام روم جرمن اسٹریا فرانس انگلستان ایران بخارا چین وغیرہ داخل ہیں حکومت عطا فرمائی اور تا بقیام عالم اونکے خاندان عالیہ میں یہہ حکومت درجہ بدرجہ خلفائے اکبر کے ساتھہ قایم رہیگی دوسری مسند پر مرتبہ حقیقت سابق جلوہ افروز ہوکر حضرت خواجہ غریب نواز کو متمکن کیا اور ممالک عجم کی جسکی تعریف اسی بیان کے اول میں قلمبند ہوچکی حکمرانی باطن عطا فرمائی جو تا بقیام لیل و نہار آپکی سلسلہ عالیہ کے نسبت دار اولیا خلفائے اکبر میں رہیگی حکومت عجم کا حال ناظرین کو شاہان فرنگ کی عزل و نصب سے واضح ہوگا اب چونکہ قوم فرنگ کو ارباب باطن عرب و عجم ہند کو بھیجینگے اور انکی حکومت ظاہری کہہ آئینگے اسلئے شاہان فرنگ کے تغیر و تبدل کا حال بھی اس بیان میں لکھنا ضرور ہوا فلہذا بطریق اختصار یہہ احوال بھی قلمبند کیا جاتا ہے جاننا چاہئے کہ ممالک عربیہ میں عزل و نصب بادشاہ کا ہوا اور صاحب حکومت کا قاعدہ اوسی طرح سے جس طرح عجم میں ہے سردار حنفیہ اکبر عرب و عجم دونوں کے حضرت عبد الرشید صاحب ہیں جنکو عطائے حیات ابدی ایک ہے جنکا احوال صفحہ ۲۵۰ میں درج ہے اور ان سے دو سلسلے عہدہ سردار حنفیہ کے اجرا ہوا ایک عالم عرب اور دوسرے عالم عجم چنانچہ سنہ ۱۱۴۳ میں عجم کے سردار حنفیہ حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب ہیں جنکا احوال اوپر تحریر ہوچکا اور عرب کے سردار حنفیہ حضرت صادق احمد بن غلام قادر دمشقی تھے یہہ حضرت ساتویں رمضان سنہ ۱۱۰۸ کو پیدا ہوئے اور دوسری محرم سنہ ۱۱۴۳ میں خلافت حاصل کی اور دسویں ذی الحجہ سنہ ۱۲۲۱ کو وفات پائی اور اوسی زمانہ میں مسند قادریہ پر حضرت شاہ منور علی صاحب جو حضرت شاہ ولی صاحب گجراتی کے خلیفہ اکبر تھے اور شاہ دولہ صاحب حضرت محبوب سبحانی صاحب کے خلیفہ اکبر تھے ان تینوں حضرات کا حال صفحہ ۳۰۶ میں قلمبند ہے مگر اس جگہ اسقدر لکھنا ضرور ہے کہ حضرت شاہ منور علی صاحب گیارہویں رمضان سنہ ۱۱۹۷ میں پیدا ہوئے اور سترہویں ربیع الاول سنہ ۱۲۵۷ میں خلافت حاصل کی اور چوتھی جمادی الاخر سنہ ۱۲۹۹ کو وفات پائی اور شاہ جارج سوم بن جارج دوم کو اوسکے باپ کے جگہہ سردار حنفیہ عرب حضرت شاہ صادق احمد نے تخت انگلستان پر متمکن کیا اور سنہ ۱۱۷۴ مطابق سنہ ۱۷۶۰ عیسوی میں اوسکا جلوس کرا کے معرفت ابدال کے حضرت شاہ منور علی صاحب قادریہ کو اطلاع دی اور حضرت نے بادشاہ کیواسطے وصیت نامہ لکھا کہ خلق اللہ پر ظلم نکرنا انصاف و رعایا نوازی کو اپنا آئین بنانا معصیت سے باز رہنا یہہ وصیت نامہ رقم فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھہ

سردار حنیفہ کو انکے پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ ابدال کے توسط سے حضرت عبدالرشید صاحب سردار
اکبر حنیفہ عرب وعجم کے پاس ارسال کیا اور اون حضرت نے حاکم منظوری بادشاہ مذکور کا باطن سے کرا کر بلوٹن نلی طلب لندن کے پاس بھیجدیا
قطب لندن نے بوقت نصف شب شاہ جارج کو وصیت نامہ سنا دیا اور خود امر باطن کا پابند ہو کر شاہ جارج کو حکومت کرانے لگا شاہ جارج
نے بپابندی وصیت نامہ باطنی نہایت انصاف وعدالت کے ساتھ عنان سلطنت ہاتھ میں لی ۱۱۹۵ھ میں حضرت شاہ عنایت صاحب
حضرت احدیت صرفہ میں وصال فرمایا اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شاہ عبدالکریم شاہ صاحب قطب الدین صابریہ
سجادہ حقیقت معنوی پر جلوہ بخش ہوئے یہ حضرت چوتھی رجب ۱۱۴۳ھ کو پیدا ہوئے اور پانچویں رمضان ۱۱۶۷ھ میں خلافت حاصل کی
اور دوسری شعبان ۱۲۰۶ھ کو وفات پائی اور عالی گوہر آپکا کمال مطیع رہا ۱۱۹۹ھ میں حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب قدوسی
سردار حنیفہ عجم نے وفات پائی اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شیخ نعمت اللہ صاحب سردار حنیفہ عجم کے مقرر ہوئے یہ حضرت
رجب ۱۱۳۸ھ میں پیدا ہوئے اور پندرہوین رمضان ۱۱۵۵ھ میں خلافت حاصل کی اور ستر ہوین صفر ۱۲۲۵ھ کو وفات پائی
اسی سال ۱۱۹۹ھ میں حضرت شاہ منو علی صاحب قادریہ نے حضرات احدیت صرفہ میں وصال فرمایا اور بجائے آپکے بعطائے خلافت کبری حضرت
شاہ عبدالکریم شاہ صاحب صابریہ موصوف مسند آرائے حکومت قادریہ ہوا اور ایک علو العزم المرتبہ دونون مسند صابریہ وقادریہ پر جلوہ فرما
ہوگئے اور اسداصوف واحدیت نے عرب وعجم کی حکمرانی شروع کی بعدہ ۱۱۹۹ھ میں حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ نے اس عالم سے حجاب کیا اور بجائے
آپکے خلیفہ اکبر حضرت شاہ محمد صادق صاحب نظامیہ مقرر ہوئے یہ حضرت تیرہوین شعبان ۱۱۴۳ھ کو پیدا ہوئے اور چودہوین ماہ
ربیع الآخر ۱۱۸۰ھ میں خلافت حاصل کی اور سولہوین شوال ۱۲۰۲ھ میں وفات پائی اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شاہ عبدالباقی صاحب
نظامیہ مقرر ہوئے یہ حضرت ستائیسوین رجب ۱۱۶۸ھ کو پیدا ہوئے اور ستائیسوین رمضان ۱۱۹۶ھ میں خلافت حاصل کی اور گیارہوین محرم ۱۲۰[illegible]ھ
میں وفات پائی اور بجائے آپ کی خلیفہ اکبر حضرت شاہ ابو الفتح صاحب نظامیہ مقرر ہوئے یہ حضرت تیسری رجب ۱۱۴۱ھ میں تولد ہوئے
اور ستائیسوین ماہ رمضان ۱۱۹۷ھ میں خلافت حاصل کی اور نوین محرم ۱۲۰۴ھ کو وفات پائی اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شاہ
عبدالکریم شاہ صاحب موصوف ہوئے کیفیات صابریہ قادریہ نظامیہ ایک علو العزم المرتبہ میں مجتمع ہوگئیں گویا یہ حضرت محبوب
مخدوم واحد نے بمرتبہ نزول احدیت مسند وحدت پر ظہور فرما کر عرب وعجم کے انتظام باطنی کا اہتمام فرمایا اور ان حضرات کا عالی گوہر
بادشاہ نہایت محب ہا ۱۲۱۶ھ میں حضرت شاہ عبدالکریم شاہ صاحب صابریہ قادریہ نظامیہ نے حجاب فرمایا اور بجائے آپکے
حضرت میان غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی صابریہ وقادریہ نظامیہ مسند آرائے سلطنت عرب وعجم

مسنوی ہوئے یہ حضرت چھٹی جمادی الثانی سنہ ۱۱۸۹ھ کو تولد ہوئے اور بیسویں جمادی الاول سنہ ۱۱۹۵ھ کو خلافت حاصل کی اور ساتویں ماہ
جمادی الآخر سنہ ۱۲۴۳ھ میں حضرت احدیت صرفہ میں انتقال فرمایا سنہ ۱۲۱۵ھ میں بہادر عالی گوہر خلق اللہ پر ظلم ہونے لگا سنہ ۱۲۱۹ھ میں سردار حنفیہ
عجم نے بامر باطن عالی گوہر بادشاہ کو قوم فرنگ کے ماتحت کرکے انگریزوں کو دہلی پر محیط کردیا سنہ ۱۲۲۱ھ میں عالی گوہر نے قضا کی اور اوسی سنہ ۱۲۲۱ھ
میں حضرت صادق احمد بن غلام قادر دمشقی سردار حنفیہ عرب نے انتقال فرمایا اور بجائے اونکے خلیفہ اکبر حضرت عثمان مغربی بن محمود احمد
سردار حنفیہ عرب مقرر ہوئے یہ حضرت بارہویں ربیع الاول سنہ ۱۲۳۰ھ کو پیدا ہوئے اور ستائیسویں شعبان سنہ ۱۲۵۶ھ میں خلافت حاصل کی
اور پانچویں شوال سنہ ۱۲۶۹ھ کو وفات پائی اور اوسی سال سنہ ۱۲۲۱ھ میں عالی گوہر بادشاہ کے انتقال کے بعد حضرت شاہ عصمت اللہ صاحب سردار حنفیہ
عجم نے ابوالنصر معین الدین محمد اکبر ثانی بن شاہ عالم عالی گوہر بادشاہ کو برائے نام تخت دہلی پر متمکن کیا اور حضرت ابدال نظام حضرت میاں
شاہ صاحب معصوم قطب ربانی صاحب بہادر یہ نظامیہ کو اطلاع دی اور حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا ارقام فرماکر اوسی اہلکار کے ہاتھ سردار حنفیہ
مذکور کے پاس بھیجا اور حضرت منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ پھر حضرت میاں غلام شاہ صاحب کے پاس بھیجا گیا اور حضرت
بادشاہ مذکور کی منظوری کا شکر حضرت سید عالم صلعم سے منگالیا تھا لیکن اوسکا اجرا نہیں کیا اسواسطے کہ حضرت میاں غلام شاہ صاحب کو باطن
علم ہوگیا تھا کہ بادشاہت اس خاندان سے نکل کر دوسری قوم کو عطا ہوچکی ہے صرف نام اور حضرت حیدر باقی ہے کیونکہ اس خاندان میں فسق و فجور
بکثرت ہوتا جو موجب تباہی اس قوم کا ہے سات پشت تک اس قوم میں سب فسق و فجور کی زیادہ کثرت ہوئی سنہ ۱۲
یہ دیکھکر حضرت شاہ عصمت اللہ صاحب نے بحکم باطنی اس بادشاہ کو حدیث معزول کرکے حکومت سے علحدہ کرکے بوساطت
قطب ... شاہ جارج سوم والی انگلستان کی فوج دہلی پر مسلط کردی اور بادشاہ مذکور کو قطعی قوم نصاریٰ کے
ماتحت کردیا ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بہت ذلیل و خوار ہوا آخر کو حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی
رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوا اور التجا کی حضرت ممدوح نے عالم المثال میں بشارت دی کہ اکبر بادشاہ دو جہان حضرت مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا قطب الاقطاب غوث الاغیاث ہند کی آستانہ کرامت نشانہ پر جا اور تحفہ توبہ
امید کہ خطا تیری عفو ہوگی لیکن حکومت نصیب نہوگی اسواسطے کہ حکمرانی تمام ہندوستان کی بامر باطنی شاہ فرنگ کو دیدی گئی ہے
اب بادشاہت دہلی ماتحت شاہ فرنگ رہیگی اکبر شاہ مرحب ہدایت حضرت محبوب الٰہی اوس بارگاہ عرش پناہ حضرت مخدوم
دو جہان کے حاضر ہوا حضرت ممدوح عالی نے باطن میں ارشاد فرمایا کہ تیری عرض قبول کی تو ایک عرضی میاں غلام شاہ صاحب مصطفےٰ آباد کی خدمت
میں بھیج ... شاہ ... کو ... کا ... ہے وہ تیری بادشاہت برائے نام کرادینگے حکومت

تمام ہندوستان ہر زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تک شاہان اسلام کی نہو گی اکبر شاہ یہ سنکر پیران کلیر شریف سے دہلی آیا اور
حضرت شیخ عبدالقادر صاحب کے حضرت میاں غلام شاہ صاحب صابری کے حضور مین عرضداشت بھیجی اون حضرت نے حضرت سرور عالم صلعم اور شیخ
منا بادشاہت منظوری کا حکم قبول کرا کر معرفت ایک جن ہوائی کے سردار حنفیہ مذکور کے پاس روانہ کر دیا حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب سردار حنفیہ نے
بعدہ حکم سروری سنہ ۱۲۲۳ مین ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی کا تخت قوم فرنگ جلوس کرا کر حضرت میاں غلام شاہ صاحب
صابریہ قادریہ نظامیہ کو بوساطت ابدال اطلاع کر دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ
مذکور کے پاس بھیجا اور وصیت نامہ مرقومہ بالا مین یہ امر لکھ دیا کہ قطب دہلی بوقت نصف شب بادشاہ مذکور کے پاس جاوے اور ہدایت
کر دی کہ وصیت نامہ کی بخوبی پابندی کیجیو ورنہ منتظم بادشاہت جو باقی ہے یہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد
صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا عطا کیا ہوا ہے یہ بھی جاتا رہیگا اور اولاد بھی اوس سے محروم رہیگی الغرض وصیت نامہ
سردار حنفیہ مذکور نے قطب دہلی کے پاس روانہ فرمایا قطب دہلی نے بموجب حکم مصدرہ بالا بادشاہ کو اس ہدایت سے اطلاع کیا لیکن افسوس ہے
کہ اکبر شاہ مذکور نے وصیت نامہ بالا کی پوری پوری تعمیل کی سنہ ۱۲۳۴ مطابق سنہ ۱۸۲۰ مین شاہ جارج سوم والی انگلستان نے
ساٹھ برس حکومت کر کے قضا کی حضرت عثمان عرب بن محمود احمد سردار حنفیہ عرب نے فوراً اوسکی جگہ شاہ جارج چہارم بن شاہ جارج
سوم کو تخت انگلستان پر بٹھا کر سنہ ۱۲۳۶ مین اوسکا جلوس کرا دیا اور معرفت ابدال کے حضرت میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب ربانی کو
اطلاع کر دی اون حضرت نے وصیت نامہ موافق انتظام باطنی مشتمل بر ہدایت رعایا پروری تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ عرب کے
پاس بھیجا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ معرفت ابدال کے حضرت عبدالرشید صاحب سردار حنفیہ عرب و عجم کے پاس ارسال
کی اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا باطن سے کرا کر قطب لندن کے پاس بھیجا اوس نے بوقت شب تخلیہ مین جا کر وصیت نامہ سنا دیا اور
پابند وصیت نامہ ہو کر حکمرانی کرنے لگا سنہ ۱۲۳۵ مین شاہ نعمت اللہ صاحب سردار حنفیہ عجم نے رحلت فرمائی اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر
حضرت شاہ محمد عبداللہ صاحب قدوسی گنگوہی سردار حنفیہ عجم مقرر ہوئے یہ حضرت اکیسوین شوال سنہ ۱۱۶۰
مین پیدا ہوئے اور تیرہوین شعبان سنہ ۱۱۹۰ کو خلافت حاصل کی اور اٹھارہوین رمضان سنہ ۱۲۵۴ مین وفات پائی اور
سنہ ۱۲۴۳ مین حضرت میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب ربانی صابریہ قادریہ نظامیہ نے حضرت احدیت صرف مین وصال فرمایا اور
بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد صاحب حق صابریہ نظامیہ قادریہ نے سلطنت حقیقت معنوی پر [illegible]
چوتھی رجب سنہ ۱۲۰۲ کو اس عالم ظہور مین جلوہ گر ہوئے اور دوسری شعبان سنہ ۱۲۲۹ کو شرف خلافت حاصل کیا [illegible] صفر سنہ ۱۲۹۹ [illegible]

احدیت مرفعین وصال فرمایا سنہ ۱۲۴۴ھ میں شاہ جارج چہارم نے دس برس حکومت کرکے قضا کی یہہ بادشاہ اول تو پابند وصیت
کار رہا بعد کو انحراف کیا عیاشی میں بکثرت مصروف ہوا یہہ دیکھکر فوراً سردار حنیفہ عرب نے اسکو قدیم معزول یعنی ہلاک کرکے اوسکی جگہ
شاہ ولیم چہارم کو تخت انگلستان پہ بٹھا کر **سنہ ۱۲۴۶ھ** مطابق سنہ ۱۸۳۰ء میں اوسکا جلوس کرادیا اور معرفت ابدال کے
حضرت امیر شاہ محمد حسین صاحب قطب الارشاد صابریہ قادریہ نظامیہ کو اطلاع دی اور حضرت نے بقاعدہ باطنی وصیت نامہ متضمن ہدایت و عاطفت رعایا پروری امن قائم فرماکر
اوسی ابدال کے ہاتھہ حضرت عبدالرشید صاحب سردار الحنیفہ عرب و عجم کے پاس روانہ کیا اور حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا باطن سے حاصل کرکے
قطب لندن کے پاس بھیجا اور شیخ عبدالقادر قطب لندن نے اپنی قوت روحانی جاذبہ سے وہ وصیت نامہ بادشاہ کو سنا کر اوسکا پابند کرادیا بادشاہ
وصیت نامہ کا اقرار کیا اور آٹھہ برس عمدہ طور سے سلطنت کرکے مرگیا بجائے اوسکی **ملکہ کوئین وکٹوریہ** کو سردار حنیفہ عرب نے تخت انگلستان پر
بٹھا کر **سنہ ۱۲۵۳ھ** مطابق سنہ ۱۸۳۷ء میں جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد صابریہ قادریہ نظامیہ کو اطلاع
دی [illegible] وصیت نامہ متضمن [illegible] خلق اللہ پر ظلم نہو ارقام فرماکر اوسی ابدال کے ہاتھہ سردار حنیفہ عرب کے پاس روانہ کیا اور حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت
بذریعہ ابدال کے حضرت عبدالرشید صاحب سردار الحنیفہ عرب و عجم کے پاس ارسال فرمایا اور حضرت نے حکم منظوری ملکہ کوئین وکٹوریہ کا باطن سے نافذ کرا کر قطب لندن کے
[illegible] حکم باطنی کیموافق ملکہ موصوفہ کو سلطنت کرانے لگا اور اپنی قوت روحانی جاذبہ سے ملکہ مذکورہ کو وصیت نامہ سنا دیا اور تصرف
باطنی سے [illegible] کرایا **سنہ ۱۲۵۳ھ** میں ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ نے بتیس ۳۲ برس ماتحت بادشاہ انگلستان کے بادشاہت
کرکے [illegible] انتقال کیا اور اسکو [illegible] مرنے سے چار برس قبل حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد ممدوح کی غلامی میں داخل ہوگیا تہا دنیا سے باایمان گیا اور خاتمہ بخیر
ہوا حضرت شاہ محمد [illegible] صاحب سردار حنیفہ عجم نے بادشاہ مرحوم کی جگہ **ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ** بن اکبر شاہ کو مقرر
کیا **سنہ ۱۲۵۳ھ** میں بمقام دہلی جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب صابریہ قادریہ نظامیہ کو اطلاع کی اور حضرت نے
وصیت نامہ محررہ بالا ارقام فرماکر اوسی ابدال کے ہاتھہ سردار حنیفہ موصوف کے پاس بھیجدیا اور حضرت نے وصیت نامہ مذکورہ بادشاہ
مذکور کو سنا کر پابند وصیت نامہ کا کردیا بعدہ بادشاہ مذکور کے اقرار اور پابندی وصیت نامہ کے احوال سے معرفت ابدال کے حضرت
عبدالرشید صاحب سردار الحنیفہ عرب و عجم کو اطلاع دی اور حضرت نے حکم ماتحتی فرنگ منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سرور عالم صلعم سے صادر
کراکر ابدال درجہ اول کی توسط سے حضرت علو العزم المرتبہ صابریہ قادریہ کے پاس بھیجدیا اور حضرت نے قطب دہلی کے پاس مرسل کیا وہ امر وہ اوسکا
پابند ہوگیا اور ابوظفر کو ماتحت قوم نصاری کی بادشاہت کرانے لگا اور بادشاہ وصیت نامہ کا پابند ہوگیا **سنہ ۱۲۵۷ھ** میں حضرت امیر
شاہ محمد حبیب اللہ صاحب قدس سرہ گنگوہی سردار حنیفہ نے رحلت فرمائی اور بجائے آپکے **حضرت عرب حسن صاحب** سردار حنیفہ مقرر

یہہ حضرت سفرہ حبیب سنہ ١٢٠٦ھ مین پیدا ہوے اور گیارہویں ذی حجہ سنہ ١٢٢٩ھ کو خلافت حاصل کی ان حضرت کی وفات ابتک نہین ہوئی
اسواسطے مرفوع القلم ہہ آئی بادشاہ مذکور نے ستائیس سال چند ماہ سلطنت کی اور بادشاہ نام سے اس عالم مین موسوم ہوا لیکن ١٥ برس تک
یہ بادشاہ مع متعلقین کے وصیت نامہ کا پابند رہا بعد اوسکے بارہ برس تک مع متعلقین کے اطاعت وصیت نامہ سے انحراف کیا اور چونکہ
امر سرمدی صادر ہوچکا تہا کہ یہ سلطنت ماتحت قوم فرنگ کے باقی رہیگی اسلیئے بادشاہ مذکور کو سردار حنیفہ نے بصرف قدیم سے معزول
یعنی ہلاک نہین کیا صرف کثرت فسق وفجور دیکھکر عہدہ بادشاہی سے معزول کردیا اور بموجب فرمان حضرت علو العزم المرتبہ صابریہ
قادریہ نظامیہ کے حضرت عبد الرشید صاحب سردار اکبر حنیفہ عرب وعجم کو ہر سال اوسکی کیفیت سے اطلاع دیتی رہے اور وہان سے ہر سال یہی
حکم صادر ہوتا تہا کہ ظاہر سے بادشاہت کردیا کرو اور ہر قطب دہلی ہر روز بادشاہ کے احوال کو معرفت ابدال درجہ اول کے حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین عرض کرتا رہتا - وہان سے ہر روز حکم ہوتا کہ یہہ بادشاہ داخل طریق ہی او مجکو اپنی اولیا کے
خاطر منظور ہے شاید یہہ اپنی حرکات ناشائستہ سے کل باز آوجاوی حتی کہ بارہ برس تک مہلت دی کہ اس عرصہ مین راہ راست اختیار
کری اگر اس مہلت مین بہی یہ بادشاہ اپنی حرکات بد سے باز نہ آوی تو اسکی معصیت زدہ کو مع متعلقین کے حضرت نظام الدین محبوب الہی کے
سپرد کردیا جاوے اوسکو اختیار ہے کہ جو چاہی سو کری آخر الامر جب بادشاہ مذکور نے بعد انقضا مدت بارہ سال کے راہ راست پر قدم نہ رکہا تو
سنہ ١٢٧٩ھ مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت سلطان سید نظام الدین محبوب الہی کے اوسکو سپرد کردیا اونہون
نے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الاسرار سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند برادر رفیق
طریق حقیقی اپنی کے تفویض کیا اونہون نے حضرت اپنی خاندان کے علو العزم المرتبہ مرفوع الاجازت حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد کو مطلع فرمایا
اون حضرت نے معرفت ابدال درجہ دوم کے حکمنامہ باطنی پاس سردار حنیفہ حضرت عمر حسن صاحب کے جاری کردیا اور میعاد بہی مقرر فرمادی کہ اس عرصہ مین
تخمیناً دولاکہ چند ہزار وچند نفر سخی کیے تہے بلکہ سختگی قدیم پہنچے قدیم سے معزول کرکے یعنی ہلاک کیے جاوین اور بادشاہت ماتحت فرنگ
بہی موقوف کرکے قوم فرنگ مستقل حکمرانی کردیجاوے کہ زمانہ امام مہدی علیہ السلام کا قریب ہے کفر ترقی پکڑی تو کچہ مضائقہ نہین ہے
لیکن خلق اللہ ظلم سے محفوظ رہی اور فسق وفجور کی سزا کامل حضرات اقطاب واغیاث حدود عرب وعجم دیا کرینگے اور ہر زمانہ علو العزم المرتبہ
صابریہ شہنشاہ ولایت ہے اوسکا عہدہ مقرر ہوجایگا کہ فلان قطب عالم اغیاث ہے ماتحت حضرات اقطاب واغیاث ونقبا ونجبا وبدلا ورقبا
ورایون و اولاد عشقمو شہ وجماعت رجال الغیب اولاد قدمی ٩ شش مین اور فلان نام کے فلان فلان مقام مین مقرر اور ان تو جماعت کے
عمال سلسلہ جنگ کیا جاوین اول تجربہ ہوچکا الغرض سنہ ١٢٧٣ھ مطابق ١٨٥٧ء اسکے باوشاہ بادشاہ کا بموجب حکم سرمدی انتظام کیا

کہ یہ راہ راست اختیار کرے لیکن وہ مع اپنی متعلقین کے معصیت سے باز نہ آیا اور وصیت نامہ سے منحرف رہا تب سنہ ۱۲۷۲ میں حضرت علو العزم عالی المرتبہ صابریہ قادریہ و نظامیہ موصوف پر ولایت عیسوی سے ولایت ابراہیمی کا ظہور ہوا بعد چند ماہ کے ولایت ابراہیمی نزول کو بکیفیت تام و کمال ولایت موسویہ کا عروج شروع ہوا عروج ولایت موسوی پر ولایت محمدی جوش میں آئی ولایت جوش محمدیہ میں ولایت آدمی نے عروج و نزول پکڑا اوس وقت حضرت علو العزم عالی المرتبہ ممدوح کے قلب صنوبری سے سولہوین مرتبہ کا القا ہوا اور اول درجہ الہام سنتا امر رب نے ظہور کیا کہ حسب وعدہ القا و الہام پیشین گوئی مخدومی مرقومہ بالا کو جاری کر حضرت علو العزم عالی المرتبہ موصوف نے فوراً معرفت ابدال پنجم حضرت سردار حنفیہ امر جاری کیا اونہوں نے اوسی وقت اقطاب و اغیاث متعینہ ملک دیار و افواج انگریزی کو حسب احکام الہی مطلع کیا اقطاب و اغیاث وغیرہ نے فی الفور انگریزی فوج قلوب میں فساد الدلجس کے باعث کشت و خون ہونے لگا کشت و خون بموجب احکام اغیاث ہند قطب عالم کی جانب ہو چکی تو ... انجام ولایت محمدیہ کا جوش بھی فرو ہو گیا حضرات اقطاب و اغیاث وغیرہ نے اپنی قوت روحانی جاذبہ سے اس کا ظل ڈالا کہ ... ظلم و فسق و فجور مسلمانوں (جو نام کے مسلمان تھے اور اسلام کے پردہ میں غربا کو ظلم کرتے تھے اور مبتلائے فسق و فجور تھے) بامر حضرت شہنشاہ دو عالم صلعم ... حضرت سردار حنفیہ نے بعض کو قدیم معزول یعنے ہلاک کرا دیا اور بعض کو مع ابو ظفر بہادر شاہ والی دہلی کے جدید معزول یعنے قید فرنگ میں مقید کیا اور بحکم حضرت محی عبد الرشید صاحب سردار اکبر حنفیہ عرب و عجم کے قوم فرنگ کو مستقل حکمرانی ہندوستان کی کرا دی گئی اور سنہ ۱۲۷۴ میں بوساطت حضرت علو العزم عالی المرتبہ صابریہ و قادریہ و نظامیہ نے بامر باطن مستقل بادشاہت ہندوستان کی ملکہ وکٹوریا کو دی گئی اور حضرت سردار حنفیہ عجم نے حضرات اقطاب و اغیاث وغیرہ کو بفرمان سروری احکام پہونچا دی کہ گو فسق و فجور کی کثرت ہو جسکی سزا وہ آپ پائینگے لیکن خلق اللہ پر ظلم ہونے پائے اور آئندہ سے حکام فرنگ یا دیگر حاکمان ریاستہائے بھی اپنی ماتحت رعایا پر ظلم ہونے دیں اور جو اس کے خلاف کرے فی الفور اوسکی سرکوبی کیجائے اور بلا اطلاع حضرت علو العزم عالی المرتبہ موصوف حضرت سردار اکبر حنفیہ ممدوح کے اوسکو قدیم یا جدید معزول کر دیا کرو اور بعد کو اطلاع کیا کرو **والحاصل** جب شاہ ظفر کو ستائیس برس پورے ہو گئے اور نہ راہ راست پر آئے تب حضرت سردار حنفیہ مذکور نے سنہ ۱۲۷۹ میں ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ کو قید فرنگ میں قدیم معزول یعنے ہلاک کر کے شاہان مغلیہ حکمرایان ہندوستان کا خاتمہ کیا مردو شاہ ہند در قید فرنگ کسی نے خوب لکھا ۱۲۷۹ھ اور شہزادہ جوان بخت ولیعہد بہادر شاہ و زینت محل بیگم بیوہ شاہ مذکور کے ہمراہ رنگون میں آئی تھی جوان بخت نے سنہ ۱۳۰۱ میں اور زینت محل نے سنہ ۱۳۰۳ میں قضا کی اور سنہ ۱۲۶۰ میں حضرت عثمان مغربی بن محمود احمد سردار حنفیہ عرب نے انتقال کیا اور بجائے اون کے خلیفہ اکبر حضرت **شہاب الدین** اسودی بن سہیل طبری سردار حنفیہ عرب مقرر ہوئے حضرت پانچوین ماہ صفر سنہ ۱۲۲۹ میں پیدا ہوا اور تیرہوین محرم سنہ ۱۲۴۶ میں خلافت حاصل کی اور پانچوین ماہ رجب سنہ ۱۳۰۱ میں وفات پائی اور اسکی کیفیت

حنفیہ عرب سے بھی فقیر ممتاز ہوا اسلاسل کیفیت حنفیہ عرب و عجم کا ہے جس میں اہل خدمات باطنی ہوتے ہیں عجیب مذاق ہے جو اس کیفیت کا صاحب مذاق ہوتا ہے وہی اس حکومت کا فایدہ جانتا ہے زیادہ تشریح کی ممانعت ہے مگر جو طالب صادق اور واصل شدہ ہوتا ہے اوسپر اسکا انکشاف ہو جاتا ہے اور اسکا کشف بعضون کو کسب اور بعض کو وہب عطا کیا جاتا ہے **فقط ۱۲** یہ حضرت مرشد برحق ہادی مطلق پیر دستگیر حضرت **شاہ محمد امیر شاہ صاحب** قطب الارشاد صاحب حق صابریہ قادریہ و نظامیہ نے حضرت احدیت صرف میں وصال فرمایا اور جسکو علوم و علم جمیع نعمتاے باطنی مسند آرای حقیقت حنفی صابریہ و قادریہ نظامیہ وغیرہ آپنے شرف پایا تھا بجنسہ اپنی نعلین کو اس فقیر کو توقیر کفش بردار **شاہ محمد حسن صابری** چشتی قادری حسینی نظامی حنفی مولف کتاب ہذا پر سایہ فگن فرمایا اور جو دوسری طرح سے دربار شاہان ہفت اقلیم کلان و خورد راجستان و سندھ اور ایران و عرب و عجم وغیرہ کے احکام جاری ہوتے ہیں وہ کچھ بحکم ارواح اور کچھ بامر القاء و الہام اور کچھ بوساطت سایرہ خداوندکو کسکے عمل میں آتے ہیں اور [illegible] بطور تعلق اجرا پاتے ہیں ایک ایک صغرا ایک نایب ایک نیست ہے یہ جملہ معترضہ اجمالی قلمبند کیا گیا تفصیل [illegible] کیفیت بالا کے اوس امیر دوجہان نے اپنی مستی ذاتی جذبہ سے اپنی کفش بردار کی خودی کو کہو دیا [illegible] پوشیدہ ہو گیا ذرہ کو آفتاب بنا دیا وہم ہستی دوئی جاتا رہا **قول مولف سے** نہ ہو [illegible] **فقیر مولف کتاب ہذا** اختتام بیان [illegible] گزارش [illegible] **۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۸ء** ایام غدر احکام انتظام باطنی اور قاعدہ پر جاری ہوتے کیونکہ ولایت [illegible] اب وہ قاعدہ نہ رہا جو شاہان دہلی کے حال میں لکھا گیا لہذا بنظر خیرخواہی خلایق تحریر کیا جاتا ہے کہ [illegible] حکومت پر خواہ کوئی مذہب رکھتا ہو فرض ہے کہ خواجگان چشت کا محب رہے اور خاندان صابریہ عالیہ خلیفہ اکبر کی دل سے اطاعت کرے کیونکہ اونکی خوشنودی **حضرت بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب خاتم الارواح سلطان الاولیا قطب عالم غوث ہند منصور اور ہندوستان میں آپ کی خوشنودی اور ناراضگی کا نتیجہ بہت جلد مرتب ہوتا ہے چنانچہ اس بیان کے بعد چند خوارق جو مزار مقدس سے ہمیشہ صادر ہوتے رہتے ہیں تحریر کئے جاوینگے اون سے واضح ہوگا کہ شان رحم اور قہر دونوں مزار معلے سے جاری ہیں جو محب اور داخل خاندان صابریہ ہیں وہ فلاح دارین پاتے ہیں اور جو ذرا بھی آپ یا آپکے طریقہ والون سے تخالف رکھتا ہے فوراً اوسکا سر توڑا جاتا ہے پس لازم ہے کہ ہمیشہ ہر ایک شخص عرض فقیر پر جستہ جستہ خیال رکھے اور آپ سے محبت و ارادت دلی پیدا کرے **حسنہ مولف**

یہی پڑھتا ہے ہر مرد بہشتی	یہی کہتا ہے ہر فرد کنشتی	بدل خوبی سے ہو سب سیر کشتی
بگرداب بلا افتاد کشتی	مدد کن یا علاء الدین چشتی	

تمہارا نام ہے وہ اسم اعظم | کہ مٹ جاتا ہے جس سے درد و غم | وظیفہ ہے میرا ہر لحظہ ہر دم

بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علاء الدین چشتی

بھلا میں کیا کہوں تم سے کہ کیا ہے | حباب عشق کا یہ ولولہ ہے | جواب دل سے ہے آتی صدا ہے

بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علاء الدین چشتی

کسی دم خرقہ پکڑے سے داماں | کبھی جمعیت خاطر فراوان | غرض اس حال میں ہوں سخت حیران

بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علاء الدین چشتی

تحیر بخش ہے ملک طلسمات | کبھی کچھ ہے کبھی کچھ اور حالات | اسی باعث یہ پڑھتا ہوں مناجات

بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علاء الدین چشتی

طریقت بحر بے پایاں ہے یا شاہ | حقیقت سخت تر میدان ہے یا شاہ | حسن اس واسطے حیران ہے یا شاہ

بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علاء الدین چشتی

حسن جیسا ہے تمہارا خاک پا ہے | حسن تم پر ازل سے مبتلا ہے | حسن کا ورد یہ صبح و مسا ہے

بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علاء الدین چشتی

احوال صدور خوارق عجیبہ مزار مقدس حضرت مخدوم صاحب کے بنظر خاتمہ کتاب حقیقت گلزار صابری

مکاتیب مفصلہ بالا حضرات متاخرین میں سات ہزار تین سو چھیاسٹھ خوارق عجیبہ اور کرامت غریبہ جو بعد دفینہ حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے مزار مقدس پر صادر ہو کر گوش زد خاص و عام کے ہوئے تحریر ہیں لیکن بسبب طول مضمون کتاب کے تحریر اون سب خوارق سے باز رہ کر بنظر خاتمہ کتاب با خوارق زمانہ حال تحریر کیے جاتے ہیں اگرچہ روز دفینہ مبارک سے تا بقیام عالم ہر روز ہر لحظہ ہر ساعت ہر دم صدور کرامات و ظہور خوارقات کا مزار مقدس پہ ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہیگا امواج دریائے رحمت آلہی نامتناہی کو کون شمار کر سکتا ہے

اول خرقہ مولوی محمد نور اللہ صاحب ساکن پھلاؤں کہ ایک مدت تک شرف اندوز آستانہ بوسی حضرت شاہ بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے رہے بچشم دید خود

فقیر شاہ **محمد حسن صابری** مؤلف کتاب ہذا سے بیان فرماتے تھے کہ لشکر راجہ رنجیت سنگھ والی لاہور کا قریب جوار
کلیر شریف میں ہو پہنچکر بصارت چشم سے محروم ہوگیا آخر الامر خائف و متعذر ہو کر پس پا عازم مراجعت کا ہوا حصول بار
دوم بصارت اہل لشکر کو عنایات با حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم الله الارواح
سلطان الاولیا سے سمجھکر سب لشکر ادا کرتا واپس روانہ ہوا **دوسرا خرقہ** ایکروز درخت گولر متبرکہ میں سے ایک
شاخ سبز ٹوٹ کر گری اور اوس ٹہنی میں صدائے تکبیر حاضران بارگاہ کو مسموع ہوئی اور شاخ شکستہ میں سے خون تازہ
جاری ہوا بصواب دید رائے حاضرین اوس شاخ کو کفن پہنا کر قبر میں دفن کیا **تیسرا خرقہ** ایکمرتبہ قریب زمانہ ہنگام
عرس شریف میں حاضران بارگاہ کو خیال ہوا کہ اسقدر ہجوم خلق کی صرف کیواسطے پانی کہان سے میسر ہوگا بعد اس
گفتگو کے سوئے تو نور اللہ صاحب موصوف سو گئے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب علیہ ختم الارواح سلطان
الاولیا نے عالم مثال میں ارشاد فرمایا کہ سقاوہ مسجد کا پانی سے بھر دیا جاوے چشمہ بہشت کا اوس سے منسوب کر دیا جاویگا وہ
پانی سقاوہ کا تمام مخلوق کو کافی ہوگا چنانچہ وہی سقاوہ حسب الحکم پانی سے بھر دیا گیا اور زائران کعبہ طریقت کو وہ
پانی سقاوہ مسجد کا کافی ہوا **چوتھا خرقہ** ایکمرتبہ دو انگریز شکار کھیلتے ہوئے طرف بارگاہ عرش پناہ کے گذرے ایک انگریز
نے بندر پر بندوق کی چوٹ کی ضارب و مضروب دونوں قضا کے شکار ہوئے دوسرا انگریز خائف ہو کر پسپا فرار ہوا
پانچوان خرقہ ایکمرتبہ ہنگام تیاری نہر گنگا کے داغ بیل نہر کی سقار خانہ بارگاہ عالیہ پر ایک انگریز لایا شب میں
تمام رات چوب شامیانہ سے خود بخود اوٹھا اوٹھا کر رہا صبحکو حاضر آستانہ ہو کر خانقاہ مبارک پر روشنی او نذر کا سامان کیا اور نہر میں خم ڈالا
چھٹا خرقہ ایک معاملہ فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب نے بچشم خود معائنہ کیا کہ ایک شخص ساکن لاہور محلہ کہیر احمد خان
رزاز مسمی حضرت نور خان حضرت پیر دستگیر روشن ضمیر شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد سے مع اہل و عیال خود شرف اندوز بیعت و توبہ
طریقت با شریعت کا ہوا انہا اتفاقا حسن خان سوداگر کا ملازم ہو کر واسطے خرید گھوڑے بن میلہ ہردوار کو گیا تہا عقب اوس کے
اوسکی زوجہ نے اہل سلسلہ خواب میں دیکہا کہ میرے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے بتقاضائے وحشت خاطر حضرت پیر و مرشد ممدوح کی خدمت میں حاضر ہو
اونسے عرض کیا قبلہ اونہی نے ارشاد فرمایا کہ غم مکر شوہر تیرا زندہ تیری پاس آجاویگا دوسری شب پہر اوس عورت نے خواب میں دیکہا کہ
حضرت مجھسے ارشاد فرماتے ہین کہ ہمارا نام مخدوم صاحب سے تیرا شوہر ہمارے قریب نواح میں بتقضائے فوت ہوگیا تہا مگر ہم نے تیرے پاس اوسکو زندہ بہیجدیا
دینے میں چنانچہ سات روز کے بعد حضرت نور خان مذکور ریل پر سوار زندہ اپنے مکان پر پہنچا اور مکان پر پہنچکر جابجا پانی پر سورہ

عالم سے انتقال کر گیا حسن خان سوداگر سے دریافت ہوا کہ مین وقت جانے نصیلہ ہردوار کے اول آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا سے مشرف ہوا اور شب کو بر لب تالاب مقیم ہوا حضرت نور خان دو تین روز سے علیل تہا اوس روز شب کو شدت مرض مین غافل ہو گیا مجہے عالم خواب مین حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد صابر صاحب** کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ حضرت نور یہان پر مر گیا ہے اوسکو بیدار کر کے اپنے ہمراہ وطن کو واپس لیجا چنانچہ بیدار ہو کر جو حضرت نور خان کو دیکہا آثار مرگ کے معاینہ ہوے موجب حکم کے آواز دیکر بدقت تمام جگایا اور پالکی پر سوار کر کے اپنے ہمراہ وطن کو واپس لایا اثناء راہ مین صحت کلی حاصل تہی مطلق آثار مرض کے ثابت نہین ہوتے تہے صرف خوراک خورش موقوف تہی اور کسے سے ہمکلام ہوتے تہے **ساتوان خرقہ** یہ ہوا کہ بنگام عرس شریف حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ تاریخ تیرہوین ماہ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ کو برخوردار شاہ رؤف حسن نے اس کتاب حقیقت گلزار صابری کو از اول تا آخر جلسہ عام مین پڑہا جسمین صاحبزادگان حضرت بندگی شاہ عبدالقدوس گنگوہی قطب عالم اور بہت سے فقرا اور عوام الناس بیشمار جمع تہے ہر ایک متنفس اس بیان معجزات کو سنکر مسرور شاد ہوا لیکن اس کتاب کے بعض بیان سے غلام علیشاہ مجاور درگاہ عرش پناہ نے انکار کیا تہوڑی دیر کے بعد تمام جسم اوسکا کوڑہی ہو گیا اور بدن سے نہایت بدبو آنے لگی جسکو تمام سامعان کلیہ نے معاینہ کیا اور ہر ایک نے صاف صاف منہ پر اوسکے کہدیا کہ غلام علیشاہ وہ جو تو نے بعض احوال سرکار عالیجا حضرت بادشاہ دوجہان سے انکار کیا تہا یہ اوسکا نتیجہ مرتب ہوا ہے ای کمبخت توبہ کر اور اپنی خیال بد سے باز آ آخر کار غلام علیشاہ تائب ہوا لیکن اوسی حالت خراب مین قضا کر گیا **نظم مولف**

حضرت مخدوم مخدوم انام — دستگیر یکسان خاص و عام
شاہ کی حاجت روائی شان ہے — مظہر فیض الٰہی آن ہے
دست حضرت دین پناہی کے کفیل — مہر حضرت حق رسائی کی دلیل
صبر حضرت مایہ حاجات خلق — نام حضرت دافع آفات خلق
گر کسی مشکل سے تم حیرت مین آؤ — نام حضرت کا زبان پر جلد لاؤ
خرق عادت شاہ کی ہر دم عیان — آنکہہ جسکی ہو وہ جا دیکہے وہان
سیکڑون اونکی کراماتین جلی — لکہہ گیا ہے ہر زمانہ کا ولی

آج بھی مرقد پہ جا کر دیکھ لو
خانقاہ کی حد پہ جا کر دیکھ لو

لشکر بدبخت جب آیا اودھر
ہو گیا ایک آن مین وہ بے بصر

ٹوٹ کر ایک شاخ گولر کی گری
کان مین آئی صدا اکبری

خون جب دینے لگا اوسکا بدن
گور مین رکہا اوسے دیکر کفن

ایک فرنگی نہر گنگا کے اودہر
شہ کے نوبت خانہ پر لایا مگر

چوب خیمہ سے وہ لشکارات کو
صبح کو تائب ہوا بیتاب ہو

ایک سقا وہ آب سے جب بہر گیا
سیکڑون کو وہ کفایت کر گیا

ایک فرنگی نے کری بند پہ چوٹ
چوٹ سے اوس کے گیا بند رچو لوٹ

وہ فرنگی بہی اوسی دم مر گیا
دوسرا ہمراہ اوس کا ڈر گیا

ایک مردہ سات دن زندہ رہا
سات دن کے بعد وہ زندہ مرا

ایک خادم آپکی درگاہ کا
اس کتابی حال کا منکر ہوا

اور لگا کہنے کہ اس کے چند بیان
دور مین صحت سے ای صاحب لسان

بادشاہ دو جہان کو اوسکی بات
ناپسند آئی بہت اوسکی یہہ بات

اس سزا مین اوسکا تن کوڑہی ہوا
آتش قہری سے خون پانی ہوا

بوی بد اوسکی بدن سے ہوئی عیان
خوف مخدومی سے تہرایا جہان

لوگ کہتے منکر احوال کو
دیکہ لو پیر و جوان تم دیکہ لو

ہے یہ خرقہ آپکی سرکار کا
یہہ نتیجہ اوس کے ہے انکار کا

جو کہ منکر ہوتا ہی مخدوم کا
اوسکو تمغہ ملتا ہے مجذوم کا

یہہ کراماتین ہزارون روز و شب
ہین گذشتہ مین وہی باقی ہی اب

طوف کعبہ ہے طواف خانقاہ
گنبد حضرت ہے نور لا الہ

جو تجلی طور پر تہی ایک شب
وہ تجلی ہے وہان ہر نیک شب

آتش ایمن چمکتی ہے وہان ۔ برق ایمن کی چمکتی ہے وہان
جن و انس اوس روضۂ تقدیس کا ۔ طوف کرتے ہین بہر صبح و مسا
خلق ارضی کا وہان پر ہے ہجوم ۔ چرخیون کی ہی وہان رہتی دہوم
آسمان سے قدسیان لاتی ہین نور ۔ روضۂ حضرت حسن ہے رشک طور
نور وہ جس نور سے روشن جہان ۔ سایہ وہ جسکا چمن جنت نشان
نور وہ جس نور کا جلوہ حسن ۔ خار و خس کو صاف کرتا ہے چمن
خشک بوٹہ کو شہنشہ کی نظر ۔ مثل شاخ تازہ کر دیتی ہے تر
دیکہ لے گر اون درختون کی بہار ۔ کافر دیرینہ زنار دار
بہول جاوے ورزش تکفیر کو ۔ یاد کر لے کلمۂ تکبیر کو
گولری گولر کی ہے طوبا ثمر ۔ ہر شجر اوس جا کا ہے ایمن شجر
خاک کلیر چشم کی ہے طوطیا ۔ برگ گولر ہے مریضون کی دوا
اوس مکان خلد وش کا ہر طیور ۔ ذکر و فکر حق مین ہے لب بے صبور
اوس فضائی پاک کا ہر ایک شجر ۔ ہو بہو رکہتا ہے طوبا کا ثمر
آب اوس صحرا کا ایسا ہے بہلا ۔ بخشتا ہے آب حیوان کو صفا
خانقاہ کی حول مین ایک حوض آب ۔ حوض کوثر کا نمونہ ہے بتاب
اوسکے آب صاف سے آب حیات ۔ مانگتی ہے واسطے اپنی حیات
جو فنائی تا اللہ چاہی حسن ۔ کلیری صحرا کو وہ جائی حسن
کلیری صحرا کا ہر برگ گیاہ ۔ حال سے پڑہتا ہی کلمہ لا الہ
قبۂ نوری محبت کی خانقاہ ۔ جگمگاتا ہے وہان نور الہ
روضۂ خوش رنگ محمد و امام ۔ قبۂ نور الہی ہے تمام
[illegible] شہ کی خانقاہ ۔ جہجہاتی سے وہان تیغ الہ

طوف اوسکا طوف اقدس بارگاہ ۔۔۔ طوف اوسکا طوف درگاہ اِلٰہ
طوف سے اوسکی طہارت آئی ہے ۔۔۔ طوف سے اوسکی گنہ مٹ جائے ہے
طوف اوسکا طوف کعبہ جان لو ۔۔۔ طوف اوسکا طوف کعبہ مان لو
ہے وہی نور تجلی بخش طور ۔۔۔ آجتک روضہ پہ صورت بخش نور
دیدۂ بینا جسے بخشے خدا ۔۔۔ دیکھہ لے جاکر وہان یہہ ماجرا
جلوۂ اِنِّیْ اَنَا اللہ صبح و شام ۔۔۔ دیکھتے ہین دشت ایمن کا مقام
خانقاہی طوف کو ہر صبح و شام ۔۔۔ معشر جنات آتی ہین مدام
خطۂ پیران کلیر طور ہے ۔۔۔ جسطرف دیکھو اودہر اک نور ہے
سربسر پیران کلیر کی فضا ۔۔۔ وادی ایمن کا بخشے ہے پتا
دولت عرفان جسے درکار ہو ۔۔۔ وہ علیؑ احمدؐ کا خدمت گار ہو
جسنے حضرت کی حقیقت جانکر ۔۔۔ دیدۂ عرفان سے دیکھا ایک نظر
راز الا اللہ سے آگہہ ہوا ۔۔۔ بالیقین وہ عارف باللہ ہوا
عارفون کا ہے وہ صحرا سیرگاہ ۔۔۔ عاشقون کا ہے وہ صحرا سیرگاہ
قطب اور ابدال رہتے ہین وہان ۔۔۔ میزبان حضرت ہین وہ ہین میہمان
چادر عرفان پہ نور اللہ ہے ۔۔۔ دیکھنا وہ ہے کہ جو آگاہ ہے
ہر مجاور صابری درگاہ کا ۔۔۔ جان و دل سے دوست ہی اللہ کا
خدمت جاروب اوتادونکو ہے ۔۔۔ تیل بتی آسمان زادونکو ہے
ہر مجاور شاہ کی درگاہ کا ۔۔۔ ہر مرید اوس غوث حق آگاہ کا
بادشاہ آسمان و ہم زمین ۔۔۔ صاحب عین الیقین حق الیقین
دیکھنا جسکو ہو جنت کا چمن ۔۔۔ شاہ کے روضہ کو وہ دیکھے حسن
آب اوس وادیکا نورانی نظر ۔۔۔ آب حیوانی کا رکہتا ہے اثر

بینی والون کو وہان لیل و نہار — بخشتا ہی دلکو نور کردگار

اوس زمین پاک کا جو ہے شجر — شاخ شاخ اوس پہ انا اللہ کا ثمر — جل شانہ

ہر ثمر کا ذائقہ طوبا سرشت — ہر شجر کا برگ ہے برگ بہشت

کونسا بوٹہ ہے اوس درگاہ کا — ذکر جو کرتا نہین اللہ کا — جل جلالہ

برگ برگ اوسکے بوٹہ کا حسنؓ — خوشنوا ہین مثل مرغان چمن

جسنے کہایا ہو نہ طوبا کا ثمر — گولری گولر کی کہائی بے خطر

گولری حضرت کی گولر کی حسنؑ — صاف کر دیتی ہے نورانی بدن

گر نہو باور تو جا کر دیکہہ لو — گولری گولر کی کہا کر دیکہہ لو

گولری گولر کی جو کہائی حسنؑ — تو ہر وہ قمر زندہ پائے حسنؑ

یہہ کرامت شاہ کی مشہور ہے — گولری گولر کی تخم نور ہے

برگ اوسکے دفتر تعلیم ہین — تخم اوسکے مایۂ تفہیم ہین

شاخ اوسکی حرف الا اللہ ہے — بیخ اوسکی ریشۂ آگاہ ہے

سایہ اوسکا سایۂ طوبا نما — پایہ اوسکا پایۂ ہفتم سما

باد سے ہر شاخ اوسکی بیگمان — رقص کرتی ہے بشکل طالبان

ذوق اوسکا شوق بخش کاملان — شوق اوسکا ذوق بخش عارفان

خانقاہ حضرت صابر علا رح — جنت الماوا کا نقشہ ہے بنا

ہر درخت کلیر ہو ہو بر زبان — خانقاہ ہر شجر تو ہے زبان

عالم ہو ہے وہان ہو ہو کا شور — غیب کہہ سکے ہے وہان تو تو کا شور

طائر درگاہ ہین حق حق بجوش — شاخ شاخ ہر نخل ہے یاہو خروش

خوشنوائی اونکی سن سن ہر بشر — صاف ہوجاتے ہین بیخود بیخبر

الغرض ہر ایک پرندہ صبح و شام — ذکر و فکر حق مین رہتا ہے مدام

طائفہ اوسکی یاد حق مین غرق ہین ‏ — ‏ عرق پاسے نور ہین تا فرق ہین
خانقاہ شاہ مین جوسے درخت ‏ — ‏ طوبی و صدرہ کا رکہتا ہے وہ رخت
بوجہہ لیو جو کوئی شہ کا کمال ‏ — ‏ دیکہہ لیوے جو کوئی شہ کا جمال
عارف باللہ ہو جائے حسنؒ ‏ — ‏ منزل مقصود کو پائے حسنؒ
انتساب شاہ سے جام شراب ‏ — ‏ خاک کو بخشی ہے نور آفتاب
ہر مرید شاہ عرفان دستگاہ ‏ — ‏ فرش سے تا عرش رکہتا ہے نگاہ
شہ کلید باب جنت ہین حسنؒ ‏ — ‏ شہ صحیفہ راز کے شرح و متن
ہے تصرف ہر گہڑی ہر دم عیان ‏ — ‏ حضرت مخدوم صابرؒ کا وہان
فیض شاہنشاہ اوسکا عام ہے ‏ — ‏ شاہ کا لطف و کرامت کا مست
بس حسنؒ اپنی زبان کو تہام لو ‏ — ‏ اب خموشی سے کوئی دم کام لو
ناطقہ سے کہہ کہ کر قطع کلام ‏ — ‏ جذبہ سا فرج کا پی اسوقت جام
حد نہین رکہتا حسنؒ ہے یہہ بیان ‏ — ‏ اس بیان سے تہام تو اپنی زبان
بس حسنؒ اسکو کرو اب تم تمام ‏ — ‏ نوش کر لو ختم خاموشی کا جام

رحمۃ اللہ علیہ ‏ — ‏ حضرت صابرؒ کا تجہہ پہ ہو کرم
رضی اللہ عنہ ‏ — ‏ ہو حسنؒ تو مظہر شان اتم

تقریظ کتاب مستطاب از رشحات اقلام محمد فاروق حسن صاحب کفش بردار حضرت مصنف مدظلہ

حمد زیبا ہی اوس ذات تقدس آیات حضرت احدیت صرفہ کو جسنے مرتبہ وجوب مین اپنی ذات مقدس کو برزخ لا مین مخفی فرما کر تمام شیونات کو ہست فرمایا اور ہر صورت سے ہر صورت مین وہ بیصورت جلوہ پیرا ہوا چنانچہ حضرت ہادی برحق

فرماتے ہین ع

آپ اپنی حسن کا مست شراب ‏ — ‏ آپ اپنی حسن کا شعلہ بتاب
یہہ شیونات حدوثی بے شمار ‏ — ‏ ہی اوسی شاہ قدم کی جلوہ دار
جسطرف دیکہو اوسی کا نور ہے

زید و عمرو بکر اوسیکا طور ہے	آپ واجب آپ ہی ممکن ہوا	آپ ظاہر آپ ہی باطن ہوا
آپ طالب آپ ہی مطلوب ہے	آپ غالب آپ ہی مغلوب ہے	غیب سے آیا بدیہ گاہ شہود
وہ تجلی بخش سلطان وجود	الغرض جو کچھ کہ آتا ہے نظر	سب اوسی کے نور سے جلوہ گر

اور نعت شایان ہے حضرت محبوب آلہ معشوق خدا شہنشاہ دوسرا سرور انبیا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جو مرتبہ حضرت وحدت مین بصفات معشوقی خلعت محبوبی پہنکر عالم ارواح مین رب الارواح ہوئے اور عالم ناسوت مین رونق افروز ہوکر اوس ذات مظہر آیات نے انا من نور اللہ والخلق کلھم من نوری کا مژدہ سنایا جن عشاق شیدائے اوس مژدہ کو سنکر از روی باطن علم حقیقت آپ کو سمجھا اور جہا اونہون نے بمراتب عروج مرتبہ وحدت مین عین اللہ حاصل کیا اور جنہون نے مرتبہ شریعت سے آپ کے وجود مقدس ظاہری کو دیکھا اونہون نے مرتبہ رسالت حضرت جناب پاک محمد رسول اللہ صلعم پایا چنانچہ عالم ناسوت مین جب پہ عروج جذبہ فوج ہوتا تو آپ لی مع اللہ وقت الخ کا نغمہ سناتے اور جب نزول عبدیت کا علم ہوتا تو عبدہ ورسولہ ارشاد فرماتے اس محل پر حضرت ہادی مطلق کیا خوب ارشاد فرماتے ہین سہ لی مع اللہ ہی اونہی کا حال تہا

ماعبدناک ہی اونہی کا قال تہا	گرچہ احمد آشکارا ہے حسنؔ	لیک احمد کا سمجھنا ہے کٹھن
حضرت احمد ظہور ذات حق	حضرت احمد مین کل آیات حق	نور احمد گر نہوتا جلوہ گر
کون دیتا حضرت حق کی خبر	غیر احمد کون ہے کونین مین	بے محمد کون ہے دارین مین
یہہ جو دیکھو ہو گلستان ظہور	احمد مرسل کے جلوہ کا ہے نور	والشمس احمد ہے والنست خدا
علم مرشد کا ہے علم مصطفیٰ		

اور مدح لائق ہے جمیع حضرات صحابہ کرام و اولیائے عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جنہون نے خلعت روحانی پہنکر مرتبہ حضرت واحدیت مین شرف پایا قسم قسم کی خوبیون اور طرح طرح کی تجلیون سے جلوہ دیکہا یا علی الخصوص اپنی مرشد برحق ہادی مطلق رونق شریعت افتخار طریقت اہر حقیقت واقف معرفت حدیقہ اسرار احدیت گلدستہ چمن وحدت نوبہار باغ واحدیت نونہال گلزار ہوبیت گلبن شاخسار صمدیت حضرت مولائی مرشدی ملجائی ماوائی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم شاہ محمد حسنؔ صابری صاحب حق علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت مجدد الوقت معشوق الہی دام فیضہ وبرکاتہ کی خوبیون اور تجلیون کی مداح سرائی وشکر گذاری اس سگ دنیا

شجرۂ خبیثہ کفش بردار کمترین زمن محمد فاروق حسن حسنی پر فرض ہے کہ اوس آیات عجیبہ مظہر اسرار الٰہیہ نے اس سگ دنیا
کو اپنی غلامی مین شرف بخشا اور ہر مراتب فاتحہ سرمایہ ہے بمقدار ظرف آگاہ کیا اگر اس شکر گذاری مین ہر بن مو زبان
ہزار مو بنہ بنا کر مدح سرائی اور قلم فرسائی کرین تو کبہی اوس بصد فیوضات وحدت کا حق شکریہ ادا نہو مگر چونکہ حوصلہ بہت نسبت
ہمت قاصر ہے اسلیئے مختصر گذارش ہے کہ حضرت خلاق عالم نے اپنی مخلوق کا تمام انتظام حیات و ممات اٹہائیس حرف ابجد
منحصر رکہا ہے یہہ اٹہائیس ہی حرف ایک اللہ و احمد سے نکلے اور انہین اٹہائیس حروف مین اللہ و احمد مین اور انہین
اٹہائیس حروف مین زمین آسمان عرش و کرسی لوح و قلم ملائکہ جلالی و جمالی جن و انسان وحوش و طیور ہین اور یہی
اٹہائیس حروف روز و دورہ قمر کے لیئے بحکمت عجیبہ اسرار غریبہ مقرر فرمائے ہین المختصر اوس ذات تبارک و تعالےٰ نے اپنی
صفات لاتعد و لاتحصی کو انہین اٹہائیس حرفونپر تقسیم فرما کر اٹہائیس ہی ملائکہ اونپر مخصوص منتظم مقرر فرمائے ہین اور
اٹہائیس ہی اپنی اسمار صفاتی کو منجملہ نود و نہ ۹۹ اسماء الحسنی کے کفائے مہمات باطنی ٹہرا کر حصول عرفان کیواسطے
عارفونکو اونکا علم دیا ۔ سو توقع پر یہ کفش بردار اٹہائیس صفات اجمالیہ جو اٹہائیس حروف سے مشتق ہین اپنی ہادی برحق کے
ذیل مین لکہتا ہے لیکن جسطرح اوسکی ذات لاتعد و لاتحصی ہے اوسیطرح اوسکی صفات بہی لامتناہی ہین اگر اوسکی صفات
لامتناہی بلحاظ ہر ہر حرف کی مشرح ترقیم کیجائین تو ان اٹہائیس حرف سے ہزارون صفاتین نکلتی ہین مگر نہ اسقدر کاغذ مین
گنجائیش ہے نہ بیان مین وسعت ہے جو اوس ذات والاصفات کی صفات غیر متناہی قلمبند کرون اسلیئے تفصیل کو قلم انداز کر کے
اجمالی اٹہائیس صفاتین (جو اٹہائیس حرف کے متعلق اور اوس ذات واجب الوجود کی صفات لاتعد و لاتحصی سے مشتق ہین)
میرے ہادی برحق کی صورت ظاہری سے ہویدا ہین قلمبند کرتا ہون اور وہ یہہ ہین الف سے احدیت صرفہ کا پہچاننا ب سے
باطن کہنا ہر ترقی و نتائج ج سے جہاد نفس کرنا اور حاضر وقت رہنا د دلکو ماسوی اللہ سے پاک کہنا ہ دال ہے ہول کو دور رہ وحی مین
پہچاننا ہ سے ہدایت کرنا و سے وحدت مین فنا و بقا حاصل کرنا نہایت لا اختصه مین ز سے زنفس کا موقوف کہنا ح سے حلول آنی کا
شیونات مین شہود دیکہنا ط سے طمع نفسی کو بازر کہنا ی سے یاد ہینا یار کا ہر صورت مین جلوہ دیکہنا ک سے کیفیت اور کشف ذاتی کہنا ل سے
لا الہ الا اللہ کی معنی پر نظر رکہنا م سے مرتبہ مرشد مراتب ثلثہ مین فانی ہونا ن سے نفی انیت کرکے نبوت و ولایت کی سیر مین
مصروف ہونا س سے سر الٰہی کا مخفی رکہنا اور سر ذاتی کا حاصل کرنا ع سے عین بین عروج و نزول ہر مراتب ہے ف سے فانی مطلق ہونا
اور فنا و بقا کا سبق یاد رکہنا ص سے صفات نفس کے محو و سکر مین مشغول ہونا ق سے قرب الٰہی کا قبض و بسط مین تمیز کہنا ر سے ربوبیت

ما الطاف الٰہی مین وصل کہنا **ش** سے شہودی توحید کے مشرب کا برتاو کرنا **ت** سے تمیز ذاتی اور تصنیف و تالیف مین

مصروف رہنا **ث** سے ثابت قدم رہنا طمع و تکلیف و امتحان مین **خ** سے خصوصیت ذاتی و کمال خلق مین طریقت شایع کرنا **ذ** سے

ذلیل کہنا دنیا مین نفس کو اور مطمئن کرنا ذکر ربی کو **ض** سے ضلالت کی راہ خلق اللہ کو بچانا **ظ** ظلم نفس سے روح کو علیحدہ کر لینا بوسیلہ واحدیت

غ سے غرور نفس سے باز رہنا یہ ہادی برحق کا کام اور علاوہ ان اٹھائیس صفات کے ہر ہر حرف کے متعلق اوس لاتعد و لاتحصی کے بیشمار صفتین ابھی

برحق کی اس محل پر لکھنے کو شوق چاہتا مگر طوالت کی نظر سے گریز کر کے صرف حرف **ت** کے متعلق جو اٹھائیس صفات اجمالی ہیں

ہادی مطلق مین مع جو ہین وہ بیان کرتا ہون **اول** عشق خدا تعلق مصطفےٰ تضرع و زاری بجناب باری ۔ تمام شب کی بیداری

ترک ماسوی اللہ ۔ توکلت علی اللہ ۔ تحصیل سیر الی اللہ و مع اللہ و من اللہ ۔ تعلیم ہدایت حسبۃً للہ ۔ تقریر نرم و شیرین کلامی فرمانا

پیر ہادی برحق کا حصہ ہے **دوم** توحید شہودی ۔ توحید وجودی ۔ تشبیہ ساطعہ ۔ تنزیہ لامعہ ۔ تصوف صوفیہ تصحیح کاملہ تعبیر دیا

صادقہ دکھانا ۔ و امثال متصلہ و منفصلہ تعریف ۔ آیات و نبوت تفسیر قرآنی ۔ تکمیل تعویذ روحانی کا سمجھا دینا پیر ہی ہادی مطلق کا کام ہے

سوم تبصرہ ساری ۔ تطبیق احمدی ۔ تحقیق الٰہی حق احکام مین ۔ تصحیح کی تلاش ہر احوال مین ۔ تواضع کا جوش بلا تفریق ہر فریق

جسم مین جوش بیتابی تقدیم سلام مین غم ربانی تصنیف و تالیف کا کام ۔ تعمیم احوال کاملین کا اہتمام فرمانا حضرت قبلۂ عالم رہنما

اول ان اٹھائیس صفات اجمالی کا ظہور آپکے ذات خجستہ آیات سے ہوا ہے **ایہا الناظرین** ان اٹھائیس صفات اجمالی مین ایک

صفت تصنیف و تالیف کی ہے جسمین خورد و کلان اٹھائیس ہی نادر الوجود اور عدیم المثال کتابین آپنے تصنیف و تالیف فرمائی ہین چنانچہ

کہ ایک کتاب لاجواب اور جو اون مین کہہ رہنری فرمائی گئی ہے وہ محض جوش رحمت ہے اگر تصنیف و تالیف کی تفصیل لکہا جاوے

تو بیتقریر ایک ضخیم کتاب ہو جاتی لہذا تفصیل سے گریز کر کے اختصاراً کتب مصنفہ و مولفہ حضرت قبلۂ عالم کے نام اور سنہ

تالیف ذیل مین لکھا جاتا ہے اور وہ یہ ہین ۔ تفصیل اسما کتب تصنیف و تالیف حضرت ہادی برحق بقاعدہ حروف ابجد

۱ **احدیت الواحدیت** یہ حضرت ہادی برحق کا مکتوب نطاب ہے اسکا پورا پورا حال قابل اظہار عام نہین ہے

[illegible] حضرت علو العزم المرتبہ اپنی اپنی مکاتیب مخفی رکہتے چلے آئے ہین اسی طرح یہہ بھی پوشیدہ ہے

[illegible] ہی چند قطعات کی شرح عشقیہ شرح و بسط کیساتھ فارسی زبان مین حضرت قبلۂ عالم نے تحریر فرمائی ہے خوبی

[illegible] حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی

[illegible] اسرار محمدی [illegible]

ایک آیات عجیبہ و لطیفہ غیبی ہے علاوہ شرح حروف مقطعات کے ضمناً ولایت و نبوت کی عمدہ طور سے بحث کی گئی ہے اور اوسکے ثبوت مین آیات قرآنی اور احادیث مقدس و اقوال و احوال حضرات پیران عظام علو العزم و المرتبہ کے بہت نہایت تمیز ون وسیع بہ تقسیم فرمائی ہین بیان جسم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے نہونیکا باعث اور نور محمدی کا بیان از ازل تا ابد اور نقل نوریان الٰہی اور مراتبات نبوت و ولایت ظہور آدم سے نفخ صور تک بڑی تحقیق اور ثبوت کے ساتھ لکھا ہے اور یہ نسخہ عجیبہ قابل دیکھنے کے ہے مگر ابھی چھپا نہین

اسرار و احدیت اس مختصر رسالہ مین حضرت قبلہ عالم صاحب نے کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کے معنی بزبان فارسی تحریر فرمائے ہین اور ان ارباب ظاہر و باطن دونون کے سمجھنے کی رعایت مد نظر رکھی ہے تاکہ اہل ظاہر و باطن دونون مذاق اوٹھا سکین اور آخر مین اوسکے نظم بیعفا و خلق اللہ سلسلہ خواجگان قادری کی ترکیب و اجازت بھی لکھدی ہے تاکہ اوس سے ہر ایک متنفس تقلید دارین حاصل کرسکے یہہ رسالہ مطبع دبدبہ سکندری مین طبع ہوا ہے

بیان حقیقت محمدی جسکی ضخامت قریب ۱۳ جزو کے ہے اوسمین حضرت مرشد برحق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی حقیقت کا بیان بزبان اردو مین تحریر فرمایا ہے تمام بیان از یوم ولادت تا دم وصال و فات ان [illegible] نہایت شرح و بسط کے ساتھ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تصانیف ظاہری و باطنی [illegible] عجیبہ ہرگز ہرگز واقف نہوی ہونگے جو [illegible] محققین ہم علماء نہوی کی خاطر بامعدودی [illegible] چھپائی ہے [illegible] تاریخ کو مطبع دبدبہ سکندری مین [illegible]

بیان حق سیف اللہ یہہ رسالہ بزبان اردو [illegible] مثنوی شریف کی [illegible] کہ خلیفۃ اللہ [illegible] کی اجازت نامہ [illegible] اور اوسکی [illegible] بعض [illegible] اور قاری [illegible] مثنوی شریف اوس [illegible] نہین چھپے

باطن العروج یہہ مختصر رسالہ فارسی زبان مین ہے اور چہار سیر الی اللہ و فی اللہ و مع اللہ و [illegible] اسمین تشریح و تفصیل کی گئی ہے کیونکہ جب تک ان چارون سیرون سے واقف نہو کاخدا کا [illegible]

دیوان محمدی نعت شریف مین ہے کلام پُر معنی با مذاق [illegible]

وحدت الشہود یہہ رسالہ فارسی مین ہے اور واقعہ معراج شریف آنحضرت صلعم کو نہایت [illegible] ہر حقیقت سمجھایا ہے گویا نقشہ اوس واقعہ کا کھینچ دیا ہے جس عنوان سے اوسکو بیان کیا ہے آنحضرت [illegible] مطابق ہے آیت و حدیث کو جو اس بارہ مین وارد ہین نقل کیا ہے اور بعض اصطلاحات صوفیہ بھی سمجھا دیا ہے

حقیقت گلزار صابری اس مبارک کتاب کی تعریف اس محل پر بے محل ہے ناظرین کے معائنہ میں موجود ہے لیکن اسقدر
ضرور کہا جائیگا کہ اسکا تالیف فرمانا اور مشتہر کرنا صانع ازل نے ازل سے میر بادی برحق کا حصہ موضوع کیا تھا چنانچہ مرتبہ شہود حضرت
شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ سے مولانا و مرشدنا حضرت امیر دوجہان قدس سرہ تک ہر ایک شیخ
وقت عالی العظم المرتبہ سے میر مشہور بادی مطلق کی نسبت پیش خبری دیتے چلے آتے تھے کہ وہ اس حال فرحت مآل حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند کو مشتہر کرینگے چنانچہ بموجب پیش خبری متواترہ کے
میر بادی برحق نے بائیس برس کی محنت تلاش میں تین سو ۳۰۰ مکاتیب نظام سے اس حال کو اخذ کرکے بنا بر الطباع مطبع دبدبہ سکندری
مولوی محمد حسین خان صاحب افضال الملک مطبع اور محمد حسین خان اخی عزیز مہتمم مطبع نے کمال حسن عقیدت سے اس کا چھاپنا شروع کیا ہنگام الطباع میر برادر
طریقت سعید ازلی میاں محمد رفیق حسن شاہ قلندر نے عالم ارواح میں دیکھا کہ اوس مرتبہ میں اس کتاب مستطاب کے چھپنے سے کمال خوشی
ہو رہی ہے اور تمام حضرات خواجگان چشت اسکے معائنہ کو تشریف لائے ہیں المختصر اس احوال متبرکہ کا زمانہ حضرت بادی برحق میں شاعت پانا تمام
عقیدتمندوں کے لیے موجب کمال فخر سعادت کا ہے کہ اکثر اکابرین طریقت نے اس احوال فرحت مآل کی تلاوت کے باعث پایہ عالی پایا ہے چنانچہ
حضرت قطب عالم صاحب کی روایت سے ناظرین کو واضح ہوگا کہ اسکے تلاوت کے فضائل میں کیا تحریر فرماتے ہیں **فضائل تلاوت حقیقت گلزار**
صابری حضرت مشکلکشا بندگی **شاہ عبد القدوس** صاحب گنگوہی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین رحمتہ اللہ علیہ
اپنی مکتوب نظام بتحفتہ الوحدت میں بصد افسوس تحریر فرماتے ہیں کہ افسوس صد افسوس انہیں صابری کے زمانہ میں صفات **ظاہر** کا
ظہور ہے جسمیں حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین علی احمد صابر** صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا قطب
عالم اغیاث ہند کا احوال فرحت مآل ظاہر نہیں کر سکتا مگر یہ اتباع پیران عظام کہ وہ اس احوال پیش خبری وغیرہ کو مندرجہ ذیل
تاریخوں میں پڑھا کرتے تھے میں بھی تنہا تلاوت کر لیتا ہوں جس کے باعث باطن میں جو عروج پاتا ہوں وہ خارج از بیان ہے لیکن یہ تحریر کرنا ضروری
ہوا کہ آئندہ عارفین کاملین مرفوع الاجازت کے لیے جب کا ظہور زمانہ صفات **باطن** میں ہونے والا ہے یہی بہت اور ان کے کہ وہ ان تاریخوں میں
ظاہر بکثرت بہیں محفلیں ترتیب دیکر اس بیان معجز نشان کی تلاوت کیا کرینگے اور خلق اللہ کو اوس سے مستفیض کرینگے توحید شہودی
اور وجودیہ کا مذاق اوٹھائینگے برزخ جلالی وجمالی کا ارتباط پاکر ذات بحت میں فنا ہونے سے تماشہ حاصل کرینگے اور علاوہ برین
جو شخص کہ یہہ نو محفلیں مع ختم شجرہ تمام احوال کے تین ماہ متواترہ کریگا اگر خدا کا طالب ہوگا تو واصل ذات ہوگا
دین چاہیگا تو غنی ہو جائیگا دنیا مراد کا خواستگار ہوگا تو وافر ہاتھ آئیگی لیکن قلب سلیم اور طلب صادق

تیرہوین ۱۳ گیارہوین ۱۱ جمادی الآخر۔ بیسوین ۲۰ رجب۔ چھٹی ۶ محرم۔ پانچوین ۵ محرم۔ یہہ ہین بارہ تاریخین اور وہ نوتا ریکین ہونا ضرور ہے
چودہوین ۱۴ ربیع الاول پندرہوین ۱۵ جمادی الآخر سترہوین ۱۷ ربیع الآخر تیئسوین ۲۳ جمادی الآخر

گنج غدیر خم - یہہ رسالہ اردو زبان مین ہے اوسمین آنحضرت صلعم اور آپ کی اولاد امجاد حضرات حسنین و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی علامت آسمانی بموجب قول مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ترقیم فرمائی ہے یہہ رسالہ قابل دید ہے۔

گنجینۂ وحدت اسمین مختصر رسالے تعلیم و ہدایت باطنی بزبان فارسی ہین۔

کتاب شجرات اسمین فرمان مبارک حضرت ابن اعظم ہے جو ... مشتمل ہین کاتب نطایب یعنے کتب سے باسناد معتبر بطور شجرات تالیف فرمائی ہین اور حجم

لب الحیوانات زبان حیوانات کی گفتگو کو سمجہایا گیا ہے کہ وہ اس رمز کو کیا باتین کرتے ہین اور ان کے اجسام کے خواص بہی تحریر فرمایا ہے

مثنوی وجود یا شہود ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن کی شرح بزبان فارسی منظوم فرمائی ہے عارفون کے واسطے نہایت احسن ہے

مثال نکات صوفیہ فارسی زبان مین نکات صوفیہ تحریر فرمائی ہین ہر ایک سے معرفت الہی سمجہائی گئی ہے

معرفت حقائق الحقیقت قرآن مجید سے معرفت اور شوق الہی اور مذمت و بے ثباتی دنیا وغیرہ وغیرہ کی آیات انتخاب کر کے اوسکی تفسیر اردو مین تحریر فرمائی ہے کتاب ضخیم قابل دید ہر مسلمان ہے۔

مجموعۂ اقوال کاملین اسمین عارفین کے اقوال جمع فرمائے ہین زبان فارسی ہے ہر ذی طلب کیواسطے احمد شوق الہی

مولد شریف صابری یہہ بالکل نظم ہے اور مطابق بیان حقیقت گلزار صابری ہے اور نظم نہایت موزون و دلکش ہے عشاق کو وجد مین لاتی ہے عارفون کے سرور وحدت کو جوش دلاتی ہے۔

نکات و تعلیمات حسینیہ اسمین آیات جمع کی ہین جو بطور نمونہ تصانیف و تالیف حضرت قبلہ عالم کے تقریظ کتاب ہذا مین ناظرین معائنہ کرینگے

نگار وحدت یہہ حضرت قبلہ عالم کا دوسرا دیوان اردو ہے اسمین علاوہ نعت و توحید قریب ۲۰۰ غزل ہین کلام ... جو بوقت خواندن نعت یا ...

رسالہ برزخیہ وجدانی اردو مین ہے جو حضرت مولائے دو جہان نے شغل سیاہ و حبس کبیر تین سال برزخ صغرا مین ... ہوکر وجدانی کیفیت کے نزول مین تحریر فرمایا ہے جو عارفون کا قرآن و رموز دونکا ایمان ہے بنظر ہدایت خلق اللہ تقریظ کے بعد ناظرین کے معائنہ مین آئیگا

رسالہ برزخیہ روحی یہہ رسالہ حضرت صاحب نے بالکل نظم مین ترقیم فرمایا ہے اور وہ مخصوص ہے

رسالہ تکثیر الشیونات تعویذ و نقوش کے قواعد و ضوابط مین ہے رسالہ اکسیر اعظم ہے جو بحث حضرت امام جعفر صادق کے مکتوب نطایب کشف الغیوب سے منتخب کیا

شجرۂ حقیقتہ اسکتاب مین ۳۹ شجرات مکاتب نطایب یعنے کتاب سے منتخب فرما کر حضرت ہادی برحق نے اپنی اسم مبارک سے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تک شجرہ مین صرف اسماء مبارک حضرات پیران عظام قلمبند فرمائے ہین یہ کتاب ۲۹ جز کی ضخیم ہے **تاریخ آئینۂ تصوف** یہ تاریخ مشتمل احوال حضرات پیران عظام چھتیس ۳۶ برس کی محنت مین حضرت حسن شاہ قبلہ عالم اشرف کرت بہت سے خدام کے تالیف فرمائی ہے اور ہر بزرگ کا حال اس طرح نقشہ مین ہر اجبکے ملاحظہ سے واضح ہوتا ہے کہ دریا کو زہ مین بند کیا ہے

کیفیت	وفات	خلافت	ولادت	نام بزرگ
خلفا آپکے دس ہے لیکن ... مین خلیفہ اکبر آپکے شاہ دولہ صاحب گجراتی ہین اور ۹ خلیفہ اصغر مین اور ۱۳ اصحاب مجاز ہوئے رہ ... بیعت آپ کو حضرت رسول مقبول صلعم مع چار صحابہ ... اور تمامی حضرت کاملین خاندان ... سلاسل ... خوارق آپکے ... ظاہری وعلی ... جن کی تفصیلین ...	۱۷ تاریخ ماہ ربیع الثانی ... مین جمعہ کی رات قبل نماز جمعہ مرتبہ لاہوت مین آپنے وفات پائی مزار مبارک آپ کا بغداد شریف مین ہے مکتوب آپ کا کتبۃ الحق سے راوی اس روایت کے معتبر ہین شاہ دولہ صاحب مصنف مکتوب ... صاحبزادہ عبدالوہاب صاحب مصنف مکتوب ... شاہ ابوالقاسم گرگانی صاحب مصنف ظہرۃ نامہ	تاریخ ۱۷ ماہ ربیع الثانی ... مین جمعہ کے روز بعد نماز چاشت کے برج عجمی جامع مسجد مین بیعت آپ بحوالہ ... خلافت کلی حضرت شاہ شیخ ابوسعید مبارک ابن علی مخزومی رحمۃ اللہ علیہ سے مشرف ہوئے اور اس حال کے ... حضرات راوی ہین اور ... حال کتب خلافت ... ظہرۃ نامہ اور کتبہ ... مین بھی تحریر ہے	تاریخ سلخ ماہ رمضان المبارک ... مین شب یکشنبہ کو صبح کے وقت شہر گیلان مین آپ پیدا ہوئے راوی اس روایت کے سید ابونصر صاحب والد ماجد آپ کے بحوالہ مکتوب زبدۃ الحقیقت اور یہی حال تاریخ ظہرۃ نامہ مین بھی مندرج ہے	حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ

اسی نظام کی پابندی سے ہر سلسلہ مرفوع کہ حضرت ہادی برحق پیغمبر آخر الزمان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اسم گرامی تک منتہی ہوتے ہین اور جنکی نامکمل ... سلسلہ ہائے خلافت دریافت ہوئے ... وہ سلاسل ... تعداد کل سلاسل جس قدر ... خاندان جاری ہین ... اور تعداد سلاسل جنکی تفصیل تاریخ آئینہ تصوف مین قلمبند کی گئی اور تعداد سلاسل جنکے نام صرف شجرہ حقیقتہ مین لکھے گئے ہین وہ اس نقشہ سے واضح ہوگی

تعداد جنکے صرف اسما شجرہ حقیقتہ مین لکھے گئے	تعداد سلاسل جنکی تفصیل تاریخ آئینہ تصوف مین لکھی گئے	تعداد کل جس قدر دست بدست خاندان جاری ہین	نام خاندان
۳	۳	۳	سلاسل رزاقیہ قادریہ
۳۲	۹	۴۱	سلاسل جنابیہ چشتیہ
۱۹	۱۹	۱۹	سلاسل ...
۱۲	۱۱	۲۶	سلاسل ... نقشبندیہ
۱۴	۱۱	۱۵	سلاسل ... سہروردیہ
۹	۳	۱۱	سلاسل مداریہ
۱۴	۱۴	۱۴	سلاسل ...
۸	۱۰	۱۸	[illegible]
۵	۴	۹	[illegible]
۵	۲	۷	[illegible]
۵	۲	۶	[illegible]
۵	۸	۱۳	[illegible]

سلاسل عثمانیہ یعنی اجازت قرآن مجید	۹	۳	۶
سلاسل انبیا علیہم السلام	۱۴	۵	۹

متفرقات سلاسل روح جذبیہ - دوازدہ امام - عطاریہ کرخیہ - تبریزیہ - رسول شاہی - آزادیہ -
شیرازیہ ۸ - حریریہ ۹ - سعدیہ ۱۰ - خضرویہ ۱۱ - طوریہ ۱۲ - علائیہ ۱۳ - طاوسیہ ۱۴ - قشیریہ ۱۵ - حمویہ ۱۶ - جلبیہ ۱۷ - وفائیہ ۱۸ - رفاعیہ ۱۹ طیفوریہ ۲۰
مغربیہ ۲۱ - لیسویہ ۲۲ - یکتاشیہ ۲۳ - بدویہ ۲۴ - سوقیہ ۲۵ - بدریہ ۲۶ - خوابیہ ۲۷ - شاذلیہ ۲۸ - منوریہ ۲۹ - زاہدیہ ۳۰ - علوویہ ۳۱ - جلالیہ ۳۲ صعویہ ۳۳
علویہ - حلویہ ۳۴ - سہروردیہ ۳۵ - اور یہہ چہار سلسلہ اجازت احادیث شریف یہانتک کل حضرات کا حال بموجب نقشہ مرقومہ اول کے لکھا گیا ہے

اور اس کے بعد حضرات اولیائے متفرقین غیر سلاسل جو شمار ۲۱۰ حضرات اور ازواج مطہرات آنحضرت صلعم گیارہ اور اولاد امجاد آنحضرت صلعم چہار اور عورات عارفہ ۲۴ اور بارہ حضرات منتظم ہیژدہ ہزار عالم جنکا احوال آیات عجیبہ سے اور حضرات مجاذیب مادر زاد ۴۹۵ اور حضرات شہدائے کربلا ۷۳ تن (اور یزید پلید کی فوج کی تعداد) اور نسب نامجات ہر چہار خلفائے راشدین اور حضرت خواجہ غریب نواز اور حضرت خواجہ قطب صاحب اور حضرت بابا صاحب اور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم صاحب اور حضرت محبوب الٰہی صاحب اور حضرت شاہ عبدالحق صاحب ردولوی اور حضرت شیخ احمد سرہندی صاحب مجدد الف ثانی اور حضرت امیر دوجہان اور حضرت ہادی برحق کے لکھے گئے ہین لیکن آنحضرت کے حالات صرف ولادت اور وفات بموجب تشریح نقشہ کے مندرج کیے گئے ہین الحق یہہ تاریخ آیات عجیبہ سے ۱۳۱ جز قلم خفی صفحہ کلان مین تحریر ہے اور نہایت صحت کوشش سے اسکو حضرت صاحب نے قلمبند فرمایا ہے اور ۱۳ برس کی سیاحت مین جمیع اولیا اللہ کے مزارات پر تشریف لیجا کر تجدیداً اور راون سے وجوہی ملاقات فرما کر جو امور تحقیق طلب تھے اونکی تصحیح اصلاح فرمائی ہے خدا نے چاہا تو یہہ تاریخ عدیم النظیر بدیع المثال عنقریب بصحت الطباع چھپکر جلوہ افزائے مجلس مشتاقین ہوگی

تشریح البیعت - اس رسالہ مین حضرت مولائے دوجہان نے بیعت کے قواعد اور اوسکی تشریح و تفصیل تحریر فرمائی ہے حجم گیارہ جز

خزینۂ احوال الغیوب اس کتاب مین مختلف احوال حضرت قبلہ عالم جمع کیے ہین ہر حال عجیب ہے اور ہر بیان معجز نشان ہے

خمخانۂ وحدت یہہ تیسرا دیوان حضرت ہادی برحق کا فارسی مین ہے اُردو دیوان سے اسمین زیادہ کچھہ اور ہی مذاق ہے

غزل بمدح حضرت الحق ہادی برحق دام فیضہم

تو مجسمہ ہے زمانہ کا تیرا راج ہے آج	تیری الفت نے ستایا مرے سرتاج ہے آج
تجکو احدیت صرفہ مین عروج حاصل ہے	اور وحدت کی ہی حاصل تجہے معراج ہے آج
رونق بزم ولایت ہے ستہا آپ کا دم	اور گروہ حنفیہ کا ہی سرتاج ہے آج

نفس و شیطان مجھے ہوکہ ہین پہنسائے ہیں ہا	از جناب محمد حسن صاحب تخلص	تجھسے فریاد میرے صاحب معراج ہے آج
بن تمہارے نظر آتا ہے زمانہ سونا		آپ کی چشم عنایت کا یہہ محتاج ہے آج
روز محشر کو لیئے اوٹہون تری نعلین		اور کہتا پہرون لوگو یہہ مرا تاج ہے آج
نفس کے پہندون سے خادم کو بچالو مولا		آپ کے قبضۂ قدرت مین میری لاج ہے آج

قطعات تاریخ انطباع حقیقت گلزار صابری شعرای نامدار
بار اول

من تصنیف مرشد زادہ آفاق جناب حکیم شاہ احمد حسن صاحب وجاہت صاحبزادہ کلان حضرت مؤلف کتاب ہذا

طبع گردید چو شد اتمام این ہادی کتاب	شد عزیز خلعت مقبول درگاہ صمد	فکر تاریخش نمودم ناگہان وجاہت	گفت ہاتف واقعات پاک خدام ۱۳۰۴

من نتائج افکار گہربار مرشد زادہ آفاق جناب مولانا مولوی شاہ عابد حسن صاحب عابد صاحبزادہ دوم حضرت مؤلف صاحب کتاب ہذا در صنعت زبربینات تعمیہ

مولوی جہان چونکہ درین سلک کتاب	دُرہائے مضامین عجائب سفتہ	سال او کلک از سر بہجت عابد	مولود شریف صابریہ گفتہ ۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ در صنعت تخرجہ من تصنیف لطیف مرشد زادہ نامدار عالی تبار میان عارف حسن صاحب عارف صاحبزادہ سوم حضرت صاحب مؤلف کتاب ہذا

عارف تمام ہو چکی جسکی یہہ کتاب	کی مینے فکر سال بطرز سخنوری	ہاتف پکارا یہ سر جبل اسکا ماہ	لکہہ حبذا حقیقت گلزار صابری ۱۸۸۷

تاریخہائی طبع کتاب نتیجہ افکار شاعر شیرین بیان منشی محمد فیروز شاہ خان فیروز

یہہ وہ کتاب عجیب و غریب آج چھپی	بیان ہے جسکی زمانی میں جسکے شوکت کا	ہوئی جو فکر مجھی سال طبع کی فیروز	کہا یہ دل نے کہ لکہہ آفتاب دولت کا ۱۳۰۴ھ
ایضاً	فکر سال طبع کی مجکو ہوئی فیروز جب	غیب سے آواز آئی فیض عام صابری ۱۳۰۴ھ	ایضاً مادہ تاریخ وظیفہ صابری ۱۳۰۴ھ

تاریخ نتیجہ طبع برادر عزیز محمد قاسم علیخان قاسم تخلص صابری چشتی

واہ کیا رنگین چھپی ہی یہہ کتاب	رنگ ہی عرفان کا اس سے آشکار	میری مرشد نے یہہ ہی تالیف کی	واہ خوب حسن سعی بے شمار
حضرت مخدوم کا حال جلال	اسمین ہے مرقوم سب تفصیل وار	الغرض یہہ نسخہ نایاب ہے	معرفت کا بحر ناپیدا کنار
حظ اوٹہائینگے سراسر اس سے وہ	ہین جو عارف باکمال و ذی وقار	فکر جب تاریخ کی مجکو ہوئی	غیب سے قاسم بفضل کردگار

مصرعۂ موزون زبان پر آگیا | صابری گلزار ہے رشک بہار

تاریخ انطباع از فہامۂ عصر جناب حافظ محمد حسن علیشاہ صاحب عاجز تخلص

واقعات حضرت مخدوم پاک | طبع گر دیدہ چو شد مجبوب دل | طبع عاجز فکر تاریخش نمود | ہاتفی گفتہ زہی مرغوب دل

ایضاً

چون حال جناب پاک مخدوم | شد طبع بصد ہزار تزئین
عاجز بنمود فکر سالش | تا گاہ سروش نیک آئین | گفت از سر حرفہای ہر لفظ | تالیف شریف خسرو دین

قطعۂ تاریخ از نتائج افکار شیرین گفتار جامع کمالات صوری و معنوی مصدر حسنات جلی و خفی جناب میان محمد فاروق حسن صاحب جاہ تخلص مصطفے آبادی

مطبوع اندنون ہین کیا طرز خوشنما سے
فیض اس سے سب کو ہوگا جسنے کہ اسکو دیکھا
کی میں نے فکر تاریخ اسکی تو بولا ہاتف
بیساختہ یہہ کہدی مصراع سال اوسکا

تاریخ حال حضرت مخدوم ہو گئی ہے
اوسکو حقیقت حق معلوم ہو گئی ہے
کیون طبع تیری خادم مغموم ہو گئی ہے
شمشیر صابری کی جو دھوم ہو گئی ہے

تاریخ طبع زاد پاکیزہ نیک نہاد محمد علی حسین خان تخلص علی رحمہ

طرفہ نسخہ چھپا ہے ایسا | انتخابات نکتہ ہای صمد | کہو تاریخ اسکی میں نے علی | معدن فیض کبریای ابد

تاریخ یگانۂ دہر شاہ محمد رفیق حسن صاحب عارف رفیق تخلص

واہ کیا نسخہ نادر یہہ چھپا | طرز رنگین سے یہ نیک اسلوبی | فکر کی میں نے کہ یارب ہو زبان | کوئی تاریخ ہو عمدہ اسکی
وہین ہاتف نے کہا اسکو رفیق | گلشن راز حدیث قدسی

قطعۂ تاریخ حقیقت گلزار صابری کہ مملو از اخبار صابری مؤلفہ حضرت

کہ نامش بزبان گفتم از بیخبر دیست لباس شریعت خضر طریقت گلدستہ معرفت سر اسرار حقیقت سیاح گلشن رنگین بہارہا ناسوتیا ملک عرفان مقیم بالاخانہ ملکوت ہمہ تن قدس قدسی کشور جبروت آگہ لا الہ الا ہو عرصہ لاہوت حضرت شیخ حق گو حق شنو حق بین حق دان با حق مرشد بہ حق ہادینا و مرشدنا بخلق حسن حسن بن جمع الاصفیا امام الاولیا شاہ محمد حسن صاحب حسن زاد ارشادہم و دلہم امدادہم آمین ثم آمین نوشتہ محمد شفیق احمد عفی اللہ عنہ صابری

باحسن خلق شاہ محمد حسن امام — اندر صف کمال بانوار صابری
تعلیم او ادب دہ گمرہ براہ فقر — ذاتش بصد صفات نمودار صابری
تصنیف کرد او کہ کتابی بمعرفت — آن گل کند ز گلشن اسرار صابری
گلزار صابری بحقیقت کہ نام آن — آئینہ است زو ہمہ اخبار صابری
مشکل کشای فکر بگفت از شفیق سنہ — حسن ادب حقیقت گلزار صابری
۱۳۰۴ھ

ایضاً

اسکی شہرت ہے ساری عالم مین — فیض عرفان حق ہوا اظہار
اسکی تاریخ طبع مینے شفیق — مطبعہ خوشنما مین یہ مولود
چھپ کے جسوقت ہو چکا تیار — کہی دریای وحدت ستار
۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد برخوردار محمد ارشد حسین خان ارشد تخلص

خوب مولود صابری چھپا — ہوا مقبول طبع اہل صفا
مظہر فیض سے یہ ای ارشد — مشرق آفتاب صبح عطا
۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ ختم کتاب از احقر العباد محمد حسین خان مہتمم مطبع ہذا

ہین یہ میرے مرشد برحق شہ عالیجناب — بادشاہ ملک عرفان چرخ دین کے آفتاب
اس نظر سے تا ہو حاصل فیض عرفان خلق کو — آپ نے تالیف فرمائی ہے اک طرفہ کتاب
اوسکے ہر فقرہ سے ہے مضمون وحدت آشکار — اپنی زیبائی مین ہے وہ بمثال و انتخاب
طبع ہو کر ہو چکی اتمام جب وہ سر بسر — فکر کی مینے کوئی تاریخ کہدیجے شتاب
ناگہان ہاتف پکارا کہہ یہ عاصی فکر کر — لکھدے یہہ تاریخ اسکی گلشن فیض و ہاب
۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد برادر نامدار منشی غلام حسن صاحب اسفندیار

ہے مؤلف کی عجائب دہوم ہر عرش علا — لیتے ہی نام حسن خوش احمد حمید ہوے
ہیش حق کہتے ہے حضرت از سر الطاف واہ — کیا بیان اب صابری تلوار کے جوہر ہوے
۱۳۰۴ھ

رسالہ برزخیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ سچ ہے کہ خدائے عزوجل مرتبہ وجود مین بے صورت بیچون بیچگون بے مثل بے مانند ہے لیکن مرتبہ شہود مین جو صورت ہے اوسی بے صورت کی صورت ہے نبی اوسکا کہ نام اوسکا احمد مرتبہ ملکوت مین اور محمد مرتبہ ناسوت مین ہے ازروی حقیقت ذاتیہ سر ہے یہ حبیب اوسکا اور وہ عین اوسکا مرتبہ وجوب مین صلوۃ ہو اور سلام دایم اوسپر اور اوسکی آل و اصحاب پر کہ برگزیدہ انفس اور آفاق ہین بعد حمد الہی و نعت محمدی کے کہ ذات اوسکی اور آل و اصحاب اوسکی کے شایان صلوۃ کہتا ہے درویش بخویش **محمد حسن صابری** چشتی مشرب حنفی مذہب اولاد قاسمیہ کہ کوئی شغل بہتر شغل برزخ سے نہین ہے زمانہ اعتکاف شغل سیاہ مین یہی معلوم ہوا حضرت ذات احدیت اور حضرت واحدیت سے کہ **ای فقیر** طالب خدا جل و علا کے شغل برزخ مین اپنی نفی کر اور اثبات ہستی پیر و مرشد اپنی کا اور ایسا فنا ہو اوس حضرت مین کہ سوا اوسکے سب بہول جا جیسے حضرت سرور کائنات رحمت ہو اوپر اونکے اور اونکی آل و اصحاب پر اپنی آنکہو پہ ہاتہہ رکہ لیتے تہے وقت بیعت کے فرماتے تہے **ہذا ید اللہ** جو پیر و مرشد حضرت صلی اللہ علیہ جناب الہی تہے حضرت صلوۃ علیہ وقت بیعت کے ہاتہہ اپنی کو ہاتہہ اللہ پاک کا بتاتے تہے پس صحابہ ان کو چاہیئے کہ ہاتہہ اپنی کو وقت بیعت کے ید الہی پیر و مرشد کا بتاوے کہ سنت نبی علیہ السلام ترک نہو سن لے **ای طالب** خدا کے شغل برزخ سے نسبت حضرت الوہیت ہوتی ہے کہ حضرت الوہیت مرتبہ اونکا مرتبہ واحدیت کا تفصیل ہے مرتبہ وحدت کی جو بمنزلہ تن کا ہے واحدیت اوسکی شرح فرق درمیان حضرت وحدت کی اور حضرت واحدیت کے تفصیل اجمال کا ہے جبتک حضرت واحدیت سے مناسبت پیدا نہو گی حضرت وحدت سے ہرگز ہرگز آشنائی نہو گی اول آشنائی حضرت واحدیت سے ضرور ہے کہ بغیر وسیلہ حضرت واحدیت کے آشنا ہونا حضرت وحدت سے ممکن کو ممکن نہین ہے جسطرح بے ملاحظہ الفاظ کے حصول معنے کا ہونا خلاف قیاس ہے جو یہہ رسالہ بیان مین برزخ کے ہے اس رعایت سے کہا **رسالہ برزخیہ** ہے برزخ رابطہ واسطہ مرشد چار حرف نام مرشد کے ہین اسم مرشد کا خبر دیتا ہے چار حرف اپنی سے مظہر ربوبیت کی شہود کا دال ہے دلالت تعین شہود کی ربوبیت سے میم مظہر کا اشارہ ہے یہہ نکتہ ہے کہ بوجہ اس نکتہ کی سوائے عارف کے غیر کو سوجہتا نہین ہے جو اس نکتہ کی بوجہہ ناکہ طالب ہو چند روز شغل برزخ کا استعمال کرے تو اس نکتہ سے آگاہ ہو وے سن لے **ای طالب** خدا کے رویت مرشد کی شاغل برزخ کو تین طرح میسر ہوتی ہے مرتبہ ملکوت اور جبروت اور لاہوت مین مرتبہ ملکوت مین بصورت مرشد جبروت مین بصورت محمدی علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام مرتبہ لاہوت مین بصورت معنے حق تبارک و تعالی حضرت حبیب خدا نے شریف لا کے تشریف حضرت بی بی عائشہ کے جواب مین فرمایا **رأیت ربی علی صورۃ عائشۃ** اور جواب بعض صحابہ مین فرمایا رأیت ربی علی

صورۃ الامر دسن لے ای طالب کہ حضرت حق جل و علی نے بھی شغل برزخ کی تعریف مین اپنی کلام مجید مین فرمایا ہے فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی سن لے ای طالب حق کے ہمارے پیر و مرشد شاہ بھیک فانی الشیخ فرماتے ہیں دوہرہ برزخ گرپکڑ سنائی دیکر بہر ہے ہرطرف اٹہو ہر دیکہا وہ نرگو رمین جیکر کو جانین وسے امیر خسرو علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎ خلق میگوید کہ خسرو بت پرستی میکند

آرے آرے میکند با خلق و عالم کار نیست اور حقیقت محمدی کی او ہیئت اگر ہو تو آدم مسجود ملائک کیونکر ہوتا حضرت مولوی معنوی رحمۃ اللہ علیہ عارفانہ فرماتے ہیں ؎

گر نبودی ذات حق اندر وجود آب و گل را کی ملک کردی سجود شیخ مغربی قدس اللہ عارف باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا اچھی بیت تعریف برزخ میں کہی ہے

در میان ماو جانان حائلیست ای مغربی برزخ جامع خطی موہوم حد فاصل ای برزخ جامع خط موہوم حد فاصل سے اشارہ طرف برزخ کے ہے یعنی جب تک فانی الشیخ کا مرتبہ

حاصل نہوگا حقیقت شیخ کی برزخ درمیان مرتبہ وجوب امکان کے حصول قربت نبی الرسول او فنا فی اللہ امر محال جیسی حصول معنی کا بے ملاحظہ لفظ کے

ممتنع الوجود ہے اسطرح ہو یا صورت حضرت محمدی کی جلوہ بخش تشبیہ منضاف کی ہے صفات تنزیہی کی ظہور تنزیہ حضرت وجوب کی آشنا ہو ممکن کو ممکن نہیں

سن لے ای طالب حق اور یوجھ اس خط مستقیم مراتب ذات اور صفات کے کہ بطریق مثال لکہا جاتا ہے مرتبہ ذات احدیت سے اسفل طبیعت تک

مرتبہ اول مرتبہ ذات مرتبہ احدیت صرفہ		[illegible]
مرتبہ دوم مرتبہ صفات مرتبہ حقیقت محمدیہ		[illegible]
مرتبہ سوم مرتبہ اسماء مرتبہ حقیقت مرشد		[illegible]
مرتبہ چہارم مرتبہ جبروت مرتبہ فعل وجوبیہ		[illegible]
مرتبہ پنجم مرتبہ ملکوت مرتبہ اثر فعل		[illegible]
مرتبہ ششم مرتبہ ناسوت مرتبہ ظہور اثر فعل		[illegible]

اور سلطان ملک لایزالی نے چاہا کہ شبستان غیب الغیوب سے بازار ظہور مین آکر اپنی تجلی کا تماشا دیکھو اور اپنی آپ کو آپ ہی پہچانے اگر ن پہلے برزخ

جبروت مین روپوش ہو کر نام اپنا احمد رکہا بار دوم برزخ واحدیت مین ظہور فرماکر مرشد برحق ہادی مطلق کہلایا بار سوم مرتبہ جبروت مین کہ مقام عقل

قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي کا سرود بجا کر اپنی نغمہ سے مست ہو کر مرتبہ ملکوت مین جلوہ دکہا کر ستایش وثنا اپنی مین

مشغول ہوا جب چاہا کہ تجلی مسمی حسی ذوقی کا اپنی تجلی خلقی کو مزا چکہاؤن او مرتبہ ناسوت مین آکر کہ مقام غفلت ہے کسی قالب مین آکر وعدہ

أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ کا بہلا دیا اور کسی قالب مین یاد کر طالب ہو منزل اصلی کا کہ جا کر مقام اول منزل اپنی کو پہونچون

تب اپنی معشوق حقیقت کا طالب ہو کہ طریقہ پیری مریدی مرشد و مسترشد کا جاری کیا کعبہ آپ کا بنگیا او بتخانہ و اسطے ارباب تکفیر کے اپنی حقیقت

جمالی و جلالی سے بنایا **ابیات**

حسن کی صورت دکھانے آپ شکل گل ہوا
قیس کی صورت بنا کر وادی پر خار مین
سبز جامہ پہنکر اپنی کمال شوق مین
بت پرستی کا طریقہ خوش کیا بے اختیار
کون تہا وہ شاہ تہا اوسکی تجلی کا ظہور
احمد مختار کہلایا شہادت گاہ مین
دور کر دو او فقیر و دل سے فکر غیر کو
ذکر غیر سننا اچہا نہین ای دوستو
الغرض یون مکان مین جو کہ آتا نظر ہے

آپکو وار شہادت گاہ مین لایا ہی وہ
عشق کا نالہ سنانے صورت بلبل
سرو بالا کی شباہت مین دیکہایا آپکو
نیشکر کے شوق مین طوطی ہوا کس ذوق مین
شاہ یثرب کو بنایا اپنی نور پاک سے
نور سے اپنی کیا پیدا جنہیں کہ سے کوہ طور
ہفت ارض و نہ فلک کا حکمران وہ شاہ ہے
کفر کی باتون سے کم سمجہو نہ ذکر غیر کو
شمس ہے یا مشتری زہرہ ہے یا ماہ تمام
دیکہو چشم حقیقت و ہی ہے جلوہ گر

اپنی صورت کا تماشا دیکہنے آیا ہی وہ
کوہ کن کی شکل بنکر جا رہا کہسار مین
دل لبید آواز قمری کا سنایا آپکو
روم مین دیکہا جب اوسنی ایک بت زنار دار
ہر تبہ مین رتبہ دیا اوس شاہ کو افلاک سے
سر زمین غیب سے آکر شہادت گاہ مین
زیر و بالا جس طرف دیکہو وہ دہر وہ ماہ ہے
غیر کا ہرگز بنا لگتا نہین ای دوستو
زمین یہ چارون دکہا جلوہ تعدد تمام

سنو لے **اے طالب خدا** کے احادیث صرف

جو مرتبہ اسفل طبیعت تک سے ہر مرتبہ کی آداب و احکام آثار اصطلاح حسنات سیئات اذکار اشغال افکار اسرار غیرہ مین دریافت کرنا ان باتون کا موقوف ہے دو بات پر ایک یہ کہ بات اوس مین ہے نسبت شغل ہر نوع پیدا کرنا معلوم ہووے تعلیم وجانی پیر و مرشد کے تعریف ان سب باتون کی دوسری صحبت ظاہری ہادی اپنی کے لیے تعلیم لسانی اوسکی سے معلوم و عمل ہر مرتبہ کے آداب احکام آثار اصطلاح حسنات سیئات اذکار افکار اشغال اسرار مرتبہ معلوم کریں کہ سبب ان دونون باتون کے بانیت کیفیت ذات سے لاہوت تک لاہوت سے ناسوت تک سیر عروجی و نزولی کا سیاح ہوا اور تجلی صعودی و نزولی بہرہ مند ہووے اور زبان مین ان دس الفاظ کے سمجھ لینے سے ہر ایک مقام کا غوث قطب وتد بدل نقیب نجیب ہوا اور یعنی اپنی خدا کو پایا اور مرتبہ فنا فی الشیخ فنا فی الرسول فنا فی اللہ کا حاصل کیا اور سیر الی اللہ فی اللہ مع اللہ من اللہ سے آگاہ ہوا

مثنوی

ہو بہو ورد و وظائف کا اسیر
جسنے اپنی آپ کو فانی کیا
یہہ بلا باللہ سے شایان لا
عفرت حق کی کرو ہر دم تلاش
یاد مولا دو جہان کا چین ہے

گر تجہے منظور ہی وصل خدا
رومی و تبریز کا ثانی کیا
دور ہوا گو اس بلا ای ہمنشین
یاد مولا کی کرو یہہ ادعاش
یاد مولا سے فقیر و خوب کام

آپ کو یکسر بہلا دی ای فقیر
زود تر ہو تو دو ہی سے جدا
وہم ہستی بد بلا سے بد بلا
دور کر تو آپ کو اس فہم سے
یاد مولا دولت دارین ہے
یاد مولا مین رہو ہر صبح و شام

دولت بہبود ہے یادِ خدا
نقشۂ ہستی مٹانا یاد ہے
روضۂ جنت کا جسکو ہو خیال
بازبان حال کرتا ہے خبر
فدخلی سے خود خدا فرما چکے
یہ خطا تو بس بلا ہے بس بلا

دولت مقصود ہے یادِ خدا
ہو جسے منظور وصل کبریا
شیخ کی برزخ سے ہو وہ مست حال
دیکھ تو جا کر سمندر مین جہاز
معنے برزخ ہین سمجھا چکے
بوجھ لینا اس خطا کا ای فتا

آتش خودی کا بھول جانا یاد ہے
آپ کو وہ بھول جاوے ای فتا
خوبی برزخ سے پیوند شجر
ہو بہو برزخ کا ہے افشا راز
ہم اگر اسکو نہ سمجھین ہے خطا
لیک سب موقوف بر فضل خدا

سن لے ای طالب خدا کے استغنا آنحضرت کا صرف نتیجہ سلوک کا ہر ایک جو دینی واسطے شغل برزخ کا لیکن سمجھ لینا اسکا موقوف ہے ارشاد مرشد حق فضل الٰہی پر ہے بلکہ جو فرد کہ سوائے ثلاثہ سے یا انبساط علوی سفلی تجلی شہود مین موجود ہے فضیلت اور شرافت اپنی حال اور آثار سے اس شغل سریع التاثیر کے بیان کرتا ہے جس دولت خداست کا یقین ہو چند روز تصور اس شغل شریف کے مین ہی آپکو فنا کرے تا ظاہر و باطن اسکا ظاہر و باطن پیر و مرشد کا ہو جاوے یعنی افعال و اقوال اسکے تمام تر رنگ و بو اوس گلزار واحدیت کا پیدا کرے کہ مظہر مقصود ہے شد فنا فی الرسول کا بہار چمن الوہیت ہے ٥ آن خیالاتی کہ دام اولیاست عکس مہرویان بستان خداست اشارہ مہرویان بستان خدا سے اسکو روم رحمۃ اللہ علیہ نے طرف حقیقت مرشد خدا آگاہ کی کیا ہے کہ بستان خدا تجلی الوہیت ہے کہ ظہور شیونات صفاتیہ حضرت وحدت ہے حضرت وحدت بمنزلہ برزخ ہے درمیان حضرت احدیت کے اور حضرت واحدیت کے اور حضرت واحدیت برزخ ہے درمیان حضرت وجوب اور امکان کے طالب خدا کو جو نسبت حضرت واحدیت سے حاصل ہے بعینہ وہی نسبت حضرت احدیت اور حضرت وحدت سے ہی یہہ راز مکشوف نہین ہوتا ہے تا جب تک مرتبہ فنا فی الشیخ ہو وے یہ دولت عظمیٰ چند روز کی ورزش شغل برزخ سے حاصل ہوتی ہے اور شغل سال دو سال مین ہی ہو جانا احتمال رکھتا ہے۔ مثنوی

نام مرشد ہر گھڑی پڑھتے رہو
صورت ہمثیل پیر با خدا
کوئی معنے سے ہوا ہے بہرہ مند
عرش سے تا فرش ای صاحب شعور

نام پیر و مرشد آگاہ کا
معنی حق ہے سمجھ لے ای فتا
لفظ کا جب تک نہ آویگا خیال
جلوہ مرشد کا ہے سارا ظہور

شغل برزخ رات دن کرتے رہو
ای فقیر و نام ہے اللہ کا
بے وسیلے لفظ کے ای ہوشمند
کوئی معنی سے نہو گا شاد حال

جب سمجھ لیا کہ مرشد جلوہ حضرت واحدیت ہے یعنی حقیقت مرشد حضرت واحدیت ہے اور حضرت واحدیت تجلی تفصیلی حضرت حق ہے کہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ نام اوسکا اور حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ظہور علی حضرت احدیت ہے اور حضرت وحدت برزخ ہے درمیان حضرت احدیت اور حضرت واحدیت کی اور حضرت واحدیت برزخ ہے درمیان حضرت وجوب اور

امکان ہی کہ ظہور حضرت صفات وجوبیہ کا تجلی صفات امکانیہ سے پس معلوم ہوا اور تحقیق کہ ہو چکا کہ تمام عالم امکان تجہ فعل سے ظاہر ہوا اثر فعل آئینہ نمایش ہے تجلی حضرت واحدیت کا کہ ظہور حقیقت شہ ابرار اوس سے ہی ہے

نظم

راز رشد کا بیان کرنا نہتا
بہید ہادی کا عیان کرنا نہتا
بات جو سمجھی تہی کہدی صاف صاف
تم اسی سچی سمجھ لو یا کہ خواب

کیا کرین لیکن نہ بالنبر آگیا
کلک معنی سنج سے لکہا گیا

بوجہنی والا ہی بوجہی گا اسی
بوجہنے والا ہی بوجہیگا اسی
یہہ طلسم راز ہی بس راز ہے
یہہ سرود عشق کا آواز ہے

کب سمجہتا ہے اسی ہر بو الہوس
بات پکی ہے جو پکا سمجہے بس
فقر کچہہ ایسا نہین آسان ہے
یہہ متاع شاہگان ایمان ہے

ہاتہہ لگنا اس متاع خوب کا
دوست بنجانا ہی اوس محبوب کا
نام جسکا ہی امیر دو جہان
نام جسکا ہی رسول مرسلان

خوابگاہ اوسکی اگرچہ فرش ہے
سیرگہہ اوسکی و لیکن عرش ہے
نزل اتہہ سے آیا ہے ادہر
سیر کو تشریف لایا ہے ادہر

یہ تجلی جو دکہاتی ہی تمہین
سب پتے اوسکے بتاتی ہی تمہین
عالم تشبیہ سے اوسکا ظہور
اوسکے جلوہ کا ہی فرش و عرش طور

وہ اودہر سے اسطرف آتا نہین
کوئی اپنے آپکو پاتا نہین
کون کرتا سیر گلزار شہود
کون آتا جانب ملک وجود

نیستی ہے کون ہستی دیکہتا
کون یہہ بالا و پستی دیکہتا

سن لے ای **طالب خدا** کے حضرت بر حق جل علا فرماتا ہے اگر تجہہ پیدا کرتا مین تجہکو ای نبی صلواۃ اللہ علیہ واٰلہ ہرگز پیدا نکرتا مین آسمان اور زمین یہہ جو کچہہ کہ جلوہ شہود مین دیکہتا ہے سب تیری ہی واسطے پیدا کیا ہے اس پیدایش سے مقصود میرا اپنی ظہور مین لانا تہا تیری پاسخاطر مینے اپنی ربوبیت کو ظاہر کیا ہے مقصود میرا تجہی سے فقط موجود کرنا تیرا تہا یعنی حضرت احدیت صرف ہے کہ شبستان بطون تیری تہی اور سے اگر تجہکو ارتہہ باد مین نہ لاتا سب ہوتا مفاتیہ شہوتیہ و اضافیہ کو ہرگز ہرگز غیب سے بہاران ظہور پر مین نہ لاتا حافظ غیب اللسان نے یہہ بیت اسی مضمون پر فرمائی ہے ؎ صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را — کہ سر بکوہ و بیابان تو دادۂ ما را × حق تعالی فرماتا ہے کہ جبرئیل مع کہدی جاکر اوس نبی پیر سے صلواۃ اللہ علیہ واٰلہ کہ اے مرغ سدرۃ مین اپنی تجلی کے ظاہر کرنیکا باعث تو ہی تہا تو ہی میرا شاہد مستور تہا جب تیری حسن کا مین عاشق ہوا تو میرا معشوق ہوا اور مین تیرا عاشق پس بسخاطر تیرے مینے اپنی آپکو ظاہر کیا

ابیات

تیری خاطر اسطرف آیا ہون مین
جلوہ گہہ مین آپکو لایا ہون مین
اس شہادت گاہ مین آ خوش خرام
دیکہنا منظور تہا تیرا نظام

ہے ترے نور پاک کا ہی تو ظہور
عرش و فرش و ہر فلک تیرا طہور
تیرے جلوہ سے ہے روشن آفتاب
نور سے تیرے منور ماہتاب

حسن سے تیرے ہوا یوسف حسین
تیرے جلوہ سے ہوا روشن جبین
طور پر تیری تجلی کا اثر
موسی عمران کو آیا تہا نظر

عیسی مریم سے سنا تیرا کلام
قم باذن اللہ کہتے تہے مدام
نور سے تیرے ہوئی نار خلیل
گلشن فردوس ای نور جلیل

مرکز خاک سے تا عرش [illegible] میرا
تیرے جلوہ کا ہی جلوہ جابجا
میری تیری راہ مین [illegible] نہین
میری تیری ذات مین مین تو [illegible]

سن لے اے طالب خدا کے جب روح حضرت مرشد اور روح مسترشد مین رابطہ تنزیہی اور ضابطہ تقدیسی پیدا ہوتا ہے نفس راہزن اور شیطان قطاع الطریق ہو سو رنگ کے وسوسے اور ہزار ہا صورت کے خدشے ہر ایک ان دونون مین سے روئداد کرتا ہی تا دقیقہ طریق عروجی مین واقع ہووے اور سلک اتصال اسد و د ہو اور درمیان حضرت مرشد اور مسترشد کے گوناگون صورت مفارقت اور حجابات پیدا ہووین اور مقصود اصلی سے کہ قرب حضرت حق تبارک و تعالیٰ ہے مسترشد محروم رہے اسوقت مین طالب کو چاہئیے کہ اپنے حال سے اور مناسبت سے خبردار رہے اور خطرات ان دونو کے سے آگاہ رہے خطرہ کو خطرہ سے اور سنی کو ان کے صدا ئے غیبی قیاس اور حدیث اور آیۃ سے مطابق ہوتی ہے اور خطرہ ان تینون باتون سے یکسو ہوتا ہے نعوذ باللہ منہا خدا نخواستہ اگر خطرات ان دونو کے ایسے واقع ہو جاوین کہ قضا اور ثمرہ زوال قدام پیش آوے اگر حضرت شیخ بقید حیات ہین ضرور بالضرور تجدید بیعت کرے اور اگر بقید حیات نہووے تو اس صورت مین اوس ہادی طریق رفیق شفیق کے جانشین سے بیعت کرے ورنہ ہلاکت راہ سلوک مین واقع ہو جاویگی اور طالب منزل مقصود سے محروم رہیگا اور سلسلہ اوسکا جاری نہوگا کہ اجرا سلسلہ موقوف ہے مناسبت روح حضرت مرشد پر کہ مناسبت روح حضرت مرشد کی سے ہو بہو مناسبت ارواح اساتذہ سے ہے اور مناسبت ارواح اساتذہ بعینہ مناسبت روح مقدس جناب سرور کائنات صلعم سے ہے اور یہی مناسبت عین الیقین ہے

رابطہ روح جناب پیر سے	رابطہ ہے حضرت تقدیر سے	یعنی ذات پاک سے ہی رابطہ	حضرت لولاک سے ہے رابطہ
نسبت جسمی سے روحی بوجہہ لے	اس قیاس منہا کو پوچہہ لے	ایک نکتہ کو سمجھتا ہے عقیل	ایک کیا سو لاکہہ بلکہ کوئی دلیل
جسکو اللہ نے دیا قلب سلیم	راہ اوسکی ہی صراط مستقیم	ہاتہہ اوسکا ہاتہہ ہی اللہ کا	ہاتہہ اوسکا احمد آگاہ کا
منزل تقدیس کا راہی ہی وہ	قلزم توحید کا ماہی ہے وہ	جسم اوسکا ہی زمین کے فرش پر	روح اوسکی پہونچتی ہی عرش پر
ہر گھڑی کرتا ہی کعبہ کا طواف	اس سخن مین کچھ نہین کذب گزاف	بات میری نکتہ ابہام ہے	بات میری بادۂ بے جام ہے
ہر کسی کے کب سمجھ مین آتی ہے	خام اسکو کب یقین مین لاتی ہے	یہہ معما راز کا ہی دوستو	یہہ ترانہ ساز کا ہی دوستو
اس گرہ کو کہولتا ہی ہوشیار	یہہ ترانہ بوجہتا ہی مرد کار	مرد کار آگاہ وہ ہی اے فنا	زندگی مین جسکو حاصل ہے فنا

سن لے اے طالب خدا کے نزدیک حضرات صوفیہ صافیہ کے رضی اللہ عنہم اور وہ اللہ سے خلق کو خالق سے کئی نسبت مین انتساب متحقق ہے اونمین سے ایک نسبت خلقی دوسری نسبت عبدی تیسری نسبت معرفت چوتھی نسبت آشنائی پانچوین نسبت قربت کہ اس نسبت کی آیۃ نحن اقرب الیہ من حبل الورید گواہ ہے ہر نسبت اس نسبت خمسہ سے بالترتیب فضیلت رکہتی ہے بیان تفصیلی ان پانچون نسبت کا درازی کہتا تہا اس رسالہ مختصر مین اوسکی گنجایش نہی اسواسطے تفصیل کو ترک کر کے اجمال پسند ہوا سمجھنے والا سمجھیگا ابیات خلق کو خالق سے نسبت ہر طرح | چند صورت پر ہی اے مرد خدا

ایک نسبت اہل عرفا کی فقیر	سیکڑون صورتیہ ہی صورت پذیر	نسبت عرفان بیان کرتا ہوں	مست کرتا خلق کو دیکے جام

یہہ رسالہ مختصر لیسیار ہے
اس بیان سے اسلئے انکار ہے

ہے اسی ہی سے کئی معجواریست
شیخ شبلی ہ رومی و عطار مست

ای فقیر و ہوش سے بیزار ہو
اس شراب ناب سے سرشار ہو

تہا اسی می کی تجلی کا ظہور
جالگیا انکا ڈے ہوا ہر ایک طور

یہہ پیالہ جسکا ظرف کرتا ہے ست
پینے والہ نیست کو کرتا ہی ہست

سالکون کیوا سطے با آب و تاب
عہد احمد مین کہچی ہے یہہ شراب

رہ مجذوب اسکی تو سے سوگیا
حیرت آباد طریقت ہوگیا

یہہ شراب معرفت ہی خوشگوار
شافی اسکا احمد عالی تبار

اس شراب معرفت سے جن و انس
ایکدو کیا سیکڑون ہین بیحواس

بادۂ عرفان جو نشہ لائی ہے
فرشیونکو عرش پر پہونچائی ہے

یہہ عجائب بادۂ توحید ہے
اسکا نشہ سربسر تجرید ہے

تم تکیہ بیٹہو اسی بادہ کہین
جذبۂ سالک ہے یہہ بادہ نہین

خم بخم پیتا ہی ہر سالک مدام
اپکو کرتا ہی زیر تیغ لا کام

سن لے **ای طالب خدا** کے عبادت نردبان ہے کہ پہونچاتی ہی عابد کو حضرت واحدیت کے محل تک اور عشق کمند ہے کہ لیجاتی ہے عاشق کو بام حضرت وحدت پر اور معرفت نسیم سحرخیز فیض الٰہی ہے کہ بوی گلزار حضرت احدیت سے مست کرتی ہے طالب اپنے اپکو اور اوس مستی مین **انا الحق لیس فی جبتی سبحانی ما اعظم شانی** اسطرحکے ہزارون کلمین زبان طالب سے جلوہ ظہور مین آتی ہین بوجہہ لے ای طالب خدا کے حضرت وحدت کی تفصیل حضرت وحدت آئینہ ہے حضرت احدیت کا اور حضرت واحدیت آئینہ ہے حضرت وحدت کا اور حضرت حضرت احدیت کا اور حضرت ملکوت آئینہ ہے حضرت جبروت کا اور حضرت ناسوت آئینہ ہے حضرت ملکوت کا حضرت ناسوت مظہر جامع ہے اسہوا سطے حضرات صوفیہ صافیہ رضی اللہ عنہم نے اور وہ اللہ سے شغل برزخ کو جمیع اشغال سے بہتر اور خوب تر قرار دیا اس شغل کی ورزش سے نسبت حضرت ذات واجب الوجود سے اور صفات ثبوتی اور اضافی حضرت رسالت پناہ اور روح مقدس سے پیدا ہوتی ہے یعنی صورت حضرت مرشد کی آئنہ ہی یعنی حضرت ذات اور صفات الٰہی کا اور آئنہ ہے حضرت حقیقت محمدیہ کا رحمت ہو اللہ کی اوپر اُسکے اور آل و اصحاب کے

ابیات

صورت مرشد صمد کا آئنہ
ہی یہہ شکل احمد احد کا آئنہ

شغل برزخ رات دن کرتے رہو
نام مرشد ہر گہڑی پڑہتے رہو

یہہ کمند عرش ہے پہچان لو
یہہ سمند لامکان ہی جان لو

ای فقیر و یہہ کمند شوق ہے
ای فقیر و یہہ سمند ذوق ہے

جسکہڑی اس بحر مین گہس جاؤگے
گوہر نایاب عرفان پاؤگے

صورت بیمثل اسکی طور ہے
معنی بے ریب اسکے نور ہے

یہہ چمن راز الٰہی ہے فقیر
یہہ گلستان کما ہی ہے فقیر

نور اسکا ہی زمین و آسمان
طور اسکا ہی مکان لامکان

یہہ عجائب شغل ہے ای دوستو
یہہ معما ہی اسی تم بوجہہ لو

فرش سے پہونچائی ہے یہہ عرش تک
عرش سے لے آئی ہے پہر فرش تک

یہہ عجب دریا ہی دریای کریم
یہہ عجائب بحر ہی بحر رحیم

بوجہہ مرشد کی خدا کی بوجہہ ہے
بوجہہ اسکی مصطفےٰ کی بوجہہ ہے

ہادی مطلق ہی یہہ اطلاق کا
جلوہ بیشک ہے یہہ آفاق کا

بوجہہ اسکی ہے کتابون مین مگر
چاہیئے اس بوجہہ کو کامل بشر

اصل اسکی واحدیت ای فتا
فرع اسکی منزل امکان ہوا

سن لے ای طالب خدا کے مرشد نائب رسول پاک کا ہی ٹہیک لیکن وہ مرشد کہ شریعت اور طریقت اور حقیقت سے آگاہ ہی اور جابہ احکام اور اسرار ان تینون کے اوس سے ادا ہوتی ہین اور ہاتہہ اوسکا ہاتہہ ہے اوس حضرت کا رحمت ہو اوسپر اور اوسکی آل پاک پر بلاشک بیعت اوس مرشد محمدی مشرب سے بیعت ہے اور اوس ہادی آفاق سے کہ جسکا ہاتہہ ہاتہہ تہا رب العزت کا صلواۃ اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین دلیل قاطع اور برہان ساطع اسبات کی یہہ ہے کہ وہ مرشد مرفوع الاحجاب ہے کہ طالب خدا کا اوسکے ارشاد سے خدا کو پہونچتا ہے اور یہہ دولت موقوف فقط عنایت ایزدی پر ہے طالب بیچارہ کیا سمجہتا ہے کہ یہہ مرشد مرفوع الاحجاب ہے یا نہین حقتعالے جس شخص کو اپنی معرفت بخشا چاہتے ہین اوس شخص کا اعتقاد آتا ہے کہ مرشد کامل ہے اور جس شخص کو اپنی دولت معرفت سے محروم رکہتا ہے اوسکا اعتقاد آتا ہے ناقص ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ابیات

مرشد کامل خداداد ہے	یہہ رسول پاک کی امداد ہے	مرشد کامل فنا فی اللہ ہے	مرشد کامل بقا باللہ ہے
ہی یہہ نائب احمد آگاہ کا	ہاتہہ اسکا ہاتہہ ہی اللہ کا	کشتی دریا ہو یہہ شیخ ہے	ہادی صحرا ہو یہہ شیخ ہے
شیخ پیر باصفا کا نام ہے	شیخ خضر رہنما کا نام ہے	شیخ وہ جو راہی اسلام ہے	شیخ وہ جسکا شریعت کام ہے
شیخ وہ جس شخص کا ہر صبح وشام	قول وفعل احمدی ہو بتمام	شیخ کامل مجمع الانوار ہے	شیخ کامل مخزن الاسرار ہے
شیخ کامل مین فنا حاصل کرو	شیخ کامل مین بقا حاصل کرو	شیخ کامل معنی مستور ہے	شیخ کامل صورت پر نور ہے
شیخ کیا ہی شیخ ہی نور خدا	شیخ کیا ہی شیخ ہی طور خدا	شیخ کی صورت ہے نور مصطفا	شیخ کا معنے ہی سر کبریا

سن لے ای طالب خدا کے حقتعالے نے اپنی کلام مجید مین فرمایا ہے وابتغوا الیہ الوسیلۃ وابناء السبیل اس آیت شریف سے صریح اشارہ پایا جاتا ہے شغل برزخ کا جسطرح بے ملاحظہ لفظ کے حصول معنی کا ممکن نہین اسیطرح بے شغل برزخ کے حصول حضرت رب العزت ممتنع الوجود ہے اس شغل کو ای طالب خدا کی فرض طریقت جان اور شب روز ہر ساعت ہر لحظہ ہر دم ہر وقت ہر لمحہ اس شغل کی ورزش مین اپنی آپ سے بیحواس ہو اسقدر کہ فنا فی الشیخ کا مذاق حاصل ہو جاے یعنی فناء ثلاثہ کی دولت سے بہرہ مند ہو جاے اور انوار لطائف ستہ کے جلوہ ظہور بخشین اور حضرت شیخ کی صورت با معنے کا بہید تجہپر کہلجاے اور جانی تو کہ حقیقت حضرت شیخ کی حضرت واحدیت ہے کہ معبود خلایق ہے حضرت شیخ برزخ جامع بین الوجوب والامکان حضرت شیخ از روی صورت حادث ہی از روی معنی قدیم بمانند لفظ اور معنی کے جسنے حضرت شیخ کو از روی صورت اور معنی کے جانا اور پہچانا اور بوجہا اور پایا اوس شخص نے خدا اور رسول کو پایا اور بوجہا اور جانا کہ حقیقت ذاتیہ اور صفاتیہ اضافیہ اور ثبوتیہ حضرت شیخ کی برزخ جامع ہے حضرت شیخ مغربی کہ مرد کامل تہے رحمت ہو اللہ کی اونپر کیا اچہی وضع تعلیف برزخ شیخ مین یہہ شعر کہہ گئے ہین ۵ دمیان جان جانان جا نجست والی منوعم بزرخ جامع خط موہوم حد فاصل یعنی حضرت شیخ از روی معنی اور صورت کے مظہر جامع ہے تجلی وجوبی اور امکانی کا اور غیریت ہستی اسکی

تعیان نزدیک عوام الناس محض خطا موہوم ہے اور ماہیت ذاتیہ اسکی حد فاصل ہے درمیان اطلاق انتفائی اور ثبوتی کے یہہ نکتہ راز ہے کہ سوا عارفونکے کوئی اسکو بوجھ نہین سکتا

ابیات

شیخ کو بوجھو تمہین گر بوجھ ہے / شیخ کو دیکھو تمہین گر سوجھ ہے
محو شغل برزخی جو ہو گیا / قطب اپنے عہد کا وہ ہو گیا
شیخ نے مجکو کیا آگاہ حق / شیخ نے مجکو دکھائی راہ حق
قدسیونکی بزم مین پہونچا دیا / علم اونکا یک بیک سمجھا دیا
جذبہ یا ہو دیا مجکو تمام / طالبونکا کردیا مجکو امام
شکر اوس سلطان دین کی داد کا / شکر اوسکی دولت ارشاد کا
شیخ سر مصطفے ہی جان لو / شیخ راز کبریا ہے جان لو
وصل مولا ہے فقیر و وصل شیخ / فصل مولا ہے فقیر و فصل شیخ
شیخ کا تدریس درس مصطفا / شیخ کی تعلیم تعلیم خدا
راہ سے بے راہ تہا مین ای عزیز / شیخ نے مجکو کیا صاحب تمیز
علم بخشا عالم آثار کا / فقر بخشا احمد مختار کا
راز حق مجھپر ہویدا کر دیا / آمنین بندہ سے مولا کر دیا
کب بہلا میری لسان سے ہو بیان / خامۂ کج مج زبانسی ہو بیان

سن لے **ای طالب خدا** کے اوس سلطان غیب نے کہ جسکا قول کنت کنزا مخفیا ہے جب چاہا کہ اپنے نور کو دیکھوں اور اپنے آپکو اپنی نور پر والہ و شیدا کرون اور اول منزل مجمع الانوار مین آکر نام اوس نور کا حضرت وحدت رکہا اور اپنا تماشا اپنے نور پر ظہور ہویت کا کیا اور اوس تجلی اقدس کا نام حقیقت محمدی قرار دیا رفتہ رفتہ منزل بمنزل اوس منزل تقدیس اس منزل اخیر مین کہ تجلی جامع ہے حسن اور عشق کو کہ دونو اوسکی صفات اضافیہ اور ثبوتیہ کی شان ہے ناز گوناگون اور نیاز بے پایان کی تعلیم کے حسن کو کرشمہ غمزہ عشوہ ناز سکہایا عشق کو آہ و نالہ سوز نیاز کی باتین پڑہائین اب کوئی فرد افراد امکان سے ایسی نہین ہے کہ حسن اور عشق سی وہ خالی ہے اور حسن کی انوار اور عشق کے اطوار اوس سے نمایان نہین ہین ہر مظہر آئینہ دار حسن ہے اور ہر صورت جلوہ بخش عشق ہے یہہ جلوۂ شہود تمامتر عالم حسن اور عشق کا ظہور ہے حسن بہ صورت وار بمنزلہ لفظ اور عشق منزہ بمنزل معنی جہان حسن ہے وہان عشق ہی اور جہان عشق ہے وہان حسن ہے یہہ دونون آپسمین حکم لازم و ملزوم کا رکھتے ہین

ابیات

حسن کا جلوہ تجلی زاد ہے / عشق کا شعلہ نیاز آباد ہے
عشق بلبل کو ملا میثاق سے / حسن گل کو عالم اطلاق سے
حسن و عشق آپسمین دونون یار ہین / معنے و صورت کے دو سردار ہین
عشق ڈہونڈو حسن کی سرکار مین / حسن دیکھو عشق کے انبار مین
عشق دیتا ہے عاشقونکو صبح و شام / حسن کے جلوے دکہاتا ہی تمام
عشق سے صنعان ہوئے زنار دار / عشق سے منصور پہنچے دار پر
حسن کی ہم بزم ہمدم ناز ہے / آہ و نالہ عشق کا دمساز ہے
حسن ہے شان جمال ایزدی / عشق ہی شان جلال سرمدی
حسن کیا ہے جلوہ تشبیہ ہے / عشق کیا ہے شعلہ تنزیہ ہے
عشق کی ہر بات ہی سوز و گداز / حسن کی ہر گہات ہے انداز و ناز
عشق سے ہے آدم بمقام خاک سے / اوڑ گیا بالا کئے افلاک سے
عشق سے حضرت جنید با خدا / صاف کہو لے لیس دلقی ہوا

عشق سے حضرت زبان پاک سے | لی مع اللہ وقت قربان گئے
عشق سے حضرت تعالیٰ پاک ذات | غیب سے آئی بدار ستش جہات

سے لئے ابھی وہ حالت خدا کے اللہ پاک بیچون بیچگون کو جب عشق محمدی صلواۃ اللہ علیہ و آلہ پیدا ہوا اپنے نور سے احمد کو رحمت ہو اللہ کی اونپر اور آل پاک اونکی پر ظہور مین لایا نام اوس ظہور کا حضرت وحدت رکھا اور حضرت وحدت کے نور سے حضرت واحدیت کو نور بخشا اور نام حضرت واحدیت کا حضرت مرشد قرار دیا اور ملائکہ کو فرمایا کہ اس نور کو سجدہ کرو جسنی سجدہ کیا وہ مقبول حق تعالے ہوا اور جسنی نکیا وہ مردود ابدی ٹہیرا اب اس دار دنیا مین اس نور الہی کا ظہور حضرت مرشد محمدی مشرب کیطرف ہے اور یہ لطیفہ راز در راز ہے شغل برزخ کی ورزش سے مدت بسیار مین معلوم ہوتا ہے اور بعض بعض کو جلد بہ ارشاد ہے

ابیات

شغل برزخ کو نہ چھوڑو رات دن | اسطرف سے مونہہ نہ موڑو رات دن
پاؤگے تم ہی امارت کا مقام | دیکہہ لوگے تم قدامت کا مقام
سید ابرار کے دربار سے | احمد مختار کی سرکار سے
بس حسن بس اب قلم کو تہام لو | خامۂ معنی رقم کو تہام لو
یہہ بیان ہے مرشد آگاہ کا | یہہ بیان ہے حضرت اللہ کا
پیشوائی اولیا و انبیا | مقتدائے انبیا و اولیا
رحمت حق باد دایم ای حسن | بر روی و بر آل آن شاہ زمن

شغل برزخ خوبتر ہی العزیز | اسلئے محبوب تر ہے ای العزیز
کوئی دن مین با خدا ہو جاؤگے | پیر و مرشد خلق کے کہلاؤگے
زندگی جاگیر اپنی پاؤگے | خلد کو تعمیر اپنی پاؤگے
رتبۂ غوثی و قطبی پاؤگے | بادشاہ دو جہان ہو جاؤگے
چپ رہو اس قصۂ بسیار سے | باز آؤ اس بڑی گفتار سے
یہہ بیان ہے سید ابرار کا | یہہ بیان ہے احمد مختار کا
اہل ظاہر زو بقال خویش شاد | اہل باطن زو بحال خویش شاد
این رسالہ برزخیہ شد تمام | از طفیل آن شفیع خاص و عام

تمام شد رسالہ برزخیہ

مطبع دبدبہ سکندری ریاست رامپور
مین چہپا

رسالہ وصل عرفان محمدی

حق حق حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ونصلی علی محمد رسولہ الکریم

سبحان من تجلی ذاتہ لذاتہ بذاتہ فی ذاتہ من ذاتہ الی ذاتہ علی ذاتہ سبحان من ظهر صفاتہ علی صفاتہ الی صفاتہ من صفاتہ فی صفاتہ بصفاتہ لصفاتہ - ابیات فقیر

	چون احد از ذات بیچد سر کشید رقعۂ اول بطغرائی شہود از جمال با کمال سرمدی		حد احمد با صفاتش شد پدید شقۂ ثانی ز انشار وجود شد جمال لایزال احمدی	[illegible]

امابعد بعد حمد ذات حضرت احدیت صرفہ تبارک و تعالی و نعت بمرتبہ صفات آنحضرت وحدت احمد مجتبی و علی صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم یہ حقیر پر تقصیر کفش بردار جناب **محمد امیر حسن صابری** چشتی قادری حنفی مصطفی آبادی گذارش پرداز ہے کہ احادیث طریقت کی مرفوع حدیث مومنین حضرت امیر المومنین امام العارفین سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ راوی ہیں کہ فرمایا حضرت رسول اکرم المکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم **الشریعت اقوالی والطریقت افعالی والحقیقت احوالی**

والمعرفت سری یعنی تکمیل مراتب ذاتیہ سریہ اور توصیف صفات کاملہ احمدیہ صلعم کیواسطے یہ حدیث شریف
شاہد کافی ہے مگر اسکا سمجھنا ہر ایک کا حصہ نہین ہے لہذا بمصداق تکلم الناس علی قدر عقولہم
یہ فقیر مسکین صابری حنفی اپنی قابلیت اور دسترس نارسا کیموافق بخاطر برخوردار محمد فاروق حسن و دیگر طالبان راہ احمدی کیواسطے
کسیقدر بالاجمال حدیث موصوف کا راز اس رسالہ وصل عرفان محمدی مین کہولتا ہے تاکہ ہر ایک شخص اپنی
اپنی قابلیت اور فہم رسا کیموافق اس اسرار سے مسرور ہو اور گدایان کوی احمدی آپکی جانب متوجہ ہونیکا طریقہ جانین اور آپکی سرکار
رحمت آثار سے امداد و اعانت چاہنے کا وسیلہ معلوم کرین کہ حضرات عارفین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپکی دربار رحمت نثار مین
کسطرح بار پایا ہے اور آپکی ذات لقا مین آیات اور وجود باجود کو کسطرح جانا ہے۔ آگاہ ہو اے طالب مولے وصل مرشد کہ
تمام اکابر دین یعنی حضرات عارفین رضی اللہ عنہم وعنہ نے جو شریعت کے سچے پیرو اور طریقت کے مقبل اور حقیقت کے پورے ماہر
معرفت کے کامل عارف ہوے ہین اپنی اپنی مکتوبات نطابین ارقام فرمائے ہین اور نیز اس فقیر صابری کا بھی یہی مشرب ہے کہ حضرت
شہنشاہِ کُل سید رسل مبدءِ انوارِ ازلیہ منتہائے عروج کمالیہ گلدستہ ریاضِ ہُوِیّت زجاجۂ مراتب احدیّت انیس
بارگاہ حبیب اللہ جلیس خلوت گاہِ لی مع اللہ والی ولایت لاالہ الا ہو وارث مملکت ملک لاتخاف مطلوب ارباب شریعت مقصود
اصحاب طریقت افتخار رہبروان راہ حقیقت سر دفتر ماہران معرفت زینت بخش عالم ناسوت رونق دہ ممالک ملکوت رئیس
ارباب جبروت امیر امارت لاہوت سیاح بحار یاہوت حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
احوال ظاہر مبارک اور اوصاف شریف مفصل دو قسم پر منقسم ہین اول وہ ہین جو اخبار اور حدیثون مین کو ہین کہ جنکو ثقات کی
نقلون کے ساتھہ نقل کیا ہے اور جو سیر کی کتابون مین اخلاق اور صفات کے ثبوت نبوت اور رسالت مین تمام حضرات انبیا علیہم السلام پر آپکی
افضلیت اور اکملیت مین کافی اور وافی ہین لکہی ہوئی ہین اور دوسری قسم وہ ہے کہ جسکو مکاشفات برزخ و شغل نور کی سے
مکاشفان اسرار حقیقت اور مشاہدان انوار معرفت و وحدت نے دیدہ بصارت حق آگین سے دریافت کیا اور اوسکے اظہار و بیان کی طرف
ہین اور چونکہ پہلی قسم صفات الہی اور برزخ محمدی پر منحصر ہے اور بعض عارفین شریعت با طریقت کے کلام مین ہے کہ حضرات انبیا علیہم الصلوۃ
والسلام حضرت حق سبحانہ تعالے کے اسمار ذاتیہ سے مخلوق ہین اور حضرات اولیا عظام اسما صفاتیہ سے مخلوق ہین اور بقیہ کائنات
صفات فعلیہ سے پیدا کی گئی ہے اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ذات حق سے مخلوق ہین اور ظہور حق کا آپ مین
بالذات ہے چنانچہ حضرت مرشد برحق ہادی مطلق فرماتے ہین ابیات

حضرتِ باری کریم کارساز — در لباسِ سادہ دارد صد طراز
از جدلی ساخت آمد سوئی ساخت — بر طرازِ ساخت صبر و ہوش باخت
آن عبا ساخت احمد نام گشت — شد ز گلکاریش گلشن کوہ و دشت
احمد مرسل شفیع عاصیان — زینتِ حالِ رخ عباسیان
چونکہ ذاتش کرد در وحدت ظہور — شد مبدل طرح غیبت از حضور
اصطلاح صوفیہ
عالمِ کُن جملہ آمد در وجود — ہر یکے شد رنگ در رنگِ شہود
این شہادت جملہ نورِ مصطفےٰ است — جلوہ فرما شافعِ روزِ جزاست
جوش می آید بذکرِ مصطفےٰ — گفت در ہندی فقیرِ بینوا
اول و آخر ظہورِ احمدی — ظاہر و باطن حضورِ احمدی
حضرت احمد ظہورِ ذاتِ حق — حضرتِ احمد سے سب آیاتِ حق
احمدِ بےمیم ہے نورِ الٰہ — احمد بےمیم ہے طورِ الٰہ
گرچہ موجِ آب ہے حادث بذات — لیک ہے یہ آب دریا کی صفات
یہ مثالِ خوب دل مین سوچ لو — مت احدؐ سے غیر احمد کو کہو
نورِ احمدؐ گر نہوتا جلوہ گر — کون دیتا حضرتِ حق کی خبر
غیرِ احمدؐ کون ہے کونین مین — بے محمدؐ کون ہے دارین مین
بوجہنا احمدؐ کا ہے دانستِ حق — احمد بےمیم ہے فہرستِ حق
جسنے بوجہا پیر و مرشد کو حسنؓ — اوسنے ہان پایا ہے احمدؐ کا چین

رضی اللہ عنہ

اور چونکہ اقتضائے ظہور اور بروز صفات اور اسماء مین زیادہ اور ظاہر تر ہے پس ہر صفت برتر صفاتِ الٰہی مین سے جو کچھ جمال اور جلال مین سے اوس کے ساتھ مخصوص ہے ظہور کیا اور اسماءِ حسنیٰ مین سے ہر اسم کہ جو اوس کے مقتضائے کمالِ معنوی مین سے تھا بروز کیا کہ خدا تعالےٰ تقدس اوسی طرح ہر جو بطون سے تھے حقیقتِ کنزیہ پنہان اور مکنون سے باقی رہی پس حقائق اون صفات اور اسماء کے مستہام معنوی مین مجتمع ہوئی ذات حیث لا کیف ولا این اور ندائی اور الہاما کہا کہ اگرچہ مبنی اس کمال کا اور جمال و جلال کے

مقاموں کو جو حد حصر اور احاطہ اور انتہی سے باہر ہے ظاہر کیا لیکن سبب بحر وحدت میں کا ایک قطرہ خفی ہے اور بیضا کی ذات کا ایک ذرہ ہے افسوس صد افسوس ہمارا اجتماع کہاں اور حقیقت ذات کہاں اور ظہور شیون ذاتیہ حق کہاں اور ہر دو حقائق اسمائیہ اور صفاتیہ کہاں پس پہر اشارہ کنہہ عبارت کیا تہہ ہوا کہ میں اپنی ذات سے ایک ایسے حقیقت پیدا کرونگا جو تمام کمالات اسماء اور صفات اور شیونات کے جامع ہو اور پیدا کرون اوسمین ایک ایسی پیدائش جو عین تکوین ہو اور ظاہر کردن اوسمین ایک ایسا ظہور جو برزخ کبرے میں بطون ہے اور متصور ہو ساتہہ صورت بدیعہ کے اور متنزل ہو مشاہد رفیعہ مین سطوت سے کہ وہ حقیقت تمہاری محل نشاء رفیع اور جامع نشاء بدیع کے ہو اور اپنی حد ذات مین جاتہا اوسی چیز کے ممتاز ہو جو کنہہ کمال سے رمز کی گئی ہے اور یہ برزخ کبرا کے پہچانی نہین جاتی ہے اور ایسی حقیقت موجود یا نہین ہوتی ہے اور وصف نہین کیجاتی ہے اور اوس مظہر کی نسبت تمہارے مظاہر برزخ صغرے عظیمہ اور مجالی کریمہ کی نسبت سے اتم اور اکمل اور اجلی اور اعز اور افضل ہو جیسی نسبت ذات کی صفات کے ساتہہ ہے تاکہ اوس سے بنا میری برتری کی محیط کامل ہو جائے پس مینے اوس کے نام کو برزخ محمد سے مشتق کیا ہے اور اوسکا نام محمد اور احمد رکہا ہے اور مینے اوسکو عابد اور معبود اور ساجد و مسجود کا حامد کیا گیا کردیا اور لواء حمد اوسکے ہاتہہ مین دیا اور اوسکا مقام وسیلہ عظمی مینے کردیا پس حضرات انبیا اور اولیا علیہم الصلوۃ والسلام اسماء صفات کے مظہر ہین اور حضرت معشوق حقیقی مرتبہ وحدت جناب پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ذات کے مظہر برزخ ہین اور یہ مقام تعشق ہے جسکی حقیقت کل کو ارباب حقیقت کے سوا کوئی نہین جانتا ہے۔

عشق تا بر منصۂ حسن آرمید	خویش را بر صورت خویش آفرید
تا شود شید آئے روی دلفریب	وا ز خسارۂ آئینہ زیب
پیش و پس راس چپ و پست و فراز	گرم شد ہنگامۂ ناز و نیاز
عالم غیب و شہادت سر کشید	شام ماتم صبح شادی در دمید
خلعت احمد بقامت راست کرد	از قدم گاہ احد برخاست کرد
تا در لو رس سرائے انس و ناس	جلوہ گر آمد بصد رنگین لباس
روئی خود پوشید در ہر پیرہن	شد ہویدا بر شبیہہ مرد و زن
از حد اطلاق خویش آزاد شد	در فضائے آب و خاک و باد شد
نے کس عاشق نکس معشوق اوست	مظہرات این وآن ہر دو از دوست

نی کسی شیرین نکس فرہاد بود — نی دگر شئ تیشہ پیدا بود
در حقیقت دایۂ مکارہ کوست — بین بمعنی ہر چہار آن مادر وست
اختلاف شکل بردار از میان — تا نماید یک وجود این و آن
ہر شبیہہ گل بہ بستان رو نمود — تا برنگ و بوئی خود خواند درود
در گلستان صورت بلبل رسید — روئی خویش دید از شادی پرید
خود فروش آمد سوئی بازار مصر — شد بچند سال خود سالار مصر

پس جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم مقام جلال و اکرم کے بالذات خلاصہ ہوا اور حضرات انبیا و اولیا علیہم السلام بواسطے نفی برزخ خفی ہوئے اور چونکہ حضرت شہنشاہ و سرور صلعم ذات حق سے مخلوق ہین یعنی برزخ جلی اور ظہور حق کا آپ ہی بالذات ہین برزخ کبری ہے تو آپ عام صفات اور جمیع کمالات مین ہر کسی سے جو آپکا غیر ہو اوس سے فائق اور منفرد ہے اور اسیوجہ سے آپکا دین تمام دینون کا ناسخ ہے کیونکہ صفات بعد ہر دو برزخ ذات کی مشہود نہین ہوتی اور اسیوجہ سے آپ عروج برزخ کبری کے فوق عرش ہین کیونکہ ذات فوق جمیع اشیا کے ہین اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم رحمانیت حق کے محل ہین جو فوق عرش ہے اور وسیع زیادہ سے اور عرش محیط اجسام ہے ورحمتی وسعت کل شیء اسپر صادق ہے پس حقیقت محمدیہ بصد جمیع موجودات اور سبب اتمام کائنات ہے اور نیز تمام فیوض اور برکات کی واسطہ ہے اور بعد اوس کے تنزل کے حضرت احدیت صرفہ سے بمقام واحدیت مین سمائی اور صفات بمحل جلوہ مین ظاہر ہوئی پس حضرت صلعم کمالیت اوسپر عاشق ہوا مثل تعشق کے اسم مسمی پر اور صفت کے موصوف پر اور ان کمالات کے معانی ہین ہر معنی اپنی حقیقت کیطرف اشارہ نہین کرتا ہے مگر اوسی کیطرف اور اپنی ہویت پر دلالت نہین کرتا ہے مگر اوسی پر پس اگر کوئی اون کمالات مشار الیہا مین سے کسی کمال کے ساتھ متحقق ہو تو اوسی پر مطلوف ہوگا اور اوسی کا وصف نوریت کی حقیقت اوسی مین منحصر ہے اور نور اوسکے نامومنین ہے اگرچہ سب انبیا اور اولیا اسی صفت کے ساتھ متصف اور اوسی کے ساتھ متحقق ہین لیکن جناب سرور عالم صلعم اوس صفت کی حقیقت ہین اور درمیان برزخ حقیقت شی کے اور اوسکے جو اوس شئی کے ساتھ متحقق ہو فرق ہے اور تمام چیزین اوس نور کی مظاہر ہین اور اوس ظہور کے مجالی ہین **قول** حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کما رواہ بخاری **اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِیْ** یعنی مین اللہ تعالے کے نور سے ہون اور کل مومن میرے نور سے ہیں۔ اور ایک **روایت** مین ہے کہ فرمایا حضرت شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کہ **اَنَا مِنَ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ** یعنی مین اللہ تعالے سے ہون اور تمام مومن مجھ سے ہین ہم رجال الغیب ہین

اکثر صوفی عارف کامل کو کہتے ہین اور مسلم عابد زاہد کو - اور جب وجود کونی مین نوع نازل کیا تو اوسکے واسطے سے عقول اور نفوس لوح
قلم عرش کرسی افلاک کواکب ارکان معادن نباتات حیوانات انسان جو حقائق کونیہ نسخہ جامع ہے پیدا کیے گئے
اور یہی ہے کلیات وجودیہ اسی ترتیب کے ساتھ جو عارفین اور حکماء بقراطیہ کے کلام مین واقع ہے منتظم ہوا اور ان موجودات کے موجود ہونے کی
ترتیب ایسی ہی ہے جیسے کہ مراتب اعداد کی اصطلاح صوفیہ مین واحد کو کہتے ہین اور واحد سے اعداد کی وجود کی ترتیب ہے کہ دو موجود ہی نہین
ہین بلکہ وجود واحد کے اور تین موجود ہی نہین ہوتے ہین بدون دو کے وجود کے اور چار موجود ہی نہین ہوتے ہین بدون تین کے وجود کے پس کوئی عدد
مرتبہ مین معدوم نہین ہوتا مگر بعد وجود اپنے ماقبل کے اور سب معدود ہین واحد اور واحد عدد نہین ہے کیونکہ جو عدد کو ضرب کیا جاوے کسی عدد مین وہ عدد
اوس سے پیدا ہوتا ہے اور اگر جمیع اعداد واحد مین ضرب کیجاوے تو کوئی چیز اوس سے پیدا نہین ہوتی ہے پس عقل اول جو حقیقت روح محمدی سے عبارت ہے
وہ خاص تمام عالم کے وجود کی اصل ہے کیا عالم امر اور کیا عالم خلق اور وہ حقیقت جمیع علل کی علت ہے اور ذات مجرد اوس سے منزہ ہے کہ کسی چیز
کے وجود کا علت ہوا اور جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے اوس سے حقیقت محمدی کے برزخ وجود کی تفصیل معلوم ہوئی پس حضرت سرور عالم
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اول وجود مین آخر وجود کے سبب اسی سے حضرت صلعم نے اپنی قول پاک سے ظاہر فرمایا ہے کہ اب زمانہ اوس ہیئت پر دور
کیا جو ہیئت سموات کے خلق کے وقت رکھتا تھا اور دائرہ وجود کے درجات کا اعلی دور اوسکے ظہور سے اور صورت برزخ اور معنی مین تمام ہوا اور
حضرت صلعم حق کیساتھ برزخ بطون ذات ہین جیسے کہ اول تجلی حق تھے ویسے ہی آخر مین اعلی اور اکمل خلق حیات برزخ مین ہوئے اور اوس حد کا
تمام پاک وسیلہ رابطہ کا رکھا کہ اوسکے ساتھ وعدہ کیے گئے ہین امت کو اوسکی درخواست کا واسطے اوسکے حکم کیا ہے اور وسیلہ کی معنی اہل
ظاہر کے نزدیک سبب ہین پس آپ ابتدا مین پہلے برزخی وجود خلق کے سبب تھے اور انتہا مین حق کے ساتھ خلق کے قرب کا سبب برزخ ہونگے
پس انکو صوری ومعنوی حاصل ہوا اور علو مکان اور علو مکانت مین کامل ہوئے اور عالم اکمل صفاً اور جلالاً اور اعظم عالم صورت اور معنی اور اتم
اور اعدل از روی خلق اور خلق ہو کے علیہ من الصلوۃ افضلہا ومن التحیات اتمہا واکملہا - پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا
کمال خلقت اور اعتدال اور ظہور جمال اور جلال آپکا صورت اور معنی اوس قدرت کے احاطہ حصر اور دائرہ انحصار سے باہر ہے اور جو کچھ ذکر
کیا ہے وہ ایسا ہے جیسے دریا کیساتھ نسبت قطرہ کی ہے اور روشنی کیساتھ نسبت ذرہ خفی کی ہے - ایہا الطالبین حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم آگاہ ہو کہ وجود مطلق بنظر مراتب مفردات موجودہ کے دو قسم منقسم ہے ایک قسم لطیف ہے جیسا کہ معانی اور اخلاق اور ارواح اور
اوسکے اشباہ اور ایک قسم کثیف ہے مثل صور اور اشکال اور اجسام اور اوسکی امثال کے اور ہر دو اقسام مذکور مین سے ہر قسم متفرع دو طرف
ہے ایک طرف اعلی اور دوسرا طرف ادنی کے پس طرف اعلی معنوی مانند تخلق وتحقیق انسانی کے ساتھ صفات الہیہ اور اخلاق محمودہ اور

جمیع مراتب کمالات معنویہ کے ہے اور اس علو کو علو مکانت کہتے ہیں اور اسکی نہایت خدا کے نزدیک ہے تو حق جل جلالہ جس سبب اوس
شخص کو عنایت کرتا ہے اور ہمیں سب جمع کرتا ہے جسکی تعظیم کا ارادہ کرتا ہے اور اپنی نزدیک جسکو بزرگ کر دیتا ہے اور طرف علو صوری افعال حسنہ اور
اعمال صالحہ اور صور حسنہ اور اشکال لطیفہ اور اماکن علیہ رفیعہ ہیں اور اس علو صوری کو علو مکان نام کہتے ہیں اور رتبہ مکان ساتہ تفاوت درجات اور
مراتب جنت کے ہے اور اسکی اعلی درجات میں سے وسیلہ ہے جسکی خبر حضرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دی ہے کہ حق تعالی اپنی بندوں میں سے
ایک بندہ کیواسطے وعدہ کیا ہے اور میں امید رکہتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں پس حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم جیسے علو مکانت کیساتہ
مخصوص ہیں ویسی ہی علو مکان کیساتہ منتخب ہیں کیونکہ اللہ تعالی کے نزدیک کوئی آپ سے زیادہ بزرگ از روی قدر و منزلت کے نہیں اور مجھے
حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ میں نے تیرے واسطے اپنی شفاعت کو پنہاں رکہا ہے اور بجز تیرے کسی پیغمبر کیلیے میں نے اوسکو
پنہاں نہیں رکہا ہے **اور حضرت ابو جعفر محمد** بن علی بن الحسین سلام اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا ہے کہ حق تعالی نے حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کیواسطے زمین اور آسمان کے لوگوں پر شرف کو کامل کر دیا ہے اور **حضرت ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے
کہ قیامت کے دن دہنی طرف عرش کے میں کہڑا ہونگا کہ بجز میرے کوئی اوس مقام میں نہیں کہڑا ہوگا۔ اور **فرمایا** کہ میں خروج میں آدمیوں
میں سب سے پہلے پڑہ کے ہونگا جسوقت کہ وہ اوٹہائے جاوینگے اور جبکہ وہ درگاہ الہی میں آوینگے تو میں اونکا خطیب ہوں اور جب ناامید ہونگے تو میں
اونکا خوشخبری دینی والا ہونگا لواء الحمد میرے ہاتہ میں ہے اور حضرت پروردگار کے نزدیک میں گرامی ترین اولاد آدم میں سے ہوں اور کچھ فخر
نہیں ہے اور ایک **روایت** ہے کہ میں اونکا قائد ہونگا جسوقت درگاہ میں حاضر ہونگے اور میں اونکا خطیب ہوں جسوقت کہ خاموش ہونگے اور
تسکین اور میں اونکا شفیع ہونگا جسوقت کہ روکے جاوینگے اور لواء کرم میرے ہاتہ میں ہے اور میں اپنی پروردگار کے نزدیک اولاد آدم کا اکرم
ہوں **اور حضرت ابی سعید** رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت شہنشاہ دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ
انا سید ولد آدم یوم القیمۃ وبیدی لواء الحمد ولا فخر یعنی میں سردار ہوں اولاد آدم کا قیامت کے
دن اور میرے ہاتہ میں لوائے حمد ہے اور کچھ فخر نہیں ہے اور نہیں ہے کوئی پیغمبر آدم اور جسکی کہ خبر ہے مگر یہ کہ میرے لوا کے نیچے ہے یعنی سب
پیغمبر میری جہنڈے کے نیچے ہونگے اور **حضرت ابن عباس** رضی اللہ عنہما کی حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ آگاہ ہو
میری محبت والو کہ میں خدا کا حبیب ہوں حبیب کہے ہونیکا سبب یہ فقیر صابری آیندہ قلمبند کریگا اور ایک **روایت**
میں اونہیں سے آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ **انا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر** یعنی میں اکرم اگلے
اور پچھلے کا ہوں اور کچھ فخر نہیں ہے **حضرت** ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت سرور عالم صلعم نے

کہ کہا ہے محمد حضرت جبرئیل نے کہ میں زمین کے تمام مشارق اور مغارب میں پھرا لیکن میں نے محمد صلعم سے کوئی فاضل تر نہیں دیکھا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی اکملیت اور آپکے جمیع کمالات صوری و معنوی کے بیان ہونے میں اکثر حدیثیں درمیان طریقت اور
شریعت کے وارد ہیں کہ جنکا احاطہ نہیں ہو سکتا ہے اور کوئی آپکی اکملیت اور افضلیت میں مقابل نہیں ہے اور آپکے واسطے علو مکانت ہے
جو ساتھہ حقائق اسما و صفات کی برزخ میں تعبیر کیجاتی ہے تو علو مکانت سے جو وسیلہ اور مقام محمود کیساتھہ تعبیر کیا جاتا ہے آنحضرت صلعم کو
حضرات اولیائے کبار نے از روئے ظاہر کے حادث اور از روئے باطن کے قدیم سمجھا ہے اور اس مایہ تفہیم سے جو پایۂ عالی پایا وہ پایا ہے ص

محمد عربی کابروی ہر دو سرا ست	کسیکہ خاک درش نیست خاک بر سر او

اور علمائے شریعت با طریقت نے از روئے مکان اور مکانت کے موجودات سے اعلی اور افضل سمجھا ہے اور از روئے صورت اور معنی کے نہایت علوی
وجود ہی کیساتھہ مخصوص ہیں اور یہ بیان طرف اعلی کا معتبر ساتھہ مکان اور مکانت برزخ کبرے اور صغرے دونوں جانب طرفین جو کیساتھہ ہوا
اور طرف ثانی سفلی جو سقوط مکانت اور مکان کیساتھہ معتبر ہے اور ابلیس علیہ اللعن کو نصیب ہے اور مقام اوسکا اور جو اوسکے تابعین اشقیا
میں سے ہیں **نعوذ باللہ من ذلک** اور اس باب میں کلام دو فصلوں میں ہے **پہلی فصل حمایان صفات** آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے کمالات معنوی میں ہے جو خدای عزوجل کے نزدیک آپکے علو مکانت پر شاہد ہیں اور یہ دو قسم پر منقسم ہے
ایک قسم کمالی ہے جسکے ساتھہ حضرات کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین متخلق اور متحقق ہیں جیسا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا **تخلقوا باخلاق اللہ**
اور دوسری قسم کمال کوئی ہے جسکے ساتھہ کاملین متصف اور متخلق ہیں اور وہ صفات حمیدہ ہیں جسکا مجموع مکارم اخلاق ہے اور مخفی نہ رہے کہ
علو مخارین سے کوئی اوسکا جامع نہیں ہے جیسے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم مکارم اخلاق اور محامد صفات کے جامع تھے کہ وہ
آپ سے پیدا ہوا اور آپ ہی پر ختم ہوا اور آپ ہی پر تمام پایا اسی سبب سے حق تعالی نے آپکی شان والا میں فرمایا ہے **اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ**
یعنی تحقیق اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم بہت بڑے خلق پر ہو اور سیر کی کتابیں اور حدیثیں مروی اوس سے بھری ہوئی ہیں اور
اونکا کچھہ حساب اور شمار نہیں ہے اور شیخ کامل محمد عبد الکریم جیلی جو صاحب کتاب قاموس اعظم اور قابوس اقدم کے ہیں کہا ہے کہ ان کلمات سے
ثابت ہوتا ہے کہ مکارم اخلاق جو کتابوں میں مذکور ہیں وہ نسبت اونکی جو وارد نہیں ہوئے ہیں مثل قطرہ در بیان نہیں کیے گئے ہیں ایسی ہیں
جیسے قطرہ کی نسبت دریا کے ساتھہ ہے اور جو کچھہ وارد ہوا ہے اوسکے آنحضرت صلعم ہی جامع ہیں اور بجز آپکے کوئی اوسکے ساتھہ مخصوص نہیں
ہوا ہے اور اوس سے آپکا کمال معنوی خلقی معلوم ہوا ہے لیکن کمال حقی جو حق سبحانہ تعالے نے آپکو بخشا ہی اور آپکو مخصوص اوسکے ساتھہ کر دیا
وہ اوس سے بہت بڑھکر ہے کہ تعداد عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ حمایان صفات کے نہیں پہنچا ہیگا کیونکہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کل اخلاق آلہیہ اور صفات ربوبیہ کے ساتھ متخلق تھے **رباعی**

یا صاحب الجمال ویا سید البشر — من وجہک المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور حضرت شیخ الشیوخ شیخ ابو القاسم جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے جوانہی مکتوب لطائف سرامانی مین تحریر فرمایا ہے کہ کمالات آلہیہ اور صفات محمدیہ ہے کہ صفت مصفت اور اسم اسم نقل کیا ہے اور ان چیزون کا ذکر کیا ہے جسپر اس فقیر **محمد حسن صابری** کے استاد حضرت **مولانا شاہ عبد العزیز** صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ رسالہ سر محمدیہ صلعم تصنیف اپنی مین تصریحاً اور اشارۃً وتلویحاً دلالت کی ہے اور منجملہ اونکی اسم اللہ تعالےٰ کا ہے اور دلیل اسبات پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس اسم کے مظہر ہین **قول** اللہ تعالی کا ہے

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

دوسرا ارشاد ہے **وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ**

تیسری جگہ فرمایا ہے **وَاِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ** اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قول مبارک **انا عبد اللہ** کے یہی معنے ہین اور یہ عبودیت خاص ہے اور آپ پروردگار تعالےٰ کے اخلاق کیساتھ متخلق ہین اور شیخ کہتے ہین کہ آپکی بات کو تعظیم حق مین مستبعد نسمجھو کیونکہ یہ امر اللہ تعالی کی منزاہت مین طعن کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ جل شانہ کمال مین یکتا ہے اور تعلیم بیدا کرنا ہے حضرت شیخ عبد الحق دہلوی قدس سرہ فرماتی ہین کہ شیخ سے عجب ہے کہ اسبات کا عذر رکھتے ہین گویا کہ اسقدر کیساتھ شان آنحضرت کی تعظیم مین کمال آلہی کے نقصان کا شبہہ ہے اور یہ کیا بات ہے یہ تو عین کمال آلہی ہے کہ حق تعالی اپنی ذات ایسے پیدا کی ہے اور ظاہر فرمایا ہے اور حقیقت محمدی نور اکمل شیونات آلہی اور مظہر کمالات نامتناہی ہے **ع** از غور پر ببیند اگر اہل بصیرت ٭ از شان خدا نیست جدا شان محمد ٭ اور بیشک اللہ تعالے نے بہت نامون کے ساتھہ آپکا نام رکہا ہے اور یہ بات مشہور ہے کہ اسماء آلہی کے تمام معلومین تعلق اور تحقق دونون ممکن ہین لیکن اس اسم جلیل مین تعلق ہی حاصل ہے اور تحقق ممکن ہے اور شیخ کا کلام اسبات مین ناطق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اوس اسم جلیل کیساتھ تخلق ہی حاصل ہے اور اس اسم کے مفہوم مین جمیع صفات کمال کا جمع ہونا ماخوذ ہے اور حقیقت محمدیہ کو جمیع کمالات حاصل ہین چنانچہ جو کچھ کہ بیان کیا گیا ہے اوس سے واضح ہوتا ہے لیکن اسمین ہی شک نہین ہے کہ مرتبہ الوہیت ذات آلہی کیساتھ مخصوص ہے کہ وہ خدا ہے اور بندہ محمد صلعم مین اور کل انبیاء علیہم السلام محجوب مرفوع الاجابات علو العزم ہین مرتبہ ہمان صفات ہین منشاء الوالتات خبر ہا ہے سب ہی بندگی خاص جو آپکی ذات شریف کیساتھ

مخصوص ہے آپکی جمیع صفات کمال کے متصف ہونیکا اور اسم پروردگار کے موسوم ہونیکا تقاضا کرتی ہے اور گو کہ بعض فنا و بقا کا
مبنی ہے اور چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ذات مع صفات الٰہی مین فانی ہوئے ہین پس ضرور ہے کہ اوسکے ساتھ باقی ہون اور اوسکے تمام صفات
متصف ہون اور حضرت **شاہ عبدالحق** دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ عارفین صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبت جان
دریا فضل حقیقت محمدیہ مین جس سے حضرات صوفیہ کی اصطلاح مین وحدت عبادت ہے ایسے غرق ہوئے ہین کہ نقش دوئی کا اونکی نظر و بصیرت سے محو ہو گیا
واللہ اعلم اور رسالہ سر محمدیہ مین اس **فقیر صابری** کے اوستاد حضرت مولانا **شاہ عبدالعزیز** صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے
ہین کہ منجملہ اونکے اسم نور محمد ہے اور یہ آیۃ اسی ہے **لقد جاءکم من اللہ نور (یعنی محمد) وکتاب مبین** ط
یعنی قرآن) اور منجملہ اوسکے اسم حق ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے **قد جاءکم الحق من ربکم**
اور اس **فقیر صابری** کے پیر و مرشد **حضرت امیر دوجہان** رضی اللہ عنہ ایک قوی دلیل سمجھتے تھے جسکو کوئی دفع کرنیوالا دفع نہین
کر سکتا تھا اور یہین کو کوئی مقام جہان پہلے کا نہین ہے وہ حقیقت ارشاد فرمایا اور یہی ہر کتاب مین اکتفا کیا ہے فرماتے ہین کہ بالاتفاق محققون نے کہا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جمیع اسماء حسنی اور صفات اعلیٰ کیساتھ متصف و متحقق ہین اور آپکو کمالات مین سے اسیقدر ملا کہ بجز حضرت
محمد صلعم کے کوئی اوسکے لائق اور سزاوار تحت و فوق نہین تہا۔ اور جس وقت **حضرت** ام المومنین بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلعم کا
خلق پوچھا گیا تو اونہون نے فرمایا **کان خلقہ القرآن** اور قرآن خدا کا کلام ہے اور اوسکی صفت ہے پس حضرت عائشہ رض نے خدا کی صفت کو
حضرت صلعم کا خلق قرار دیا اور **حضرت** حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے **انہ لقول رسول کریم** درحقیقت مین خدا کا قول ہے پس حق تعالیٰ کی
صفات علیم کیساتھ تحقق کیجانب نظر کرنا چاہئے کہ اوسنے اپنی صفات اور اپنی اسماء مین حضرت رسول پاک صلعم کو مقام مستخلف مین خلیفہ کرکے قائم کیا اور
احمد بن محمد کو جناب الٰہی محجاب رسول خدا صلعم اوسکے تحتیہ مین ایک بہت بڑا بہید ہے اللہ تعالیٰ ہم مرفوع الاجازتون علو العزیان کو اور ہم علماء ظاہر بین
متحققون کو اس حقیقت و وحدت کبریٰ کے بیچ برزخ صغریٰ کے مطلع فرماوے آمین واللہ الہادی **بیان دوسرا آنحضرت صلعم**
کے کمال صوری مین جو خدا تعالیٰ کے نزدیک آپکی علو مکانی کی تحقیق پر شاہد ہے اور یہ تین قسمون پر منقسم ہے **قسم اول** ذاتی
قسم دوسری فعلی جیسے کہ نماز اور روزہ اور صدقہ اور مثل اسکی اور **قسم تیسری** قولی ہے پہلی قسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کی ذات شریفہ اور صورت جمیل ہے اور آپکی ذات مقدس سب ذاتون سے جمیل زیادہ اور کامل تر اور فاضل تر اور ظاہر و باطن مین نور تہی اور صورت شریف آپکی
سب انسانون سے احسن و جمیل تر اور پاکیزہ تر تہی اور علماء شکر اللہ سعیہم کو جو کچھ آپکا حلیہ شریف معلوم ہوا ہے اور اونکی فہم مین آیا اونہون نے اوسکو
بطریق اجمال بیان فرمایا ہے علماء ظاہر کے نزدیک تصور جمال بموجب حلیہ شریف کے اور مطالعہ کمال اور ہر گہڑی اوسکو ملحوظ رکہنا اور اوسکی

مشق او مراقبہ کرنا اس حیثیت سے مقصود ہے کہ وہ جمال جانفزا ہمیشہ پیش نظر رہے اور مفارقت نکرے تب قرب حاصل ہوگا۔

اے طالبان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آگاہ اور خبردار ہو کہ علمائے باطن حضرات مرفوع الاجازت علوالعزم والمرتبہ کے نزدیک تصور برزخ صغریٰ سے نسبت کر لینی ضرور ہے اور اوس برزخ صغریٰ کے وسیلہ سے برزخ کبریٰ مجلی اور تکمیل و نما ہوگی اور یہ واسطے حصول کمال او قرب و وصال کے طریقوں میں سے قریب تر طریق ہے اور حصول و صحبت کا اصحاب خاص یعنے خلفاء راشدین میں شامل ہونیکا ساتھ حاصل ہو صحبت معنوی و صوری کے اور سعادت کبریٰ اور نعمت عظمےٰ کے سبب سے ہے اور اگر بطریق اتصال اور دوام اوس پر قابو نملی تو چاہئے کہ پیشوایان وقت صلوٰۃ اویسی اور سلام علوی باجازت صاحب مجاز مرفوع الاجازت علوالعزم المرتبہ کی سے غافل وقت میں جو روشنی راہ اور حضوری درگاہ کے لیے قریب تر طریقوں میں سے اوس پر طریقہ ہے اوسکو نگاہ رکھے وباللہ التوفیق اور دوسری قسم فعلی ہے اور حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے افعال زکیہ اور احوال مرضیہ میں جو معلوم اور منقول ہیں اور صحف و دفتر اوس سے بہرے ہوئے ہیں اور اسبات میں یہ بات کافی ہے کہ کل عالم اور انکے اعمال حسنات آپ کے پلے میں ہیں کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہدایت اور ارشاد کی راہونکی بنا قائم فرمائی ہے دونوں مرتبوں یعنے شریعت شریف اور طریقت اکبر میں خلق کو گمراہی سے نکالا اور وہ احکام وضع کیے جو سنت قرار دیے گئے ہیں اور صلوٰۃ و صوم اور حلال و حرام بیان فرمائے ہیں اور جو چیز نیک اہل عالم سے ظہور پاتی ہے بحکم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بہا الی یوم القیمہ تمام اجر آپ ہی کے لیے ہونگے پس تمام خلق کے اجر آپ کے میزان اعمال میں ہیں بلکہ وہ کل آپ کے دریائے فضل میں سے ایک قطرہ ہیں اور آپ سب کے کل اور اصل ہیں اور سب آپ کے اجزا اور فرع ہیں اور حضرت شہنشاہ دوسرا صلعم کے شدت افعال اور قوت حال کا کیا بیان ہو سکے پس جو کچھ کہ وارد ہوا ہے کہ حضرت سرور عالم صلعم باوجود عفو ہو جانے اگلے پچھلے ذنوب کے اسقدر قیام فرماتے تھے کہ پائے مبارک آپ کے ورم کر آتے تھے اور باوصف اسکے کہ تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا ہوئی تھیں اور شکم مبارک پر پتھر باندھتے تھے کہ کافی ہے اور حضرت جبرئیل نے آپکی خدمت مبارک میں عرض کیا کہ پروردگار نے مجھکو حکم کیا ہے کہ میں آپکے لیے زمین کے پہاڑونکو سونا کردوں لیکن آپنے اوس سے انکار فرمایا اور فقر کو اختیار کیا چنانچہ بحرین کا مال آپکی خدمت مبارک میں لایا گیا اور آپنے اوسکی جانب مطلق التفات نفرمایا اور کوئی چیز اوس میں سے آپ دولتسرا میں نہیں لیگئے اور اوس وقت میں آپکا کہانا بجز شوربے کے اور کچھ نہ تھا اور آپکی صفات ظاہرہ اوس سے بہت زیادہ اور برتر ہیں جو حصر کیجاویں اور یہ سند کو ایک نمونہ ہے اے طالبان و عاشقان حضرت محمد صلعم جانو اور آگاہ ہو کہ آج بھی جس میں نسبت محمدیہ اور معنا احمدیہ سے منتقل ہو کر آیا ہو گا اوسکا بھی موافق اوسکی قابلیت کے یہی حال ہوگا کہ وہ دنیا کی زیب زینت سے دور فقر و فاقہ صبر و قناعت قریب ہو گا چنانچہ اسوقت اس خاکسار مسکین فقیر پر تقصیر محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی کے قلب منور پر بوسیلہ

حضرت سید عالم صلعم دوسرے درجہ کا القا ہوا اور یہ شعر گو حسب حال نہیں ہے مگر بیساختہ زبان پر آگیا ہے **حسن** یہ دنیا کی زینت
زینت سے کیا تعلق فقیر کو ہے ؛ تو صابر تو تنگو چاہی کب کلاہ ثروت قبا حشمت **ای عاشقان محمد** صلعم افسوس ہے اون لوگوں نے
اون فقرا کیحالت پر جنہوں نے لیے خواہش نفسانی او زیب و زینت دنیاوی کو عزیز کیا تقلید احمدیہ کو ترک کرتے ہیں جامۂ فقر کو بدنام کرتے ہیں مگر
جبکہ فقیر حقیقت پر نظر کرتا ہے تو تاسف جاتا رہتا ہے کیونکہ ہر آدمی مصداق **کل شیء یرجع الی اصلہ**
اپنی اصل کیجانب رجوع ہوتا ہے خاندانے صحیح خاندان صابریہ چشتیہ و قادریہ جنیدیہ مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ جامع صفات محققین کے
ذات خاندان اعالیہ کے کل حضرات نے ابتدا سے انتہا تک تقلید محمدی اور نسبت احمدی کو نہ چھوڑا اجلال میں تحت قبا سرور ہی رہے اور تمام مصفا و آلائش دنیاوی
اختیار کرکے فقر اختیار کیا جو لوگ کہ اصل حقیقت تھی اوسکی جانب رجوع ہوا اور جو اس افتخار سے غیر ہیں گو لباس فقر سے اپنی تئین
بدنام کرتے ہیں لیکن خدا سے اخیر ہیں اونکا قلبی میلان دنیا کیجانب ہے اور اونکی اصل دنیا ہے اور وہ اوسی کی تلاش میں مصروف ہیں

هرکسی جوید سراغ اصل خویش — هرکسی پوید بسوی وصل خویش
هرکسی بهتر شمارد گاه خود — هرکسی افضل شناسد راه خود
هرکسی گوید سلام ملک خویش — هرکسی راند کلام ملک خویش
هرکه او تنها ز قوم خود شود — در نگاه جمله بی حرمت بود
هرکه او از خانمان بیگانه گشت — آخرش مجنون روش دیوانه گشت
هرکه او گم کرده باشد جای بود — زود تر گردد خراب و خوار زود
منکه هردم در تلاش اصل خویش — سر بسر دارم دل و جان ریش ریش
منکه هردم از فراق وصل یار — سرزنش دارم بجان سوگوار
منکه هردم در هوای زلف او — چون صبا کردم پریشان کو بکو
گریه بر آنکس که ز اصل خود جداست — گریه بر آنکس که دور از آشناست
گریه بر آنکس که در بزم نگار — از سیه بختی نیابد دخل و بار
گریه بر آنکس که دور از یار گشت — از دم تیغ ستم افگار گشت
شادی آنکس که از قید جدید — در حریم گاه قدیم خود رسید

شادیِ آنکس که خود را خود شناخت	با خیالِ خویش نردِ خویش باخت
جهد کن ای طالب مرد خدا است	گریه و شادی حقیقی خود شناخت
من نه آمی این کلام است حسنؔ	هر چه گوید گوید آن شاهِ زمن

اور تیسری قسم قولی ہے وہ آپکے اقوال فصیح اور کلمات ملیح ہین جنسے بہت سی کتابین اسلام کی بھری ہوئی ہین اور با اینہمہ وہ ایک قطرہ دریا مین سے اور ایک ذرہ روشنی مین سے ہین اور آپکے کلام پاک کی عظمت و شان مین قول حق سبحانہ تعالے کا جو اوسنے اپنی قرآن مجید کے باب مین فرمایا انہ لقول رسول کریم کافی ہے کہ ظاہر مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ناطق تھے اور از روی حقیقت وہ نطق نطق الٰہی تھا چنانچہ فرمایا ایکہ کریمہ وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی بس یہی آیۃ شریف اس قول فقیر کی شاہد اور اظہار عظمت کلام سروری کیواسطے کافی ہے اور ای طالب محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم آپکی حدیث مقدس کے جس کلمہ کو چاہے تو غور کرتا کہ تجھکو مرحبت اور حقیقت کے مجامع اور محاسن آپ مین معلوم ہو جائین کیونکہ آپنی کسی چیز کو نہین چھوڑا مگر خلق کو اوسکی ہدایت کی ہے اور آپنی کسی فضیلت کو ترک نہین کیا مگر یہ کہ اوس سے آگاہ فرمایا یعنی ہر فضیلت سے آگاہ کر دیا اور اسیوجہ سے حق جل علانے آپکو خاتم المرسلین کر دیا ہے کیونکہ آپنی ہر دقیقہ اور حقیقت پر آگہی سے احاطہ فرمایا اور ہر طریقہ کو روشن کر دیا ہے پس سوائے آپکے اور آپکے خاص نسبت دار مرشد کامل مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ جامع صفات کے کہ وہ بھی از روی حقیقت اور از وجہ نسبت خاص الخلیل محمدی کے مظہر شان احمدی ہی اور کسیکی ہمین حاجت باقی نہین رہی کیونکہ جسطرح آپ آخر مین خاتم المرسلین ہوئے اسی طرح اول مین سابق النبیین ہے چنانچہ فرمایا کہ وادم بین الماء والطین الخ یعنی آدم درمیان پانی اور مٹی کے تھے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم و شرف و عظم و مجد و کرم غزل فقیر

مشرف ہین معظم ہین جناب مصطفا سمجھو	مجید ہین مکرم ہین حبیب کبریا سمجھو
وجودِ اصل آدم ہین جنابِ احمدِ بے میم	یہی رمزِ حقیقت ہے نہ اسمین کم سوا سمجھو
خدا کے راز کا نکتہ ہے اسکو نکتہ دان سمجھے	جو طالب ہو سمجھنے کے تو ہمسے لوگو آ سمجھو
ہمارے مرشدِ کامل نے ہمکو صاف بتلایا	جنابِ مصطفے کو مبتدا اور منتہےٰ سمجھو
حسنؔ صابر نے اول ہین او آخر ہین او نہین ہیں	امیرؔ اور احمدِ عالی کا اسکو دلربا سمجھو

حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی قابلیت کا بیان

تمہی وای عاشقانِ حبیب محبوبانِ سرمدی جانو اور آگاہ ہو کہ قابلیت آنحضرت صلعم کی جمیع موجودات کی نسبت ایسی ہے جیسے بحر کی نسبت کی قابلیت قطرات کیساتھ ہے اور فیض الٰہی عادت قابلیتوں کے موافق ہے چنانچہ آفتاب کی شعاع ہے کہ اوسکی دیکھنے اور عکس آفتاب کے لینے کی قابلیت خدا نے آئینہ خوشنما مین عطا کی ہے گو تم یہ قابلیت نہین رکھتے کہ اوسکو دیکھہ سکین کیونکہ خداوند کریم نے اوسمین چمک ایسے پیدا کی ہے کہ کوئی بہی قدرت نہین رکھتا کہ خوب دیکھہ سکے بلکہ نظارہ مین اوسکے نظر خیرگی کرتی ہے بخلاف اوسکے جمادات پر ظاہر ہونیکے کہ گو شعاع آفتاب اوسپر بہی پڑتی ہے لیکن اوسکی قابلیت مثل آئینہ کے نہین ہے اور آئینو مین بہی ہر آئینہ کی قابلیت جدا جدا ہے مثلاً آئینہ معتدل نما ہے تو جیسا موہنہ ہے ویسا ہی دکہائی دیتا ہے۔ اگر لنبا آئینہ ہے تو اوسمین لنبا موہنہ نظر آتا ہے پہیلے ہوے آئینہ مین پہیلا ہوا موہنہ دیکہتا ہے چہوٹے آئینہ مین چہوٹا اور بڑے آئینہ مین بڑا موہنہ دکہائی دیتا ہے پس معلوم ہوا کہ فیض ظاہری اور باطنی کا ثبوت بمقدار قابلیت کے ہے اور حق تعالے جل شانہ حکیم مطلق ہے وہ ہر چیز کو اوسکے مقام ہی مین رکہتا ہے اور قابلیتین متفاوت ہین اور فیض کا ظہور مخلوقات مین قابلیتون کے موافق ہے اور اللہ تعالے کا ظہور اپنی اسما و صفات مین موافق ہر چیز کے ہے کہ جیسے اوسکی قابلیت تقاضا کرتی ہے پس اوسکا ظہور اسم **منعم** مین ایسا نہین ہے جیسا کہ اسم **منتقم** مین ہے چنانچہ ایکروز تاریخ ۲ محرم ۱۳۰۸ھ روز جمعہ کو بعد نماز اس فقیر کے حضرت مرشد برحق ہادی مطلق قدس سرہ نے فرمایا کہ برخوردار روحانی تو **لیس کمثلہ شیٔ** کے معنی سمجہا فقیر نے دست بستہ عرض کیا کہ مولا من اگر حضور انور سمجہاوینگے تو غلام سمجہہ جائیگا فرمایا نور العین اسکے یہ معنی ہین کہ ایک شیٔ دوسری شیٔ کی مثل نہین ہے مثلاً ایک آدمی دوسرے آدمی کیطرح نہین ہے ایک عارف دوسرے عارف کی مانند نہین ہے ایک طالب دوسرے طالب کے مقابل نہین ہے وقس علی ہذا پس قابلیتین متفاوت ہین متقابل نہین اور قابلیت ہر طالب کی اوسکے ظرف سے تطبیق رکہتی ہے جیسا کہ اس فقیر امیر کے حضرت شیخ اکبر الکبائر مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ ہمنام اپنی حضرت شیخ سے ایک ہوا اسی طرح اوںکا نام لیوا یہ فقیر امیر ہے نہین صفات معنوی کیساتھ لیکن بصورت ظاہری امیر ایک ہوا اور اس فقیر کے پیر ... [illegible] ... مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ شہنشاہ ولایت رحمان صفات ایک ہوا اور نہ اس فقیر سے لاکہون مرید اوصدہا صاحب اجازت ... [illegible] ... اونکی قابلیت اوسی قابل تہی جسسے وہ مستفیض ہوا تیری قابلیت اسی لائق ہے جس سے تو مستفیض ہوا فقیر مؤلف نے تعلیم الٰہی معلم حقیقی ... [illegible] ... طواف او زمین سجدہ تعظیمی ادا کیے اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور نے لیس کمثلہ شیٔ کے معنی بدلائل قویہ سمجہائے یہ ارشاد حضور انور کا بہت صحیح ہے اور فی الحقیقت قابلیتین متفاوت ہین اور میرے حضرت خالق حقیقی کے فیض کا ظہور اوسکی مخلوقات مین قابلیتون کے موافق ہے۔ چنانچہ اسمار **منعم** اور **منتقم** قول فقیر کے شاہد ہین کیونکہ نعمت مین ظہور اوسکا نہین ہے جیسا کہ ظہور اوسکا نقمت مین ہے اسی طرح رحمان صفات کہ حقیقتہً وہ واحد ہے اور بوجہ اختلاف مظاہر کے ظہور اوسکا مختلف ہے اور حق کا ظہور مظاہر مین موافق ظاہرا

قابلیتون کے ہے اور قابلیتین چیزونکی اونکی حد کے مقامون سے متعلق ہین جو اون سے ظاہر ہوئی ہین اور نعمت کا مقام حد اسم منعم اور اسم منتقم اور منعم اور منتقم یہ دونون اسم الٰہی قدیم ہین کیونکہ صفات اللہ تعالیٰ کی قدیم اوسکی ذات کے ساتھہ قائم ہین اور یہ اشیا عالم اوسکی اسماء و صفات کا اثر ہے پس افراد عالم مین سے ہر فرد کا اسماء حق اور صفات الٰہی سے ایک مقام حد ہے چنانچہ حضرات انبیا علیہم السلام حق کے اسما ذاتیہ سے پیدا کیے گئے ہین اور وہ اسما اونکے مقام حد و دہین اور حضرات اولیا رضوان اللہ علیہم اجمعین اسماء صفاتیہ سے پیدا کیے گئے اور اسماء صفاتیہ اونکی حد و دہین اور باقی موجودات صفات فعلیہ سے مخلوق ہین اور وہ صفات اونکی مقام حد و دہین اور حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حق تعالیٰ کی ذات سے بلا حجاب التفات برزخ مین مخلوق ہین اور آپکا مقام لا ہوت حد ذات حق ہے اور حق جل و علا کا ظہور آپ پر بالذات خاص ہے اور اسیوجہ سے آپ جمیع کمالات کے ساتھہ منفرد ہین کیونکہ صفات راجع ذات مطلق کیطرف ہین اور آپکا دین تمام ادیان کا ناسخ ہے اسواسطے کہ بعد ظہور ذات کے صفات منتہی ہو گئین ہوئی ہین لیکن علم اونکا باقی رہتا ہے اسیوجہ سے نبوت انبیا کی اپنی حال پر باقی رہی اور منسوخ نہین ہوئی مگر دین اون کے منسوخ ہوگئے - اور نسبت قابلیت محمدیہ کی مثل نسبت بحر کے ہے - اور نسبت انبیا اور اولیا کی قابلیتون کے مانند انہار اور جداول کے ہے - اور نسبت بقیہ عالم کی ہے اوسی مین سے مثل ایک قطرہ کے یہ کلام حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کا تمام

بحر ذخار است جناب احمدی	نهر و قطره دان ظهور احمدی
گر تو داری مایهٔ فرزانگی	در احد احمد مدان بیگانگی
از ازل آمد چو احمد در ابد	مشتهر شد احمد از نام احد
حسب معنی لی مع الله آن او	هم بصورت ما عبدنا آن او
او بعلم حق چو علم حق علیم	او بنطق حق چو نطق حق علیم

اور حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہین کہ اس فقیر حقیر کی زبان پر یون آیا ہے کہ سب نسبتین جو ہندکو ہوئین مثل قمر اور کنزان ام اقدح اور عرف اور قطرات البحر کے ہین اور اوسکا سبب یہ ہے کہ حضرت محمد صلعم مجموعہ عالم ہین کیونکہ آپکی روح اطہر عقل اول ہے اور تمام اوس سے مخلوق ہے پس تنہا آپکی قابلیت مثل تمام موجودات کی قابلیتون کی ہے اور آپ مستفیض اولی اور مفیض ثانی ہین اور فیض اقدس ذات کی متوجہ اولی آپ کیجانب متوجہ ہے اور آپ سے بقیہ مخلوقات کی طرف اونکی قابلیتون کے موافق متوجہ ہے پس آپ کل موجودات کے ہین اور آپ سے کل شئی ہے ہو الکل واللہ کل الکل حضرت امام عبد اللہ یافعی نے آپکی مدح مین کیا خوب فرمایا ہے یا غیث الانام و ہادی

کل حیران ہین یا واحد الدہر یا عین الوجود ہی ÷ اور جبکہ قابلیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی کل ہے اور قابلیت تمام الکوان اور مرسلین و نبیین اور ملائکہ مقربین اور تمام اولیا کاملین و صدیقین و مومنین جزئی ہے تو آپکے انتہا رفیع کی ذرا فنا سے سب قاصر ہونگے اور آپکے شان مرتفع کے کوئی عاجز ہونگا اور چونکہ حضرات انبیا و اولیا علیہم السلام نے اس معنے کو پہچانا اور دریافت کیا تو اونہوں نے آپکے عظمت شان کے روبرو اپنی سرونکو کہدیا اور آپکی بلند شان کے آگے زمین انکسار پر اپنی گردنونکو ڈال دیا اور حضرات انبیا علیہم السلام سے عہد لینے کے یہی معنے ہین کہ ایمان آپکا لاوین اور آپکی یاری کرین چنانچہ حضرت حق تعالےٰ نے اپنی کلام پاک مین فرمایا ہے

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ

اور تمام حضرات اولیا مقربین آپکی عالیشان کیطرف آپ ہی کے عروۃ وثقی کے ذریعے سے ترقی اور عروج مرتبہ کبریا کا کرتے ہین چنانچہ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی اور حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی شہنشاہ ہند الولی شفاعت ہم اور حضرت خواجہ بایزید بسطامی طیفور شبلی سلطان العارفین رضی اللہ عنہم فرماتے ہین کہ خدا تعالیٰ کا طرف بعضے شش جہت سے در بند ہے لیکن جناب اقدس محمد صلعم کا در کھلا ہے ؎ ہزار بار توان کرد با خدا ستوئی ؛ ولیک صد نتوان وصف مصطفیٰ گستاخ اور درگاہ حق مین حاضر ہونے کی کوئی راہ نہین ہے بجز آپکی دروازہ کے اور اسم مبارک دروازہ آنحضرت صلعم کا یہ ہے جو حدیث شریف صحیح مین وارد ہوا ہے

انا مدینة العلم وعلی بابها یعنے آگاہ ہوا ے طالبان محمد صلعم کے کسیکو کچھ چارہ نہین ہے مگر یہ پیروی کہ ہادی آپکی اور بوسیلہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ ظاہراً اور باطناً آپکا تابع ہو تاکہ خدا تک پہونچ جاوے اور اگر یہ وسیلہ نہین ہوتی تو اولیا آپکے بعد وہ دعوے کرتے جو حضرات انبیا علیہم السلام نے آپکے قبل دعوی کیا ہے اور حضرت محمد صلعم کی امت کے اولیا نے باطن مین ولایت موسوی اور عیسوی ابراہیمی و آدمی وغیرہ خدا تعالیٰ سے بوسیلہ آنحضرت صلعم پائی ہین جو کہ حضرات انبیا نے ظاہر مین پایا ہے اور نہین بوجہ قطع ہوجانے نبوت کے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم پر ختم ہوجانے کے سبب نبوت نہین پائی ہے اور حکمت اسمین یہ ہے کہ حضرات انبیا علیہم السلام نے جو کچھ کہ پایا ہے نبوت کے وسیلہ سے پایا ہے اور ادیان کے جو کچھ شرع جاری کی ہے خدا تعالیٰ کے اذن اور حکم سے ہی باوجود اسبات کے کہ اونکے دین محمدی صلعم کے ظہور کے باعث سے منسوخ ہوگئے کیونکہ اونکی دین جزئی تھے اور دین محمدی کلی ہے اور جزو کل پر غالب نہین ہوتا ہے اور دین کی کلیت کیوجہ سے آپ تمام کافہ خلق کیطرف مبعوث ہوئے ہین اور سوا آپکے اور حضرات انبیا اور رسول ایک ایک قوم مخصوص کیطرف مبعوث ہوئے ہین بوجہ اسکے کہ اونکا دین جزئی تھا پس حضرت محمدی صلعم کے دین کی قوت مین تمام عالم کی قوت ہے مثل عرش و کرسی لوح و قلم افلاک و املاک

سمٰوٰت و ارض و کواکب شمس و قمر نار و ہوا آب و خاک درخت و حیوانات جن و انس اور جو کچھ کہ پیدا ہوا ہے اور پیدا ہوگا اوس سب سے یہ جمعیت کبریٰ زیادہ کی گئی ہے جو اوسکی حقیقت کے ساتھ مخصوص ہے اور وہ وہ معنے ہیں کہ اوس سے حضرت محمد صلعم ساتھ قاب قوسین کے تعبیر کیے گئے ہیں اور آپ کے غیر کو اوس سے ایک حصہ نصیب نہیں ہے مگر اوسکی قابلیت کی وسعت کے موافق پس تو سمجھ لیوے اور اوسکو فنا کر اور گم ہو اور اپنی ذات کو تو بحر موفوع اوسکے ساتھ ایسا ملا دے جیسا کہ قطرہ دریا میں ملجاتا ہے اور اوسمین گم ہوجاتا ہے کہ سعادت کبریٰ اور مکان برزخ زلفی کو پہونچ جاتا ہے اوس نکتہ میں ایک بہت بڑا بھید ہے اگر توجہ کامل مرشد علو العزم عالی المرتبہ کی کرے تو اسرار محمدی صلعم کو بشرطیکہ فہم سلیم ہو سمجھ جاے انشاء اللہ تعالیٰ ای شائق صادق اور طالب کامل جلوۂ محمدی اگر تو عقل عقیل رکھتا ہے تو اس بحر محمدیہ میں ملنے کیجانب حضرات خاندان قادریہ صابریہ علیہ العزم والمرتبہ حمان صفات رضی اللہ عنہم نے اپنے اقوال مبارک میں اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ خضنا بحرًا وقف الانبیاء علی ساحلہ یعنے ہم سے ایک دریا میں گھستے در آئے جسکے کنارے پر انبیا کھڑے ہیں کیونکہ لحقوق حقیقی شخص نہیں ہوتا ہے مگر اوس شخص کو جو بعد اوسکے آئے اور اوسکا صورتاً اور معناً تابع ہو پس حضرات اولیاے کاملین امت محمدی کے آپ کے ساتھ صورت اور معنی کے لاحق ہیں اور بحر لحقوق میں در آئے ہیں بخلاف حضرات انبیا علیہم السلام کے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حکماً لاحق ہوے اور آپ سے من حیث المعنی لاحق ہیں اور آپ کے تابع ہیں من حیث الصورۃ تابع اور لاحق نہیں ہیں پس اسیوجہ سے حضرات انبیا بشکل محمدی صلعم بحر لحقوق یعنی دریاے وحدت کے کنارے ٹہیرے ہوے ہیں کیونکہ وہ اپنی حدودات میں مشروع ہیں اور تابع صورت میں نہیں ہیں لیکن معنی میں تابع ہیں اور حضرات اولیاے علو العزم عالی المرتبہ صورتاً اور معناً حکماً و عیناً تابع ہیں پس جسکو اس بات کی توفیق دیگئی ہے کہ وہ اپنی قطرہ وجود کو بوسیلہ مرشدی بحر حقیقت محمدیہ میں ملادے تو اوسکو سعادت کبریٰ اور برزخ زلفی حاصل ہوجاے اور سزاوار ہے کہ جو کچھ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی حسنی حسینی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ کیا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کوئی قدم نہیں اوٹھایا ہے مگر یہ کہ میں نے اپنا قدم آپ کے قدم کے مقام پر رکھا ہے لیکن قدم نبوت جو آنحضرت صلعم کیساتھ مخصوص ہے اونکی مقام پر قدم نہیں پہونچا ہے پس کوشش کرکے آپ کیساتھ لاحق ہو اور آپ کے دریاے متابعت میں غرق ہوجاو وفقنا اللہ و ایاک لذالک

حضرت صلعم کے حبیب ہونیکا بیان

ای طالبان اسرار و مشتاقان دیدار حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم جانو اور آگاہ ہو کہ حضرت شہنشاہ دوسرا حبیب کبریا صلعم کے حبیب نام ہونیکا بھید اور اوسکی جگہ مقام حضرت علماے ظاہری و باطنی نے بروایات معتبرہ مستند یوں ارقام فرمایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں آیا ہے کہ ایکروز کچھ لوگ حضرات صحابہ کرام میں سے آپ کے منتظر بیٹھے تھے کہ آپ باہر تشریف لائے اور نزدیک وقریب ہوے اور حضور انور صلعم نے سنا کہ باہم ذکر کرتے ہیں ایک اونمین سے کہتا ہے ان اللہ اتخذ من خلقہ ابراہیم خلیلاً

بیشک تحقیق اللہ تعالی نے خلق میں سے حضرت ابراہیم کو خلیل کیا ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ موسیٰ کے کلام عجب ہے کَلَّمَ اللّٰہُ تَکْلِیْمًا
یعنی کلام کیا ہے حضرت موسیٰ سے باری تعالیٰ نے کلام کیا حضرت عیسیٰ روح اللہ ہیں حضرت آدم کو خدا نے برگزیدہ کیا یہ تذکرہ لوگ کر رہے تھے کہ
آنحضرت صلعم نکلے اور ان سے سلام علیک کی اور فرمایا کہ میں نے تمہارا کلام اور تمہارا تعجب کرنے کو سنا کہ تم سب کہتے ہو کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور
موسیٰ نجی اللہ ہیں اور عیسیٰ روح اللہ ہیں اور آدم کو خدا نے برگزیدہ کیا ہے اے لوگو جانو اور آگاہ ہو کہ میں حبیب ہوں خدا تعالیٰ کا
اور کچھ فخر نہیں ہے قیامت کے دن میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہے اور کچھ فخر نہیں ہے اور میں اول شافع ہوں اور مشفع ہوں اور کچھ فخر نہیں ہے اور میں پہلا
شخص ہوں کہ بہشت کی کنڈی کھڑکھڑاؤنگا اور میرے لیے بہشت کے دروازے کھولے جاوینگے اور میں اسمیں داخل ہونگا اور میرے ساتھ
فقراء علماء ذوالمرتبہ مسلمان صحابی میرے ساتھ ہونگے اور میں اگلے اور پچھلوں سے بزرگ تر ہوں اور کچھ فخر نہیں ہے۔ یہ حدیث شریف آنحضرت صلعم کے کمال
جامع ہے اور آپکے جمیع فضل تر فاضلین پر فضیلت کی تصریح کرنیوالی اور تحقیق آنحضرت صلعم کے علو مکان کا بیان گذرا اور اس جگہ آنحضرت صلعم کے
حبیب کے نام کیساتھ تخصیص ہونیکے بھید کی اطلاع دینا منظور ہے پس آگاہ ہو اے عاشقان محمد صلعم کہ مقام حُبّی کمالیت کے مقاموں کا برتر
مقام ہے اور حدیث قدسی میں آیا ہے کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق وتعرفت الیہم
یعنی میں ایک خزانہ مخفی تھا پس میں نے دوست رکھا اس بات کو کہ میں پہچانا جاؤں پس میں نے خلق کو پیدا کیا اور انکو اپنی سے شناسائی دی
پس انہوں نے مجھکو مجھ سے پہچان لیا اور توجہ ایسی پیدائش ہے جو جناب الٰہی سے ایجاد میں صادر ہوئی ہے اور سب مخلوقات اسکی فروع ہے اور جمیع حقائق
حب کے واسطے سے ظاہر ہوئی ہیں اگر حب نہ ہوتی تو خلق پیدا نہ کیجاتی اور اگر خلق پیدا نہ کیجاتی تو اسماء وصفات الٰہی پہچانے نہ جاتے اور خلق روح محمدی
ہی کے واسطے ظاہر ہوئی ہے اور اگر روح محمدی صلعم نہ ہوتی تو خدا تعالیٰ کو کوئی نہ پہچانتا کیونکہ کوئی پیدا ہی نہ ہوتا پس جبکہ موجودات کے وجود کا واسطہ
اول ہے اور بہ تحقیق وارد ہوا ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلعم سے شب معراج تجلی میں ارشاد فرمایا جو اہل طریقت کی حدیث صحیح سے ثابت ہے
لولاک لما خلقت الافلاک ۵ پس معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم مخزن مخفی کے پہچاننے کے لیے توجہ حبی سے
مقصود ہیں اور جو کہ آپکے سوا ہے اسکا آپ طفیل ہے اور محبوب الٰہی سے اصل مقصود آپ ہیں اور جو آپکے سوا ہیں وہ آپکی فرع ہیں تابع ہیں
پس اسی وجہ سے حق تعالیٰ نے آپکو اسم حبیب کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے اور آپکے سوا مخصوص نہیں اور آپکی امت میں سے جسنے آپکے ظاہر
وباطن کی پیروی کی ہے اسکو حق جل وعلا نے محبوب کر لیا ہے موجب آیہ کریمہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ
فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اور یہ بحکم اسکے آپ ہی مخلوق ہیں انا من اللہ والمؤمنون من نوری
اور خصوصیت خدا کیساتھ آپ ہی کی امت کو ہے اور سوا آپکی امتوں کو خصوصیت نہیں ہے اور جسنے آپکی امتوں میں اسبات کا

دعوی کیا کہ ہم نے احبا ما اللہ ہے حق تعالی نے اوس سے انکار اور آنحضرت صلعم کے اتباع ظاہر و باطن کرنیوالونکی لیے محبت کو ثابت کیا
کیونکہ ہدایت اپنی پیغمبر سے مخلوق کو اوسی کے ساتھ ملحق ہے اور آنحضرت صلعم سوا کوئی حبیب نہین ہے پس آپکی امت بھی محبت کیساتھ مخصوص
ہوئی اور درگاہ حق مین مقبول ہے اور آگاہ ہو اے طالبان و عاشقان محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم علی الاطلاق حب کے
نو مرتبے ہین مجملہ اون کے دو مرتبے حق مین ہین اور باقی خلق مین ہین پس مرتبہ اولی جو حق مین ہے وہ بغیر اسباب کے اوسکا اثر اور
ظہور کو حرکت ہو حب نام کہا جاتا ہے اور جب وہ حال حب مین داخل ہو تو ارادت حاصل ہو اور ارادت حقیقت خدا ہی کے لیے ہے
حب کے سات مرتبے ہونگا اول مرتبہ خلق مین میل ہے اور وہ قلب کو مطلوب کیجانب کھینچنا ہے اور جب وہ زیادہ ہو جائے تو اوسکو رغبت کہتے ہین اور
جب رغبت زیادہ ہو جائے تو اوسکو طلب کہتے ہین اور جب طلب زیادہ ہو جائے تو اوسکو ہلع کہتے ہین اور جب ہلع خوب ہو جائے اور ہلع ہمت
قبول کر لے تو اوسکو حیرت العصابہ کہتے ہین اور جب وہ نہایت قوی تر ہو جائے اور طلب مذکور سے لطیفہ مصطفوی کا تعلق کامل ہو جائے
اور حقیقت کے ساتھ النفس اختیار قدیمانہ کر لے تو اوسکو سانح ہوائی بر کہتے ہین اور جب سانح ہوائی اور قلب صنوبری کی لب
ت ہو جائے اور درون دل کے چھا جائے تو اوسکو ہوا و شغف طی غب کہتے ہین اور وہ اس حیثیت سے ہوئے کہ اصل مین محبت تھی حرف
کی نفی کرے تو لفظ محب باقی رہا بعد ازان حرف میم کی نفی بالکل کر ڈالے تو لفظ حب باقی رہا آگاہ ہو اے طالبان محمد صلعم
کلمہ محبت مین کیسے بڑے دو نقصان عظیم واقع ہوئے کہ میم مین اور رتبے سے تو تین حرف نے اول و آخر حب کو چھپا لیا جبین اور
تو کا جھگڑا اوس سے دور ہوا تو صرف لفظ حب باقی رہ گیا مین و تو کی نفی کی بعد حب کا اثبات ہوا اور جبکہ طالب صادق اپنی ذات
فانی ہو جائے اور وہ نمو بکرا سے اسطرح سے کہ اپنی نفس مجرد فانی ہو جائے اور اپنی فنا فانی ہو جائے تو اوسکو محو کہتے ہین اور جب
مستحکم ہو جائے اور ظاہر و باطن مین متمکن ہو جائے اور محبت اپنی نفس محو ہے اور حبیب سے بھی اس حیثیت سے فانی ہو جائے کہ شئی واحد ہوا تو
اوسکو عشق مفرد کہتے ہین اور یہ حب مطلق ہے اور خلق کے لیے حب خلق مین آخر مقامات مین سے ہے اور اوس مقام مین محب حبیب اور حبیب محب
ہو جاتا ہے اور ہر ایک کا دوسرے کی برزخ کی صورت پر رنگ ہو جاتا ہے اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ روح عاشق معشوق کی صورت برزخ مین
متمکن ہو جاتی ہے اور وہ صورت برزخ کبریٰ سے روحانی اوسکی قلب ابرت مین متعلق ہو جاتی ہے اور علماء ظاہری یہ فرماتی ہین کہ حب
اوسکی دل مین متعلق ہو جاتی ہے اور انفکاک و مفارقت اور انفصال اونکے درمیان مین مستحیل ہو جاتا ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے ع
رق الزجاج و رقت الخمرۃ الابیات اور یہ خلق کا مرتبہ حقیقی ہے اور نہ کہا جائیگا کہ خاص خدا تعالی کی ہے مگر یہ کہ تمام خلق کا
وجود حق تعالی سے ہے لیکن قول حضرات مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ کا یہ ہے کہ حب اور ارادت حقیقۃ خدا تعالی کے لیے ہے

اور حب کا ایک مرتبہ دوسرا ہے جو حق مین اور ظاہر ہوتا ہے اور اوسکا نام مرتبہ جامع رکہا جاتا ہے اور اوسکو ود کہتے ہین اور اسماء الہی مین سے ایک ودود نام ہے کہ حق تعالی اپنے بندون مین جسکو چاہتا ہے دوست رکہتا ہے اور بندے اوسکو دوست رکہتے ہین فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ پس وہ مرتبہ مشترک ہے اور یہ عالم ظہور مین عشق کے مرتبون مین سے نہایت درجہ کا مرتبہ ہے باین وجہ کہ اوسکا وقوع جا بجا نہین ہے اور کوئی چیز خلق مین مرتبہ عشق سے بڑہکر نہین ہے اذ ہو نار اللہ الموقدة التی تطلع علی الافئدة۔ فافہم حق حق

ابیات

عشق افلاطون وجالنیوس ہے ۔ یہ دوائے نخوت وناموس ہے
عشق ہے آب حیات ای بیخبر ۔ گر نہو یہ موت ہے پہر سر بسر
جسنے اسکا ایک ہی قطرہ پیا ۔ وہ مسیحا کی طرح زندہ رہا
عشق ہی سے سب مرض ہوتے ہین دور ۔ یاد رکہہ اسبات کو ای ذی شعور
عشق والے ذرہ پر گر ایک تاب ۔ دیکہکر بیتاب ہووے آفتاب
عشق کا پرتو پڑا جس خاک پر ۔ خاک وہ اڑتی ہے پہر افلاک پر
مولوی کی گفتگو پر کر نظر ۔ تاکہ ہووے عشق سے تجکو خبر
شاد باش ای عشق خوش سودای ما ۔ ای طبیب جملہ علتہای ما
جسم خاک از عشق بر افلاک شد ۔ کوہ در رقص آمد وچالاک شد
عشق جوشد بحر را مانند دیگ ۔ عشق ساید کوہ را مانند ریگ
با محمد بود عشق پاک جفت ۔ بہر عشق او را خدا لولاک گفت
عشق جان طور آمد عاشقا ۔ طور مست وخر موسی صعقا
جملہ معشوقست وعاشق پردہ ۔ زندہ معشوقست وعاشق مردہ
عاشقی پیداست از زاری دل ۔ نیست بیماری چو بیماری دل
علت عاشق ز علتہا جداست ۔ عشق اصطرلاب اسرار خداست
ہر دلے کہ ز عشق یزدان زندہ شد ۔ از حیات معنوی پاینده شد

ملت عشق از ہمہ دینہا جداست	عاشقانرا مذہب و ملت خداست
بس کنم چون دلبر آمد در خطاب	گوش کن واللہ اعلم بالصواب

اب یہان سے آنحضرت سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کیساتھ تعلق ہونیکی کیفیت بیان کیجاتی ہے
کہ ظاہر و باطن مین آپکے ساتھ کسطرح حاضر رہنا چاہیئے اسبارہ مین **اقوال علماء ظاہریہ** ہین کہ حضرت حق جل و علا جو
حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور آپکو خلق کا شفیع قیامت گردانا ہے جو قرب اور عزت اور محبت کے
لوازم مین سے ہے اور آپکے لیے اوسکو عام کیا اور بجز آپکے خلق مین سے کسیکو عموم شفاعت نہین ہے اور اسکا بہید یہ ہے کہ چونکہ
حضرت محمد صلعم کافہ خلق کیواسطے مبعوث ہین اور اونکے متقدم اور راعی ہین اور ہر راعی مسئول رعیت ہے اور سیر اونکے احوال کی
رعایت واجب ہے پس حق تعالے نے اونکی دینا اور آخرت کے مصالح آپ پر واجب کیے اور اوسکی توفیق آپکو عطا فرمائی اور وسی وسیلہ کا
وعدہ آپ سے کیا کہ وہ مقام محمود ہے اور حقیقت مین وسیلہ معنی مطلوب کے وصول کا واسطہ ہے اور وہ شفاعت ہے اور خاص معنے کو ایک منزلت
ہے کہ جسکی صورت فردوس اعلی مین ہے جو جنتون کے بلند تر مکانون مین سے ہے اور آپ وہان رہتے ہین اور کمال صورتا و معنی اور ظاہرًا و باطنًا
جمع کرتے ہین اور آنحضرت صلعم جیسے کہ جمیع خلق کا واسطہ ہدایت وجود اور ظہور مین ہین ویسے ہی نہایت مین بھی نعم مقیم کیواسطے واسطہ
ہونگے پس اول اور ابد اور اول و آخر مین بجز محمد صلعم کے میرے وجود کا اور جو چیز کہ تیری ہے او جب کہ موجود ہے اوسکا واسطہ اور وسیلہ اور علت کوئی
نہین ہے پس ای طالب تجھکو واجب اور لازم ہے کہ تو آپکی جناب سے متعلق ہو اور آپکے در کا ہو رہے تا کہ تجھکو دونون طرف کا حاصل ہووے اور جو
جو کسی شخص نے حضرت صلعم سے اسبات کی تمنا کی کہ جنت مین آپکا رفیق ہو آپنے ارشاد فرمایا ہے **و اعنّی علی نفسک بکثرة
السجود** پس آپنے اوسکو حکم فرمایا کہ اپنی نفس پر سجود اور سعی اور طلب کے ساتھ کرتا کہ مطلوب حاصل ہو مقصود اتم اور اکمل
متحقق ہو اور اسی سبب سے ذات حضرات اولیاء کاملین مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ جامع صفات رضوان اللہ علیہم اجمعین کا
حضرت محمد صلعم کی جناب سے تعلق کرینگا اور آپکے درپہ جبہہ سائی کرینگا ہمیشہ سے اہل کمال کا دابہ ہے جسکی تکمیل اور پہنچانا آپکے
علیہ کیطرف حق تعالے نے چاہا اونکا دابہ تھا اور جب حضرات اولیائے اکبر الکبائر مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ جامع صفات صلوات اللہ علیہم
حضور الٰہی کے معنے مقلد نہین جہان علماء ظاہریہ کو ممکن نہین اور اہل باطن علو العزم المرتبہ نسبت دار محمدیہ کو ممکن ہے کہ حضرت سید عالم
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو اوس حضور مین دیکھین تو وہ انوار خاص الخاص الٰہیہ کی توجہ مشاہدہ مین جناب محمدیہ کیجانب دوڑتے
ہین اور آپکی نسبت کا کلمہ حضرت الٰہیہ کو صرف کرتے ہین اور ہر چیز سے غافل ہو جاتے ہین اور زبان مبارک اونکی سے یہ جملے ادا ہوتے ہین

جنکو شطحات کہتے ہین۔ بعض فرماتے ہین رأیت ربي علی صورة الامرد اور بعضے کہتے ہین کہ
رأیت ربي علی صورة المرشد اور بعضے فرماتے ہین کہ رأیت ربی علی صورة محمد
صلعم کیونکہ سکر اسقدر غالب ہوجاتا ہے کہ ہر چیز سے غافل ہوجاتے ہین جسکا تقاضا اونکے حقائق کرتے ہین جو کمالات العینیہ
سے ہین اور اوس جناب کے ادب کرنے کیوجہ سے اپنی کماؤن کو کم کردیتے ہین اور انکو اس حالت کی برکت سے اوس چیز زیادہ
حاصل ہوتا ہے جسکی شرح اہل باطن سے ممکن نہین ہے اور اوسوقت مین سمع اور بصر اور علم محمدی سے وہ چیز سنتے اور دیکھتے ہین
ساتھ علم برزخ کبریٰ کے جو کہ قابلیت محمدی صلعم کے مناسب ہے اور وہ کسیکی ذات مین قوت نہین ہے اور انکو خلعات حدت سے نوازتے
برزخ سازجی ہین سے کہ جسکا حصول بجز اس فوج الاجازت علو العزم المرتبہ جہان صفات طریقہ کے ممکن نہین ہے پہنا جاتے ہین فہم
اور قول علماء ظاہرین کا یہ ہے ای طالبو جو کہ علماء باطنی اوپر فرمایا ہے خضنا بحرا وقف الانبیاء علی ساحله
ہے اور اس بحر مراد بحر شریعت الٰہی ہے جو حضرت محمد صلعم کے ساتھ مخصوص ہے نہ اور انبیا کی شریعت رکہی ہے اور اسی سبب
جسکو نسبت محمدیہ ظاہرا و باطنا متحقق ہوئی کہ وہ بحر حقیقت محمدیہ مین بکمال اتباع محمدیہ صلعم صورت اور معنی سے ورآیا اور حق
سبحانہ تعالی سے بعض حضوری کے مقام مین قابلیت محمدیہ چیزین لین اور جبکہ اس بات کو جانا اور پہچان لیا پس آپکی جناب کے
تخیل کو لازم کرلے اور آپکے حاضر رہنے کو واجب جان لے اور اگر تو کہے کہ مین اس تعلق کی کیفیت کو اور اوس جناب عظمی کی ذات مقدس کو
نہین پاسکتا ہون تو اونکو یاد رکھو اور اسکو کیونکر حاصل کرون پس تو جان لے کہ محمد صلعم کے ساتھ تعلق دو قسم پر ہے پہلی قسم اوس
جناب کے ساتھ تعلق صوری ہے اور یہی دو قسم پر ہے قسم پہلی یہ ہے کہ کمال اتباع ہر ساتھ طمانیت امر اور نہی اور کتاب اور سنت کے
قول اور فعل کے استقامت کرے اور جسکے کہ امام اربعہ حضرات امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد حنبل قائل ہین اوپر اعتقاد اوسکے
رکہے کیونکہ اجماع علماء محققین کا اس بات پر واقع ہوا ہے کہ یہ ائمہ اہل حق ہین اور انشاء اللہ تعالی قیامت کے دن فرقہ ناجیہ ہین اور اس قسم کی
اتباع صوریکا کمال اس بات مین ہے کہ عزائم امور کے فعل پر اعتماد کرے اور رخصت کی طرف میل نکرے کیونکہ حق تعالی جل شانہ نے پیغمبر خدا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو عزائم کے ارتکاب کا حکم کیا ہے اور فرمایا ہے فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل
اور اولو العزم پانچ ہین جو اس آیۃ شریف مین تصریح کے ساتھ مذکور ہین شرع لکم من الدین ما وصی به نوحا والذی
اوحینا الیک وما وصینا به ابراہیم وموسی وعیسی ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیه
پس حضرات نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی و محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اولو العزم ہین اور تابع کامل الاتباع کو چاہیے

کی آئے اور عزائم امور کو اختیار کرے اور تسہیل کی جانب کہ یہہ مقام اسلام ہے میل کرے اور الطالب کو ہی احمدیہ مین تیر لیے
وہ چیز چاہتا ہے جو انبیا واسطے ہم جانا کہ مقامات صدیقیت جو ہے اوسکی شرط حضرت صلعم کی اتباع عزائم امور مین جیسا کہ چاہیے
اور ہزار ادا کرتی ہے لیکن نفس کی شناسائی اور معرفت اور علل اوسکی کے بعد ہے اور تو اوسکو نہین پہچانتا ہے مگر بواسطہ کسی شیخ کے کہ وہ
وہ اہل اللہ اولیا کبار مرفوع الاجازت مین سے ہے جو تجکو راہ بتاوے جو کچہ اعمال اور احوال تیرے حال کے لائق ہین ہر زمانے مین تجکو وہ
بہو بتاوے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہدایت امر مین غار حرا مین ایام کثیرہ سے تعبد کرتے تہے اور جب آپ نہایت کو پہونچے اور
آپکی شان عظیم ہوئی تو اپنی غار حرا مین صلوۃ اور عبادت کرنیکو ترک کر دیا اور سوائے رمضان المبارک کے عشرہ آخر کہ اپنی صحابہ کے تمام سال
اور تحقیق طالب کسی چیز کو جو لائق اوسکے حال کے ہے نہین پہچانتا ہے اب یہ فقیر صابری حضرات عارفان مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ
جمان صفات رضی اللہ علیہم کے فرمان سے یہہ جانتا ہے کہ بغیر حضرت مرشد شیخ مرفوع کیو اسطے سے جو اوسکو راہ بتاوے یا بواسطہ جذب اسباب الٰہی کے
جو اوس بات کو اوس سے بمرتبہ کشف النوم کشف کرا لے اور آگاہ ہو وہی طالب ہو لے اسجگہ ہمارا کلام مجذوب کے ساتہ نہین ہے بلکہ تجہہ
عاقل متبع شریعت وطریقت محمدی سے ہمارا کلام ہے پس تجکو چاہیے کہ تو ایسے حضرت شیخ مرفوع الاجازت علو العزم کی طلب مین کوشش کر
معرفت خدا کی طرف اوسکی تعریف کیساتہ تجکو راہ بتاوے اور جب تو اوس سے واقف ہو تو اوسکے امر کے خلاف اور اوس سے مفارقت نکر
ظاہر اور باطن اگرچہ بلا تیر تکیہ تکبر کرے اور اوسکی نافرمانی یا اوس سے اپنی کام مین سے کوئی چیز چہپانے سے حذر کرے اور اگر اتفاق
الٰہی سے کوئی معصیت تجسے ہو جاوے تو تجکو چاہیے کہ شیخ مرفوع کی خدمت مین عرض کر تاکہ وہ شیخ مرفوع اوسکے دفع مین جو مقتضی ہے تیرے
علاج کے ساتہہ اوس چیز کہ تیرے حال کو وہ پہچانتا ہے کوشش کرے و بارگاہ حضرت حق تعالی مین التجا و شفاعت کرنیکی سعی فرماوے تاکہ اوس
ذلت عیب کو بسبب تجسے دور کرے اور اگر تیرا اتفاق کسی فقیر مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ جمان صفات کی خدمت مین حاضر ہونیکا ہو
تا حصول ملازمت اوس عارف مرفوع کے طریق کو دریافت کرکے اوسکو اختیار کر اور وہ طریق یہ ہے جو چار قسم پر منقسم ہے **ایک** تو ماسوی اللہ سے
اور اوسکی طرف میل کرنے سے دنیا و آخرت مین قلب کا فراغ اور خالی ہونا **دوسرے** اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کیجانب ساتہہ محبت کے جو علل سے
تجکو ہے بنے اور عدم التفات او طلب عوض کے کلیتہً متوجہ ہونا اور **تیسرے** ہمیشہ نفس کی مخالفت کرنا ہر چیز مین سے جو کچہ وہ طلب
کیونکہ مخالفت اوسکی مصالح کے ساتہہ متعلق ہے اور سب مین بڑہکر نفس کی مخالفت ماسوی اللہ کا ترک کرنا نظراً اور اعتقاداً اور
عملاً ہے اور **چوتہے** خدا تعالی کا ہمیشہ ذکر کرنا و اوسکی معرفت کا ہر کس و ناکس سے اور دیگر ذکر اوسکے جلال و جمال کے
منظر رکہنے کیساتہہ ہے خواہ یہ ذکر لسانی ہو خواہ قلبی خواہ ذکر روحی ہو خواہ ذکر سری ہو یا مجموع ہو جیسا کہ اہل طایفہ کے مغامین

گذرچکا ہے قسم دوسری جو پہلی قسم کے متعلق صوری ہے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی متابعت
تو کمال محبت کے ساتھ کرتا کہ تو خاص ذوق محبت کو اوسکے اپنی ساتھ وجود مین پائے اور یہ خاکسار حسنؒ صابری کفش بردار
حضرت امیر دوجہان قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کا طالبان محمدی سے عرض کرتا ہے او خدا کی قسم کہاتا ہے کہ مین اپنے حبیب خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت کو اپنی دل اور روح اور جسم اور جان او بشری او بال بال مین اسطرح سے پاتا ہون جیسے کہ سرد کا سرپانی
اوسکے پیتے وقت تشنگی او گرمی مین پاتا ہون اور آنحضرت صلعم کی محبت ہر ایک پر فرض عین ہے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے
النبي اولی بالمؤمنین من انفسہم اور حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے لن یومن احدکم
حتی کون احب اللہ من نفسہ ومالہ وولدہ پس ای طالب صادق اگر تو اس محبت کو جسکی مینے تیرے لیے توصیف کی اپنی مین
نہ پائی تو جان لے کہ مین ابھی ناقص الایمان ہون استغفار کر اپنی گناہون سے توبہ کر اور آنحضرت صلعم کے ذکر مین ہمیشہ زیادہ طلب کرتا کہ
حشر تیرا آپکے ساتھ کیا جائے اور تو آپکے ساتھ ہو جائے کیونکہ حضرت پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے المرء مع من احب
اور تحقیق تو نے اوس بات کو جو کچھ مینے ذکر کیا ہے جان لیا ہے کہ پہلی قسم جو جناب صلعم کیساتھ تعلق صوری ہے وہ بدلن شریعت و طریقت تمام کر
لے اور حقیقت طریقت سے سلوک کرکے اور آپکی محبت مین بالکلیہ محیت ہو جائے اور آپکے شان تعظیم ظاہری او باطنی مین کبھی غافل نہین
ہوتا ہے اور آنحضرت صلعم کی تعظیم مین یہ ہے کہ آپکے اصحاب او اہلبیت کا محبت کے ساتھ ادب کرے اور اونکی محبت مین اللہ تعالے کی تعظیم اور
جو اون ادب کرے ویسا اونکا ادب کرے واللہ الموفق والہادی بیان دوسری قسم کا جو حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی معنوی تعلق سے متعلق ہے اس قسم کو علماء ظاہرین نے دو قسم پر بیان کیا ہے پہلی قسم اوس صورت بدیع المثال
دلنشین آنحضرت ای طالب صادق اگر تو ایسا ہے کہ تحقیق تو نے کسی وقت خواب مین اوس صورت مقدس کو دیکھا ہے اور اوس سے مشرف ہوا ہے
تو اوس صورت کو جسے تو نے خواب مین دیکھا ہے حاضر رکھ اور اگر تو نے خواب مین نہین دیکھا ہے اور اوس سے مشرف نہین ہوا ہے اور تو اس
کی قدرت نہین رکھتا ہے کہ اوس صورت موصوف کو بعینہ ان صفتون کے ساتھ تصور مین لا سکے تو اوسکا ذکر کر اور حضرت محمد صلعم پر درود
بھیج اور ذکر کے بیچ مین اسطرح تصور کر کہ گویا آپ حالت حیات مین میرے سامنے تشریف رکھتے ہین اور تو جلال و تعظیم او ہیبت اور حیا
کیساتھ ادب سے آپکو دیکھ رہا ہے اور جناب پاک محمد صلعم میرا کلام سنتے ہین اور مجھے دیکھتے ہین کیونکہ آپ اللہ تعالے کی صفات کے ساتھ متصف ہین
او صفات الہی مین سے ہے کہ انا جلیس من ذکرنی یعنی مین اوسکا جلیس ہون جو میرا ذکر کرے اور خاص حضرت رسول خدا
صلعم کو اس صفت سے نصیب وافر ہے کیونکہ آپکا عارف وصف ہونا ایک مشہور آپ کا وصف ہے اور آنحضرت صلعم آدمیون مین سے اللہ تعالے کے عارف

زیادہ ہین اور اگر تو اوس جمعیت کیساتھ اونکی حضور مین حاضر نہین ہو سکتا ہے اور تو ایسا ہے کہ تونے کبھی قبر شریف کی زیارت کی ہے اور آپکے روضۂ عالیہ و قبۂ منورہ کو دیکھا ہے تو ذہن مین اوس درگاہ پاک کو حاضر کر اور جسوقت آپکا ذکر کر اور آپ پر درود شریف بھیج اوس طور سے رہ کہ جیسے تو آپکے قبر شریف کے سامنے باادب اجلال اور تعظیم کیساتھ کھڑا ہے تاکہ آپکا مشاہدہ روحانی ظاہر ہو جاوے اور اگر تو ایسا نہین ہے کہ تو نے قبر شریف کی زیارت کی ہو اور حضرت صلعم کے موطن مقدس کو اور آپکے روضۂ منورہ کو دیکھا ہو تو ہمیشہ آپ پر درود شریف بھیج اور تصور کر کہ آپ تیرے سلام کو سنتے ہین اور اسیطرح ہین ادب کے ساتھ جامع الہمت رہ تاکہ تیرا درود شریف حضور قلب کیساتھ ہین حضرت صلعم پر پہونچے اور جمع ہمت کو ایک بہت بڑا اثر ہے اور اسبات سے شرم رکھ کہ تو آپکا ذکر کرے یا آپ پر درود شریف بھیجے اور آپ سے غیبت ہے مشغول ہو اور درود شریف تیری جسم بے روح کے حکم مین ہو اور نیت عملون مین سے جو عمل حضور قلب کے ساتھ کرتا ہے وہ زندہ ہے اور اگر غفلت کے ساتھ اور غیر کیجانب مشغول ہونے کے ساتھ ہو تو وہ جسم بے روح ہے اور اسیوجہ سے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے **انما الاعمال بالنیات** اور حضرت **شاہ عبد الحق دہلوی** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ایک روز مین نے اپنے حضرت شیخ سے سنا کہ جب بندہ کی ابتدا مین عمل بدون نیت کے صادر ہوتا ہے اور وہ توجہ آلہی اوسکی طرف جاتا ہے تو اوسکو چاہئے کہ عمل کے شروع کرنیکے بعد نیت کرے اور یہ بات اوس عمل مین روح پھونکنے کی مانند ہوتی ہے اور اگر کسی عمل کی نیت مین نیت قبیحہ کے بعد اوسکے اثناء عمل مین اوس سے توبہ کی اور نیک نیت خیر اوس نیت قبیح کی تو وہ بھی اوسکو عمل کے حسن صورت مین نافع ہے اور عمل اوسکی وجہ سے زندہ اور کامل ہو جاتا ہے اور بیشک حضرت شیخ رضی اللہ عنہ میرے نے جو کہ اسبارے مین کہا ہے سچ ہے اور جب تو نے اوس بات کو جو کچھ کہ ذکر کیا جان لیا کہ پہلی قسم تعلق معنوی کے حضرت صلعم کی صورت شریف کا تصور کرنا اور ذہن مین حاضر کرنا ہے یا اوس چیز کا تصور جو آپکے ساتھ تعلق رکھتی ہے مداومت اور ملازمت اور ہیبت اور جلال اور عزت اور کمال سے ہے پس تو اوسکو لازم کر لے کیونکہ اوسمین سعادت کبرے اور مکانت زلفی ہے واللہ الموفق

بیان دوسری قسم کا

جو حضرت صلعم کے ساتھ تعلق معنوی ہے علمائے باطن کے نزدیک یہ ہے اور یہ بیان بھی اوپر دو قسم کے منقسم ہے **پہلی قسم** اوس صورت بدیع المثال کا حاضر کرنا ہے اے طالب صادق اگر تو ایسا ہے کہ تو نے آنحضرت صلعم کو خواب مین بصورت حضرت مرشد ساتھ انوار سفید مثل چاند کی دیکھا ہے تو یہی تصور کافی اور وافی ہے اور **آگاہ** ہو اے طالب دیدار روئے محمدی جو کچھ تو عالم بیداری مین آپ سے عرض کریگا آپ تیرا کلام سنینگے اور تجھے دیکھینگے کیونکہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی صفات کیساتھ متصف ہین اور وہ صفات آلہی مین سے ہے کہ **انا جلیس من ذکرنی** یعنی مین اوسکا جلیس ہون جو میرا ذکر کرے اسطور سے کہ قلب صنوبری مین لفظ محمد کو قائم کرے معہ انوار سفید کے بیچ قلب صنوبری کے مجلی ہو جاویگا اور بعد کو یا محمد قلب نیرت سے ذکر خفیہ الہی اور لفظ احمد کو بیچ قلب ابرت کے رکھیگا تو مقیم

جب وہ تیری سرخ لون پکڑ لیگی بعد کو بانوار سرخ روحاً یا احمد کہنا اور لفظ احد کو بیچ قلب مدور کے جب تو ساکن کریگا دفعۃً
تجلیات انوار نیلگون سے قلب مدور کو تیرا درخشان ہوجاویگا اوس وقت میں تو لطیفہ سری سے یا احد کہنا امی طالبان
محمد صلعم شغل محمدی اس مجموعہ اسما کو کہتے ہیں اور اس شغل شریف کو یا محمد احمد احد جہراً یا خفیاً یا حبس انفاس سے
کرتے ہیں اور جو طالب صادق اس شغل شریف کو قاعدہ مذکور کے موافق کرتا ہے وہی مطابق اس حدیث شریف کے کہ انا جلیس
من ذکرنی مذاق باطنی اوٹھاتا ہے اوری طالب اگر تو آپ پر درود شریف بھیجے تو باجازت حضرت شیخ موقوع درود شریف ایسیہ
بھیج اور قبر شریف اور روضہ عالیہ اور قبہ اطہر کا ساتھ صورت اپنی مرشد موقوع کے اپنے خیال سے حاضر رکھ تا کہ جب تو حقیقت تو تصور اور خیال کر کے
درود شریف پڑھتا ہے تو صورت مقدس حضرت صلعم کی تیرے قلب صنوبری میں قایم ہو اور اوسکو موجود پاوے اور جو اس تصور و خیال سے خالی درود شریف پڑھتا
ہے اور قلب صنوبری میں صورت مبارک کو نہیں پاتا ہے تو ایسی درود شریف پڑھنا محض بیفایدہ اوقات ضائع کرنا ہے اور
[illegible] اشغل شغل صمدی ساتا باطنی کے نزدیک ہے یہ کہ ای طالب صادق آنحضرت صلعم کے حقیقت کاملہ موصوفہ کا باوصاف کامل تصور کرے
[illegible] برزخ واحدیت کے ساتھ ہو جو جامع ہو میان جمال اور جلال کے ہے اور متجلی انوار ذاتی کبیرہ اوصاف کے ساتھ ہے اور برزخ وحدت واحدیت
[illegible] میں مشرف ہے اور کل کمال حق اور خلق کو محیط اور فضیلت ہو کے ساتھ ہے تو تر ہر جامعا حقیقۃً اور حکماً عیناً شہادتاً
[illegible] باطناً ہو [illegible] اور تو اس سبب کا تصور نہیں کرسکتا ہے تا کہ تو جانے کہ حضرت صلعم برزخ کلی قائم حقائق موجود و قدیم اور حدیث میں
[illegible] ایک نہیں ذاتاً وصفاتاً حقیقۃً ہے کیونکہ حضرت صلعم نور ذات سازج مخلوق ہیں اور اوسکے اسما اور صفات اور افعال اور آثار کے حکماً
عیناً [illegible] اور یہی مقام ہے کہ حق تعالی نے آپکے حق میں فرمایا ہے ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین
او ادنی اور میں تیرے اس آیت شریف فصیح کے معنے کی حقیقۃً جو حضرت صلعم کمال منیف میں ہے ایک مثال میں لاتا ہوں تا کہ تو
تصور کرے [illegible] ذہن میں اوس مثال کے دیکھنے سے اوس معنے کی حقیقت حاصل ہو جاوے انشاء اللہ تعالی آگاہ ہو ای طالب محمد صلعم کہ
سب [illegible] ہیئت آدم کے نقسیم نصف پر ایک خط کھینچے ناف کے ساتھ جو مرکز ہیئت آدم پر گذرتا ہے پس نصف اعلی اوسکا ناف کے ساتھ جو
[illegible] اور تقسیم اور انقسام از روی باطن سے منتزع ہے اور نصف ناف اسفل اوسکا وجود محدثات اور
[illegible] خلق [illegible] ہیئت آدم کا نصف قوس ہے اور خط ناف واحد اوس قوس کا وتر ہے پس خط ناف وتر قوس ہیئت آدم کی
اور [illegible] ہر نصف قوس ہوتا ہے پس خط ناف جو [illegible] قاب قوسین کے ساتھ موسوم ہوتا ہے اور آگاہ ہو کہ مقام
صاحب [illegible] کا صورت اور معنی [illegible] خلق الله ادم علی صورتہ

اور آگاہ ہو اے طالبانِ حضرت محمد صلعم صورت قلب مدور کی یہ ہے

احدیت صرفہ

وحدت

واحدیت

اور آنحضرت صلعم کا نام برزخ کبریٰ ہے اور یہ برزخ کبریٰ کے درمیان حقیقت حق اور حقائق کونیہ کے ہونا اسوجہ سے ہے کہ آپ حقیقۃ الحقائق ہیں اور فوق اوس سے ہیں اور اسیوجہ سے آپکا مقام شب معراج مین عرش ہوا اور عرش غایت مخلوقات ہے اور فوق عرش کوئی مخلوق نہین ہے پس سب مخلوق حضرت کے تحت میں ہے اور اللہ تعالیٰ فوق اوسکے ہے اور آنحضرت صلعم نے فرمایا من رآنی فقد رأی الحق

درمیان حق صورت محسوسہ کیساتھ برزخ کبریٰ ہوئے جیسکہ معنی الفاظ مین برزخ تھی کیونکہ آپ عین حق موجود ہین اور بعینہٖ حق آپ موجود ہین آپ ہر ایک صفت کیساتھ ہر دو جہت ہوتا ہے برزخ ادعنا اور ... تصور ... اگر تو اوس چیز کو جو اس فقیر حقیر تقصیر محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی نے ... ذکر کیا اوسکو تصور کیا کہ وہ کمال ہے انشاء اللہ تعالیٰ تجھکو بخوبی آسان ہو جائیگا اور صفت علم محمد صلعم کا تجھ پر ظاہر ہو جائیگا یعنی تجھکو علم محمد کا علم تام و کمال کیساتھ ہو جائیگا اور سمع محمد صلعم کا تجھ پر ظاہر ہو جائیگا یعنی تجھکو حضرت محمد صلعم کیساتھ علم اور کمال سماعت ہو جائیگی اور اسی طرح مرتبہ بصیر محمد اور کلیم محمد کا تجھکو حاصل ہو جائیگا یعنی بسایت تمام کمال محمد صلعم کی ہیبت ... کیساتھ تجھکو کلام کریگا اور **جان** اے طالب کہ محمد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ہر عالم مین ظہور ایسا ہوا جو اوس عالم کے لائق ہے چنانچہ اس کفش بردار جناب امیر دو جہان **محمد حسن صابری** چشتی قدوسی حنفی کو بطفیل اور بواسطہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ولیا کے جو آپکے مراتبات اور مقامات رفیع الدرجات منکشف ہوئے ہین اونکی شرح لا بیان ہے لیکن یہان مختصر ہے کہ آپکا ظہور عالم اجسام مین نہین ہے جیسا کہ عالم ارواح مین ہے کیونکہ عالم اجسام مین تنگی ہے اور وہ اوس چیز کی گنجائش نہین رکھتا جس چیز کی عالم ارواح گنجائش رکھتا ہے اور آپکا ظہور عالم ارواح مین ویسا نہین ہے جیسا کہ آپکا ظہور عالم معنی مین ہے کیونکہ عالم معنی عالم ارواح سے زیادہ لطیف اور وسیع ہے اور آپکا ظہور زمین پر ویسا نہین ہے جیسا کہ آپکا ظہور آسمان پر ہے اور آپکا ظہور سموات مین ویسا نہین ہے جیسا کہ آپکا ظہور عرش کے داہنی طرف ہے اور آپکا ظہور عرش کے داہنی طرف ویسا نہین ہے جیسا کہ آپکا ظہور عند اللہ فوق عرش کے اوس مقام مین ہے جہان این اور کیف نہین ہے پس یہ مقام علیین آپکا ظہور مقام انتنزال اکمل اور اتم ہوتا ہے اور یہ ظہور ایسے ایک جلال و ہیبت سے موافق محل اور مقام کے ہے یہانتک کہ منتہی ہوتا ہے وہ ایسے مقام مین کہ جہان حضرات انبیاء اور اولیاء صغار علیہم السلام اوسکے دیکھنے کی او مقام مین قدرت نہین رکھتے ہین لیکن حضرات اولیاء کبار سے ہین مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ جہان صفات رضی اللہ عنہم حیرت الفخر یعنی کیف

روح اعظم حقیقت محمدیہ ...
وحدت و احدیت
مخفیہ ... ہیں
... ہیں

وجہ الٰہی بلا کیفیت دیکھتے ہیں **لیس الخبر کالمعاینہ** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے **قول**
لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ غیر ربی کے یہی معنی ہیں اور ایک میں آیا **قول دیگر لی مع اللہ** روایت ہے
وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل ای میرے بہائیو تم اپنی ہمت کو بلند رکھو
تا کہ حضرت سرورِ عالم صلعم کے مطالبہ علیا یعنی حقیقۃ کبریٰ کی معاونت **فانماھوھو** بوسیلہ حضرت شیخ کامل دیکہو خاص فہم اوی
داخلان خاندان صابریہ چشتیہ وقادریہ جنیدیہ تمکو آپکی صورت اور معنی کے متعلق دوام کو وصیت کرتا ہوں اگرچہ ہم لوگ
مشکل اور سخت ہو لیکن ہر برزخ شیخ مرفوع انہی کے وصل سے قریب ہے کہ روح ہر نماز میں آنحضرت صلعم کے ساتہہ الفت کر لیں یہانتک
آپکا و داخلان سلسلہ ہائے مذکورہ بالا پر ظہور ہو اور تم سب آپ سے ملو اور باتیں کرو اور آپ تمہارے ساتہہ باتیں کریں اور
تم سب اصحاب پاک رضی اللہ عنہم کے درجات سے فائض ہوجاؤ اور انشاء اللہ تعالیٰ تم سب اونکے ساتہہ ملجاؤ کیونکہ مژدہ **ذالک**
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم سے حضرت حق جل وعلا نے اپنی بندوں کو امیدوار فرمایا
ہے اور اپنی کرم کا اظہار کیا ہے **مسلمانو** اس آیۃ شریف کا ترجمہ یہ ہے اور حضرات صوفیہ کرام نے اسکے تفسیر سے خوب ہی مذاق
باطنی اوٹہایا ہے لیکن چونکہ فقیر کی نظر اختصار پر ہے اور اسی بیان پر اس رسالہ کو ختم کیا جاتا ہے اسواسطے یہ مختصر گذارش ہے کہ حضرت
احدیت عز جل شانہ عم نوالہ کا فضل عمیم آدمی پر یہ ہے کہ وہ اپنی حقیقت سے واقف ہوجاوے اور انسان اپنی حقیقت سے جب واقف ہوتا ہے
کہ جب ماں باپ شفیق - اوستاد شفیق - مرشد شفیق ملیں - بزرگوں اور عارفوں نے فرمایا ہے کہ یہ تین شفقتیں ہر آدمی کو بہت کم نصیب ہوتی
ہیں اور جسکو ملجائیں اوسکو مژدہ ہے کہ وہ اپنی حقیقت سے واصل ہوجائیگا کیونکہ ماں باپ شفیق کبھی نہ چاہینگے کہ اولاد ہماری علم دین سے
محروم رہے کیونکہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں **حدیث شریف طلب العلم فریضۃ**
علی کل مسلم ومسلمۃ یعنی علم دین ڈہونڈہنا ہر مسلمان پر فرض ہے مرد ہو خواہ عورت اور وہ علم علم دین
ہے جو ماں باپ شفیق ہونگے وہ ضرور تحصیل علم کیواسطے اوستاد کے پاس بہیجینگے اگر خوش نصیبی سے اوستاد شفیق ملا تو اوسکی
شفقت کبہی مقتضی اس بات کی نہ ہوگی کہ شاگرد میرا علم دین سے محروم رہے بلکہ یہی چاہیگا کہ یہ پورا علم دین کا عالم ہو اور علم دین کی
برکات میں سے یہ بات مسلم الثبوت ہے کہ بالضرور اوسکو اپنی حقیقت کی طلب اور رہنما کامل کی تلاش ہوگی جب اسکے یہی تلاش ہوئی تو لا
بمصداق **حدیث مقدس من طلب وجد وجد** حضرت مرشد کامل وہ ہی حقیقت سے اسکی ملاقات ہوگی اور
وہ حضرت جناب معشوق حقیقی مرتبہ وحدت حضرت صلعم تک اسکو پہنچا دیگا اور آپ تک پہنچنا اور اون سے ملنا اور اونکو دیکہنا **مصداق**

من رأنی فقد رأ الحق میں خدا تک پہنچنا اور خدا سے ملنا اور خدا کو دیکھنا الحمد للہ علی احسانہ
کہ اس فقیر پر تقصیر کو تینوں شفقتیں نصیب ہوئیں والد ماجد قبلہ نے اس مسکین کو پیدا ہوتے ہی اپنے اخی مکرم حضرت میاں غلام شاہ صاحب
معصوم قطب ربانی علیہ الرحمۃ کی فرزندی میں دیا حالانکہ میرے اسنہ اونکی غلاموں کے بھی لائق نہ تہا پانچویں برس کے آخر میں
حضرت موصوف نے جناب استادی مرشدی مفتی محمد شرف الدین خان صاحب کے جو جمیع علوم معقول و منقول کے
عالم متبحر تھے سپرد کیا فقیر اوس وقت قرآن مجید ختم کر چکا تہا جناب مفتی صاحب نے فقیر کا ذہن ناقص عقل بد شوق بے ذوق دیکھکر ایسی شفقت فرمائی
کہ عرصہ چار سال میں شبانہ یوم کی محنت سے یہ فقیر پر تقصیر قریب فارغ التحصیل ہونے کے تہا کہ روانگی سفر عرب شریف وغیرہ کا باطن سے حکم ہوا جسکا
بیان حقیقت گلزار صابری میں درج ہے جناب مفتی صاحب حضرت عم مکرم کے پاس تشریف لائے اور روانگی فقیر پر بہت افسوس ظاہر کیا اور فرمایا
کہ حضرت یہ ایکا فرزند اپنے وقت کا ابو الفضل ہے آپکے جد امجد امام العلما سید الفضلا حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
قدس اللہ تعالی باسرارہم کی ذہانت اور ذکاوت خدا نے اسی کو عطا کی ہے اور جو دعا حضرت امام ہمام نے اپنی اولاد کیواسطے کی ہے کہ
الہی جو میرے طریق پر ہو اوسکو میری طرح ذہن دیجیو گا اور میری سی ہمت علم دین کیواسطے عطا کیجیو وہ اسی فرزند سے ظاہر کی ہے مگر
افسوس کہ آپ اس فرزند سعید کو اس صغیر سنی میں ہم سے جدا کرتے ہیں حضرت عم مکرم نے فرمایا کہ جناب مفتی صاحب اس فرزند رحمانی
کی نسبت باطن سے اسی طرح حکم ہے جسکی مفارقت کا خود فقیر کو قلق ہے دم رخصت جناب مفتی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ فرزند ارجمند میرے
دہلی میں حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب موجود ہیں باقیماندہ کتابیں تم اون سے دیکھ لینا اور تحصیل علوم سے فراغت حاصل کرنا کہ
وہ میرے اوستاد حضرت مولانا غلام جیلانی صاحب کے اوستاد ہیں اور یہ اونہیں کے علم کا فیضان ہے چنانچہ اثنا سفر عرب میں اول فقیر
تاریخ ۲۷ ماہ شوال سنہ ۱۲۳۰ھ میں دہلی پہونچا اوسوقت جذب سے افاقہ ہو گیا تہا جناب شاہ صاحب موصوف سے ملاقی ہوا اوسوقت
فقیر کا سن شروع گیارہویں سال میں تہا حضرت مولانا صاحب ممدوح کو ایک عرصہ سے اجازت تلاوت قرآن مجید کی تلاش تہی اور
مجلس وعظ میں بعد کو اعلانا آپ یہ بہی فرمایا کرتے تھے کہ ای لوگو اس جلسہ میں اگر تم میں سے کوئی شخص صاحب اجازت شجرہ
تلاوت قرآن مجید کا ہو تو حسبۃ للہ اس فقیر کو اجازت دے تاریخ ۲۹ ماہ مذکور یوم جمعہ کو کہ فقیر اوس مجلس وعظ
میں موجود تہا فقیر نے تخلیہ میں عرض کیا کہ یہ فقیر مسکین صاحب اجازت سلسلہ اجازت تلاوت قرآن مجید سے ہے
یہ سنکر آپ نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ صاحبزادے یہ فقیر طالب صادق ہے جسطرح ہمکو یہ اجازت پہونچی ہو اوسی قاعدہ سے
فقیر کو ممتاز کرو فقیر کو کوئی حجاب نفس واقع نہوگا اور علاوہ بریں هل جزاء الاحسان الا الاحسان

اس احسان کے عوض مین فقیر وہ احسان کریگا جسکو تم ہمیشہ یاد رکھوگے اور وہ نعمت عجیبہ ہے بعدہ محمد مسکین کی پیشانی کو بوسہ دیکر فرمایا کہ صاحبزادہ تمہاری پیشانی چمکتی ہے فقیر کو تمہارے کبر سے پایا جاتا ہے کہ تم اپنے جد امجد کے قدم بقدم ہوتے منتظر لستہ ہو العزیز تاریخ ۳ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۲ یوم دوشنبہ کو حضرت موصوف نے تلاوت قرآن مجید کی فقیر نے توقیر سے اجازت حاصل کی جو سند بسند حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے بواسطہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منتقل ہوئی تھی بعد فقیر نے عرصہ دو سال مین کتب فصوص الحکم و فتوحات مکی و تفسیر جلالین و تفسیر مدارک و تفسیر مصباح العاشقین تصنیف حضرت حمید الدین ناگوری و تفسیر حبابی مصنفہ حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ وغیرہ جناب مولانا صاحب سے پڑہین اور ہر پارہ قرآن مجید کی تفسیر مع نکات خاکسار کو سمجہا کر تمام تفسیر کلام ربانی حاوی کر دیا اور حسب وعدہ کتاب اجلال النبوت تصنیف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور کتاب مسعود النبوت تصنیف حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور کتاب زبدۃ النبوت تصنیف حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فقیر کو عطا فرمائین اور ارشاد کیا کہ یہ کتب ایک نعمت غیر مترقبہ ہین اور ہمارے بزرگون سے چلی آتی ہین اور اس امانت کے خازن اور امین تمہین ہو انکو بہی اپنے بزرگون کے کتب خانہ مین باحتیاط تمام رکہنا اور جان سے زیادہ عزیز سمجہنا الغرض یہ فقیر بعد اتمام تحصیل علوم دو سال دہلی مین قیام کرکے براہ خشکی عازم عرب ہوا اور بموجب فرمان حضرت شہنشاہ ولایت یہان رام پور آکر حضرت مرشد پاک سے بہی شفیق ملے جنکی شفقت سے جو اسرار الٰہی کہولے اوس سے وہ واقف ہین یا یہ مسکین ہے

میان عاشق و معشوق رمزیست ‏ ‏ کراما کاتبین ہرگز خبر نیست

اور تینون شفقتین خدا نے اس فقیر کو نصیب کین جسکے باعث جو نصیب ہوا وہ نصیب ہوا اور جو پایا وہ پایا ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن کا نکتہ ہاتہ آیا ہے

اللہ بس است عاشقان را ‏ ‏ باقی ہوس است طالبان را

فقیر دست بدعا ہے کہ میرا مولے ہر بشر کو اپنے فضل سے نوازے اور یہ شفقتین ہر ایک کو نصیب ہون تاکہ ہر آدمی اپنی حقیقت سے واقف ہوجائے اور تخلیق خلقت کا مذاق اوٹہائے ہے

تو کیا ہی حفیظ یہ رسالہ تمام ‏ ‏ جو ہو خلق کو اس سے اب فیض عام

حق حق حق

رسالہ فیضان حسینیہ

دربیان

کہیچ غدشش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفین اور کل توصیفین اوسی حضرت احدیت صرفہ قدیم القدم واجب الوجود جل جلالہ عم نوالہ کو زیبا اور لائق ہین جسنے اپنی انوارِ گوناگون اور الوانِ بوقلمون سے عالم شہود کو رونق بخشی اور اپنی جلوہ تشہید لایزالی ہمیتائی کی جلوہ گری کے واسطے کہ شاہد واسطے مشہود کے لازم ہے حضرت اعیان ثابتہ معشوق حقیقی مرتبہ وحدت اسمی جناب پاک لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کو سب سے اول پیدا کیا اور سب سے بعد آپکا ظہور فرمایا۔ اور اوسی شان کے ظاہر کرنے کے واسطے مظہر جامع اتم کا باس مرتبہ واحدیت کو عطا فرما کر بمصداق خلق الادم علی صورتہ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور حضرت ابوالبشر کو قسم قسم کے علوم اور طرح طرح کے ایجادین بتائین تاکہ وہ عالم تعینات اور مرتبہ تشہید کو رونق دیں اور اپنی علم عالم معلوم کو افتخار بخشین اس قول کی صداقت مین حضرت مولوی معنوی علیہ الرحمتہ بہی ایسا کچہہ ارشاد فرماتے ہین ع

بوالبشر چون عَلّم الاسما گشت	صد ہزاران علمش اندرہر رگست

آدم خاکی زحق آموخت علم	تا بہفتم آسمان افروخت علم
خاتم ملک سلیمانست علم	جملہ عالم صورت وجانست علم
اسم ہر چیزے چنان کان چیز ہست	تا بپایان جان او را داد دست
اسم ہر چیزے تو از دانا شنو	ستر رمز علّم الاسما شنو
علم چون بر دل زند یارے شود	علم چون بر تن زند مارے شود
صد ہزاران فضل دارد از علوم	جان خود را می ندانداین ظلوم
داند او خاصیت ہر جوہری	در بیان جوہر خود چون خری
قیمت ہر کالہ میدانی کہ چیست	قیمت خود را ندانی احمقیست

وجہ تالیف

فقیر ہیچمدان تقصیر کفش بردار جناب امیر **شاہ محمد حسن صابری** چشتی قدوسی حنفی مولف رسالہ ہذا گذارش پرداز ہے کہ ایکروز تاریخ ۳ ماہ رجب **سنہ ۱۳۰۷**ھ روز یکشنبہ کو بوقت ظہر فقیر کو حضرت سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان شریف یاد آیا کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ بہتر ایماندار الونمین وہ شخص ہے کہ جو چیز پسند کرے اپنی نفس کیواسطے وہی جائز رکھے اپنے برادر مومن کیلیے اوسیوقت فقیر نے اس رسالہ کو دفتر چشتیہ سے باجازت باطنی نکالا اور اس نظر سے کہ یہ رسالہ نافع ہر فرد بشر ہے اور اس سے کچھہ غدرش کی علامتین کچھ پورے طور سے ظاہر ہوتی ہین اور اسکا علم اللہ جلشانہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو دیا تہا کہ اسکے وسیلہ سے حضرت آدم ع دنیا کی آبادی کو ترقی دین اور اپنی اولاد کو اس علم کی تعلیم کرین فقیر نے بکوشش تمام اسکو اردو زبان مین عام فہم تالیف کیا اور **رسالہ فیضان حسنیہ** اسکا نام رکہا اور برائے افادہ خاص وعام بازار شہود مین لایا تاکہ شہادت گاہ عالم مین ہر ایک شخص اسکے مشاہدہ سے فیضیاب ہو اور فقیر کو دعائے خیر سے یاد کرے اور جہان کہین باعتبار خطائے بشریت قصور واقع ہوا ہو تو معاف کیا جائے اور جسطرح یہ رسالہ کہیہ غدرش حضرت آدم وعلی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے **فقیر صابری مؤلف رسالہ ہذا** تک پہونچا ہے اوسکا صحیح ومعتبر بیان یہ ہے

احوال وصول ہونے رسالہ کہیج غدش کا

کہیج الانبیج تاریخ نوشیروانی اور تاریخ جہرت الوودا اور کتاب جلال الوالا حضرت انس بیہ مانک مین لکہا ہے کہ حق تعالے نے کہیج غدش کا
اسرار بواسطہ حضرت جبرئیل حضرت آدم علیہ السلام کے قلب منور پر منکشف فرمایا اور حضرت آدم نے انگلیون کے اشارہ سے
پتہر پر زبان سُریانی مین تحریر فرمایا جو اُنکی برکت سے اوسی وقت پتہر پر کندہ ہو گیا جسکا مفصل بیان آغاز رسالہ ہذا مین قلمبند کیا جائیگا
اور جب حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام کو اپنا ولیعہد کیا اور محافظت نور محمدی کی ہدایت فرمائی تو اسرار
کہیج غدش کو بہی اونہین تعلیم کر دیا اور مزید احتیاط اوسکے لئے یہ کہ پتہر جو کہیج غدش کا [illegible] بعدہ حضرت آدم نے [illegible] کیا اسکے
بطن آیندہ کو اولاد مین منتقل و تفویض ہوتا چلا جائے یہ بیان عجیب و غریب ہے اور اسی طرح کے فوائد متعلق ہین اونہون نے
حسب ہدایت حضرت آدم کے اپنے فرزند حضرت انوش کو اور اونہون نے اپنے بیٹے حضرت قینان کو اور اونہون نے اپنے نور چشم
حضرت مہلائیل کو اور اونہون نے اپنے دلبند حضرت بیارد کو اور اونہون نے اپنے لخت جگر حضرت اخنوخ کو اور اونہون نے
اپنی قرۃ العین حضرت متوشلح کو اور اونہون نے اپنے پارہ جگر حضرت لامک کو اور اونہون نے اپنے خلف ارشد حضرت نوح علیہ السلام
کو اور اونہون نے اپنی قوت بازو حضرت سام کو اور اونہون نے اپنے فرزند حضرت ارم کو اور اونہون نے اپنے نور بصر حضرت عوص کو اور
اونہون نے اپنے لخت جگر حضرت عاد کو اور اونہون نے اپنی قرۃ العین حضرت عملایق کو اور اونہون نے اپنی قرۃ باصرہ حضرت
علوان کو اور اونہون نے اپنی قوت بازو حضرت نریمان کو اور اونہون نے اپنے نور چشم حضرت سیام شاہ کو اور اونہون نے اپنے نور العین
حضرت دستان شاہ کو اور اونہون نے اپنے نور الابصار حضرت رستم شاہ کو اور اونہون نے اپنے برخوردار حضرت سیاوش کو اور
اونہون نے اپنے فرزند رشید حضرت کوس عرف کیخسرو کو اور اونہون نے اپنی قرۃ العین حضرت طہماسقان کو اور اونہون نے اپنے نور چشم
حضرت طہماسپ کو اور اونہون نے اپنے دلبند حضرت ذاب عرف رویم مالک شاہ کو اور اونہون نے اپنے فرزند حضرت کیقباد کو اور اونہون نے
اپنی راحت جان حضرت آراب شاہ کو اور اونہون نے اپنے بیٹے حضرت کشتاسپ عرف کتاب شاہ بلخی کو اور اونہون نے اپنے خلف الصدق حضرت
اسفندیار کو اور اونہون نے اپنے نور چشم حضرت روئین تن کو اور اونہون نے اپنے نور الابصار حضرت بہمن شاہ کو اور اونہون نے اپنے لخت دل
حضرت دارائی اکبر شاہ کو اور اونہون نے اپنی راحت جان حضرت یزدلپ کو اور اونہون نے اپنی آرام جان حضرت اکبر سلمان کو اور اونہون نے
اپنی قرۃ باصرہ حضرت شاپور سلطان شاہ کو اور اونہون نے اپنے نور چشم حضرت ساسان عرف شاہ جعفر کو اور اونہون نے اپنے فرزند حضرت
بابک عرف بابک شاہ کو اور اونہون نے اپنے خلف ارشد حضرت آردشیر کو اور اونہون نے اپنے فرزند حضرت مہرس کو اور اونہون نے اپنے لخت دل

حضرت فلک شاہ کو اور اونہون نے اپنے قرۃ العین حضرت بہنون شاہ کو اور اونہون نے آپنے نور چشم حضرت شیر پورہ کو اور اونہون نے
اپنے راحت جان حضرت ملک نزیعی عرف قریشی کو اونہون نے اپنے خلف الصادق حضرت شاہ بہمن ملک کو اور اونہون نے اپنی نور بصر
حضرت شاہ افرملک کو اور اونہون نے اپنے لخت جگر حضرت شاہ پورہ ملک کو اور اونہون نے اپنے آرام جان حضرت زوال کش کو
اور اونہون نے اپنے برخوردار حضرت شاہ پور کو اور اونہون نے اپنے نور الابصار حضرت بہرام ملک کو اور اونہون نے اپنے فرزند حضرت
اسم شاہ کو اور اونہون نے اپنے فرزند حضرت ملک بہرام گور کو اور اونہون نے اپنے فرزند حضرت یزدجرد کو اور اونہون نے اپنے فرزند دلبند
حضرت قباد عرف فیروز شاہ کو دیے حضرت قباد عرف فیروز شاہ جب بیمار اور اپنی زندگی سے مایوس ہوا تو اوسوقت اوسکا
فرزند نوشیروان عادل صغیر سن تھا اور بیان کھیج غدش حضرت شیث اور حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے سے تابنے کے پترونپر کندہ بطور
امانت تفویض ہوتا چلا آتا تھا حضرت قباد نے دو قائن اجہست کو جو اوسوقت مین ایک بڑا راہب اور عالم کتب سماوی کا نیک بخت شخص تھا بلایا اور
وصیت کی کہ بیان کھیج غدش میں نے خزانہ مین دفن کرادیا ہے جب میرا فرزند جوان ہوکر تخت نشین ہو تو بیان مذکورہ کا اوسکو علم
دینا اور اوسکو اچھی طرح سمجھا دینا کہ تو جو عمارت وغیرہ بنائے سب بیان کھیج غدش کے عمارت آمد کرنا کہ اوپر سے ہمارے بزرگونکا یہی دستور العمل رہا ہے
چنانچہ جب حضرت نوشیروان عادل جوان ہوا تو راہب مذکور نے اس بیان کا علم دیا نوشیروان نے اوسکو بطور ایک رسالہ کے زبان سریانی
سے زبان عبرانی مین لکھوا کر ترتیب دیا اور پتیرون کو پھر خزانہ مین دفن کرادیا جسکا بیان آیندہ کیا جائیگا الغرض نوشیروان عادل نے
اس رسالہ کھیج غدش کو اپنے فرزند حضرت ہرمز عرف شاہ کیوان کو اور اونہون نے اپنے برخوردار حضرت شاہ خسرو داد کو اور اونہون نے اپنے نور نظر
حضرت شاہ شیران کو اور اونہون نے اپنے لخت جگر حضرت شاہ ہرزبان کو اور اونہون نے اپنے قرۃ العین حضرت شاہ ہرمز کو اور
اونہون نے اپنے نور بصر حضرت کاؤس کے تفویض کیا کتاب اجلال الولایت مین حضرت انس بن مالک رض تحریر کرتے ہین کہ حضرت کاؤس سنہ
ہجری ۱ھ مین حضرت شہنشاہ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوے اور عبد اللہ
اونکا نام رکھا گیا اور اس رسالہ کھیج غدش کو حضور پرنور کی نذر کیا حضرت صلعم اس نذر سے کمال محظوظ ہوے اور حضرت صلعم نے اوسکو زبان
عبرانی سے عربی زبان مین ترجمہ کرایا اور حضرت زید ابن ثابت رض سے لکھوا کر کے پھر حضرت انس بن مالک رض کو تفویض فرمایا اور ارشاد کیا کہ
اے انس اس رسالہ مین میرے اول ظہور ہونے کا بیان اور پہر آسمان کے موجودات تو بھی معاینہ کرے حضرت انس بن مالک رض ارقام
فرماتے ہین کہ مینے بموجب ارشاد حضرت صلعم کے آسمانیہ کھیج غدش کا راز دیکھا مجکو نہایت خوشی حاصل ہوئی بعدہ آپنے فرمایا کہ انس کھیج غدش
کے معاینہ اور اوسکے احوال معلوم کرنے سے فوائد دینی و دنیوی میری امت کو بہت کچھ حاصل ہونگے اور یہ رسالہ کھیج غدش تو

نعمان ابن ثابت ابن کاؤس ابن ہرمز کے اولاد نوشیروانی سے ہے اور اوسکا ظہور بعد کسیر سنہ ۸۰ ہجری مین ہوگا تفویض کرنا کہ یہہ رسالہ اوسی سے اجرا ہوگا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کتاب ظاہری ایہی اجلال الولایت مین لکھتے ہین کہ سنہ ۳۷ھ مین حضرت[٦١] ثابت بن کاؤس ثم عبد اللہ نے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی اور تاریخ ۱۲ ماہ محرم سنہ ۹۳ھ بروز جمعہ بعد نماز مسجد دمشق مین بعد عطائے خلافت بحکم سروری یہ رسالہ کہیج غدش حضرت[٦٢] امام اعظم ابو حنیفہ نعمان ابن ثابت سراج امت رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا اور تمام کیفیت مرقومہ بالا بیان کر دی حضرت امام صاحب موصوف نے بڑے اغتنام سے اس رسالہ کو قبول کیا اور اپنے فرزند سعید حضرت[٦٣] امام احمدؒ سے اوسکو عربی سے فارسی زبان مین ترجمہ کرایا تاکہ خلق اللہ کو اس سے فیض ظاہری و باطنی اتم نصیب ہو بعدہ ہمارے امام ہمام نے اس رسالہ کی تمام کیفیت بیان فرمائی کہ حضرت آدمؑ سے ہمارے بزرگون مین اسطرح یہ رسالہ چلا آتا تہا اور ہمکو ہمارے حضرت سرور عالم صلعم نے بواسطہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ عطا فرمایا اور اب ہم تمکو دیتے ہین تم ہماری اولاد مین اسکو اجرا کرو اور وصیت کر دینا کہ ہمارے جس فرزند کو یہ رسالہ پہونچے وہ اسکے اشاعت مین کوشان رہے اور اسکے وساطت سے فیض ظاہری و باطنی بحکم سروری امت مرحومہ کو تمام و کمال حاصل ہو چنانچہ امام احمدؒ صاحب نے حسب ہدایت اپنے والد ماجد حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کے اس رسالہ کو مشتہر کیا اور بعد کو بجنسہ یہ رسالہ اپنے فرزند حضرت[٦٤] امام ابراہیمؒ کے اور اونہون نے اپنے برخوردار حضرت[٦٥] امام طاہرؒ کے اور اونہون نے اپنے نور الابصار حضرت[٦٦] امام نجم الدینؒ کے اور اونہون نے اپنے راحت جان حضرت[٦٧] امام سعدیؒ کے اور اونہون نے اپنے نور چشم حضرت[٦٨] شیخ نصر اللہؒ کے اور اونہون نے اپنے قرۃ العین حضرت شیخ فضل اللہؒ کے اور اونہون نے اپنے لخت جگر حضرت[٧١] عمرؒ کے اور اونہون نے اپنے نور بصر حضرت[٧١] اسحاقؒ کے اور اونہون نے اپنے راحت جان حضرت[٧٢] عثمانؒ کے اور اونہون نے اپنے بیٹے حضرت[٧٣] عبد الغنیؒ کے اور اونہون نے اپنے خلف الصدق حضرت[٧٤] عبد القادرؒ کے اور اونہون نے اپنے خلف ارشد حضرت[٧٥] عبد الواسعؒ کے اور اونہون نے اپنے پسر حضرت[٧٦] احمدؒ کے اور اونہون نے اپنے لخت جگر حضرت[٧٧] ظہیر الدینؒ کے اور اونہون نے اپنے پسر حضرت[٧٨] ابراہیمؒ کے اور اونہون نے اپنے برخوردار حضرت[٧٩] نظام الدینؒ کے اور اونہون نے اپنے نور چشم حضرت[٨٠] نصیر الدینؒ کے اور اونہون نے اپنے دلبند حضرت[٨١] مخدوم شیخ صفی اللہؒ کے اور اونہون نے اپنے فرزند حضرت[٨٢] شیخ اسمٰعیلؒ کے اور اونہون نے اپنے قوت بازو حضرت[٨٣] مشکلکشا ابن کی شاہ عبد القدوس گنگوہی قطب عالم دستگیر ما جاء البرکتؒ کے اور اونہون نے اپنے برخوردار حضرت[٨٤] شیخ عبد الحمید عرف شیخ زین اولین ہایت روح جانبیہؒ کے اور اونہون نے اپنے فرزند حضرت[٨٥] عبد الصمدؒ کے اور اونہون نے اپنے نور دیدہ حضرت[٨٦] فتح اللہؒ کے اور اونہون نے اپنے پسر حضرت[٨٧] محمد صادق صنا گنگوہی حسینؒ کے اور اونہون نے

سے اپنے لخت جگر حضرت[89] محمد حیات گجراتی رح کے اور اونہون نے اپنے برخوردار حضرت[90] حافظ برخوردار رح کے اور اونہون نے اپنے
نور بصر حضرت[90] شیخ رحمت اللہ رح کے اور اونہون نے اپنے فرزند سعید ازلی حضرت[91] شاہ عبدالکریم شاہ صاحب قطب الدارین عرف
اخون فقیر صاحب رح کے تفویض فرمایا اخون صاحب رح موصوف نے اس رسالہ کو پشتو زبان مین کیا اور بلاد افاغنہ مین اسکو بکثرت شہرت دی اور
وہی پشتو زبان کا رسالہ اپنے نور چشم مقبول بارگاہ حضرت[92] میان غلام شاہ صاحب رح معصوم قطب ربانی کے اور اونہون نے اپنے خلیفہ
اعظم فرزند روحانی حضرت شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد رح کے سپرد فرمایا اونحضرت عالیمرتبت نے اوسکو پشتو زبان سے فارسی مین ترجمہ
فرماکر اس کفش بردار خاکسار فقیر شاہ محمد حسن رض صابری چشتی قدوسی حنفی مولف رسالہ ہذا کے تفویض فرمایا اور اس فقیر نے
اس رسالہ کو اردو زبان مین تالیف کر کے بتاریخ ۲۵ شوال ۱۳۰۲ھ روز جمعہ وقت عصر واسطے انطباع اپنے محب خاص مولوی
محمد حسن خان صاحب مالک مطبع حسنی و اخبار دبدبہ سکندری ریاست رام پور کو عطا کیا کہ اس رسالہ کو چھاپ کر خاص و عام کو اسکے
فیض سے فیضیاب کرین

مختصر احوال حضرت آدم علیہ السلام کا

چونکہ اس رسالہ کے بانی مبانی اور موجد اول حضرت آدم علیہ السلام ہین اسلیئے تہوڑا سا حال اونکا بیان کیہیج غرض شرفی ذیل مین لکہا جاتا ہے
تاکہ خاص و عام احبابان بہی واقف ہو جائین اور آپکے بیان سے لطف دارین اوٹہائین اور وہ یہ ہے تواریخ ابو عامر سے
حضرت آدم علیہم اور تمام انبیاء علیہم السلام کا اسم مع یہ لکہا ہے کہ کنیت حضرت آدم کی ابو محمد ہے اور آدم لفظ عربی ہے معنی اوسکے تراب مین
اور دس صحیفہ بیس ورق نہیں بحروف معجم اونپر نازل ہوئے اور حضرت آدم ع دسون انگلیون ناخنون کی سے احوال آبا آسمانون کا تحریر کر لیتے تھے
اور دسون انگلیون پاؤن سے احوال زمینون کا تحریر کیا کرتے تہے اور ہزارون زبان جانتے تہے از روے معجزہ کے شجر اور حجر اونکے ساتہہ چلتے تہے
اور آگ نہین جلا سکتے تہے اور سنگریزہ اونکے ہاتہہ مین یاقوت اور زمرد اور الماس وغیرہ ہو کر تکلم کرتے تہے اور تمام حرفت اور صنعت بشری
اونسے اونکی ذریات نے لی اور جبتک بہشت مین رہے وہ لغت عربی جانتے تہے جبکہ اونسے گناہ گندم کہانیکا سرزد ہوا تو زبان عربی بہول گئے
زبان سریانی بولنے لگے اور خاک واسطے بنانے قالب حضرت آدم ع کے حضرت عزرائیل جنکو ملک الموت کہتے ہین لیگئے تہے اور اول چھینک روح
کے قالب مین کلمہ الحمد للہ رب العلمین زبان سے سرزد ہوا اور جواب جناب باری عز اسمہ کیجانب سے آیا یرحمک ربک اور جب روح
جو قالب مین آئی اشتہا طعام کی ہوئی بس یہہ ہی اولین حرص ہے کہ جسد آدم مین داخل ہوئی اور جب روح قالب آدم مین نفخ کیگئی
آخر ساعت یوم جمعہ کی تہی اور طالع ثور کی اور اول سجدہ آدم کو اسرافیل ع نے کیا اور اون کے دانتون سے نور مثل شعاع شمس کے چمکتا تہا پہر

الله تعالیٰ نے ہنگام نوم اونکی پسلی سے حوا کو پیدا کیا طالع سرطان تھا پس حضرت آدم نے اونسے انس کیا رنگ ہاتھ حوا کا مثل موتی کے
تھا اور جب باغواے ابلیس بسبب کہانے دانہ گندم کے برہنہ ہوئے برگ درخت انجیر سے ستر عورت کیا اور سب اہل جنت حضرات آدم و حوا سے
روئے الا سونا چاندی درخت عود نہین روئے جناب باری سے انپر عتاب ہوا کہ تم سے دنیا مین کوئی متنفع نہ ہوگا مگر بوقت داخل
کرنے آگ مین علی الخصوص شجر عود کو جب تک کہ تیز آگ مین جلایا جائیگا بعدہ حضرت آدم پر وحی نازل ہوئی تمہین کیون نسے
سونہہ دکھلایا جواب دیا کہ باغواے ابلیس اور بسبب کہانے قسم اوسکی کے پس الله تعالیٰ نے آدم و حوا و ابلیس و سانپ طاوس کو جنت
عدن سے زمین پر پھینک دیا آدم جزیرہ سراندیپ جبل رہون پر جو بہت بلندی زمین ہند مین ہے گرے چنانچہ نشان قدم مبارک
آدم کا اوس پتھر پر آجتک موجود ہے اور جسروز یہ واقعہ ہوا اوسروز ۱۰ محرم تھی اوسوقت ایک جن **طرغوفون** شہزادہ اجنہ
پہاڑ مذکور پر کھڑا تھا اور اوسکو خبر لگگئی تھی وہ چہ تھے آسمان سے ملائکہ کے زبانی سن آیا تھا کہ جزیرہ سراندیپ کی زمین پر ظہور حضرت
آدم کا ہوگا وہ جن مع اپنے فرزند **شرقوطوس** جو قوم ابوالجان سے تھا پہاڑ پر حاضر رہا اس عرصہ مین آدم علیہ السلام کو
حضرت جبرئیل عم آغوش اپنے پرومین کرکے جنت سے لائے اور بحکم ربی پہاڑ مذکور پر چھوڑ دیا جبکہ آدم عم جنت سے نکالے گئے تھے تو
آدم کی عمر پانصد سال کی تھی جب دنیا پر آئے تو عمر شریف ہزار سال کی ہوگئی اسواسطے کہ پانصد برس راہ مسافت مین گذر گئی
اول مسافت صلصال سے کرسی تک **دوسری** مسافت کرسی سے جنت تک **تیسرا** سفر جسد ساروح کے جنت سے دنیا تک
ہوا ہے۔ یہہ تینون سفر اگر آدم نہ کرتے تو اونکی اولاد پر کیون مقرر ہوتے اور وہ اولاد کے تین سفر یہہ ہین نطفہ مادر ولادت وفات
اور یہہ احوال جو ابو عامر نے اپنی تواریخ مین قلمبند کیا اسکو طرغوفون شہزادہ اجنہ نے جنون سے سنکر زبرجد پر مفصل تحریر کرادیا تھا
اوسی تواریخ مین یہہ بھی لکھا ہے کہ جبکہ حضرت آدم عم کو حضرت جبرئیل نے پرون سے نکالا تو آدم کا رنگ اوسوقت مین زرد تھا بعد یک پہر کے
سرخ ہوگیا اور مثل مہتاب کے پیشانی آدم کی چمکنے لگی اور طرغوفون نے مع اپنے فرزند کے آدم کو تین سجدہ کئے اور سات طواف کرکے
دست بستہ دونون باپ بیٹے کھڑے رہے اور حضرت آدم جرم گندم مین تین سو برس تسبیح و استغفار مین مشغول رہے جبکہ آدم کی خطا معاف ہوئی
تو آدم نے اون دونون جنون سے دریافت کیا کہ تم کون ہو اونہون نے اپنا سب حال گذشتہ عرض کردیا اور بعد کو اظہار کیا کہ ہم دونون کو آپ
تعلیم فرماوین کہ جس سے ہماری بھی مغفرت ہوجاوے اور ہم بھی مستحق جنت کے ہوجاوین ہم بندے ہین اور تم ہمارے نبی ہے حضرت آدم نے فرمایا کہو
لا اله الا الله آدم صفی الله اون دونون جنون نے سب جنون سے پہلے آپکا کلمہ پڑہا اور مسلمان ہوئے اور اون کی عورات بھی دوسرے
روز مسلمان ہوئین اور اونکی قوم ابوالجان وغیرہ نے بسبب مسلمان ہوجانے بادشاہ اپنے کے واسطے ہلاکت اون کے آگ قاہرہ کو گھیر کے

لاے جبکہ اونہونے اگ دیکہی تو حضرت ادمؑ سے عرض کیا کہ ہماری ہلاکت کے لئے یہہ قوم اگ لائے ہے اپنے خداوند حقیقی کے واسطے ہمکو بچا دو اور ہماری مدد کرو حضرت آدمؑ نے فوراً اوس اگ پر نظر ڈالی اونکی برکت سے وہ اگ قاہرہ ایک باغ انگوروں اور انجیروں کا ہوگیا اور چشمے پانی کے اوسمین سے جاری ہو گئی اور اونسے کہا کہ جاؤ سب کو گرفتار کر لو اگر مسلمان ہونیکا اقرار کرین تو ہمارے پاس لاؤ اگر انکار کرین تو اونپر کلمہ پڑہ کے باواز بلند ایک نعرہ مارنا وہ سب ہاںکر مثل پانی کے ہو جاوینگے الغرض جب یہہ دونون اونکے پاس گئے تو دہیاری قوم بہاگ گئی اور تین لاکہہ جن جو کہ یک جدی انکی قوم سے تہے حضرت ادمؑ کے پاس حاضر ہوے اور مسلمان ہوکر اللہ تعالیٰ کی پرستش مین مثل آدم علیہ السلام کے مشغول ہو گئے اور گندم کے کاشت کی ترکیب بحکم حضرت ادم علیہ السلام کے اون دونون جنون سے اوپر زمین کے شروع کرادی اور باغ انجیر اور انگور کے لگائے گئے اور چشمہ پانی کے کلمہ شریف کی برکت سے پہاڑون مین سے جاری ہو گئے کہ اولاد آدم کی نوشجان کرے اوسی تواریخ مین یہہ بہی مرقوم ہے کہ جسوقت مین حضرت جبرئیلؑ نے حضرت آدم کو لاکر زمین پر چہوڑا تو بحکم ربی آپکے کانمین کہہ دیا تہا لا الہ الا اللہ محبوب احمد نور اللہ اور یہہ بہی کہدیا تہا کہ ای آدم جب کوی اہم مشکل تمکو درپیش آئے تو تم قلب سے اس کلمہ کو تلاوت کرنا سب مشکلات تمہاری حل ہو جایا کرینگی لکہا ہے کہ حضرت آدمؑ ایسا ہی کیا کرتے تہے اور نیز حضرت جبرئیل یہہ بہی ہدایت کر گئے تہے کہ دیکہو ای آدم عم اس کلمہ کے کہنے سے دہوکہ نفس امارہ کا اور ابلیس مردود ازلی کا نکہانا جنت سے تو یہان آئے ہو اور ایسا لنسی نافرمانی کرکے دوزخ مین جاؤ گے معہ اولاد اپنی کے اسواسطے آدم عم تین سو برس گریہ وزاری کرتے رہے حضرت آدم کو تو اللہ تعالیٰ نے بسبب استغفار کے مرتبہ وحدت الوجود عطا فرمایا اسجگہ فقیر **صابری** بطور ہدایت حقیقت آدم عم کے اولاد کو ہدایت کرتا ہے کہ ای اولاد آدم تم دہوکہ نفس اور شیطان کا بست کہاؤ ورنہ دوزخی ہو جاؤ گے بلکہ طریقت جناب سرور عالم صلعم کی قبول کرو صبح و شام استغفار پڑہو اور کلمہ طریقت کے کسی شیخ مرفوع الاجازت کے ہاتہہ پر کہلو **فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی** کا مرتبہ حاصل کرکے مستحق جنت ہو جاؤ باقی اسکا مشرح احوال تشریح البیعت مین فقیر نے قلمبند کر دیا ہے فقط از آمدم بر سر مطلب)

آغاز بیان کہیج غدش

تواریخ نوشیروانی مین مرقوم ہے کہ جبکہ بادشاہ نوشیروان عادل کو منظور ہوا کہ مین ایک بہت بڑا طول طویل باغ تیار کراؤن اور زمین بنیہا عدن اوسکا کہ اوسوقت سات ہزار آٹہہ سو ساٹہہ برس پانچ مہینے گیارہ روز انتقال حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کو گذرے تہے بسبب تمام علماء اور زبان یونانی و عبرانی و سریانی و شامی وغیرہ کو جمع کیا اور بہت سے عقلا اور حکما اور وزرا بہت سے تائیس سوال کئے کہ نعوذ وغیرہ سے کے قائم رہنے سے مطلع کرین مگر [illegible] بجز ایک شخص کے کہ وہ عالم کتب سماوی اور عبرانی کا تہا اور نام اوسکا

دو قاین اجہست تھا اوسنے پتہر تانبے یعنی ورق تانبے کے کندیدہ تھے (جو زمانہ حضرت شیث و نوح علیہم السلام سے خزانہ
شاہی مین مدفون و محفوظ چلے آتے تھے) جواب دیا اور کہا کہ ورق اریغ کی ستہرہوین صفحہ مین شنشبا کی وتیل یعنی ستائیسوین سطر
۱۴ نمبر مین کو پر یعنی اوپر کے درمیان مین یہ بیان ہے جو دے آپ اوسے معائنہ کرینگے تو بی آپکی تسکین ہو جائیگی اور اوسمین سعادت وغیرہ کا
احوال بخوبی کندہ ہے اور آپکے تمام اجداد اوسی پر عملدرآمد کرتے چلے آئے ہین نوشیروان عادل نے اوسیوقت وہ پتہر نکلوا اور اوسکو معائنہ
کیا جسمین بزبان عبرانی یہ تحریر کندہ تھی جبکہ میری (حضرت آدم) اولاد قریب ایکہزار کے ہوگئی تو مینے دعا کی کہ یا اله العالمین جو مکان
سنگ ابیض و سنگ اسود و سنگ اصفر و سنگ احمر و سنگ اشقر سے میری اولاد تیار کرتی ہے وہ تیار شدہ آفات ارضی و سماوی سے
منہدم اور تباہ ہو جاتے ہین اور جو اس آفت سے بچ جاتے ہین تو وہ دو تین سال کے عرصہ مین ویران ہو جاتے ہین ای رب تیرے اسکا کیا
سبب ہے مجکو علم آجائے کہ آبادی دنیا کی ہیگی یا نہ ہیگی الہی اگر تجکو آبادی دنیا کی رکہنا منظور ہے تو واسطے دفع مکانات کے کچھ نشانی
قائم رہنے اور برکت ہونے کی عطا فرماوے فوراً دعا میری حضرت رب العزت نے قبول فرمائی اور بروز دوشنبہ وقت درمیان عصر و مغرب کے حضرت
جبرئیل نے نزول و حلول کیا اور فرمایا آدم صفی اللہ حق سبحانہ تعالی نے تمکو سلام بہیجا ہے اور بعد سلام کے یہ فرمایا ہے کہ ہمکو دنیا کی آبادی کرنا
اور اوسکی بہت کچھ ترقی دینا منظور ہے اے صفی میرے اسبار ہین اگر تو دعا کریگا تو ہم قبول کرینگے اوسیوقت مین (آدم) دست بدعا ہوا
جبرئیل نے ظہور اجابت کے علم باطن سے معلوم کرکے فرمایا کہ ای آدم صفی اللہ حق سبحانہ تعالی نے آج تجکو نشانی آسمانپر کہیچ غدش
مطابق کا معائنہ کرا دینے کا حکم دیا ہے ای آدم علیہ تم اور تمہاری اولاد خوشی حاصل کرو کہ سطح زمین و آسمان کے راز تمپر ہویدا ہوتے ہین تم
اسکو تحریر کیا لو کہ تم اور تمہاری اولاد اس سے افادہ حاصل کرے پس مینے (آدم) فوراً طرغوفون شہزادہ اجنہ سے امر کیا کہ ایک پتہر
سفید لاکر میرے روبرو رکہہ طرغوفون نے فی الفور ایک سفید پتہر میرے سامنے لاکر رکہدیا بعدہ مینے کہا کہ ای جبرئیل بتاؤ جو امر ربی
سے تمکو علم الہی کا مکاشفہ ہوا اتنے مین اپنی انگلیوںسی اس پتہر پر مرقوم و منقوش کردون حضرت جبرئیل نے کہا کہ ای آدم
صفی اللہ تم نقشہ کہیچ غدش کا جو اول آسمانپر ہے معائنہ فرماؤ اور اپنے حقیقت روحانی و جسمانی سے مذاق الست بربکم اور
قالوا بلی کا اوٹہاؤ اور توحید وجودی کو ساتھ علم ظاہری کے ایک سمجھو دو نسمجھو اور توحید شہودی کو ساتھ علم باطنی کے ایک دیکھو
دو نہ دیکھو مینے نقشہ کہیچ غدش معائنہ کیا اور اپنی انگلیوںسی سنگ سفید پر لکہدیا اور وہ یہ ہے سب ستارون سے
پہلے اول ایک ستارہ کا ظہور ہوا بعدہ دوسری مرتبہ مین چار ستارونے ظہور پایا پہر تیسری مرتبہ مین دو ستارے ظاہر ہوے
ازان بعد چوتھی مرتبہ مین دو ستارون کا ظہور ہوا بعدہ پانچوین مرتبہ مین دو ستارونکا ظہور ہوا کل گیارہ ستارہ ہوے اور اونکا

ظہور اس عنوان سے تہا

اول مرتبہ

قطب تارہ بمنزلت آنحضرت صلعم

اوسط آسمان

[illegible]

[illegible]

حضرت عثمان

حضرت ابابکر

مرتبہ دوم

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ

حضرت عمر

حضرت فاطمہ

پنجتن پاک

حضرت امام حسین

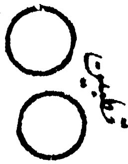
حضرت امام حسن

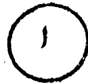
[illegible]

حضرت جبرئیل نے کہا اے آدم صفی اللہ اول بار آسمان پر ستارہ کی سعہ دس نشانیونکے ظاہر ہوئی اور جب سے روئے زمین پیدا ہوا ہون مینے ان نشانیونکو اسطرح آسمان پر موجود پایا چنانچہ ایکروز امر ربی ہوا کہ جبرئیل یہ جو نشانیاں ہماری قدرت کی تو آسمان پر دیکہتا ہے تیرے علم مین ہے کہ یہ کیا نشان آسمان پر نمایاں ہو رہا ہے مینے عرض کیا کہ یارب العالمین مین نہین جانتا کہ یہہ کیا تیرا بہید آسمان پر موجود ہے پروردگار تو مجکو اپنے اسرار غیبی سے خبردار کر جو مین اسکا عارف ہو جاؤن اللہ جلشانہ عم نوالہ نے اپنے فضل و کرم سے علم دیا کہ یہ نشانیاں تیرے حبیب پاک صاحب لولاک (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور اوسکی اولاد اور اوسکی اصحاب (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی ہین اور یہی نشانیاں موجب پیدائش خلق اللہ ہین اور یہی نشان موجب گم ہو جانے خلق کا ہے اور انہین نشانیونمین ایک نشانی ہے کہ سال بہر قبل سے علم موت کا آجائیگا لیکن مہینا اور دن اور وقت کا علم ہرگز ہرگز سوا میرے کسیکو نہوگا اور کہا جبرئیل نے اے آدم صفی اللہ آگاہ ہو کہ جس آدمی کو اپنی زندگانی کا حال معلوم کرنا منظور ہو کہ مین کونسے سال مین مرونگا تو ستارۂ حیات کو پہچانے اور جس سال شروع حمل بازغت سے معلوم کرتا ہے جو سال آدمی کے مرنے کا ہوگا اوس سال مین ستارۂ حیات اوسکی نظر سے غائب ہو جائیگا تو جانے کہ اسی سال مین مرونگا مگر مہینا اور دن اور وقت نہین معلوم ہوگا تو آدم صفی اللہ جب سال اپنے مرنیکا معلوم ہو جاے تو [illegible] کہ صفات [illegible] مشغول [illegible] اور ریاضت سے [illegible] تسبیح و استغفار مین مصروف رہے نہین معلوم کونسے وقت

اجل آجاوے اور آگاہ ہوا ای آدم صفی اللہ کہ شروع مہینا چودین تاریخ سے جبکہ بدر کامل ہوجاتا ہے تو پہلی ہوتی ہے اور نام بارہ مہینون کے یہ ہین حمل بازغت یعنی بیساکہہ ثور بازغت یعنی جیٹھہ جوزہ بازغت یعنی اساڑہ سرطان بازغت یعنی ساون اسد بازغت یعنی بہادون سنبلہ بازغت یعنی کنوار میزان بازغت یعنی کاتک عقرب بازغت یعنی اگہن قوس بازغت یعنی پوس جدی بازغت یعنی ماگہہ دلو بازغت یعنی پہاگن حوت بازغت یعنی چیت تو لازم ہے کہ ان بارہ مہینونکی تاریخ فرد میت مین بنا مکان وغیرہ کی قائم کرے اور تاریخ زوجیت مین ہرگز تعمیر کا آغاز نکرے اور روز یکشنبہ کو تیسری ساعت مین بنا مکان کی قائم کرے اور روز دوشنبہ کو اول ساعت اور روز سہ شنبہ کو تیسری ساعت مین اور روز چہارشنبہ کو اول ساعت مین اور دوسری ساعت مین بنا جائز ہے اور روز پنجشنبہ کو اول ساعت مین اور روز جمعہ کو اول ساعت مین اور روز شنبہ کو دوسری ساعت مین

اور شکل کہیج غدرش یہ ہے (قطب)













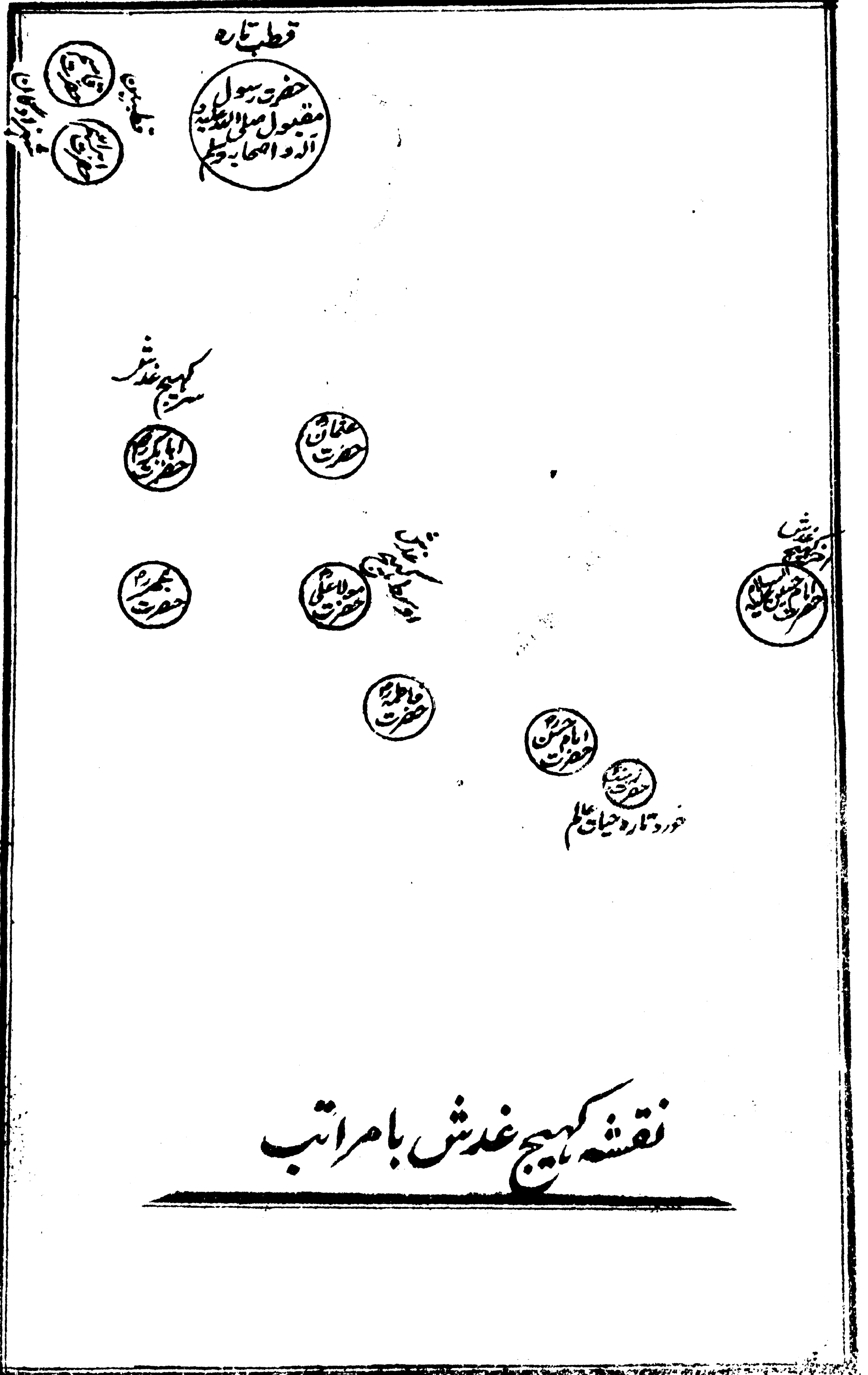
ای آدم صفی اللہ اسکا عکس زمین پر پڑتا ہے اگر اسکا عکس مکان زمین دب جائیگا تو اونکی بنا قائم رہیگی اور اگر نہ دبیگا تو ہمیشہ آبادی رہیگی یا صفی اللہ ایکی اولاد جو مکان قائم نہین رہتے ہین اوسکی یہی وجہ ہے کہ مکان فردیت کی تاریخون اور نیک اوقات مین تعمیر نہین ہوئے اور کہیج غدرش کا عکس دب جاتا آئندہ کو اسکے اور تاریخ اور اوقات کا لحاظ رکھنا ارادہ الہی لاحق ہوا تو آبادی کو ترقی ہوگی اور آپکی اور اولاد کے مکان قائم رہینگے چنانچہ حضرت آدم اسکے پابند رہے اور اپنے اولاد کو کہیج غدرش کے اسرار کو سمجھا دیا جو اسکے مطابق کاربند رہا اوسکی عمارت قائم رہے اور جسنے اسکے خلاف کیا اوسکی مکان وغیرہ کو کچھ بھی استحکام ہوا اور وہ عمارت بہت جلد ویران ہوگئی المختصر اس بیان کو نوشیروان عادل دیکھکر نہایت خوش ہوا اور اپنے وزیرون اور اوس وقت کے

عالمون اور حکیمون سے چاہا کہ ایسا ان کہیچ غدش کو دیکھکر مجھے ترکیب بتاؤ اور نیک اوقات مفصل طور سے سمجھاؤ کہ کون
کونسے مہینے ایسے ہین کہ جنکی تاریخ و ساعت مین نئی عمارتین بنائی جای تو وہ قائم رہین اور کونسے مہینے نامبارک ہین جسمین عمارت
بناؤ اونکی قائم نہین رہتی ہے کیونکہ مجکو ایک شہر اور باغ بنانا منظور ہے کہ اوسمین کہیچ غدش کا سایہ نہ بجائے اور مین بسعادت تمام اوسکو
تعمیر کرے کے عدل و انصاف کرون اور اوسکی بنا ایکو صدہا برس تک قائم رہے علما و حکما جو نوشیروان کے اوس بیان کو دیکھہ اور سمجھکر بڑے
استادی طریقہ سے نوشیروان عادل کو اسطرح سمجھایا جسکی تفصیل یہ ہے اول ان تین مہینون مین یعنے میزان بارغت یعنی کاتک
عقرب بارغت یعنی اگھن قوس بارغت یعنی پوس مین سر کہیچ غدش کا جانب جنوب کے ہوتا ہے دوم ان تین مہینون مین یعنے جدی بارغت
یعنی ماگھہ دلو بارغت یعنی پھاگن حوت بارغت یعنی چیت مین سر کہیچ غدش کا جانب غروب ہوتا ہے سوم ان تین مہینون مین یعنے حمل
بارغت یعنی بیساکھہ ثور بارغت یعنی جیٹھہ جوزا بارغت یعنی اساڑھہ مین سر کہیچ غدش کا طرف شمال کے ہوتا ہے اور سر کہیچ غدش کا
ساتھہ اسطرح حملے مارتے ہین کہ اگر سر کہیچ غدش کا طرف شرق کے ہووے تو غرب کو مارے اور اگر سر طرف غرب کے ہووے تو شرق کو مارے اور اگر سر طرف
شمال کے ہووے تو جنوب کو مارے اور اگر سر طرف جنوب کے ہووے تو شمال کو مارے اور چوتھا جانب ایسی ہی بالعکس کہیچ غدش کو مارے اور بیچ عروج اور نزول
کے نظر کرے کہ عروج شروع شب سے ہوتا ہے اور نزول آخر شب سے ہوتا ہے اور اوسط نصف شب مین ہوتا ہے ان تینون مراتب کا معاینہ
کر لینا ضرور ہے نوشیروان عادل نے کہا کہ عروج نزول اوسط کا معاینہ کرنا کہیچ غدش سے نہایت مشکل ہے کوئی حساب ایسا از روے معاینہ کے
ایسی تدبیر بتاؤ کہ یہ قواعد اور بارہ مہینے کے تقسیم ہو جائین اور کسی ناکس و سکو معلوم کرلین تمام علما و عقلا اور حکما نے تجویز کرکے اون بارہ
مہینونکے اسکی تقسیم و تشریح کردی کہ جسمین چھہ مہینے متعلق بارعہ نوزدات ہین اور چھہ مہینے متعلق نار مطلق ہین اور
اونکا بیان یہ ہے اول ماہ جوزہ بارغت یعنی اساڑھہ مین جو بنا خانہ یا پختہ و خام و باغ و نہر و کلس نقرئی و طلائی و گلی و چوبی تیار کرے
تو انشاء اللہ تعالے اسباب غلہ وغیرہ اوس تعمیر مین بسیار ہووے اور زوال ارضی و سماوی سے محفوظ رہے دوم ماہ سرطان بارغت یعنی ساون
مین حجرہ و عمارتین وغیرہ مرقومہ بالا کی بنا تیار کرے تو اولاد بسیار ہو اور سزاواری اوسط درجہ کی رہے سوم ماہ اسد بارغت یعنی بھادون مین
عمارت وغیرہ شروع کرے تو آفت سماوی و ارضی سے محفوظ کم ہے یعنی اولاد بہت نہووے بلکہ کم ہووے اور بیماری بہت کثرت سے ہووے چہارم ماہ
سنبلہ بارغت یعنی کنوار مین مکان وغیرہ کی بنا شروع کرے تو اوسجگہ مین عورتوں سے محبت زیادہ ہووے پنجم ماہ میزان بارغت یعنی کاتک مین
اگر کسی بنا شروع کرے تو اوسکا مکین تندرست ہووے اور امراض ہووے اور دی پیدا ہووے و بنا رنج بکثرت ہو نہ دکھائین اور شکوہ اکبر ہو ابی

ششم ماہ عقرب بازغت یعنی اگہن مین اگر مکانات وغیرہ کی بنا تیار کرے تو نعمت دینی و دنیوی بہت ہووے اور ہمیشہ خوشی اور
خورمی سے اوقات بسر ہوا کرے ہفتم ماہ قوس بازغت یعنی پوس مین مکانات وغیرہ کی بنا تعمیر کیجائے تو صاحب خانہ اوس مکان کو چھوڑ کر فرار
ہوجائے اور ہمیشہ آفت آتش سماوی و ارضی مین مبتلا رہیگی کہ مکان ویران ہوجاوے ہشتم ماہ جدی بازغت یعنی ماگھ مین مکانات وغیرہ کی بنا
تیار کیجائے تو اولاد اور دیگر نعمت بہت ہووے اور بحکم حضرت حق سبحانہ تعالی بنا اوس مکان کی ہمیشہ قائم رہے نہم ماہ دلو بازغت یعنی پھاگن کے شروع
مین جو بنا مکانات کی تیار کیجائے تو سونا چاندی بہت میسر آوے اور دنیا بہت ہووے کہ جاڑے گذر جاسکے دہم ماہ حوت بازغت یعنی چیت مین
جو بنا مکانون کی شروع کیجائے تو ہمیشہ بیادہ پارہے اور تنگی دنیا کی بہت ہووے جو بنیاد باہر ہے یازدہم ماہ حمل بازغت یعنی بیساکھ کے شروع مین جو
مکانون کی بنا شروع کیجائے تو نعمت دینی بہت ہووے حد سے زیادہ گذر جاوے اور دنیا کا افلاس نہایت ہو دوازدہم ماہ ثور بازغت یعنی جیٹھ کے آغاز
مین جو مکانات وغیرہ کی بنا قائم کیجائے تو صاحب خانہ رجا طرح طرح کے دنیا و دین مین اوسکے رخنہ پیدا ہوا نوشیروان عادل ہوا ہے
اور وقت اور ساعت تفصیل وار تحریر ہوگئے آپ بلاتردد باغ کی بنا قائم کر اور بروز جمعہ اوسکی تعمیر کا آغاز فرما۔ نوشیروان عادل نے
دلو بازغت کے شروع مین بنا۔ **باغداد** کی قائم کی جو اب تک قائم اور آباد ہے نصف دریاے دجلہ سے ہے اور نصف دریاے دجلہ سے
اونچا قائم ہے جسکو عرف مین بغداد شریف کہتے ہین اور اس **فقیر صابر مجاہد** کو رسالہ ہذا کا معاینہ کیا ہوا اور نوشیروان عادل کی زمانہ کی
بنا قائم ہے **بیان بازغہ نوذات** جوزہ - سرطان - سنبلہ - عقرب - جدی - دلو یہ چھہ بروج مرتبہ بازغت سے زیر کرکے
کے عروج کرتے ہین حضرت حق سبحانہ تعالی اس ادب و تعظیم کے باعث سے (کہ یہ بروج اوسکے حبیب پاک حضرت نبی صلعم کی نشانی زیر سر عروج
کرتے ہین) یہ برکت اور سعادت عطا فرماتا ہے کہ زمانہ عروج کہیجئے غدش کا تساؤیہ تاریخ فردیت کو سو روتا باکدیتا ہے اسیواسطے تاریخ فرد بہتر
اور افضل ہوا ہے کہ اللہ تعالی بھی وتر ہے اور حضرت شہنشاہ دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وتر بین اور وتر ہی کو پسند فرمایا
چنانچہ فرمایا ہے **حدیث اَللہ الوتر یحب الوتر** پس ہر آدمی کو لازم ہے کہ ان مہینون کی تاریخ وتر مین جدید
کام کا آغاز کرے انشاء اللہ تعالی اس زمانہ مین جو جدید کام کیا جائیگا اللہ تعالی اوسمین برکت عطا فرمائیگا اور اوسکے بنا قائم دائم رہیگی
تمثیلاً چند امور آ ذیل مین بیان کئے جاتے ہین اور وہ یہ ہین - اولاد پیدا ہونا تو زندہ رہنا - موضع جدید آباد کرنا تو ہمیشہ آباد رہنا -
فرزند بکثرت ہونا تو نیکبخت ہونا - دختر بکثرت ہونا تو شادی ہونا اور زندہ رہنا - کلس تعمیری و طلائی و گلی و چوبی عمارت پہ رکھنا تو
منور معمار ہونا - عورت نیکبخت و خوبصورت میسر آنا تو زندہ رہنا اور محبت اپنے شوہر سے ہونا - عمارت وغیرہ بنانا تو قائم رہنا - جمایت باغ - چاندی
یا غیر جائداد خرید کرنا تو ہمیشہ سیراوار ہونا - صحت جسیم رہنا - باغ لگانا تو ہمیشہ اوسکا پھل کھانا - نہر کھدوانا تو اوسکا جاری رہنا اور

ہمیشہ اوسکا پانی پینا۔ تاج شاہی جسکو پیار کرکے اوڑہنا چہتر لگانا خلعت پہنا جواہرات کا استعمال کرنا جدید مسند تکیہ لگانا۔ جانا اور
سواری پر سوار ہونا۔ نو ساختہ ہتہیار کمر سے لگانا جدید دسترخوان بچہوا کر اوسپر خاصہ تناول کرنا جدید پلنگ پر سونا۔ جانا نوکر رکہنا
فوج کا معائنہ کرنا یہ سب باتین بازغہ نورات کے مہینون کی تاریخ فردیت مین شروع کرے انشاء اللہ تعالی بموجب تحریر بالا کے دین و دنیا
مین فلاح پایگا اسکے علاوہ حضرت جد بزرگوار امام اعظم ابو حنیفہ نعمان ابن ثابت سراج امت رضی اللہ عنہ ارقام فرماتے ہین کہ روایت کی ہے حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جا بہفتے کے ہوتے ہین ہر ہفتہ مین تین روز فردیت کے ہین اول
پنجشنبہ کا تمام دوم دوشنبہ کا تمام دن سوم جمعہ بعد نماز یکینم باشد جو شخص کہ ہر سہ یوم مذکورہ مین جو امور جدید دینی اور دنیوی
اللہ تعالی پر توکل کرکے شروع کریگا تو انشاء اللہ تعالی سب کام اوس بندہ کے بخوبی تمام ساتہ منفعت دینی اور دنیوی کے اللہ تعالی کے نزدیک
بہتر شمار کیے جاینگے اور اوسمین صلاح و فلاح ہوگی اور اگر تاریخ زوجیت مین علاوہ ان تین روز کے جو شخص اسم ایسی جو کام شروع کریگا
اسی لیے امام صاحب فرماتے ہین کہ ای بندگان خدا عالم امر او عالم خلق کے جانو اور آگاہ ہو کہ حضرت رب العزت کو اپنے حبیب پاک صلعم
کی نشانی کا ادب و تعظیم کیسا پسند ہے کہ بروج موصوفہ بالا جو تعظیماً زیر سر کہیچ غاش عروج کرتے ہین اوس زمانہ کو کیسی برکت عطا کی
کہ اوس عرصہ مین جس کام کا آغاز کیا جاوے وہ قائم دائم رہتا ہے اور جو کام کہ زمانہ بازغہ نار ظلمات مین کیا جاتا ہے اوسکے انجام مین خرابی
پیدا ہوتی ہے جسکا مختصر بیان یہ ہے **بیان بازغہ نار ظلمات** اسد۔ میزان۔ قوس۔ حوت۔ حمل۔ ثور۔ یہ چہہ بروج
مرتبہ بازغیت سے اوپر سر کہیچ غاش کے عروج کرتے ہین جو آداب نشانی حبیب ربانی صلعم کے خلاف ہے اور سایہ کہیچ غاش کو دباتے ہین
اور اللہ جل شانہ کو کہیچ غاش کا سایہ دب جانا گوارا نہین ہے اور یہی وجہہ خاص ہے کہ سایہ دب جانے سے حضرت مونہہ دکہلاتی ہے
اور منفعت دینی و دنیوی مسدود ہو جاتی ہے اور یہہ زمانہ نزول کہیچ غاش کا سایہ تاریخ زوجیت کو ظلمت آمیز کر دیتا ہے
چنانچہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسو جہہ سے تاریخ زوجیت ناقص او رفصل خوبی کر ہنو الی اسلام کی ہے کہ اس مین
بوجہہ سوء ادبی نشان احمد صلعم کے دوئی پیدا ہوتی ہے اور خداوند تعالی کو دوئی نہایت ناپسند ہے اور حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ و الثنا
کے نزدیک غایت کفر دوئی ہے اور وہ **وحدہ لا شریک** ہے اور اسی زمانہ بازغہ نار
ظلمات کے چہہ مہینوں اور تاریخ زوجیت مین جن امورات کا آغاز کیا جاتا ہے وہ بد انجام ہوتے ہین اور ہر کام مین خرابی پیدا
ہوتی ہے **مثلاً** اولاد کا پیدا ہونا اور مرجانا۔ فرزندان و دختروں کا بکثرت ہونا او جوان مرجانا۔ شہر یا کہ موضع جدید
آباد کرنا تو چند عرصہ مین ویران یا کہ دوسرے بادشاہ کا اوسپر قابض ہو جانا اور اوسکی عمارت منہدم کر کے دوسری عمارت تعمیر کرنا

کامس نقرئی و طلائی چوبی و گلی جدید عمارت پر چڑہانا تو ہمیشہ بیمار رہنا اور ہرگز سرسبز اور نہ ہونا۔ صحت جسم کا نہ رہنا۔ اور ہموم و غموم دنیاوی بکثرت لاحق ہونا۔ عمارت وغیرہ جدید تیار کرنا تو قائم نہ رہنا۔ جملہ اشیا جاندار یا غیر جاندار خریدنا تو نقصان اوٹھانا یا مرجانا یا سرسبز اور نہ ہونا یا وجہ سے کا اوسکے قابض ہوجانا۔ اگر باغ لگانا تو بغیر ثمر کہے ویران ہوجانا اور اگر ثمر کہایا تو اوس سے بیمار ہوجانا۔ نہر بنوانا تو بیماری بادی کا پیدا ہونا اور رہل بہول جانا اور نہر کا خشک ہو جانا۔ حرارت غریزی کا کم ہوجانا۔ قوت باہ کا ضعیف ہونا اور اگر ہونا تو سرعت انزال ہوجانا۔ اور خائف رہنا دوسرے بادشاہ سے کہ مبادا ملک پر قابض ہو جاے علی ہذا القیاس جو امور ان مہینوں اور تاریخ زوجیت میں شروع کیے جاوینگے بد انجام ہونگے اس **فقیر صابری** مولف رسالہ ہذا نے اپنی مدت العمر میں کہ اس فقیر کا اس وقت سن ستاسی سال کا ہے صد ہا جگہہ امورات رقومہ بالا کا امتحان ہو چکا ہے علی الخصوص ریاست رامپور میں والیان رامپور یعنے نواب محمد سعید خان جنت آرامگاہ اور نواب محمد یوسف علیخان فردوس مکان اور نواب کلب علی خان خلد آشیان اور نواب محمد مشتاق علیخان عرش آشیان کو بحساب کہیچ غدش ہدایت کی مگر اونکے خیال میں نہ آئی اور جو اوسکا نتیجہ مرتب ہوا وہ بیان کہیچ غدش کے مطابق تہا اور منظور الہی اسیطرح تہا۔ **پس آگاہ** ہو اے بندگان خدا خاص و عام علم ہر فریق سے یہ فقیر بلا تفریق قوم و بلا لحاظ ملل و مذاہب کے ہر آدمی کو بطریق پند مشفقانہ سمجہاتا ہے کہ آپ لوگ جملہ اشیاء نو تیار کا آغاز و استعمال شہور بازغہ نورذات کے عروج اور فرق تاریخ میں شروع کرو اور شہور بازغہ نار ظلمات کے مہینوں میں تاریخ زوجیت سے اپنے ہر کام کے آغاز کو بچاؤ ورنہ مستوجب بیان متذکرہ بالا کے ہوگے فقیر نے حسبۃً للہ لکہدیا آیندہ اختیار ہے اور **پہر آگاہ** ہو اے بندگان خدا علیم سے ساکنان ہفت اقلیم اسکا بہت خیال رکہنا چاہیے کہ سر کہیچ غدش کا وقت تعمیر عمارت نہ دب جائے یعنی اوس طرف کو بنا قائم نکرے دروازہ رکہے اور اگر موقع دروازہ رکہنے کا نہو تو ایک چہوٹی سی کہڑکی رکہے اور اگر کہڑکی کا بہی موقع نہو تو قدرے تا بدان چہوڑ دے اور اگر یہ بہی موقع نہو تو بقدر ایک گرہ کے سوراخ ہونا ضرور ہے اگر آدمی اسکا لحاظ رکہیگا تو انشاء اللہ تعالی دنیا میں وہ بہت آسایش سے رہیگا اور اوسکے ہر کام میں برکت و سعادت یاری کریگی اور اگر بر تقدیر کسیکا مکان جدید تیار ہوا یا قدیم بنا ہوا ہو اور بعد کو کہیچ غدش کا علم آئے تو بموجب حساب کے سر کہیچ غدش کا اگر احیاناً دب گیا ہو تو کہول دیوے انشاء اللہ تعالی خرابی اوس مکان کی دفع ہو جائیگی اور حسب فرمان حضرت سید عالم صلعم صلاح و فلاح حاصل ہوتی رہیگی فقط


قطب تارہ
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
سر کھیچ غدش
حضرت ابابکر رض
حضرت عثمان رض
حضرت عمر رض
حضرت مولا علی
حضرت امام حسین علیہ السلام
حضرت فاطمہ رض
حضرت امام حسن رض
خورد تارہ حیات عالم
نقشہ کھیچ غدش بامراتب

نقشۂ مکانات

بنظر مفید خلائق چند نقشے ذیل مین فقیر نے بنا دیے ہین جو ہفت اقلیم کو نافع ہین
اگر ہنگام تعمیر مکانات اسکا خیال اور لحاظ کر لیا جائیگا اور درو ازہ اور سکونت
موافق نقشون کے ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ اوس مکان مین برکت اور اوسکی بنا ہمیشہ

شمال

دروازہ بیرونی شمال کو جائز ہے

شرق رویہ و غرب رویہ

جانب شمال ہرگز جائز نہین ہے

اگر جانب شمال کے آدمی رہتے ہون اور جنوب کو جگہ خالی ہو

جنوب رویہ

دروازہ جنوبی قدرے درست

غرب

شرق

جانب شمال دروازہ ناجائز ہے

بیرونی دروازہ

غرب رویہ

شمال کو دروازہ کلان درست ہے

اور مربع مکان جسمین ہر چہار جانب آدمی رہتے ہون

مربع

شمال کو دروازہ ناجائز ہے

شرق رویہ

شمال کو دروازہ جائز ہے

شمال رویہ

جنوب کو دروازہ ناجائز ہے

جنوب

خاتمۃ الطبع

بعون اللہ تعالےٰ دوسری بار یہ کتاب مستطاب **حقیقت گلزار صابری** جسمین ہمارے حضرت مرشد برحق ہادی مطلق افتخار طریقت باہر حقیقت شریعت و معرفت حضرت مخدوم **شاہ محمد حسن صاحب صابری** چشتی قدوسی خلفی مولف کتاب ہذا نے بنظر فیضان حقیقت و افادۂ خاص و عام دو رسالے یعنی **رسالہ وصل عرفان محمدی** اور **رسالہ فیضان حسنیہ** دربیان کہیچ غدش اور بڑہائے ہین حسب ارشاد مولوی محمد حسن صاحب کے خانصاحب ابن نور محمد خان مالک مطبع حسنی و اخبار دبدبۂ سکندری دار الریاست مصطفےٰ آباد عرف رامپور روہیلکھنڈ باہتمام مولوی محمد حسین خانصاحب و بحسن سعی و کوشش محمد علی حسین خان و محمد رفیق حسن خان و شفیق احمد خان کے چہپکر بتاریخ **۱۳ ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۷** ہجری نبوی صلعم مطابق یکم ماہ جولائی **سنہ ۱۸۹۰ء** روز سہ شنبہ وقت عصر کو مطبوع طبع خاص و عام ہوئی —

اللہ بس است عاشقان را

باقی ہوس است طالبان را

حق حق

حق

کتب خانہ
جامعۂ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمات، مجلس انتظامی، عالی تعلیمات صاحبان آٹھ کتابیں ایک ماہ کی میعاد تک اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔

۲۔ اساتذۂ جامعۂ عثمانیہ، [illegible] اور اراکین دارالترجمہ دس کتابیں ایک مہینہ تک اپنے پاس رکھ سکتے ہیں اور [illegible] عہدہ داران جامعہ [illegible]

۳۔ طلبائے [illegible] جماعت کے طلبہ تین کتابیں [illegible] ایک ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو فی کتاب فی یوم [illegible] کے حساب سے جرمانہ لیا جائے گا۔

۵۔ بغیر [illegible] کتابیں [illegible] جاری کی جائیں گی [illegible] کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان لگانا [illegible] [illegible] ذمہ دار ہوں گے۔

۷۔ [illegible]

۸۔ قلمی نسخے [illegible] جاری نہیں کیے جائیں گے۔ فقط